www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کتاب اللہ کے بعد صحیح ترین کتاب کا اردو ترجمہ

مختصر صحیح بخاری

تالیف

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری رحمۃ اللہ علیہ

اختصار

امام ابو العباس زین الدین احمد بن عبداللطیف الزبیدی رحمۃ اللہ علیہ

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ مولانا ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ تعالیٰ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

مختصر صحیح بخاری

جلد اول

تالیف

امام المحدثین ابو عبداللہ محمد بن اسماعیل البخاری

اختصار

امام ابو العباس زین الدین احمد بن عبداللطیف الزبیدی

نظر ثانی

فضیلۃ الشیخ ابو الحسن مبشر احمد ربانی حفظہ اللہ

ترتیب ترجمہ

ابو عبداللہ آصف

Dar ul Andlus

دار الاندلس اسلامی کتب کی اشاعت کا عالمی مرکز

643-7230549 فون نمبر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب

مختصر صحیح بخاری

تالیف

امام المحدثین محمد بن اسماعیل البخاری

اختصار

امام ابو العباس زین الدین احمد بن عبد اللطیف الزبیدی

تحقیق

فضیلۃ الشیخ ابو محمد مشہر احمد بابی

ترتیب و تہذیب

ابو عبد اللہ رأفت

ناشر ..... دار الاندلس

Dar ul Andlus

دار الاندلس

ہمالیک روڈ، چوبرجی لاہور Ph:92-42-7230549-7231106

نیز جماعۃ الدعوۃ کے تمام مقامی دفاتر سے بھی دستیاب ہے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مختصر صحیح بخاری

- پیش لفظ 55
- عرض ناشر 57
- مقدمہ 59

رسول اللہ ﷺ پر (نزول) وحی کا آغاز

باب:1 رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتدا کس طرح ہوئی (یعنی اس کا ظہور کیونکر ہوا) 69

ایمانیات

باب:1 نبی ﷺ کا ارشاد (ہے) کہ اسلام (کا محل) پانچ (ستونوں) پر بنایا گیا ہے 82
باب:2 ایمان کے کاموں کا بیان 82
باب:3 (اس بیان میں کہ پکا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان ایذا نہ پائیں 82
باب:4 (اس بیان میں کہ) کونسا اسلام افضل ہے؟ 83
باب:5 (کسی کو) کھانا کھلانا اسلام میں سے ہے 83
باب:6 اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے وہی بات چاہنا جو اپنے لیے چاہے (یہ) ایمان میں سے ہے 83
باب:7 رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنا ایمان میں سے ہے 84

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:8	ایمان کی شیرینی (کا ذکر)	84
باب:9	انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے	85
باب:10	فتنوں سے بھاگنا دین کی بات ہے	86
باب:11	نبی ﷺ کا ارشاد (ہے) کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں	86
باب:12	اہل ایمان کا اعمال میں باہم ایک دوسرے سے برتر ہونا (ثابت ہے)	86
باب:13	حیاء (بھی) ایمان سے ہے	87
باب:14	(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) "اگر (کفار شرک سے) توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو (تم) ان (کے قتل) کی سبیل ترک کر دو۔" (التوبہ:۵)	88
باب:15	جس نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے	88
باب:16	جب اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہ ہوں (بلکہ ظاہری فرمانبرداری یا جان کے خوف سے مان لینا مراد ہو)	89
باب:17	شوہر کی ناشکری (بھی کفر ہے) لیکن کفر کفر میں فرق ہوتا ہے	90
باب:18	گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا کرنے والا (صرف) ان کے ارتکاب سے، بغیر شرک (کرنے) کے، کافر قرار نہیں دیا جائے گا	90
باب:19	اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کروادو۔"	91
باب:20	ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم (زیادہ ہوتا) ہے	91
باب:21	منافق کی پہچان (کیا ہے)؟	92
باب:22	شب قدر میں قیام (عبادت) کرنا ایمان میں سے ہے	92
باب:23	اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایمان میں سے ہے	93
باب:24	ماہ رمضان میں نوافل (یعنی تراویح) پڑھنا ایمان میں سے ہے	93
باب:25	ثواب جان کر ماہ رمضان کے روزے رکھنا ایمان میں سے ہے	94
باب:26	اسلام بہت آسان دین ہے	94
باب:27	نماز (قائم کرنا) ایمان میں سے ہے	94

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:28	آدمی کے اسلام کی خوبی (کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟)	95
باب:29	اللہ کو زیادہ محبوب وہ دین (کا کام) ہے جو ہمیشہ (جاری) رہے	96
باب:30	ایمان کا زیادہ اور کم ہونا (ثابت ہے)	96
باب:31	زکوٰۃ ادا کرنا اسلام میں سے ہے	97
باب:32	جنازوں کے پیچھے چل کر جانا ایمان میں سے ہے	98
باب:33	مؤمن کا اس بات سے ڈرنا کہ کہیں اس کی بے خبری میں اس کا عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائے	99
باب:34	جبرئیل علیہ السلام کا نبی ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور علم قیامت کی بابت پوچھنا	99
باب:35	اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو اپنے دین کی خاطر (مشتبہ چیزوں سے) علیحدہ ہو جائے	101
باب:36	خمس (مال غنیمت کے پانچویں حصہ) کا ادا کرنا ایمان میں سے ہے	101
باب:37	(حدیث میں) آیا ہے کہ اعمال (کی قبولیت) نیت پر (موقوف) ہے	103
باب:38	نبی ﷺ کا فرمانا کہ دین خیر خواہی (کا نام) ہے	103

علم کا بیان

باب:1	علم کی فضیلت کا بیان	104
باب:2	جو شخص علم (کو بیان کرنے) میں اپنی آواز بلند کرے	105
باب:3	امام کا اپنے ساتھیوں کی علمی آزمائش کے لیے سوال کرنا	105
باب:4	(حدیث کا خود) پڑھنا اور (پڑھ کر) محدث کو سنانا	106
باب:5	"المناولہ" کے بارے میں اور اہل علم کا علم یا علم کی باتیں لکھ کر شہر والوں کو دے دینا	107
باب:6	نبی ﷺ کا فرمانا کہ بسا اوقات وہ شخص جسے (بالواسطہ) حدیث پہنچائی جائے، (براہ راست) سننے والے کی بہ نسبت زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے	108
باب:7	نبی ﷺ کا لوگوں کے وعظ اور علم کے لیے وقت اور موقع کا لحاظ رکھنا (ہر وقت اس طرف مشغول نہ رکھنا) تاکہ وہ بیزار نہ ہو جائیں	109

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:8	اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے	110
باب:9	(حصول) علم میں سمجھداری (بہت اعلیٰ چیز ہے)	110
باب:10	علم اور حکمت میں غبطہ (رشک) کرنا (درست ہے)	111
باب:11	نبی ﷺ کا فرمانا کہ "اے اللہ! اس کو کتاب (قرآن) کا علم (فہم و فراست) عنایت فرما۔"	111
باب:12	لڑکے کا سماع حدیث کس (کتنی) عمر سے درست ہے؟	111
باب:13	اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو (دین کا علم) پڑھے اور (دوسروں کو) پڑھائے	112
باب:14	علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا ظاہر ہونا	113
باب:15	علم کی فضیلت (کا بیان)	113
باب:16	فتویٰ دینا اس حالت میں کہ (فتویٰ دینے والا) سواری پر سوار یا اور کسی چیز پر کھڑا ہو	114
باب:17	جس شخص نے ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دیا	114
باب:18	جو مسئلہ درپیش ہو اس (کی تحقیق) میں سفر کرنا اور اپنے اہل خانہ کو اس علم کا سکھانا	116
باب:19	علم کے حاصل کرنے میں باری مقرر کرنا	117
باب:20	جب (ناصح و معلم) کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو غضبناک انداز میں نصیحت و تلقین کر سکتا ہے	118
باب:21	جس شخص نے ایک بات کی تین مرتبہ تکرار کی تاکہ خوب سمجھ لی جائے	119
باب:22	مرد کا اپنی لونڈی اور اپنے گھر والوں کو تعلیم دینا	120
باب:23	امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو تعلیم دینا	120
باب:24	حدیث (نبوی ﷺ کے سننے) پر حرص کرنا	121
باب:25	(قیامت کے قریب) علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا؟	121
باب:26	کیا (صرف) عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مقرر کیا جا سکتا ہے؟	122
باب:27	جس نے کوئی بات سنی اور سمجھ نہ سکا پھر اس نے دوبارہ پوچھا تاکہ اسے سمجھ لے	122
باب:28	جو شخص (محفل میں) موجود ہو وہ علمی بات غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دے	123

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:29	اس شخص کا گناہ جو نبی ﷺ کی نسبت جھوٹ بولے	124
باب:30	علم (کی باتوں) کا لکھنا (بدعت نہیں ہے)	124
باب:31	رات کے وقت تعلیم و تحقیق (درست ہے)	126
باب:32	رات کو علم کی باتیں کرنا (ناجائز نہیں)	126
باب:33	علم (کی باتوں) کا یاد کرنا (نہایت ضروری ہے)	127
باب:34	علماء (کی باتیں سننے) کے لیے چپ رہنا (چاہیے)	128
باب:35	عالم کو کیا چاہیے جب کہ اس سے پوچھا جائے کہ تمام لوگوں میں زیادہ جاننے والا (عالم) کون ہے؟ تو وہ علم کی نسبت اللہ کی طرف کر دے۔	129
باب:36	جس شخص نے کھڑے ہو کر کسی بیٹھے ہوئے عالم سے (کوئی مسئلہ) دریافت کیا	132
باب:37	اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔"	133
باب:38	اس بات کو برا سمجھ کر کہ وہ لوگ نہ سمجھیں گے جس شخص نے ایک قوم کو چھوڑ کر دوسری قوم کو علم (کی تعلیم) کے لیے مخصوص کر لیا۔	134
باب:39	علم میں شرمانا (بری بات ہے)	134
باب:40	جو شخص خود شرمائے اور دوسرے کو (مسئلہ) پوچھنے کا حکم دے	135
باب:41	مسجد میں علم کا ذکر کرنا اور فتویٰ صادر کرنا	135
باب:42	جو شخص سائل کو اس سے کہیں زیادہ بتا دے جس قدر اس نے پوچھا ہے	136

وضو کا بیان

باب:1	کوئی نماز طہارت (وضو) کے بغیر قبول نہیں ہوتی	137
باب:2	وضو کی فضیلت (کا بیان)	137
باب:3	(محض) شک سے وضو نہ کرے تاوقتیکہ (وضو ٹوٹنے کا) یقین نہ ہو جائے	138
باب:4	ہلکا وضو کرنا	138
باب:5	وضو بہ کمال و تمام (اعضاء کا پورا دھونا)	138
باب:6	منہ کا دونوں ہاتھوں سے دھونا صرف ایک چلو سے (بھی ثابت ہے)	139
باب:7	بیت الخلاء (جانے) کے وقت کیا کہے؟	140

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:8	پاخانہ (جانے) کے وقت پانی رکھ دینا	140
باب:9	پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے	140
باب:10	جس شخص نے دو اینٹوں پر (بیٹھ کر) قضائے حاجت کی	141
باب:11	عورتوں کا پاخانہ کے لیے گھر سے باہر جانا (جائز ہے)	141
باب:12	پانی سے استنجاء کرنا (بھی سنت ہے)	142
باب:13	استنجاء خانہ میں (جانے کے لیے) پانی کے ساتھ نیزہ یا برچھی بھی لے جانا	142
باب:14	داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت (ہے)	142
باب:15	ڈھیلوں سے استنجاء کرنا (بھی مسنون ہے)	143
باب:16	گوبر سے استنجاء کی ممانعت	143
باب:17	وضو میں اعضاء کا ایک ایک مرتبہ (دھونا)	144
باب:18	وضو میں اعضاء کا دو دو مرتبہ (دھونا بھی آیا ہے)	144
باب:19	وضو میں اعضاء کا تین تین بار (دھونا بھی آیا ہے)	144
باب:20	وضو میں ناک صاف کرنا (ثابت ہے)	145
باب:21	طاق پتھروں (عدد کے لحاظ) سے استنجاء کرنا (چاہیے)	145
باب:22	نعلین (پہننے کی حالت) میں دونوں پیروں کا دھونا (ضروری ہے) اور نعلین پر مسح نہیں ہو سکتا	146
باب:23	وضو اور غسل داہنی طرف سے شروع کرنا	147
باب:24	وضو کا پانی تلاش کرنا (اس وقت ضروری ہے) جب نماز کا وقت آ جائے	147
باب:25	جس پانی سے انسان کے بال دھوئے جائیں (اس کا کیا حکم ہے؟)	148
باب:26	جب کتا برتن میں سے کچھ پی لے (تو کیا کیا جائے)	148
باب:27	جس نے وضو کو (فرض) نہیں خیال کیا مگر صرف دونوں مخرج یعنی قبل اور دبر سے (نکلنے والی چیز کے سبب)	148
باب:28	کوئی شخص اپنے ساتھی کو وضو کرا دے (تو کچھ حرج نہیں)	150
باب:29	وضو ٹوٹنے کے بعد (بغیر وضو کیے) قرآن کی تلاوت کرنا	150
باب:30	پورے سر کا مسح کرنا (ضروری ہے)	151

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:31	لوگوں کے وضو کے بچے ہوئے پانی کا استعمال کرنا	152
باب:32	مرد کا اپنی عورت کے ساتھ وضو کرنا	153
باب:33	نبی ﷺ کا اپنے وضو (سے بچے ہوئے پانی) کو ایک بے ہوش (شخص) پر چھڑکنا	153
باب:34	پیالے میں سے غسل اور وضو کرنا (درست ہے)	153
باب:35	طشت سے وضو کرنا	155
باب:36	ایک مد (پانی) سے وضو کرنا (ثابت ہے)	155
باب:37	موزوں پر مسح کرنا (ثابت ہے)	155
باب:38	جب موزوں کو وضو کر کے پہنا ہو (تو پھر دوبارہ پیر دھونے کیلئے نہ اتارے)	156
باب:39	جس نے بکری کا گوشت اور ستو (کھانے) سے وضو نہیں کیا (اس کی دلیل)	156
باب:40	جس نے ستو (کھانے) سے کلی کر لی اور وضو نہیں کیا	157
باب:41	کیا (یہ ضروری ہے کہ) دودھ (پینے) کے بعد بھی کلی کی جائے	157
باب:42	سو جانے سے وضو (کرنا ضروری ہے) اور (کوئی ایسا بھی ہے) جو ایک دو مرتبہ اونگھ جانے سے یا جھونکا آجانے، سر کے ہل جانے سے وضو (کو فرض) نہیں سمجھتا؟	158
باب:43	بغیر حدث کے (وضو پر) وضو کرنا (بھی ثابت ہے)	158
باب:44	اپنے پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے	159
باب:45	پیشاب کے دھونے کے بارہ میں جو وارد ہوا ہے	159
باب:46	نبی ﷺ اور سب لوگوں کا اعرابی کو مہلت دینا کہ وہ اپنے پیشاب سے (جو) مسجد میں (کر رہا تھا) فراغت حاصل کر لے	160
باب:47	بچوں کا پیشاب (نجس ہے یا نہیں؟)	160
باب:48	کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا	160
باب:49	اپنے ساتھی کی موجودگی میں پیشاب کرنا اور دیوار سے حجاب کرنا	161
باب:50	خون کا دھو ڈالنا (کافی ہے)	161
باب:51	منی کا دھو ڈالنا اور رگڑ دینا (دونوں یکساں ہیں)	162

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:52 اونٹ کا اور چوپایوں کا اور بکری کا پیشاب اور ان کے رہنے کے مقامات (یعنی باڑے نجس ہیں یا نہیں)؟ 162

باب:53 جو نجاستیں گھی میں اور پانی میں پڑ جائیں (ان کا کیا حکم ہے؟) 163

باب:54 ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا (نہ چاہیے) 164

باب:55 اگر نماز پڑھنے والے کی پیٹھ پر کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی 164

باب:56 کپڑے میں تھوک یا ناک یا اس کی مثل (کسی چیز) کا لے لینا 165

باب:57 عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون کو دھو دینا (درست ہے) 166

باب:58 مسواک کرنا (سنت ہے) 166

باب:59 مسواک کا بڑے شخص کو دینا (سنت ہے) 167

باب:60 اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو باوضو سوئے 167

غسل کا بیان

باب:1 غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا (مسنون ہے) 169

باب:2 خاوند کا اپنی بیوی کے ہمراہ نہانا (درست ہے) 170

باب:3 ایک صاع یا اس کے لگ بھگ پانی سے غسل کرنا 170

باب:4 جس نے اپنے سر پر تین بار پانی بہایا 170

باب:5 جس نے نہاتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کی (اس کا ذکر) 171

باب:6 جماع کے بعد (بغیر غسل کیے) پھر جماع کرنا 171

باب:7 جس شخص نے خوشبو لگائی اور پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر باقی رہ گیا 172

باب:8 غسل میں بالوں کا خلال کرنا (ضروری ہے) 172

باب:9 جس کو مسجد میں (داخل ہونے کے بعد) یاد آئے کہ جنبی ہے (تو وہ) فوراً مسجد سے نکل جائے اور تیمم نہ کرے 172

باب:10 جس شخص نے ایک گوشہ میں بحالت تنہائی برہنہ ہو کر غسل کیا 173

باب:11 لوگوں کے سامنے نہانے کی حالت میں پردہ کرنا 174

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:12 جنبی کا پسینہ (پاک ہے) اور مومن (کسی حال میں) نجس نہیں ہوتا 175

باب:13 جنبی کا (قبل از غسل) سونا (جائز ہے) 175

باب:14 (غسل جب ہی فرض ہے کہ) جب مرد و عورت دونوں کے ختنے (شرمگاہیں) مل جائیں 175

حیض کا بیان

باب:1 حیض کے مسائل کے متعلق جبکہ عورت حائضہ ہو 176

باب:2 حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور کنگھی کرنا 177

باب:3 خاوند کا اپنی بیوی کی گود میں (سر رکھ کر) اس حال میں کہ وہ حائضہ ہو، قرآن کی تلاوت کرنا 177

باب:4 جو کوئی حیض کو نفاس کہہ دے 177

باب:5 حائضہ عورت سے اختلاط کرنا (درست ہے) 178

باب:6 حائضہ عورت کا (فرض) روزے چھوڑ دینا 179

باب:7 استحاضہ والی عورت کا اعتکاف کرنا 179

باب:8 عورت کو اپنے غسل حیض کے وقت خوشبو لگانا (درست ہے) 180

باب:9 عورت کا اپنے بدن کو ملنا جب کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے 180

باب:10 عورت کا اپنے غسل حیض (کے وقت) کنگھی کرنا (ثابت ہے) 181

باب:11 غسل حیض کے وقت عورت کو اپنے بالوں کو کھول دینا 182

باب:12 حائضہ عورت نماز کی قضا نہ کرے 182

باب:13 حائضہ عورت کے ہمراہ اس حال میں سونا کہ وہ حیض کے لباس میں ہو 183

باب:14 حائضہ عورت کا عیدین کی نماز میں حاضر ہونا 183

باب:15 غیر زمانۂ حیض میں زردی اور مٹیالے رنگ کا (سیال مادہ) دیکھنا (حیض میں شمار نہیں ہوتا) 184

باب:16 عورت (طواف) افاضہ کے بعد حائضہ ہو جائے (تو کیا حکم ہے؟) 184

باب:17 نفاس والی عورت (کے جنازہ) پر نماز پڑھنا اور اس کا طریقہ 184

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تیمم کا بیان

باب:1 اللہ تعالیٰ کا فرمان "پس اگر تم پانی نہ پاؤ....." 186

باب:2 حضر میں جب پانی نہ پائے اور نماز کے جاتے رہنے کا خوف ہو تو تیمم کرنا (ضروری ہے) 187

باب:3 تیمم میں مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر پھر (گرد کم کرنے کے لیے) ان کو پھونکنا 188

باب:4 پاک مٹی مسلمان کا وضو (وہ پانی جس سے وضو کیا جاتا) ہے اور اسے پانی سے کفایت کرتی ہے 188

نماز کا بیان

باب:1 شب معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی؟ 192

باب:2 کپڑوں میں نماز کا وجوب 195

باب:3 ایک کپڑے میں، (یعنی) اسی کو لپیٹ کر نماز پڑھنا (درست ہے) 196

باب:4 جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو چاہیے کہ (اس کا کچھ حصہ) اپنے شانے پر ڈال لے 196

باب:5 جب کپڑا تنگ ہو (تو اس میں کیسے نماز پڑھے؟) 197

باب:6 جب شامیہ میں نماز پڑھنا (درست ہے) 198

باب:7 نماز کے دوران (اور نماز کے علاوہ) برہنہ ہونے کی کراہت 198

باب:8 ستر، جس کو ڈھانپنا ضروری ہے 199

باب:9 ران کے بارے میں جو روایات بیان کی جاتی ہیں 200

باب:10 عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟ 202

باب:11 جب کسی ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس میں نقش و نگار ہوں اور اس کو دیکھے 202

باب:12 اگر کوئی کسی مصلب یا تصویر دار کپڑے میں نماز پڑھے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی؟ 202

باب:13 جس نے حریر کے میں نماز پڑھی پھر اسے اتار ڈالا 203

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:14	سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا(درست ہے)	203
باب:15	چھتوں پر اور منبر پر اور لکڑیوں پر نماز پڑھنا(درست ہے)	204
باب:16	چٹائی پر نماز پڑھنا(درست ہے)	204
باب:17	بستر پر نماز پڑھنا (درست ہے)	205
باب:18	گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا(درست ہے)	206
باب:19	جوتوں سمیت نماز پڑھنا(درست ہے)	206
باب:20	موزے پہن کر نماز پڑھنا(درست ہے)	206
باب:21	سجدہ میں اپنے بازوؤں کو کھولنا اور اپنے دونوں پہلوؤں سے علیحدہ رکھنا	207
باب:22	قبلہ کی طرف منہ کرنے کی فضیلت	207
باب:23	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ" (واجب تعمیل ہے)	207
باب:24	جہاں کہیں ہو (نماز میں) قبلہ کی طرف منہ کرنا (ضروری ہے)	208
باب:25	قبلہ کے متعلق کیا وارد ہوا ہے اور جس نے اس شخص کے لیے جو بھول کر قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھے نماز کا دہرانا ضروری نہیں سمجھا؟	209
باب:26	مسجد میں اگر تھوک لگا ہوا ہو تو ہاتھ سے اسے صاف کر دینا	210
باب:27	نماز میں داہنی جانب نہ تھوکے	211
باب:28	مسجد میں تھوکنے کا کیا کفارہ ہے؟	211
باب:29	امام کا نماز کے پورا کرنے کے بارہ میں لوگوں کو نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر	211
باب:30	کیا یہ کہنا جائز ہے کہ یہ مسجد فلاں لوگوں کی ہے؟	212
باب:31	مسجد میں (کسی چیز کا) تقسیم کرنا اور مسجد میں خوشہ لٹکانا	212
باب:32	گھروں میں مسجدیں (بنانا ثابت ہے)	213
باب:33	کیا (یہ جائز ہے کہ زمانہ) جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں اکھاڑ دی جائیں اور ان مقامات پر مساجد بنالی جائیں؟	215
باب:34	اونٹوں کے مقامات پر نماز پڑھنا(درست ہے)	217
باب:35	جس شخص نے نماز پڑھی اس حال میں کہ اس کے آگے تنور ہو یا آگ ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی پرستش کی جاتی ہے اور وہ اس نماز سے اللہ کی رضامندی چاہے	217

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:36	مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت	217
باب:37	عورت کا مسجد میں سونا (درست ہے)	218
باب:38	مردوں کا مسجد میں سونا (درست ہے)	219
باب:39	جب کوئی مسجد میں آئے تو (اسے چاہیے کہ) دو رکعت نماز پڑھ لے	220
باب:40	مسجد کی تعمیر کا بیان	220
باب:41	مسجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کی اعانت کرنا	221
باب:42	جو شخص مسجد بنائے (اس کا کیا ثواب ہے؟)	221
باب:43	جب مسجد میں سے گزرے تو تیر کی پیکان پکڑ لے	222
باب:44	مسجد میں سے گزرنا (کس طرح چاہیے؟)	222
باب:45	مسجد میں شعر پڑھنا (کیسا ہے)؟	222
باب:46	اسلحہ بردار لوگوں کا مسجد میں داخل ہونا	223
باب:47	(قرض دار سے) مسجد میں تقاضا کرنا (اور اس کے) پیچھے پڑنا	223
باب:48	مسجد میں جھاڑو دینا اور چیتھڑوں اور کوڑے اور لکڑیوں کا اٹھا دینا (بڑے ثواب کا کام ہے)	224
باب:49	مسجد میں شراب کی تجارت کو حرام کہنا (درست ہے)	224
باب:50	قیدی اور قرض دار مسجد میں باندھا جائے (تو کیا جائز ہے؟)	224
باب:51	مسجد میں بیماروں وغیرہ کے لیے خیمہ (نصب کرنا درست ہے)	225
باب:52	ضرورت کے لیے مسجد میں اونٹ کا لے جانا (جائز ہے)	225
باب:53	مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ (کا رکھنا درست ہے)	226
باب:54	کعبہ اور مسجدوں میں دروازے اور زنجیر (تالے) رکھنا	228
باب:55	مسجد میں حلقہ باندھنا اور بیٹھنا (درست ہے)	228
باب:56	مسجد میں چت لیٹنا درست ہے	
باب:57	بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا (درست ہے)	229
باب:58	مسجد وغیرہ میں تشبیک کرنا (ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالنا)	230

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:59 وہ مسجدیں جو مدینہ کے راستوں پر ہیں اور وہ مقامات جن میں نبی ﷺ نے نماز پڑھی (کونسے ہیں) 231

باب:60 امام کا سترہ مقتدیوں کا (بھی) سترہ ہے 236

باب:61 نماز پڑھنے والے اور سترہ کے درمیان (زیادہ سے زیادہ) کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟ 236

باب:62 نیزہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنا (درست ہے) 236

باب:63 ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا درست ہے 237

باب:64 بغیر جماعت کے ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا (درست ہے) 237

باب:65 سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کی طرف نماز پڑھنا 238

باب:66 تخت یا چارپائی کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنا (درست ہے) 238

باب:67 نمازی، اپنے سامنے سے گزرنے والے کو واپس کر دے 239

باب:68 نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والے کا گناہ 240

باب:69 سوئے ہوئے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا 240

باب:70 اگر حالت نماز میں کسی چھوٹی لڑکی کو اپنی گردن پر اٹھائے (تو کچھ مضائقہ نہیں) 240

باب:71 (کیا جائز ہے کہ) عورت نماز پڑھنے والے (کے جسم) سے ناپاکی کی کوئی چیز ہٹا دے؟ 241

نماز کے اوقات کا بیان

باب:1 نماز کے اوقات اور ان کی فضیلت (کا بیان) 242

باب:2 نماز (گناہوں) کا کفارہ ہے 242

باب:3 نماز، اس کے وقت (معین) پر پڑھنے کی فضیلت 244

باب:4 پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں 244

باب:5 نماز پڑھنے والا اپنے رب سے مناجات کرتا ہے 245

باب:6 گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا 245

باب:7 ظہر کا وقت زوال کے وقت سے (شروع ہوتا) ہے 246

باب:8 بغیر کسی عذر کے ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دینا 248

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:9	عصر کا وقت (کس وقت ہوتا ہے؟)	248
باب:10	اس شخص کا گناہ جس کی نماز عصر جاتی رہے	249
باب:11	اس شخص کا گناہ جو (عمداً) نماز عصر کو چھوڑ دے	249
باب:12	نماز عصر کی فضیلت (کا بیان)	249
باب:13	جو شخص غروب (آفتاب) سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے (تو گویا کہ اسے پوری نماز مل گئی)	250
باب:14	مغرب کا وقت (کب شروع ہوتا ہے؟)	252
باب:15	جس نے اس امر کو برا جانا ہے کہ مغرب کو عشاء کہا جائے	252
باب:16	عشاء (کی نماز) کی فضیلت	253
باب:17	جو شخص (نیند) سے مغلوب ہو جائے تو اس کیلئے عشاء سے پہلے سو رہنا (جائز ہے)	254
باب:18	عشاء کا وقت آدھی رات تک (رہتا ہے)	255
باب:19	نماز فجر کی فضیلت (کا بیان)	255
باب:20	فجر کا وقت	255
باب:21	فجر کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے سے پہلے (کوئی اور) نماز پڑھنا (جائز نہیں ہے)	256
باب:22	غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے	257
باب:23	عصر (کی نماز) کے بعد قضا نمازوں کا پڑھ لینا (جائز ہے)	257
باب:24	وقت کے چلے جانے کے بعد (قضا نماز کے لیے بھی) اذان کہنا	258
باب:25	جو شخص وقت جاتے رہنے کے بعد لوگوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے (وہ سنت پر ہے)	259
باب:26	جو شخص کسی نماز (کے ادا کرنے) کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے، پڑھ لے	260

اذان کا بیان

باب:1	اذان کی ابتداء (کیونکر ہوئی)	263
باب:2	اذان (کے الفاظ) دو دو دفعہ کہنا (مسنون ہے)	263

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:3	اذان کہنے کی فضیلت (کا بیان)	264
باب:4	اذان دیتے وقت آواز بلند کرنا (مسنون ہے)	264
باب:5	اذان سن کر قتال وخونریزی بند کرنا (ثابت ہے)	265
باب:6	اذان سن کر کیا کہنا چاہیے؟	265
باب:7	اذان کے وقت کی دعا	265
باب:8	اذان کے بارہ میں قرعہ ڈالنا (بھی منقول ہے)	266
باب:9	اندھے کی اذان، جبکہ اس کے پاس کوئی وقت بتانے والا موجود ہو	266
باب:10	فجر کے (طلوع ہونے کے) بعد اذان کہنی (چاہیے)	267
باب:11	(فجر کی) اذان صبح ہونے سے پہلے (کہہ دینا)	267
باب:12	اذان واقامت کے درمیان (کے وقت میں) جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھ لے	268
باب:13	جس نے کہا کہ سفر میں بھی ایک ہی موذن کو اذان دینا چاہیے	268
باب:14	مسافر اگر زیادہ ہوں تو (نماز کے لیے) اذان دیں اور اقامت (بھی) کہیں	269
باب:15	آدمی کا یہ کہہ دینا کہ نماز جاتی رہی (کیسا ہے؟)	269
باب:16	لوگ (نماز کے لیے) کب کھڑے ہوں، جب (وہ) اقامت کے وقت امام کو دیکھ لیں؟	270
باب:17	(اگر) اقامت کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آجائے تو.....	270
باب:18	نماز باجماعت کا واجب ہونا	270
باب:19	نماز باجماعت کی فضیلت	271
باب:20	فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت (کا بیان)	271
باب:21	ظہر کی نماز اوّل وقت پڑھنے کی فضیلت (کا بیان)	272
باب:22	(مسجد جاتے وقت) ہر ہر قدم کا ثواب (ملتا ہے)	272
باب:23	عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت	273
باب:24	مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت	273
باب:25	صبح اور شام دونوں وقت مسجد جانے کی فضیلت	274
باب:26	نماز کی اقامت کے بعد سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہیے	274

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:27	مریض کو کتنی بیماری تک جماعت میں حاضر ہونا چاہیے؟	274
باب:28	کیا امام، جس قدر لوگ موجود ہوں ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور کیا جمعہ کے دن بارش میں خطبہ پڑھے؟	276
باب:29	جس وقت کھانا (سامنے) آجائے اور نماز کی اقامت ہو جائے	277
باب:30	جب کوئی شخص گھر کا کام کاج کر رہا ہو اور نماز کی اقامت ہو جائے تو (نماز میں شرکت کے لیے گھر سے) نکل آئے	277
باب:31	صرف مسنون طریقہ نماز سکھانے کے لیے لوگوں کو دکھا کر نماز پڑھنا (درست ہے)	278
باب:32	صاحب علم و فضل امامت کا زیادہ حقدار ہے	278
باب:33	جو شخص لوگوں کی امامت کیلئے جائے اتنے میں امام اول آجائے (تو کیا کرنا چاہیے؟)	279
باب:34	امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے	281
باب:35	امام کے پیچھے مقتدی کب سجدہ کرے؟	282
باب:36	امام سے پہلے سر اٹھانا گناہ (عظیم) ہے	283
باب:37	غلام، آزاد کردہ شخص اور جو بالغ نہ ہو، ان کی امامت کا بیان	283
باب:38	جب امام (نماز کو) پورا نہ کرے لیکن مقتدی پورے (طور پر) کریں	283
باب:39	جب دو (آدمی نماز پڑھتے) ہوں تو مقتدی کو امام کے داہنی طرف اس کے پہلو میں (اس کے) برابر کھڑا ہونا چاہیے	284
باب:40	جب امام (نماز کو) طول دے اور کسی شخص کو کچھ ضرورت ہو اور وہ (نماز توڑ کر) چلا جائے (اور کہیں اور) نماز پڑھ لے (تو جائز ہے)	284
باب:41	امام کو قیام میں تخفیف کرنا (چاہیے) اور رکوع و سجود کو پورا کرنا (چاہیے)	285
باب:42	نماز میں اختصار کرنا اور اس کو کامل کرنا سنت ہے	285
باب:43	جو شخص بچے کے رونے سے نماز کو مختصر کر دے	286
باب:44	صفوں کا برابر کرنا خواہ اقامت کہتے وقت یا اقامت کے بعد	286
باب:45	صفوں کو برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا (ثابت ہے)	286

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:46 جب امام اور لوگوں کے درمیان کوئی دیوار یا سترہ ہو (تو نماز ہو جائے گی) 287
باب:47 نماز تہجد (رات کی نماز کا بیان) 287

نماز کے مسائل

باب:1 پہلی تکبیر میں نماز شروع کرنے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کا کندھوں تک اٹھانا 288
باب:2 نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا 289
باب:3 اس کا بیان کہ تکبیر (تحریمہ) کے بعد کیا پڑھے 289
باب:4 نماز میں امام کی طرف نظر اٹھانا (جائز ہے) 290
باب:5 نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا (جائز نہیں) 291
باب:6 نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟ 291
باب:7 امام اور مقتدی (دونوں) کے لیے تمام نمازوں میں (سورۂ فاتحہ کی) قراءت واجب ہے 291
باب:8 (نماز) ظہر میں قراءت (ثابت ہے) 294
باب:9 مغرب (کی نماز) میں قرآن پڑھنا (ثابت ہے) 294
باب:10 (نماز) مغرب میں بلند آواز سے پڑھنا (چاہیے) 295
باب:11 عشاء (کی نماز) میں سجدے والی سورت کا پڑھنا 295
باب:12 (نماز) عشاء میں قرآن پڑھنا (ثابت ہے) 295
باب:13 فجر (کی نماز) میں قرآن پڑھنا (ثابت ہے) 296
باب:14 نماز فجر کی قراءت کا بلند آواز سے پڑھنا 296
باب:15 ایک رکعت میں دو سورتوں کا ایک ساتھ پڑھنا اور سورتوں کی آخری آیتوں کا پڑھنا اور ایک سورت کا ایک سورۃ سے پہلے پڑھنا (جو ترتیب میں اس سے مقدم ہے) اور سورت کی ابتدائی آیات کا پڑھنا (بلا کراہت جائز ہے)۔ 298
باب:16 پچھلی دونوں رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی جائے 298
باب:17 امام کا بلند آواز سے آمین کہنا (ثابت ہے) 299

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:18	آمین کہنے کی فضیلت	299
باب:19	اگر صف کے پیچھے رکوع کردے (تو کیسا ہے)؟	299
باب:20	رکوع میں (پہنچ کر) تکبیر کو پورا کرنا (چاہیے)	300
باب:21	سجدوں سے (فارغ ہو کر) کھڑا ہو تو تکبیر کہے	300
باب:22	رکوع میں ہتھیلیوں کا گھٹنوں پر رکھنا	301
باب:23	رکوع میں پیٹھ کا برابر رکھنا اور اس میں اعتدال واطمینان (یعنی آرام) اختیار کرنا	301
باب:24	(حالت) رکوع میں دعا کرنا (ثابت ہے)	301
باب:25	"اَللّٰھُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" (کہنے) کی فضیلت	302
باب:26	جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو اس وقت اطمینان سے کھڑا ہونا چاہیے	303
باب:27	جب سجدہ کرے تو تکبیر کے ساتھ جھکے	303
باب:28	سجدہ کرنے کی فضیلت	304
باب:29	سجدہ سات ہڈیوں کے بل (ہونا چاہیے)	308
باب:30	دونوں سجدوں کے درمیان کچھ دیر ٹھہرنا چاہیے	308
باب:31	سجدوں میں اپنی کہنیاں (زمین پر) نہ بچھائے	309
باب:32	جو شخص اپنی نماز کی طاق رکعت میں پہلے سیدھا بیٹھ جائے پھر اس کے بعد کھڑا ہو	309
باب:33	دو رکعتیں پڑھنے کے بعد تیسری کے لیے اٹھتے وقت تکبیر کہے	309
باب:34	تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ	310
باب:35	جو پہلے تشہد کو واجب نہیں سمجھتا	311
باب:36	دوسرے قعدہ میں (بھی) تشہد پڑھنا (چاہیے)	311
باب:37	سلام پھیرنے سے پہلے (نماز کے اندر) دعا کرنا	312
باب:38	جو دعا بھی اچھی معلوم ہو تشہد کے بعد (قعدہ میں) پڑھے۔	313
باب:39	(نماز کے اختتام پر) سلام پھیرنا	313
باب:40	امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دے	313
باب:41	نماز کے بعد (اللہ کا) ذکر کرنا (ثابت ہے)	314
باب:42	جب امام سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے	316

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:43 جو شخص لوگوں کو نماز پڑھانے کے بعد اپنی ضرورت یاد کرے اور لوگوں کو پھلانگتا ہوا چلا جائے 317
باب:44 نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں گھومنا 317
باب:45 کچے لہسن اور پیاز اور گندنا کے باب میں جو حدیث آئی ہے اس کا بیان 318
باب:46 بچوں کا وضو کرنا (ثابت ہے) 319
باب:47 رات کے وقت اور اندھیرے میں عورتوں کا مسجدوں کی طرف جانا (منع نہیں ہے) 320

جمعہ کا بیان

باب:1 جمعہ کی فرضیت 321
باب:2 جمعہ کے دن خوشبو لگانا (مسنون ہے) 321
باب:3 نماز جمعہ کی فضیلت 322
باب:4 جمعہ کی نماز کے لیے تیل لگا (کر جانا) مسنون ہے 322
باب:5 (جمعہ کے دن) عمدہ سے عمدہ لباس جو میسر ہو پہنے 323
باب:6 جمعہ کے دن مسواک کرنا (مسنون ہے) 324
باب:7 جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟ 324
باب:8 جمعہ گاؤں اور شہروں، دونوں میں جائز ہے 325
باب:9 جسے جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں کیا اس پر غسل جمعہ واجب ہے؟ 326
باب:10 کتنی دور سے جمعہ کے لیے آنا چاہیے اور یہ کن کن پر واجب ہے 326
باب:11 جمعہ کے دن گرمی زیادہ ہو تو کیا کیا جائے؟ 327
باب:12 جمعہ کے لیے (پیدل) چلنے کا بیان 327
باب:13 کوئی مسلمان جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے 327
باب:14 جمعہ کے دن اذان کا بیان 328
باب:15 جمعہ کے دن ایک موذن کا ہونا بہتر ہے 328
باب:16 امام کو چاہیے کہ جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے 328

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:17 خطبہ منبر پر (چڑھ کر دینا چاہیے) 329

باب:18 خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا (چاہیے) 330

باب:19 جو شخص خطبے میں بعد ثنا کے امابعد کہے (تو وہ سنت کے موافق کرتا ہے) 330

باب:20 جب امام دوران خطبہ کسی شخص کو آتا دیکھے تو اسے حکم دے کہ دو رکعت نماز پڑھ لے 332

باب:21 جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لیے دعا مانگنا 332

باب:22 جمعہ کے دن اس حالت میں کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو چپ رہنا (چاہیے) 333

باب:23 جمعہ کے روز جس ساعت دعا مقبول ہوتی ہے (وہ کتنی دیر رہتی ہے) 333

باب:25 اگر نماز جمعہ میں لوگ امام سے (علیحدہ ہو کر) بھاگ جائیں تو..... 334

باب:26 نماز جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نفلی نماز پڑھنا 334

نماز خوف کا بیان

باب:1 نماز خوف پیادہ اور سوار (دونوں حالتوں میں پڑھی جا سکتی ہے) 335

باب:2 اگر دشمن کا پیچھے کر رہے ہوں یا دشمن پیچھا کر رہا ہو تو نماز سواری پر اور اشارے سے پڑھنا 336

عیدین کا بیان

باب:1 عید کے دن ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلنا 337

باب:2 عید الفطر کے دن (نماز کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھا لینا چاہیے 338

باب:3 عید قربان کے دن کھانا کھانا (کس وقت مسنون ہے) 338

باب:4 عید گاہ کی طرف بغیر منبر کے جانا 339

باب:5 عید کیلئے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور خطبہ سے پہلے بغیر اذان و اقامت نماز ادا کرنا 340

باب:6 خطبہ، عید کی نماز کے بعد (دینا چاہیے) 340

باب:7 ایام تشریق میں عبادت کرنے کی فضیلت 341

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:8	منیٰ میں قیام کے دوران اور عرفات میں تکبیر کہنا	341
باب:9	عید گاہ میں اونٹ کی یا اور کسی جانور کی قربانی کرنا	342
باب:10	جس شخص نے عید کے دن جب واپس ہونے لگا تو راستہ بدل لیا	342

وتر کا بیان

باب:1	وتر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟	343
باب:2	نماز وتر کے اوقات	343
باب:3	چاہیے کہ اپنی آخر نماز وتر کو بنائے	344
باب:4	سواری پر وتر پڑھنا (درست ہے)	344
باب:5	رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت کا پڑھنا	344

بارش طلب کرنے کا بیان

باب:1	استسقاء کا بیان	346
باب:2	نبی ﷺ کا بددعا دینا کہ یا اللہ! ان پر ایسی قحط سالی ڈال جیسی یوسف (کے عہد) کی قحط سالی (تھی)	346
باب:3	جامع مسجد میں بھی بارش کی دعا مانگنا	348
باب:4	جمعہ کے خطبہ میں جب کہ قبلہ کی طرف منہ نہ ہو، بارش کی دعا مانگنا	349
باب:5	نبی ﷺ نے استسقاء میں لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کس طرح پھیر لی؟	349
باب:6	امام کا استسقاء (کی دعا میں) اپنا ہاتھ اٹھانا	350
باب:7	جب بارش برسے تو کیا کہنا چاہیے؟	350
باب:8	جب ہوا چلے (تو کیا کرنا چاہیے؟)	350
باب:9	نبی ﷺ کا فرمانا کہ باد صبا (یعنی ہوا) کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔	351
باب:10	زلزلوں اور (قیامت کی) علامات کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟	351
باب:11	سوائے اللہ بزرگ و برتر کے کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی؟	351

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

گرہن کے بیان میں

باب:1 سورج گرہن میں نماز (پڑھنے کا بیان) 352
باب:2 سورج گرہن میں صدقہ دینا 353
باب:3 گرہن کی نماز کے لیے اعلان کرنا 354
باب:4 گرہن میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا 354
باب:5 گرہن کی نماز جماعت سے پڑھنا 355
باب:6 جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا اچھا سمجھا 356
باب:7 گرہن میں اللہ کا ذکر کرنا 356
باب:8 گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنا 356

سجدۂ تلاوت کا بیان

باب:1 سجود قرآن اور اس کے طریقے کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟ 357
باب:2 (سورۂ) "ص" میں سجدہ کرنا ثابت ہے 358
باب:3 مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا حالانکہ مشرک نجس اور بے وضو ہوتا ہے 358
باب:4 جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا 358
باب:5 سورۂ اِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں بھی سجدہ کرنا ثابت ہے 359
باب:6 جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدۂ تلاوت کی جگہ نہ پائے 359

نماز قصر کا بیان

باب:1 نماز قصر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے اور کتنے دنوں تک قیام کرے تو قصر کر سکتا ہے؟ 360
باب:2 منیٰ میں نماز کو قصر کریں یا پوری پڑھیں؟ 360

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:3 کس قدر سفر میں نماز قصر کرے؟ 361
باب:4 مغرب کی نماز سفر میں (بھی) تین رکعت پڑھے 362
باب:5 سواری پر نفلی نماز (جیسے تہجد وغیرہ) ادا کرنا، چاہے سواری کا منہ کسی بھی سمت ہو 362
باب:6 نفل نماز کا گدھے پر سواری کی حالت میں پڑھنا 362
باب:7 سفر میں فرض نماز کے بعد سنتیں نہ پڑھنا 363
باب:8 جس شخص نے سفر میں فرض نماز سے پہلے یا بعد کی سنتیں نہ پڑھیں (بلکہ کوئی اور نفل نماز (یعنی تہجد یا اشراق) پڑھی تو اس نے خلاف سنت نہیں کیا) 363
باب:9 سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنا 363
باب:10 اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے 365
باب:11 جب مریض بیٹھ کر نماز شروع کر دے پھر درمیان نماز اچھا ہو جائے یا مرض میں تخفیف معلوم ہو تو باقی نماز کھڑے ہو کر مکمل کرے 365

تہجد کی نماز کا بیان

باب:1 رات کے وقت نماز تہجد کا بیان 366
باب:2 نماز شب یعنی تہجد کی فضیلت 367
باب:3 مریض کے لیے قیام اللیل (تہجد) کے چھوڑنے کا بیان 368
باب:4 نبی ﷺ کا تہجد اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر اسکے کہ آپ ﷺ اس کو واجب کریں 368
باب:5 نبی ﷺ کا رات کو اس قدر نماز پڑھنا کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے 369
باب:6 جو شخص اخیر رات کو سوتا رہا 369
باب:7 نماز تہجد میں لمبا قیام کرنا مسنون ہے 370
باب:8 نبی ﷺ کی رات کی نماز کیسے تھی اور آپ ﷺ رات کو کتنی نماز پڑھتے تھے؟ 370
باب:9 نبی ﷺ کا رات کے وقت نماز پڑھنا اور سونا اور (اس بات کا بیان کہ) قیام شب میں سے کس قدر منسوخ ہو گیا؟ 371

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:10 شیطان کا گردن کے پیچھے گدی پر گرہ دے دینا جبکہ کوئی شخص رات کو نماز نہ پڑھے 371

باب:11 جب کوئی شخص سوتا رہے اور نماز نہ پڑھے شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے 372

باب:12 رات کے پچھلے پہر نماز کے اندر دعا کرنا (اللہ کو بہت پسند ہے) 372

باب:13 جو شخص شروع رات میں سویا اور اخیر رات میں جاگا 373

باب:14 نبی ﷺ کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کا قیام 373

باب:15 عبادت میں اپنی جان پر سختی نہیں کرنی چاہیے 374

باب:16 جو شخص رات کو اٹھتا اور نماز تہجد پڑھتا ہو تو اس کیلئے اس کا ترک کر دینا مکروہ ہے 374

باب:17 اس شخص کی فضیلت جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے 375

باب:18 نفلی نمازیں دو دو رکعتیں کر کے پڑھنی چاہئیں۔ (اور استخارہ کی دعا) 376

باب:19 سنت فجر کی دونوں رکعتوں کا بالالتزام پڑھنا اور بعض لوگوں نے انھیں نفل کہا ہے 377

باب:20 سنت فجر کی دونوں رکعتوں میں کیا پڑھے؟ 377

باب:21 حضر میں چاشت پڑھنا ثابت ہے 378

باب:22 ظہر سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں 378

باب:23 مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا 378

مکہ اور مدینہ کی مسجدوں میں نماز کا بیان

باب:1 مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت 379

باب:2 مسجد قباء (کی فضیلت کا بیان) 380

باب:3 نبی ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیانی مقام کی فضیلت 380

نماز میں کوئی کام کرنے کا بیان

باب:1 نماز میں کلام کا ممنوع ہونا ثابت ہے 381

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:2 نماز میں کنکریوں کو چھونا کیسا ہے؟ 382
باب:3 جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اسی حالت میں اس کا جانور بھاگ جائے 382
باب:4 نماز میں سلام کا جواب (زبان سے) نہیں دینا چاہیے 383
باب:5 نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا منع ہے 384

سجدۂ سہو کا بیان

باب:1 جب کوئی شخص پانچ رکعت پڑھ لے تو..... ؟ 384
باب:2 جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہو، اس سے بات کی جائے اور وہ اس کو سن کر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دے 385

جنازہ کے بیان میں

باب:1 جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو، اس کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟ 386
باب:2 جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم 386
باب:3 میت کو دیکھنا جب وہ اپنے کفن میں رکھ دیا جائے سنت ہے 387
باب:4 جو شخص میت کے عزیزوں کو اس کی موت کی خبر دے 388
باب:5 اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی بچہ مر جائے اور وہ ثواب سمجھے۔ 389
باب:6 طاق غسل دینا مسنون ہے 389
باب:7 میت کی داہنی جانب سے غسل کی ابتدا کی جائے 390
باب:8 کفن کے لیے سفید کپڑا استعمال کرنا مسنون ہے 390
باب:9 دو کپڑوں میں کفن دے دینا بھی درست ہے 390
باب:10 میت کو کفن دینا 391
باب:11 جب کفن نہ ملے مگر اسی قدر جو میت کے سر یا پاؤں کو چھپالے تو اس سے اس کے سر ڈھانپ دیا جائے 392

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:12	نبی ﷺ کے عہد میں جس شخص نے اپنا کفن خود تیار کر رکھا تھا اور اس پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا	393
باب:13	عورتوں کا جنازوں کے ہمراہ جانا (منع ہے)	394
باب:14	عورتوں کا اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور پر سوگ کرنا	394
باب:15	قبروں کی زیارت کرنا (کیسا ہے)؟	394
باب:16	نبی ﷺ کا فرمانا کہ میت کے عزیز و اقارب کے رونے سے کبھی میت کو عذاب ہوتا ہے (یہ اس وقت ہے کہ) جب نوحہ کرنا اس کے خاندان کا وتیرہ ہو	395
باب:17	میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے	397
باب:18	(نبی ﷺ کا ارشاد کہ) جو شخص اپنے رخسار پیٹے وہ ہم میں سے نہیں	397
باب:19	نبی ﷺ کا سیدنا سعد بن خولہ کے لیے افسوس کا اظہار کرنا	398
باب:20	مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت	399
باب:21	جو شخص غم کی حالت میں کسی مقام پر بیٹھ جائے کہ اس (کے چہرے پر) رنج کے آثار معلوم ہوں	399
باب:22	جس شخص نے مصیبت کے وقت اپنے رنج کا کسی پر اظہار نہ کیا	400
باب:23	نبی ﷺ کا (اپنے صاحبزادے سیدنا ابراہیم کے لیے) یہ فرمانا کہ ہم تمہاری جدائی سے رنجیدہ ہیں	401
باب:24	مریض کے پاس رونا منع نہیں ہے	402
باب:25	نوحہ اور آہ وزاری کا منع ہونا اور اس سے ڈانٹنا	402
باب:26	جنازے کے لیے کھڑے ہو جانا مسنون ہے	403
باب:27	جنازے کے لیے اٹھے تو پھر کب بیٹھے؟	403
باب:28	جو شخص یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو گیا	404
باب:29	مردوں کو جنازہ اٹھانا چاہیے نہ کہ عورتوں کو	404
باب:30	جنازہ کا جلد لے جانا مسنون ہے	404
باب:31	جنازہ کے ہمراہ جانے کی فضیلت	405
باب:32	قبروں پر مسجد بنانے کی کراہت	405

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:33	جو عورت نفاس میں مر جائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے	406
باب:34	جنازہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا	406
باب:35	مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے	406
باب:36	جس شخص نے ارض مقدس (یعنی بیت المقدس) یا کسی اور متبرک مقام میں دفن ہونے کی خواہش کی	407
باب:37	شہید کی نماز جنازہ	408
باب:38	جب کوئی بچہ اسلام لایا اور پھر انتقال کر گیا تو کیا اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام کی دعوت پیش کی جا سکتی ہے؟	409
باب:39	جب مشرک مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہہ دے تو کیا اسے معاف کر دیا جائے گا؟	412
باب:40	محدث کا قبر کے پاس (بیٹھ کر) نصیحت کرنا اس حال میں کہ اسکے شاگرد بیٹھے ہوں	413
باب:41	جو شخص خودکشی کرے اس کی سزا	414
باب:42	لوگوں کا میت کی تعریف کرنا کیسا ہے؟	414
باب:43	عذاب قبر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟	415
باب:44	عذاب قبر سے پناہ مانگنا	417
باب:45	مردوں کو صبح و شام ان کا (جنت و دوزخ والا) مقام دکھایا جاتا ہے	417
باب:46	مسلمانوں کی چھوٹی اولاد کے متعلق، جو فوت ہو جائے، کیا کہا گیا ہے	417
باب:47	مشرکوں کے بچوں کی بابت (جو قبل بلوغ کے مر جائیں) کیا کہا گیا ہے؟	418
باب:48	یکایک ناگہانی موت (نیک آدمی کے لیے بری نہیں)	421
باب:49	نبی ﷺ اور سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟	422
باب:50	(مسلمان) مردوں کو برا کہنے کی ممانعت ہے	423

زکوٰۃ کے بیان میں

باب:1	زکوٰۃ کا واجب ہونا شریعت سے ثابت ہے	424
باب:2	زکوٰۃ نہ دینا گناہ کبیرہ ہے	426

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:3 جس مال کی زکوۃ ادا کر دی جائے وہ کنز (وہ خزانہ جس کی مذمت کی گئی ہے) نہیں ہے 427
باب:4 صدقہ پاک کمائی سے دینا چاہیے 428
باب:5 اس سے پہلے کہ لوگ انکار کریں صدقہ کر دو 428
باب:6 نبی ﷺ کا ارشاد کہ آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقے کے ذریعے ہو 430
باب:7 کونسا صدقہ (ثواب میں) افضل ہے؟ 431
باب:8 جب کوئی شخص کسی مالدار کو نادانستگی میں صدقہ دے دے 432
باب:9 جب کوئی شخص نادانستگی میں اپنے بیٹے کو صدقہ دے دے 433
باب:10 جو شخص اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود نہ دے 434
باب:11 صدقہ دینا جائز نہیں مگر فاضل مال سے 434
باب:12 صدقہ کیلئے ترغیب دینا اور اس کے لیے سفارش کرنا (بڑے ثواب کا کام ہے) 435
باب:13 جہاں تک ممکن ہو صدقہ دینا بہتر ہے 436
باب:14 جو شخص کفر کی حالت میں صدقہ دے پھر وہ اسلام لے آئے 436
باب:15 خادم کا ثواب جب کہ وہ اپنے مالک کے حکم سے صدقہ دے اور اس کی نیت گھر بگاڑنے کی نہ ہو 436
باب:16 اللہ عزوجل کا یہ فرمانا کہ "جو شخص صدقہ دے گا اور پرہیزگاری کرے گا..... اور (فرشتوں کا یہ دعا کرنا کہ) "اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو اس کا نعم البدل عطا فرما" کا بیان 437
باب:17 صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال (کا بیان) 437
باب:18 ہر مسلمان پر صدقہ (واجب) ہے پھر اگر کسی کو مقدور نہ ہو تو وہ اچھی بات پر عمل کرے 438
باب:19 (ایک فقیر کو) زکوۃ یا صدقہ میں سے کس قدر دینا چاہیے؟ 438
باب:20 زکوۃ میں بجائے نقدی کے مال و اسباب کا دینا 439
باب:21 متفرق مال یکجا نہ کیا جائے اور یکجا مال متفرق نہ کیا جائے 439

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:22 جو کچھ مال دو شراکت داروں کا ہو، اس کی زکوٰۃ دے کر وہ دونوں اس میں باہم برابر برابر سمجھ لیں 440

باب:23 اونٹ کی زکوٰۃ دینا فرض ہے 440

باب:24 جس شخص کے پاس ایک برس کی اونٹنی کی زکوٰۃ واجب ہو اور وہ اسکے پاس نہ ہو 441

باب:25 بکریوں کی زکوٰۃ دینا بھی فرض ہے 442

باب:26 زکوٰۃ میں عیب دار جانور نہ لیے جائیں 444

باب:27 زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ مال نہ لیے جائیں 444

باب:28 زکوٰۃ کا اپنے قرابت داروں پر صرف کرنا 444

باب:29 مسلمان پر اس کے گھوڑے کی بابت زکوٰۃ فرض نہیں 446

باب:30 یتیموں کو خیرات دینا بہت ثواب کا کام ہے 447

باب:31 زکوٰۃ کا مال شوہر اور ان یتیم بچوں کو جو اپنی تربیت میں ہوں دینا (جائز ہے) 448

باب:32 اللہ عزوجل کا فرمان "اور (زکوٰۃ کا مال خرچ کیا جائے) غلاموں اور قرضداروں کو نجات دلانے اور جو اللہ کی راہ میں ہوں۔" 449

باب:33 سوال سے بچنا بڑے ثواب اور فائدے کی بات ہے 450

باب:34 جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے اور بغیر حرص اور لالچ کے کچھ دے دے تو اس کو چاہیے کہ قبول کر لے 452

باب:35 جو شخص لوگوں سے مال بڑھانے کے لیے سوال کرے 452

باب:36 غنا (تونگری) کس قدر مال سے حاصل ہوتی ہے؟ 453

باب:37 عشر حاصل کرنے کے لیے پکنے سے پہلے کھجوروں کا اندازہ کر لینا 453

باب:38 عشر اس پیداوار میں واجب ہوتا ہے جو آب باراں اور آب رواں سے حاصل کی جائے 455

باب:39 کھجوروں کی زکوٰۃ کو کھجوروں کے ٹوٹنے کے وقت لینا چاہیے اور کیا یہ جائز ہے کہ بچے کو چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے کچھ لے لے؟ 455

باب:40 کیا جائز ہے کہ اپنی صدقہ دی ہوئی چیز خود خرید لے؟ اور غیر کے اس کی صدقہ دی ہوئی چیز خرید لینے میں کچھ حرج نہیں 456

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:41 نبی ﷺ کی ازواج کے لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا 456

باب:42 جب صدقہ کی حالت بدل جائے 457

باب:43 صدقہ مالداروں سے لینا چاہیے اور اس کو فقیروں پر صرف کیا جائے خواہ وہ کہیں بھی ہوں 457

باب:44 امام کا صدقہ (دینے) والے کے لیے دعا کرنا اور رحمت کی خواستگاری کرنا (مسنون ہے) 457

باب:45 جو چیز سمندر سے نکالی جائے اس میں زکوۃ ہے یا نہیں؟ 458

باب:46 مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے 459

باب:47 اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ "زکوۃ کے تحصیل داروں کو بھی زکوۃ میں سے دیا جائے گا" اور ان کو حاکم کو حساب دینا ہوگا 459

باب:48 امام کے لیے صدقہ کے اونٹوں کو داغ دینا (درست ہے) 459

صدقہ فطر کے بیان میں

باب:1 صدقہ فطر کی مقدار کا بیان 461

باب:2 نماز عید سے پہلے صدقہ (فطر دے دینا چاہیے) 461

باب:3 صدقۂ فطر، آزاد اور غلام دونوں پر واجب ہے 462

حج کے بیان میں

باب:1 حج کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان 462

باب:2 اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) فرمانا کہ "لوگ تمہارے پاس پیادہ پا اور دبلے اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے، دور دراز راہوں سے اس لیے کہ اپنے فوائد حاصل کریں۔" 463

باب:3 سواری پر سوار ہو کر حج کے لیے جانا مسنون ہے 463

باب:4 حج مبرور کی فضیلت کا بیان 463

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:5	یمن والے احرام کہاں سے باندھیں؟	464
باب:6	نبی ﷺ کا شجرہ کے راستے سے حج کے لیے جانا ثابت ہے	465
باب:7	نبی ﷺ کا فرمانا کہ عقیق نامی وادی ایک مبارک وادی ہے	465
باب:8	اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہوئی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین مرتبہ دھونا چاہیے	466
باب:9	احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ اور جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے؟	467
باب:10	جس نے بالوں کو جما کر احرام باندھا	467
باب:11	مسجد ذوالحلیفہ کے پاس (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا مسنون ہے	468
باب:12	حج میں (تنہا) یا کسی کے ساتھ سوار ہونا	468
باب:13	محرم کس قسم کے کپڑے اور چادر اور تہہ بند پہنے؟	468
باب:14	تلبیہ یعنی لبیک کس طرح کہتے ہیں؟	469
باب:15	لبیک کہنے سے پہلے سواری پر سوار ہوتے وقت تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہنا مسنون ہے	470
باب:16	قبلہ رو ہو کے احرام باندھنا مسنون ہے	470
باب:17	وادی میں اترتے ہوئے تلبیہ کہنا	471
باب:18	جس شخص نے نبی ﷺ کے عہد میں نبی ﷺ کے مثل احرام باندھا	471
باب:19	اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں یہ) فرمانا کہ "حج کے چند معین مہینے ہیں"	472
باب:20	تمتع، قران اور حج مفرد کا بیان اور جس کے پاس قربانی نہ ہو اسے حج فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کی اجازت ہے	473
باب:21	نبی ﷺ کے عہد میں تمتع کا ہونا ثابت ہے	476
باب:22	مکہ میں کس مقام سے داخل ہونا مسنون ہے؟	476
باب:23	مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت	477
باب:24	مکہ کے گھروں میں وراثت جاری ہونا اور ان کی خرید و فروخت درست ہے اور لوگ مسجد حرام میں برابر کا حق رکھتے ہیں	478

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:25	نبی ﷺ کا مکہ میں اترنا ثابت ہے	478
باب:26	کعبہ کا منہدم ہونا	479
باب:27	اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں یہ) فرمانا کہ "اللہ نے کعبے، حرمت والے گھر کو لوگوں کے لیے مرکز بنایا اور حرمت والے مہینے کو بھی....."	479
باب:28	کعبہ کے گرانے کی ممانعت کا بیان	480
باب:29	حجر اسود کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟	480
باب:30	جو شخص حج کے دوران کعبہ کے اندر نہیں گیا	480
باب:31	جس شخص نے کعبہ کے گرد تکبیر کہی	481
باب:32	رمل کی ابتدا طواف میں کس طرح ہوئی؟	481
باب:33	مکہ آکر پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا اور تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے	482
باب:34	حج و عمرہ دونوں میں رمل کرنا	482
باب:35	حجر اسود کو لاٹھی سے بوسہ دینا	483
باب:36	حجر اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے	483
باب:37	جس شخص نے مکہ میں آتے ہی کعبہ کا طواف کیا قبل اسکے کہ اپنے مکان میں جائے	484
باب:38	حالت طواف میں کلام کرنا درست ہے	484
باب:39	کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے اور نہ ہی کوئی مشرک حج کرے	485
باب:40	جو شخص پہلا طواف یعنی طواف قدوم کر کے پھر کعبہ کے قریب نہ گیا اور اس نے دوبارہ طواف نہ کیا یہاں تک کہ عرفات تک ہو آیا۔	485
باب:41	حاجیوں کو پانی پلانا	487
باب:42	صفا و مروہ (کے درمیان سعی) کا واجب ہونا	488
باب:43	صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟	488
باب:44	حائضہ عورت کو چاہیے کہ وہ تمام افعال حج ادا کرے سوائے طواف کعبہ کے	489
باب:45	آٹھویں ذوالحجہ کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟	489
باب:46	عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟	490

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:47	عرفہ کے دن (مقام نمرہ سے موقف کی طرف) دوپہر کے وقت جانا۔	491
باب:48	عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی جانا	491
باب:49	عرفات میں ٹھہرنا چاہیے نہ کہ مزدلفہ میں	491
باب:50	عرفات سے روانہ ہونے کا بیان	492
باب:51	عرفات سے واپسی پر نبی ﷺ کا سکون و اطمینان سے چلنے کا حکم دینا اور آپ ﷺ کا کوڑے سے اشارہ فرمانا۔	492
باب:52	جس شخص نے عورتوں اور بچوں کو رات کے وقت روانہ کر دیا تاکہ وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی چل دیں۔	493
باب:53	مزدلفہ میں فجر کی نماز کس وقت پڑھے؟	494
باب:54	مزدلفہ سے کس وقت کوچ کرے؟	495
باب:55	قربانی کے جانور (اونٹ وغیرہ) پر سوار ہونا جائز ہے	495
باب:56	جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر چلے	496
باب:57	جس شخص نے ذی الحلیفہ پہنچ کر قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور جانور کو تھوڑا سا زخم لگا کر خون نکال دیا اس کے بعد احرام باندھا۔	496
باب:58	جس نے اپنے ہاتھ سے قلادہ پہنایا	497
باب:59	(بیت اللہ میں قربانی کے لیے) قربانی کی بکریوں کو ہار پہنانا مسنون ہے	497
باب:60	روئی کے بنے ہوئے ہار کا بیان	498
باب:61	قربانی کے جانوروں کو جھول پہنانا اور ان کا صدقہ کر دینا	498
باب:62	اپنی عورتوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کر دینا درست ہے	498
باب:63	منیٰ میں نبی ﷺ کے قربانی کے مقام پر قربانی کرنا افضل ہے۔	499
باب:64	اونٹ کا پیر باندھ کر نحر (قربانی) کرنا	499
باب:65	قصاب کی اجرت میں قربانی کی کوئی چیز گوشت یا کھال وغیرہ نہ دے	499
باب:66	قربانی کے جانور میں سے کیا کھائے اور کیا صدقہ کرے	500
باب:67	احرام کھولتے وقت بالوں کا منڈوالینا یا کتروالینا	501
باب:68	جمروں کو کنکریاں مارنا یعنی رمی کرنا ضروری ہے	501

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:69	وادی کے نشیب سے جمروں کو کنکریاں مارنا	501
باب:70	تمام جمروں کو سات سات کنکریاں مارنا	502
باب:71	جب دونوں جمروں کی رمی کرے تو چاہیے کہ قبلہ رو ہو کر نرم ہموار زمین پر کھڑا ہو	502
باب:72	طواف وداع کا بیان	502
باب:73	جب کسی عورت کو طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آجائے	503
باب:74	مقام محصب میں اترنے کا بیان	503
باب:75	مکہ میں داخل ہونے سے پہلے (مقام) ذی طویٰ میں جو کہ مکہ کیساتھ متصل ہے اور مکہ سے مدینہ لوٹتے وقت اس کنکریلے میدان (بطحاء) میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے	504

عمرہ کے بیان میں

باب:1	عمرہ کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت و بزرگی	504
باب:2	جس نے حج کرنے سے قبل عمرہ کر لیا	505
باب:3	نبی ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے ہیں؟	505
باب:4	تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا	506
باب:5	حج کے بعد بغیر قربانی کے جانور کے عمرہ کرنا	507
باب:6	عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے	507
باب:7	عمرہ کرنے والا احرام کس وقت کھولے؟	507
باب:8	جب کوئی شخص حج یا عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو وہ کیا کہے؟	508
باب:9	حاجیوں کا استقبال کرنا مسنون ہے اور تین آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا (جائز ہے)	508
باب:10	سہ پہر کے بعد گھر واپس آنے کا بیان	509
باب:11	جس شخص نے مدینہ پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کر دیا	509
باب:12	سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے	509

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حج و عمرہ سے روکے جانا

باب:1 جب عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے تو کیا کرے؟ 510

باب:2 حج سے روکے جانے کا بیان 510

باب:3 جب حج و عمرہ سے روک دیا جائے تو پہلے قربانی کرے پھر سر منڈوائے 511

باب:4 اللہ تعالیٰ نے "صدقہ" کرنے کا جو حکم دیا ہے اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے 511

باب:5 فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا چاہیے 512

شکار کی جزا کا بیان

باب:1 اگر بغیر احرام کے آدمی شکار کرے اور احرام والے کو ہدیتاً دے تو احرام والے کے لیے اس کا کھانا جائز ہے 512

باب:2 احرام والے شخص کو چاہیے کہ وہ شکار کرنے میں کسی غیر احرام والے شخص کی اعانت نہ کرے 514

باب:3 احرام والے کو چاہیے کہ شکار کی طرف اشارہ نہ کرے، اس مقصد سے کہ غیر احرام والا اس کو شکار کرے 514

باب:4 جب کوئی شخص احرام والے شخص کو زندہ گورخر ہدیتاً دے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے 514

باب:5 ایک شخص احرام میں کن کن جانوروں کو مار سکتا ہے 515

باب:6 مکہ میں جنگ جائز نہیں 516

باب:7 احرام والے شخص کو پچھنے لگوانا جائز ہے 516

باب:8 احرام والے شخص کا نکاح کرنا 516

باب:9 احرام والے شخص کا غسل کرنا (درست ہے) 517

باب:10 حرم کے اندر اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا 517

باب:11 میت کی طرف سے حج اور نذر کا ادا کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا 517

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:12	بچوں کا حج کرنا (بھی درست ہے)	518
باب:13	عورتوں کا حج کرنا	518
باب:14	جو شخص کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانے	519

فضائل مدینہ کے بیان میں

باب:1	مدینہ کے حرم کا بیان	520
باب:2	مدینہ کی فضیلت و عظمت اور یہ کہ وہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے	521
باب:3	مدینہ کا ایک نام طابہ (یعنی پاک مقام) ہے	522
باب:4	جو شخص مدینے سے نفرت کرے اس کا کیا حال ہوگا؟	522
باب:5	قرب قیامت میں ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا	523
باب:6	اس شخص کا گناہ جو اہل مدینہ سے فریب کرے	523
باب:7	مدینہ کے ٹیلوں کا بیان	524
باب:8	دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا	526
باب:9	مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے	526

روزے کے بیان میں

باب:1	روزے کی فضیلت و عظمت کا بیان	529
باب:2	روزہ داروں کے لیے (جنت کا دروازہ) "ریان" ہے	529
باب:3	رمضان یا ماہ رمضان کیا کہا جائے اور اس شخص کی دلیل جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے	531
باب:4	جس نے روزے میں جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑا	531
باب:5	کیا جب کسی روزہ دار کو گالی دی جائے تو وہ یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں	532
باب:6	مجرد شخص اگر زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے	532

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:7	نبی ﷺ کا فرمان "جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو رکھنا موقوف کر دو	533
باب:8	عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے	533
باب:9	نبی ﷺ کا فرمانا: "ہم لوگ نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب جانتے ہیں۔"	534
باب:10	رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہیں رکھنا چاہیے	534
باب:11	اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "تمہارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے تم اپنی بیویوں کے لباس ہو اور وہ تمہارا لباس ہیں....."	534
باب:12	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمہیں شب کی سیاہ دھاری سے سپیدۂ سحر کی دھاری نمایاں نظر آئے" (البقرہ:۱۸۷)	536
باب:13	سحری کھانے میں اور نماز فجر میں کتنا وقت ہونا چاہیے؟	536
باب:14	سحری کھانے میں برکت ہونا ثابت ہے مگر وہ واجب نہیں ہے	537
باب:15	جب دن میں روزے کی نیت کی جائے تو؟	537
باب:16	روزہ دار کا صبح کو جنابت کی حالت میں اٹھنا	537
باب:17	روزہ دار کا (اپنی عورت سے) ملنا	538
باب:18	روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا	538
باب:19	جب کوئی شخص رمضان میں جماع کر لے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پھر اس کو صدقہ ملے تو اسے چاہیے کہ (اسی صدقہ سے) کفارہ دے	538
باب:20	روزہ دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا (کیسا ہے)	539
باب:21	سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا (دونوں جائز ہیں؟)	540
باب:22	جب رمضان میں کچھ دنوں کے روزے رکھنے کے بعد سفر کرے	540
باب:23	نبی ﷺ کا اس شخص کے لیے جس پر سایہ کیا گیا تھا یہ فرمانا: "(اس طرح) سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔"	541
باب:24	صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حالت سفر میں روزہ رکھنے، نہ رکھنے غرض کسی بات پر تنقید یا ملامت نہ کرتے تھے	542
باب:25	جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو.....؟	542

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:26	روزہ دار کو کس وقت افطار کرنا چاہیئے؟	542
باب:27	افطار میں جلدی کرنا افضل ہے	543
باب:28	جب کوئی شخص رمضان میں افطار کرلے اسکے بعد آفتاب ظاہر ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیئے؟	543
باب:29	بچوں کا روزہ رکھنا	544
باب:30	سحری تک کچھ نہ کھانا پینا	544
باب:31	جو شخص مسلسل (بلا سحری وافطاری) زیادہ روزے رکھے اسے تنبیہ کرنا	544
باب:32	اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لیے قسم دلائے تو.....؟	545
باب:33	شعبان میں روزے رکھنے کا بیان	546
باب:34	نبی ﷺ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا ذکر	547
باب:35	روزہ رکھنے میں اپنے جسم کے حق کی بھی رعایت کرنا چاہیے	548
باب:36	روزہ رکھنے میں بیوی کے حق کی بھی رعایت کرنا چاہیے	548
باب:37	جب کوئی روزہ دار کسی سے ملنے گیا اور وہاں روزہ نہ توڑا	548
باب:38	اخیر مہینہ میں روزہ رکھنا (مسنون ہے)	549
باب:39	جمعہ کے دن کا روزہ	550
باب:40	کیا روزے کے لیے چند دنوں کی تخصیص کرنا جائز ہے؟	550
باب:41	ایام تشریق میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟	550
باب:42	عاشورہ کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے؟	551

نماز تراویح کے بیان میں

باب:1	اس شخص کی فضیلت جس نے رمضان کا قیام کیا	552

شب قدر کا بیان

باب:1	لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنا	553

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:2 لیلۃ القدر کا آخری دس طاق راتوں میں ڈھونڈنا۔ اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے 554

باب:3 رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنا 555

اعتکاف کے بیان میں

باب:1 (رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا (مسنون ہے) اور اعتکاف سب مسجدوں میں ہو سکتا ہے 555

باب:2 معتکف بغیر ضرورت اپنے گھر نہ جائے 556

باب:3 (صرف) رات میں اعتکاف کرنا 556

باب:4 مسجد میں خیمے (نصب کرنا درست ہے) 556

باب:5 کیا (یہ جائز ہے کہ) معتکف اپنی ضروریات کے (پورا کرنے کے) لیے مسجد کے دروازے تک نکل آئے 557

باب:6 رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرنا (بھی منقول ہے) 558

خرید و فروخت کے بیان میں

باب:1 اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الجمعہ میں) یہ فرمانا کہ "پھر جب نماز (جمعہ) مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور....." 558

باب:2 حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ شبہ کی چیزیں ہیں 559

باب:3 شبہات (یعنی ملتی جلتی چیزوں) کی تفسیر 560

باب:4 بعض لوگوں نے وسوسوں کو شبہات میں شمار نہیں کیا اس کا بیان 561

باب:5 جس نے کچھ پروانہ کی جہاں سے چاہا مال کما لیا 561

باب:6 کپڑے وغیرہ کی تجارت کرنا کیسا ہے؟ 561

باب:7 تجارت کے لیے سفر کرنا کیسا ہے؟ 562

باب:8 جس نے رزق میں وسعت کی خواہش کی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:9	نبی ﷺ کا ادھار خریدنا ثابت ہے	563
باب:10	آدمی کا خود کمانا اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا	563
باب:11	خرید و فروخت میں نرمی اور آسانی کرنا بہتر ہے	564
باب:12	جس نے مالدار کو قرض ادا کرنے کے لیے مہلت دی	564
باب:13	جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان کر دیں	564
باب:14	کھجوروں کی مختلف قسموں کا ایک ہی جگہ ملا کر بیچنا کیسا ہے؟	565
باب:15	سود کھلانے والے کا گناہ	565
باب:16	اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ "اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا اور سود کو ختم کرتا ہے"	565
باب:17	لوہار کے پیشے کا ذکر	566
باب:18	درزی کے پیشہ کا بیان	566
باب:19	جانوروں اور گدھوں وغیرہ کی خریداری درست ہے	567
باب:20	بیمار یا خارشی اونٹوں کو خریدنا درست ہے	567
باب:21	پچھنے لگانے والے کے پیشے کا بیان	569
باب:22	ان کپڑوں کی تجارت جن کا پہننا مرد اور عورت کے لیے ناجائز ہے	569
باب:23	اگر کوئی شخص کوئی چیز خرید کر فروخت کرنے والے سے جدا ہونے سے پہلے ہی کسی اور کو بطور تحفہ دے دے	570
باب:24	مکر و فریب کا خرید و فروخت میں مکروہ ہونا	571
باب:25	بازاروں کی نسبت کیا کہا گیا ہے؟	571
باب:26	بازار میں شور کرنے کی کراہت ثابت ہے	572
باب:27	ناپ تول کرنا بیچنے والے اور دینے والے پر ہے	573
باب:28	اناج کا ناپ لینا مستحب ہے	574
باب:29	نبی ﷺ کے صاع اور مد کی برکت کا بیان	575
باب:30	غلہ فروخت اور ذخیرہ کرنے کے بارے میں کیا بیان کیا جاتا ہے؟	575
باب:31	اپنے مسلمان بھائی کی بیع پر بیع نہیں کرنا چاہیے اور نہ اپنے بھائی کی قیمت پر قیمت لگانا چاہیے یہاں تک کہ وہ بھائی اسے اجازت دے دے یا اس بیع کو چھوڑ دے	575

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:32 نیلام کی بیع (کا بیان) 576

باب:33 دھوکے کی بیع اور بیع حبل الحبلہ (حاملہ اونٹنی کے حمل کی بیع کا بیان) 577

باب:34 اونٹنی، گائے، بکری یا اور کسی جانور کے تھنوں میں دودھ جمع رکھ کر اسکو فروخت کرنا 577

باب:35 زناکار غلام کی بیع (جائز ہے یا نہیں؟) 578

باب:36 کیا (اگر) کوئی شہری کسی بیرونی کے لیے بیع کرے (تو جائز ہے) اور کیا وہ اس کی مدد کرے اور اس کی خیر خواہی کرے تو درست ہے؟ 578

باب:37 پہلے سے آگے جا کر غلہ لانے والے قافلے کو ملنے کی ممانعت 578

باب:38 انگور کا انگور کے عوض میں اور اناج کا اناج کے عوض میں فروخت کرنا کیسا ہے؟ 579

باب:39 "جو" کا "جو" کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ 579

باب:40 سونے کا سونے کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ 579

باب:41 چاندی کو چاندی کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ 580

باب:42 دینار، دینار کے عوض ادھار فروخت کرنا کیسا ہے؟ 580

باب:43 چاندی کا سونے کے بدلے ادھار فروخت کرنا؟ 581

باب:44 بیع مزابنہ کا بیان 581

باب:45 ان پھلوں کا جو درختوں پر لگے ہوں سونے یا چاندی یعنی نقد کے عوض فروخت کرنا کیسا ہے؟ 582

باب:46 پھلوں میں پکنے کی صلاحیت پیدا ہونے سے پہلے فروخت کرنا 583

باب:47 جب کوئی شخص پھلوں کو ان کی صلاحیت ظاہر ہو جانے سے پہلے فروخت کر دے پھر اس پھل پر کوئی آفت آجائے تو اس کا ذمہ دار فروخت کرنے والا ہوگا 583

باب:48 اگر کوئی شخص کچھ کھجوریں ایسی کھجوروں کے عوض میں جو ان سے اچھی ہوں فروخت کرنا چاہے 584

باب:49 بیع مخاضرہ (کچے پن کی حالت میں فصل کو فروخت کرنے) کا بیان 584

باب:50 بعض لوگوں نے ہر شہر کے معاملات بیوع اور اجارات اور پیمانے اور وزن میں وہاں کے لوگوں کے عرف اور ان کے طریقہ کا نیز ان کی نیتوں کا ان کے مروجہ دستوروں کے موافق اعتبار کیا ہے 585

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:51 ایک ساجھی اپنا حصہ دوسرے ساجھی کے ہاتھ فروخت کر سکتا ہے 585

باب:52 حربی کافر سے غلام خرید لینا یا کافر کا لونڈی یا غلام کا ہبہ کر دینا یا آزاد کر دینا (درست ہے) 586

باب:53 سور کو قتل کرنا 586

باب:54 ان چیزوں کی تصویروں کو فروخت کرنا جن میں جان نہیں ہے اور اس میں کیا بات مکروہ ہے؟ 588

باب:55 اس شخص کے گناہ کا بیان جو آزاد آدمی کو فروخت کر دے 589

باب:56 مردہ جانور اور بتوں کی خرید و فروخت کیسی ہے؟ 590

باب:57 کتے کی قیمت (وصول کرنا کیسا ہے؟) 590

بیع سلم کے بیان میں

باب:1 ایک معین پیمانہ میں سلم کرنا کیسا ہے؟ 591

باب:2 اس شخص سے سلم کرنا جس کے پاس اصل مال نہ ہو 591

شفعہ کے بیان میں

باب:1 بیع ہونے سے قبل شفعہ کو شفعہ کا حق رکھنے والے پر پیش کرنا 592

باب:2 کون سا پڑوسی شفعہ کا زیادہ حق دار ہے؟ 593

اجرتوں کے بیان میں

باب:1 مرد صالح کو مزدوری پر لگانا (جائز ہے) 594

باب:2 چند قیراط کی مزدوری پر بکریاں چرانا 594

باب:3 عصر کے وقت سے رات تک کے لیے کسی کو مزدوری پر لگانا 595

باب:4 ایک مزدور اپنی مزدوری کا پیسہ چھوڑ کر چل دے اور جس نے مزدور لگایا تھا وہ اس پیسے میں محنت کر کے اس کو بڑھائے تو کیا حکم ہے؟ 596

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:5 جھاڑ پھونک کرنے پر جو اجرت دی جائے 598
باب:6 نر جانور کا مادہ جانور سے ملاپ کرانے کی اجرت یا کرایہ لینا 600

حوالہ کے مسائل کے بیان میں

باب:1 جب کسی مالدار پر حوالہ کیا جائے تو اس مالدار کو (حوالہ قبول کر لینے کے بعد) واپس کر دینے کا حق نہیں ہے 600 601
باب:2 جب کوئی شخص کسی میت کے ذمہ قرض کو دوسرے (زندہ) کے حوالے کر دے تو جائز ہے

کفالت کے مسائل کا بیان

باب:1 اللہ تعالیٰ کا فرمان "جن سے تم نے قسم کھا کر قول و اقرار کیا ان کا حصہ ان کو دے دو۔" 602
باب:2 جو شخص کسی میت کے قرض کی ضمانت دے تو اب اس کو یہ اختیار نہیں ہے کہ اپنی بات سے پھر جائے 602

وکالت کے بیان میں

باب:1 ایک شریک کا دوسرے شریک کے لیے تقسیم وغیرہ میں وکیل ہو جانا 603
باب:2 جب چرواہا یا وکیل کسی بکری کو دیکھے کہ مر رہی ہے یا دیگر کسی چیز کو دیکھے کہ وہ خراب ہو رہی ہے تو کیا جائز ہے کہ بکری کو ذبح کر دے اور جس چیز کے خراب ہو جانے کا خوف ہے اس کو درست کر دے؟ 603
باب:3 قرض کے ادا کرنے میں وکیل کرنا جائز ہے 604
باب:4 اگر کسی وکیل کو یا کسی قوم کے حق شفعہ رکھنے والے کو کوئی چیز دے دے تو جائز ہے 604
باب:5 جب کسی شخص کو وکیل کرے اور وکیل کسی بات کو چھوڑ دے اور موکل اسکو منظور کرے تو یہ جائز ہے 606

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:6 اگر وکیل کسی خراب چیز کو اس کی خرابی بتائے بغیر فروخت کر دے تو اس کی بیع مقبول نہ ہوگی 608
باب:7 حدود میں کسی کو وکیل کرنا درست ہے 609

کاشتکاری کا بیان

باب:1 کاشت (کھیتی باڑی) کرنے اور درخت لگانے کی فضیلت کا بیان 610
باب:2 زرعی آلات میں بہت زیادہ مشغول رہنے اور جائز حدود سے تجاوز کرنے کا برا انجام 610
باب:3 کھیتی (کی حفاظت) کے لیے کتے کا رکھنا (کیسا ہے؟) 611
باب:4 بیل کو کاشت کے کام میں لانا (کیسا ہے؟) 611
باب:5 جب کوئی شخص (کسی سے) کہے کہ کھجور (وغیرہ) کے درختوں کی خدمت تو اپنے ذمہ لے لے (اور پھل میں تو میرا شریک رہے گا، تو کیا درست ہے؟) 612
باب:6 آدھی (یا کم وزیادہ) پیداوار پر بٹائی کرنا 613
باب:7 نبی ﷺ کے صحابہ کے اوقاف اور خراجی زمینوں اور ان کی مزارعت اور ان کے معاملے کا بیان 613
باب:8 جو شخص کسی غیر آباد (بنجر) زمین کو آباد کرے 614
باب:9 نبی ﷺ کے اصحاب ایک دوسرے کو کھیتی اور پھلوں میں شریک کر لیا کرتے تھے 615

مساقات کا بیان

باب:1 پانی کی تقسیم کے بیان میں 617
باب:2 بعض لوگوں نے کہا ہے کہ سیراب ہونے تک پانی کا مالک پانی کا زیادہ حق دار ہے 618
باب:3 کنویں کے بارے میں جھگڑا کرنا اور اس کا فیصلہ کرنا 619
باب:4 اس شخص کا گناہ جس نے مسافر کو پانی (پینے سے) روکا 619
باب:5 پانی پلانے کی فضیلت کا بیان 620

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:6 حوض اور مشک کا مالک اس کے پانی کا زیادہ حقدار ہے (جو باقی رہ جائے وہ دوسروں کو دے) 621

باب:7 سرکاری چراگاہ تو صرف اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے لیے ہے 622

باب:8 نہروں سے انسانوں اور چوپایوں کا پانی پینا (درست ہے) 622

باب:9 لکڑیاں اور گھاس فروخت کرنا (درست ہے) 623

باب:10 جاگیر الاٹ کرنا 624

باب:11 جس شخص کے باغ میں گزرگاہ یا نخلستان میں چشمہ ہو تو اس کا کیا حکم ہے؟ 625

قرض لینا اور قرض ادا کرنا، تصرف سے روکنا اور دیوالیہ قرار دینا

باب:1 جو شخص لوگوں کا مال قرض لے اور وہ اس کے ادا کرنے یا ضائع کر دینے کا ارادہ رکھتا ہو (تو اس کا کیا حکم ہے؟) 625

باب:2 قرضوں کا ادا کرنا (ایک ضروری امر ہے) 626

باب:3 ادائے حق عمدہ طور پر کرنا (بہتر ہے) 627

باب:4 جو شخص مقروض مر جائے اس پر نماز پڑھنا 627

باب:5 مال کے ضائع کرنے کی ممانعت 628

جھگڑوں کا بیان

باب:1 مقروض کو ایک مقام سے دوسرے مقام میں لے جانے اور مسلمان اور یہودی کے جھگڑے کی بابت کیا منقول ہے؟ 628

باب:2 جھگڑنے والوں میں سے ایک کا دوسرے کے بارے میں گفتگو کرنا (کیسا ہے؟) 630

گری پڑی چیزوں کے بیان میں

باب:1 جب گری پڑی چیز کا مالک اسکی پہچان بتا دے تو (اسے چاہیے کہ) اسکو دے دے 631

باب:2 اگر کوئی کھجور راستہ میں پڑی ہوئی پائے (تو اس کو اٹھائے یا نہیں؟) 631

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

لوگوں پر ظلم کرنے اور مال غصب کرنے کے بیان میں

باب:1 مظالم کے قصاص کا بیان 632

باب:2 اللہ تعالیٰ کا (سورۂ ھود میں یہ) فرمانا: "..... سن لو ظالموں پر اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔" 632

باب:3 ایک مسلمان دوسرے مسلمان پر ظلم کرے اور نہ اس کو رسوا کرے 633

باب:4 تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم 633

باب:5 ظلم قیامت کے دن تاریکیوں کا سبب بنے گا 634

باب:6 جس شخص نے کسی پر ظلم کیا ہو اور مظلوم اس کو معاف کر دے تو کیا (یہ ضروری ہے کہ) ظالم اپنے ظلم کو بیان کرے؟ 634

باب:7 اس شخص کا گناہ جو (کسی شخص کی کچھ) زمین زبردستی لے لے 635

باب:8 کوئی شخص کسی دوسرے کو کسی بات کی اجازت دے دے تو جائز ہے 635

باب:9 اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں یہ) فرمانا "وہ بہت سخت جھگڑالو ہے۔" 635

باب:10 اس کا گناہ جو کسی جھوٹی بات میں دیدہ و دانستہ کسی سے جھگڑا کرے 636

باب:11 اگر مظلوم ظالم کا مال پالے تو وہ اپنے مال کے موافق اس میں سے لے سکتا ہے 636

باب:12 کوئی پڑوسی کسی پڑوسی کو اس بات سے نہ روکے کہ وہ اپنی دیوار میں کھونٹیاں گاڑے 637

باب:13 گھروں کے صحن کا بیان اور ان میں بیٹھنا اور راستوں میں بیٹھنا (کیسا ہے؟) 637

باب:14 جب لوگ عام راستے میں جو بڑی وسیع سڑک ہو، اختلاف کریں 638

باب:15 مثلہ کرنا اور کسی چیز کا لوٹ لینا (درست نہیں) 638

باب:16 جو شخص اپنے مال کی حفاظت میں قتل کر دیا جائے 638

باب:17 جب کوئی شخص کسی کا پیالہ یا کوئی اور چیز توڑ دے (تو کیا حکم ہے؟) 638

شراکت کا بیان

باب:1 کھانے، زاد راہ میں اور اسباب میں شراکت کا بیان 639

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:2 بکریوں کی تقسیم (کس طرح کی جائے؟) 640

باب:3 کسی عادل آدمی کی تجویز سے شرکاء کے درمیان مشترکہ چیزوں کی قیمت لگانا درست ہے 641

باب:4 کیا یہ جائز ہے کہ تقسیم میں قرعہ ڈالا جائے؟ 642

باب:5 غلہ وغیرہ میں شراکت کا بیان 642

رہن کا بیان

باب:1 رہن (رکھے ہوئے) جانور پر سواری کرنا اور اس کا دودھ پینا (درست ہے) 643

باب:2 راہن (جس کا مال ہو) اور مرتہن (جس کے پاس رہن رکھا گیا ہو) باہم اختلاف کریں 644

غلاموں کو آزاد کرنے کا بیان

باب:1 غلام آزاد کرنے کی فضیلت کا بیان 644

باب:2 کس قسم کے غلاموں کو آزاد کرنا افضل ہے؟ 645

باب:3 اگر کوئی شخص اس غلام یا لونڈی کو آزاد کر دے جو دو یا زیادہ آدمیوں کے درمیان مشترک ہو 645

باب:4 آزاد کرنے اور طلاق دینے اور اسی کے مانند (دوسرے معاملات) میں غلطی اور بھول ہو جانے کا بیان 646

باب:5 جب کوئی شخص اپنے غلام کو آزاد کرنے کی نیت سے یوں کہے کہ "وہ اللہ کے لیے ہے" تو وہ آزاد ہو جائے گا اور آزاد کرنے میں گواہ بنانا (ضروری ہے؟) 646

باب:6 مشرک غلام کا آزاد کرنا 647

باب:7 جو شخص کسی عربی غلام کا مالک ہو جائے 647

باب:8 غلام پر دست درازی کرنے کی کراہت 648

باب:9 جب کسی شخص کے پاس اس کا خادم کھانا لائے 648

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:10 اگر اپنے غلام کو مارے تو منہ (پر مارنے) سے پرہیز کرے 649
باب:11 مکاتب میں کونسی شرطیں کرنا درست ہیں؟ 649

ہبہ کے بیان میں

باب:1 ہبہ (تحفے تحائف دینے لینے) کی فضیلت کا بیان 650
باب:2 شکاری کا تحفہ قبول کرنا (درست ہے) 651
باب:3 تحفہ قبول کرنا مسنون ہے 652
باب:4 اگر کوئی شخص اپنے دوست کو ہدیہ دے اور اس کی بعض بیویوں کو نظر انداز کر کے بعض بیویوں (کی باری) کا انتظار کرے (تو کیسا ہے؟) 653
باب:5 کس قسم کے ہدیے واپس نہ کیے جائیں؟ 655
باب:6 ہبہ (تحفے) کا بدلہ دینا مسنون ہے 655
باب:7 ہبہ میں گواہ کرنا درست ہے 655
باب:8 مرد کا اپنی بیوی کو تحفہ دینا اور بیوی کا اپنے شوہر کو۔ 656
باب:9 عورت کا اپنے شوہر کی موجودگی میں خاوند کے سوا کسی اور کو کوئی چیز ہبہ کرنا اور لونڈی کا آزاد کرنا جائز ہے 657
باب:10 غلام پر اور اسباب پر کس طرح قبضہ کیا جائے؟ 658
باب:11 اس چیز کا تحفہ دینا جس کا پہننا مکروہ ہو 658
باب:12 مشرکوں سے ہدیہ کا قبول کرنا درست ہے 659
باب:13 مشرکوں کو تحفہ دینا درست ہے 660
باب:14 عمریٰ اور رقبیٰ کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟ 661
باب:15 شادی میں دلہن کو پہنانے کے لیے کوئی چیز مانگنا 661
باب:16 دودھ کا جانور (یا اور کوئی چیز) مانگنے پر دینے کی فضیلت 661

گواہی کے بیان میں

باب:1 اگر ظلم کی بات پر گواہ بنانا چاہیں تو نہ بنے 663

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:2 جھوٹی گواہی کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟ 663

باب:3 اندھے شخص کی گواہی اور اس کا حکم دینا اور اس کا نکاح کرنا اور نکاح کرا دینا اور خرید و فروخت کرنا اور اس کی اذان وغیرہ کا اور ان چیزوں کا جو آواز سے معلوم ہو سکتی ہیں قبول کرنا 664

باب:4 عورتیں، عورتوں کا تزکیہ کر سکتی ہیں (یعنی ان کی پاکیزگی بیان کرنا) 664

باب:5 جب ایک مرد دوسرے مرد کو اچھا کہے تو یہ کافی ہے 674

باب:6 لڑکوں کا بالغ ہونا اور بعد بلوغ کے ان کی گواہی (کا معتبر ہونا) 674

باب:7 جب چند آدمی ہوں اور ہر ایک قسم کھانے میں جلدی کرے 675

باب:8 قسم کس طرح لی جائے؟ 675

صلح کا بیان

باب:1 جو شخص لوگوں کے درمیان صلح کرا دے وہ جھوٹا نہیں ہے 675

باب:2 امام کا اپنے ساتھیوں سے یہ کہنا کہ ہمیں لے چلو ہم صلح کرا دیں 676

باب:3 (صلح نامہ) کیوں کر لکھا جائے (کیا اس طرح لکھے) کہ "یہ وہ صلح نامہ ہے جس میں فلاں بن فلاں نے صلح کی" اور خاندان اور نسب نامہ لکھنا ضروری نہیں۔" 676

باب:4 نبی ﷺ کا سیدنا حسن بن علی رضی اللہ عنہ کی نسبت فرمانا کہ یہ میرا بیٹا سید ہے 678

باب:5 کیا (درست ہے کہ) امام صلح کے لیے اشارہ کر دے؟ 678

شروط کے بیان میں

باب:1 عقد نکاح کے وقت مہر میں شرطیں کرنا 679

باب:2 وہ شرطیں جو حدود میں جائز نہیں 679

باب:3 مزارعت میں (اپنے شریک سے) شرط کرنا 681

باب:4 جہاد میں اور حربی کافروں کے ساتھ صلح کرنے میں شرطیں طے کرنا اور لوگوں کے ساتھ شرائط کا قول اور کتابت (دونوں) کے ساتھ کرنا (کیسا ہے؟) 682

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باب:5 اقرار میں شرط لگانا اور استثناء کرنا جائز ہے 694

وصیتوں کا بیان

باب:1 وصیتوں کے بیان میں 695
باب:2 مرتے وقت صدقہ دینا درست ہے یا نہیں؟ 696
باب:3 کیا عزیزوں میں عورتیں اور بچے بھی شامل ہوں گے؟ 696
باب:4 کفیل یتیم کے مال میں سے کس حد تک تصرف کر سکتا ہے اور کیا اس میں سے کچھ کھا بھی سکتا ہے؟ 697
باب:5 اللہ عزوجل کا (سورۂ نساء میں) فرمانا "جو لوگ ظلم کر کے یتیموں کا مال کھاتے ہیں، وہ اپنے پیٹوں میں آگ بھرتے ہیں اور عنقریب وہ دوزخ میں جائیں گے۔" 698
باب:6 وقف کے منتظم کا خرچہ (کس مد سے دیا جائے؟) 698
باب:7 اگر کوئی شخص کوئی زمین یا کنواں وقف کرے اور اپنے لیے یہ شرط کر لے کہ مثل دوسرے مسلمانوں کے وہ بھی اس سے فائدہ اٹھائے گا، تو یہ درست ہے 699
باب:8 اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں یہ) فرمانا: "اے مسلمانو! جب تم میں سے کسی کو موت آئے تو وصیت کے وقت تم (مسلمانوں) میں سے یا تمہارے غیروں میں سے دو معتبر شخص گواہ ہونے چاہئیں..... اور اللہ تعالیٰ فاسق قوم کو ہدایت نہیں دیتا۔" کا بیان 699

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

پیش لفظ

امام بخاری رحمہ اللہ جہاں حفاظ محدثین کے امام ہیں، وہیں مجتہدین و فقہاء کے سرخیل بھی ہیں۔ انھوں نے اپنی کتاب "**الجامع الصحیح**" میں حفاظتِ حدیث اور اجتہاد کو بڑے حسین انداز میں مجتمع کیا ہے، اس اعتبار سے صحیح بخاری ہر دور کے لیے ایک رہنما کتاب ہے اور بلند نام علماء نے ہمیشہ اسے عملاً یہ مقام دیا ہے۔

علم وحی کا قرآن و حدیث دونوں پر اطلاق ہوتا ہے۔ اللہ نے ان دونوں سرچشموں کی حفاظت کا اہتمام فرمایا ہے، جیسے قرآن محفوظ ہے ویسے ہی سنت بھی مامون ہے۔ حفاظت قرآن کے لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے مقربین کو منتخب کیا ہے تو تحفظ حدیث کے لیے بھی اہلِ تقویٰ محدثین کا انتخاب فرمایا ہے۔ ان سعید بخت اور شہیر علماء میں امام بخاری نمایاں ترین ہیں کہ جنہوں نے بخاری میں حفاظت حدیث کا کڑا معیار اور قیامت تک کے لیے روز مرہ مسائل کے حل کے لیے قرآن و حدیث کا کردار واضح کیا ہے۔

صحیح بخاری جہاں صحیح احادیث کا بیش قیمت مجموعہ ہے وہیں یہ فقہ الحدیث کی ایک نادر کتاب بھی ہے، جس میں الگ الگ ابواب قائم کر کے معاشرتی مسائل کا احاطہ کیا گیا ہے۔ قرآن و حدیث سے رہنمائی پیش کی گئی ہے، ایک حدیث کئی ابواب میں لا کر اس سے متعدد مسائل حل کیے ہیں اور یوں یہ رجحان پیدا کرنے کی بلیغ سعی کی ہے کہ مسلمان ہر مسئلہ کے لیے عقلِ محض کا نہیں کتاب و سنت کا پابند ہے۔

اجتہاد کے باب میں امت مسلمہ نے ایسی شدید ٹھوکر کھائی ہے کہ جس کے ناقابل تلافی نقصان کا خمیازہ وہ آج بھی بھگت رہی ہے، ایک طبقہ نے اجتہاد کا دروازہ بند کر دیا اور تقلید کو واجب گردانا، دوسرے نے تقلیدی زنجیروں کو توڑا اور در اجتہاد کو اس قدر کشادہ کر دیا کہ وہ منہج سلف سے ہٹ کر الحاد کی دلدل تک جا پہنچا مگر تکلفاً قرآن و حدیث کا لاحقہ ساتھ لگائے رکھا، یوں تقلید و اجتہاد جسدِ امت کو دیمک کی طرح چاٹ رہے تھے، تو امام بخاری نے اپنی صحیح میں اس افراط و تفریط کا کامل ازالہ فرمایا اور واضح کیا کہ ہر دور کے لیے صرف قرآن و حدیث ہی مسائل کا حل ہے کہ خاتم النبیین نے اپنے بعد کسی شخصیت کو نہیں کتاب و سنت کو مسائل

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کے حل کا مدار قرار دیا تھا، سو امام بخاری نے اپنی صحیح کے ذریعے تقلید و الحاد سے امت کا رخ راہ اعتدال کی طرف موڑ دیا۔

جب سے امت وحی الٰہی کے چشمۂ صافی سے کٹی ہے، وہ منتشر ہوئی اور تفرقوں میں بٹی ہے۔ علما امت کا فرض ہے کہ وہ امت کی اس آب شریں کی طرف رہنمائی کریں، شریعت کے جاری سرچشموں سے پانی پئیں اور الگ الگ گھاٹ نہ بنائیں۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے صحت حدیث اور اخذ مسائل سے اجتہاد کا منہج اپنی کتاب میں صحت کے اعلیٰ معیار کے ساتھ پیش کیا ہے کہ مشکوک چیز پر بالیقین عمل نہیں ہو سکتا اور یقین و ایمان ثقاہت سے حاصل ہوتا ہے اگر صحت کے اس امر کو ملحوظ رکھا جائے تو امت مستحکم ہو گی اور اجتہاد الحاد کی فضا بھی بہت جلد ختم ہو جائے گی۔ (ان شاء اللہ)

دار الاندلس کی طرف سے اشاعت مختصر صحیح بخاری (مترجم) کی یہ پہلی کاوش ہے۔ ابو عبداللہ آصف بھائی کا ترجمہ رواں اور شستہ ہے۔ کتاب کا معیار طباعت عمدہ اور نرخ انتہائی مناسب رکھے گئے ہیں تاکہ استفادہ عام ہو سکے۔ بڑی دیر سے خواہش تھی کہ کتب احادیث، خصوصاً کتب ستہ مع ترجمہ بہترین اشاعت کے ساتھ منظر عام پر لائی جائیں۔ مدیر دار الاندلس سیف اللہ خالد بھائی کو اللہ جزائے خیر سے نوازے کہ انھوں نے بڑی محنت اور لگن سے کام کا آغاز کر دیا ہے۔ گو صحیح بخاری، صحیح مسلم اور دیگر کتب احادیث پر شروحات اور مختصرات کے اعتبار سے کافی کام پہلے ہی ہو چکا ہے لیکن پھر بھی ہم سمجھتے ہیں کہ موجودہ حالات میں عامۃ الناس کو حدیث رسول ﷺ کی طرف مائل کرنے کے لیے متعدد زاویوں سے مزید کام ہونا چاہیے۔ اللہ بھائیوں کو توفیق بخشے گا اور علماء کی ایک مجلس یہ کام سرانجام دے گی۔ (ان شاء اللہ)

پروفیسر

حافظ محمد سعید حفظہ اللہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عرض ناشر

مختصر صحیح بخاری امام زین الدین احمد بن عبد اللطیف رحمہ اللہ کی تالیف ہے جس کا نام انھوں نے "التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح" رکھا ہے۔ دراصل یہ کتاب امام المحدثین محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ کی صحیح بخاری کی مرفوع احادیث کا جامع اختصار ہے۔ صحیح بخاری کو امت میں کتاب اللہ کے بعد ممتاز مقام اور قبول عام حاصل ہے۔

"**دارالاندلس**" کی ذمہ داری سنبھالنے کے فوراً بعد میرے دل میں یہ خواہش پیدا ہوئی کہ ادارہ کی جانب سے مختصر صحیح بخاری کا سلیس، رواں اور شستہ ترجمہ، ایک جلد میں نہایت مناسب ہدیہ پر احباب کی خدمت میں پیش کرنا چاہیے۔ اس خواہش کا تذکرہ جب امیر محترم کی موجودگی میں جماعت کے بزرگ علماء سے ہوا تو سب نے اس کام کی ضرورت اور اہمیت پر اتفاق فرمایا۔

ہمارے ایک دوست ابو عبداللہ آصف بھائی، جو کہ شہید کے بھائی بھی ہیں۔ پہلے ہی اس عظیم منصوبہ پر کام کر چکے تھے۔ ان سے رابطہ کر کے میں نے اپنی خواہش کا اظہار کیا تو جذبہ دینی سے سرشار بھائی نے ایثار اور قربانی کی نادر مثال پیش کرتے ہوئے کتاب کا پیسٹ شدہ مکمل مسودہ میرے حوالے کر دیا۔ جزاہم اللہ خیرا۔

مسودہ کے حصول کے بعد خوب سے خوب تر کی جستجو میں اس پر چھ ماہ مزید کام ہوا۔ جماعت کے معروف عالم اور محقق ابوالحسن مبشر احمد ربانی اور مولانا ابوذر زکریا حفظہما اللہ نے کتاب کے عربی متن اور ترجمہ کو نہایت دقت نظر سے حرفاً حرفاً پڑھا، مختصر صحیح بخاری اور صحیح بخاری کے مختلف متون کے ساتھ مسودہ کے متن کا تقابل کیا، ترجمہ میں جہاں جہاں کمزوری محسوس کی، اسے دور کیا اور بے شمار مقامات پر تصحیح فرمائی۔ بعد ازاں "**دارالاندلس**" کے رفیق، محترم مولانا محمود الحسن اسد نے بھی سخت جانفشانی اور عرق ریزی سے مسودے کا مطالعہ کیا۔ تہذیب و تسہیل کے علاوہ کمپوزنگ کی بعض فنی کوتاہیوں کو دور کیا۔ عبدالقدوس بھائی نے بھی کمپوزنگ اور کتاب کی خوبصورتی میں بھرپور محنت کی۔ امیر محترم کو جب آخری مسودہ پیش کیا گیا تو انھوں نے اس پر نہایت مسرت اور اطمینان کا اظہار کیا۔ اللہ تعالیٰ اس کاوش میں شریک جمیع معاونین کو جزائے خیر عطا فرمائے اور اسے ان کے لیے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

توشۂ آخرت بنائے۔ آمین!

اب یہ عظیم الشان کتاب تیار ہو کر آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ حقیقت میں اس کتاب کی اشاعت سے میری زندگی کے ایک دیرینہ خواب کی تعبیر ہوئی ہے، اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آخر میں قارئین کی خدمت میں گزارش ہے کہ گو کتاب کی تصحیح کے لیے ہر ممکن کوشش عمل میں لائی گئی ہے مگر اس کے باوجود یہ ایک انسانی کاوش ہے جس میں خطا کا احتمال بہر حال موجود رہتا ہے سو کسی بھی کوتاہی کی صورت میں ادارہ کو آگاہ فرما کر عند اللہ ماجور ہوں۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ امت مسلمہ کو اس عظیم علمی ورثہ سے بھرپور فائدہ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور ہم سب کے لیے ذریعہ نجات بنائے۔ آمین۔

محمد سیف اللہ خالد

مدیر "دار الاندلس"

۳۔ جمادی الاخری ۱۴۲۵ھ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مقدمہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ وَالْعَاقِبَةُ لِلْمُتَّقِيْنَ وَالصَّلَاةُ وَالسَّلَامُ عَلٰى أَفْضَلِ الْمُرْسَلِيْنَ وَ خَاتَمِ النَّبِيِّيْنَ سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَ عَلٰى آلِهِ الطَّيِّبِيْنَ وَ صَحَابَتِهِ الْأَكْرَمِيْنَ وَ مَنْ تَبِعَهُمْ بِإِحْسَانٍ إِلٰى يَوْمِ الدِّيْنِ ..... أَمَّا بَعْدُ !

اللہ تعالیٰ نے ہر دور میں انبیاء و رسل علیہم السلام کے ذریعے اپنا پیغام اپنی مخلوق تک پہنچایا۔ رسول کا لفظی معنی قاصد ہے اور یہ بات واضح ہے کہ کسی بھی معاملہ میں قاصد اسے بنایا جاتا ہے کہ جس پر مکمل اعتماد و بھروسا ہو، جس کے بارے میں یہ یقین ہو کہ اس نے صرف ہمارا پیغام ہی دینا ہے، اس میں اپنی طرف سے کسی ایک لفظ کی بھی ملاوٹ نہیں کرنی۔

اللہ تعالیٰ نے اپنی مخلوق تک پیغام رسانی کے لیے جن مبارک ہستیوں پر اعتماد کرتے ہوئے ان کا انتخاب کیا انہیں انبیاء و رسل کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے۔

ان مبارک ہستیوں میں سے کسی نے بھی اپنی قوم کے سامنے خود ساختہ دین پیش نہیں کیا بلکہ صرف اور صرف اللہ کا حکم قوم کے سامنے رکھا کیونکہ ارشاد باری تعالیٰ ہے: ﴿إِنِ الْحُكْمُ إِلَّا لِلّٰهِ﴾ (سورۃ انعام) یعنی "حکم تو صرف اللہ ہی کا ہے۔"

معلوم ہوا کہ دین اسلام کسی شخص کے جذبات کا نام نہیں بلکہ اللہ کا فیصلہ ہی اسلام ہے۔ انسانیت کو صرف یہی حکم دیا گیا ہے:

﴿ اِتَّبِعُوْا مَا أُنْزِلَ إِلَيْكُمْ مِنْ رَّبِّكُمْ وَ لَا تَتَّبِعُوْا مِنْ دُوْنِهٖ أَوْلِيَاءَ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ﴾ [سورۃ اعراف]

"پیروی کرو اس چیز کی جو تمہاری طرف تمہارے رب کی طرف سے نازل ہوئی اور نہ پیروی کرو اس کے سوا دوسرے رفیقوں کی، تم بہت کم دھیان کرتے ہو۔"

قابل غور بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے صرف قرآن کریم کی اتباع و پیروی کا حکم نہیں دیا بلکہ "مَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اُنْزِلَ" کی اتباع کا حکم ہے اور ہر صاحب علم جانتا ہے کہ مطلقاً "ما" اپنے عموم پر دلالت کرتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ (مَا اُنْزِلَ) میں صرف قرآن کریم ہی نہیں بلکہ کچھ اور بھی ہے کہ جس کی تعلیم و تربیت کیلئے محمد رسول اللہ ﷺ کو مبعوث کیا گیا اور اس چیز کی وضاحت اللہ تعالیٰ نے خود فرما دی ہے:

﴿ لَقَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ اِذْ بَعَثَ فِيْهِمْ رَسُوْلًا مِّنْ اَنْفُسِهِمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَ يُزَكِّيْهِمْ وَ يُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَ اِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ﴾ [سورہ آل عمران]

"تحقیق اللہ تعالیٰ نے مومنوں پر احسان کیا جب ان میں بھیجا رسول انھیں میں سے، جو پڑھتا ہے ان پر اللہ کی آیات اور پاک کرتا ہے ان کو اور سکھاتا ہے ان کو کتاب اور حکمت اور تحقیق تھے وہ پہلے اس سے کھلی گمراہی میں۔"

معلوم ہوا کہ جن چیزوں کی تعلیم دینے کے لیے رسول اللہ ﷺ کو بھیجا گیا ہے ان میں "قرآن کریم اور حکمت" یہ دونوں چیزیں شامل ہیں۔

حکمت قرآن مقدس کے مجملات کی تفسیر و توضیح کا نام ہے جسے دوسرے مقام پر لفظ "بَیَانٌ" سے تعبیر کیا گیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَ قُرْاٰنَهٗ ○ فَاِذَا قَرَاْنٰهُ ○ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ﴾ [سورۃ القیامۃ]

"بے شک ہمارے ذمہ ہے اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا پس جب ہم اس کو پڑھ دیں تو آپ اس پڑھنے کی اتباع کریں پھر بے شک ہمارے ذمہ اس کا بیان بھی ہے۔"

ان آیات میں قرآن اور بیان دونوں کو اللہ تعالیٰ نے اپنی طرف منسوب کیا ہے، جس سے بات واضح ہو گئی ہے کہ یہ دونوں (مَا اُنْزِلَ) میں داخل ہیں۔

ایک اور مقام پر اللہ تعالیٰ نے رسول اللہ ﷺ کو اس کی تبیین و توضیح کا حکم دیا ہے اور صاف ظاہر ہے کہ اللہ تعالیٰ کسی غیر شرعی چیز کا حکم ہرگز نہیں دے گا تو پھر ماننا پڑے گا کہ جس چیز کا اللہ تعالیٰ نے حکم دیا ہے وہ اسلام میں داخل ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿ وَ مَا اَنْزَلْنَا اِلَيْكَ الْكِتٰبَ اِلَّا لِتُبَيِّنَ لَهُمُ ﴾ [سورۃ النحل]

"ہم نے آپ پر کتاب کو صرف اسی لیے نازل کیا ہے کہ آپ لوگوں کے لیے اس کی "تبیین و تفسیر" کر دیں۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ایک دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

﴿ إِنَّا أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ لِتَحْكُمَ بَيْنَ النَّاسِ بِمَا أَرَاكَ اللَّهُ ﴾

[سورة النساء]

"ہم نے آپ کی طرف حق کے ساتھ کتاب کو نازل کیا تاکہ آپ لوگوں کے درمیان فیصلہ کریں اس کے ساتھ کہ جو اللہ تعالیٰ نے آپ کو سمجھایا۔

اس آیت سے صراحتاً معلوم ہو گیا کہ رسول اللہ ﷺ کے فیصلے قرآنی احکام کے تحت ہوا کرتے تھے اور یہ ایک خاص فہم و بصیرت تھی جو اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو عطا کی تھی جسے قرآن کریم میں کہیں حکمت اور کہیں بیان کہا گیا ہے اور اس حکمت و بیان کو دوسرے لفظوں میں سنت اور حدیث کہا گیا ہے۔ اور یہ سب مترادف الفاظ ہیں جو کہ وحی الٰہی میں شامل ہیں۔

حدیث رسول اللہ ﷺ کے وحی ہونے کے بہت سے دلائل ہیں۔ ان میں سے صرف دو دلیلوں پر اکتفا کروں گا جس سے یہ واضح ہو جائے گا کہ مفہوم و مطالب کے اعتبار سے حدیث رسول اللہ ﷺ بھی وحی میں شامل ہے۔

۱۔ جب رسول اللہ ﷺ نے یہودیوں کے قبیلہ بنو نضیر کی بستی کا محاصرہ کیا تو جو اس کے اطراف میں نخلستان واقع تھے ان میں سے کئی ایک درخت کاٹ دیے تاکہ محاصرہ با آسانی ہو سکے اور یہود کو رسوا کیا جا سکے اور جو درخت حائل نہیں تھے ان کو کھڑا رہنے دیا۔ مسلمانوں کے اس عمل پر جو رسول اللہ ﷺ کے حکم پر تھا مدینہ کے منافقین اور یہودیوں نے شور مچایا کہ محمد ﷺ تو فساد سے منع کرتے ہیں اور خود ان درختوں کو کاٹ کر فساد فی الارض کھڑا کر دیا ہے۔ تو اس شور پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی:

﴿ مَا قَطَعْتُمْ مِنْ لِينَةٍ أَوْ تَرَكْتُمُوهَا قَائِمَةً عَلَى أُصُولِهَا فَبِإِذْنِ اللَّهِ وَ لِيُخْزِيَ الْفَاسِقِينَ﴾ (الحشر)

"تم لوگوں نے کھجوروں کے جو درخت کاٹے یا جن کو اپنی جڑوں پر کھڑا رہنے دیا، یہ سب اللہ ہی کے حکم سے تھا اور (اللہ نے یہ حکم اس لئے دیا) تاکہ فاسقوں کو ذلیل کرے۔"

درختوں کے کاٹنے کا حکم تو رسول اللہ ﷺ نے دیا تھا، یہ آیت تو درختوں کے کاٹ دیے جانے کے بعد نازل ہوئی اور اس میں فرمایا کہ میرے حکم سے درخت کاٹے گئے اور چھوڑے گئے تو اس سے معلوم ہوا کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم اور فرمان وحی الٰہی ہے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

۲۔ صحیح مسلم میں ایک طویل حدیث ہے جس کا خلاصہ یہ ہے کہ ایک دن ایک یہودی نے رسول اللہ ﷺ سے کئی ایک سوالات کئے اور اس کا کہنا یہ تھا کہ میرے ان سوالوں کا جواب نبی کے علاوہ کوئی اور نہیں دے سکتا یا شاید ایک دو آدمی جانتے ہوں۔ بہر حال وہ سوال کرتا رہا اور رسول اللہ ﷺ اسے جواب دیتے رہے آخر میں اس نے اقرار کیا اور کہا:

((لَقَدْ صَدَقْتَ وَ إِنَّكَ لَنَبِيٌّ))

"آپ ﷺ نے سچ فرمایا اور آپ واقعی نبی ہیں۔"

اس کے چلے جانے کے بعد رسول اللہ ﷺ نے صحابہ کرام سے فرمایا:

((لَقَدْ سَأَلَنِيْ هٰذَا عَنِ الَّذِيْ سَأَلَنِيْ عَنْهُ وَ مَا لِيْ عِلْمٌ بِشَيْءٍ مِنْهُ حَتّٰى أَتَانِيَ اللّٰهُ بِهِ))

"اس نے جو باتیں مجھ سے پوچھیں وہ مجھے معلوم نہیں تھیں حتی کہ اللہ تعالی نے مجھے بتادیں۔"

معلوم ہوا کہ آپ ﷺ نے جتنے جواب دیے وہ سب اللہ تعالی نے آپ ﷺ کو بتائے اور اللہ تعالی کے بتائے ہوئے یہ جواب قرآن کریم میں نہیں بلکہ حدیث رسول میں ہیں۔ لہٰذا ماننا پڑے گا کہ قرآن و حدیث دونوں وحی ہیں اور دونوں کا مجموعہ اسلام ہے، دین اسلام میں جس طرح قرآن کریم حجت ہے اسی طرح حدیث رسول ﷺ بھی شرعی دلیل کی حیثیت رکھتی ہے۔

یہی وجہ ہے کہ سلف صالحین ایک ایک حدیث کی خاطر ایک ایک ماہ کا سفر طے کرتے تھے، ایک مختصر سی حدیث کی خاطر ملک شام سے مدینہ کا رخ کیا جاتا۔

مگر افسوس کہ تقلید کے پھندے نے انسانیت کو گھٹنوں کے بل گرا دیا، تقلید نے ایک ایسا جمود پیدا کر دیا ہے کہ جس کے نتیجے میں انسان نے بجائے تحقیق کرنے کے محض فقہی اقوال و آرا اور قیاسات کو کافی سمجھ لیا۔ تقلید جس کے متعلق عبداللہ بن المعتمر کا قول بڑا مشہور ہے، وہ فرماتے ہیں:

" لَا فَرْقَ بَيْنَ بَهِيْمَةٍ تُقَادُ وَ إِنْسَانٍ يُقَلِّدُ " [اعلام الموقعین، جامع بیان العلم]

"جو جانور باندھ کر کھینچا جاتا ہے اس کے اور تقلید کرنے والے انسان کے درمیان کوئی فرق نہیں۔"

کیونکہ جس جانور کو گلے میں رسی ڈال کر کھینچا جائے اسے کچھ معلوم نہیں کہ مجھے کہاں لے جایا جا رہا ہے، آیا گھاس کھلانے کے لیے یا ذبح کرنے کے لیے۔ جس طرح بندھا ہوا جانور پوچھ نہیں سکتا بالکل اسی طرح مقلد بھی پوچھنے کا حق نہیں رکھتا بلکہ دلیل معلوم کئے بغیر اس نے پیچھے چلنا ہوتا ہے۔ اسی لیے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اسے بھی کچھ معلوم نہیں کہ وہ حق کی طرف جا رہا ہے یا باطل کی طرف۔ حالانکہ اس تقلید کا حکم تو ائمہ کرام میں سے بھی کسی نے نہیں دیا بلکہ واضح ممانعت موجود ہے۔

تقلید کی مذمت کے بارے میں حنفی مذہب کے قابل فخر عالم علامہ جار اللہ زمخشری رحمہ اللہ کا قول ہے:

" اِنْ كَانَ لِلضَّلَالِ اُمٌّ فَالتَّقْلِيْدُ اُمُّهٗ " [اطواق الذهب]

"اگر کوئی گمراہی کی بھی ماں ہے تو پھر وہ تقلید ہی ہے۔"

بہرحال اللہ تعالیٰ غریق رحمت فرمائے محدثین کرام کو، جنہوں نے بڑی محنت و کاوش کے ذریعے ذخیرۂ احادیث جمع کیا، صحیح و ضعیف کا فرق واضح کیا، ناسخ و منسوخ کی پہچان بتائی، ظاہری تناقض و تعارض و تصادم کی تطبیق پیش کی۔ ابواب و تراجم کے ذریعے مسائل کی فہم نہایت سہل کر دی۔ ایک ایک مسئلہ قرآن و حدیث کے نصوص سے واضح کر دیا۔ کیونکہ اگر دیکھا جائے تو دین اسلام کے ہر مسئلے کا حل قرآن و حدیث میں موجود ہے یہ اور بات ہے کہ علم و فہم و استدلال کے قصور کی وجہ سے کسی کو معلوم نہ ہو سکے۔ مگر یہ عقیدہ ہونا چاہیے کہ:

﴿ فَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِیْمٌ ﴾ [سورۂ یوسف]

"اور ہر ایک عالم سے بڑھ کر دوسرا عالم ہے۔"

معلوم ہوا کہ اہل علم بھی استعداد و فہم و تفقہ میں درجات رکھتے ہیں۔ کوئی تھوڑی سمجھ رکھتا ہے تو کوئی زیادہ فہم و فراست کا مالک نظر آتا ہے۔ اس لیے بجائے تقلید شخصی کے وسعت قلبی سے کام لیتے ہوئے تمام اہل علم کی علمی صلاحیتوں کی قدر کرنی چاہیے۔ اگر کوئی اہل علم نص قرآنی یا نص حدیث سے مسئلہ کی وضاحت کرے تو اسے لینا اور عملی شکل دینا ایک مسلمان کی اولین ذمہ داری ہے اور اس کے تصادم میں پیش آمد قول و رائے اور قیاس کو چھوڑ دینا عین اسلامی روش ہے۔ کیونکہ رائے و قیاس "خطاء و صواب" کا مجموعہ ہے۔ جبکہ قرآن و حدیث معصوم عن الخطا ہے۔ ثانیاً رائے و قیاس کا تعلق محض عقل سے ہے۔ جس میں "احتمال خطا" موجود ہے اور قرآن و حدیث کا تعلق "نص" سے ہے جو کہ "یقین پر مبنی" ہے۔ اب مشکوک چیز کو یقین پر کیسے مقدم سمجھا جائے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

((اَلْعِلْمُ ثَلَاثَةٌ كِتَابُ اللّٰهِ النَّاطِقُ وَ سُنَّةٌ مَاضِيَةٌ وَ لَا اَدْرِیْ))

[اعلام الموقعین]

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

"علم تین چیزوں کا نام ہے۔ قرآن وحدیث اور "لَاأَدْرِیْ" (میں نہیں جانتا) کہنا۔"
یعنی اگر قرآن وحدیث میں کوئی مسئلہ نہ مل سکے تو جواب میں "لَاأَدْرِیْ" (میں نہیں جانتا) کہہ دینا چاہیے۔

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کے اس قول سے بھی معلوم ہوا کہ قیاس علم شرعی کی قسم نہیں ہے۔ علم شرعی قرآن وحدیث کا نام ہے جس کا حصول ہر مسلمان پر لازم ہے۔

کچھ صحیح بخاری اور امام بخاری کے متعلق

(احادیث نبویہ کا) یہ علمی ذخیرہ جن کتب میں موجود ہے ان میں سے ایک "صحیح بخاری" ہے جس کے مصنف امام المحدثین محمد بن اسماعیل البخاری رحمہ اللہ ہیں۔

یہ وہ عظیم کتاب ہے کہ جسے "اصح الکتب بعد کتاب اللہ" کا درجہ واعزاز باجماع امت حاصل ہے۔ اس کی صحت معتبر و یقینی ہے۔ "صحیح بخاری" کی احادیث دوسری کتب کی احادیث کے لیے درجۂ معیار رکھتی ہیں۔

"صحیح بخاری" کے متعلق شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ فرماتے ہیں:

" اوّل ماصنف اهل الحديث فى علم الحديث جعلوه مدونا فى اربعة فنون فى السنة اعنى السنة الذى يقال له الفقه مثل مؤطا مالك و جامع سفيان و فن التفسير مثل كتاب ابن جريج وفن السير مثل السير مثل كتاب محمد بن اسحاق و فن الزهد والرقاق مثل كتاب ابن المبارك فاراد البخارى رحمه الله ان يجمع الفنون الاربعة فى كتاب و يجرده لما حكم له العلماء بالصحة قبل البخارى و فى زمانه و يجرده للحديث المرفوع المسند و ما فيه من الاثار وغيرها انما جاء به تبعا لا بالاصالة ولهذا سمى كتابه بالجامع الصحيح المسند و اراد ايضاً ان يفرغ جهده فى الاستنباط من حديث رسول الله صلى الله عليه وسلم ويستنبط من كل حديث مسائل كثيرة جدا و هذا امر لم يسبق اليه غيرها" (شرح تراجم ابواب صحیح بخاری)۔

"علماء اہل حدیث نے سب سے پہلے علم حدیث کو چار فنون کی صورت میں تقسیم کیا اور پھر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مدون کیا۔ ان فنون اربعہ میں سے ایک فن "سنۃ" یعنی فقہی مسائل کا ہے۔ اس کی مثال مؤطا امام مالک اور جامع سفیان ثوری ہے۔ دوسرا فن "تفسیر" ہے جیسا کہ ابن جریج کی کتاب۔ تیسرا فن "سیر و غزوات" ہے جیسا کہ ابن اسحٰق کی کتاب۔ چوتھا فن "زھد و رقاق" ہے جیسا کہ عبداللہ بن مبارک کی کتاب۔ پس امام بخاری رحمہ اللہ نے ان چاروں فنون کو جمع کرنے کا ارادہ کیا اور اس کے لیے ایسی روایات جمع کیں جن کی صحت کا فیصلہ علمائے عصر اور علمائے قبل زمانہ کر چکے ہوں اور یہ ارادہ کیا کہ خالص مرفوع اور مسند روایتیں جمع کریں اور صحابہ وغیرہم کے جتنے آثار جمع کیے وہ سب بالتبع ہیں بالاصالۃ نہیں۔ اور اسی لئے اپنی کتاب کا نام "الجامع الصحیح المسند" رکھا۔ اور یہ بھی امام بخاری نے چاہا کہ اپنی کوشش کو احادیث نبویہ سے مسائل کے استنباط کرنے میں صرف کریں۔ چنانچہ ایک ایک حدیث سے کئی ایک مسائل نکالے ہیں۔ یہ ایک ایسا کام ہے جو آپ سے پہلے کسی نے نہیں کیا"۔

یہ ایک بہت بڑا اعزاز ہے کہ صحیح بخاری کی احادیث پر تمام علماء حدیث نے صحت کا حکم لگایا ہے خواہ یہ علماء امام بخاری رحمہ اللہ کے دور کے ہوں یا پہلے گزر چکے ہوں ان سب نے بالاتفاق ان احادیث کو صحیح کہا ہے اس اعتبار سے یہ کتاب اسم بامسمی ہے۔

علامہ عینی حنفی صحیح بخاری کی شرح "عمدۃ القاری" میں لکھتے ہیں:

"اتفق علماء الشرق و الغرب علی انه لیس بعد کتاب الله تعالی اصح من صحیحی البخاری و مسلم۔"

"مشرق و مغرب کے علما اس بات پر متفق ہیں کہ قرآن کریم کے بعد بخاری و مسلم سے زیادہ کوئی صحیح کتاب نہیں ہے۔"

شاہ ولی اللہ محدث دہلوی رحمہ اللہ نے حجۃ اللہ البالغہ میں بخاری و مسلم کی عظمت میں کمی و توہین کرنے والے کو بدعتی کہا ہے۔

امام بخاری رحمہ اللہ نے اس کتاب کی تبویب مسجد نبوی کے اس حصے میں بیٹھ کر کی ہے جسے رسول اللہ ﷺ نے "روضة من ریاض الجنة" (جنت کے باغیچوں میں سے ایک باغیچہ) کہا ہے اور ہر حدیث کے لکھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھی، استخارہ کیا اور پھر یقین صحت کے بعد حدیث کو لکھا۔ اور یہ بات مسلم ہے کہ استخارہ بذات خود ایک کامیابی کی علامت ہے۔ حافظ ابن حجر عسقلانی رحمہ اللہ فتح الباری کے مقدمہ میں امام بخاری رحمہ اللہ کا قول نقل کرتے ہیں:

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

"لم اخرج فی هذا الکتاب الا صحیحا۔"

"میں نے اس کتاب میں صرف صحیح احادیث کی تخریج کی ہے۔"

اور ساتھ ہی امام بخاری رحمہ اللہ نے احادیث سے مسائل کا استنباط بھی کیا ہے۔ یہ امام بخاری رحمہ اللہ کا تفقہ ہے، جس کا محدثین نے اعتراف کیا ہے۔ چنانچہ محمد بن بشار بندار آپ کو "سید الفقہاء" کہتے ہیں۔

ابو مصعب رحمہ اللہ تو آپ کو امام احمد بن حنبل رحمہ اللہ سے بھی "افقہ وابصر" کہتے ہیں۔

نعیم بن حماد اور یعقوب بن ابراہیم الدورقی نے آپ کو "فقیہ الامہ" کہا ہے۔

امام اسحاق بن راھویہ فرماتے ہیں کہ اگر امام بخاری رحمہ اللہ حسن بصری رحمہ اللہ کے دور میں ہوتے تو بھی لوگ انہی کی معرفت بالحدیث اور تفقہ کے محتاج ہوتے۔ (تہذیب التہذیب)۔

اللہ تعالیٰ نے آپ (رحمہ اللہ) کو علم حدیث میں "تبحر" عطا کیا تھا۔ آپ (رحمہ اللہ) حدیث، فقہ، لغت اور ورع میں امامت کا درجہ رکھتے تھے۔

آپ (رحمہ اللہ) نے جس دور میں صحیح بخاری کی تصنیف شروع کی، اس وقت اسلام کے خلاف کئی ایک فتنے سر اٹھا چکے تھے۔ فتنہ انکار حدیث۔ جہمیہ۔ معطلہ۔ قدریہ وغیرہم کے فتنوں نے اسلامی لبادہ اوڑھا ہوا تھا۔ امام بخاری رحمہ اللہ نے۔ ﴿ادفع بالتی هی احسن﴾۔ (جواب میں وہ کہو جو اس سے بہتر ہو) کا مصداق بنتے ہوئے ان تمام فتنوں کا نصوص شرعیہ کے ذریعے رد کیا اور اس احسن قول کا یہ نتیجہ نکلا کہ یہ فتنے بھی مغلوب ہو گئے اور صحیح بخاری کی قدر و منزلت بھی دشمن کے ہاں مسلّم رہی۔ اور قیامت تک اس کتاب کو یہ شرف حاصل رہے گا۔ ان شاء اللہ۔

بقول ابن الصلاح صحیح بخاری میں تمام مسند احادیث مکررات سمیت ۷۲۷۵ ہیں اور مکررات کے علاوہ ۱۳۰۰ احادیث ہیں۔

صحیح بخاری میں موجود ہر روایت کی حیثیت اس موتی کی ہے جو دین اسلام کے ہار کی زینت ہے، اور دین اسلام کے کسی بھی نقطہ کو فاضل اور زائد نہیں سمجھا جا سکتا۔ ان دینی ذخائر کی محتاجی قیامت تک رہے گی۔ ہاں البتہ دور حاضر میں لوگوں کا رجحان چونکہ مادیت کی طرف بڑھتا جا رہا ہے اس لئے ان لوگوں کے عقائد اور اعمال کی اصلاح کے لیے لازمی سمجھا گیا کہ اس دینی ذخیرے کا خلاصہ ان کے سامنے پیش کیا جائے تاکہ کم وقت میں نصوص شرعیہ کی تلخیص کو سمجھ کر عقائد و اعمال باطلہ سے اجتناب اور عمل بالکتاب والسنہ کر سکیں

اس جذبے کو سامنے رکھتے ہوئے الشیخ زین الدین احمد بن عبد اللطیف الزبیدی رحمہ اللہ نے بڑی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

محنت وکاوش سے صحیح بخاری کے مختلف ابواب سے احادیث کو جمع کیا ہے اور ترتیب ایسی رکھی ہے کہ جس سے باقی (بقیہ احادیث) کے علم سے بھی محرومی نہ رہے۔ اس کتاب کا نام "التجرید الصریح لاحادیث الجامع الصحیح" رکھا ہے۔ اس کتاب کا ترجمہ ہمارے دوست نوجوان ساتھی ابو عبداللہ آصف بھائی نے مختلف تراجم سے اخذ کر کے ترتیب دیا ہے اور تصحیح چھوٹے بھائی فضیلۃ الشیخ ضیاء الحق بھٹی حفظہ اللہ استاذ الجامعہ الستاریہ کراچی نے فرمائی ہے۔ کئی ایک مہربان دوستوں کی اعانتیں، نیک مشورے اور دعائیں اس کتاب کی تکمیل میں شامل ہیں۔ میری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان جملہ ساتھیوں کی مساعی اور دینی جہود کو ان کے اور ان کے والدین واساتذہ کے لیے صدقہ جاریہ بنادے اور اس دینی مخلصانہ محنت سے ہر خاص وعام کو مستفید ہونے کی توفیق بخشے۔ آمین۔

فضیلۃ الشیخ
محمد ابراہیم بھٹی حفظہ اللہ
مدیر تعلیم المعہد السلفی
گلستان جوہر کراچی، پاکستان

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ بَدْءِ الْوَحْيِ

رسول اللہ ﷺ پر (نزولِ) وحی کا آغاز

بَابٌ : كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الْوَحْيِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

رسول اللہ ﷺ کی طرف وحی کی ابتدا کس طرح ہوئی (یعنی اس کا ظہور کیونکر ہوا)

(۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ « إِنَّمَا الأَعْمَالُ بِالنِّيَّاتِ وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى دُنْيَا يُصِيبُهَا أَوْ إِلَى امْرَأَةٍ يَنْكِحُهَا فَهِجْرَتُهُ إِلَى مَا هَاجَرَ إِلَيْهِ »

خلیفۂ راشد سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اکرم ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "تمام اعمال کا دار و مدار نیت پر ہے اور عمل کا نتیجہ ہر انسان کو اس کی نیت کے مطابق ہی ملے گا۔ پس جس کی ہجرت (ترک وطن) دولت دنیا حاصل کرنے کے لیے ہو یا کسی عورت سے شادی کی غرض سے ہو، پس اس کی ہجرت انہی چیزوں کے لیے (شمار) ہوگی جن کو حاصل کرنے کے لیے اس نے ہجرت کی ہے۔"

(۲) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ الْحَارِثَ بْنَ هِشَامٍ سَأَلَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ كَيْفَ يَأْتِيكَ الْوَحْيُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « أَحْيَانًا يَأْتِينِي مِثْلَ صَلْصَلَةِ الْجَرَسِ وَهُوَ أَشَدُّهُ عَلَيَّ فَيُفْصَمُ عَنِّي وَقَدْ وَعَيْتُ عَنْهُ مَا قَالَ وَأَحْيَانًا يَتَمَثَّلُ لِيَ الْمَلَكُ رَجُلاً فَيُكَلِّمُنِي فَأَعِي مَا يَقُولُ » قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا وَلَقَدْ رَأَيْتُهُ يَنْزِلُ عَلَيْهِ الْوَحْيُ فِي الْيَوْمِ الشَّدِيدِ الْبَرْدِ فَيُفْصِمُ عَنْهُ وَإِنَّ جَبِينَهُ لَيَتَفَصَّدُ عَرَقًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے) کہ حارث بن ہشام نے رسول اللہ ﷺ سے دریافت کیا یارسول اللہ! آپ پر وحی کس طرح آتی ہے؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کبھی تو میرے پاس گھنٹی کی آواز کی طرح کی آواز آتی ہے اور (نزول وحی کی تمام حالتوں میں) یہ (حالت) مجھ پر زیادہ دشوار ہے۔ پھر (یہ حالت) مجھ سے دور (موقوف) ہو جاتی ہے اس حال میں کہ (فرشتے نے)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جو کچھ کہا اس کو اخذ کر چکا ہوتا ہوں اور کبھی فرشتہ میرے سامنے آدمی کی صورت میں آتا ہے اور مجھ سے کلام کرتا ہے تو جو کچھ وہ کہتا ہے اس کو میں حفظ کر لیتا ہوں۔" ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بے شک میں نے سخت سردی والے دن آپ ﷺ پر وحی اترتے ہوئے دیکھی اور سلسلہ منقطع ہونے پر (یہ دیکھا کہ اس وقت) آپ ﷺ کی (مقدس) پیشانی سے پسینہ بہنے لگتا تھا۔

(۳) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ أَوَّلُ مَا بُدِئَ بِهِ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مِنَ الْوَحْيِ الرُّؤْيَا الصَّالِحَةُ فِي النَّوْمِ فَكَانَ لَا يَرَى رُؤْيَا إِلَّا جَاءَتْ مِثْلَ فَلَقِ الصُّبْحِ ثُمَّ حُبِّبَ إِلَيْهِ الْخَلَاءُ وَكَانَ يَخْلُو بِغَارِ حِرَاءٍ فَيَتَحَنَّثُ فِيهِ ـ وَهُوَ التَّعَبُّدُ ـ اللَّيَالِيَ ذَوَاتِ الْعَدَدِ قَبْلَ أَنْ يَنْزِعَ إِلَى أَهْلِهِ وَ يَتَزَوَّدُ لِذَلِكَ ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى خَدِيجَةَ فَيَتَزَوَّدُ لِمِثْلِهَا حَتَّى جَاءَهُ الْحَقُّ وَهُوَ فِي غَارِ حِرَاءٍ فَجَاءَهُ الْمَلَكُ فَقَالَ اقْرَأْ قَالَ مَا أَنَا بِقَارِئٍ قَالَ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ قُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّانِيَةَ حَتَّى بَلَغَ مِنِّي الْجَهْدَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ اقْرَأْ فَقُلْتُ مَا أَنَا بِقَارِئٍ فَأَخَذَنِي فَغَطَّنِي الثَّالِثَةَ ثُمَّ أَرْسَلَنِي فَقَالَ ﴿ اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِي خَلَقَ ○ خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ○ اقْرَأْ وَرَبُّكَ الْأَكْرَمُ ﴾ فَرَجَعَ بِهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَرْجُفُ فُؤَادُهُ فَدَخَلَ عَلَى خَدِيجَةَ بِنْتِ خُوَيْلِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقَالَ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَزَمَّلُوهُ حَتَّى ذَهَبَ عَنْهُ الرَّوْعُ فَقَالَ لِخَدِيجَةَ وَأَخْبَرَهَا الْخَبَرَ لَقَدْ خَشِيتُ عَلَى نَفْسِي فَقَالَتْ خَدِيجَةُ كَلَّا وَاللّٰهِ مَا يُخْزِيكَ اللّٰهُ أَبَدًا إِنَّكَ لَتَصِلُ الرَّحِمَ وَتَحْمِلُ الْكَلَّ وَتَكْسِبُ الْمَعْدُومَ وَتَقْرِي الضَّيْفَ وَتُعِينُ عَلَى نَوَائِبِ الْحَقِّ فَانْطَلَقَتْ بِهِ خَدِيجَةُ حَتَّى أَتَتْ بِهِ وَرَقَةَ بْنَ نَوْفَلِ بْنِ أَسَدِ بْنِ عَبْدِالْعُزَّى ابْنَ عَمِّ خَدِيجَةَ وَكَانَ امْرَأً قَدْ تَنَصَّرَ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ يَكْتُبُ الْكِتَابَ الْعِبْرَانِيَّ فَيَكْتُبُ مِنَ الْإِنْجِيلِ بِالْعِبْرَانِيَّةِ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَكْتُبَ وَكَانَ شَيْخًا كَبِيرًا قَدْ عَمِيَ فَقَالَتْ لَهُ خَدِيجَةُ يَا ابْنَ عَمِّ اسْمَعْ مِنَ ابْنِ أَخِيكَ فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ يَا ابْنَ أَخِي مَاذَا تَرَى فَأَخْبَرَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَبَرَ مَا رَأَى فَقَالَ لَهُ وَرَقَةُ هَذَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

النَّامُوسُ الَّذِي نَزَّلَ اللّٰهُ عَلَى مُوسَى يَالَيْتَنِي فِيهَا جَذَعٌ لَيْتَنِي أَكُونُ حَيًّا إِذْ يُخْرِجُكَ قَوْمُكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَوَ مُخْرِجِيَّ هُمْ؟ قَالَ نَعَمْ لَمْ يَأْتِ رَجُلٌ قَطُّ بِمِثْلِ مَا جِئْتَ بِهِ إِلَّا عُودِيَ وَإِنْ يُدْرِكْنِي يَوْمُكَ أَنْصُرْكَ نَصْرًا مُؤَزَّرًا ثُمَّ لَمْ يَنْشَبْ وَرَقَةُ أَنْ تُوُفِّيَ وَفَتَرَ الْوَحْيُ ۞

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا سب سے پہلی وحی جو رسول اللہ ﷺ پر شروع ہوئی، وہ اچھے خواب تھے۔ پس جو خواب آپ ﷺ دیکھتے تھے وہ (صاف صاف) صبح کی روشنی کے مثل ظاہر ہو جاتا تھا۔ (پھر اللہ کی طرف سے) خلوت کی محبت آپ ﷺ کو دے دی گئی۔ چنانچہ آپ ﷺ غار حرا میں خلوت فرمایا کرتے تھے اور وہاں آپ کئی رات (لگاتار) عبادت کیا کرتے تھے، بغیر اس کے کہ اپنے گھر والوں کے پاس لوٹ کر آتے اور اسی قدر زاد راہ بھی لے جاتے، یہاں تک کہ آپ ﷺ کے پاس وحی آگئی اور آپ ﷺ غار حرا میں تھے یعنی فرشتہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے (آپ ﷺ سے) کہا کہ پڑھو! آپ ﷺ نے فرمایا: "میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔" آپ ﷺ فرماتے ہیں: "پھر فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور مجھے (زور سے) بھینچا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے! تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔" پھر فرشتے نے مجھے پکڑ لیا اور (زور سے) بھینچا یہاں تک کہ مجھے تکلیف ہوئی۔ پھر مجھے چھوڑ دیا اور کہا کہ پڑھیے۔ تو میں نے کہا کہ میں پڑھا ہوا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ فرشتے نے مجھے پھر پکڑ لیا اور سہ بارہ مجھے (زور سے) بھینچا پھر مجھ سے کہا کہ ﴿اِقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ الخ (العلق:۱۔۳) "اپنے پروردگار کے نام (کی برکت) سے پڑھو جس نے (ہر چیز کو) پیدا کیا۔ انسان کو جمے ہوئے خون سے پیدا کیا پڑھو اور (یقین کر لو کہ) تمہارا پروردگار بڑا بزرگ ہے"۔ پس رسول اللہ ﷺ کا دل اس واقعہ کے سبب سے (مارے خوف کے) کانپنے لگا اور آپ ﷺ ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا کے پاس تشریف لائے اور (وہاں موجود لوگوں سے) کہا کہ "مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو"۔ چنانچہ انھوں نے آپ ﷺ کو کمبل اڑھا دیا یہاں تک کہ (جب) آپ ﷺ کے دل سے خوف جاتا رہا تو آپ ﷺ نے خدیجہ رضی اللہ عنہا سے سب حال (جو غار میں گزرا تھا) بیان کر کے کہا کہ بلا شبہ مجھے اپنی جان کا خوف ہے۔ خدیجہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ ہرگز نہیں، اللہ کی قسم! اللہ آپ ﷺ کو کبھی رسوا نہیں کرے گا۔ یقیناً آپ صلہ رحمی کرتے ہیں، ناتواں کا بوجھ اٹھاتے ہیں، جو چیز لوگوں کے پاس نہیں وہ انھیں کما دیتے ہیں مہمان کی خاطر تواضع کرتے ہیں اور (اللہ کی راہ میں) مدد کرتے ہیں۔ پھر خدیجہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کو لے کر چلیں اور ورقہ بن

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نوفل بن اسد بن عبدالعزیٰ جو کہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کے، چچا کے بیٹے تھے، کے پاس آپ ﷺ کو لائیں اور ورقہ وہ شخص تھا جو زمانۂ جاہلیت میں نصرانی ہو گیا تھا اور عبرانی کتاب لکھا کرتا تھا۔ یعنی جس قدر اللہ کو منظور ہوتا تھا انجیل کو عبرانی میں لکھا کرتا تھا اور بڑا بوڑھا آدمی تھا کہ بینائی جاچکی تھی تو اس سے ام المومنین خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ اے میرے چچا کے بیٹے! اپنے بھتیجے (ﷺ) سے (ان کا حال) سنو! ورقہ بولے، اے میرے بھتیجے! تم کیا دیکھتے ہو؟ رسول اللہ ﷺ نے جو کچھ دیکھا تھا ان سے بیان کر دیا تو ورقہ نے آپ ﷺ سے کہا کہ یہ وہ فرشتہ ہے جسے اللہ تعالیٰ نے موسیٰ علیہ السلام پر نازل کیا تھا۔ اے کاش! میں اس وقت (جب آپ ﷺ نبی ہوں گے) جوان ہوتا۔ اے کاش میں (اس وقت تک) زندہ رہتا جب کہ آپ ﷺ کو آپ کی قوم (مکہ سے) نکالے گی۔ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر بہت تعجب سے) فرمایا: "کیا یہ لوگ مجھے نکالیں گے؟" ورقہ نے کہا ہاں جس شخص نے آپ ﷺ جیسی بات بیان کی اس سے (ہمیشہ) دشمنی کی گئی اور اگر مجھے آپ ﷺ (کی نبوت) کا دور مل گیا تو میں آپ ﷺ کی بہت ہی بھرپور طریقے سے مدد کروں گا۔ مگر چند ہی روز گزرے تھے کہ ورقہ کی وفات ہو گئی اور وحی (کی آمد عارضی طور پر چند روز کے لیے) رک گئی۔

(٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنْ فَتْرَةِ الْوَحْيِ فَقَالَ فِي حَدِيثِهِ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي إِذْ سَمِعْتُ صَوْتًا مِنَ السَّمَاءِ فَرَفَعْتُ بَصَرِي فَإِذَا الْمَلَكُ الَّذِي جَاءَنِي بِحِرَاءَ جَالِسٌ عَلَى كُرْسِيٍّ بَيْنَ السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ فَرُعِبْتُ مِنْهُ فَرَجَعْتُ فَقُلْتُ زَمِّلُونِي زَمِّلُونِي فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ يَا أَيُّهَا الْمُدَّثِّرُ ○ قُمْ فَأَنْذِرْ ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ﴾ فَحَمِيَ الْوَحْيُ وَتَتَابَعَ ۞

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے اور وہ وحی کے بند ہو جانے کا حال بیان کرتے ہیں اور (یہ بھی) کہتے ہیں کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ ایک دن) اس حال میں کہ میں چلا جا رہا تھا تو یکایک میں نے آسمان سے ایک آواز سنی، میں نے اپنی نظر اٹھائی تو (کیا دیکھتا ہوں کہ) وہی فرشتہ جو غار حرا میں میرے پاس آیا تھا، ایک کرسی پر زمین و آسمان کے درمیان میں معلق بیٹھا ہوا ہے، میں اس (کے دیکھنے) سے ڈر گیا۔ پھر لوٹ آیا تو میں نے (گھر میں آ کر) کہا مجھے کمبل اڑھا دو، مجھے کمبل اڑھا دو۔ پھر (اسی موقع پر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں:

"اے کپڑا اوڑھنے والے، اٹھ کھڑا ہو اور (لوگوں کو عذاب الٰہی سے) ڈرا اور اپنے پروردگار کی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بڑائی بیان کر اور اپنے کپڑوں کو پاک رکھا کر اور ناپاکی (یعنی بتوں کی پرستش) کو چھوڑ دے۔"
(المدثر: ۱۔۵)
پھر وحی (کی آمد خوب) سرگرم ہو گئی اور لگاتار آنے لگی۔

(۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي قَوْلِهِ تَعَالَى ﴿ لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ﴾ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَالِجُ مِنَ التَّنْزِيلِ شِدَّةً وَكَانَ مِمَّا يُحَرِّكُ شَفَتَيْهِ فَقَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَأَنَا أُحَرِّكُهُمَا كَمَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحَرِّكُهُمَا فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿لَا تُحَرِّكْ بِهِ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهِ إِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهُ وَقُرْآنَهُ ﴾ قَالَ جَمْعُهُ لَكَ فِي صَدْرِكَ وَتَقْرَأَهُ ﴿فَإِذَا قَرَأْنَاهُ فَاتَّبِعْ قُرْآنَهُ ﴾ قَالَ فَاسْتَمِعْ لَهُ وَأَنْصِتْ ﴿ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهُ ﴾ ثُمَّ إِنَّ عَلَيْنَا أَنْ تَقْرَأَهُ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ ذَلِكَ إِذَا أَتَاهُ جِبْرِيلُ اسْتَمَعَ فَإِذَا انْطَلَقَ جِبْرِيلُ قَرَأَهُ النَّبِيُّ ﷺ كَمَا قَرَأَهُ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اللہ تعالیٰ کے کلام لَا تُحَرِّكْ الخ (سورۃ القیامہ: ۱۶ کی تفسیر) میں منقول ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو (قرآن کے) نزول کے وقت سخت دقت کا سامنا کرنا پڑتا تھا اور ازاں جملہ یہ تھا کہ آپ ﷺ اپنے دونوں ہونٹ (جلد جلد) ہلاتے تھے (تاکہ وحی یاد ہو جائے) ابن عباس رضی اللہ عنہما نے (سعید راوی سے) کہا کہ میں اپنے ہونٹوں کو تمہارے (سمجھانے کے) لیے اسی طرح حرکت دیتا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ اپنے ہونٹوں کو حرکت دیتے تھے (الغرض رسول اللہ ﷺ کی یہ حالت دیکھ کر) اللہ تعالیٰ نے یہ آیات نازل فرمائیں: "اے محمد (ﷺ) (قرآن کو جلد یاد کرنے کے لیے) اس کے ساتھ تم اپنی زبان کو حرکت نہ دیا کرو تاکہ جلدی (اخذ) کر لو، یقیناً اس کا جمع کرنا اور پڑھا دینا ہمارے ذمہ ہے" (سورۃ القیامہ: ۱۶۔۱۷) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں (یعنی) قرآن کا تمہارے سینہ میں جمع (محفوظ) کر دینا اور اس کو تمہیں پڑھا دینا۔ پھر "جس وقت ہم اس کو پڑھ چکیں تو پھر تم اس کے پڑھنے کی پیروی کرو" (سورۃ القیامۃ: ۱۸)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (یعنی) اس کو توجہ سے سنو اور چپ رہو۔ پھر "یقیناً اس (کے مطلب) کا سمجھا دینا ہمارے ذمہ ہے" (سورۃ القیامۃ: ۱۹) (یعنی) پھر بے شک ہمارے ذمہ ہے یہ کہ انھیں یاد ہو جائے پھر اس کے بعد جب آپ ﷺ کے پاس جبرئیل علیہ السلام (کلام الٰہی لے کر) آتے تھے تو آپ ﷺ توجہ سے سنتے تھے۔ جب جبرئیل علیہ السلام چلے جاتے تو اس کو نبی ﷺ اسی طرح پڑھتے تھے جس طرح جبرئیل علیہ السلام نے اس کو (آپ ﷺ کے سامنے)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

پڑھا تھا۔

(٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدَ النَّاسِ وَكَانَ أَجْوَدُ مَا يَكُوْنُ فِي رَمَضَانَ حِيْنَ يَلْقَاهُ جِبْرِيلُ وَكَانَ يَلْقَاهُ فِي كُلِّ لَيْلَةٍ مِنْ رَمَضَانَ فَيُدَارِسُهُ الْقُرْآنَ فَلَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ أَجْوَدُ بِالْخَيْرِ مِنَ الرِّيحِ الْمُرْسَلَةِ ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تمام لوگوں سے زیادہ سخی تھے اور تمام اوقات سے زیادہ آپ ﷺ رمضان میں سخی ہو جاتے تھے (خصوصاً) جب آپ ﷺ سے جبریل علیہ السلام (آ کر) ملتے تھے اور جبریل علیہ السلام آپ ﷺ سے رمضان کی ہر رات میں ملتے تھے اور آپ ﷺ سے قرآن کا دور کیا کرتے تھے۔ تو یقیناً (اس وقت) رسول اللہ ﷺ (خلق اللہ کی نفع رسانی میں) تند و تیز ہوا سے بھی زیادہ (سخاوت میں) تیز ہوتے تھے۔

(٧) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَبَا سُفْيَانَ بْنَ حَرْبٍ أَخْبَرَهُ أَنَّ هِرَقْلَ أَرْسَلَ إِلَيْهِ فِي رَكْبٍ مِنْ قُرَيْشٍ وَكَانُوا تُجَّارًا بِالشَّامِ فِي الْمُدَّةِ الَّتِي كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ مَادَّ فِيهَا أَبَا سُفْيَانَ وَكُفَّارَ قُرَيْشٍ فَأَتَوْهُ وَهُمْ بِإِيلِيَاءَ فَدَعَاهُمْ فِي مَجْلِسِهِ وَحَوْلَهُ عُظَمَاءُ الرُّوْمِ ثُمَّ دَعَاهُمْ وَ دَعَا بِتُرْجُمَانِهِ فَقَالَ أَيُّكُمْ أَقْرَبُ نَسَبًا بِهَذَا الرَّجُلِ الَّذِي يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ فَقَالَ أَبُو سُفْيَانَ فَقُلْتُ أَنَا أَقْرَبُهُمْ نَسَبًا فَقَالَ أَدْنُوهُ مِنِّي وَ قَرِّبُوا أَصْحَابَهُ فَاجْعَلُوهُمْ عِنْدَ ظَهْرِهِ ثُمَّ قَالَ لِتُرْجُمَانِهِ قُلْ لَهُمْ إِنِّي سَائِلٌ هَذَا عَنْ هَذَا الرَّجُلِ فَإِنْ كَذَبَنِي فَكَذِّبُوهُ قَالَ فَوَاللّٰهِ لَوْلَا الْحَيَاءُ مِنْ أَنْ يَأْثِرُوا عَلَيَّ كَذِبًا لَكَذَبْتُ عَنْهُ ثُمَّ كَانَ أَوَّلَ مَا سَأَلَنِي عَنْهُ أَنْ قَالَ كَيْفَ نَسَبُهُ فِيكُمْ قُلْتُ هُوَ فِينَا ذُو نَسَبٍ قَالَ فَهَلْ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ مِنْكُمْ أَحَدٌ قَطُّ قَبْلَهُ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ لَا قَالَ فَأَشْرَافُ النَّاسِ يَتَّبِعُونَهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَقُلْتُ بَلْ ضُعَفَاؤُهُمْ قَالَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ قُلْتُ بَلْ يَزِيدُونَ قَالَ فَهَلْ يَرْتَدُّ أَحَدٌ مِنْهُمْ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ قُلْتُ لَا قَالَ فَهَلْ يَغْدِرُ قُلْتُ لَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَنَحْنُ مِنْهُ فِي مُدَّةٍ لَا نَدْرِي مَا هُوَ فَاعِلٌ فِيهَا قَالَ وَلَمْ تُمْكِنِّي كَلِمَةٌ أُدْخِلُ فِيهَا شَيْئًا غَيْرُ هَذِهِ الْكَلِمَةِ قَالَ فَهَلْ قَاتَلْتُمُوهُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَكَيْفَ كَانَ قِتَالُكُمْ إِيَّاهُ قُلْتُ الْحَرْبُ بَيْنَنَا وَبَيْنَهُ سِجَالٌ يَنَالُ مِنَّا وَنَنَالُ مِنْهُ قَالَ مَاذَا يَأْمُرُكُمْ قُلْتُ يَقُولُ اعْبُدُوا اللَّهَ وَحْدَهُ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَاتْرُكُوا مَا يَقُولُ آبَاؤُكُمْ وَيَأْمُرُنَا بِالصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ وَالصِّلَةِ

فَقَالَ لِلتُّرْجُمَانِ قُلْ لَهُ سَأَلْتُكَ عَنْ نَسَبِهِ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ فِيكُمْ ذُو نَسَبٍ فَكَذَلِكَ الرُّسُلُ تُبْعَثُ فِي نَسَبِ قَوْمِهَا وَسَأَلْتُكَ هَلْ قَالَ أَحَدٌ مِنْكُمْ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقُلْتُ لَوْ كَانَ أَحَدٌ قَالَ هَذَا الْقَوْلَ قَبْلَهُ لَقُلْتُ رَجُلٌ يَأْتَسِي بِقَوْلٍ قِيلَ قَبْلَهُ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا قُلْتُ فَلَوْ كَانَ مِنْ آبَائِهِ مِنْ مَلِكٍ قُلْتُ رَجُلٌ يَطْلُبُ مُلْكَ أَبِيهِ وَسَأَلْتُكَ هَلْ كُنْتُمْ تَتَّهِمُونَهُ بِالْكَذِبِ قَبْلَ أَنْ يَقُولَ مَا قَالَ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا فَقَدْ أَعْرِفُ أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ لِيَذَرَ الْكَذِبَ عَلَى النَّاسِ وَيَكْذِبَ عَلَى اللَّهِ وَسَأَلْتُكَ أَشْرَافُ النَّاسِ اتَّبَعُوهُ أَمْ ضُعَفَاؤُهُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّ ضُعَفَاءَهُمُ اتَّبَعُوهُ وَهُمْ أَتْبَاعُ الرُّسُلِ وَسَأَلْتُكَ أَيَزِيدُونَ أَمْ يَنْقُصُونَ فَذَكَرْتَ أَنَّهُمْ يَزِيدُونَ وَكَذَلِكَ أَمْرُ الْإِيمَانِ حَتَّى يَتِمَّ وَسَأَلْتُكَ أَيَرْتَدُّ أَحَدٌ سَخْطَةً لِدِينِهِ بَعْدَ أَنْ يَدْخُلَ فِيهِ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الْإِيمَانُ حِينَ تُخَالِطُ بَشَاشَتُهُ الْقُلُوبَ وَسَأَلْتُكَ هَلْ يَغْدِرُ فَذَكَرْتَ أَنْ لَا وَكَذَلِكَ الرُّسُلُ لَا تَغْدِرُ وَسَأَلْتُكَ بِمَا يَأْمُرُكُمْ فَذَكَرْتَ أَنَّهُ يَأْمُرُكُمْ أَنْ تَعْبُدُوا اللَّهَ وَلَا تُشْرِكُوا بِهِ شَيْئًا وَيَنْهَاكُمْ عَنْ عِبَادَةِ الْأَوْثَانِ وَيَأْمُرُكُمْ بِالصَّلَاةِ وَالصِّدْقِ وَالْعَفَافِ فَإِنْ كَانَ مَا تَقُولُ حَقًّا فَسَيَمْلِكُ مَوْضِعَ قَدَمَيَّ هَاتَيْنِ وَقَدْ كُنْتُ أَعْلَمُ أَنَّهُ خَارِجٌ لَمْ أَكُنْ أَظُنُّ أَنَّهُ مِنْكُمْ فَلَوْ أَعْلَمُ أَنِّي أَخْلُصُ إِلَيْهِ لَتَجَشَّمْتُ لِقَاءَهُ وَلَوْ كُنْتُ عِنْدَهُ لَغَسَلْتُ عَنْ قَدَمِهِ ثُمَّ دَعَا بِكِتَابِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الَّذِي بَعَثَ بِهِ دِحْيَةُ إِلَى عَظِيمِ بُصْرَى فَدَفَعَهُ إِلَى هِرَقْلَ فَقَرَأَهُ فَإِذَا فِيهِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِنْ مُحَمَّدٍ عَبْدِ اللّٰهِ وَرَسُوْلِهِ إِلَى هِرَقْلَ عَظِيْمِ الرُّوْمِ سَلَامٌ عَلَى مَنِ اتَّبَعَ الْهُدٰى أَمَّا بَعْدُ فَإِنِّي أَدْعُوْكَ بِدِعَايَةِ الْإِسْلَامِ أَسْلِمْ تَسْلَمْ يُؤْتِكَ اللّٰهُ أَجْرَكَ مَرَّتَيْنِ فَإِنْ تَوَلَّيْتَ فَإِنَّ عَلَيْكَ إِثْمَ الْأَرِيْسِيِّيْنَ وَ ﴿ يَا أَهْلَ الْكِتَابِ تَعَالَوْا إِلَى كَلِمَةٍ سَوَاءٍ بَيْنَنَا وَبَيْنَكُمْ أَنْ لَا نَعْبُدَ إِلَّا اللّٰهَ وَلَا نُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَ لَا يَتَّخِذَ بَعْضُنَا بَعْضًا أَرْبَابًا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَإِنْ تَوَلَّوْا فَقُوْلُوا اشْهَدُوْا بِأَنَّا مُسْلِمُوْنَ ﴾ قَالَ أَبُوْ سُفْيَانَ فَلَمَّا قَالَ مَا قَالَ وَفَرَغَ مِنْ قِرَاءَةِ الْكِتَابِ كَثُرَ عِنْدَهُ الصَّخَبُ وَ ارْتَفَعَتِ الْأَصْوَاتُ وَأُخْرِجْنَا فَقُلْتُ لِأَصْحَابِي حِيْنَ أُخْرِجْنَا لَقَدْ أَمِرَ أَمْرُ ابْنِ أَبِي كَبْشَةَ إِنَّهُ يَخَافُهُ مَلِكُ بَنِي الْأَصْفَرِ فَمَا زِلْتُ مُوْقِنًا أَنَّهُ سَيَظْهَرُ حَتّٰى أَدْخَلَ اللّٰهُ عَلَيَّ الْإِسْلَامَ -

وَكَانَ ابْنُ النَّاطُوْرِ صَاحِبُ إِيْلِيَاءَ وَهِرَقْلَ سُقُفًّا عَلَى نَصَارَى الشَّأْمِ يُحَدِّثُ أَنَّ هِرَقْلَ حِيْنَ قَدِمَ إِيْلِيَاءَ أَصْبَحَ يَوْمًا خَبِيْثَ النَّفْسِ فَقَالَ بَعْضُ بَطَارِقَتِهِ قَدِ اسْتَنْكَرْنَا هَيْئَتَكَ قَالَ ابْنُ النَّاطُوْرِ وَكَانَ هِرَقْلُ حَزَّاءً يَنْظُرُ فِي النُّجُوْمِ فَقَالَ لَهُمْ حِيْنَ سَأَلُوْهُ إِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ حِيْنَ نَظَرْتُ فِي النُّجُوْمِ أَنَّ مَلِكَ الْخِتَانِ قَدْ ظَهَرَ فَمَنْ يَخْتَتِنُ مِنْ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَالُوْا لَيْسَ يَخْتَتِنُ إِلَّا الْيَهُوْدُ فَلَا يُهِمَّنَّكَ شَأْنُهُمْ وَاكْتُبْ إِلَى مَدَائِنِ مُلْكِكَ فَيَقْتُلُوْا مَنْ فِيْهِمْ مِنَ الْيَهُوْدِ فَبَيْنَمَا هُمْ عَلَى أَمْرِهِمْ أُتِيَ هِرَقْلُ بِرَجُلٍ أَرْسَلَ بِهِ مَلِكُ غَسَّانَ يُخْبِرُ عَنْ خَبَرِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا اسْتَخْبَرَهُ هِرَقْلُ قَالَ اذْهَبُوْا فَانْظُرُوْا أَمُخْتَتِنٌ هُوَ أَمْ لَا فَنَظَرُوْا إِلَيْهِ فَحَدَّثُوْهُ أَنَّهُ مُخْتَتِنٌ وَسَأَلَهُ عَنِ الْعَرَبِ فَقَالَ هُمْ يَخْتَتِنُوْنَ فَقَالَ هِرَقْلُ هٰذَا مَلِكُ هٰذِهِ الْأُمَّةِ قَدْ ظَهَرَ ثُمَّ كَتَبَ هِرَقْلُ إِلَى صَاحِبٍ لَهُ بِرُوْمِيَةَ وَكَانَ نَظِيْرَهُ فِي الْعِلْمِ وَسَارَ هِرَقْلُ إِلَى حِمْصَ فَلَمْ يَرِمْ حِمْصَ حَتّٰى أَتَاهُ كِتَابٌ مِنْ صَاحِبِهِ يُوَافِقُ رَأْيَ هِرَقْلَ عَلَى خُرُوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَأَنَّهُ نَبِيٌّ فَأَذِنَ هِرَقْلُ لِعُظَمَاءِ الرُّوْمِ فِي دَسْكَرَةٍ لَهُ بِحِمْصَ ثُمَّ أَمَرَ بِأَبْوَابِهَا فَغُلِّقَتْ ثُمَّ اطَّلَعَ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الرُّوْمِ هَلْ لَكُمْ فِي الْفَلَاحِ وَالرُّشْدِ وَأَنْ يَثْبُتَ مُلْكُكُمْ فَتُبَايِعُوا هَذَا النَّبِيَّ فَحَاصُوا حَيْصَةَ حُمُرِ الْوَحْشِ إِلَى الْأَبْوَابِ فَوَجَدُوهَا قَدْ غُلِّقَتْ فَلَمَّا رَأَى هِرَقْلُ نَفْرَتَهُمْ وَأَيِسَ مِنَ الْإِيمَانِ قَالَ رُدُّوهُمْ عَلَيَّ وَقَالَ إِنِّي قُلْتُ مَقَالَتِي آنِفًا أَخْتَبِرُ بِهَا شِدَّتَكُمْ عَلَى دِينِكُمْ فَقَدْ رَأَيْتُ فَسَجَدُوا لَهُ وَرَضُوا عَنْهُ فَكَانَ ذَلِكَ آخِرَ شَأْنِ هِرَقْلَ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ابوسفیان بن حرب رضی اللہ عنہ سے بیان کیا کہ ہرقل (شاہ روم) نے ان کے پاس ایک آدمی بھیجا (اور وہ) قریش کے چند سواروں میں (اس وقت بیٹھے ہوئے تھے) اور وہ لوگ شام میں تاجر (بن کر گئے) تھے (اور یہ واقعہ) اس زمانہ میں (ہوا ہے) جبکہ رسول اللہ ﷺ نے ابوسفیان اور (نیز دیگر) کفار قریش سے ایک محدود عہد کیا تھا۔ چنانچہ سب قریش ہرقل کے پاس آئے اور یہ لوگ (اس وقت) ایلیاء میں تھے۔ تو ہرقل نے ان کو اپنے دربار میں طلب کیا اور اس کے گرد سرداران روم (بیٹھے ہوئے) تھے۔ پھر ان (سب قریشیوں) کو اس نے (اپنے قریب) بلایا اور اپنے ترجمان کو طلب کیا اور (قریشیوں سے مخاطب ہو کر) کہا کہ تم میں سب سے زیادہ اس شخص کا قریب النسب کون ہے، جو اپنے کو نبی کہتا ہے؟ ابوسفیان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا کہ میں ان سب سے زیادہ (ان کا) قریب النسب ہوں (یہ سنکر) ہرقل نے کہا کہ ابوسفیان کو میرے قریب کر دو اور اس کے ساتھیوں کو (بھی) قریب رکھو اور ان کو ابوسفیان کے پس پشت (کھڑا) کرو۔ پھر اپنے ترجمان سے کہا کہ ان لوگوں سے کہو کہ میں ابوسفیان سے اس مرد کا حال پوچھتا ہوں (جو اپنے کو نبی کہتا ہے) پس اگر یہ مجھ سے جھوٹ بیان کرے تو تم (فوراً) اس کی تکذیب کر دینا۔ (ابوسفیان) کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! اگر (مجھے) اس بات کی شرم نہ ہوتی کہ لوگ میرے اوپر جھوٹ بولنے کا الزام لگائیں گے تو یقیناً میں آپ ﷺ کی نسبت غلط باتیں بیان کر دیتا۔ غرض سب سے پہلے جو ہرقل نے مجھ سے پوچھا تھا، یہ تھا کہ ان کا نسب تم لوگوں میں کیسا ہے؟ میں نے کہا کہ وہ ہم میں عالی نسب ہیں۔ (پھر) ہرقل نے کہا کہ کیا تم میں سے کسی نے ان سے پہلے بھی اس بات (یعنی نبوت) کا دعویٰ کیا ہے؟ میں نے کہا نہیں (پھر) ہرقل نے کہا کہ کیا ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ گزرا ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ (پھر) ہرقل نے کہا کہ بااثر لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے؟ میں نے کہا (امیروں نے نہیں بلکہ) کمزور لوگوں نے۔ (پھر) ہرقل بولا کہ آیا ان کے پیرو (روز بروز) بڑھتے جاتے ہیں یا گھٹتے جاتے ہیں؟ میں نے کہا (کم نہیں ہوتے بلکہ) زیادہ ہوتے جاتے ہیں۔ (پھر) ہرقل نے پوچھا کہ آیا ان (لوگوں) میں سے (کوئی) ان کے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دین میں داخل ہونے کے بعد ان کے دین سے بد ظن ہو کر منحرف بھی ہو جاتا ہے؟ میں نے کہا کہ نہیں۔ (پھر) ہرقل نے پوچھا کہ کیا وہ (کبھی) وعدہ خلافی کرتے ہیں؟ میں نے کہا کہ نہیں، اور اب ہم ان کی طرف سے مہلت میں ہیں۔ ہم نہیں جانتے کہ وہ اس (مہلت کے زمانہ) میں کیا کریں گے (وعدہ خلافی یا وعدہ وفائی) ابو سفیان کہتے ہیں کہ سوائے اس کلمہ کے اور مجھے موقع نہیں ملا کہ میں کوئی بات (آپ ﷺ کے حالات میں) داخل کر دیتا۔ (پھر) ہرقل نے پوچھا کہ کیا تم نے (کبھی) اس سے جنگ کی ہے؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ تو (ہرقل) بولا تمہاری جنگ اس سے کیسی رہتی ہے؟ میں نے کہا کہ لڑائی ہمارے اور ان کے درمیان ڈول (کے مثل) رہتی ہے کہ (کبھی) وہ ہم سے لے لیتے ہیں اور (کبھی) ہم ان سے لے لیتے ہیں (یعنی کبھی ہم فتح پاتے ہیں اور کبھی وہ)۔ (پھر) ہرقل نے پوچھا کہ وہ تم کو کیا حکم دیتے ہیں؟ میں نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ صرف اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو اور (شرکیہ باتیں و عبادتیں) جو تمہارے باپ دادا کیا کرتے تھے، سب چھوڑ دو اور ہمیں نماز (پڑھنے) اور سچ بولنے اور پرہیزگاری اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں۔

اس کے بعد ہرقل نے ترجمان سے کہا کہ ابو سفیان سے کہو کہ میں نے تم سے اس کا نسب پوچھا تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہارے درمیان میں (اعلیٰ) نسب والے ہیں چنانچہ تمام پیغمبر اپنی قوم کے نسب میں اسی طرح (عالی نسب) مبعوث ہوا کرتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا یہ بات (یعنی اپنی نبوت کی خبر) تم میں سے کسی اور نے بھی ان سے پہلے کہی تھی؟ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں۔ میں نے (اپنے دل میں) یہ کہا تھا کہ اگر یہ بات ان سے پہلے کوئی کہہ چکا ہوا تو میں کہہ دوں گا کہ وہ ایک ایسے شخص ہیں جو اس قول کی تقلید کرتے ہیں جو ان سے پہلے کہا جا چکا ہے اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ تھا؟ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں! پس میں نے (اپنے دل میں) کہا تھا کہ ان کے باپ دادا میں کوئی بادشاہ ہوا ہو گا تو میں کہہ دوں گا کہ وہ ایک شخص ہیں جو اپنے باپ دادا کا ملک (اقتدار حاصل کرنا) چاہتے ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا اس سے پہلے کہ انھوں نے جو یہ بات (نبوت کا دعویٰ) کہی ہے، کہیں تم ان پر جھوٹ کی تہمت لگاتے تھے؟ تو تم نے کہا کہ نہیں۔ پس (اب) میں یقیناً جانتا ہوں کہ (کوئی شخص) ایسا نہیں ہو سکتا کہ لوگوں سے تو جھوٹ بولنا (غلط بیانی) چھوڑ دے اور اللہ پر جھوٹ بولے اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا بڑے (بااثر) لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے یا کمزور لوگوں نے؟ تو تم نے کہا کہ کمزور لوگوں نے ان کی پیروی کی ہے اور (دراصل) تمام پیغمبروں کے پیرو یہی لوگ (ہوتے رہے) ہیں اور میں نے تم سے پوچھا کہ ان کے پیرو زیادہ ہوتے جاتے ہیں یا کم؟ تو تم

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نے بیان کیا کہ زیادہ ہوتے جاتے ہیں اور (درحقیقت) ایمان کا یہی حال (ہوتا) ہے تاوقتیکہ کمال کو پہنچ جائے اور میں نے تم سے پوچھا کہ کیا کوئی شخص ان کے دین میں داخل ہونے کے بعد ان کے دین سے ناخوش ہو کر (دین سے) پھر بھی جاتا ہے؟ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں! اور ایمان (کا حال) ایسا ہی ہے جب اس کی بشاشت دلوں میں رچ بس جائے (تو پھر نہیں نکلتی) اور میں نے تم سے پوچھا کہ آیا وہ وعدہ خلافی کرتے ہیں؟ تو تم نے بیان کیا کہ نہیں! اور (بات یہ ہے کہ) اسی طرح تمام پیغمبر وعدہ خلافی نہیں کرتے اور میں نے تم سے پوچھا کہ وہ تمہیں کس بات کا حکم دیتے ہیں؟ تو تم نے بیان کیا کہ وہ تمہیں یہ حکم دیتے ہیں کہ اللہ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرو نیز تمہیں بتوں کی پرستش سے منع کرتے ہیں اور تمہیں نماز (پڑھنے)، سچ بولنے اور پرہیزگاری (اختیار کرنے) کا حکم دیتے ہیں۔ پس اگر جو تم کہتے ہو سچ ہے تو عنقریب وہ میرے ان دونوں قدموں کی جگہ کے مالک ہو جائیں گے اور بے شک میں (کتب سابقہ کی پیش گوئی سے) جانتا تھا کہ وہ ظاہر ہونے والے ہیں مگر میں یہ نہ سمجھتا تھا کہ وہ تم میں سے ہوں گے۔ پس اگر میں جانتا کہ ان تک پہنچ سکوں گا تو میں ان سے ملنے کا بڑا اہتمام و سعی کرتا اور اگر میں ان کے پاس ہوتا تو یقیناً میں ان کے قدموں کو دھوتا۔ پھر ہرقل نے رسول اللہ ﷺ کا (مقدس) خط، جو آپ ﷺ نے سیدنا دحیہ کلبی کے ہمراہ امیر بصریٰ کے پاس بھیجا تھا اور امیر بصریٰ نے اس کو ہرقل کے پاس بھیج دیا تھا، منگوایا (اور اس کو پڑھوایا) تو اس میں (یہ مضمون) تھا

"اللہ نہایت مہربان رحم والے کے نام سے"

(یہ خط ہے) اللہ کے بندے اور اس کے پیغمبر محمد ﷺ کی طرف سے بادشاہ روم کی طرف۔ اس شخص پر سلام ہو جو ہدایت کی پیروی کرے۔ بعد اس کے (واضح ہو کہ) میں تم کو اسلام کی طرف بلاتا ہوں۔ اسلام لاؤ گے تو (قہر الٰہی سے) بچ جاؤ گے اور اللہ تمہیں تمہارا ثواب دوگنا دے گا اور اگر تم (میری دعوت سے) منہ پھیرو گے تو بلاشبہ تم پر (تمہاری) تمام رعیت کے (ایمان نہ لانے) کا گناہ ہوگا اور "اے اہل کتاب ایک ایسی بات کی طرف آؤ جو ہمارے اور تمہارے درمیان مشترک ہے یعنی یہ کہ ہم اور تم اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہ کریں اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ بنائیں اور نہ ہم میں سے کوئی کسی کو سوائے اللہ کے پروردگار بنائے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) پھر اگر اہل کتاب اس سے اعراض کریں تو تم کہہ دینا کہ اس بات کے گواہ رہو کہ ہم تو اللہ کی اطاعت کرنے والے ہیں" (آل عمران: ۶۴)

ابوسفیان کہتے ہیں کہ جب ہرقل نے جو کچھ کہنا تھا، کہہ چکا اور (آپ ﷺ کا) خط پڑھنے سے فارغ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ہوا تو اس کے ہاں بہت ہی شور ہونے لگا۔ آوازیں بلند ہوئیں اور ہم لوگ (وہاں سے) نکال دیے گئے تو میں نے اپنے ساتھیوں سے کہا، جب کہ ہم سب باہر کر دیے گئے، کہ (دیکھو تو) ابو کبشہ کے بیٹے (یعنی محمد ﷺ) کا معاملہ ورتبہ ایسا بڑھ گیا کہ اس سے بنو اصفر (روم) کا بادشاہ بھی خوف کھاتا ہے۔ پس ہمیشہ میں اس کا یقین رکھتا رہا کہ وہ عنقریب غالب ہو جائیں گے یہاں تک کہ اللہ نے مجھ کو مشرف بہ اسلام کر دیا۔

فرمایا اور ابن ناطور جو ایلیاء، کا حاکم، ہرقل کا مصاحب اور شام کے عیسائیوں کا پیر پادری ہے، وہ بیان کرتا ہے کہ ہرقل جب ایلیاء میں آیا تو ایک دن صبح کو بہت پریشان خاطر اٹھا تو اس کے بعض خواص نے کہا کہ ہمیں (اس وقت) آپ کی حالت کچھ اچھی دکھائی نہیں دیتی۔ ابن ناطور کہتا ہے کہ ہرقل کاہن تھا، علم نجوم میں مہارت رکھتا تھا، تو اس نے اپنے خواص سے، جب کہ انھوں نے پوچھا، یہ کہا کہ میں نے رات کو جب ستاروں میں نظر کی تو دیکھا کہ ختنہ کرنے والا بادشاہ غالب ہو گیا تو (دیکھو کہ) اس دور کے لوگوں میں ختنہ کون کرتا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ سوائے یہود کے کوئی ختنہ نہیں کرتا، سو یہود کی طرف سے آپ اندیشہ نہ کریں اور اپنے ملک کے بڑے بڑے شہروں میں (حاکموں کو) لکھ بھیجئے کہ جتنے یہود وہاں ہیں سب قتل کر دیے جائیں۔ پس وہ لوگ اپنی اسی منصوبہ بندی میں تھے کہ ہرقل کے پاس ایک آدمی لایا گیا جسے غسان کے بادشاہ نے بھیجا تھا وہ رسول اللہ ﷺ کی خبر بیان کرتا تھا، سو جب ہرقل نے اس سے یہ خبر معلوم کی تو (اپنے لوگوں سے) کہا کہ جاؤ اور دیکھو کہ وہ ختنہ کیے ہوئے ہے یا نہیں؟ لوگوں نے اس کو دیکھا تو بیان کیا کہ وہ ختنہ کیے ہوئے ہے۔ اور ہرقل نے اس سے اہل عرب کا حال پوچھا تو اس نے کہا کہ وہ ختنہ کرتے ہیں۔ تب ہرقل نے کہا کہ یہی (نبی ﷺ) اس دور کے لوگوں کا بادشاہ ہے جو ظاہر ہو گیا۔ پھر ہرقل نے اپنے ایک دوست کو رومیہ (یہ حال) لکھ بھیجا اور وہ علم (نجوم) میں اسی کا ہم پلہ تھا اور (یہ لکھ کر) ہرقل حمص کی طرف چلا گیا۔ پھر حمص سے باہر بھی نہیں جانے پایا تھا کہ اس کے دوست کا خط (اس کے جواب میں) آ گیا۔ وہ بھی نبی ﷺ کے ظہور کے بارے میں ہرقل کی رائے کی موافقت کرتا تھا اور یہ (اس نے لکھا تھا) کہ وہ نبی ہیں۔ اس کے بعد ہرقل نے سرداران روم کو اپنے محل میں جو حمص میں تھا طلب کیا اور حکم دیا کہ محل کے دروازے بند کر دیے جائیں، تو وہ بند کر دیے گئے، پھر ہرقل (اپنے بالاخانے سے) نمودار ہوا اور کہا کہ اے روم والو! کیا ہدایت اور کامیابی میں (کچھ حصہ) تمہارا بھی ہے؟ اور (تمہیں) یہ (منظور ہے) کہ تمہاری سلطنت قائم رہے (اگر ایسا چاہتے ہو) تو اس نبی ﷺ کی بیعت کر لو۔ تو (اس کے سنتے ہی) وہ لوگ وحشی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

گدھوں کی طرح دروازوں کی طرف بھاگے، کواڑوں کو بند پایا۔ بالآخر جب ہرقل نے (اس درجے) ان کی نفرت دیکھی اور (ان کے) ایمان لانے سے مایوس ہو گیا تو بولا کہ ان لوگوں کو میرے پاس واپس لاؤ اور (جب وہ آئے تو ان سے) کہا کہ میں نے یہ بات ابھی جو کہی تو اس سے تمہارے دین کی مضبوطی کا امتحان لینا (مقصود) تھا اور وہ مجھے معلوم ہو گئی۔ پس لوگوں نے اسے سجدہ کیا اور اس سے خوش ہو گئے اور ہرقل کی آخری حالت یہی رہی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْإِيْمَانِ

ایمانیات

بَابٌ : قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ « بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ »

نبی ﷺ کا ارشاد (ہے) کہ اسلام (کا محل) پانچ (ستونوں) پر بنایا گیا ہے

(۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ « بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ شَهَادَةِ أَنْ لَّا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ وَ إِقَامِ الصَّلَاةِ وَ إِيْتَاءِ الزَّكَاةِ وَالْحَجِّ وَ صَوْمِ رَمَضَانَ »

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسلام (کا محل) پانچ (ستونوں) پر بنایا گیا ہے۔ (۱) اس بات کی شہادت دینا کہ اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور اس بات کی گواہی (بھی دینا) کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔ (۲) نماز پڑھنا (۳) زکوٰۃ دینا (۴) حج کرنا (۵) رمضان کے روزے رکھنا۔"

بَابٌ : أُمُوْرُ الْإِيْمَانِ

ایمان کے کاموں کا بیان

(۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « الْإِيْمَانُ بِضْعٌ وَسِتُّوْنَ شُعْبَةً وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِّنَ الْإِيْمَانِ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایمان ساٹھ سے کچھ اوپر شاخیں (رکھتا) ہے۔ اور حیا (بھی) ایمان کی (شاخوں میں سے) ایک شاخ ہے۔"

بَابٌ : اَلْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُوْنَ مِنْ لِّسَانِهٖ وَيَدِهٖ

(اس بیان میں کہ پکا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان ایذا نہ پائیں

(۱۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمُسْلِمُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ وَالْمُهَاجِرُ مَنْ هَجَرَ مَا نَهَى اللّٰهُ عَنْهُ ۔

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں، آپ ﷺ نے فرمایا: "(پکا) مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان ایذا نہ پائیں (اور اصل) مہاجر وہ ہے جو ان چیزوں کو چھوڑ دے جن کی اللہ تعالیٰ نے ممانعت فرمائی ہے۔"

بَابٌ : أَيُّ الإِسْلَامِ أَفْضَلُ

(اس بیان میں کہ) کونسا اسلام افضل ہے ؟

(۱۱) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالُوا يَارَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْإِسْلَامِ أَفْضَلُ قَالَ « مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ »

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کونسا اسلام افضل ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اس شخص کا اسلام) جس کی زبان اور ہاتھ سے (دوسرے) مسلمان ایذا نہ پائیں۔"

بَابٌ : إِطْعَامُ الطَّعَامِ مِنَ الإِسْلَامِ

(کسی کو) کھانا کھلانا اسلام میں سے ہے

(۱۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْإِسْلَامِ خَيْرٌ قَالَ «تُطْعِمُ الطَّعَامَ وَتَقْرَأُ السَّلَامَ عَلَى مَنْ عَرَفْتَ وَمَنْ لَمْ تَعْرِفْ »

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کونسا اسلام بہتر ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کھانا کھلاؤ اور جس کو جانتے ہو اور جس کو نہیں جانتے ہو (سب کو) سلام کرو۔"

بَابٌ : مِنَ الإِيمَانِ أَنْ يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ

اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے وہی بات چاہنا جو اپنے لیے چاہے (یہ) ایمان میں سے ہے

(۱۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يُحِبَّ لِأَخِيهِ مَا يُحِبُّ لِنَفْسِهِ »

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی ایماندار نہ ہو گا یہاں تک کہ اپنے بھائی (مسلمان) کے لیے وہی کچھ چاہے جو اپنے لیے چاہتا ہے۔"

بَابٌ : حُبُّ الرَّسُولِ ﷺ مِنَ الْإِيمَانِ

رسول اللہ ﷺ سے محبت رکھنا ایمان میں سے ہے

(١٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ « فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لاَ يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُونَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ وَالِدِهِ وَوَلَدِهِ »

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس (پاک ذات) کی قسم! جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ تم میں سے کوئی مومن نہیں ہو سکتا جب تک کہ میں اس کے نزدیک اس کے باپ اور اس کی اولاد سے زیادہ محبوب نہ ہو جاؤں۔"

(١٥) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ الحديث بِعَيْنِهِ وَ زَادَ فِي آخِرِهِ " وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ "

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے اسی طرح کی روایت مروی ہے اور اس میں اتنا اضافہ ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اور تمام لوگوں سے زیادہ (محبوب نہ ہو جاؤں)۔"

بَابٌ : حَلاَوَةُ الْإِيمَانِ

ایمان کی شیرینی (کا ذکر)

(١٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ« ثَلاَثٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ وَجَدَ حَلاَوَةَ الْإِيمَانِ أَنْ يَكُونَ اللّٰهُ وَرَسُولُهُ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِمَّا سِوَاهُمَا وَأَنْ يُحِبَّ الْمَرْءَ لاَ يُحِبُّهُ إِلاَّ لِلّٰهِ وَأَنْ يَكْرَهَ أَنْ يَعُودَ فِي الْكُفْرِ كَمَا يَكْرَهُ أَنْ يُقْذَفَ فِي النَّارِ »

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے (روایت کرتے ہیں) کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ تین باتیں جس کسی میں ہوں گی وہ ایمان کی شیرینی (کا مزہ) پائے گا۔ (۱) اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ اس کے نزدیک تمام ماسوا سے زیادہ محبوب ہوں۔ (۲) جس کسی سے محبت کرے تو اللہ ہی کے لیے اس سے محبت کرے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۳) کفر میں واپس جانے کو ایسا برا سمجھے جیسے آگ میں ڈالے جانے کو (ہر کوئی) برا سمجھتا ہے۔"

بَابٌ : عَلَامَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ

انصار سے محبت رکھنا ایمان کی علامت ہے

(۱۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ «آيَةُ الْإِيمَانِ حُبُّ الْأَنْصَارِ وَآيَةُ النِّفَاقِ بُغْضُ الْأَنْصَارِ»

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے بیان کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "انصار سے محبت کرنا ایماندار ہونے کی نشانی ہے اور انصار سے دشمنی رکھنا منافق ہونے کی علامت ہے۔"

(۱۸) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ « وَحَوْلَهُ عِصَابَةٌ مِنْ أَصْحَابِهِ بَايِعُونِي عَلَى أَنْ لَا تُشْرِكُوا بِاللّٰهِ شَيْئًا وَلَا تَسْرِقُوا وَلَا تَزْنُوا وَ لَا تَقْتُلُوا أَوْلَادَكُمْ وَلَا تَأْتُوا بِبُهْتَانٍ تَفْتَرُونَهُ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ وَأَرْجُلِكُمْ وَلَا تَعْصُوا فِي مَعْرُوفٍ فَمَنْ وَفَى مِنْكُمْ فَأَجْرُهُ عَلَى اللّٰهِ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا فَعُوقِبَ فِي الدُّنْيَا فَهُوَ كَفَّارَةٌ لَهُ وَمَنْ أَصَابَ مِنْ ذَلِكَ شَيْئًا ثُمَّ سَتَرَهُ اللّٰهُ فَهُوَ إِلَى اللّٰهِ إِنْ شَاءَ عَفَا عَنْهُ وَإِنْ شَاءَ عَاقَبَهُ فَبَايَعْنَاهُ عَلَى ذَلِكَ »

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس حال میں کہ آپ ﷺ کے گرد صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی ایک جماعت بیٹھی ہوئی تھی کہ تم لوگ مجھ سے اس بات پر بیعت کرو کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا اور چوری نہ کرنا اور زنا نہ کرنا اور اپنی اولاد کو قتل نہ کرنا اور نہ ایسا بہتان (کسی پر) باندھنا جس کو تم (دیدہ و دانستہ) اپنے ہاتھوں اور اپنے پیروں کے سامنے بناؤ اور کسی اچھی بات میں (اللہ و رسول کی) نافرمانی نہ کرنا۔ پس جو کوئی تم میں سے (اس عہد کو) پورا کرے گا تو اس کا ثواب اللہ کے ذمہ ہے اور جو کوئی ان (بری) باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور دنیا میں اس کی سزا اسے مل جائے گی تو یہ سزا اس کا کفارہ ہو جائے گی۔ اور جو ان (بری) باتوں میں سے کسی میں مبتلا ہو جائے گا اور اللہ اس کو (دنیا میں) پوشیدہ رکھے گا تو وہ اللہ کے حوالے ہے اگر چاہے تو اس سے درگزر کرے اور اگر چاہے تو اسے عذاب کرے (سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ) ہم سب لوگوں نے آپ ﷺ سے ان (باتوں) پر بیعت کر لی۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ : مِنَ الدِّينِ الْفِرَارُ مِنَ الْفِتَنِ

فتنوں سے بھاگنا دین کی بات ہے

(۱۹) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ »

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے (کچھ بعید نہیں) کہ مسلمان کا اچھا مال بکریاں ہوں جن کو لے کر وہ پہاڑ کی چوٹیوں پر اور چٹیل میدانوں میں چلا جائے تاکہ وہ اپنے دین کو فتنوں سے بچالے۔"

بَابٌ : قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ أَنَا أَعْلَمُكُمْ بِاللّٰهِ

نبی ﷺ کا ارشاد (ہے) کہ میں تم سب سے زیادہ اللہ کو جاننے والا ہوں

(۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَرَهُمْ أَمَرَهُمْ مِنَ الْأَعْمَالِ بِمَا يُطِيقُونَ قَالُوا إِنَّا لَسْنَا كَهَيْئَتِكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ قَدْ غَفَرَ لَكَ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِكَ وَمَا تَأَخَّرَ فَيَغْضَبُ حَتَّى يُعْرَفَ الْغَضَبُ فِي وَجْهِهِ ثُمَّ يَقُولُ إِنَّ أَتْقَاكُمْ وَأَعْلَمَكُمْ بِاللّٰهِ أَنَا »

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب لوگوں کو (نیک اعمال کرنے کا) حکم دیتے تو ایسے اعمال کا حکم دیتے جن کو وہ (ہمیشہ) کر سکیں (عبادات شاقہ کی ترغیب کبھی ان کو نہ دیتے تھے تو ایک مرتبہ) صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ اے اللہ کے رسول! ہم آپ کی مثل نہیں ہیں، بیشک اللہ نے آپ کے اگلے پچھلے سب گناہ معاف کر دیے ہیں (لہٰذا ہمیں آپ سے زیادہ عبادت کرنی چاہیے) اس پر آپ ﷺ غضبناک ہوئے حتیٰ کہ چہرۂ (مبارک) میں غضب (کا اثر) ظاہر ہونے لگا۔ پھر فرمایا: "تم سب سے زیادہ اللہ تعالیٰ کا جاننے والا اور اس سے ڈرنے والا میں ہوں۔"

بَابٌ : تَفَاضُلُ أَهْلِ الْإِيمَانِ فِي الْأَعْمَالِ

اہل ایمان کا اعمال میں باہم ایک دوسرے سے برتر ہونا (ثابت ہے)

(۲۱) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « يَدْخُلُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَهْلُ الْجَنَّةِ الْجَنَّةَ وَأَهْلُ النَّارِ النَّارَ ثُمَّ يَقُولُ اللَّهُ تَعَالَى أَخْرِجُوا مِنَ النَّارِ مَنْ كَانَ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ فَيُخْرَجُونَ مِنْهَا قَدِ اسْوَدُّوا فَيُلْقَوْنَ فِي نَهْرِ الْحَيَا أَوِ الْحَيَاةِ شَكَّ مَالِكٌ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحَبَّةُ فِي جَانِبِ السَّيْلِ أَلَمْ تَرَ أَنَّهَا تَخْرُجُ صَفْرَاءَ مُلْتَوِيَةً »

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے (روایت کرتے ہیں) کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "(جب) جنت والے جنت میں اور دوزخ والے دوزخ میں داخل ہو چکے ہوں گے تو اس کے بعد اللہ تعالیٰ (فرشتوں سے) فرمائے گا کہ جس کے دل میں رائی کے دانے برابر (بھی) ایمان ہو، اس کو (دوزخ سے) نکال لو۔ پس وہ دوزخ سے نکالے جائیں گے اور وہ (جل کر) سیاہ ہو چکے ہوں گے۔ پھر وہ نہر حیا (برسات) یا (نہر) حیات میں ڈالے جائیں گے۔" یہ شک کے الفاظ امام مالک کے ہیں۔ (جو اس حدیث کے ایک راوی ہیں) "تب وہ تر و تازہ ہو جائیں گے جس طرح دانہ (تر و تازگی کے ساتھ) پانی کی روانی کی جانب اگتا ہے۔ (اے شخص!) کیا تو نے نہیں دیکھا کہ وہ زرد باہم لپٹا ہوا نکلتا ہے۔"

(۲۲) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُونَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَمِنْهَا مَا دُونَ ذَلِكَ وَعُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيصٌ يَجُرُّهُ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَ ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ الدِّينُ »

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس حالت میں کہ میں سو رہا تھا اور میں نے (یہ خواب) دیکھا کہ لوگ میرے سامنے پیش کیے جاتے ہیں اور ان (کے بدن) پر کرتے ہیں۔ بعضے کرتے (صرف) چھاتیوں (ہی) تک ہیں اور بعضے ان سے نیچے ہیں اور عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (بھی) میرے سامنے پیش کیے گئے اور ان (کے بدن) پر (جو) قمیص ہے (وہ اتنی نیچی ہے) کہ وہ اس کو کھینچتے (ہوئے چلتے) ہیں۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(قمیص کی تعبیر میں نے) دین (لی) ہے۔"

بَابُ : اَلْحَيَاءُ مِنَ الْإِيمَانِ

حیاء (بھی) ایمان سے ہے

(۲۳) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ مَرَّ عَلَى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ وَهُوَ يَعِظُ أَخَاهُ فِي الْحَيَاءِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « دَعْهُ فَإِنَّ الْحَيَاءَ مِنَ الْإِيمَانِ »

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) کسی انصاری مرد کے پاس سے گزرے اور (ان کو دیکھا کہ) وہ اپنے بھائی کو حیا کے بارے میں نصیحت کر رہے تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(حیا کے بارے میں) اس کو (نصیحت کرنا) چھوڑ دو، اس لیے کہ حیا ایمان میں سے ہے۔"

بَابُ : ﴿ فَإِنْ تَابُوا وَأَقَامُوا الصَّلَاةَ وَآتَوُا الزَّكَاةَ فَخَلُّوا سَبِيلَهُمْ ﴾

(اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے کہ) "اگر (کفار شرک سے) توبہ کرلیں اور نماز قائم کرنے لگیں اور زکوٰۃ دینے لگیں تو (تم) ان (کے قتل) کی سبیل ترک کردو۔" (التوبہ: ۵)

(٢٤) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ « أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوا أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَيُقِيمُوا الصَّلَاةَ وَيُؤْتُوا الزَّكَاةَ فَإِذَا فَعَلُوا ذٰلِكَ عَصَمُوا مِنِّي دِمَاءَهُمْ وَأَمْوَالَهُمْ إِلَّا بِحَقِّ الْإِسْلَامِ وَحِسَابُهُمْ عَلَى اللّٰهِ »

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے یہ حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے قتال کروں یہاں تک کہ وہ اس بات کی گواہی دیں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور اس بات کی (بھی گواہی دیں) کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں اور نماز قائم کریں اور زکوٰۃ دیں۔ پس جب یہ (باتیں) کرنے لگیں تو مجھ سے اپنے خون اور اپنے مال بچا لیں گے سوائے حق اسلام کے اور ان لوگوں کا حساب اللہ کے حوالے ہے۔"

بَابُ مَنْ قَالَ : إِنَّ الْإِيمَانَ هُوَ الْعَمَلُ

جس نے کہا ہے کہ ایمان عمل (کا نام) ہے

(٢٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ أَيُّ الْعَمَلِ أَفْضَلُ فَقَالَ « إِيمَانٌ بِاللّٰهِ وَرَسُولِهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قِيلَ ثُمَّ مَاذَا قَالَ حَجٌّ مَبْرُورٌ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے پوچھا گیا کہ کونسا عمل افضل ہے؟ تو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اور اس کے رسول ﷺ پر ایمان لانا۔" پھر پوچھا گیا کہ پھر کونسا عمل افضل ہے؟ فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" پھر پوچھا گیا کہ اس کے بعد کونسا عمل افضل ہے؟ تو فرمایا: "حج مبرور۔"

بَابٌ : إِذَا لَمْ يَكُنِ الْإِسْلَامُ عَلَى الْحَقِيقَةِ

جب اسلام سے اس کے حقیقی (شرعی) معنی مراد نہ ہوں (بلکہ ظاہری فرمانبرداری یا جان کے خوف سے مان لینا مراد ہو)

(٢٦) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ أَعْطَى رَهْطًا وَسَعْدٌ جَالِسٌ فَتَرَكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلاً هُوَ أَعْجَبُهُمْ إِلَيَّ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا فَسَكَتُّ قَلِيلاً ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي فَقُلْتُ مَا لَكَ عَنْ فُلاَنٍ فَوَاللَّهِ إِنِّي لَأَرَاهُ مُؤْمِنًا فَقَالَ أَوْ مُسْلِمًا ثُمَّ غَلَبَنِي مَا أَعْلَمُ مِنْهُ فَعُدْتُ لِمَقَالَتِي وَعَادَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ « يَا سَعْدُ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَغَيْرُهُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْهُ خَشْيَةَ أَنْ يَكُبَّهُ اللَّهُ فِي النَّارِ »

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے کچھ لوگوں کو (مال) دیا اور سعد رضی اللہ عنہ (بھی وہاں) بیٹھے ہوئے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے ایک ایسے شخص کو چھوڑ دیا (یعنی نہیں دیا) جو مجھے سب سے اچھا معلوم ہوتا تھا تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فلاں شخص سے اعراض کیا؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن سمجھتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(مومن سمجھتے ہو) یا مسلم؟" تو میں نے تھوڑی دیر سکوت کیا پھر مجھے جو کچھ اس شخص کی بابت معلوم تھا اس نے مجبور کر دیا اور میں نے پھر اپنی وہی بات کہی یعنی یہ کہا کہ کیا وجہ ہے کہ آپ ﷺ نے فلاں شخص سے اعراض کیا؟ اللہ کی قسم! میں تو اسے مومن جانتا ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(مومن جانتے ہو) یا مسلم؟" پھر میں کچھ دیر چپ رہا۔ اس کے بعد جو کچھ میں اس شخص کی بابت جانتا تھا اس نے مجھے مجبور کر دیا اور میں نے پھر اپنی وہی بات دہرائی اور رسول اللہ ﷺ نے بھی پھر وہی جواب دیا۔ بالآخر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے سعد! میں ایک شخص کو اس اندیشے کے تحت کہ کہیں (ایسا نہ ہو کہ اگر اس کو نہ دیا جائے تو وہ کافر ہو جائے اور) اللہ اس کو آگ میں سرنگوں نہ ڈال دے، دے دیتا ہوں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حالانکہ دوسرا شخص اس سے زیادہ مجھے محبوب ہوتا ہے۔ (اس کو نہیں دیتا کیونکہ اس کی نسبت ایسا خیال نہیں ہوتا)"

بَابُ كُفْرَانِ الْعَشِيرِ وَكُفْرٍ دُونَ كُفْرٍ
شوہر کی ناشکری (بھی کفر ہے) لیکن کفر کفر میں فرق ہوتا ہے

(۲۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ: أُرِيتُ النَّارَ فَإِذَا أَكْثَرُ أَهْلِهَا النِّسَاءُ يَكْفُرْنَ قِيلَ أَيَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَيَكْفُرْنَ الإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "(ایک مرتبہ) مجھے دوزخ دکھلائی گئی تو اس میں میں نے زیادہ تر عورتوں کو پایا۔ وجہ یہ ہے کہ وہ کفر کرتی ہیں۔" عرض کیا گیا کہ کیا اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "شوہر کا کفر و ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں۔ (وہ یوں کہ) اگر تو کسی عورت کے ساتھ عرصۂ دراز تک احسان کرتا رہے اور اس کے بعد کوئی (ناگوار) بات تجھ سے وہ دیکھ لے تو (فوراً) کہہ دے گی کہ میں نے تو کبھی تجھ سے آرام (سکھ چین) نہیں پایا۔"

بَابُ الْمَعَاصِي مِنْ أَمْرِ الْجَاهِلِيَّةِ وَلاَ يُكَفَّرُ صَاحِبُهَا بِارْتِكَابِهَا إِلاَّ بِالشِّرْكِ
گناہ جاہلیت کے کام ہیں اور ان کا کرنے والا (صرف) ان کے ارتکاب سے، بغیر شرک (کرنے) کے، کافر قرار نہیں دیا جائے گا

(۲۸) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَابَبْتُ رَجُلًا فَعَيَّرْتُهُ بِأُمِّهِ فَقَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ يَا أَبَا ذَرٍّ أَعَيَّرْتَهُ بِأُمِّهِ إِنَّكَ امْرُؤٌ فِيكَ جَاهِلِيَّةٌ إِخْوَانُكُمْ خَوَلُكُمْ جَعَلَهُمُ اللّٰهُ تَحْتَ أَيْدِيكُمْ فَمَنْ كَانَ أَخُوهُ تَحْتَ يَدِهِ فَلْيُطْعِمْهُ مِمَّا يَأْكُلُ وَلْيُلْبِسْهُ مِمَّا يَلْبَسُ وَلاَ تُكَلِّفُوهُمْ مَا يَغْلِبُهُمْ فَإِنْ كَلَّفْتُمُوهُمْ فَأَعِينُوهُمْ

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شخص کو (جو میرا غلام تھا) گالی دی یعنی اس کو اس کی ماں سے غیرت و عار دلائی تھی (یہ خبر) نبی ﷺ (کو پہنچی تو آپ) نے مجھ سے فرمایا: "اے ابوذر! کیا تم نے اسے اس کی ماں سے غیرت و عار دلائی ہے؟ بے شک تم ایسے آدمی ہو کہ (ابھی تک) تم میں جاہلیت (کا اثر باقی) ہے۔ تمہارے غلام تمہارے بھائی ہیں۔ ان کو اللہ نے تمہارے قبضے میں دیدیا۔ پس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جس شخص کا بھائی اس کے قبضہ میں ہو اسے چاہیے کہ جو خود کھائے اسے بھی کھلائے اور جو خود پہنے اس کو بھی پہنائے اور (دیکھو) اپنے غلاموں سے اس کام کو (کرنے کا) نہ کہو جو ان پر شاق ہو اور جو ایسے کام کی ان کو تکلیف دو تو خود بھی ان کی مدد کرو۔"

بَابٌ : ﴿ وَإِنْ طَائِفَتَانِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اقْتَتَلُوا فَأَصْلِحُوا بَيْنَهُمَا ﴾

اللہ تعالیٰ کا ارشاد کہ "اگر مسلمانوں کے دو گروہ باہم لڑیں تو ان دونوں کے درمیان صلح کروا دو۔" (الحجرات:۹)

(۲۹) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ « إِذَا الْتَقَى الْمُسْلِمَانِ بِسَيْفَيْهِمَا فَالْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَذَا الْقَاتِلُ فَمَا بَالُ الْمَقْتُولِ ؟ قَالَ إِنَّهُ كَانَ حَرِيصًا عَلَى قَتْلِ صَاحِبِهِ »

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "جب دو مسلمان اپنی تلواروں کے ساتھ ملاقات کریں (یعنی لڑیں) تو قاتل اور مقتول (دونوں) دوزخی ہیں۔" میں نے عرض کی یا رسول اللہ! یہ قاتل (کی نسبت جو آپ نے فرمایا اس کی وجہ تو ظاہر) ہے مگر مقتول کا کیا حال ہے (وہ کیوں دوزخ میں جائے گا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اس وجہ سے کہ) وہ اپنے حریف کے قتل کا خواہشمند تھا۔"

بَابٌ : ظُلْمٌ دُونَ ظُلْمٍ

ایک ظلم دوسرے ظلم سے کم (زیادہ ہوتا) ہے

(۳۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿ الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ ﴾ قَالَ أَصْحَابُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَيُّنَا لَمْ يَظْلِمْ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّ وَجَلَّ ﴿ إِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيمٌ ﴾

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب یہ آیت کہ "جو لوگ ایمان لائے اور انھوں نے اپنے ایمان کو ظلم کے ساتھ خلط ملط نہیں کیا۔" (الانعام: ۸۲) نازل ہوئی تو رسول اللہ ﷺ کے اصحاب (بہت گھبرائے) اور کہنے لگے کہ ہم میں سے کون ایسا ہے جس نے ظلم نہیں کیا؟ تو اللہ بزرگ و برتر نے یہ آیت "یقیناً شرک بہت بڑا ظلم ہے۔" (لقمان: ۱۳) نازل فرمائی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ عَلَامَاتِ الْمُنَافِقِ

منافق کی پہچان (کیا ہے)؟

(۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « آيَةُ الْمُنَافِقِ ثَلَاثٌ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَإِذَا وَعَدَ أَخْلَفَ وَإِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "منافق کی تین خصلتیں ہیں۔ (۱) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۲) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۳) جب (اس کے پاس) امانت رکھی جائے تو (اس میں) خیانت کرے۔"

(۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ « أَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ مُنَافِقًا خَالِصًا وَمَنْ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنْهُنَّ كَانَتْ فِيهِ خَصْلَةٌ مِنَ النِّفَاقِ حَتَّى يَدَعَهَا إِذَا اؤْتُمِنَ خَانَ وَ إِذَا حَدَّثَ كَذَبَ وَ إِذَا عَاهَدَ غَدَرَ وَ إِذَا خَاصَمَ فَجَرَ »

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "چار باتیں جس میں ہوں گی وہ خالص منافق ہے اور جس میں ان چاروں میں سے ایک بات ہو گی تو (بھی) اس میں ایک بات نفاق کی (ضرور) ہے تاوقتیکہ اس کو چھوڑ نہ دے۔ (وہ چار باتیں یہ ہیں) (۱) جب امین بنایا جائے تو خیانت کرے (۲) جب بات کرے تو جھوٹ بولے (۳) جب وعدہ کرے تو وعدہ خلافی کرے (۴) جب لڑے تو بے ہودہ گوئی کرے۔"

بَابٌ : قِيَامُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ مِنَ الْإِيمَانِ

شب قدر میں قیام (عبادت) کرنا ایمان میں سے ہے

(۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « مَنْ يَقُمْ لَيْلَةَ الْقَدْرِ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی ایمان (یقین) رکھتے ہوئے، ثواب جان کر، شب قدر میں (عبادت کے لیے) بیدار رہے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ : الْجِهَادُ مِنَ الْإِيمَانِ

اللہ کی راہ میں جہاد کرنا ایمان میں سے ہے

(٣٤) وعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « انْتَدَبَ اللَّهُ لِمَنْ خَرَجَ فِي سَبِيلِهِ لاَ يُخْرِجُهُ إِلاَّ إِيمَانٌ بِي وَ تَصْدِيقُ بِرُسُلِي أَنْ أُرْجِعَهُ بِمَا نَالَ مِنْ أَجْرٍ أَوْ غَنِيمَةٍ أَوْ أُدْخِلَهُ الْجَنَّةَ وَلَوْ لاَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي مَا قَعَدْتُ خَلْفَ سَرِيَّةٍ وَلَوَدِدْتُ أَنِّي أُقْتَلُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ ثُمَّ أُحْيَا ثُمَّ أُقْتَلُ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ، اس شخص کے لیے جو اس کی راہ میں (جہاد کرنے کو) نکلے اور اس کو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھنے اور اس کے پیغمبروں پر ایقان ہی نے (جہاد پر آمادہ کر کے گھر سے) نکالا ہو، اس امر کا ذمہ دار ہو گیا ہے کہ یا تو میں (یعنی اللہ) اسے اس ثواب اور (مال) غنیمت کے ساتھ واپس کروں گا جو اس نے جہاد میں پایا ہے یا اسے (شہید بنا کر) جنت میں داخل کر دوں گا۔ اور (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ) اگر میں اپنی امت پر دشوار نہ سمجھتا تو (کبھی) کسی سریہ (یعنی جس جنگ میں رسول اللہ ﷺ شریک نہ تھے)، سے بھی پیچھے نہ رہتا اور میں (یعنی نبی ﷺ) یقیناً اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ اللہ کی راہ میں مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں پھر زندہ کیا جاؤں، پھر مارا جاؤں۔"

بَابٌ : تَطَوُّعُ قِيَامِ رَمَضَانَ مِنَ الْإِيمَانِ

ماہ رمضان میں نوافل (یعنی تراویح پڑھنا) ایمان میں سے ہے

(٣٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ « مَنْ قَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رمضان میں، ایمان رکھتے ہوئے اور ثواب سمجھ کر عبادت (یعنی نماز تراویح پڑھا) کرے تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ صَوْمِ رَمَضَانَ احْتِسَابًا مِنَ الْإِيمَانِ

ثواب جان کر ماہ رمضان کے روزے رکھنا ایمان میں سے ہے

(۳۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « مَنْ صَامَ رَمَضَانَ إِيمَانًا وَاحْتِسَابًا غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ماہ رمضان میں ایماندار ہو کر اور ثواب سمجھ کر روزے رکھے تو اسکے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔"

بَابٌ : الدِّينُ يُسْرٌ

اسلام بہت آسان دین ہے

(۳۷) وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ « إِنَّ الدِّينَ يُسْرٌ وَلَنْ يُشَادَّ الدِّينَ أَحَدٌ إِلَّا غَلَبَهُ فَسَدِّدُوا وَقَارِبُوا وَأَبْشِرُوا وَاسْتَعِينُوا بِالْغَدْوَةِ وَالرَّوْحَةِ وَشَيْءٍ مِنَ الدُّلْجَةِ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "دین بہت آسان ہے اور جو شخص دین میں سختی کرے گا تو وہ اس پر غالب آجائے گا۔ (نتیجتاً خود پیدا کردہ سختی کا متحمل نہیں ہو سکے گا) پس تم لوگ راست و میانہ روی اختیار کرو اور (ایک دوسرے سے) قریب رہو اور خوش ہو جاؤ (کہ تمہیں ایسا آسان دین ملا ہے) اور صبح اور دوپہر کے بعد اور کچھ دیر رات میں عبادت کرنے سے قوت حاصل کرو۔

بَابٌ : الصَّلَاةُ مِنَ الْإِيمَانِ

نماز (قائم کرنا) ایمان میں سے ہے

(۳۸) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ « كَانَ أَوَّلَ مَا قَدِمَ الْمَدِينَةَ نَزَلَ عَلَى أَجْدَادِهِ أَوْ قَالَ أَخْوَالِهِ مِنَ الْأَنْصَارِ وَأَنَّهُ صَلَّى قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ شَهْرًا أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا وَكَانَ يُعْجِبُهُ أَنْ تَكُونَ قِبْلَتُهُ قِبَلَ الْبَيْتِ وَأَنَّهُ صَلَّى أَوَّلَ صَلَاةٍ صَلَّاهَا صَلَاةَ الْعَصْرِ وَصَلَّى مَعَهُ قَوْمٌ فَخَرَجَ رَجُلٌ مِمَّنْ صَلَّى مَعَهُ فَمَرَّ عَلَى أَهْلِ مَسْجِدٍ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَهُمْ رَاكِعُونَ فَقَالَ أَشْهَدُ بِاللّٰهِ لَقَدْ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ مَكَّةَ فَدَارُوا كَمَا هُمْ قِبَلَ الْبَيْتِ وَكَانَتِ الْيَهُودُ قَدْ أَعْجَبَهُمْ إِذْ كَانَ يُصَلِّي قِبَلَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ وَأَهْلُ الْكِتَابِ ، فَلَمَّا وَلَّى وَجْهَهُ قِبَلَ الْبَيْتِ أَنْكَرُوا ذٰلِكَ »

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (جب ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لائے تو پہلے اپنے دو ددھیال یا ننھیال میں، جو انصار سے تھے ان کے ہاں اترے اور آپ ﷺ نے (مدینہ آنے کے بعد) سولہ مہینے یا سترہ مہینے بیت المقدس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی مگر آپ کو یہ اچھا معلوم ہوتا تھا کہ آپ کا قبلہ کعبہ کی طرف ہو جائے (چنانچہ ہو گیا) اور سب سے پہلی نماز جو آپ ﷺ نے (کعبہ کی طرف) پڑھی، عصر کی نماز تھی اور آپ ﷺ کے ہمراہ کچھ لوگ نماز میں شریک تھے۔ ان میں سے ایک شخص نکلا اور کسی مسجد کے قریب سے گزرا تو دیکھا کہ وہ لوگ (بیت المقدس کی طرف) نماز پڑھ رہے تھے تو اس نے کہا کہ میں اللہ تعالیٰ کو گواہ کر کے کہتا ہوں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ مکہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھی ہے۔ (یہ سنتے ہی) وہ لوگ جس حالت میں تھے اسی حالت میں کعبہ کی طرف گھوم گئے اور جب آپ ﷺ بیت المقدس کی طرف نماز پڑھتے تھے تو یہود اور (جملہ) اہل کتاب بہت خوش ہوتے تھے مگر جب آپ ﷺ نے اپنا منہ کعبہ کی طرف پھیر لیا تو یہ انہیں بہت ناگوار گزرا۔

بَابُ حُسْنُ إِسْلَامِ الْمَرْءِ

آدمی کے اسلام کی خوبی (کا کیا نتیجہ ہوتا ہے؟)

(۳۹) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ « إِذَا أَسْلَمَ الْعَبْدُ فَحَسُنَ إِسْلَامُهُ يُكَفِّرُ اللّٰهُ عَنْهُ كُلَّ سَيِّئَةٍ كَانَ زَلَفَهَا وَكَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ الْقِصَاصُ الْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا إِلَى سَبْعِ مِائَةِ ضِعْفٍ وَالسَّيِّئَةُ بِمِثْلِهَا إِلاَّ أَنْ يَتَجَاوَزَ اللّٰهُ عَنْهَا »

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "جب آدمی مسلمان ہو جاتا ہے اور اس کا اسلام اچھا (خوب سے خوب تر اور مضبوط) ہو جاتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس کے تمام گناہوں کو جن کا اس نے ارتکاب کیا تھا، معاف کر دیتا ہے اور اس کے بعد (پھر)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

معاوضہ (کا سلسلہ شروع) ہوتا ہے کہ نیکی کا بدلہ اس کے دس گنا سے سات سو گنا تک اور برائی کا اسی کے موافق (دیا جاتا ہے) مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اس سے درگزر فرمائے۔"

بَابٌ : أَحَبُّ الدِّينِ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ أَدْوَمُهُ

اللہ کو زیادہ محبوب وہ دین (کا کام) ہے جو ہمیشہ (جاری) رہے

(٤٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا وَعِنْدَهَا امْرَأَةٌ قَالَ « مَنْ هٰذِهِ » قَالَتْ فُلَانَةُ تَذْكُرُ مِنْ صَلَاتِهَا قَالَ « مَهْ عَلَيْكُمْ بِمَا تُطِيقُونَ فَوَاللّٰهِ لَا يَمَلُّ اللّٰهُ حَتّٰى تَمَلُّوا وَكَانَ أَحَبَّ الدِّينِ إِلَيْهِ مَا دَاوَمَ عَلَيْهِ صَاحِبُهُ »

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک دفعہ) نبی ﷺ ان کے پاس آئے تو (دیکھا کہ) ان کے پاس کوئی عورت (بیٹھی) تھی۔ آپ ﷺ نے پوچھا: "یہ کون ہے؟" عائشہ رضی اللہ عنہا بولیں کہ یہ فلاں عورت ہے (اور) اس کی نماز (کی کثرت) کا حال بیان کرنے لگیں، تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ٹھہرو (دیکھو) تم اپنے ذمہ اسی قدر (اعمال کی بجاآوری) رکھو جن کی (ہمیشہ کرنے کی) تم کو طاقت ہو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا تاوقتیکہ تم خود (عبادت کرنے سے) تھک جاؤ اور اللہ کے نزدیک (سب سے) زیادہ محبوب وہ دین (کا کام) ہے جس پر اس کا کرنے والا مداومت (ہمیشگی) کرے۔"

بَابُ زِيَادَةِ الْإِيمَانِ وَنُقْصَانِهِ

ایمان کا زیادہ اور کم ہونا (ثابت ہے)

(٤١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ شَعِيرَةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَفِي قَلْبِهِ وَزْنُ بُرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ وَ يَخْرُجُ مِنَ النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ فِي قَلْبِهِ وَزْنُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ »

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہہ دے اور اس کے دل میں ایک جو برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو تو وہ دوزخ سے نکل آئے گا اور جو شخص لا الٰہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں گندم کے ایک دانے کے برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو تو وہ بھی دوزخ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سے نکل آئے گا اور جو شخص لا الہ الا اللہ کہے اور اس کے دل میں ذرے کے برابر نیکی (یعنی ایمان) ہو تو وہ بھی دوزخ سے نکل آئے گا۔"

(٤٢) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً مِنَ الْيَهُودِ قَالَ لَهُ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ آيَةٌ فِي كِتَابِكُمْ تَقْرَءُونَهَا لَوْ عَلَيْنَا مَعْشَرَ الْيَهُودِ نَزَلَتْ لاَتَّخَذْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ عِيدًا قَالَ أَيُّ آيَةٍ هِيَ قَالَ ﴿ اَلْيَوْمَ أَكْمَلْتُ لَكُمْ دِينَكُمْ وَأَتْمَمْتُ عَلَيْكُمْ نِعْمَتِي وَرَضِيتُ لَكُمُ الإِسْلاَمَ دِينًا ﴾ قَالَ عُمَرُ قَدْ عَرَفْنَا ذٰلِكَ الْيَوْمَ وَالْمَكَانَ الَّذِي نَزَلَتْ فِيهِ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ قَائِمٌ بِعَرَفَةَ يَوْمَ جُمُعَةٍ ۞

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک یہودی نے ان سے کہا کہ اے امیر المومنین! آپ کی کتاب (یعنی قرآن) میں ایک ایسی آیت ہے جس کو تم پڑھتے ہو، اگر ہم پر یعنی یہودیوں پر وہ آیت نازل ہوتی تو ہم اس دن کو (جس دن وہ نازل ہوئی بطور) عید منا لیتے۔ امیر المومنین نے پوچھا وہ کونسی آیت ہے؟ یہودی بولا یہ آیت کہ "آج میں (اللہ) نے تمہارے لیے دین کو کامل کر دیا اور تم پر اپنا انعام بھرپور کر دیا اور تمہارے لیے اسلام کے دین ہونے پر رضامند ہو گیا۔" (المائدۃ: ۳)

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سن کر کہنے لگے کہ بیشک ہم نے اس دن کو اور اس مقام کو یاد کر لیا ہے جس میں یہ آیت نبی ﷺ پر نازل ہوئی۔ آپ ﷺ (اس دن) عرفہ میں مقیم تھے اور جمعہ کا دن تھا۔

بَابٌ : الزَّكَاةُ مِنَ الْإِسْلَامِ

زکوۃ ادا کرنا اسلام میں سے ہے

(٤٣) عَنْ طَلْحَةَ بْنِ عُبَيْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِنْ أَهْلِ نَجْدٍ ثَائِرَ الرَّأْسِ نَسْمَعُ دَوِيَّ صَوْتِهِ وَلاَ نَفْقَهُ مَا يَقُولُ حَتَّى دَنَا فَإِذَا هُوَ يَسْأَلُ عَنِ الْإِسْلَامِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « خَمْسُ صَلَوَاتٍ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ » فَقَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا قَالَ « لاَ إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ » قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « وَصِيَامُ رَمَضَانَ » قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهُ قَالَ « لاَ إِلاَّ أَنْ تَطَوَّعَ » قَالَ وَذَكَرَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « الزَّكَاةَ » قَالَ هَلْ عَلَيَّ غَيْرُهَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

قَالَ لَا إِلَّا أَنْ تَطَوَّعَ » قَالَ فَأَدْبَرَ الرَّجُلُ وَهُوَ يَقُولُ وَاللَّهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا وَلَا أَنْقُصُ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ « أَفْلَحَ إِنْ صَدَقَ »

سیدنا طلحہ بن عبید اللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نجد کا رہنے والا، پراگندہ حال، رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا۔ ہم اُس کی آواز کی گنگناہٹ سنتے تھے مگر یہ نہ سمجھ پاتے کہ کیا کہتا ہے؟ یہاں تک کہ جب وہ قریب آیا تو (معلوم ہوا کہ) وہ اسلام کی بابت آپ ﷺ سے پوچھ رہا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دن رات میں پانچ نمازیں ہیں۔" وہ شخص بولا کہ کیا ان کے علاوہ (بھی کوئی) نماز میرے اوپر (فرض) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے (نفل) پڑھے۔" (پھر) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اور ماہِ رمضان کے روزے۔" اس نے عرض کی کہ کیا اس کے علاوہ (اور روزے بھی) میرے اوپر فرض ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے رکھے۔" (سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اس سے زکوٰۃ کا بھی ذکر کیا، اس نے کہا کہ کیا میرے اوپر اس کے علاوہ (اور کوئی صدقہ بھی فرض) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! مگر یہ کہ تو اپنی خوشی سے دے۔" سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہ شخص یہ کہتا ہوا پلٹا کہ اللہ کی قسم! میں ان (مذکورہ فرائض) میں نہ اضافہ کروں گا اور نہ (اس میں) کمی کروں گا۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر یہ سچ کہہ رہا ہے تو کامیاب ہو گیا۔"

بَابٌ : اتِّبَاعُ الْجَنَائِزِ مِنَ الْإِيمَانِ

جنازوں کے پیچھے چل کر جانا ایمان میں سے ہے

(٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنِ اتَّبَعَ جَنَازَةَ مُسْلِمٍ إِيمَانًا وَ احْتِسَابًا وَ كَانَ مَعَهُ حَتَّى يُصَلَّى عَلَيْهَا وَيَفْرُغَ مِنْ دَفْنِهَا فَإِنَّهُ يَرْجِعُ مِنَ الْأَجْرِ بِقِيرَاطَيْنِ كُلُّ قِيرَاطٍ مِثْلُ أُحُدٍ وَمَنْ صَلَّى عَلَيْهَا ثُمَّ رَجَعَ قَبْلَ أَنْ تُدْفَنَ فَإِنَّهُ يَرْجِعُ بِقِيرَاطٍ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی مسلمان کے جنازے کے پیچھے ایمان کا تقاضا اور ثواب سمجھ کر جاتا ہے اور جب تک کہ اس پر نماز نہ پڑھ لے اور اس کے دفن سے فراغت حاصل نہ کر لے، اس کے ہمراہ رہتا ہے تو وہ دو قیراط ثواب کے لے کر لوٹتا ہے (اور ان میں سے) ہر ایک قیراط احد (پہاڑ) کے برابر ہوتا ہے اور جو شخص (صرف) جنازہ پڑھ لے پھر تدفین

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سے پہلے لوٹ آئے تو وہ ایک قیراط ثواب لے کر لوٹتا ہے۔"

بَابٌ : خَوْفُ الْمُؤْمِنِ مِنْ أَنْ يَحْبَطَ عَمَلُهُ وَهُوَ لاَ يَشْعُرُ

مومن کا اس بات سے ڈرنا کہ کہیں اس کی بے خبری میں اس کا عمل اکارت (ضائع) نہ ہو جائے

(٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ « سِبَابُ الْمُسْلِمِ فُسُوقٌ وَقِتَالُهُ كُفْرٌ »

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "مسلمان کو گالی دینا فسق ہے اور اس سے لڑنا کفر ہے۔"

(٤٦) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ يُخْبِرُ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ فَتَلاَحَى رَجُلاَنِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَقَالَ « إِنِّي خَرَجْتُ لِأُخْبِرَكُمْ بِلَيْلَةِ الْقَدْرِ وَإِنَّهُ تَلاَحَى فُلاَنٌ وَ فُلاَنٌ فَرُفِعَتْ وَعَسَى أَنْ يَكُونَ خَيْرًا لَكُمْ الْتَمِسُوهَا فِي السَّبْعِ وَالتِّسْعِ وَالْخَمْسِ »

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ لوگوں کو) شب قدر بتانے کے لیے نکلے مگر (اتفاق سے اس وقت) دو مسلمان باہم لڑ رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اس وقت) میں اس لیے نکلا تھا کہ تمہیں (معین) شب قدر بتا دوں مگر (چونکہ) فلاں اور فلاں باہم لڑے اس لیے (اس کی قطعی خبر دنیا سے) اٹھا لی گئی اور شاید یہی تمہارے حق میں مفید ہو (اب) تم شب قدر کو رمضان کی ستائیسویں اور انتیسویں اور پچیسویں (تاریخوں) میں تلاش کرو۔

بَابُ سُؤَالِ جِبْرِيلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْإِيمَانِ وَالْإِسْلاَمِ وَالْإِحْسَانِ .....

جبرئیل علیہ السلام کا نبی ﷺ سے ایمان، اسلام، احسان اور علم قیامت کی بابت پوچھنا

(٤٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ بَارِزًا يَوْمًا لِلنَّاسِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ مَا الْإِيمَانُ قَالَ« الْإِيمَانُ أَنْ تُؤْمِنَ بِاللّٰهِ وَمَلاَئِكَتِهِ وَكُتُبِهِ وَبِلِقَائِهِ وَرُسُلِهِ وَتُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ » قَالَ مَا الْإِسْلاَمُ قَالَ« الْإِسْلاَمُ أَنْ تَعْبُدَ اللّٰهَ وَلاَ تُشْرِكَ بِهِ شَيْئًا وَتُقِيمَ الصَّلاَةَ وَتُؤَدِّيَ الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَتَصُومَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رَمَضَانَ » قَالَ مَا الْإِحْسَانُ قَالَ « أَنْ تَعْبُدَ اللَّهَ كَأَنَّكَ تَرَاهُ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ تَرَاهُ فَإِنَّهُ يَرَاكَ » قَالَ مَتَى السَّاعَةُ قَالَ « مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ وَسَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّهَا وَ إِذَا تَطَاوَلَ رُعَاةُ الْبُهْمِ فِي الْبُنْيَانِ فِي خَمْسٍ لاَ يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللَّهُ ثُمَّ تَلاَ النَّبِيُّ ﷺ ﴿إِنَّ اللَّهَ عِنْدَهُ عِلْمُ السَّاعَةِ﴾ الآيَةَ ثُمَّ أَدْبَرَ فَقَالَ رُدُّوهُ فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا فَقَالَ « هَذَا جِبْرِيلُ جَاءَ يُعَلِّمُ النَّاسَ دِينَهُمْ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ لوگوں کے سامنے بیٹھے ہوئے تھے کہ یکایک آپ کے سامنے ایک شخص آیا اور اس نے (آپ سے پوچھا کہ ایمان کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ایمان یہ ہے کہ تم اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور اس کی کتابوں پر اور (آخرت میں) اللہ سے ملنے پر اور اللہ کے پیغمبروں پر ایمان لاؤ اور قیامت کا یقین کرو۔" (پھر) اس شخص نے کہا کہ اسلام کیا چیز ہے؟ آپ نے فرمایا: "اسلام یہ ہے کہ تم اللہ تعالیٰ کی عبادت کرو اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ ٹھہراؤ اور نماز قائم کرو اور فرض زکوٰۃ ادا کرو اور رمضان کے روزے رکھو۔ (پھر) اس شخص نے کہا کہ احسان کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "احسان یہ ہے کہ تم اللہ کی عبادت (اس خشوع و خضوع اور خلوص سے) کرو گویا کہ تم اسے دیکھ رہے ہو اور اگر (یہ حالت) نہ نصیب ہو کہ تم اس کو دیکھتے ہو تو یہ خیال رہے کہ وہ تو ضرور تمہیں دیکھتا ہے۔ پھر اس شخص نے کہا کہ قیامت کب ہوگی؟ تو اس کے جواب میں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جس سے یہ بات پوچھی جا رہی ہے وہ خود بھی سائل سے زیادہ اس کو نہیں جانتا، (بلکہ ناواقفی میں دونوں برابر ہیں) اور ہاں میں تم کو اس کی علامتیں بتائے دیتا ہوں کہ (۱) جب لونڈی اپنے سردار کو جنے اور (۲) سیاہ اونٹوں کو چرانے والے اونچی اونچی عمارتیں بنانے لگیں، تو سمجھ لینا کہ قیامت قریب ہے اور قیامت کا علم تو ان پانچ چیزوں میں سے ہے کہ جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا پھر نبی ﷺ نے "بیشک اللہ تعالیٰ ہی کے پاس قیامت کا علم ہے ..... آخر تک" (لقمان: ۳۴) پوری آیت کی تلاوت فرمائی۔ اس کے بعد وہ شخص چلا گیا تو آپ ﷺ نے (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے) فرمایا: "اس کو میرے پاس واپس لاؤ۔" (چنانچہ لوگ اس کے واپس لانے کو گئے) مگر وہاں کسی کو نہ دیکھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ جبریل علیہ السلام تھے، لوگوں کو ان کے دین کی تعلیم دینے آئے تھے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ فَضْلِ مَنِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ

اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو اپنے دین کی خاطر (مشتبہ چیزوں سے) علیحدہ ہو جائے

(٤٨) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ «الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَبَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ لاَ يَعْلَمُهَا كَثِيرٌ مِنَ النَّاسِ فَمَنِ اتَّقَى الْمُشَبَّهَاتِ اسْتَبْرَأَ لِدِينِهِ وَعِرْضِهِ وَمَنْ وَقَعَ فِي الشُّبُهَاتِ كَرَاعٍ يَرْعَى حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ أَلاَ وَإِنَّ لِكُلِّ مَلِكٍ حِمًى أَلاَ إِنَّ حِمَى اللَّهِ فِي أَرْضِهِ مَحَارِمُهُ أَلاَ وَإِنَّ فِي الْجَسَدِ مُضْغَةً إِذَا صَلَحَتْ صَلَحَ الْجَسَدُ كُلُّهُ وَإِذَا فَسَدَتْ فَسَدَ الْجَسَدُ كُلُّهُ أَلاَ وَهِيَ الْقَلْبُ»

سیدنا نعمان بن بشیر کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: "حلال ظاہر ہے اور حرام (بھی) ظاہر ہے اور ان دونوں کے درمیان مشتبہ چیزیں ہیں کہ جن کو بہت سے لوگ نہیں جانتے۔ پس جو شخص مشتبہ چیزوں سے بچ گیا تو اس نے اپنے دین اور اپنی آبرو کو بچا لیا اور جو شخص مشتبہ چیزوں میں ملوث ہو گیا (تو وہ) مثل اس چرواہے کے ہے جو سلطانی چراگاہ کے قریب چراتا ہے عین ممکن ہے کہ وہ (اپنے مویشی) اس میں چھوڑ دے۔ (اے لوگو!) آگاہ رہو کہ ہر بادشاہ کی ایک چراگاہ ہے، آگاہ ہو جاؤ کہ اللہ تعالیٰ کی چراگاہ اس کی زمین میں اس کی حرام کی ہوئی چیزیں ہیں اور خبردار ہو جاؤ کہ بدن میں ایک ٹکڑا گوشت کا ہے، جب وہ سنور جاتا ہے تو تمام بدن سنور جاتا ہے اور جب وہ بگڑ جاتا ہے تو سارا بدن خراب ہو جاتا ہے (خوب) سن لو! وہ ٹکڑا دل ہے۔

بَابٌ : أَدَاءُ الْخُمُسِ مِنَ الْإِيمَانِ

خمس (مال غنیمت کے پانچویں حصہ) کا ادا کرنا ایمان میں سے ہے

(٤٩) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ وَفْدَ عَبْدِالْقَيْسِ لَمَّا أَتَوُا النَّبِيَّ ﷺ قَالَ «مَنِ الْقَوْمُ أَوْ مَنِ الْوَفْدُ» قَالُوا رَبِيعَةُ قَالَ «مَرْحَبًا بِالْقَوْمِ أَوْ بِالْوَفْدِ غَيْرَ خَزَايَا وَلاَ نَدَامَى» فَقَالُوا يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّا لاَ نَسْتَطِيعُ أَنْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نَأْتِيكَ إِلَّا فِي الشَّهْرِ الْحَرَامِ وَبَيْنَنَا وَبَيْنَكَ هَذَا الْحَيُّ مِنْ كُفَّارِ مُضَرَ فَمُرْنَا بِأَمْرٍ فَصْلٍ نُخْبِرْ بِهِ مَنْ وَرَاءَنَا وَنَدْخُلْ بِهِ الْجَنَّةَ وَسَأَلُوهُ عَنِ الْأَشْرِبَةِ فَأَمَرَهُمْ بِأَرْبَعٍ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ أَمَرَهُمْ بِالْإِيمَانِ بِاللَّهِ وَحْدَهُ قَالَ « أَتَدْرُونَ مَا الْإِيمَانُ بِاللَّهِ وَحْدَهُ » قَالُوا اللَّهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ « شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ وَإِقَامُ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وَصِيَامُ رَمَضَانَ وَأَنْ تُعْطُوا مِنَ الْمَغْنَمِ الْخُمُسَ وَنَهَاهُمْ عَنْ أَرْبَعٍ عَنِ الْحَنْتَمِ وَالدُّبَّاءِ وَالنَّقِيرِ وَالْمُزَفَّتِ وَرُبَّمَا قَالَ الْمُقَيَّرِ وَقَالَ احْفَظُوهُنَّ وَأَخْبِرُوا بِهِنَّ مَنْ وَرَاءَكُمْ »

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (قبیلہ) عبدالقیس کے لوگ جب نبی ﷺ کے پاس آئے تو آپ نے (ان سے) فرمایا کہ: "یہ کونسی قوم یا (یہ پوچھا کہ) کونسی جماعت ہے؟" وہ بولے کہ (ہم) ربیعہ (کے خاندان) سے (ہیں) آپ نے فرمایا: "قوم یا وفد کا آنا مبارک ہو، تم ذلیل ہو گے نہ شرمسار۔" پھر ان لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہم سوا ماہ حرام کے (کسی اور وقت میں) آپ کے پاس نہیں آ سکتے (اس لیے کہ) ہمارے اور آپ ﷺ کے درمیان کفار کا قبیلہ مضر رہتا ہے (ان سے ہمیں اندیشہ ہے) لہٰذا آپ ہمیں کوئی ٹھوس بات (خلاصۂ احکام) بتا دیجیے کہ ہم اپنے پیچھے والوں کو (بھی) اس کی اطلاع کر دیں اور ہم سب اس (پر عمل کرنے) سے جنت میں داخل ہو جائیں اور ان لوگوں نے آپ ﷺ سے پینے کی چیزوں کی بابت (بھی) پوچھا کہ (کونسی حلال ہیں اور کونسی حرام) تو آپ ﷺ نے انھیں چار باتوں کا حکم دیا اور چار باتوں سے منع کیا۔ (۱) ان کو حکم دیا صرف اللہ پر ایمان لانے کا (یہ کہہ کر) فرمایا: "تم لوگ جانتے ہو کہ صرف اللہ پر ایمان لانا (کس طرح پر ہوتا) ہے؟" تو انھوں نے کہا کہ اللہ اور اس کا رسول خوب واقف ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: "اس بات کی گواہی دینا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود (حقیقی) نہیں اور یہ کہ محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں۔ (ان کو حکم دیا) نماز پڑھنے کا۔ زکوٰۃ دینے کا۔ رمضان کے روزے رکھنے کا اور (حکم دیا) اس بات کا کہ مال غنیمت کا پانچواں حصہ (بیت المال میں) دے دیا کرو اور چار چیزوں (یعنی چار قسم کے برتنوں میں پانی یا اور کوئی چیز پینے) سے منع کیا۔ (۱) سبز لاکھی مرتبان سے (۲) کدو کے تونبے سے (۳) کریدے ہوئے لکڑی کے برتن (۴) روغنی برتن سے اور کبھی (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ) مقیر کہا کرتے تھے اور آپ ﷺ نے فرمایا: "ان باتوں کو یاد کر لو اور اپنے پیچھے والوں کو اس کی تبلیغ کر دو۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَا جَاءَ اَنَّ الْاَعْمَالَ بِالنِّيَّةِ

(حدیث میں) آیا ہے کہ اعمال (کی قبولیت) نیت پر (موقوف) ہے

(۵۰) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيثُ إِنَّمَا الْأَعْمَالُ بِالنِّيَّةِ وَقَدْ تَقَدَّمَ فِي أَوَّلِ الْكِتَابِ وَزَادَ هُنَا بَعْدَ قَوْلِهِ: « وَإِنَّمَا لِكُلِّ امْرِئٍ مَا نَوَى فَمَنْ كَانَتْ هِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ وَرَسُولِهِ فَهِجْرَتُهُ إِلَى اللّٰهِ » وَسَرَدَ بَاقِيَ الْحَدِيثِ ۔

سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اعمال (کے نتیجے) نیت کے موافق (ہوتے) ہیں اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (حدیث:۱) اور (یہاں) اس میں یہ زیادہ ہے کہ (نبی ﷺ نے فرمایا): "اور ہر شخص کے لیے وہی ہے جو وہ نیت کرے۔ لہٰذا جس کی ہجرت اللہ اور اس کے رسول کے لیے ہوگی تو (اللہ کے ہاں) اس کی ہجرت اسی (کام) کے لیے (لکھی جاتی) ہے جس کے لیے اس نے ہجرت کی۔"

(۵۱) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « إِذَا أَنْفَقَ الرَّجُلُ عَلَى أَهْلِهِ يَحْتَسِبُهَا فَهُوَ لَهُ صَدَقَةٌ »

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب مرد اپنے اہل و عیال پر ثواب سمجھ کر خرچ کرے تو وہ اس کے حق میں صدقہ (کا حکم رکھتا) ہے۔"

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الدِّينُ النَّصِيحَةُ

نبی ﷺ کا فرمانا کہ دین خیر خواہی (کا نام) ہے

(۵۲) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى إِقَامِ الصَّلَاةِ وَإِيتَاءِ الزَّكَاةِ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ ۔

سیدنا جریر بن عبداللہ بجلی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ ادا کرنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کے اقرار پر بیعت کی۔

(۵۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ قُلْتُ أُبَايِعُكَ عَلَى الْإِسْلَامِ فَشَرَطَ عَلَيَّ وَالنُّصْحِ لِكُلِّ مُسْلِمٍ فَبَايَعْتُهُ عَلَى هَذَا ۔

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور کہا کہ آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کرنا چاہتا ہوں، تو آپ ﷺ نے مجھے اسلام پر قائم رہنے اور ہر مسلمان کی خیر خواہی کرنے کی شرط عائد کی۔ پس اسی پر میں نے آپ ﷺ سے بیعت کی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْعِلْمِ

علم کا بیان

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت کا بیان

(٥٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَجْلِسٍ يُحَدِّثُ الْقَوْمَ جَاءَهُ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ مَتَى السَّاعَةُ فَمَضَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُحَدِّثُ فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ سَمِعَ مَا قَالَ فَكَرِهَ مَا قَالَ وَقَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ لَمْ يَسْمَعْ حَتَّى إِذَا قَضَى حَدِيثَهُ قَالَ أَيْنَ أُرَاهُ السَّائِلُ عَنِ السَّاعَةِ قَالَ هَا أَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا ضُيِّعَتِ الْأَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ قَالَ كَيْفَ إِضَاعَتُهَا قَالَ إِذَا وُسِّدَ الْأَمْرُ إِلَى غَيْرِ أَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) اس حالت میں کہ نبی ﷺ مجلس میں لوگوں سے (کچھ) بیان کر رہے تھے کہ ایک اعرابی آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے پوچھا کہ قیامت کب (قائم) ہوگی؟ تو رسول اللہ ﷺ (نے کچھ جواب نہ دیا اور اپنی بات) بیان کرتے رہے۔ اس پر کچھ لوگوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے اس کا کہنا سن (تو) لیا مگر (چونکہ) اس کی بات آپ کو بری محسوس ہوئی اس لیے آپ نے جواب نہیں دیا اور کچھ لوگوں نے کہا کہ (یہ بات نہیں ہے) بلکہ آپ نے سنا ہی نہیں، یہاں تک کہ جب آپ ﷺ اپنی بات ختم کر چکے تو فرمایا: "کہاں ہے" میں سمجھتا ہوں کہ اس کے بعد یہ لفظ تھے "قیامت کا پوچھنے والا؟" تو سائل نے کہا یا رسول اللہ! میں (یہاں) ہوں۔ تو آپ نے فرمایا کہ جس وقت امانت ضائع کر دی جائے تو قیامت کا انتظار کرنا (سمجھو قیامت آیا ہی چاہتی ہے)۔" اس نے پوچھا کہ امانت کا ضائع کرنا کس طرح ہوگا؟ فرمایا: "جب کام (معاملہ) نا قابل (نااہل) کے سپرد کیا جائے تو قیامت کا انتظار کرنا۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَنْ رَفَعَ صَوْتَهُ بِالْعِلْمِ

جو شخص علم (کو بیان کرنے) میں اپنی آواز بلند کرے

(۵۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَخَلَّفَ عَنَّا النَّبِيُّ ﷺ فِي سَفْرَةٍ سَافَرْنَاهَا فَأَدْرَكَنَا وَقَدْ أَرْهَقَتْنَا الصَّلَاةُ وَنَحْنُ نَتَوَضَّأُ فَجَعَلْنَا نَمْسَحُ عَلَى أَرْجُلِنَا فَنَادَى بِأَعْلَى صَوْتِهِ وَيْلٌ لِلْأَعْقَابِ مِنَ النَّارِ مَرَّتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا ۞

سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک سفر میں، جو ہم نے نبی ﷺ کی رفاقت میں کیا تھا، نبی ﷺ ہم سے پیچھے رہ گئے۔ پھر آپ ﷺ ہم سے اس حال میں ملے کہ نماز میں ہم نے دیر کر دی تھی اور ہم وضو کر رہے تھے تو (جلدی کی وجہ سے) ہم اپنے پیروں پر پانی لگانے لگے (کیونکہ دھونے میں دیر ہوتی) پس آپ ﷺ نے اپنی بلند آواز سے دو مرتبہ یا تین مرتبہ فرمایا: "ایڑیوں کو آگ کے (عذاب) سے خرابی (ہونے والی) ہے (یعنی خشک رہنے کی صورت میں)۔"

بَابُ طَرْحِ الْإِمَامِ الْمَسْأَلَةَ عَلَى أَصْحَابِهِ لِيَخْتَبِرَ مَا عِنْدَهُمْ مِنَ الْعِلْمِ

امام کا اپنے ساتھیوں کی علمی آزمائش کے لیے سوال کرنا

(۵۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً لَا يَسْقُطُ وَرَقُهَا وَإِنَّهَا مَثَلُ الْمُسْلِمِ حَدِّثُونِي مَا هِيَ قَالَ فَوَقَعَ النَّاسُ فِي شَجَرِ الْبَوَادِي قَالَ عَبْدُاللّٰهِ فَوَقَعَ فِي نَفْسِي أَنَّهَا النَّخْلَةُ فَاسْتَحْيَيْتُ ثُمَّ قَالُوا حَدِّثْنَا مَا هِيَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ هِيَ النَّخْلَةُ ۞

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے کہ اس کا پتہ جھڑ نہیں ہوتا اور وہ مسلمان کے مشابہ ہے، تو تم مجھے بتاؤ کہ وہ کونسا درخت ہے؟" تو لوگ جنگلی درختوں (کے خیال) میں پڑ گئے۔ عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میرے دل میں آیا کہ وہ کھجور کا درخت ہے، مگر میں (کہتے ہوئے) شرما گیا، بالآخر صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! آپ ہی ہمیں بتایئے کہ وہ کونسا درخت ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ کھجور کا درخت ہے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ : الْقِرَاءَةُ وَالْعَرْضُ عَلَى الْمُحَدِّثِ

(حدیث کا خود) پڑھنا اور (پڑھ کر) محدث کو سنانا

(٥٧) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْمَسْجِدِ دَخَلَ رَجُلٌ عَلَى جَمَلٍ فَأَنَاخَهُ فِي الْمَسْجِدِ ثُمَّ عَقَلَهُ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ أَيُّكُمْ مُحَمَّدٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ مُتَّكِئٌ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِمْ فَقُلْنَا هٰذَا الرَّجُلُ الْأَبْيَضُ الْمُتَّكِئُ فَقَالَ لَهُ الرَّجُلُ يَا ابْنَ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ قَدْ أَجَبْتُكَ فَقَالَ الرَّجُلُ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنِّي سَائِلُكَ فَمُشَدِّدٌ عَلَيْكَ فِي الْمَسْأَلَةِ فَلَا تَجِدْ عَلَيَّ فِي نَفْسِكَ فَقَالَ سَلْ عَمَّا بَدَا لَكَ فَقَالَ أَسْأَلُكَ بِرَبِّكَ وَرَبِّ مَنْ قَبْلَكَ آللّٰهُ أَرْسَلَكَ إِلَى النَّاسِ كُلِّهِمْ فَقَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نُصَلِّيَ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسَ فِي الْيَوْمِ وَاللَّيْلَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ نَصُومَ هٰذَا الشَّهْرَ مِنَ السَّنَةِ قَالَ اللّٰهُمَّ نَعَمْ قَالَ أَنْشُدُكَ بِاللّٰهِ آللّٰهُ أَمَرَكَ أَنْ تَأْخُذَ هٰذِهِ الصَّدَقَةَ مِنْ أَغْنِيَائِنَا فَتَقْسِمَهَا عَلَى فُقَرَائِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اللّٰهُمَّ نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ آمَنْتُ بِمَا جِئْتَ بِهِ وَأَنَا رَسُولُ مَنْ وَرَائِي مِنْ قَوْمِي وَأَنَا ضِمَامُ بْنُ ثَعْلَبَةَ أَخُو بَنِي سَعْدِ بْنِ بَكْرٍ ۝

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مسجد میں بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص اونٹ پر (سوار) آیا اور اس نے اپنے اونٹ کو مسجد میں (لا کر) بٹھا کر اس کے پاؤں باندھ دیے، پھر اس نے صحابہ رضی اللہ عنہم سے دریافت کیا تم میں سے محمد (ﷺ) کون ہیں؟ اور (اس وقت) نبی ﷺ صحابہ رضی اللہ عنہم کے درمیان تکیہ لگائے بیٹھے تھے، تو ہم لوگوں نے کہا یہ مرد صاف رنگ تکیہ لگائے ہوئے (جو بیٹھے ہیں انہی کا نام نامی محمد ﷺ ہے)۔ پھر اس شخص نے آپ سے کہا کہ اے عبدالمطلب کے بیٹے! نبی ﷺ نے فرمایا: "(کہہ) میں سن رہا ہوں۔" اس نے کہا کہ میں آپ سے (کچھ) پوچھنے والا ہوں اور (پوچھنے میں) آپ پر سختی کروں گا تو آپ اپنے دل میں میرے اوپر ناخوش نہ ہونا۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو تیری سمجھ میں آئے پوچھ لے۔ وہ بولا کہ میں آپ کو آپ کے پروردگار اور آپ سے پہلے لوگوں کے پروردگار کی قسم دے کر پوچھتا ہوں (سچ بتایئے) کہ کیا اللہ نے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

آپ کو تمام آدمیوں کی طرف (پیغمبر بنا کر) بھیجا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ہاں (بیشک مجھے پیغمبر بنا کر بھیجا گیا ہے)۔" پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا دن رات میں پانچ نمازوں کے پڑھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ہاں۔ پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا اس مہینے (یعنی رمضان) کے روزے رکھنے کا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے؟ آپ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ہاں۔ پھر اس نے کہا کہ میں آپ کو اللہ کی قسم دیتا ہوں (سچ بتایئے) کیا اللہ نے آپ کو حکم دیا ہے کہ آپ یہ صدقہ ہمارے مال داروں سے لیں اور اسے ہمارے مستحقین پر تقسیم کریں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی قسم! ہاں۔" اس کے بعد وہ شخص کہنے لگا کہ میں اس (شریعت) پر ایمان لایا، جو آپ ﷺ لائے ہیں اور میں اپنی قوم کے ان لوگوں کا جو میرے پیچھے ہیں، بھیجا ہوا (نمائندہ) ہوں اور میں ضمام بن ثعلبہ (رضی اللہ عنہ) ہوں (قبیلہ) بنی سعد بن بکر سے تعلق رکھتا ہوں۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ فِي الْمُنَاوَلَةِ وَ كِتَابِ أَهْلِ الْعِلْمِ بِالْعِلْمِ إِلَى الْبُلْدَانِ

"المناولہ" کے بارے میں اور اہل علم کا علم یا علم کی باتیں لکھ کر شہر والوں کو دے دینا

(۵۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ بَعَثَ بِكِتَابِهِ رَجُلاً وَأَمَرَهُ أَنْ يَدْفَعَهُ إِلَى عَظِيمِ الْبَحْرَيْنِ فَدَفَعَهُ عَظِيمُ الْبَحْرَيْنِ إِلَى كِسْرَى فَلَمَّا قَرَأَهُ مَزَّقَهُ فَحَسِبْتُ أَنَّ ابْنَ الْمُسَيَّبِ قَالَ فَدَعَا عَلَيْهِمْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُمَزَّقُوا كُلَّ مُمَزَّقٍ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنا ایک خط ایک شخص کے ہاتھ بھیجا اور اسے حکم دیا کہ یہ خط بحرین کے حاکم کو دیدے۔ (چنانچہ اس نے دے دیا) اور بحرین کے حاکم نے اس کو کسریٰ (شاہ ایران) تک پہنچا دیا۔ پھر جب (کسریٰ نے) اس کو پڑھا تو (اپنی بدبختی سے) اس کو چاک کر ڈالا۔ (سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (یہ سن کر) ان لوگوں کو بددعا دی کہ "وہ (لوگ بھی) بالکل (اسی طرح) ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔"

(۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَتَبَ النَّبِيُّ ﷺ كِتَابًا أَوْ أَرَادَ أَنْ يَكْتُبَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّهُمْ لاَ يَقْرَءُونَ كِتَابًا إِلاَّ مَخْتُومًا فَاتَّخَذَ خَاتَمًا مِنْ فِضَّةٍ نَقْشُهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى بَيَاضِهِ فِي يَدِهِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک خط (شاہ روم یا ایران) کو لکھایا لکھنے کا ارادہ کیا تو آپ سے یہ کہا گیا کہ وہ لوگ بے مہر کا خط نہیں پڑھتے، (یعنی اس کو وقعت نہیں دیتے)۔ چنانچہ آپ ﷺ نے چاندی کی ایک انگوٹھی بنوائی اس میں "محمد رسول اللہ" کندہ تھا۔ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایسا محسوس ہو رہا ہے) گویا میں (اب بھی) آپ ﷺ کے ہاتھ مبارک میں اس کی سفیدی کی طرف دیکھ رہا ہوں۔

(٦٠) عَنْ أَبِي وَاقِدٍ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَيْنَمَا هُوَ جَالِسٌ فِي الْمَسْجِدِ وَالنَّاسُ مَعَهُ إِذْ أَقْبَلَ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ فَأَقْبَلَ اثْنَانِ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَذَهَبَ وَاحِدٌ قَالَ فَوَقَفَا عَلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَرَأَى فُرْجَةً فِي الْحَلْقَةِ فَجَلَسَ فِيهَا وَأَمَّا الْآخَرُ فَجَلَسَ خَلْفَهُمْ وَأَمَّا الثَّالِثُ فَأَدْبَرَ ذَاهِبًا فَلَمَّا فَرَغَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَلَا أُخْبِرُكُمْ عَنِ النَّفَرِ الثَّلَاثَةِ أَمَّا أَحَدُهُمْ فَآوَى إِلَى اللَّهِ فَآوَاهُ اللَّهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَاسْتَحْيَا فَاسْتَحْيَا اللَّهُ مِنْهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَأَعْرَضَ فَأَعْرَضَ اللَّهُ عَنْهُ *

سیدنا ابو واقد لیثی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک دن) اس حالت میں کہ رسول اللہ ﷺ مسجد میں تشریف فرما تھے اور لوگ آپ ﷺ کے پاس (بغرض استفادہ) بیٹھے ہوئے تھے، تین اشخاص آئے تو (ان میں سے) دو رسول اللہ ﷺ کے سامنے آگئے اور ایک چلا گیا (ابو واقد رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ وہ دونوں (کچھ دیر) رسول اللہ ﷺ کے پاس کھڑے رہے پھر ان میں سے ایک نے حلقہ میں گنجائش دیکھی تو وہ وہاں بیٹھ گیا اور دوسرا سب کے پیچھے (جہاں مجلس ختم ہوتی تھی) بیٹھ گیا اور تیسرا تو واپس ہی چلا گیا۔ پس جب رسول اللہ ﷺ نے (وعظ سے) فراغت پائی تو (صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر) فرمایا: "کیا میں تمہیں تین آدمیوں کی حالت نہ بتاؤں کہ ان میں سے ایک نے اللہ کی طرف رجوع کیا اور اللہ نے اس کو جگہ دی اور دوسرا شرمایا تو اللہ نے (بھی) اس سے حیا کی اور تیسرے نے منہ پھیرا تو اللہ نے (بھی) اس سے اعراض فرمایا۔"

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ رُبَّ مُبَلَّغٍ أَوْعَى مِنْ سَامِعٍ

نبی ﷺ کا فرمانا کہ بسا اوقات وہ شخص جسے (بالواسطہ) حدیث پہنچائی جائے، (براہ راست) سننے والے کی بہ نسبت زیادہ یاد رکھنے والا ہوتا ہے

(٦١) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَعَدَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى بَعِيرِهِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَأَمْسَكَ إِنْسَانٌ بِخِطَامِهِ أَوْ بِزِمَامِهِ قَالَ أَيُّ يَوْمٍ هَذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ سِوَى اسْمِهِ قَالَ أَلَيْسَ يَوْمَ النَّحْرِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَأَيُّ شَهْرٍ هَذَا فَسَكَتْنَا حَتَّى ظَنَنَّا أَنَّهُ سَيُسَمِّيهِ بِغَيْرِ اسْمِهِ فَقَالَ أَلَيْسَ بِذِي الْحِجَّةِ قُلْنَا بَلَى قَالَ فَإِنَّ دِمَاءَكُمْ وَأَمْوَالَكُمْ وَأَعْرَاضَكُمْ بَيْنَكُمْ حَرَامٌ كَحُرْمَةِ يَوْمِكُمْ هَذَا فِي شَهْرِكُمْ هَذَا فِي بَلَدِكُمْ هَذَا لِيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ فَإِنَّ الشَّاهِدَ عَسَى أَنْ يُبَلِّغَ مَنْ هُوَ أَوْعَى لَهُ مِنْهُ*

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ آپ ﷺ اپنے اونٹ پر بیٹھے تھے اور ایک شخص اس کی نکیل پکڑے ہوئے تھا، آپ نے (صحابہ رضی اللہ عنہم سے مخاطب ہو کر) فرمایا: "یہ کونسا دن ہے؟" تو ہم چپ رہے، یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ عنقریب آپ ﷺ اس کے (اصلی) نام کے سوا کچھ اور (نام اس کا) بتائیں گے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا یہ قربانی کا دن نہیں ہے؟" ہم نے عرض کی کہ ہاں۔ پھر آپ نے پوچھا: "یہ کونسا مہینہ ہے؟" تو ہم نے پھر سکوت کیا یہاں تک کہ ہم نے خیال کیا کہ شاید آپ ﷺ اس کا نام بدل کر بتائیں گے تو آپ نے فرمایا: "کیا یہ ذوالحجہ نہیں ہے؟" ہم نے عرض کی ہاں۔ (اس کے بعد) آپ ﷺ نے فرمایا: "یقیناً تمہارے خون اور تمہارے مال اور تمہاری عزتیں آپس میں ایسے ہی حرام ہیں جیسے تمہارے اس دن میں، تمہارے اس مہینہ میں، تمہارے اس شہر میں حرام (سمجھے جاتے) ہیں، چاہیے کہ (جو لوگ) حاضر (ہیں وہ) ان کو یہ خبر پہنچا دیں جو یہاں موجود نہیں اس لیے کہ شاید اس وقت سننے والا ایسے شخص کو یہ حدیث پہنچائے جو اس سے کہیں زیادہ اس کو یاد رکھے۔

بَابُ مَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُهُمْ بِالْمَوْعِظَةِ وَالْعِلْمِ كَيْ لَا يَنْفِرُوا

نبی ﷺ کا لوگوں کے وعظ اور علم کے لیے وقت اور موقع کا لحاظ رکھنا

(ہر وقت اس طرف مشغول نہ رکھنا) تاکہ وہ بیزار نہ ہو جائیں

(٦٢) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَخَوَّلُنَا بِالْمَوْعِظَةِ فِي الْأَيَّامِ كَرَاهَةَ السَّآمَةِ عَلَيْنَا *

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمیں نصیحت کرنے کے لیے وقت اور موقع کی رعایت فرماتے تھے، ہمارے اکتا جانے کے خیال سے (ہر روز وعظ نہ فرماتے تھے)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(٦٣) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « يَسِّرُوا وَلَا تُعَسِّرُوا وَبَشِّرُوا وَلَا تُنَفِّرُوا »

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "(دین میں) آسانی کرو اور سختی نہ کرو اور (لوگوں کو) خوشخبری سناؤ اور (زیادہ تر) ڈرا ڈرا کر انھیں) متنفر نہ کرو۔"

بَابُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ

اللہ تعالیٰ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اسے دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے

(٦٤) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ يُرِدِ اللّٰهُ بِهِ خَيْرًا يُفَقِّهْهُ فِي الدِّينِ وَإِنَّمَا أَنَا قَاسِمٌ وَاللّٰهُ يُعْطِي وَلَنْ تَزَالَ هٰذِهِ الْأُمَّةُ قَائِمَةً عَلَى أَمْرِ اللّٰهِ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتّٰى يَأْتِيَ أَمْرُ اللّٰهِ ۔

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "اللہ جس کے ساتھ بھلائی کرنا چاہتا ہے اس کو دین کی سمجھ عنایت فرما دیتا ہے اور (نبی ﷺ نے فرمایا کہ) میں تو صرف تقسیم کرنے والا ہوں اور دیتا تو اللہ ہی ہے اور یاد رکھو کہ یہ امت ہمیشہ اللہ کے حکم (دین) پر قائم رہے گی تو جو شخص ان کا مخالف ہو گا ان کو نقصان نہ پہنچا سکے گا یہاں تک کہ قیامت آجائے۔"

بَابُ الْفَهْمِ فِي الْعِلْمِ

(حصول) علم میں سمجھداری (بہت اعلیٰ چیز ہے)

(٦٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأُتِيَ بِجُمَّارٍ فَقَالَ إِنَّ مِنَ الشَّجَرِ شَجَرَةً وَ ذَكَرَ الْحَدِيثَ وَزَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَإِذَا أَنَا أَصْغَرُ الْقَوْمِ فَسَكَتُّ۔

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ کے پاس ایک کھجور کا گابھ لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ درختوں میں سے ایک درخت ایسا ہے ..... "الخ اور پوری حدیث بیان کی۔ (دیکھیے حدیث نمبر: ٥٦) اور اس روایت میں (ابن عمر رضی اللہ عنہ نے) اتنا زیادہ کہا کہ میں سب سے چھوٹا تھا اس لیے چپ رہا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الاِغْتِبَاطِ فِي الْعِلْمِ وَالْحِكْمَةِ

علم اور حکمت میں غبطہ (رشک) کرنا (درست ہے)

(٦٦) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ حَسَدَ إِلَّا فِي اثْنَتَيْنِ رَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَسُلِّطَ عَلَى هَلَكَتِهِ فِي الْحَقِّ وَرَجُلٌ آتَاهُ اللّٰهُ الْحِكْمَةَ فَهُوَ يَقْضِي بِهَا وَيُعَلِّمُهَا *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حسد (رشک) جائز نہیں مگر دو شخصوں (کی عادتوں) پر۔ (۱) اس شخص (کی عادت) پر جس کو اللہ نے مال دیا ہو اور اس بات کی توفیق و ہمت بھی کہ اسے (راہ) حق میں صرف کرے (۲) اس شخص (کی عادت) پر جس کو اللہ نے علم و حکمت عنایت کی ہو اور وہ اسکے ذریعہ سے فیصلے (اور عمل) کرتا ہو اور (لوگوں) کو اس کی تعلیم کرتا ہو۔"

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ

نبی ﷺ کا فرمانا کہ "اے اللہ! اس کو کتاب (قرآن) کا علم (فہم و فراست) عنایت فرما۔"

(٦٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ ضَمَّنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَقَالَ اللّٰهُمَّ عَلِّمْهُ الْكِتَابَ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے (ایک مرتبہ) اپنے سینے سے لپٹا لیا اور فرمایا: "اے اللہ! اس کو (اپنی) کتاب کا علم عنایت فرما۔"

بَابُ مَتَى يَصِحُّ سِمَاعُ الصَّغِيرِ

لڑکے کا سماع حدیث کس (کتنی) عمر سے درست ہے؟

(٦٨) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقْبَلْتُ رَاكِبًا عَلَى حِمَارٍ أَتَانٍ وَأَنَا يَوْمَئِذٍ قَدْ نَاهَزْتُ الْاِحْتِلاَمَ وَرَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي بِمِنًى إِلَى غَيْرِ جِدَارٍ فَمَرَرْتُ بَيْنَ يَدَيْ بَعْضِ الصَّفِّ وَأَرْسَلْتُ الْأَتَانَ تَرْتَعُ فَدَخَلْتُ فِي الصَّفِّ فَلَمْ يُنْكِرْ ذٰلِكَ عَلَيَّ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (ایک مرتبہ) ایک گدھی پر سوار ہو کر چلا اور اس وقت میں بلوغت کے قریب تھا اور رسول اللہ ﷺ منیٰ میں بغیر کسی دیوار (سترہ) کے نماز پڑھ رہے تھے تو میں صف کے کچھ حصے کے آگے سے گزرا اور میں نے گدھی کو چھوڑ دیا تاکہ وہ چرلے اور میں صف میں شامل ہو گیا، مجھے (کسی نے) اس بات سے منع نہیں کیا۔

(٦٩) عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ عَقَلْتُ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ مَجَّةً مَجَّهَا فِي وَجْهِي وَأَنَا ابْنُ خَمْسِ سِنِينَ مِنْ دَلْوٍ *

سیدنا محمود بن ربیع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ کی ایک کلی یاد ہے، جو آپ ﷺ نے ایک ڈول سے (پانی) لے کر میرے منہ پہ ماری تھی اور میں اس وقت پانچ برس کا تھا۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ عَلِمَ وَعَلَّمَ

اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو (دین کا علم) پڑھے اور (دوسروں کو) پڑھائے

(٧٠) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَثَلُ مَا بَعَثَنِيَ اللّٰهُ بِهِ مِنَ الْهُدَى وَالْعِلْمِ كَمَثَلِ الْغَيْثِ الْكَثِيرِ أَصَابَ أَرْضًا فَكَانَ مِنْهَا نَقِيَّةٌ قَبِلَتِ الْمَاءَ فَأَنْبَتَتِ الْكَلَأَ وَالْعُشْبَ الْكَثِيرَ وَكَانَتْ مِنْهَا أَجَادِبُ أَمْسَكَتِ الْمَاءَ فَنَفَعَ اللّٰهُ بِهَا النَّاسَ فَشَرِبُوا وَسَقَوْا وَزَرَعُوا وَأَصَابَ مِنْهَا طَائِفَةً أُخْرَى إِنَّمَا هِيَ قِيعَانٌ لاَ تُمْسِكُ مَاءً وَلاَ تُنْبِتُ كَلَأً فَذَلِكَ مَثَلُ مَنْ فَقُهَ فِي دِينِ اللّٰهِ وَنَفَعَهُ مَا بَعَثَنِي اللّٰهُ بِهِ فَعَلِمَ وَعَلَّمَ وَمَثَلُ مَنْ لَمْ يَرْفَعْ بِذَلِكَ رَأْسًا وَلَمْ يَقْبَلْ هُدَى اللّٰهِ الَّذِي أُرْسِلْتُ بِهِ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اس ہدایت اور علم کی مثال، جس کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، مثل تیز بارش کے ہے جو زمین پر برس۔ تو جو زمین صاف ہوتی ہے، وہ پانی کو جذب کر لیتی ہے پھر اس سے بہت سارا چارا اور گھاس اگتی ہے اور جو زمین سخت ہوتی ہے، وہ پانی کو روک لیتی ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے لوگوں کو فائدہ پہنچاتا ہے، وہ (اس کو) پیتے ہیں اور (اپنے جانوروں کو) پلاتے ہیں اور زراعت (کو سیراب) کرتے ہیں اور کچھ بارش (زمین کے) دوسرے حصہ کو پہنچی کہ جو بالکل چٹیل میدان ہے، نہ پانی کو روکتا ہے اور نہ سبزہ اگاتا ہے۔ پس یہی مثال ہے اس شخص کی جو اللہ کے دین کی سمجھ حاصل کی اور جس چیز کے ساتھ مجھے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللہ تعالیٰ نے مبعوث فرمایا ہے، اس کو فائدہ دے اور وہ (اس کو) پڑھے اور پڑھائے اور مثال اس شخص کی جس نے اس کی طرف سر (تک) نہ اٹھایا اور اللہ کی اس ہدایت کو، جس کے ساتھ میں بھیجا گیا ہوں، قبول نہ کیا۔ (بے آب و گیاہ بنجر زمین اور چٹیل میدان کی ہے)۔"

بَابُ رَفْعِ الْعِلْمِ وَظُهُورِ الْجَهْلِ

علم کا اٹھ جانا اور جہالت کا ظاہر ہونا

(۷۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَثْبُتَ الْجَهْلُ وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک (یہ باتیں) قیامت کی علامات میں سے ہیں کہ علم اٹھ جائے اور جہالت باقی رہ جائے اور شراب نوشی (کثرت سے) ہونے لگے اور علانیہ زنا ہونے لگے۔"

(۷۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَأُحَدِّثَنَّكُمْ حَدِيثًا لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَقِلَّ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَظْهَرَ الزِّنَا وَتَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتّٰى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً الْقَيِّمُ الْوَاحِدُ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کہا کہ (آج) میں تم (لوگوں) کو ایک ایسی حدیث بیان کروں گا کہ میرے بعد (شاید) کوئی تم سے نہ بیان کرے گا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "قیامت کی علامات میں سے (ایک علامت) یہ ہے کہ علم کم ہو جائے اور جہالت غالب آ جائے اور زنا علانیہ ہونے لگے اور عورتوں کی کثرت ہو جائے اور مردوں کی قلت، یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا سرپرست، (کفیل) صرف ایک مرد ہوگا۔"

بَابُ فَضْلِ الْعِلْمِ

علم کی فضیلت (کا بیان)

(۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُتِيتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ حَتّٰى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَخْرُجُ فِي

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَظْفَارِي ثُمَّ أَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوا فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ الْعِلْمَ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اس حالت میں کہ میں سو رہا تھا، (خواب میں) مجھے ایک پیالہ دودھ کا دیا گیا، تو میں نے پی لیا، یہاں تک کہ میں یہ سمجھنے لگا کہ سیر ہونے (کے سبب سے رطوبت) میرے ناخنوں سے نکل رہی ہے، پھر میں نے اپنا بچا ہوا عمر بن خطاب (رضی اللہ عنہ) کو دے دیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ ﷺ! آپ نے اس کی کیا تعبیر لی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "علم۔"

بَابُ الْفُتْيَا وَهُوَ وَاقِفٌ عَلَى الدَّابَّةِ وَغَيْرِهَا

فتویٰ دینا اس حالت میں کہ (فتویٰ دینے والا) سواری پر سوار یا اور کسی چیز پر کھڑا ہو

(٧٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَقَفَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِمِنًى لِلنَّاسِ يَسْأَلُونَهُ فَجَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَحَلَقْتُ قَبْلَ أَنْ أَذْبَحَ فَقَالَ اذْبَحْ وَلَا حَرَجَ فَجَاءَهُ آخَرُ فَقَالَ لَمْ أَشْعُرْ فَنَحَرْتُ قَبْلَ أَنْ أَرْمِيَ قَالَ ارْمِ وَلَا حَرَجَ فَمَا سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ شَيْءٍ قُدِّمَ وَلَا أُخِّرَ إِلَّا قَالَ افْعَلْ وَلَا حَرَجَ *

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں لوگوں کے لیے منیٰ میں ٹھہر گئے۔ لوگ آپ سے مسائل پوچھتے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ نادانستگی میں میں نے ذبح کرنے سے پہلے سر منڈوا لیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اب) ذبح کر لے اور کوئی حرج نہیں۔" پھر ایک اور شخص آیا اور اس نے کہا کہ نادانستگی میں میں نے رمی کرنے سے پہلے قربانی کر لی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اب) رمی کر لے اور کوئی حرج نہیں۔" (عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس دن) آپ ﷺ سے (مناسک حج کی ترتیب کے بارے میں) جس چیز کی بابت پوچھا گیا، خواہ وہ مقدم کر دی گئی ہو یا موخر، تو آپ ﷺ نے یہی فرمایا: "اب کر لے اور کوئی حرج نہیں۔"

بَاب مَنْ أَجَابَ الْفُتْيَا بِإِشَارَةِ الْيَدِ وَالرَّأْسِ

جس شخص نے ہاتھ یا سر کے اشارے سے فتویٰ کا جواب دیا

(٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « يُقْبَضُ الْعِلْمُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَيَظْهَرُ الْجَهْلُ وَالْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ قِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَمَا الْهَرْجُ فَقَالَ هٰكَذَا بِيَدِهِ فَحَرَّفَهَا كَأَنَّهُ يُرِيدُ الْقَتْلَ ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "(عنقریب) علم اٹھا لیا جائے گا اور جہالت اور فتنے غالب ہو جائیں گے اور ہرج بہت ہو گا۔" عرض کی گئی یا رسول اللہ ﷺ ہرج کیا چیز ہے؟ تو آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے ترچھا اشارہ کر کے فرمایا: "اس طرح! گویا آپ ﷺ کی مراد (ہرج سے) قتل تھی۔"

(٧٦) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَتَيْتُ عَائِشَةَ وَهِيَ تُصَلِّي فَقُلْتُ مَا شَأْنُ النَّاسِ فَأَشَارَتْ إِلَى السَّمَاءِ فَإِذَا النَّاسُ قِيَامٌ فَقَالَتْ سُبْحَانَ اللّٰهِ قُلْتُ آيَةٌ فَأَشَارَتْ بِرَأْسِهَا أَيْ نَعَمْ فَقُمْتُ حَتّٰى تَجَلَّانِي الْغَشْيُ فَجَعَلْتُ أَصُبُّ عَلٰى رَأْسِي الْمَاءَ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَزَّ وَجَلَّ النَّبِيُّ ﷺ وَأَثْنٰى عَلَيْهِ ثُمَّ قَلَّ مَا مِنْ شَيْءٍ لَمْ أَكُنْ أُرِيتُهُ إِلَّا رَأَيْتُهُ فِي مَقَامِي هٰذَا حَتَّى الْجَنَّةَ وَالنَّارَ فَأُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّكُمْ تُفْتَنُونَ فِي قُبُورِكُمْ مِثْلَ أَوْ قَرِيبَ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ يُقَالُ مَا عِلْمُكَ بِهٰذَا الرَّجُلِ فَأَمَّا الْمُؤْمِنُ أَوِ الْمُوقِنُ لَا أَدْرِي بِأَيِّهِمَا قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ هُوَ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللّٰهِ جَاءَنَا بِالْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى فَأَجَبْنَاهُ وَاتَّبَعْنَاهُ هُوَ مُحَمَّدٌ ثَلَاثًا فَيُقَالُ نَمْ صَالِحًا قَدْ عَلِمْنَا إِنْ كُنْتَ لَمُوقِنًا بِهِ وَأَمَّا الْمُنَافِقُ أَوِ الْمُرْتَابُ لَا أَدْرِي أَيَّ ذٰلِكَ قَالَتْ أَسْمَاءُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي سَمِعْتُ النَّاسَ يَقُولُونَ شَيْئًا فَقُلْتُهُ ۔

سیدہ اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس آئی اور وہ نماز پڑھ رہی تھیں، تو میں نے (ان سے) کہا کہ لوگوں کا کیا حال ہے (کیوں اس قدر گھبرا رہے ہیں)؟ تو انھوں نے آسمان کی طرف اشارہ کیا (کہ دیکھو آفتاب میں کسوف (گرہن) ہے)۔ پھر اتنے میں سب لوگ (نماز کسوف کے لیے) کھڑے ہو گئے، تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا سبحان اللہ۔ میں نے پوچھا کہ (یہ کسوف کیا) کوئی نشانی ہے؟ انھوں نے اپنے سر سے اشارہ کیا کہ ہاں۔ پھر میں بھی (نماز کے لیے) کھڑی ہو گئی، یہاں تک کہ مجھ پر غشی طاری ہو گئی تو میں اپنے سر پر پانی ڈالنے لگی۔ پھر (جب نماز ختم ہو چکی اور کسوف جاتا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رہا) تو نبی ﷺ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: "جو چیز (اب تک) مجھے نہ دکھائی گئی تھی، اسے میں نے (اس وقت) اپنی اسی جگہ میں (کھڑے کھڑے) دیکھ لیا۔ یہاں تک کہ جنت اور دوزخ کو (بھی)۔ اور میری طرف یہ وحی بھیجی گئی کہ اپنی قبروں میں تمہاری آزمائش ہوگی، مسیح دجال کی آزمائش کے مثل یا اسی کے قریب قریب۔ (فاطمہ (راویہ حدیث) کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں لفظوں میں سے کیا کہا تھا) کہا جائے گا کہ تجھے اس شخص سے کیا واقفیت ہے؟ تو اگر مومن ہے یا موقن، فاطمہ کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں میں سے کیا کہا تھا) وہ کہے گا کہ وہ محمد ﷺ ہیں اللہ کے پیغمبر۔ ہمارے پاس معجزات اور ہدایت لے کر آئے تھے، لہٰذا ہم نے ان کی بات مانی اور ان کی پیروی کی اور وہ محمد ﷺ ہیں (یہ کلمہ) تین مرتبہ (کہے گا)۔ پس اس سے کہہ دیا جائے گا کہ تو آرام سے سوتا رہ۔ بے شک ہم نے جان لیا کہ تو محمد ﷺ پر ایمان رکھتا ہے۔ لیکن منافق یا شک کرنے والا فاطمہ کہتی ہیں کہ مجھے یاد نہیں کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے ان دونوں لفظوں میں سے کیا کہا تھا، کہے گا میں (حقیقت تو) نہیں جانتا (مگر) میں نے لوگوں کو ان کی نسبت کچھ کہتے ہوئے سنا چنانچہ میں نے بھی وہی کہہ دیا۔"

بَابُ الرَّحْلَةِ فِي الْمَسْأَلَةِ النَّازِلَةِ وَتَعْلِيمِ أَهْلِهِ

جو مسئلہ درپیش ہو اس (کی تحقیق) میں سفر کرنا اور اپنے اہل خانہ کو اس علم کا سکھانا

(۷) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَزَوَّجَ ابْنَةً لِأَبِي إِهَابِ بْنِ عَزِيزٍ فَأَتَتْهُ امْرَأَةٌ فَقَالَتْ إِنِّي قَدْ أَرْضَعْتُ عُقْبَةَ وَالَّتِي تَزَوَّجَ فَقَالَ لَهَا عُقْبَةُ مَا أَعْلَمُ أَنَّكِ أَرْضَعْتِنِي وَلَا أَخْبَرْتِنِي فَرَكِبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ فَسَأَلَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ كَيْفَ وَقَدْ قِيلَ فَفَارَقَهَا عُقْبَةُ وَنَكَحَتْ زَوْجًا غَيْرَهُ *

سیدنا عقبہ بن حارث رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے ابواہاب بن عزیز کی لڑکی سے نکاح کیا، اس کے بعد ایک عورت نے آ کر بیان کیا کہ میں نے عقبہ رضی اللہ عنہ کو اور اس لڑکی کو جس سے عقبہ نے نکاح کیا ہے، دودھ پلایا ہے (پس یہ دونوں رضاعی بہن بھائی ہیں ان میں نکاح درست نہیں)۔ عقبہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نہیں جانتا کہ تو نے مجھے دودھ پلایا ہے اور نہ تو نے (اس سے) پہلے کبھی مجھے (اس بات کی) اطلاع دی۔ پھر عقبہ (مکہ سے) سوار ہو کر رسول اللہ ﷺ کے پاس مدینہ گئے اور آپ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ﷺ سے (یہ مسئلہ) پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اب) کس طرح (تم اس سے ازدواجی تعلق قائم رکھو گے)؟ حالانکہ (یہ جو) بیان کیا گیا (اس سے حرمت کا شبہ پیدا ہوتا ہے)۔" پس عقبہ رضی اللہ عنہ نے اس عورت کو چھوڑ دیا (اور) اس نے دوسرے شخص سے نکاح کر لیا۔

بَابُ التَّنَاوُبِ فِي الْعِلْمِ

علم کے حاصل کرنے میں باری مقرر کرنا

(۷۸) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَجَارٌ لِي مِنَ الْأَنْصَارِ فِي بَنِي أُمَيَّةَ بْنِ زَيْدٍ وَهِيَ مِنْ عَوَالِي الْمَدِينَةِ وَكُنَّا نَتَنَاوَبُ النُّزُولَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَنْزِلُ يَوْمًا وَأَنْزِلُ يَوْمًا فَإِذَا نَزَلْتُ جِئْتُهُ بِخَبَرِ ذٰلِكَ الْيَوْمِ مِنَ الْوَحْيِ وَغَيْرِهِ وَإِذَا نَزَلَ فَعَلَ مِثْلَ ذٰلِكَ فَنَزَلَ صَاحِبِي الْأَنْصَارِيُّ يَوْمَ نَوْبَتِهِ فَضَرَبَ بَابِي ضَرْبًا شَدِيدًا فَقَالَ أَثَمَّ هُوَ فَفَزِعْتُ فَخَرَجْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ قَدْ حَدَثَ أَمْرٌ عَظِيمٌ قَالَ فَدَخَلْتُ عَلَى حَفْصَةَ فَإِذَا هِيَ تَبْكِي فَقُلْتُ طَلَّقَكُنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَتْ لَا أَدْرِي ثُمَّ دَخَلْتُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقُلْتُ وَأَنَا قَائِمٌ أَطَلَّقْتَ نِسَاءَكَ قَالَ لَا فَقُلْتُ اللّٰهُ أَكْبَرُ ۞

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں اور ایک انصاری میرا پڑوسی بنی امیہ بن زید (کے محلہ) میں رہتے تھے اور یہ (مقام) مدینہ کی بلندی پر تھا اور ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس باری باری آتے تھے۔ ایک دن وہ آتا تھا اور ایک دن میں۔ جس دن میں آتا تھا، اس دن کی خبر یعنی وحی وغیرہ (کے حالات) میں اس کو پہنچا دیتا اور جس دن وہ آتا تھا، وہ بھی ایسا ہی کرتا تھا، تو ایک دن اپنی باری سے میرا انصاری دوست (نبی ﷺ کی خدمت میں حاضری دیکر واپس) آیا تو میرے دروازہ کو بہت زور سے کھٹکھٹایا اور (میرا نام لے کر) کہا کہ وہ یہاں ہیں؟ میں (ان اضطرابی حرکات سے) ڈر گیا اور ان کے پاس نکل (کر) آیا تو وہ بولے کہ (آج) ایک بڑا واقعہ ہو گیا ہے (یعنی رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے) میں حفصہ (ام المومنین رضی اللہ عنہا) کے پاس گیا تو وہ رو رہی تھیں، میں نے ان سے کہا کہ کیا رسول اللہ ﷺ نے تم لوگوں کو طلاق دے دی ہے؟ وہ بولیں کہ مجھے نہیں معلوم۔ اس کے بعد میں نبی ﷺ کے پاس گیا اور کھڑے ہی کھڑے میں نے عرض کی کہ کیا آپ نے اپنی بیویوں کو طلاق دے دی ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے (اس وقت نہایت تعجب میں آ کر) کہا: "اللہ اکبر۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(انصاری کو کیسی غلط فہمی ہوئی؟)۔

بَابُ الْغَضَبِ فِي الْمَوْعِظَةِ وَالتَّعْلِيمِ إِذَا رَأَى مَا يَكْرَهُ

جب (ناصح و معلم) کوئی ناپسندیدہ بات دیکھے تو غضبناک انداز میں نصیحت و تلقین کر سکتا ہے

(۷۹) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ لاَ أَكَادُ أُدْرِكُ الصَّلاَةَ مِمَّا يُطَوِّلُ بِنَا فُلاَنٌ فَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْ يَوْمَئِذٍ فَقَالَ « أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ مُنَفِّرُونَ فَمَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيُخَفِّفْ فَإِنَّ فِيهِمُ الْمَرِيضَ وَالضَّعِيفَ وَذَا الْحَاجَةِ » *

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے (آ کر) کہا کہ یا رسول اللہ! میں عنقریب نماز (جماعت کے ساتھ) نہ پا سکوں گا، کیونکہ فلاں شخص ہمیں بہت طویل نماز پڑھاتا ہے۔ ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نصیحت کرنے میں اس دن سے زیادہ کبھی نبی ﷺ کو غصہ میں نہیں دیکھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! تم (ایسی سختیاں کر کر کے لوگوں کو دین سے) نفرت دلانے والے ہو (دیکھو!) جو کوئی لوگوں کو نماز پڑھائے اسے چاہیے کہ (ہر رکن کے ادا کرنے میں) تخفیف کرے، اس لیے کہ مقتدیوں میں مریض بھی اور کمزور بھی ہیں اور ضرورت والے بھی۔

(۸۰) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اللُّقْطَةِ فَقَالَ اعْرِفْ وِكَاءَهَا أَوْ قَالَ وِعَاءَهَا وَعِفَاصَهَا ثُمَّ عَرِّفْهَا سَنَةً ثُمَّ اسْتَمْتِعْ بِهَا فَإِنْ جَاءَ رَبُّهَا فَأَدِّهَا إِلَيْهِ قَالَ فَضَالَّةُ الإِبِلِ فَغَضِبَ حَتَّى احْمَرَّتْ وَجْنَتَاهُ أَوْ قَالَ احْمَرَّ وَجْهُهُ فَقَالَ وَمَا لَكَ وَلَهَا مَعَهَا سِقَاؤُهَا وَحِذَاؤُهَا تَرِدُ الْمَاءَ وَتَرْعَى الشَّجَرَ فَذَرْهَا حَتَّى يَلْقَاهَا رَبُّهَا قَالَ فَضَالَّةُ الْغَنَمِ قَالَ لَكَ أَوْ لأَخِيكَ أَوْ لِلذِّئْبِ *

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ سے ایک شخص نے گری پڑی (لاوارث) چیز کا حکم پوچھا تو آپ نے فرمایا: "اس کی بندش کو پہچان لے۔" یا یہ فرمایا: "اس کے ظرف کو اور اس کی تھیلی کو (پہچان لے) پھر سال بھر اس کی تشہیر کرے (یعنی اس کے اصل مالک کو تلاش کرے) پھر اس کے بعد (اگر کوئی مالک اس کا نہ ملے تو) اس سے فائدہ اٹھالے اور اگر اس کا مالک (سال بعد بھی)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

آجائے تو اسے اس کے حوالے کردے۔" پھر اس شخص نے کہا کہ کھویا ہوا اونٹ (اگر ملے تو اس کو کیا کیا جائے)؟ تو آپ ﷺ غضبناک ہوئے، یہاں تک کہ آپ کے دونوں رخسار مبارک سرخ ہو گئے یا (راوی نے کہا کہ) آپ کا چہرہ سرخ ہو گیا اور آپ نے فرمایا: "تجھے اس اونٹ سے کیا مطلب؟ اس کی مشک اور اس کا پاپوش اس کے ساتھ ہے، پانی پر پہنچے گا (تو پانی پی لے گا) اور درخت (کے پتے) کھالے گا، لہٰذا اسے چھوڑ دے، یہاں تک کہ اس کو اس کا مالک مل جائے۔" پھر اس شخص نے کہا کہ کھوئی ہوئی بکری (کا پکڑ لینا کیسا ہے)؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اس کو پکڑ لو کیونکہ وہ) تمہاری ہے یا تمہارے بھائی کی یا (اگر کسی کے ہاتھ نہ لگی تو) پھر بھیڑیے کی۔"

(۸۱) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سُئِلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْ أَشْيَاءَ كَرِهَهَا فَلَمَّا أُكْثِرَ عَلَيْهِ غَضِبَ ثُمَّ قَالَ لِلنَّاسِ سَلُونِي عَمَّا شِئْتُمْ قَالَ رَجُلٌ مَنْ أَبِي قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ فَقَامَ آخَرُ فَقَالَ مَنْ أَبِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ أَبُوكَ سَالِمٌ مَوْلَى شَيْبَةَ فَلَمَّا رَأَى عُمَرُ مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا نَتُوبُ إِلَى اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ ۞

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ سے چند باتیں پوچھی گئیں جو آپ کے خلاف مزاج تھیں۔ (تو آپ نے کچھ جواب نہ دیا مگر) جب (ان سوالات کی) آپ کے سامنے بھرمار کر دی گئی تو آپ کو غصہ آ گیا اور آپ نے لوگوں سے فرمایا: "جو کچھ چاہو مجھ سے پوچھ لو۔" تو ایک شخص نے کہا کہ میرا باپ کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تیرا باپ حذافہ ہے۔" پھر دوسرا شخص کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! میرا باپ کون ہے؟ تو آپ نے فرمایا: "تیرا باپ سالم ہے، شیبہ کا غلام۔" پھر جب عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے چہرۂ مبارک پر آثار غضب دیکھے تو انھوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم اللہ بزرگ و برتر سے توبہ کرتے ہیں (یعنی اب کبھی اس قسم کے سوالات آپ ﷺ سے نہ کریں گے)۔

بَابُ مَنْ أَعَادَ الْحَدِيثَ ثَلَاثًا لِيُفْهَمَ عَنْهُ

جس شخص نے ایک بات کی تین مرتبہ تکرار کی تاکہ خوب سمجھ لی جائے

(۸۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ إِذَا تَكَلَّمَ بِكَلِمَةٍ أَعَادَهَا ثَلَاثًا حَتَّى تُفْهَمَ عَنْهُ وَإِذَا أَتَى عَلَى قَوْمٍ فَسَلَّمَ عَلَيْهِمْ سَلَّمَ ثَلَاثًا ۞

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ جب کوئی بات کہتے تو تین مرتبہ اس کی تکرار کرتے تاکہ (اس کا مطلب اچھی طرح) سمجھ لیا جائے جب چند لوگوں کے پاس تشریف لاتے ان کو سلام کرتے تو تین مرتبہ سلام کرتے۔

بَابُ تَعْلِيمِ الرَّجُلِ أَمَتَهُ وَأَهْلَهُ

مرد کا اپنی لونڈی اور اپنے گھر والوں کو تعلیم دینا

(۸۳) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثَلَاثَةٌ لَهُمْ أَجْرَانِ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ آمَنَ بِنَبِيِّهِ وَآمَنَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ وَالْعَبْدُ الْمَمْلُوكُ إِذَا أَدَّى حَقَّ اللّٰهِ وَحَقَّ مَوَالِيهِ وَرَجُلٌ كَانَتْ عِنْدَهُ أَمَةٌ فَأَدَّبَهَا فَأَحْسَنَ تَأْدِيبَهَا وَعَلَّمَهَا فَأَحْسَنَ تَعْلِيمَهَا ثُمَّ أَعْتَقَهَا فَتَزَوَّجَهَا فَلَهُ أَجْرَانِ*

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تین شخص ایسے ہیں جن کے لیے دوگنا ثواب ہے(۱) وہ شخص جو اہل کتاب میں سے ہو، اپنے نبی پر ایمان لایا ہو اور (پھر) محمد ﷺ پر بھی ایمان لائے(۲) مملوک غلام، جب کہ وہ اللہ کے حق کو اور اپنے مالکوں کے حق کو ادا کرتا رہے(۳) وہ شخص جس کے پاس اس کی لونڈی ہو، اس نے اسے ادب سکھایا اور عمدہ تربیت کی اور اسے اچھی و عمدہ تعلیم دی پھر اسے آزاد کر دیا اور اس سے نکاح کر لیا، پس اس کے لیے دوگنا ثواب ہے۔

بَابُ عِظَةِ الإِمَامِ النِّسَاءَ وَتَعْلِيمِهِنَّ

امام کا عورتوں کو نصیحت کرنا اور ان کو تعلیم دینا

(۸۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ وَمَعَهُ بِلَالٌ فَظَنَّ أَنَّهُ لَمْ يُسْمِعِ النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ بِالصَّدَقَةِ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُلْقِي الْقُرْطَ وَالْخَاتَمَ وَبِلَالٌ يَأْخُذُ فِي طَرَفِ ثَوْبِهِ*

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ (عید کے دن مردوں کی صف سے عورتوں کی طرف) نکلے اور آپ کے ہمراہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ تھے۔ آپ ﷺ نے یہ گمان کیا کہ (شاید) عورتوں نے (خطبہ صحیح طرح) نہیں سنا، تو آپ نے انھیں نصیحت فرمائی اور انھیں صدقہ (دینے) کا حکم دیا۔ پس (کوئی) عورت بالی اور (کوئی) انگوٹھی ڈالنے لگی (کوئی کچھ اور) اور بلال رضی اللہ عنہ اپنے کپڑے کے دامن میں سمیٹنے لگے۔

بَابُ الْحِرْصِ عَلَى الْحَدِيثِ

حدیث (نبوی ﷺ کے سننے) پر حرص کرنا

(۸۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ قُلْتُ:يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَنْ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِكَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَقَدْ ظَنَنْتُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْ لاَ يَسْأَلَنِي عَنْ هَذَا الْحَدِيثِ أَحَدٌ أَوَّلَ مِنْكَ لِمَا رَأَيْتُ مِنْ حِرْصِكَ عَلَى الْحَدِيثِ أَسْعَدُ النَّاسِ بِشَفَاعَتِي يَوْمَ الْقِيَامَةِ مَنْ قَالَ لاَ إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ خَالِصًا مِنْ قَلْبِهِ أَوْ نَفْسِهِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں (ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) نے کہا کہ یارسول اللہ! قیامت کے دن سب لوگوں سے زیادہ بہرہ مند آپ کی شفاعت سے کون ہوگا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بے شک مجھے یقین تھا کہ اے ابو ہریرہ! تم سے پہلے کوئی یہ بات مجھ سے نہ پوچھے گا، اس وجہ سے کہ میں نے تمہاری حرص حدیث (کے دریافت کرنے) پر دیکھ لی ہے۔ (تو سن لو!) سب سے زیادہ بہرہ مند میری شفاعت سے قیامت کے دن وہ شخص ہوگا جو اپنے خالص دل سے یا اپنے خالص جی سے لا الہ الا اللہ کہہ دے۔"

بَابُ كَيْفَ يُقْبَضُ الْعِلْمُ

(قیامت کے قریب) علم کس طرح اٹھا لیا جائے گا؟

(۸۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعِلْمَ بِقَبْضِ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى إِذَا لَمْ يُبْقِ عَالِمًا اتَّخَذَ النَّاسُ رُءُوسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوا فَأَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوا وَأَضَلُّوا *

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "اللہ علم کو اس طرح نہیں اٹھاتا کہ بندوں (کے سینوں) سے نکال لے، بلکہ علماء کو موت دے کر علم کو اٹھاتا ہے، یہاں تک کہ جب کوئی عالم باقی نہ رہے گا تو لوگ جاہلوں کو سردار (مفتی و پیشوا) بنا لیں گے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اور ان سے (دینی مسائل) پوچھے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دیں گے (خود بھی) گمراہ ہوں گے اور (دوسروں کو بھی) گمراہ کریں گے۔"

بَابُ هَلْ يُجْعَلُ لِلنِّسَاءِ يَوْمٌ عَلَى حِدَةٍ فِي الْعِلْمِ

کیا (صرف) عورتوں کی تعلیم کے لیے کوئی دن مقرر کیا جاسکتا ہے؟

(۸۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَتِ النِّسَاءُ لِلنَّبِيِّ ﷺ غَلَبَنَا عَلَيْكَ الرِّجَالُ فَاجْعَلْ لَّنَا يَوْمًا مِنْ نَفْسِكَ فَوَعَدَهُنَّ يَوْمًا لَقِيَهُنَّ فِيهِ فَوَعَظَهُنَّ وَأَمَرَهُنَّ فَكَانَ فِيمَا قَالَ لَهُنَّ مَا مِنْكُنَّ امْرَأَةٌ تُقَدِّمُ ثَلَاثَةً مِنْ وَلَدِهَا إِلَّا كَانَ لَهَا حِجَابًا مِنَ النَّارِ فَقَالَتِ امْرَأَةٌ وَاثْنَتَيْنِ فَقَالَ وَاثْنَتَيْنِ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ: لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ ۞

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عورتوں نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ (آپ سے فائدہ اٹھانے میں) مرد ہم سے آگے بڑھ گئے ہیں، پس آپ ہمارے لیے اپنی طرف سے کوئی دن (برائے وعظ) مقرر فرما دیجئے تو آپ نے ان سے کسی دن کا وعدہ کر لیا۔ چنانچہ اس دن آپ ان سے ملے اور انھیں نصیحت فرمائی اور (ان کے مناسب حال عبادت کا) انھیں حکم دیا، منجملہ اس کے جو آپ نے (ان سے) فرمایا، یہ تھا کہ جو عورت تم میں سے اپنے تین لڑکے آگے بھیج دے گی (یعنی اس کے تین لڑکے اس کے سامنے مر جائیں گے) تو وہ اس کے لیے (دوزخ کی) آگ سے حجاب (آڑ) ہو جائیں گے۔" ایک عورت بولی اور (اگر کوئی) دو (لڑکے آگے بھیجے؟) تو آپ نے فرمایا: "اور دو (کا بھی یہی حکم ہے)۔ اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت میں ہے کہ تین لڑکے (ایسے ہوں) جو بلوغت (کی عمر) کو نہ پہنچے ہوں۔

بَابُ مَنْ سَمِعَ شَيْئًا فَلَمْ يَفْهَمْهُ فَرَاجَعَ فِيهِ حَتَّى يَعْرِفَهُ

جس نے کوئی بات سنی اور سمجھ نہ سکا پھر اس نے دوبارہ پوچھا تاکہ اسے سمجھ لے

(۸۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ حُوسِبَ عُذِّبَ قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ أَوَ لَيْسَ يَقُولُ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ فَسَوْفَ يُحَاسَبُ حِسَابًا يَسِيرًا ﴾ قَالَتْ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ الْعَرْضُ وَلٰكِنْ مَنْ نُوقِشَ الْحِسَابَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَهْلِكْ ۞

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ نے فرمایا: "(قیامت میں) جس کا حساب لیا گیا، اسے (ضرور) عذاب کیا جائے گا۔" عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (یہ سنکر) میں نے کہا کہ کیا اللہ پاک نہیں فرماتا "عنقریب اس سے آسان حساب لیا جائے گا" (الانشقاق:۸)۔ (معلوم ہوا کہ آسان حساب کے بعد عذاب کا ہونا کچھ ضروری نہیں) تو آپ نے فرمایا: "یہ (حساب جس کا ذکر اس آیت میں ہے در حقیقت حساب نہیں ہے بلکہ اعمال کا) صرف پیش کر دینا ہے لیکن جس شخص سے حساب میں جانچ پڑتال کی گئی تو وہ (یقیناً) ہلاک ہوگا۔"

بَابٌ : لِيُبَلِّغِ الْعِلْمَ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ

جو شخص (محفل میں) موجود ہو وہ علمی بات غیر حاضر لوگوں تک پہنچا دے

(۸۹) عَنْ أَبِي شُرَيْحٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ الْغَدَ مِنْ يَوْمِ الْفَتْحِ سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ وَوَعَاهُ قَلْبِي وَأَبْصَرَتْهُ عَيْنَايَ حِينَ تَكَلَّمَ بِهِ حَمِدَ اللَّهَ وَأَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ « إِنَّ مَكَّةَ حَرَّمَهَا اللَّهُ وَلَمْ يُحَرِّمْهَا النَّاسُ فَلاَ يَحِلُّ لِامْرِئٍ يُؤْمِنُ بِاللَّهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ يَسْفِكَ بِهَا دَمًا وَلاَ يَعْضِدَ بِهَا شَجَرَةً فَإِنْ أَحَدٌ تَرَخَّصَ لِقِتَالِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِيهَا فَقُولُوا إِنَّ اللَّهَ قَدْ أَذِنَ لِرَسُولِهِ وَلَمْ يَأْذَنْ لَكُمْ وَإِنَّمَا أَذِنَ لِي فِيهَا سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ ثُمَّ عَادَتْ حُرْمَتُهَا الْيَوْمَ كَحُرْمَتِهَا بِالأَمْسِ وَلْيُبَلِّغِ الشَّاهِدُ الْغَائِبَ » ۞

سیدنا ابو شریح رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فتح مکہ کے دوسرے دن بیان فرمایا تھا، جس کو میرے دونوں کانوں نے سنا ہے اور اس کو میرے دل نے یاد رکھا ہے اور جب آپ ﷺ نے اس (خطبہ) کو بیان فرمایا تو میری آنکھیں آپ کو دیکھ رہی تھیں۔ آپ نے اللہ کی حمد و ثنا بیان فرمائی پھر فرمایا: "مکہ (میں جنگ و جدل وغیرہ) کو اللہ نے حرام کیا ہے، اسے لوگوں نے حرام نہیں کیا۔ پس جو شخص اللہ پر اور قیامت پر ایمان رکھتا ہو، تو اس کو جائز نہیں کہ مکہ میں خونریزی کرے اور نہ (یہ جائز ہے کہ) وہاں کوئی درخت کاٹے، پھر اگر کوئی شخص رسول اللہ ﷺ کے مکہ میں لڑنے سے (ان چیزوں کا) جواز بیان کرے تو اس سے کہہ دینا کہ اللہ نے اپنے رسول (ﷺ) کو اجازت دے دی تھی اور تمہیں اجازت نہیں دی اور مجھے بھی صرف ایک گھڑی بھر دن کی وہاں اجازت دی تھی، پھر آج اس کی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حرمت (حسب سابق) ویسی ہی ہو گئی ہے جیسے کل تھی، پس حاضر کو چاہیے کہ وہ غائب کو (یہ خبر) پہنچا دے۔"

بَابُ إِثْمِ مَنْ كَذَبَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ

اس شخص کا گناہ جو نبی ﷺ کی نسبت جھوٹ بولے

(۹۰) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَا تَكْذِبُوا عَلَيَّ فَإِنَّهُ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ فَلْيَلِجِ النَّارَ *

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے اوپر ہرگز جھوٹ نہ بولنا، کیونکہ جو شخص مجھ پر جھوٹ بولے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ دوزخ میں بنا لے۔"

(۹۱) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ يَقُلْ عَلَيَّ مَا لَمْ أَقُلْ فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو کوئی میری نسبت وہ بات بیان کرے جو میں نے نہیں کہی تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کر لے۔"

(۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ تَسَمَّوْا بِاسْمِي وَلَا تَكْتَنُوا بِكُنْيَتِي وَمَنْ رَآنِي فِي الْمَنَامِ فَقَدْ رَآنِي فَإِنَّ الشَّيْطَانَ لَا يَتَمَثَّلُ فِي صُوْرَتِي وَمَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا کہ میرا نام رکھ لو مگر میری کنیت (میری زندگی میں، جو ابوالقاسم ہے) نہ رکھو اور (یقین کر لو کہ) جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا تو یقیناً اس نے مجھے ہی دیکھ لیا، اس لیے کہ شیطان میری شکل و شباہت اختیار نہیں کر سکتا صورت نہیں بن سکتا اور جو شخص عمداً میرے اوپر جھوٹ بولے تو اسے چاہیے کہ اپنا ٹھکانہ آگ میں تلاش کر لے۔

بَابُ كِتَابَةِ الْعِلْمِ

علم (کی باتوں) کا لکھنا (بدعت نہیں ہے)

(۹۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ حَبَسَ عَنْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مَكَّةَ الْقَتْلَ أَوِ الْفِيلَ وَسَلَّطَ عَلَيْهِمْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالْمُؤْمِنِينَ أَلاَ وَإِنَّهَا لَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ بَعْدِي أَلاَ وَإِنَّهَا حَلَّتْ لِي سَاعَةً مِنْ نَهَارٍ أَلاَ وَإِنَّهَا سَاعَتِي هٰذِهِ حَرَامٌ لاَ يُخْتَلَى شَوْكُهَا وَلاَ يُعْضَدُ شَجَرُهَا وَلاَ تُلْتَقَطُ سَاقِطَتُهَا إِلاَّ لِمُنْشِدٍ فَمَنْ قُتِلَ فَهُوَ بِخَيْرِ النَّظَرَيْنِ إِمَّا أَنْ يُعْقَلَ وَإِمَّا أَنْ يُقَادَ أَهْلُ الْقَتِيلِ فَجَاءَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْيَمَنِ فَقَالَ اكْتُبْ لِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ « اكْتُبُوا لِأَبِي فُلاَنٍ » فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ قُرَيْشٍ إِلاَّ الْإِذْخِرَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّا نَجْعَلُهُ فِي بُيُوتِنَا وَقُبُورِنَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِلاَّ الْإِذْخِرَ إِلاَّ الْإِذْخِرَ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے مکہ سے فیل (ہاتھیوں کے لشکر) کو یا قتل کو روک لیا اور رسول اللہ ﷺ اور مومنین کو ان پر غالب کر دیا۔ آگاہ رہو مکہ (میں قتال کرنا) نہ مجھ سے پہلے کسی کے لیے حلال ہوا ہے اور نہ میرے بعد کسی کے لیے حلال ہوگا۔ آگاہ رہو وہ میرے لیے ایک گھڑی بھر دن میں حلال ہو گیا تھا، آگاہ رہو (اب) وہ اس وقت حرام ہے۔ اس کا کانٹا نہ توڑا جائے اور اس کا درخت نہ کاٹا جائے اور اس کی گری ہوئی چیز سوائے اعلان کرنے والے کے کوئی نہ اٹھائے (یعنی جو اس کے اصل مالک کو ڈھونڈے اور یہ چیز اس کے حوالے کرے) اور جس کسی کا کوئی (عزیز) قتل کیا جائے تو اسے (ان) دو صورتوں میں سے ایک کا اختیار ہے یا اس کو دیت دلا دی جائے یا قصاص لیا جائے (قاتل مقتول کے ورثاء کے حوالے کیا جائے)۔" اتنے میں ایک شخص اہل یمن میں سے آگیا اور اس نے کہا یا رسول اللہ! (یہ خطبہ) میرے لیے لکھ دیجیے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ابو فلاں کے لیے لکھ دو۔" پھر قریش کے ایک شخص نے کہا کہ (یا رسول اللہ!) اذخر (گھاس) کے سوا (اور چیزوں کے کاٹنے کی ممانعت فرمایئے اور اذخر کی ممانعت نہ فرمایئے) اس لیے کہ ہم اس کو اپنے گھروں اور قبروں میں لگاتے ہیں، تو نبی ﷺ نے فرمایا: "(ہاں) اذخر کے سوا (اور اشیاء کاٹنے کی ممانعت ہے)۔"

(۹۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا اشْتَدَّ بِالنَّبِيِّ ﷺ وَجَعُهُ قَالَ ائْتُونِي بِكِتَابٍ أَكْتُبْ لَكُمْ كِتَابًا لاَ تَضِلُّوا بَعْدَهُ قَالَ عُمَرُ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ غَلَبَهُ الْوَجَعُ وَعِنْدَنَا كِتَابُ اللّٰهِ حَسْبُنَا فَاخْتَلَفُوا وَكَثُرَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللَّغَطُ قَالَ قُومُوا عَنِّي وَلَا يَنْبَغِي عِنْدِي التَّنَازُعُ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب نبی ﷺ کا مرض سخت ہو گیا تو آپ نے فرمایا: "میرے پاس لکھنے کی چیزیں لاؤ تا کہ میں تمہارے لیے ایک نوشتہ لکھ دوں کہ اس کے بعد پھر تم گمراہ نہ ہو گے۔" سیدنا عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ پر مرض غالب ہے (طبیعت انتہائی ناساز ہے) اور چونکہ ہمارے پاس اللہ تعالیٰ کی کتاب موجود ہے تو وہی ہمیں کافی ہے۔ پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے اختلاف کیا یہاں تک کہ شور بہت ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس سے اٹھ جاؤ اور میرے پاس تنازع (کھڑا) کرنے کا کیا کام؟"

بَابُ الْعِلْمِ وَالْعِظَةِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت تعلیم و تلقین (درست ہے)

(٩٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتِ اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ ذَاتَ لَيْلَةٍ فَقَالَ سُبْحَانَ اللَّهِ مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتَنِ وَمَاذَا فُتِحَ مِنَ الْخَزَائِنِ أَيْقِظُوا صَوَاحِبَاتِ الْحُجَرِ فَرُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا عَارِيَةٌ فِي الْآخِرَةِ *

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک رات نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ سبحان اللہ آج کی رات کس قدر فتنے نازل کیے گئے ہیں اور کس قدر خزانے کھولے گئے ہیں۔ (اے لوگو!) ان حجرہ والیوں کو جگا دو (کہ کچھ عبادت کریں) کیونکہ بہت سی دنیا میں پہننے والی ایسی ہیں جو (اعمال نہ ہونے کے سبب) آخرت میں برہنہ ہوں گی۔"

بَابُ السَّمَرِ فِي الْعِلْمِ

رات کو علم کی باتیں کرنا (ناجائز نہیں)

(٩٦) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ فِي آخِرِ حَيَاتِهِ فَلَمَّا سَلَّمَ قَامَ فَقَالَ أَرَأَيْتَكُمْ لَيْلَتَكُمْ هَذِهِ فَإِنَّ رَأْسَ مِائَةِ سَنَةٍ مِنْهَا لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) اپنی اخیر عمر مبارک میں عشاء کی نماز پڑھائی پھر جب سلام پھیر چکے تو کھڑے ہو گئے اور فرمایا: "تم اپنی اس رات کو اچھی طرح یاد رکھنا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(دیکھو) آج کی رات سے سو برس کے آخر تک کوئی شخص جو زمین پر ہے باقی نہ رہے گا۔"

(۹۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بِتُّ فِي بَيْتِ خَالَتِي مَيْمُوْنَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَهَا فِي لَيْلَتِهَا فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الْعِشَاءَ ثُمَّ جَاءَ إِلَى مَنْزِلِهِ فَصَلَّى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ نَامَ ثُمَّ قَامَ ثُمَّ قَالَ نَامَ الْغُلَيِّمُ أَوْ كَلِمَةً تُشْبِهُهَا ثُمَّ قَامَ فَقُمْتُ عَنْ يَسَارِهِ فَجَعَلَنِي عَنْ يَمِينِهِ فَصَلَّى خَمْسَ رَكَعَاتٍ ثُمَّ صَلَّى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ نَامَ حَتّٰى سَمِعْتُ غَطِيطَهُ أَوْ خَطِيطَهُ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ *

ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں ایک شب اپنی خالہ ام المومنین میمونہ بنت حارث زوجہ نبی ﷺ کے گھر میں سویا اور نبی ﷺ (اس دن) ان کی شب میں انھیں کے ہاں تھے۔ پس نبی ﷺ نے عشاء کی نماز (مسجد میں) پڑھی پھر اپنے گھر میں آئے اور چار رکعتیں پڑھیں اور سو رہے پھر بیدار ہوئے اور فرمایا: "چھوٹا لڑکا سو گیا؟" یا اسی کی مثل کوئی لفظ فرمایا پھر (نماز پڑھنے) کھڑے ہو گئے اور میں (بھی وضو کر کے) آپ کی بائیں جانب کھڑا ہو گیا تو آپ نے مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا اور پانچ رکعتیں پڑھیں اس کے بعد دو رکعتیں (سنت فجر) پڑھیں پھر سو رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ کے خراٹے لینے کی آواز میں نے سنی پھر آپ نماز (فجر) کے لیے (مسجد تشریف لے گئے)۔

بَابُ حِفْظِ الْعِلْمِ

علم (کی باتوں) کا یاد کرنا (نہایت ضروری ہے)

(۹۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ النَّاسَ يَقُولُونَ أَكْثَرَ أَبُوهُرَيْرَةَ وَلَوْلَا آيَتَانِ فِي كِتَابِ اللّٰهِ مَا حَدَّثْتُ حَدِيثًا ثُمَّ يَتْلُو ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ وَالْهُدٰى﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ الرَّحِيمُ﴾ إِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْمُهَاجِرِينَ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ وَإِنَّ إِخْوَانَنَا مِنَ الْأَنْصَارِ كَانَ يَشْغَلُهُمُ الْعَمَلُ فِي أَمْوَالِهِمْ وَإِنَّ أَبَاهُرَيْرَةَ كَانَ يَلْزَمُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِشِبَعِ بَطْنِهِ وَيَحْضُرُ مَا لَا يَحْضُرُونَ وَيَحْفَظُ مَا لَا يَحْفَظُونَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ ابوہریرہ نے بہت سی حدیثیں یاد و بیان

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کیں اور اگر کتاب اللہ میں (یہ) دو آیتیں نہ ہوتیں تو میں ایک حدیث بھی نہ بیان کرتا، پھر پڑھتے تھے "جو لوگ ہماری اتاری ہوئی دلیلوں اور ہدایت کو چھپاتے ہیں ..... رحم و کرم کرنے والا ہوں۔" (البقرہ:۱۵۹،۱۶۰) بیشک ہمارے مہاجرین بھائیوں کو بازاروں میں خرید و فروخت کرنے کا شغل رہتا تھا اور ہمارے انصاری بھائی اپنے مال کے کام میں مشغول رہے تھے اور ابو ہریرہ (رضی اللہ عنہ) اپنا پیٹ بھر کے رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں رہتا تھا اور ایسے اوقات میں حاضر رہتا تھا کہ لوگ حاضر نہ ہوتے تھے اور وہ باتیں یاد کر لیتا تھا جو وہ لوگ نہ یاد کرتے تھے۔

(۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي أَسْمَعُ مِنْكَ حَدِيثًا كَثِيرًا أَنْسَاهُ قَالَ ابْسُطْ رِدَاءَكَ فَبَسَطْتُهُ قَالَ فَغَرَفَ بِيَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ ضُمَّهُ فَضَمَمْتُهُ فَمَا نَسِيتُ شَيْئًا بَعْدَهُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں آپ سے بہت سی حدیثیں سنتا ہوں مگر انھیں بھول جاتا ہوں، تو آپ نے فرمایا: "اپنی چادر پھیلاؤ۔" چنانچہ میں نے چادر پھیلائی تو آپ نے اپنے دونوں ہاتھ سے چلو بنایا (اور ایک فرضی لپ اس چادر میں ڈال دی) پھر فرمایا: "(اس چادر کو) اپنے اوپر لپیٹ لو۔" چنانچہ میں نے لپیٹ لی پھر اسکے بعد میں کچھ نہیں بھولا۔

(۱۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وِعَاءَيْنِ فَأَمَّا أَحَدُهُمَا فَبَثَثْتُهُ وَأَمَّا الْآخَرُ فَلَوْ بَثَثْتُهُ قُطِعَ هٰذَا الْبُلْعُومُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے دو ظرف (علم کے، دو طرح کے علم) یاد کر لیے ہیں چنانچہ ان میں سے ایک تو میں نے ظاہر کر دیا اور دوسرے کو اگر ظاہر کروں تو میری یہ گردن کاٹ دی جائے گی۔

بَابُ الْإِنْصَاتِ لِلْعُلَمَاءِ

علماء (کی باتیں سننے) کے لیے چپ رہنا (چاہیے)

(۱۰۱) عَنْ جَرِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ اسْتَنْصِتِ النَّاسَ فَقَالَ لَا تَرْجِعُوا بَعْدِي كُفَّارًا يَضْرِبُ بَعْضُكُمْ رِقَابَ بَعْضٍ *

سیدنا جریر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے حجۃ الوداع میں فرمایا: "تم لوگوں کو چپ کرا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دو۔" (جب لوگ خاموش ہو گئے تو) اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "(اے لوگو!) تم میرے بعد کافر نہ ہو جانا کہ تم میں سے ایک دوسرے کی گردن زدنی کرنے لگے۔"

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ لِلْعَالِمِ إِذَا سُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَيَكِلُ الْعِلْمَ إِلَى اللَّهِ

عالم کو کیا چاہیے جب کہ اس سے پوچھا جائے کہ تمام لوگوں میں زیادہ جاننے والا (عالم) کون ہے؟ تو وہ علم کی نسبت اللہ کی طرف کر دے

(۱۰۲) عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ قَامَ مُوسَى النَّبِيُّ خَطِيبًا فِي بَنِي إِسْرَائِيلَ فَسُئِلَ أَيُّ النَّاسِ أَعْلَمُ فَقَالَ أَنَا أَعْلَمُ فَعَتَبَ اللَّهُ عَلَيْهِ إِذْ لَمْ يَرُدَّ الْعِلْمَ إِلَيْهِ فَأَوْحَى اللَّهُ إِلَيْهِ أَنَّ عَبْدًا مِنْ عِبَادِي بِمَجْمَعِ الْبَحْرَيْنِ هُوَ أَعْلَمُ مِنْكَ قَالَ يَا رَبِّ وَكَيْفَ بِهِ فَقِيلَ لَهُ احْمِلْ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ فَإِذَا فَقَدْتَهُ فَهُوَ ثَمَّ فَانْطَلَقَ وَانْطَلَقَ بِفَتَاهُ يُوشَعَ بْنِ نُونٍ وَحَمَلاَ حُوتًا فِي مِكْتَلٍ حَتَّى كَانَا عِنْدَ الصَّخْرَةِ وَضَعَا رُءُوسَهُمَا وَنَامَا فَانْسَلَّ الْحُوتُ مِنَ الْمِكْتَلِ ﴿ فَاتَّخَذَ سَبِيلَهُ فِي الْبَحْرِ سَرَبًا ﴾ وَكَانَ لِمُوسَى وَفَتَاهُ عَجَبًا فَانْطَلَقَا بَقِيَّةَ لَيْلَتِهِمَا وَيَوْمِهِمَا فَلَمَّا أَصْبَحَ قَالَ مُوسَى لِفَتَاهُ ﴿ آتِنَا غَدَاءَنَا لَقَدْ لَقِينَا مِنْ سَفَرِنَا هَذَا نَصَبًا ﴾ وَلَمْ يَجِدْ مُوسَى مَسًّا مِنَ النَّصَبِ حَتَّى جَاوَزَ الْمَكَانَ الَّذِي أُمِرَ بِهِ فَقَالَ لَهُ فَتَاهُ ﴿ أَرَأَيْتَ إِذْ أَوَيْنَا إِلَى الصَّخْرَةِ فَإِنِّي نَسِيتُ الْحُوتَ وَمَا أَنْسَانِيهُ إِلاَّ الشَّيْطَانُ ﴾ قَالَ مُوسَى ﴿ ذَلِكَ مَا كُنَّا نَبْغِ فَارْتَدَّا عَلَى آثَارِهِمَا قَصَصًا ﴾ فَلَمَّا انْتَهَيَا إِلَى الصَّخْرَةِ إِذَا رَجُلٌ مُسَجًّى بِثَوْبٍ أَوْ قَالَ تَسَجَّى بِثَوْبِهِ فَسَلَّمَ مُوسَى فَقَالَ الْخَضِرُ وَأَنَّى بِأَرْضِكَ السَّلاَمُ فَقَالَ أَنَا مُوسَى فَقَالَ مُوسَى بَنِي إِسْرَائِيلَ قَالَ نَعَمْ قَالَ ﴿ هَلْ أَتَّبِعُكَ عَلَى أَنْ تُعَلِّمَنِي مِمَّا عُلِّمْتَ رُشْدًا ﴾ قَالَ ﴿ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴾ يَا مُوسَى إِنِّي عَلَى عِلْمٍ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ عَلَّمَنِيهِ لاَ تَعْلَمُهُ أَنْتَ وَأَنْتَ عَلَى عِلْمٍ عَلَّمَكَهُ لاَ أَعْلَمُهُ ﴿ قَالَ سَتَجِدُنِي إِنْ شَاءَ اللَّهُ صَابِرًا وَلاَ أَعْصِي لَكَ أَمْرًا ﴾

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَانْطَلَقَا يَمْشِيَانِ عَلَى سَاحِلِ الْبَحْرِ لَيْسَ لَهُمَا سَفِينَةٌ فَمَرَّتْ بِهِمَا سَفِينَةٌ فَكَلَّمُوهُمْ أَنْ يَحْمِلُوهُمَا فَعُرِفَ الْخَضِرُ فَحَمَلُوهُمَا بِغَيْرِ نَوْلٍ فَجَاءَ عُصْفُورٌ فَوَقَعَ عَلَى حَرْفِ السَّفِينَةِ فَنَقَرَ نَقْرَةً أَوْ نَقْرَتَيْنِ فِي الْبَحْرِ فَقَالَ الْخَضِرُ يَا مُوسَى مَا نَقَصَ عِلْمِي وَعِلْمُكَ مِنْ عِلْمِ اللَّهِ إِلاَّ كَنَقْرَةِ هَذَا الْعُصْفُورِ فِي الْبَحْرِ فَعَمَدَ الْخَضِرُ إِلَى لَوْحٍ مِنْ أَلْوَاحِ السَّفِينَةِ فَنَزَعَهُ فَقَالَ مُوسَى قَوْمٌ حَمَلُونَا بِغَيْرِ نَوْلٍ عَمَدْتَ إِلَى سَفِينَتِهِمْ فَخَرَقْتَهَا لِتُغْرِقَ أَهْلَهَا ﴿ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا قَالَ لاَ تُؤَاخِذْنِي بِمَا نَسِيتُ وَلاَ تُرْهِقْنِي مِنْ أَمْرِي عُسْرًا ﴾ قَالَ فَكَانَتِ الأُولَى مِنْ مُوسَى نِسْيَانًا فَانْطَلَقَا فَإِذَا غِلاَمٌ يَلْعَبُ مَعَ الْغِلْمَانِ فَأَخَذَ الْخَضِرُ بِرَأْسِهِ مِنْ أَعْلاَهُ فَاقْتَلَعَ رَأْسَهُ بِيَدِهِ فَقَالَ مُوسَى ﴿ أَقَتَلْتَ نَفْسًا زَكِيَّةً بِغَيْرِ نَفْسٍ ﴾ ﴿ قَالَ أَلَمْ أَقُلْ لَكَ إِنَّكَ لَنْ تَسْتَطِيعَ مَعِيَ صَبْرًا ﴾ قَالَ ابْنُ عُيَيْنَةَ وَهَذَا أَوْكَدُ ﴿ فَانْطَلَقَا حَتَّى إِذَا أَتَيَا أَهْلَ قَرْيَةٍ اسْتَطْعَمَا أَهْلَهَا فَأَبَوْا أَنْ يُضَيِّفُوهُمَا فَوَجَدَا فِيهَا جِدَارًا يُرِيدُ أَنْ يَنْقَضَّ فَأَقَامَهُ ﴾ قَالَ الْخَضِرُ بِيَدِهِ فَأَقَامَهُ فَقَالَ لَهُ مُوسَى ﴿ لَوْ شِئْتَ لاَتَّخَذْتَ عَلَيْهِ أَجْرًا قَالَ هَذَا فِرَاقُ بَيْنِي وَ بَيْنِكَ ﴾ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ « يَرْحَمُ اللَّهُ مُوسَى لَوَدِدْنَا لَوْ صَبَرَ حَتَّى يُقَصَّ عَلَيْنَا مِنْ أَمْرِهِمَا »

سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے روایت کی ہے، آپ ﷺ فرماتے ہیں: ”موسیٰ علیہ السلام (ایک دن) بنی اسرائیل میں خطبہ پڑھنے کھڑے ہوئے تو ان سے پوچھا گیا کہ لوگوں میں سب سے بڑا عالم کون ہے؟ تو انھوں نے کہا کہ سب سے بڑا عالم تو میں ہی ہوں۔ لہٰذا اللہ نے ان پر عتاب فرمایا کہ انھوں نے علم کی نسبت اللہ کی طرف کیوں نہ کی؟ پھر اللہ نے ان کی طرف وحی بھیجی کہ میرے بندوں میں سے ایک بندہ مجمع البحرین میں ہے، وہ تم سے بڑا عالم ہے۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے اے میرے پروردگار! میری ان سے کس طرح ملاقات ہوگی؟ تو ان سے کہا گیا کہ مچھلی کو زنبیل میں رکھو (اور مجمع البحرین کی طرف چلو) پھر جب (جس مقام پر) اس مچھلی کو نہ پاؤ تو (سمجھ لینا کہ) وہ بندہ وہیں ہے۔ پس موسیٰ علیہ السلام چل پڑے اور اپنے ہمراہ اپنے خادم یوشع بن نون کو بھی لے لیا اور ان دونوں نے ایک مچھلی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

زنبیل میں رکھ لی۔ یہاں تک کہ جب صخرہ (ایک پتھر) کے پاس پہنچے تو دونوں نے اپنے سر (زمین پر) رکھ لیے اور سو گئے تو (یہیں) مچھلی زنبیل سے نکل گئی اور دریا میں اس نے راہ بنالی اور (مچھلی کے زندہ ہو جانے سے) موسیٰ اور ان کے خادم کو تعجب ہوا، پھر وہ دونوں باقی رات اور ایک دن چلتے رہے، جب صبح ہوئی تو موسیٰ علیہ السلام نے اپنے خادم سے کہا کہ ہمارا ناشتہ لاؤ (یعنی مچھلی والا کھانا) بیشک ہم نے اپنے اس سفر سے تکلیف اٹھائی اور موسیٰ علیہ السلام جب تک کہ اس جگہ سے آگے نہیں نکل گئے، جس کا انھیں حکم دیا گیا تھا، اس وقت تک انھوں نے کچھ تکلیف محسوس نہیں کی۔ (اب جوان کے خادم نے دیکھا تو مچھلی غائب تھی)۔ تب انھوں نے کہا کہ کیا آپ نے دیکھا (آپ کو یاد پڑتا) ہے کہ جب ہم پتھر کے پاس ٹھہرے تھے تو میں مچھلی (کا بتانا بالکل ہی) بھول گیا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا یہی وہ (مقام) ہے جس کو ہم تلاش کر رہے تھے۔ پھر وہ دونوں کھوج لگاتے ہوئے اپنے قدموں کے نشانات پر واپس لوٹ گئے۔ پس جب اس پتھر تک پہنچے (تو کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک آدمی کپڑا اوڑھے ہوئے (یا یہ کہا کہ اس نے کپڑا لپیٹ رکھا تھا) بیٹھا ہوا ہے۔ چنانچہ موسیٰ علیہ السلام نے انھیں سلام کیا تو خضر علیہ السلام نے کہا کہ تیرے ملک میں سلام کہاں سے آیا؟ تو انھوں نے کہا کہ میں (یہاں کا رہنے والا نہیں ہوں، میں) موسیٰ (علیہ السلام) ہوں۔ خضر علیہ السلام نے کہا بنی اسرائیل کے موسیٰ؟ (علیہ السلام) انھوں نے کہا "ہاں"۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کیا میں اس (امید) پر تمہاری پیروی کر سکتا ہوں کہ جو کچھ ہدایت تمہیں سکھائی گئی ہے، مجھے بھی سکھا دو؟ انھوں نے کہا کہ تم میرے ساتھ (رہ کر میری باتوں پر) ہرگز صبر نہ کر سکو گے۔ اے موسیٰ! بیشک میں اللہ کے علم میں سے ایک ایسے علم پر (مطلع) ہوں کہ جسے خاص کر اس نے مجھے عطا کیا ہے، تم اسے نہیں جانتے اور تم ایسے علم پر (مطلع) ہو جو اللہ نے تمہیں تعلیم کیا ہے کہ میں اسے نہیں جانتا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا ان شاء اللہ تم مجھے صبر کرنے والا پاؤ گے اور میں کسی بات میں تمہاری نافرمانی نہ کروں گا، (چنانچہ خضر علیہ السلام راضی ہو گئے) پھر وہ دونوں دریا کے کنارے چلے، (اور) ان کے پاس کوئی کشتی نہ تھی۔ اتنے میں ایک کشتی ان کے پاس (سے ہو کر) گزری تو کشتی والوں سے انھوں نے کہا کہ ہمیں بٹھالو۔ خضر (علیہ السلام) پہچان لیے گئے اور کشتی والوں نے انھیں بے کرایہ بٹھالیا۔ پھر (اسی اثناء میں) ایک چڑیا آئی اور کشتی کے کنارے پر بیٹھ گئی اور اس نے ایک چونچ یا دو چونچیں دریا میں ماریں۔ خضر (علیہ السلام) بولے کہ اے موسیٰ! میرے اور تمہارے علم نے اللہ کے علم سے صرف اس چڑیا کی چونچ کی بقدر کم کیا ہے۔ پھر خضر (علیہ السلام) نے کشتی کے تختوں میں سے ایک تختہ کی طرف قصد کیا اور اسے اکھیڑ ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام کہنے لگے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کہ ان لوگوں نے ہم کو بغیر کرایہ (لیے ہوئے) بٹھالیا اور آپ نے ان کی کشتی کی طرف قصد کیا اور اسے توڑ دیا تاکہ اس پر سوار لوگ غرق ہو جائیں۔ خضر (علیہ السلام) نے کہا "کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ رہ کر میری باتوں پر صبر نہ کر سکو گے۔" موسیٰ علیہ السلام نے کہا میں بھول گیا تھا اس لیے میرا مؤاخذہ نہ کیجیے اور میرے معاملے میں مجھ پر تنگی نہ کیجیے نبی ﷺ نے فرمایا کہ پہلی بار موسیٰ علیہ السلام سے بھول کر یہ بات (اعتراض کی) ہو گئی۔ پھر وہ دونوں (کشتی سے اتر کر) چلے تو ایک لڑکا (ملا جو اور) لڑکوں کے ہمراہ کھیل رہا تھا۔ خضر (علیہ السلام) نے اس کا سر اوپر سے پکڑ لیا اور اپنے ہاتھ سے اس کو اکھیڑ ڈالا۔ موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ ایک بے گناہ جان کو بے وجہ تم نے قتل کر دیا۔ خضر (علیہ السلام) نے کہا: کیا میں نے تم سے نہ کہا تھا کہ تم میرے ہمراہ (رہ کر میری باتوں پر) ہرگز صبر نہ کر سکو گے؟" ابن عیینہ (راوئ حدیث) نے کہا ہے کہ (پہلے جواب کی نسبت) اس میں زیادہ تاکید تھی۔ پھر وہ دونوں چلے یہاں تک کہ ایک گاؤں کے لوگوں کے پاس پہنچے۔ وہاں کے رہنے والوں سے انھوں نے کھانا مانگا چنانچہ ان لوگوں نے ان کی مہمانی کرنے سے (صاف) انکار کر دیا۔ پھر وہاں ایک دیوار ایسی دیکھی جو کہ گرنے ہی والی تھی تو خضر (علیہ السلام) نے اپنے ہاتھ سے اس کو سہارا دیا اور اس کو درست کر دیا۔ (اب پھر) موسیٰ علیہ السلام نے ان سے کہا کہ اگر آپ چاہتے تو اس پر کچھ اجرت لے لیتے۔ خضر (علیہ السلام) بولے کہ (بس اب اس مرحلے پر) ہمارے اور تمہارے درمیان جدائی ہے۔ نبی ﷺ نے (اس قدر بیان فرما کر) ارشاد فرمایا: "اللہ تعالیٰ موسیٰ علیہ السلام پر رحم کرے ہم یہ چاہتے تھے کہ کاش موسیٰ علیہ السلام صبر کرتے تو ان کے اور حالات ہم سے بیان کیے جاتے۔"

بَابُ مَنْ سَأَلَ وَهُوَ قَائِمٌ عَالِمًا جَالِسًا

جس شخص نے کھڑے ہو کر کسی بیٹھے ہوئے عالم سے (کوئی مسئلہ) دریافت کیا

(۱۰۳) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ مَا الْقِتَالُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَإِنَّ أَحَدَنَا يُقَاتِلُ غَضَبًا وَيُقَاتِلُ حَمِيَّةً فَرَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ قَالَ وَمَا رَفَعَ إِلَيْهِ رَأْسَهُ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ قَائِمًا فَقَالَ مَنْ قَاتَلَ لِتَكُونَ كَلِمَةُ اللّٰهِ هِيَ الْعُلْيَا فَهُوَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ عَزَّ وَجَلَّ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ!

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللہ کی راہ میں لڑنے سے کیا مراد ہے؟ اس لیے کہ کوئی ہم میں سے غصہ کے سبب سے لڑتا ہے اور کوئی (ذاتی وگروہی) حمیت کی خاطر جنگ کرتا ہے۔ پس آپ ﷺ نے اپنا سر (مبارک) اس کی طرف (متوجہ ہونے کے لیے) اٹھایا اور (راوی کہتا ہے کہ) آپ ﷺ نے سر اسی سبب سے اٹھایا چونکہ وہ کھڑا ہوا تھا، پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس لیے لڑے کہ اللہ کا کلمہ بلند ہو جائے (اور اسی کا بول بالا ہو) تو وہ اللہ کی راہ میں (لڑتا) ہے۔"

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلًا ﴾

اللہ تعالیٰ کا فرمان "اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔" (بنی اسرائیل ۸۵)

(۱۰٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَا أَنَا أَمْشِي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي خَرِبِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ يَتَوَكَّأُ عَلَى عَسِيبٍ مَعَهُ فَمَرَّ بِنَفَرٍ مِنَ الْيَهُودِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ سَلُوهُ عَنِ الرُّوحِ وَقَالَ بَعْضُهُمْ لاَ تَسْأَلُوهُ لاَ يَجِيءُ فِيهِ بِشَيْءٍ تَكْرَهُونَهُ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَنَسْأَلَنَّهُ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ فَقَالَ يَا أَبَا الْقَاسِمِ مَا الرُّوحُ فَسَكَتَ فَقُلْتُ إِنَّهُ يُوحَى إِلَيْهِ فَقُمْتُ فَلَمَّا انْجَلَى عَنْهُ قَالَ ﴿ وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الرُّوحِ قُلِ الرُّوحُ مِنْ أَمْرِ رَبِّي ﴾ وَمَا أُوتِيتُمْ مِنَ الْعِلْمِ إِلاَّ قَلِيلاً *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ کے کھنڈروں میں چل رہا تھا اور آپ کھجور کی ایک چھڑی کو (زمین) پر ٹکا کر چل رہے تھے کہ اتنے میں یہود کے کچھ لوگوں کے پاس سے آپ ﷺ گزرے، تو ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ آپ ﷺ سے روح کی بابت سوال کرو۔ اس پر بعض نے کہا کہ نہ پوچھو، ایسا نہ ہو کہ اس کے جواب میں آپ کوئی ایسی بات کہہ دیں جو تمہیں ناگوار لگے۔ پھر بعض نے کہا کہ ہم تو ضرور پوچھیں گے۔ چنانچہ ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا اور کہنے لگا کہ اے ابوالقاسم! روح کیا چیز ہے؟ آپ ﷺ نے سکوت فرمایا۔ (ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) میں نے (اپنے دل میں) کہا کہ آپ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ لہٰذا میں کھڑا ہو گیا۔ پھر جب وہ کیفیت آپ ﷺ سے دور ہوئی تو آپ نے فرمایا: "اور یہ لوگ آپ (ﷺ) سے روح کی بابت سوال کرتے ہیں، تو آپ انھیں جواب دیجیے کہ روح میرے رب کے حکم سے ہے۔" اور تمہیں بہت ہی کم علم دیا گیا ہے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَنْ خَصَّ بِالْعِلْمِ قَوْمًا دُونَ قَوْمٍ كَرَاهِيَةَ أَنْ لاَ يَفْهَمُوا ۔

اس بات کو برا سمجھ کر کہ وہ لوگ نہ سمجھیں گے جس شخص نے ایک قوم کو چھوڑ کر دوسری قوم کو علم (کی تعلیم) کے لیے مخصوص کر لیا۔

(۱۰۵) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَكَانَ مُعَاذٌ رَدِيفَهُ عَلَى الرَّحْلِ قَالَ يَا مُعَاذُ بْنَ جَبَلٍ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ قَالَ يَا مُعَاذُ ! قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَسَعْدَيْكَ ثَلاَثًا قَالَ مَا مِنْ أَحَدٍ يَشْهَدُ أَنْ لاَ إِلَـهَ إِلاَّ اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ صِدْقًا مِنْ قَلْبِهِ إِلاَّ حَرَّمَهُ اللَّهُ عَلَى النَّارِ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَفَلاَ أُخْبِرُ بِهِ النَّاسَ فَيَسْتَبْشِرُونَ قَالَ إِذًا يَتَّكِلُوا وَأَخْبَرَ بِهَا مُعَاذٌ عِنْدَ مَوْتِهِ تَأَثُّمًا ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اس حال میں کہ سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سواری پر آپ کے پیچھے بیٹھے ہوئے تھے۔ فرمایا: "اے معاذ بن جبل!" انھوں نے عرض کی حاضر ہوں یارسول اللہ اور مستعد ہوں۔ (پھر) آپ نے فرمایا کہ اے معاذ! انھوں نے عرض کی کہ حاضر ہوں یارسول اللہ اور مستعد ہوں۔ (پھر) آپ نے فرمایا: "اے معاذ! انھوں نے عرض کی کہ حاضر ہوں یارسول اللہ اور مستعد ہوں۔" تین مرتبہ (ایسا ہی ہوا) پھر آپ نے فرمایا: "جو کوئی اپنے سچے دل سے اس بات کی گواہی دے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں" تو اللہ اس پر (دوزخ کی) آگ حرام کر دیتا ہے۔" معاذ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یارسول اللہ! کیا میں لوگوں کو اس کی خبر کر دوں تاکہ وہ (بھی) خوش ہو جائیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس وقت (جب تم ان کو خبر کرو گے) تو لوگ (اسی پر) بھروسہ کر لیں گے (اور عمل سے باز رہیں گے)۔" اور معاذ رضی اللہ عنہ نے یہ حدیث اپنی موت کے وقت (علم کو چھپانے کے) گناہ کے خوف سے بیان کر دی۔

بَابُ الْحَيَاءِ فِي الْعِلْمِ

علم میں شرمانا (بری بات ہے)

(۱۰۶) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ جَاءَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ لاَ يَسْتَحْيِي مِنَ الْحَقِّ فَهَلْ عَلَى الْمَرْأَةِ مِنْ غُسْلٍ إِذَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

احْتَلَمَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا رَأَتِ الْمَاءَ فَغَطَّتْ أُمُّ سَلَمَةَ تَعْنِي وَجْهَهَا وَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَوَ تَحْتَلِمُ الْمَرْأَةُ قَالَ نَعَمْ تَرِبَتْ يَمِينُكِ فَبِمَ يُشْبِهُهَا وَلَدُهَا *

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ام سلیم، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئیں اور کہنے لگیں کہ یا رسول اللہ! اللہ حق بات سے نہیں شرماتا تو (یہ بتایئے کہ) کیا عورت پر جبکہ وہ محتلم ہو غسل (فرض) ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا (ہاں) جب کہ وہ پانی (یعنی منی) کو (اپنے کپڑے یا شرمگاہ پر) دیکھے تو ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے (مارے شرم کے) اپنا منہ چھپالیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! کیا عورت کو بھی احتلام ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا ہاں تمہارا داہنا ہاتھ خاک آلود ہو جائے (اگر عورت کی منی نہیں خارج ہوتی) تو اس کا لڑکا اس کے مشابہ کیوں ہوتا ہے؟۔

بَابُ مَنِ اسْتَحْيَا فَأَمَرَ غَيْرَهُ بِالسُّؤَالِ

جو شخص خود شرمائے اور دوسرے کو (مسئلہ) پوچھنے کا حکم دے

(۱۰۷) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ رَجُلاً مَذَّاءً فَأَمَرْتُ الْمِقْدَادَ بْنَ الأَسْوَدِ أَنْ يَسْأَلَ النَّبِيَّ ﷺ فَسَأَلَهُ فَقَالَ فِيهِ الْوُضُوءُ *

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میری مذی بہت نکلا کرتی تھی تو میں نے مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے کہا کہ وہ نبی ﷺ سے (اس کا حکم) پوچھیں۔ چنانچہ انھوں نے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: اس (کے نکلنے) میں صرف وضو (فرض ہوتا) ہے۔"

بَابُ ذِكْرِ الْعِلْمِ وَالْفُتْيَا فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں علم کا ذکر کرنا اور فتویٰ صادر کرنا

(۱۰۸) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً قَامَ فِي الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ مِنْ أَيْنَ تَأْمُرُنَا أَنْ نُهِلَّ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُهِلُّ أَهْلُ الْمَدِينَةِ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ الشَّأْمِ مِنَ الْجُحْفَةِ وَيُهِلُّ أَهْلُ نَجْدٍ مِنْ قَرْنٍ وَقَالَ ابْنُ عُمَرَ وَيَزْعُمُونَ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَ يُهِلُّ أَهْلُ الْيَمَنِ مِنْ يَلَمْلَمَ وَكَانَ ابْنُ عُمَرَ يَقُولُ لَمْ أَفْقَهْ هَذِهِ مِنْ رَسُولِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللّٰهِ ﷺ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص مسجد میں کھڑا ہوا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ ہمیں احرام باندھنے کا کس مقام سے حکم دیتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ کے لوگ ذوالحلیفہ سے احرام باندھیں اور شام کے لوگ جحفہ سے احرام باندھیں اور نجد کے لوگ مقام قرن سے احرام باندھیں۔" سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا، لوگ گمان کرتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (یہ بھی) فرمایا کہ یمن کے لوگ یلملم سے احرام باندھیں۔" اور ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے صاف اور صحیح طور پر یہ بات نہیں سنی۔

بَابُ مَنْ أَجَابَ السَّائِلَ بِأَكْثَرَ مِمَّا سَأَلَهُ

جو شخص سائل کو اس سے کہیں زیادہ بتا دے جس قدر اس نے پوچھا ہے

(۱۰۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَهُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ فَقَالَ لاَ يَلْبَسُ الْقَمِيصَ وَلاَ الْعِمَامَةَ وَلاَ السَّرَاوِيلَ وَلاَ الْبُرْنُسَ وَلاَ ثَوْبًا مَسَّهُ الْوَرْسُ أَوِ الزَّعْفَرَانُ فَإِنْ لَمْ يَجِدِ النَّعْلَيْنِ فَلْيَلْبَسِ الْخُفَّيْنِ وَلْيَقْطَعْهُمَا حَتَّى يَكُونَا تَحْتَ الْكَعْبَيْنِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ ایک شخص نے آپ ﷺ سے پوچھا کہ محرم (حج یا عمرہ کرنے والا) کیا پہنے؟ تو آپ نے فرمایا: "نہ کرتا پہنے اور نہ عمامہ اور نہ پائجامہ اور نہ ٹوپی اور نہ کوئی ایسا کپڑا جس میں ورس یا زعفران لگ گئی ہو، پھر اگر نعلین (چپلیں) نہ ملیں تو موزے پہن لے اور انھیں کاٹ دے تاکہ ٹخنوں سے نیچے ہو جائیں۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْوُضُوْءِ

وضو کا بیان

بَاب لاَ تُقْبَلُ صَلاَةٌ بِغَيْرِ طُهُوْرٍ

کوئی نماز طہارت (وضو) کے بغیر قبول نہیں ہوتی

(۱۱۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُوْلُ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لاَ تُقْبَلُ صَلاَةُ مَنْ أَحْدَثَ حَتّٰى يَتَوَضَّأَ قَالَ رَجُلٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ مَا الْحَدَثُ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ فُسَاءٌ أَوْ ضُرَاطٌ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص حدث کرے تو اس کی نماز قبول نہیں ہوتی یہاں تک کہ وہ وضو کر لے۔ حضر موت (شہر) کے ایک شخص نے پوچھا کہ اے ابوہریرہ رضی اللہ عنہ "حدث" کیا چیز ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا: "ے آواز یا با آواز ریح خارج ہونا۔"

بَابُ فَضْلِ الْوُضُوْءِ

وضو کی فضیلت (کا بیان)

(۱۱۱) وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ أُمَّتِي يُدْعَوْنَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ غُرًّا مُحَجَّلِيْنَ مِنْ آثَارِ الْوُضُوْءِ فَمَنِ اسْتَطَاعَ مِنْكُمْ أَنْ يُطِيْلَ غُرَّتَهُ فَلْيَفْعَلْ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ: "میری امت کے لوگ قیامت کے دن بلائے جائیں گے، درانحالیکہ وضو کے نشانات کے سبب ان کے بعض اعضاء مثلاً ہاتھ پاؤں وغیرہ وضو کرنے کے سبب چمک رہے ہوں گے۔ پس تم میں سے جو کوئی چمک و سفیدی بڑھانا چاہے تو بڑھالے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَنْ لاَ يَتَوَضَّأُ مِنَ الشَّكِّ حَتَّى يَسْتَيْقِنَ

(محض) شک سے وضو نہ کرے تاوقتیکہ (وضو ٹوٹنے کا) یقین نہ ہو جائے

(۱۱۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ شُكِيَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ الرَّجُلُ الَّذِي يُخَيَّلُ إِلَيْهِ أَنَّهُ يَجِدُ الشَّيْءَ فِي الصَّلاَةِ فَقَالَ لاَ يَنْفَتِلْ أَوْ لاَ يَنْصَرِفْ حَتَّى يَسْمَعَ صَوْتًا أَوْ يَجِدَ رِيحًا *

سیدنا عبداللہ بن زید الانصاری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے ایک ایسے شخص کی حالت بیان کی گئی جس کو خیال بندھ جاتا ہے کہ نماز میں وہ کسی چیز (یعنی ہوا) کو (نکلتے ہوئے) محسوس کر رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ وہ (نماز سے) لوٹے نہیں یا پھرے نہیں یہاں تک کہ (خروج ریح کی) آواز سن لے یا بو پائے۔"

بَابُ التَّخْفِيفِ فِي الْوُضُوءِ

ہلکا وضو کرنا

(۱۱۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بِتُّ عِنْدَ خَالَتِي مَيْمُونَةَ لَيْلَةً فَلَمَّا كَانَ فِي بَعْضِ اللَّيْلِ قَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَتَوَضَّأَ مِنْ شَنٍّ مُعَلَّقٍ وُضُوءًا خَفِيفًا..... *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک رات میں اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرا۔ جب رات کا کچھ حصہ گزرا تو نبی ﷺ بیدار ہوئے اور آپ ﷺ نے ایک لٹکی ہوئی مشک سے ہلکا سا وضو کیا..... (پھر آپ ﷺ نے تہجد کی نماز ادا فرمائی..... یہ حدیث متعدد ابواب میں ہے)۔

بَابُ إِسْبَاغِ الْوُضُوءِ

وضو بہ کمال وتمام (اعضاء کا پورا دھونا)

(۱۱۴) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ دَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ حَتَّى إِذَا كَانَ بِالشِّعْبِ نَزَلَ فَبَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَلَمْ يُسْبِغِ الْوُضُوءَ فَقُلْتُ الصَّلاَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ الصَّلاَةُ أَمَامَكَ فَرَكِبَ فَلَمَّا جَاءَ الْمُزْدَلِفَةَ نَزَلَ فَتَوَضَّأَ فَأَسْبَغَ الْوُضُوءَ ثُمَّ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَصَلَّى الْمَغْرِبَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ثُمَّ أَنَاخَ كُلُّ إِنْسَانٍ بَعِيرَهُ فِي مَنْزِلِهِ ثُمَّ أُقِيمَتِ الْعِشَاءُفَصَلَّى وَلَمْ يُصَلِّ بَيْنَهُمَا"

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عرفہ سے چلے یہاں تک کہ جب گھاٹی میں پہنچے تو اترے اور پیشاب کیا پھر وضو کیا، مگر وضو پورا نہیں کیا، تو میں نے کہا کہ یا رسول اللہ ﷺ نماز (کا وقت قریب آگیا)۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ نماز تمہارے آگے ہے (یعنی مزدلفہ میں پڑھیں گے)۔" پھر جب مزدلفہ آگیا تو آپ ﷺ اترے اور پورا وضو کیا پھر نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے مغرب کی نماز پڑھی (پڑھائی) اس کے بعد ہر شخص نے اپنے اونٹ کو اپنے مقام پر بٹھا دیا پھر عشاء کی نماز کی اقامت کہی گئی اور آپ ﷺ نے (نماز) پڑھی (پڑھائی) اور دونوں کے درمیان میں کوئی (نفل) نماز نہیں پڑھی۔

بَابُ غَسْلِ الْوَجْهِ بِالْيَدَيْنِ مِنْ غَرْفَةٍ وَاحِدَةٍ

منہ کا دونوں ہاتھوں سے دھونا صرف ایک چلو سے (بھی ثابت ہے)

(۱۱۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ تَوَضَّأَ فَغَسَلَ وَجْهَهُ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَمَضْمَضَ بِهَا وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَجَعَلَ بِهَا هٰكَذَا أَضَافَهَا إِلَى يَدِهِ الْأُخْرٰى فَغَسَلَ بِهِمَا وَجْهَهُ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُمْنٰى ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَغَسَلَ بِهَا يَدَهُ الْيُسْرٰى ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً مِنْ مَاءٍ فَرَشَّ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُمْنٰى حَتّٰى غَسَلَهَا ثُمَّ أَخَذَ غَرْفَةً أُخْرٰى فَغَسَلَ بِهَا رِجْلَهُ يَعْنِي الْيُسْرٰى ثُمَّ قَالَ هٰكَذَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے وضو کیا، چنانچہ پانی کا ایک چلو لے کر اسی سے کلی کی اور ناک میں پانی ڈالا۔ پھر ایک چلو پانی لیا اور اسے اس طرح کیا یعنی دونوں ہاتھوں کو آپس میں ملایا اس لپ سے منہ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا داہنا ہاتھ دھویا، پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنا بایاں ہاتھ دھویا، (کہنی تک)، پھر ایک چلو پانی لیا اور اپنے داہنے پاؤں پر ڈالا یہاں تک کہ اسے دھو ڈالا، پھر دوسرا چلو پانی کا لیا اور اس سے اپنے بائیں پیر کو دھویا، پھر (ابن عباس رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اسی طرح وضو کرتے دیکھا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَا يَقُولُ عِنْدَ الْخَلَاءِ

بیت الخلاء (جانے) کے وقت کیا کہے؟

(۱۱۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْخَلَاءَ قَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْخُبُثِ وَالْخَبَائِثِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بیت الخلاء میں داخل ہوتے تو کہتے "اے اللہ میں خبیث جنوں اور جنیوں سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

بَابُ وَضْعِ الْمَاءِ عِنْدَ الْخَلَاءِ

پاخانہ (جانے) کے وقت پانی رکھ دینا

(۱۱۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ الْخَلَاءَ فَوَضَعْتُ لَهُ وَضُوءًا قَالَ مَنْ وَضَعَ هَذَا فَأُخْبِرَ فَقَالَ اللّٰهُمَّ فَقِّهْهُ فِي الدِّينِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ بیت الخلاء میں داخل ہوئے تو میں نے آپ ﷺ کے وضو کے لیے پانی رکھ دیا۔ (جب آپ ﷺ وہاں سے نکلے تو) فرمایا: "یہ پانی کس نے رکھا ہے؟" آپ ﷺ کو بتلایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ اسے دین کی سمجھ عنایت فرما۔"

بَاب لَا تَسْتَقْبِلُ الْقِبْلَةَ بِغَائِطٍ أَوْ بَوْلٍ

پاخانہ یا پیشاب کرتے وقت قبلہ کی طرف منہ نہ کیا جائے

(۱۱۸) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَتَى أَحَدُكُمُ الْغَائِطَ فَلَا يَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلَا يُوَلِّهَا ظَهْرَهُ شَرِّقُوا أَوْ غَرِّبُوا *

سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تم میں سے کوئی بیت الخلاء میں جائے تو قبلہ کی طرف منہ نہ کرے اور نہ اس کی طرف اپنی پشت کرے۔ بلکہ مشرق یا مغرب کی طرف منہ کرو۔ (ان ممالک میں جہاں قبلہ مغربی سمت پڑتا ہے، شمالاً جنوباً کیا جائے)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَنْ تَبَرَّزَ عَلَى لَبِنَتَيْنِ

جس شخص نے دو اینٹوں پر (بیٹھ کر) قضائے حاجت کی

(۱۱۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ إِنَّ نَاسًا يَقُولُونَ إِذَا قَعَدْتَ عَلَى حَاجَتِكَ فَلاَ تَسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةَ وَلاَ بَيْتَ الْمَقْدِسِ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ لَقَدِ ارْتَقَيْتُ يَوْمًا عَلَى ظَهْرِ بَيْتٍ لَنَا فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى لَبِنَتَيْنِ مُسْتَقْبِلًا بَيْتَ الْمَقْدِسِ لِحَاجَتِهِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ لوگ کہتے ہیں کہ جب تم اپنی قضائے حاجت کے لیے بیٹھو تو نہ قبلہ کی طرف منہ کرو اور نہ بیت المقدس کی طرف۔ مگر میں ایک دن اپنے گھر کی چھت پر چڑھا تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو (قضائے) حاجت کے لیے دو اینٹوں پر بیٹھے ہوئے بیت المقدس کی جانب منہ کیے ہوئے دیکھا۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْبَرَازِ

عورتوں کا پاخانہ کے لیے گھر سے باہر جانا (جائز ہے)

(۱۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ أَزْوَاجَ النَّبِيِّ ﷺ كُنَّ يَخْرُجْنَ بِاللَّيْلِ إِذَا تَبَرَّزْنَ إِلَى الْمَنَاصِعِ وَهُوَ صَعِيدٌ أَفْيَحُ فَكَانَ عُمَرُ يَقُولُ لِلنَّبِيِّ ﷺ احْجُبْ نِسَاءَكَ فَلَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَفْعَلُ فَخَرَجَتْ سَوْدَةُ بِنْتُ زَمْعَةَ زَوْجُ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً مِنَ اللَّيَالِي عِشَاءً وَكَانَتِ امْرَأَةً طَوِيلَةً فَنَادَاهَا عُمَرُ أَلاَ قَدْ عَرَفْنَاكِ يَا سَوْدَةُ حِرْصًا عَلَى أَنْ يَنْزِلَ الْحِجَابُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ الْحِجَابِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بیویاں رات کو جب پاخانہ کی لیے گھر سے باہر جاتی تھیں، تو مناصع کی طرف نکل جاتی تھیں اور مناصع (کے معنی ہیں) فراخ نیلہ، اور سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ اپنی بیویوں کو پردہ کرایے مگر رسول اللہ ﷺ (ایسا) نہ کرتے تھے۔ تو ایک شب عشاء کے وقت ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا (یعنی) نبی ﷺ کی بیوی باہر نکلیں اور وہ دراز قد عورت تھیں تو انھیں عمر رضی اللہ عنہ نے محض اس خواہش سے کہ پردہ (کا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حکم) نازل ہو جائے، پکارا کہ آگاہ رہو اے سودہ! ہم نے تمہیں پہچان لیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے پردہ (کا حکم) نازل فرما دیا۔

بَابُ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْمَاءِ

پانی سے استنجاء کرنا (بھی سنت ہے)

(۱۲۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ أَجِيءُ أَنَا وَغُلَامٌ مَعَنَا إِدَاوَةٌ مِنْ مَاءٍ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنی حاجت کے لیے نکلتے تھے تو میں اور ایک اور لڑکا (دونوں) آپ ﷺ کے پیچھے جاتے تھے اور ہمارے ساتھ پانی کا ایک ظرف (برتن) ہوتا تھا۔

بَابُ حَمْلِ الْعَنَزَةِ مَعَ الْمَاءِ فِي الْاِسْتِنْجَاءِ

استنجاء خانہ میں (جانے کے لیے) پانی کے ساتھ نیزہ یا برچھی بھی لے جانا

(۱۲۲) وَفِي رِوَايَةٍ يَقُولُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدْخُلُ الْخَلَاءَ فَأَحْمِلُ أَنَا وَغُلَامٌ إِدَاوَةً مِنْ مَاءٍ وَعَنَزَةً يَسْتَنْجِي بِالْمَاءِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ (ہی) دوسری روایت میں مروی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ قضائے حاجت کے لیے جاتے تو میں اور ایک اور لڑکا پانی کا ایک ظرف اور چھوٹا نیزہ اٹھا لیتے، پانی سے آپ ﷺ استنجاء فرماتے تھے۔

بَابُ النَّهْيِ عَنِ الْاِسْتِنْجَاءِ بِالْيَمِينِ

داہنے ہاتھ سے استنجاء کرنے کی ممانعت (ہے)

(۱۲۳) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا شَرِبَ أَحَدُكُمْ فَلَا يَتَنَفَّسْ فِي الْإِنَاءِ وَإِذَا أَتَى الْخَلَاءَ فَلَا يَمَسَّ ذَكَرَهُ بِيَمِينِهِ وَلَا يَتَمَسَّحْ بِيَمِينِهِ *

ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب کوئی تم میں سے پانی پئے تو برتن میں سانس نہ لے اور جب پاخانے کے لیے جائے تو اپنی شرمگاہ کو اپنے داہنے ہاتھ سے نہ چھوئے اور نہ ہی اپنے داہنے ہاتھ سے استنجاء کرے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْإِسْتِنْجَاءِ بِالْحِجَارَةِ

ڈھیلوں سے استنجاء کرنا (بھی مسنون ہے)

(۱۲٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اتَّبَعْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَخَرَجَ لِحَاجَتِهِ فَكَانَ لَا يَلْتَفِتُ فَدَنَوْتُ مِنْهُ فَقَالَ ابْغِنِي أَحْجَارًا أَسْتَنْفِضْ بِهَا أَوْ نَحْوَهُ وَلَا تَأْتِنِي بِعَظْمٍ وَلَا رَوْثٍ فَأَتَيْتُهُ بِأَحْجَارٍ بِطَرَفِ ثِيَابِي فَوَضَعْتُهَا إِلَى جَنْبِهِ وَأَعْرَضْتُ عَنْهُ فَلَمَّا قَضَى أَتْبَعَهُ بِهِنَّ*

ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پیچھے پیچھے چلا اور آپ ﷺ اپنی حاجت (رفع کرنے) کے لیے نکلے تھے اور آپ ﷺ (کی عادت تھی کہ) ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے، تو میں آپ ﷺ سے قریب ہو گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے پتھر تلاش کر دو تاکہ میں اس سے پاکی حاصل کروں۔" (یا اسی کے مثل (کوئی اور لفظ) فرمایا) "اور ہڈی میرے پاس نہ لانا اور نہ گوبر۔" چنانچہ میں اپنے کپڑے کے دامن میں پتھر (رکھ کر) آپ ﷺ کے پاس لے گیا اور ان کو میں نے آپ ﷺ کے پہلو میں رکھ دیا اور میں آپ ﷺ کے پاس سے ہٹ آیا۔ پس جب آپ ﷺ قضائے حاجت کر چکے تو پتھروں کو استعمال کیا۔

بَابُ لَا يُسْتَنْجَى بِرَوْثٍ

گوبر سے استنجاء کی ممانعت

(۱۲٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ الْغَائِطَ فَأَمَرَنِي أَنْ آتِيَهُ بِثَلَاثَةِ أَحْجَارٍ فَوَجَدْتُ حَجَرَيْنِ وَالْتَمَسْتُ الثَّالِثَ فَلَمْ أَجِدْهُ فَأَخَذْتُ رَوْثَةً فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَأَخَذَ الْحَجَرَيْنِ وَأَلْقَى الرَّوْثَةَ وَقَالَ هٰذَا رِكْسٌ*

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ پاخانہ کے لیے گئے اور مجھے حکم دیا کہ میں تین پتھر آپ ﷺ کے پاس لے آؤں۔ دو پتھر تو میں نے پائے اور تیسرے کو تلاش کیا مگر نہ پایا، تو میں نے ایک ٹکڑا (خشک) گوبر کا لے لیا اور وہ آپ ﷺ کے پاس لے آیا۔ آپ ﷺ نے دونوں پتھر لے لیے اور گوبر گرا دیا اور فرمایا کہ یہ نجس ہے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّةً مَرَّةً

وضو میں اعضاء کا ایک ایک مرتبہ (دھونا)

(۱۲۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَوَضَّأَ النَّبِيُّ ﷺ مَرَّةً مَرَّةً *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے وضو کیا اور ہر عضو کو ایک ایک مرتبہ دھویا۔

بَابُ الْوُضُوءِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ

وضو میں اعضاء کا دو دو مرتبہ (دھونا بھی آیا ہے)

(۱۲۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَوَضَّأَ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ *

سیدنا عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے وضو فرمایا اور ہر عضو کو دو مرتبہ دھویا۔

بَابُ الْوُضُوءِ ثَلَاثًا ثَلَاثًا

وضو میں اعضاء کا تین تین بار (دھونا بھی آیا ہے)

(۱۲۸) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَعَا بِإِنَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى كَفَّيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ فَغَسَلَهُمَا ثُمَّ أَدْخَلَ يَمِينَهُ فِي الْإِنَاءِ فَمَضْمَضَ وَاسْتَنْشَقَ ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا وَيَدَيْهِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثَلَاثَ مِرَارٍ ثُمَّ مَسَحَ بِرَأْسِهِ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ ثَلَاثَ مِرَارٍ إِلَى الْكَعْبَيْنِ ثُمَّ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ تَوَضَّأَ نَحْوَ وُضُوئِي هٰذَا ثُمَّ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ لَا يُحَدِّثُ فِيهِمَا نَفْسَهُ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

(عمرو رحمہ اللہ راوی ہیں کہ) سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے پانی کا ایک برتن منگوایا اور اپنی ہتھیلیوں پر تین بار پانی ڈالا اور ان کو دھویا۔ (پھر چلو میں پانی لیا) اور کلی کی اور ناک صاف کی۔ پھر اپنے چہرے کو تین مرتبہ اور دونوں ہاتھوں کو کہنیوں تک تین مرتبہ دھویا، پھر اپنے سر کا مسح کیا، پھر اپنے دونوں پیر ٹخنوں تک تین بار دھوئے۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "جو کوئی میرے اس وضو کی مثل

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وضو کرے اور اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھے اور ان میں اپنے دل سے باتیں نہ کرے تو اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیے جائیں گے۔

(۱۲۹) وَفِي رِوَايَةٍ أَنَّ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا لَوْلاَ آيَةٌ مَا حَدَّثْتُكُمُوهُ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لاَ يَتَوَضَّأُ رَجُلٌ فَيُحْسِنُ وُضُوءَهُ وَيُصَلِّي الصَّلاَةَ إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَبَيْنَ الصَّلاَةِ حَتَّى يُصَلِّيَهَا قَالَ عُرْوَةُ وَالآيَةُ ﴿ إِنَّ الَّذِينَ يَكْتُمُونَ مَا أَنْزَلْنَا مِنَ الْبَيِّنَاتِ ﴾ *

اور ایک دوسری حدیث میں امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ نے (وضو کرنے کے بعد) کہا کہ میں تم کو ایک حدیث سناتا ہوں، اگر قرآن کی ایک آیت نہ ہوتی تو میں تم کو یہ حدیث نہ سناتا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور اس کے بعد نماز پڑھے (کوئی فرض نماز) تو جتنے گناہ اس نماز سے دوسری نماز پڑھنے تک ہوں گے، وہ معاف کر دیے جائیں گے۔" (عروہ نے) کہا کہ وہ آیت (سورۂ بقرہ کی) ہے "جو لوگ ہماری اتاری ہوئی آیتیں چھپاتے ہیں"..... آخر تک۔

بَابُ الاِسْتِنْثَارِ فِي الْوُضُوءِ

وضو میں ناک صاف کرنا (ثابت ہے)

(۱۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَنْ تَوَضَّأَ فَلْيَسْتَنْثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ*

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی وضو کرے تو اسے چاہیے کہ ناک جھاڑے اور جو کوئی پتھر سے استنجاء کرے تو چاہیے کہ طاق (پتھروں سے) کرے۔"

بَابُ الاِسْتِجْمَارِ وِتْرًا

طاق پتھروں (عدد کے لحاظ) سے استنجاء کرنا (چاہیے)

(۱۳۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَجْعَلْ فِي أَنْفِهِ ثُمَّ لِيَنْتَثِرْ وَمَنِ اسْتَجْمَرَ فَلْيُوتِرْ وَإِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلْيَغْسِلْ يَدَهُ قَبْلَ أَنْ يُدْخِلَهَا فِي وَضُوئِهِ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ لاَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَدْرِي أَيْنَ بَاتَتْ يَدُهُ

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی تم میں سے وضو کرے تو چاہیے کہ وہ اپنی ناک میں پانی ڈالے پھر (اس کو) صاف کرے اور جو کوئی پتھر سے استنجاء کرے تو چاہیے کہ طاق (پتھروں سے) کرے اور جب تم میں سے کوئی اپنی نیند سے بیدار ہو تو وہ اپنے ہاتھ کو وضو کے پانی میں ڈالنے سے پہلے دھولے، اس وجہ سے کہ تم میں سے کوئی (بھی) یہ نہیں جانتا کہ رات کو اس کا ہاتھ کہاں (جسم کے کس کس حصے پر پھرتا) رہا ہے۔"

بَابُ غَسْلِ الرِّجْلَيْنِ فِي النَّعْلَيْنِ وَ لاَ يُمْسَحُ عَلَى النَّعْلَيْنِ

نعلین (پہننے کی حالت) میں دونوں پیروں کا دھونا (ضروری ہے) اور نعلین پر مسح نہیں ہو سکتا

(۱۳۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ قَدْ قِيلَ لَهُ رَأَيْتَكَ لاَ تَمَسُّ مِنَ الْأَرْكَانِ إِلاَّ الْيَمَانِيَّيْنِ وَرَأَيْتَكَ تَلْبَسُ النِّعَالَ السِّبْتِيَّةَ وَرَأَيْتَكَ تَصْبُغُ بِالصُّفْرَةِ وَرَأَيْتَكَ إِذَا كُنْتَ بِمَكَّةَ أَهَلَّ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الْهِلاَلَ وَلَمْ تُهِلَّ أَنْتَ حَتّٰى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ أَمَّا الْأَرْكَانُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَمَسُّ إِلاَّ الْيَمَانِيَّيْنِ وَأَمَّا النِّعَالُ السِّبْتِيَّةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَلْبَسُ النِّعَالَ الَّتِي لَيْسَ فِيهَا شَعَرٌ وَيَتَوَضَّأُ فِيهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَلْبَسَهَا وَأَمَّا الصُّفْرَةُ فَإِنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَصْبُغُ بِهَا فَأَنَا أُحِبُّ أَنْ أَصْبُغَ بِهَا وَأَمَّا الإِهْلاَلُ فَإِنِّي لَمْ أَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ حَتّٰى تَنْبَعِثَ بِهِ رَاحِلَتُهُ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے (ابن جریج نے) کہا کہ میں نے تمہیں دیکھا کہ (طواف میں) سوائے دونوں یمانی (رکنوں) کے اور کسی رکن کو تم مس نہیں کرتے اور میں نے تمہیں دیکھا کہ تم سبتی جوتیاں پہنتے ہو اور میں نے دیکھا کہ تم زردی سے (اپنے بالوں کو یا لباس کو) رنگ لیتے ہو اور میں نے تمہیں دیکھا کہ جب تم مکہ میں ہوتے ہو تو اور لوگ تو جب (ذی الحجہ کا) چاند دیکھتے ہیں (اسی وقت سے) احرام باندھ لیتے ہیں اور تم جب تک ترویہ (آٹھ ذوالحجہ) کا دن نہیں آجاتا احرام نہیں باندھتے تو عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بولے کہ (بے شک میں) یہ کام کرتا ہوں تو ان میں جہاں تک ارکان

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

یمانی کا (طواف میں) مس کرنا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان دونوں یمانی (رکنوں) کے سوا اور کسی رکن کو مس کرتے نہیں دیکھا۔ اسی طرح سبتی جوتے ہیں تو بے شکمیں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسے جوتے پہنے ہوئے دیکھا ہے جن پر بال نہ ہوں اور آپ ﷺ اسی جوتے میں وضو فرماتے تھے (یعنی پیر دھوتے تھے، مسح نہیں کرتے تھے)۔ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ ایسے ہی جوتے پہنوں۔ اسی طرح زردی (کا رنگ ہے)، تو بے شک میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس سے رنگتے ہوئے دیکھا ہے۔ لہٰذا میں پسند کرتا ہوں کہ اسی سے رنگوں اور اسی طرح احرام باندھنا ہے تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو (احرام باندھتے ہوئے) نہیں دیکھا تاوقتیکہ آپ ﷺ کی سواری نہ چلے (یعنی آٹھویں تاریخ کو)۔

بَابُ التَّيَمُّنِ فِي الْوُضُوءِ وَالْغُسْلِ

وضو اور غسل داہنی طرف سے شروع کرنا

(۱۳۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُعْجِبُهُ التَّيَمُّنُ فِي تَنَعُّلِهِ وَتَرَجُّلِهِ وَطُهُورِهِ وَفِي شَأْنِهِ كُلِّهِ ۔

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ کو جوتی پہننے میں، کنگھی کرنے، طہارت (وضو و غسل) کرنے میں (غرض تمام کاموں میں) داہنی جانب سے ابتدا کرنا اچھا لگتا تھا۔

بَابُ الْتِمَاسِ الْوَضُوءِ إِذَا حَانَتِ الصَّلَاةُ

وضو کا پانی تلاش کرنا (اس وقت ضروری ہے) جب نماز کا وقت آجائے

(۱۳۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَحَانَتْ صَلَاةُ الْعَصْرِ فَالْتَمَسَ النَّاسُ الْوَضُوءَ فَلَمْ يَجِدُوهُ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِوَضُوءٍ فَوَضَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي ذٰلِكَ الْإِنَاءِ يَدَهُ وَأَمَرَ النَّاسَ أَنْ يَتَوَضَّؤُوا مِنْهُ قَالَ فَرَأَيْتُ الْمَاءَ يَنْبَعُ مِنْ تَحْتِ أَصَابِعِهِ حَتّٰى تَوَضَّؤُوا مِنْ عِنْدِ آخِرِهِمْ ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ نماز کا وقت ہو گیا تھا اور لوگوں نے وضو کے لیے پانی تلاش کیا لیکن کہیں سے نہ ملا تو رسول اللہ ﷺ کے پاس (ایک برتن میں) وضو کے لیے پانی لایا گیا، پس آپ ﷺ نے اس برتن میں اپنا ہاتھ رکھ دیا اور لوگوں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کو حکم دیا: "اس سے وضو کریں۔" سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے پانی کو دیکھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے پھوٹ رہا تھا یہاں تک کہ سب لوگوں نے وضو کر لیا۔

بَابُ الْمَاءِ الَّذِي يُغْسَلُ بِهِ شَعَرُ الإِنْسَانِ

جس پانی سے انسان کے بال دھوئے جائیں (اس کا کیا حکم ہے؟)

(۱۳۵) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا حَلَقَ رَأْسَهُ كَانَ أَبُوطَلْحَةَ أَوَّلَ مَنْ أَخَذَمِنْ شَعَرِهٖ*

اور سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے جب اپنا سر منڈوایا تو سب سے پہلے ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کے بال لیے تھے۔

بابُ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ

جب کتا برتن میں سے کچھ پی لے (تو کیا کیا جائے)

(۱۳۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا شَرِبَ الْكَلْبُ فِي إِنَاءِ أَحَدِكُمْ فَلْيَغْسِلْهُ سَبْعًا *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کسی کے برتن میں سے کتا پانی وغیرہ پیے تو اسے چاہیے کہ اسے سات مرتبہ دھو ڈالے۔"

(۱۳۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتِ الْكِلَابُ تَبُوْلُ وَتُقْبِلُ وَتُدْبِرُ فِي الْمَسْجِدِ فِي زَمَانِ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَكُوْنُوا يَرُشُّوْنَ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں کتے مسجد میں آتے جاتے رہتے تھے بعض اوقات پیشاب (بھی) کر جایا کرتے تھے لیکن لوگ ان کے آنے جانے کے سبب سے مسجد میں پانی وغیرہ چھڑکتے (تک) نہ تھے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوُضُوْءَ إِلاَّ مِنَ الْمَخْرَجَيْنِ

جس نے وضو کو (فرض) نہیں خیال کیا مگر صرف دونوں مخرج یعنی قبل

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اور دبر سے (نکلنے والی چیز کے سبب)

(۱۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَزَالُ الْعَبْدُ فِي صَلَاةٍ مَا كَانَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ مَا لَمْ يُحْدِثْ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بندہ برابر نماز میں (شمار ہوتا) ہے جب تک کہ مسجد میں نماز کا انتظار کرتا رہتا ہے تاقتیکہ بے وضو نہ ہو جائے۔"

(۱۳۹) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ عُثْمَانَ بْنَ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِذَا جَامَعَ فَلَمْ يُمْنِ قَالَ عُثْمَانُ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ وَيَغْسِلُ ذَكَرَهُ قَالَ عُثْمَانُ سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْتُ عَنْ ذٰلِكَ عَلِيًّا وَالزُّبَيْرَ وَطَلْحَةَ وَأُبَيَّ بْنَ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَأَمَرُوهُ بِذٰلِكَ *

سیدنا زید بن خالد رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ بتلایے اگر (کوئی شخص) جماع کرے اور انزال نہ ہو تو کیا حکم ہے؟ چنانچہ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے کہا جس طرح نماز کے لیے وضو کرتا ہے وضو کر لے اور اپنی شرمگاہ کو دھو ڈالے۔ سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے یہ مسئلہ رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ (سیدنا زید رضی اللہ عنہ، راوئ حدیث کہتے ہیں کہ) پھر میں نے یہ مسئلہ علی، زبیر، طلحہ اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہم سے پوچھا تو انھوں نے (بھی) اس شخص کو یہی حکم دیا۔

(۱۴۰) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَرْسَلَ إِلَى رَجُلٍ مِنَ الْأَنْصَارِ فَجَاءَ وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَعَلَّنَا أَعْجَلْنَاكَ فَقَالَ نَعَمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أُعْجِلْتَ أَوْ قُحِطْتَ فَعَلَيْكَ الْوُضُوءُ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک انصاری شخص کے پاس (بلانے کو) کوئی آدمی بھیجا تو وہ آئے، اس حال میں کہ ان کے سر سے (غسل کا) پانی ٹپک رہا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "شاید ہم نے تمھیں (بلانے میں) جلدی کی؟" انھوں نے عرض کی کہ ہاں یا رسول اللہ! تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جب جلدی کی جائے یا (اور کسی سبب سے) انزال نہ ہو تو تمہارے اوپر وضو (فرض) ہے (غسل فرض نہیں)۔" (لیکن یہ حکم منسوخ ہے)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ : الرَّجُلُ يُوَضِّئُ صَاحِبَهُ

کوئی شخص اپنے ساتھی کو وضو کرا دے (تو کچھ حرج نہیں)

(۱۴۱) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ وَأَنَّهُ ذَهَبَ لِحَاجَةٍ لَهُ وَأَنَّ مُغِيرَةَ جَعَلَ يَصُبُّ الْمَاءَ عَلَيْهِ وَهُوَ يَتَوَضَّأُ فَغَسَلَ وَجْهَهُ وَيَدَيْهِ وَمَسَحَ بِرَأْسِهِ وَمَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ *

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ رفع حاجت کے لیے تشریف لے گئے اور (جب آپ ﷺ واپس آئے تو) مغیرہ آپ ﷺ (کے اعضاء شریفہ) پر پانی ڈالنے لگے اور آپ ﷺ وضو کرنے لگے یعنی آپ ﷺ نے اپنے منہ اور ہاتھوں کو دھویا اور سر کا مسح کیا اور موزوں پر (بھی) مسح کیا۔

بَابُ قِرَاءَةِ الْقُرْآنِ بَعْدَ الْحَدَثِ وَغَيْرِهِ

وضو ٹوٹنے کے بعد (بغیر وضو کیے) قرآن کی تلاوت کرنا

(۱۴۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ بَاتَ لَيْلَةً عِنْدَ مَيْمُونَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ وَهِيَ خَالَتُهُ فَاضْطَجَعْتُ فِي عَرْضِ الْوِسَادَةِ وَاضْطَجَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَأَهْلُهُ فِي طُولِهَا فَنَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى إِذَا انْتَصَفَ اللَّيْلُ أَوْ قَبْلَهُ بِقَلِيلٍ أَوْ بَعْدَهُ بِقَلِيلٍ اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَجَلَسَ يَمْسَحُ النَّوْمَ عَنْ وَجْهِهِ بِيَدِهِ ثُمَّ قَرَأَ الْعَشْرَ الْآيَاتِ الْخَوَاتِمَ مِنْ سُورَةِ آلِ عِمْرَانَ ثُمَّ قَامَ إِلَى شَنٍّ مُعَلَّقَةٍ فَتَوَضَّأَ مِنْهَا فَأَحْسَنَ وُضُوءَهُ ثُمَّ قَامَ يُصَلِّي قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ فَقُمْتُ فَصَنَعْتُ مِثْلَ مَا صَنَعَ ثُمَّ ذَهَبْتُ فَقُمْتُ إِلَى جَنْبِهِ فَوَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى رَأْسِي وَأَخَذَ بِأُذُنِي الْيُمْنَى يَفْتِلُهَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ أَوْتَرَ ثُمَّ اضْطَجَعَ حَتّٰى أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَقَامَ فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ ثُمَّ خَرَجَ فَصَلَّى الصُّبْحَ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ وہ ایک شب نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کے گھر میں رہے [اور وہ ان کی خالہ ہیں] (ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ) میں مسند (بستر) کے عرض میں لیٹ گیا، رسول اللہ ﷺ اور آپ ﷺ کی بیوی میمونہ (رضی اللہ عنہا) اس کے طول میں لیٹ گئے چنانچہ رسول اللہ ﷺ سوتے رہے یہاں تک کہ جب آدھی رات ہوئی یا اس کے کچھ پہلے یا اس کے کچھ بعد تو رسول اللہ ﷺ بیدار ہوئے اور نیند (کے آثار) کو مٹانے کے لیے اپنے چہرۂ مبارک کو اپنے ہاتھ سے ملتے ہوئے بیٹھ گئے۔ پھر آخری دس آیات سورۂ آل عمران کی آپ ﷺ نے تلاوت فرمائیں پھر اس کے بعد ایک لٹکی ہوئی مشک کی طرف (متوجہ ہو کر) آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور اس سے اچھی طرح وضو کیا پھر نماز پڑھنے کھڑے ہو گئے۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں (بھی) اٹھا اور جس طرح آپ ﷺ نے کیا تھا میں نے (بھی) کیا، پھر آپ ﷺ کے بائیں پہلو میں کھڑا ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنا داہنا ہاتھ میرے سر پر رکھا اور میرا کان پکڑ کر اسے مروڑا اور مجھے اپنی داہنی جانب کر لیا۔ پس آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر دو رکعتیں پڑھیں۔ پھر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ ﷺ نے وتر پڑھا۔ پھر آپ ﷺ لیٹ گئے یہاں تک کہ موذن آپ ﷺ کے پاس آیا تو آپ ﷺ کھڑے ہو گئے اور دو رکعتیں ہلکی (سنت فجر کی) پڑھ لیں پھر تشریف لے گئے اور صبح کی نماز پڑھی۔

بَابُ مَسْحِ الرَّأْسِ كُلِّهِ

پورے سر کا مسح کرنا (ضروری ہے)

(۱۴۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلًا قَالَ لَهُ أَتَسْتَطِيعُ أَنْ تُرِيَنِي كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَتَوَضَّأُ فَقَالَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ زَيْدٍ نَعَمْ فَدَعَا بِمَاءٍ فَأَفْرَغَ عَلَى يَدَيْهِ فَغَسَلَ مَرَّتَيْنِ ثُمَّ مَضْمَضَ وَاسْتَنْثَرَ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ وَجْهَهُ ثَلَاثًا ثُمَّ غَسَلَ يَدَيْهِ مَرَّتَيْنِ مَرَّتَيْنِ إِلَى الْمِرْفَقَيْنِ ثُمَّ مَسَحَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ بَدَأَ بِمُقَدَّمِ رَأْسِهِ حَتَّى ذَهَبَ بِهِمَا إِلَى قَفَاهُ ثُمَّ رَدَّهُمَا إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي بَدَأَ مِنْهُ ثُمَّ غَسَلَ رِجْلَيْهِ *

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے کہا کہ کیا آپ مجھے دکھلا سکتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کس طرح وضو کیا کرتے تھے؟ تو عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں (میں دکھا) سکتا ہوں۔ پھر انھوں نے پانی منگوایا اور اپنے ہاتھ پر ڈالا پھر اپنے ہاتھ دو مرتبہ دھوئے پھر تین مرتبہ کلی کی اور ناک میں پانی ڈال

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کر جھاڑا پھر اپنے منہ کو تین مرتبہ دھویا، پھر دونوں ہاتھ کہنیوں تک دو مرتبہ دھوئے، پھر اپنے سر کا اپنے دونوں ہاتھوں سے مسح کیا یعنی ان کو آگے لائے اور پیچھے لے گئے۔ سر کے پہلے حصے سے ابتدا کی اور دونوں ہاتھ گدی تک لے گئے پھر ان دونوں کو وہیں تک واپس لائے جہاں سے شروع کیا تھا پھر اپنے دونوں پاؤں دھو ڈالے۔

بَاب اسْتِعْمَالِ فَضْلِ وَضُوءِ النَّاسِ

لوگوں کے وضو کے بچے ہوئے پانی کا استعمال کرنا

(١٤٤) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْهَاجِرَةِ فَأُتِيَ بِوَضُوءٍ فَتَوَضَّأَ فَجَعَلَ النَّاسُ يَأْخُذُونَ مِنْ فَضْلِ وَضُوءِهِ فَيَتَمَسَّحُونَ بِهِ فَصَلَّى النَّبِيُّ ﷺ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ وَبَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةٌ *

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) نبی ﷺ دوپہر کے وقت ہمارے پاس تشریف لائے تو وضو کا پانی آپ ﷺ کے پاس لایا گیا چنانچہ آپ ﷺ نے وضو کیا۔ جب آپ ﷺ وضو کر چکے تو لوگ آپ ﷺ کے وضو کا بچا ہوا پانی لینے لگے اور اس کو (اپنے چہرے اور آنکھوں پر) ملنے لگے۔ پھر نبی ﷺ نے ظہر کی دو رکعتیں اور عصر کی دو رکعتیں (قصر) پڑھیں اور آپ ﷺ کے سامنے عنزہ (یعنی نیزہ بطور سترہ کے گڑا ہوا تھا۔

(١٤٥) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ ذَهَبَتْ بِي خَالَتِي إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ ابْنَ أُخْتِي وَجِعٌ فَمَسَحَ رَأْسِي وَدَعَا لِي بِالْبَرَكَةِ ثُمَّ تَوَضَّأَ فَشَرِبْتُ مِنْ وَضُوءِهِ ثُمَّ قُمْتُ خَلْفَ ظَهْرِهِ فَنَظَرْتُ إِلَى خَاتَمِ النُّبُوَّةِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ مِثْلَ زِرِّ الْحَجَلَةِ*

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میری خالہ نبی ﷺ کے پاس لے گئیں اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری بہن کا (یہ) لڑکا بیمار ہے۔ پس آپ ﷺ نے میرے سر پر ہاتھ پھیرا اور میرے لیے برکت کی دعا کی، پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا تو میں نے آپ ﷺ کے وضو (سے بچے ہوئے) پانی کو پی لیا۔ پھر میں آپ ﷺ کے پس پشت کھڑا ہو گیا تو میں نے مہر نبوت کو دیکھ لیا (جو) آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان مثل حجلہ کی گھنڈی کے (تھی)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ وُضُوءِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

مرد کا اپنی عورت کے ساتھ وضو کرنا

(۱۴۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ كَانَ الرِّجَالُ وَالنِّسَاءُ يَتَوَضَّؤُوْنَ فِي زَمَانِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ جَمِيعًا *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانہ میں مرد اور عورت سب (ایک برتن سے) اکٹھے وضو کرتے تھے۔

بَابُ صَبِّ النَّبِيِّ ﷺ وَضُوءَهُ عَلَى الْمُغْمَى عَلَيْهِ

نبی ﷺ کا اپنے وضو (سے بچے ہوئے پانی) کو ایک بے ہوش (شخص) پر چھڑکنا

(۱۴۷) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُنِي وَأَنَا مَرِيضٌ لاَ أَعْقِلُ فَتَوَضَّأَ وَصَبَّ عَلَيَّ مِنْ وَضُوءِهِ فَعَقَلْتُ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لِمَنِ الْمِيرَاثُ إِنَّمَا يَرِثُنِي كَلاَلَةٌ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْفَرَائِضِ *

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ میری عیادت کے لیے تشریف لائے اور میں (ایسا سخت) بیمار تھا کہ (کوئی بات) سمجھ نہ سکتا تھا۔ پس آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور اپنے وضو سے (بچا ہوا پانی) میرے اوپر ڈالا تو میں ہوش میں آ گیا اور میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (میری) میراث کس کے لیے ہے؟ میرا تو صرف ایک کلالہ وارث ہے۔ پس فرائض کی آیت نازل ہوئی۔

بَابُ الْغُسْلِ وَالْوُضُوءِ فِي الْمِخْضَبِ

پیالے میں سے غسل اور وضو کرنا (درست ہے)

(۱۴۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَضَرَتِ الصَّلاَةُ فَقَامَ مَنْ كَانَ قَرِيبَ الدَّارِ إِلَى أَهْلِهِ وَبَقِيَ قَوْمٌ فَأُتِيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمِخْضَبٍ مِنْ حِجَارَةٍ فِيهِ مَاءٌ فَصَغُرَ الْمِخْضَبُ أَنْ يَبْسُطَ فِيهِ كَفَّهُ فَتَوَضَّأَ الْقَوْمُ كُلُّهُمْ قُلْنَا كَمْ كُنْتُمْ قَالَ ثَمَانِينَ وَزِيَادَةً *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نماز کا وقت آیا تو جس شخص کا گھر وہاں سے قریب تھا وہ (وضو کرنے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اپنے گھر) چلا گیا اور چند لوگ رہ گئے، پھر رسول اللہ ﷺ کے پاس پتھر کا ایک مخضب (ظرف) لایا گیا جس میں پانی تھا اور مخضب میں یہ گنجائش نہ تھی کہ آپ ﷺ اپنی ہتھیلی اس میں پھیلا سکیں۔ پس تمام لوگوں نے (اسی تھوڑے سے پانی سے) وضو کیا۔ (راوی حمید کہتے ہیں) ہم نے (انس رضی اللہ عنہ سے) پوچھا کہ تم لوگ (اس وقت) کس قدر تھے؟ انھوں نے کہا کہ اسی اور (بلکہ اسی سے) کچھ زیادہ ہی تھے۔

(۱۵۰) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِقَدَحٍ فِيهِ مَاءٌ فَغَسَلَ يَدَيْهِ وَوَجْهَهُ فِيهِ وَمَجَّ فِيهِ*

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک قدح (پیالہ) منگوایا جس میں پانی تھا، پھر اسی میں آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں اور چہرۂ انور کو دھویا اور اسی میں کلی کی۔

(۱۵۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ بِهِ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ أَزْوَاجَهُ فِي أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ رَجُلَيْنِ تَخُطُّ رِجْلَاهُ فِي الْأَرْضِ بَيْنَ عَبَّاسٍ وَرَجُلٍ آخَرَ وَكَانَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا تُحَدِّثُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَلَّ بَعْدَ مَا دَخَلَ بَيْتَهُ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ هَرِيقُوا عَلَيَّ مِنْ سَبْعِ قِرَبٍ لَمْ تُحْلَلْ أَوْكِيَتُهُنَّ لَعَلِّي أَعْهَدُ إِلَى النَّاسِ وَأُجْلِسَ فِي مِخْضَبٍ لِحَفْصَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ طَفِقْنَا نَصُبُّ عَلَيْهِ تِلْكَ حَتَّى طَفِقَ يُشِيرُ إِلَيْنَا أَنْ قَدْ فَعَلْتُنَّ ثُمَّ خَرَجَ إِلَى النَّاسِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ (آخری مرض میں بیماری سے) بوجھل ہو گئے اور آپ کا مرض سخت ہو گیا تو آپ ﷺ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ میرے (عائشہ کے) گھر میں آپ ﷺ کی تیمارداری کی جائے تو سب نے آپ ﷺ کو اجازت دے دی۔ پس نبی ﷺ (میرے گھر آنے کے لیے) دو آدمیوں کے درمیان (سہارا لے کر) نکلے اور آپ ﷺ کے دونوں پاؤں (مبارک) زمین پر گھسٹتے ہوئے جا رہے تھے۔ اور آپ ﷺ سیدنا عباس رضی اللہ عنہ اور ایک اور شخص (حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ) نکلے تھے اور عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنے گھر میں آ چکے اور آپ ﷺ کا مرض (اور بھی) زیادہ ہوا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سات مشکیں جن کے بند نہ کھولے گئے ہوں میرے اوپر ڈال دو تاکہ میں لوگوں کو کچھ وصیت کروں (چنانچہ اسکی تعمیل کی گئی) اور آپ ﷺ ام المومنین حفصہ زوجہ نبی ﷺ کے مخضب میں بٹھا دیے گئے۔ اس کے بعد ہم سب آپ کے اوپر پانی ڈالنے لگے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ (بس اب تم تعمیل حکم) کر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

چکیں۔ اس کے بعد آپ ﷺ لوگوں کے پاس باہر تشریف لے گئے۔

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ التَّوْرِ

طشت سے وضو کرنا

(۱۵۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَعَا بِإِنَاءٍ مِنْ مَاءٍ فَأُتِيَ بِقَدَحٍ رَحْرَاحٍ فِيهِ شَيْءٌ مِنْ مَاءٍ فَوَضَعَ أَصَابِعَهُ فِيهِ قَالَ أَنَسٌ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَى الْمَاءِ يَنْبُعُ مِنْ بَيْنِ أَصَابِعِهِ قَالَ أَنَسٌ فَحَزَرْتُ مَنْ تَوَضَّأَ مَا بَيْنَ السَّبْعِينَ إِلَى الثَّمَانِينَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے پانی کا ایک ظرف منگوایا تو ایک کھلے منہ کا چوڑا، اوتھلا پیالہ آپ ﷺ کے سامنے لایا گیا جس میں کچھ پانی تھا، پھر آپ ﷺ نے اپنی انگلیاں اس میں رکھ دیں۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں پانی کو دیکھ رہا تھا کہ آپ ﷺ کی انگلیوں کے درمیان سے (چشمہ کی طرح) ابل رہا تھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان لوگوں کا، جنہوں نے (اس پانی سے) وضو کیا، اندازہ کیا (تو) ستر اسی کے درمیان تھے۔

بَاب الْوُضُوءِ بِالْمُدِّ

ایک مد (پانی) سے وضو کرنا (ثابت ہے)

(۱۵۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَغْسِلُ أَوْ كَانَ يَغْتَسِلُ بِالصَّاعِ إِلَى خَمْسَةِ أَمْدَادٍ وَيَتَوَضَّأُ بِالْمُدِّ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب بدن دھوتے تھے یا (یہ کہا کہ) جب نہاتے تھے تو (اس میں) ایک صاع سے پانچ مد تک (پانی صرف کیا کرتے تھے) اور وضو ایک مد (پانی) سے کرتے تھے۔

بَابُ الْمَسْحِ عَلَى الْخُفَّيْنِ

موزوں پر مسح کرنا (ثابت ہے)

(۱۵۳) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ مَسَحَ عَلَى الْخُفَّيْنِ وَأَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ سَأَلَ عُمَرَ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ نَعَمْ إِذَا حَدَّثَكَ شَيْئًا سَعْدٌ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا تَسْأَلْ عَنْهُ غَيْرَهُ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فاتح ایران سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے موزوں پر مسح فرمایا اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے (اپنے والد) عمر رضی اللہ عنہ سے اس کی بابت پوچھا تو انھوں نے کہا ہاں۔ جب تمھیں سعد رضی اللہ عنہ کوئی روایت نبی ﷺ سے بیان کریں تو پھر اس کی بابت (تصدیق کرنے کے لیے) کسی دوسرے سے نہ پوچھا کرو۔

(۱۵۴) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ الضَّمْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى الْخُفَّيْنِ *

سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

(۱۵۵) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَمْسَحُ عَلَى عِمَامَتِهِ وَخُفَّيْهِ *

سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اپنے عمامہ اور دونوں موزوں پر مسح کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ إِذَا أَدْخَلَ رِجْلَيْهِ وَهُمَا طَاهِرَتَانِ

جب موزوں کو وضو کر کے پہنا ہو (تو پھر دوبارہ پیر دھونے کے لیے نہ اتارے)

(۱۵۶) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَهْوَيْتُ لِأَنْزِعَ خُفَّيْهِ فَقَالَ دَعْهُمَا فَإِنِّي أَدْخَلْتُهُمَا طَاهِرَتَيْنِ فَمَسَحَ عَلَيْهِمَا *

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا تو میں نے (وضو کے وقت) چاہا کہ آپ ﷺ کے دونوں موزوں کو اتار ڈالوں تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ ان کو رہنے دو، میں نے ان کو (پیروں کی) طہارت کی حالت میں پہنا تھا۔" پھر آپ ﷺ نے ان پر مسح کیا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَوَضَّأْ مِنْ لَحْمِ الشَّاةِ وَالسَّوِيقِ

جس نے بکری کا گوشت اور ستو (کھانے) سے وضو نہیں کیا (اس کی دلیل)

(۱۵۷) عَنْ عَمْرِو بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَحْتَزُّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مِنْ كَتِفِ شَاةٍ فَدُعِيَ إِلَى الصَّلَاةِ فَأَلْقَى السِّكِّينَ فَصَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

سیدنا عمرو بن امیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بکری کا ایک شانہ کھایا پھر آپ کو نماز کے لیے بلایا گیا چنانچہ آپ نے چھری رکھ دی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے نماز پڑھی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

بَابُ مَنْ مَضْمَضَ مِنَ السَّوِيقِ وَلَمْ يَتَوَضَّأْ

جس نے ستو (کھانے) سے کلی کرلی اور وضو نہیں کیا

(۱۵۸) عَنْ سُوَيْدِ بْنِ النُّعْمَانِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ خَرَجَ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ عَامَ خَيْبَرَ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِالصَّهْبَاءِ وَهِيَ أَدْنَى خَيْبَرَ فَصَلَّى الْعَصْرَ ثُمَّ دَعَا بِالْأَزْوَادِ فَلَمْ يُؤْتَ إِلَّا بِالسَّوِيقِ فَأَمَرَ بِهِ فَثُرِّيَ فَأَكَلَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَكَلْنَا ثُمَّ قَامَ إِلَى الْمَغْرِبِ فَمَضْمَضَ وَمَضْمَضْنَا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ*

سیدنا سوید بن نعمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (فتح) خیبر کے سال وہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ گئے تھے، یہاں تک کہ جب (مقام) صہباء میں پہنچے اور وہ خیبر سے بہت قریب تھا تو آپ ﷺ نے عصر کی نماز پڑھی اور پھر توشہ (ناشتہ) منگوایا تو (صحابہ کرام رضی اللہ عنہم) صرف ستو آپ ﷺ کے پاس لائے۔ آپ ﷺ نے اس کے گھولنے کا حکم دیا پھر رسول اللہ ﷺ نے اور ہم سب نے کھایا۔ اس کے بعد آپ ﷺ مغرب کی نماز پڑھنے کو کھڑے ہوگئے اور (صرف) کلی کی اور ہم نے (بھی صرف) کلی کی اور نماز پڑھ لی اور (دوبارہ) وضو نہیں کیا۔

(۱۵۹) عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَكَلَ عِنْدَهَا كَتِفًا ثُمَّ صَلَّى وَلَمْ يَتَوَضَّأْ *

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ (ایک دفعہ) ان کے ہاں نبی ﷺ نے (بکری کے) شانے کا گوشت کھایا، اس کے بعد نماز پڑھی اور وضو نہیں کیا۔

بَابُ هَلْ يُمَضْمَضُ مِنَ اللَّبَنِ

کیا (یہ ضروری ہے کہ) دودھ (پینے) کے بعد بھی کلی کی جائے

(۱۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ شَرِبَ لَبَنًا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَمَضْمَضَ وَقَالَ إِنَّ لَهُ دَسَمًا»

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے دودھ پیا تو کلی کی اور فرمایا: "دودھ میں چکناہٹ ہوتی ہے۔"

بَابُ الْوُضُوءِ مِنَ النَّوْمِ وَمَنْ لَمْ يَرَ مِنَ النَّعْسَةِ وَالنَّعْسَتَيْنِ أَوِ الْخَفْقَةِ وُضُوءًا

سو جانے سے وضو (کرنا ضروری ہے) اور (کوئی ایسا بھی ہے) جو ایک دو مرتبہ اونگھ جانے سے یا جھونکا آ جانے، سر کے ہل جانے سے وضو (کو فرض) نہیں سمجھتا؟

(١٦١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ وَهُوَ يُصَلِّي فَلْيَرْقُدْ حَتَّى يَذْهَبَ عَنْهُ النَّوْمُ فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا صَلَّى وَهُوَ نَاعِسٌ لاَ يَدْرِي لَعَلَّهُ يَسْتَغْفِرُ فَيَسُبُّ نَفْسَهُ»

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "جب تم میں سے کوئی شخص اونگھنے لگے اور وہ نماز پڑھ رہا ہو تو اسے چاہیے کہ (نماز توڑ کر) سو جائے، یہاں تک کہ اس کی نیند جاتی رہے۔ اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی نیند کی حالت میں نماز پڑھے گا تو وہ کچھ نہیں جانتا شاید استغفار کرتا ہو اور وہ (انجانے میں) اپنے نفس کو بددعا دے ڈالے۔"

(١٦٢) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ «إِذَا نَعَسَ أَحَدُكُمْ فِي الصَّلاَةِ فَلْيَنَمْ حَتَّى يَعْلَمَ مَا يَقْرَأُ»

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز کے دوران اونگھنے لگے تو اسے چاہیے کہ سو جائے، یہاں تک کہ (اس کی نیند جاتی رہے اور) سمجھنے لگے کہ کیا پڑھ رہا ہے؟۔"

بَابُ الْوُضُوءِ مِنْ غَيْرِ حَدَثٍ

بغیر حدث کے (وضو پر) وضو کرنا (بھی ثابت ہے)

(١٦٣) وَعَنْهُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَوَضَّأُ عِنْدَ كُلِّ صَلاَةٍ قَالَ وَكَانَ يُجْزِئُ أَحَدَنَا الْوُضُوءُ مَا لَمْ يُحْدِثْ»

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر نماز کے وقت وضو کیا کرتے تھے۔ (مزید یہ بھی) کہتے ہیں کہ ہم میں سے ہر ایک کو جب تک وہ حدث نہ کرے (ایک ہی) وضو کافی ہو تا تھا۔

بَابُ مِنَ الْكَبَائِرِ أَنْ لاَ يَسْتَتِرَ مِنْ بَوْلِهِ

اپنے پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہ بچنا کبیرہ گناہوں میں سے ہے

(١٦٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِحَائِطٍ مِنْ حِيطَانِ الْمَدِينَةِ أَوْ مَكَّةَ فَسَمِعَ صَوْتَ إِنْسَانَيْنِ يُعَذَّبَانِ فِي قُبُورِهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ « يُعَذَّبَانِ وَمَا يُعَذَّبَانِ فِي كَبِيرٍ ثُمَّ قَالَ بَلَى كَانَ أَحَدُهُمَا لاَ يَسْتَتِرُ مِنْ بَوْلِهِ وَكَانَ الآخَرُ يَمْشِي بِالنَّمِيمَةِ ثُمَّ دَعَا بِجَرِيدَةٍ فَكَسَرَهَا كَسْرَتَيْنِ فَوَضَعَ عَلَى كُلِّ قَبْرٍ مِنْهُمَا كِسْرَةً فَقِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ لِمَ فَعَلْتَ هَذَا قَالَ لَعَلَّهُ أَنْ يُخَفَّفَ عَنْهُمَا مَا لَمْ يَيْبَسَا »

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مدینہ یا مکہ کے باغات میں سے کسی باغ کے پاس سے گزرے تو دو آدمیوں کی آواز سنی جنہیں ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "ان دونوں پر عذاب ہو رہا ہے اور (بظاہر) کسی بڑی بات پر عذاب نہیں کیا جا رہا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں (بات یہ ہے کہ) ان میں سے ایک تو اپنے پیشاب (کے چھینٹوں) سے نہ بچتا تھا اور دوسرا چغلی کھایا کرتا تھا۔" پھر آپ ﷺ نے ایک شاخ منگوائی اور اس کے دو ٹکڑے کیے اور ان دونوں میں سے ہر ایک کی قبر پر ایک ایک ٹکڑا رکھ دیا، تو آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! یہ آپ ﷺ نے کیوں کیا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "امید ہے کہ جب تک یہ خشک نہ ہو جائیں، ان دونوں پر عذاب کم رہے گا۔"

بَاب مَا جَاءَ فِي غَسْلِ الْبَوْلِ

پیشاب کے دھونے کے متعلق جو وارد ہوا ہے

(١٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا تَبَرَّزَ لِحَاجَتِهِ أَتَيْتُهُ بِمَاءٍ فَيَغْسِلُ بِهِ »

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

لے جاتے تھے تو میں آپ ﷺ کے لیے پانی لاتا تھا اور اس پانی سے آپ ﷺ استنجاء کیا کرتے تھے۔

بَابُ تَرْكِ النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّاسِ الْأَعْرَابِيَّ حَتَّى فَرَغَ مِنْ بَوْلِهِ فِي الْمَسْجِدِ

نبی ﷺ اور سب لوگوں کا اعرابی کو مہلت دینا کہ وہ اپنے پیشاب سے (جو) مسجد میں (کر رہا تھا) فراغت حاصل کر لے

(١٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَبَالَ فِي الْمَسْجِدِ فَتَنَاوَلَهُ النَّاسُ فَقَالَ لَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ « دَعُوهُ وَهَرِيقُوا عَلَى بَوْلِهِ سَجْلًا مِنْ مَاءٍ أَوْ ذَنُوبًا مِنْ مَاءٍ فَإِنَّمَا بُعِثْتُمْ مُيَسِّرِينَ وَلَمْ تُبْعَثُوا مُعَسِّرِينَ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور مسجد میں ہی پیشاب کرنے لگا تو لوگوں نے اسے ہاتھوں ہاتھ لینا چاہا (یعنی مارنا چاہا) تو ان سے نبی ﷺ نے فرمایا: "اسے چھوڑ دو اور اس کے پیشاب پر ایک ڈول پانی بہا دو اس لیے کہ تم لوگ آسانی کرنے کے لیے بھیجے گئے ہو اور سختی کرنے کی لیے نہیں بھیجے گئے ہو۔"

بَابُ بَوْلِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا پیشاب (نجس ہے یا نہیں؟)

(١٦٧) عَنْ أُمِّ قَيْسٍ بِنْتِ مِحْصَنٍ أَنَّهَا أَتَتْ بِابْنٍ لَهَا صَغِيرٍ لَمْ يَأْكُلِ الطَّعَامَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَجْلَسَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجْرِهِ فَبَالَ عَلَى ثَوْبِهِ فَدَعَا بِمَاءٍ فَنَضَحَهُ وَلَمْ يَغْسِلْهُ »

ام قیس بنت محصن رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اپنا ایک چھوٹا بچہ لے کر آئیں جو کھانا نہ کھاتا تھا، تو اسے رسول اللہ ﷺ نے اپنی گود میں بٹھا لیا، پھر اس نے آپ ﷺ کے کپڑے پر پیشاب کر دیا، پس آپ ﷺ نے پانی منگوایا اور اس پر چھڑک دیا اور اسے دھویا نہیں۔

بَابُ الْبَوْلِ قَائِمًا وَقَاعِدًا

کھڑے ہو کر اور بیٹھ کر پیشاب کرنا

(١٦٨) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ سُبَاطَةَ قَوْمٍ فَبَالَ قَائِمًا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ثُمَّ دَعَا بِمَاءٍ فَجِئْتُهُ بِمَاءٍ فَتَوَضَّأَ *

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی قوم کے کوڑا کرکٹ پھینکنے کی جگہ کے قریب تشریف لائے اور (وہاں) کھڑے ہو کر پیشاب کیا، پھر پانی مانگا تو میں آپ ﷺ کے پاس پانی لے آیا اور آپ ﷺ نے وضو کیا۔

بَابُ الْبَوْلِ عِنْدَ صَاحِبِهِ وَالتَّسَتُّرِ بِالْحَائِطِ

اپنے ساتھی کی موجودگی میں پیشاب کرنا اور دیوار سے حجاب کرنا

(۱۶۹) وَفِي رِوَايَةٍ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَانْتَبَذْتُ مِنْهُ فَأَشَارَ إِلَيَّ فَجِئْتُهُ فَقُمْتُ عِنْدَ عَقِبِهِ حَتّٰى فَرَغَ *

ایک روایت میں حذیفہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ (جب رسول اللہ ﷺ نے ایک دفعہ ایک دیوار کی آڑ میں پیشاب کیا تو) میں آپ ﷺ سے الگ ہو گیا تو آپ ﷺ نے میری طرف اشارہ کیا چنانچہ میں آپ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ کے عقب میں (یعنی پیچھے) کھڑا ہو گیا، یہاں تک کہ آپ ﷺ (پیشاب کرنے سے) فارغ ہو گئے۔

بَابُ غَسْلِ الدَّمِ

خون کا دھو ڈالنا (کافی ہے)

(۱۷۰) عَنْ أَسْمَاءَ قَالَتْ جَاءَتِ امْرَأَةُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ أَرَأَيْتَ إِحْدَانَا تَحِيضُ فِي الثَّوْبِ كَيْفَ تَصْنَعُ قَالَ « تَحُتُّهُ ثُمَّ تَقْرُصُهُ بِالْمَاءِ وَتَنْضَحُهُ وَتُصَلِّي فِيهِ »

اسماء رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے کہا کہ بتایئے ہم میں سے کسی کو کپڑے میں حیض آئے تو وہ (اسے) کیا کرے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اسے کھرچ ڈالے، پھر اسے پانی ڈال کر رگڑے اور اسے (مزید) پانی سے دھو ڈالے اور اسی میں نماز پڑھ لے۔"

(۱۷۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ جَاءَتْ فَاطِمَةُ بِنْتُ أَبِي حُبَيْشٍ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي امْرَأَةٌ أُسْتَحَاضُ فَلَا أَطْهُرُ أَفَأَدَعُ الصَّلَاةَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « لَا إِنَّمَا ذٰلِكِ عِرْقٌ وَلَيْسَ بِحَيْضٍ فَإِذَا أَقْبَلَتْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حَيْضَتُكِ فَدَعِي الصَّلَاةَ وَإِذَا أَدْبَرَتْ فَاغْسِلِي عَنْكِ الدَّمَ ثُمَّ صَلِّي» وَقَالَ «ثُمَّ تَوَضَّئِي لِكُلِّ صَلَاةٍ حَتَّى يَجِيءَ ذَلِكَ الْوَقْتُ»

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فاطمہ بنت ابی حبیش نبی ﷺ کے پاس آئیں اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں ایک ایسی عورت ہوں کہ (اکثر) مستحاضہ رہتی ہوں پھر (بہت دنوں تک) پاک نہیں ہو پاتی، کیا میں نماز چھوڑ دوں؟ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! یہ ایک رگ (کا خون) ہے اور حیض نہیں ہے، پس جب تمہارے حیض کا زمانہ آجائے تو نماز چھوڑ دو اور جب گزر جائے تو خون اپنے (جسم) سے دھو ڈالو، اس کے بعد نماز پڑھو۔ پھر ہر نماز کے لیے وضو کیا کرو یہاں تک کہ پھر وقت (حیض کا) آجائے (تو پھر نماز ترک کر دینا)۔"

بَابُ غَسْلِ الْمَنِيِّ وَفَرْكِهِ

منی کا دھو ڈالنا اور رگڑ دینا (دونوں یکساں ہیں)

(۱۷۲) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ كُنْتُ أَغْسِلُ الْجَنَابَةَ مِنْ ثَوْبِ النَّبِيِّ ﷺ فَيَخْرُجُ إِلَى الصَّلَاةِ وَإِنَّ بُقَعَ الْمَاءِ فِي ثَوْبِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے کپڑے سے جنابت (منی کے نشانات) کو دھو دیتی تھی۔ پھر آپ ﷺ (اسی کپڑے کو پہن کر) نماز کے لیے باہر تشریف لے جاتے تھے، اگرچہ آپ ﷺ کے کپڑے پر پانی کے دھبے ہوتے تھے۔

بَابُ أَبْوَالِ الإِبِلِ وَالدَّوَابِّ وَالْغَنَمِ وَمَرَابِضِهَا

اونٹ کا اور چوپایوں کا اور بکری کا پیشاب اور ان کے رہنے کے مقامات (یعنی باڑے نجس ہیں یا نہیں)؟

(۱۷۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ أُنَاسٌ مِنْ عُكْلٍ أَوْ عُرَيْنَةَ فَاجْتَوَوُا الْمَدِينَةَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ بِلِقَاحٍ وَأَنْ يَشْرَبُوا مِنْ أَبْوَالِهَا وَأَلْبَانِهَا فَانْطَلَقُوا فَلَمَّا صَحُّوا قَتَلُوا رَاعِيَ النَّبِيِّ ﷺ وَاسْتَاقُوا النَّعَمَ فَجَاءَ الْخَبَرُ فِي أَوَّلِ النَّهَارِ فَبَعَثَ فِي آثَارِهِمْ فَلَمَّا ارْتَفَعَ النَّهَارُ جِيءَ بِهِمْ فَأَمَرَ فَقَطَعَ أَيْدِيَهُمْ وَأَرْجُلَهُمْ وَسُمِرَتْ أَعْيُنُهُمْ وَأُلْقُوا فِي الْحَرَّةِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَسْتَسْقُونَ فَلَا يُسْقَوْنَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عکل کے یا عرینہ کے کچھ لوگ آئے چنانچہ انھیں مدینہ کی ہوا موافق نہ آئی تو وہ مدینہ میں بیمار ہو گئے تو آپ ﷺ نے انھیں چند اونٹنیاں دینے کا حکم دیا اور یہ (حکم بھی دیا) کہ وہ لوگ ان کا پیشاب اور ان کا دودھ پئیں۔ پس وہ (جنگل میں) چلے گئے (اور ایسا ہی کیا)۔ جب ٹھیک ہو گئے تو نبی ﷺ کے چرواہے کو قتل کر ڈالا اور جانوروں کو ہانک کر لے گئے۔ پس دن کے اول وقت (یہ) خبر نبی ﷺ کے پاس آئی اور آپ ﷺ نے ان کے تعاقب میں آدمی بھیجے۔ چنانچہ دن چڑھے وہ (گرفتار کر کے) لائے گئے، پس آپ ﷺ نے ان کے ہاتھ پاؤں کاٹنے کا حکم دیا اور ان کی آنکھوں میں گرم سلائیاں پھیر دی گئیں اور وہ گرم سنگلاخ جگہ پر ڈال دیے گئے، پانی مانگتے تھے تو انھیں پانی نہ پلایا جاتا تھا۔ (اس لیے کہ انھوں نے بھی احسان فراموشی کی تھی)۔

(۱۷۴) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي قَبْلَ أَنْ يُبْنَى الْمَسْجِدُ فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ*

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی بیان کرتے ہیں مسجد کے بنائے جانے سے پہلے نبی ﷺ بکریوں کے باڑے میں نماز پڑھ لیا کرتے تھے۔

بَابُ مَا يَقَعُ مِنَ النَّجَاسَاتِ فِي السَّمْنِ وَالْمَاءِ

جو نجاستیں گھی میں اور پانی میں پڑ جائیں (ان کا کیا حکم ہے؟)

(۱۷۵) عَنْ مَيْمُونَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ سُئِلَ عَنْ فَأْرَةٍ سَقَطَتْ فِي سَمْنٍ فَقَالَ أَلْقُوهَا وَمَا حَوْلَهَا فَاطْرَحُوهُ وَكُلُوا سَمْنَكُمْ *

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سے ایک چوہیا کے بارے میں پوچھا گیا جو گھی میں گر گئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو نکال دو اور اس کے (گرنے کی جگہ) کے ارد گرد جس قدر (گھی) ہو وہ بھی نکال دو اور باقی گھی کھا لو۔"

(۱۷۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كُلُّ كَلْمٍ يُكْلَمُهُ الْمُسْلِمُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ يَكُونُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ كَهَيْئَتِهَا إِذْ طُعِنَتْ تَفَجَّرُ دَمًا اللَّوْنُ لَوْنُ الدَّمِ وَالْعَرْفُ عَرْفُ الْمِسْكِ*

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان کو جو زخم اللہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کی راہ میں لگایا جاتا ہے وہ قیامت کے دن اپنی اسی (تر و تازگی کی) حالت میں ہوگا (جیسا کہ اس وقت تھا) جب وہ لگایا گیا تھا (یعنی) خون بہے گا۔ رنگ تو خون کا سا ہوگا اور اس کی خوشبو مشک کی سی ہوگی۔"

بَابُ الْبَوْلِ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ

ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب کرنا (نہ چاہیے)

(۱۷۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: « لَا يَبُولَنَّ أَحَدُكُمْ فِي الْمَاءِ الدَّائِمِ الَّذِي لَا يَجْرِي ثُمَّ يَغْتَسِلُ فِيهِ »

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم میں سے کوئی شخص ٹھہرے ہوئے پانی میں، جو بہتا ہوا نہ ہو، پیشاب نہ کرے (کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اسے) پھر (کبھی) اسی (پانی) میں غسل کرنا پڑے۔"

بَابُ إِذَا أُلْقِيَ عَلَى ظَهْرِ الْمُصَلِّي قَذَرٌ أَوْ جِيفَةٌ لَمْ تَفْسُدْ عَلَيْهِ صَلَاتُهُ

اگر نماز پڑھنے والے کی پیٹھ پر کوئی نجاست یا مردار ڈال دیا جائے تو اس کی نماز فاسد نہ ہوگی

(۱۷۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الْبَيْتِ وَ أَبُوجَهْلٍ وَأَصْحَابٌ لَهُ جُلُوسٌ إِذْ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ أَيُّكُمْ يَجِيءُ بِسَلَى جَزُورِ بَنِي فُلَانٍ فَيَضَعُهُ عَلَى ظَهْرِ مُحَمَّدٍ إِذَا سَجَدَ فَانْبَعَثَ أَشْقَى الْقَوْمِ فَجَاءَ بِهِ فَنَظَرَ حَتَّى سَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ وَضَعَهُ عَلَى ظَهْرِهِ بَيْنَ كَتِفَيْهِ وَأَنَا أَنْظُرُ لَا أُغْنِي شَيْئًا لَوْ كَانَ لِي مَنَعَةٌ قَالَ فَجَعَلُوا يَضْحَكُونَ وَيُحِيلُ بَعْضُهُمْ عَلَى بَعْضٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَاجِدٌ لَا يَرْفَعُ رَأْسَهُ حَتَّى جَاءَتْهُ فَاطِمَةُ فَطَرَحَتْ عَنْ ظَهْرِهِ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَأْسَهُ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِقُرَيْشٍ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ فَشَقَّ عَلَيْهِمْ إِذْ دَعَا عَلَيْهِمْ قَالَ وَكَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الدَّعْوَةَ فِي ذَلِكَ الْبَلَدِ مُسْتَجَابَةٌ ثُمَّ سَمَّى اللّٰهُمَّ عَلَيْكَ بِأَبِي جَهْلٍ وَعَلَيْكَ بِعُتْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَشَيْبَةَ بْنِ رَبِيعَةَ وَالْوَلِيدِ بْنِ عُتْبَةَ وَأُمَيَّةَ بْنِ خَلَفٍ وَعُقْبَةَ بْنِ أَبِي مُعَيْطٍ وَعَدَّ السَّابِعَ فَلَمْ يَحْفَظْ قَالَ فَوَالَّذِي

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ الَّذِينَ عَدَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَرْعَى فِي الْقَلِيبِ قَلِيبِ بَدْرٍ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کعبہ کے قریب نماز پڑھ رہے تھے اور ابو جہل اور اس کے چند دوست بیٹھے ہوئے تھے کہ ان میں سے ایک نے دوسرے سے کہا کہ تم میں سے کوئی شخص فلاں قبیلہ کی اونٹنی (کی) اوجڑی (اور آنتیں وغیرہ) لے آئے اور اس کو محمد (ﷺ) کی پشت پر، جب وہ سجدہ میں جائیں، رکھ دے۔ پس سب سے زیادہ بدبخت (عقبہ) اٹھا اور اس کو لے آیا اور انتظار کرتا رہا یہاں تک کہ جب نبی ﷺ سجدہ میں گئے (تو فوراً ہی) اس نے اس کو آپ ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا اور میں (یہ حال) دیکھ رہا تھا مگر کچھ نہ کر سکتا تھا۔ اے کاش! میرا کچھ بس چلتا (تو میں کیوں یہ حالت دیکھتا) عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہ لوگ ہنسنے لگے اور ایک دوسرے پر (مارے ہنسی اور خوشی کے) گرنے لگے اور رسول اللہ ﷺ سجدہ میں تھے، اپنا سر نہ اٹھا سکتے تھے یہاں تک کہ سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا تشریف لائیں اور انھوں نے اسے آپ ﷺ کی پیٹھ سے ہٹایا۔ پس آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور بددعا کی کہ "یا اللہ! اپنے اوپر قریش (کی ہلاکت کو) لازم کر لے۔" تین مرتبہ (آپ ﷺ نے یہی فرمایا) پس یہ ان (کافروں) پر بہت شاق گزرا۔ کیونکہ آپ ﷺ نے انھیں بددعا دی تھی۔ عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ وہ (کافر) جانتے تھے کہ اس شہر (مکہ) میں دعا مقبول ہوتی ہے۔ پھر آپ ﷺ نے (ہر ایک کا) نام لیا: "اے اللہ! ابو جہل (کی ہلاکت) کو اپنے اوپر لازم کر لے اور عتبہ بن ربیعہ اور شیبہ بن ربیعہ اور ولید بن عتبہ اور امیہ بن خلف اور عقبہ ابن ابی معیط (کی ہلاکت) کو اپنے اوپر لازم کر لے۔" (اور ساتویں کو گنایا مگر اس کا نام مجھے یاد نہیں رہا) پس قسم اس (ذوالجلال ذات) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے، میں نے ان لوگوں کو جن کا نام رسول اللہ ﷺ نے لیا تھا، کنویں یعنی بدر کے کنویں میں (بے گور و کفن) گرا ہوا دیکھا۔"

بَابُ الْبُزَاقِ وَالْمُخَاطِ وَنَحْوِهِ فِي الثَّوْبِ

کپڑے میں تھوک یا ناک یا اس کی مثل (کسی چیز) کا لگ لینا

(۱۷۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَزَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي ثَوْبِهِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اپنے کپڑے میں (ایک مرتبہ) تھوکا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ غَسْلِ الْمَرْأَةِ أَبَاهَا الدَّمَ عَنْ وَجْهِهِ

عورت کا اپنے باپ کے چہرے سے خون کو دھو دینا (درست ہے)

(۱۸۰) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدِ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ النَّاسُ: بِأَيِّ شَيْءٍ دُوِيَ جُرْحُ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا بَقِيَ أَحَدٌ أَعْلَمُ بِهِ مِنِّي كَانَ عَلِيٌّ يَجِيءُ بِتُرْسِهِ فِيهِ مَاءٌ وَفَاطِمَةُ تَغْسِلُ عَنْ وَجْهِهِ الدَّمَ فَأُخِذَ حَصِيرٌ فَأُحْرِقَ فَحُشِيَ بِهِ جُرْحُهُ *

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے لوگوں نے پوچھا کہ کس چیز سے نبی ﷺ کے زخم کا علاج کیا گیا؟ تو وہ بولے کہ اس کا جاننے والا مجھ سے زیادہ (اب) کوئی باقی نہیں رہا (چنانچہ بتلایا کہ) امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ اپنی ڈھال میں پانی لے آتے تھے اور سیدہ فاطمہ الزہرہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ کے چہرۂ انور سے خون دھوتی تھیں۔ پھر ایک چٹائی لا کر جلائی گئی اور (راکھ) آپ ﷺ کے زخم میں بھر دی گئی۔

بَابُ السِّوَاكِ

مسواک کرنا (سنت ہے)

(۱۸۱) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَوَجَدْتُهُ يَسْتَنُّ بِسِوَاكٍ بِيَدِهِ يَقُولُ أُعْ أُعْ وَالسِّوَاكُ فِي فِيهِ كَأَنَّهُ يَتَهَوَّعُ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس آیا دیکھا تو آپ ہاتھ میں مسواک لیے ہوئے مسواک کر رہے ہیں اور آپ ﷺ "اع، اع" کرتے جاتے تھے اور مسواک آپ ﷺ کے منہ میں تھی گویا کہ آپ قے کرتے تھے۔

(۱۸۲) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَشُوصُ فَاهُ بِالسِّوَاكِ *

حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ رات کو اٹھتے تو اپنے منہ (دانتوں) کو مسواک سے رگڑتے (صاف کرتے) تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ دَفْعِ السِّوَاكِ إِلَى الأَكْبَرِ

مسواک کا بڑے شخص کو دینا (سنت ہے)

(۱۸۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَرَانِي أَتَسَوَّكُ بِسِوَاكٍ فَجَاءَنِي رَجُلَانِ أَحَدُهُمَا أَكْبَرُ مِنَ الآخَرِ فَنَاوَلْتُ السِّوَاكَ الأَصْغَرَ مِنْهُمَا فَقِيلَ لِي كَبِّرْ فَدَفَعْتُهُ إِلَى الأَكْبَرِ مِنْهُمَا ۞

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے خواب میں اپنے آپ کو مسواک سے دانت صاف کرتے ہوئے دیکھا۔ پھر (میں نے دیکھا کہ) میرے پاس دو شخص آئے، ایک ان میں دوسرے سے بڑا تھا، میں نے ان میں سے چھوٹے کو مسواک دے دی تو مجھ سے کہا گیا کہ "بڑے کو دے دیجیے"۔ پھر میں نے وہ مسواک ان میں سے بڑے کو دے دی۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ بَاتَ عَلَى الْوُضُوءِ

اس شخص کی فضیلت (کا بیان) جو باوضو سوئے

(۱۸۴) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ « إِذَا أَتَيْتَ مَضْجَعَكَ فَتَوَضَّأْ وُضُوءَكَ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اضْطَجِعْ عَلَى شِقِّكَ الأَيْمَنِ ثُمَّ قُلِ اللّٰهُمَّ أَسْلَمْتُ وَجْهِي إِلَيْكَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِي إِلَيْكَ وَأَلْجَأْتُ ظَهْرِي إِلَيْكَ رَغْبَةً وَرَهْبَةً إِلَيْكَ لاَ مَلْجَأَ وَلاَ مَنْجَا مِنْكَ إِلاَّ إِلَيْكَ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ وَبِنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ فَإِنْ مُتَّ مِنْ لَيْلَتِكَ فَأَنْتَ عَلَى الْفِطْرَةِ وَاجْعَلْهُنَّ آخِرَ مَا تَتَكَلَّمُ بِهِ قَالَ فَرَدَّدْتُهَا عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا بَلَغْتُ اللّٰهُمَّ آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ قُلْتُ وَرَسُولِكَ قَالَ لاَ وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ »

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مجھ سے) فرمایا: "جب تم اپنی خوابگاہ میں آؤ تو نماز کی طرح وضو کر لیا کرو۔ پھر اپنے داہنے پہلو پر لیٹ جاؤ پھر اس کے بعد کہو "اے اللہ! میں نے تجھ سے امیدوار اور خائف ہو کر اپنا منہ تیری جناب میں جھکا دیا اور اپنا (ہر) کام تیرے سپرد کر دیا اور میں نے تجھے اپنا پشتی بان و پناہ دہندہ بنا لیا اور (میں یقین رکھتا ہوں کہ) تجھ سے (یعنی تیرے غضب سے)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سوا تیرے پاس کے کوئی پناہ و نجات کی جگہ نہیں ہے۔ اے اللہ! میں اس کتاب پر ایمان لایا جو تو نے نازل فرمائی ہے اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے (ہدایت خلق کے لیے) بھیجا ہے۔" پس اگر تم اپنی اسی رات میں مر جاؤ گے تو ایمان پر (مرو گے) اور ان کلمات کو تمام ان باتوں کے بعد کہو جو تم کرنا چاہتے ہو (یعنی اس کے بعد کلام نہ کرو)۔" سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان کلمات کو نبی ﷺ کے سامنے دہرایا پھر جب میں آمَنْتُ بِكِتَابِكَ الَّذِي أَنْزَلْتَ پر پہنچا تو میں نے کہہ دیا وَرَسُولِكَ (یعنی) "اور تیرے رسول پر" تو آپ ﷺ نے فرمایا نہیں وَنَبِيِّكَ الَّذِي أَرْسَلْتَ بلکہ "اور تیرے اس نبی پر (بھی) جسے تو نے (ہدایت خلق کے لیے) بھیجا ہے۔"

نوٹ : حالانکہ آپ ﷺ نبی بھی تھے اور رسول بھی، لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے جس طرح کلمات سکھائے تھے ان الفاظ کو جوں کا توں باقی رکھا اور ذرا سی تبدیلی بھی گوارا نہیں کی۔ غور کریں وہ لوگ جو آپ ﷺ کی مسنون دعاؤں اور کلمات میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیتے ہیں اور کوئی حرج نہیں سمجھتے۔ مثال کے طور پر روزہ افطار کرنے کی دعا میں "وَبِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ" یہ ایسا اضافہ ہے جو شریعت سازی اور اِحْدَاث فی الدِّیْن نیز کَذِبٌ عَلَی النَّبِیِّ ﷺ کے زمرے میں آتا ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں بدعت و گمراہی سے بچائے۔ آمین یارب العالمین

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْغُسْلِ

غسل کا بیان

بَابُ الْوُضُوءِ قَبْلَ الْغُسْلِ

غسل کرنے سے پہلے وضو کرنا (مسنون ہے)

(۱۸۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ بَدَأَ فَغَسَلَ يَدَيْهِ ثُمَّ يَتَوَضَّأُ كَمَا يَتَوَضَّأُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ يُدْخِلُ أَصَابِعَهُ فِي الْمَاءِ فَيُخَلِّلُ بِهَا أُصُولَ شَعَرِهِ ثُمَّ يَصُبُّ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثَ غُرَفٍ بِيَدَيْهِ ثُمَّ يُفِيضُ الْمَاءَ عَلَى جِلْدِهِ كُلِّهِ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب جنابت کا غسل فرماتے تو پہلے اپنے دونوں ہاتھ دھوتے پھر وضو فرماتے جس طرح نماز کے لیے وضو فرماتے تھے، پھر اپنی انگلیاں پانی میں داخل کرتے اور ان سے بالوں کی جڑوں میں خلال کرتے پھر اپنے سر پر تین چلو (لپ پانی) اپنے دونوں ہاتھوں سے ڈالتے پھر اپنے تمام بدن پر پانی بہا لیتے۔

(۱۸۶) عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ تَوَضَّأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ غَيْرَ رِجْلَيْهِ وَغَسَلَ فَرْجَهُ وَمَا أَصَابَهُ مِنَ الْأَذَى ثُمَّ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثُمَّ نَحَّى رِجْلَيْهِ فَغَسَلَهُمَا هَذِهِ غُسْلُهُ مِنَ الْجَنَابَةِ *

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (غسل کے وقت پہلے) وضو فرمایا جس طرح نماز کے لیے آپ ﷺ کا وضو ہوتا تھا، سوا دونوں پاؤں کے (دھونے کے) اور اپنی شرمگاہ کو دھویا اور جہاں کہیں نجاست لگ گئی تھی (اسے بھی دھو ڈالا) پھر اپنے اوپر پانی بہا لیا۔ اس کے بعد اپنے دونوں پاؤں کو (اس جگہ سے) ہٹا لیا اور ان کو دھو ڈالا۔ یہ (طریقہ) آپ ﷺ کا غسل جنابت (کا تھا)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ غُسْلِ الرَّجُلِ مَعَ امْرَأَتِهِ

خاوند کا اپنی بیوی کے ہمراہ نہانا (درست ہے)

(۱۸۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ مِنْ قَدَحٍ يُقَالُ لَهُ الْفَرَقُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں اور نبی ﷺ ایک برتن سے یعنی ایک قدح (ب) سے جس کو فرق کہتے ہیں غسل کیا کرتے تھے۔

بَابُ الْغُسْلِ بِالصَّاعِ وَنَحْوِهِ

ایک صاع یا اس کے لگ بھگ پانی سے غسل کرنا

(۱۸۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا سُئِلَتْ عَنْ غُسْلِ النَّبِيِّ ﷺ فَدَعَتْ بِإِنَاءٍ نَحْوًا مِنْ صَاعٍ فَاغْتَسَلَتْ وَأَفَاضَتْ عَلَى رَأْسِهَا وَبَيْنَنَا وَبَيْنَهَا حِجَابٌ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کے غسل کی کیفیت پوچھی گئی تو انھوں نے ایک صاع کے قریب (پانی کا) برتن منگوایا اور (اس سے) غسل کیا اور اپنے سر پر پانی بہایا اور ام المومنین کے اور پوچھنے والے کے درمیان موٹا پردہ حائل تھا۔

(۱۸۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ الْغُسْلِ فَقَالَ يَكْفِيكَ صَاعٌ فَقَالَ رَجُلٌ مَا يَكْفِينِي فَقَالَ جَابِرٌ كَانَ يَكْفِي مَنْ هُوَ أَوْفَى مِنْكَ شَعَرًا وَخَيْرٌ مِنْكَ ثُمَّ أَمَّنَا فِي ثَوْبٍ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے غسل کے بارے میں پوچھا (کہ کس قدر پانی سے کیا جائے) تو انھوں نے کہا کہ ایک صاع (پانی) تجھے کافی ہے۔ ایک شخص بولا کہ مجھے کافی نہیں ہے، تو جابر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ (ایک صاع پانی) اس شخص کو کافی ہو جاتا تھا جس کے بال تجھ سے زیادہ گھنے تھے اور تجھ سے بہتر بھی تھا (یعنی رسول اللہ ﷺ) پھر جابر رضی اللہ عنہ نے صرف ایک کپڑا پہن کر (نماز میں) ہماری امامت کی۔

بَابُ مَنْ أَفَاضَ عَلَى رَأْسِهِ ثَلَاثًا

جس نے اپنے سر پر تین بار پانی بہایا

(۱۹۰) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « أَمَّا أَنَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَأُفِيضُ عَلَى رَأْسِي ثَلَاثًا وَأَشَارَ بِيَدَيْهِ كِلْتَيْهِمَا » *

سیدنا جبیر بن معظم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں تو اپنے سر پر تین مرتبہ پانی بہاتا ہوں۔" اور (یہ کہہ کر) آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھوں سے اشارہ کیا۔

بَابُ مَنْ بَدَأَ بِالْحِلَابِ أَوِ الطِّيبِ عِنْدَ الْغُسْلِ

جس نے نہاتے وقت حلاب یا خوشبو سے ابتدا کی (اس کا ذکر)

(۱۹۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ دَعَا بِشَيْءٍ نَحْوَ الْحِلَابِ فَأَخَذَ بِكَفِّهِ فَبَدَأَ بِشِقِّ رَأْسِهِ الْأَيْمَنِ ثُمَّ الْأَيْسَرِ فَقَالَ بِهِمَا عَلَى وَسَطِ رَأْسِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ جب جنابت سے غسل فرماتے تھے تو کوئی چیز مثل حلاب وغیرہ کے لگاتے تھے اور اسے اپنے ہاتھوں میں لے کر پہلے سر کے داہنے حصہ سے ابتدا کرتے پھر بائیں (جانب) میں (لگاتے تھے) پھر دونوں ہاتھ اپنے سر کے درمیان میں رگڑتے تھے۔

بَاب إِذَا جَامَعَ ثُمَّ عَادَ

جماع کے بعد (بغیر غسل کیے) پھر جماع کرنا

(۱۹۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَيَطُوفُ عَلَى نِسَائِهِ ثُمَّ يُصْبِحُ مُحْرِمًا يَنْضَخُ طِيبًا *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو خوشبو لگاتی تھی پھر آپ ﷺ اپنی (سب) بیویوں کے پاس جاتے (یعنی وظیفۂ زوجیت فرماتے) پھر دوسرے دن احرام باندھتے ہوئے خوشبو جھاڑ دیتے تھے۔

(۱۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَدُورُ عَلَى نِسَائِهِ فِي السَّاعَةِ الْوَاحِدَةِ مِنَ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَهُنَّ إِحْدَى عَشْرَةَ وَفِي رِوَايَةٍ تِسْعُ نِسْوَةٍ قِيلَ لِأَنَسٍ أَوَكَانَ يُطِيقُهُ قَالَ كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّهُ أُعْطِيَ قُوَّةَ ثَلَاثِينَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی (تمام) بیویوں کے پاس ایک ہی ساعت کے اندر رات اور دن

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں دورہ کر لیتے تھے اور وہ گیارہ تھیں، اور ایک روایت میں ہے کہ نو عورتیں تھیں، تو انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ آپ ﷺ ان سب کی طاقت رکھتے تھے؟ وہ بولے کہ (ہاں بلکہ) ہم آپس میں کہا کرتے تھے کہ آپ ﷺ کو تیس مردوں کی طاقت دی گئی تھی۔

بَابُ مَنْ تَطَيَّبَ ثُمَّ اغْتَسَلَ وَبَقِيَ أَثَرُ الطِّيبِ

جس شخص نے خوشبو لگائی اور پھر غسل کیا اور خوشبو کا اثر باقی رہ گیا

(۱۹٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ الطِّيبِ فِي مَفْرِقِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے، وہ کہتی ہیں کہ گویا میں نبی ﷺ کی مانگ میں خوشبو کی چمک (اب تک) دیکھ رہی ہوں، اس حال میں کہ آپ ﷺ محرم (یعنی احرام میں) تھے۔

بَابُ تَخْلِيلِ الشَّعْرِ أَثْنَاءَ الْغُسْلِ

غسل میں بالوں کا خلال کرنا (ضروری ہے)

(۱۹۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا اغْتَسَلَ مِنَ الْجَنَابَةِ غَسَلَ يَدَيْهِ وَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ ثُمَّ اغْتَسَلَ ثُمَّ يُخَلِّلُ بِيَدِهِ شَعْرَهُ حَتَّى إِذَا ظَنَّ أَنَّهُ قَدْ أَرْوَى بَشَرَتَهُ أَفَاضَ عَلَيْهِ الْمَاءَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ ثُمَّ غَسَلَ سَائِرَ جَسَدِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب غسل جنابت فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھ دھوتے اور وضو فرماتے جس طرح آپ ﷺ کا وضو نماز کے لیے (ہوتا تھا) پھر غسل کرتے اپنے ہاتھ سے اپنے بالوں کا خلال کرتے تھے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ سمجھ لیتے کہ کھال تر ہو گئی ہے تو اس پر تین بار پانی بہاتے پھر اپنے باقی ماندہ بدن کو دھوتے۔

بَابُ إِذَا ذَكَرَ فِي الْمَسْجِدِ أَنَّهُ جُنُبٌ يَخْرُجُ كَمَا هُوَ وَلَا يَتَيَمَّمُ

جس کو مسجد میں (داخل ہونے کے بعد) یاد آئے کہ جنبی ہے (تو وہ) فوراً مسجد سے نکل جائے اور تیمم نہ کرے

(۱۹٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ وَعُدِّلَتِ الصُّفُوفُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَبَيْنَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَمَّا قَامَ فِي مُصَلَّاهُ ذَكَرَ أَنَّهُ جُنُبٌ فَقَالَ لَنَا مَكَانَكُمْ ثُمَّ رَجَعَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ خَرَجَ إِلَيْنَا وَرَأْسُهُ يَقْطُرُ فَكَبَّرَ فَصَلَّيْنَا مَعَهُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نماز کی اقامت کہی گئی اور صفیں کھڑی کر کے درست کی گئیں، پھر رسول اللہ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو جب آپ نماز پڑھانے کی جگہ پر کھڑے ہو گئے تو اس وقت یاد کیا کہ جنبی ہیں، پھر ہم سے فرمایا: "تم اپنی جگہ پر (کھڑے) رہو۔" اور آپ ﷺ لوٹ گئے اور غسل کیا اس کے بعد ہمارے پاس تشریف لائے اور آپ کے سر سے پانی ٹپک رہا تھا، پھر آپ نے تکبیر (تحریمہ) کہی اور ہم سب نے آپ ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھی۔

فائدہ: معلوم ہوا کہ آپ ﷺ ننگے سر تھے۔ غسل کر کے سیدھے مسجد تشریف لائے، نہ بالوں کو خشک کیا اور نہ ہی سر ڈھانپنے کا تکلف کیا۔ غور کریں وہ لوگ جو ننگے سر نماز کو مکروہ و معیوب سمجھتے ہیں۔

بَابُ مَنِ اغْتَسَلَ عُرْيَانًا وَحْدَهُ فِي الْخَلْوَةِ

جس شخص نے ایک گوشہ میں بحالت تنہائی برہنہ ہو کر غسل کیا

(۱۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « كَانَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ يَغْتَسِلُونَ عُرَاةً يَنْظُرُ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ وَكَانَ مُوسَى عليه السلام يَغْتَسِلُ وَحْدَهُ فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا يَمْنَعُ مُوسَى أَنْ يَغْتَسِلَ مَعَنَا إِلاَّ أَنَّهُ آدَرُ فَذَهَبَ مَرَّةً يَغْتَسِلُ فَوَضَعَ ثَوْبَهُ عَلَى حَجَرٍ فَفَرَّ الْحَجَرُ بِثَوْبِهِ فَجَمَعَ مُوسَى فِي أَثَرِهِ يَقُولُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ ثَوْبِي يَا حَجَرُ حَتَّى نَظَرَتْ بَنُو إِسْرَائِيلَ إِلَى مُوسَى فَقَالُوا وَاللَّهِ مَا بِمُوسَى مِنْ بَأْسٍ وَأَخَذَ ثَوْبَهُ فَطَفِقَ بِالْحَجَرِ ضَرْبًا فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ وَاللَّهِ إِنَّهُ لَنَدَبٌ بِالْحَجَرِ سِتَّةٌ أَوْ سَبْعَةٌ ضَرْبًا بِالْحَجَرِ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "بنی اسرائیل برہنہ غسل کیا کرتے تھے، ایک دوسرے کی طرف دیکھا کرتے تھے اور موسیٰ علیہ السلام تنہا غسل کیا کرتے تھے تو بنی اسرائیل نے کہا کہ واللہ! موسیٰ علیہ السلام کو ہم لوگوں کے ہمراہ غسل کرنے سے سوا اس کے کچھ مانع

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نہیں کہ وہ فتق (ایک قسم کی مردانہ بیماری) میں مبتلا ہیں۔ اتفاق سے ایک دن موسیٰ علیہ السلام غسل کرنے لگے اور اپنا لباس پتھر پر رکھ دیا، وہ پتھر ان کا لباس لے کر بھاگا اور موسیٰ علیہ السلام بھی اس کے تعاقب میں یہ کہتے ہوئے دوڑے کہ اے پتھر! میرے کپڑے دیدے اے حجر میرے کپڑے دیدے۔ یہاں تک کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کی طرف دیکھ لیا اور کہا کہ واللہ موسیٰ علیہ السلام کو کچھ بیماری نہیں ہے اور (پتھر ٹھہر گیا) موسیٰ علیہ السلام نے اپنا لباس لے لیا اور پتھر کو مارنے لگے۔ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! (موسیٰ علیہ السلام کی) مار سے (اس) پتھر پر چھ یا سات نشان (اب تک باقی) ہیں۔

(۱۹۸) وَعَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « بَيْنَا أَيُّوبُ يَغْتَسِلُ عُرْيَانًا فَخَرَّ عَلَيْهِ جَرَادٌ مِنْ ذَهَبٍ فَجَعَلَ أَيُّوبُ يَحْتَثِي فِي ثَوْبِهِ فَنَادَاهُ رَبُّهُ يَا أَيُّوبُ أَلَمْ أَكُنْ أَغْنَيْتُكَ عَمَّا تَرَى قَالَ بَلَى وَعِزَّتِكَ وَلَكِنْ لاَ غِنَى بِي عَنْ بَرَكَتِكَ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "اس حال میں کہ ایوب علیہ السلام برہنہ نہا رہے تھے، ان پر سونے کی ٹڈیاں برسنے لگیں تو ایوب علیہ السلام ان کو اپنے کپڑے میں سمیٹنے لگے تو انھیں ان کے پروردگار نے آواز دی کہ اے ایوب! کیا میں نے تمہیں اس (سونے کی ٹڈی) سے جو تم دیکھ رہے ہو بے نیاز نہیں کر دیا؟ انھوں نے کہا ہاں قسم تیری بزرگی کی (تو نے مجھے بے نیاز کر دیا ہے) لیکن میں تیری برکت (کے حصول) سے بے پرواہ و بے نیاز نہیں۔"

بَابُ التَّسَتُّرِ فِي الْغُسْلِ عِنْدَ النَّاسِ

لوگوں کے سامنے نہانے کی حالت میں پردہ کرنا

(۱۹۹) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ ذَهَبْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ تَسْتُرُهُ فَقَالَ « مَنْ هَذِهِ » فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ »

سیدہ ام ہانی بنت ابی طالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں فتح (مکہ) کے سال رسول اللہ ﷺ کے پاس گئی تو میں نے آپ کو غسل کرتے ہوئے پایا اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا آپ ﷺ پر پردہ کیے ہوئے تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کون ہے؟" میں نے عرض کی کہ میں ام ہانی ہوں۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ عَرَقِ الْجُنُبِ وَأَنَّ الْمُسْلِمَ لا يَنْجُسُ

جنبی کا پسینہ (پاک ہے) اور مومن (کسی حال میں) نجس نہیں ہوتا

(۲۰۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَقِيَهُ فِي بَعْضِ طَرِيقِ الْمَدِينَةِ وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ فَانْخَنَسْتُ مِنْهُ فَذَهَبَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ جَاءَ فَقَالَ « أَيْنَ كُنْتَ يَا أَبَا هُرَيْرَةَ » قَالَ كُنْتُ جُنُبًا فَكَرِهْتُ أَنْ أُجَالِسَكَ وَأَنَا عَلَى غَيْرِ طَهَارَةٍ فَقَالَ « سُبْحَانَ اللّٰهِ إِنَّ الْمُسْلِمَ لاَ يَنْجُسُ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مدینہ کی کسی گلی میں انھیں رسول اللہ ﷺ مل گئے اور سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ جنبی تھے (وہ کہتے ہیں کہ) چنانچہ میں آپ ﷺ سے کنی کترا گیا اور جا کر غسل کیا، پھر آیا تو آپ نے فرمایا: "اے ابوہریرہ! تم کہاں (چلے گئے) تھے۔" سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں جنبی تھا اور ناپاکی کی حالت میں میں نے آپ کے پاس بیٹھنا برا جانا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ مومن (کسی حال میں) نجس نہیں ہوتا۔"

بَاب نَوْمِ الْجُنُبِ

جنبی کا (قبل از غسل) سونا (جائز ہے)

(۲۰۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيَرْقُدُ أَحَدُنَا وَهُوَ جُنُبٌ قَالَ « نَعَمْ إِذَا تَوَضَّأَ أَحَدُكُمْ فَلْيَرْقُدْ وَهُوَ جُنُبٌ »

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی بحالت جنابت سو سکتا ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! جب تم میں سے کوئی جنبی ہو تو وہ وضو کر کے سوئے۔"

بَاب إِذَا الْتَقَى الْخِتَانَانِ

(غسل جب ہی فرض ہے کہ) جب مرد و عورت دونوں کے ختنے (شرمگاہیں) مل جائیں

(۲۰۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ « إِذَا جَلَسَ بَيْنَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

شُعَبِهَا الْأَرْبَعِ ثُمَّ جَهَدَهَا فَقَدْ وَجَبَ الْغُسْلُ »

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''مرد جب اپنی عورت کے چاروں کونوں کے درمیان بیٹھ گیا پھر اس کے ساتھ (جماع کی) کوشش کرے تو یقیناً غسل واجب ہو گیا۔''

كِتَابُ الْحَيْضِ

حیض کا بیان

بَابُ الْأَمْرِ بِالنُّفَسَاءِ إِذَا نَفِسْنَ

حیض کے مسائل کے متعلق جبکہ عورت حائضہ ہو

(۲۰۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا لَا نَرَى إِلَّا الْحَجَّ فَلَمَّا كُنَّا بِسَرِفَ حِضْتُ فَدَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا أَبْكِي قَالَ مَا لَكِ أَنُفِسْتِ » قُلْتُ نَعَمْ قَالَ إِنَّ هَذَا أَمْرٌ كَتَبَهُ اللَّهُ عَلَى بَنَاتِ آدَمَ فَاقْضِي مَا يَقْضِي الْحَاجُّ غَيْرَ أَنْ لَا تَطُوفِي بِالْبَيْتِ » قَالَتْ وَضَحَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنْ نِسَائِهِ بِالْبَقَرِ-

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم سب لوگ مدینہ سے صرف حج کا خیال کر کے نکلے۔ پھر جب (مقام) سرف میں پہنچے تو مجھے حیض آ گیا۔ رسول اللہ ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور میں رو رہی تھی تو آپ نے فرمایا: ''تمہیں کیا ہوا، کیا تمہیں حیض آ گیا؟'' میں نے کہا ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''یہ ایک ایسی چیز ہے جو اللہ نے آدم کی بیٹیوں پر لکھ دی ہے، لہٰذا جو مناسک حج کرنے والا ادا کرتا ہے، تم بھی کرو مگر تم کعبہ کا طواف نہ کرنا۔'' عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (کہ پھر) رسول اللہ ﷺ نے اپنی بیویوں کی طرف سے گائے کی قربانی کی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ غَسْلِ الْحَائِضِ رَأْسَ زَوْجِهَا وَتَرْجِيلِهِ

حائضہ عورت کا اپنے شوہر کے سر کو دھونا اور کنگھی کرنا

(٢٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أُرَجِّلُ رَأْسَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَأَنَا حَائِضٌ*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں بحالت حیض رسول اللہ ﷺ کے سر میں کنگھی کر دیا کرتی تھی۔

(٢٠٥) وَ فِي رِوَايَةٍ : وَهُوَ مُجَاوِرٌ فِي الْمَسْجِدِ يُدْنِي لَهَا رَأْسَهُ وَهِيَ فِي حُجْرَتِهَا فَتُرَجِّلُهُ وَهِيَ حَائِضٌ *

ایک روایت میں ہے کہ آپ ﷺ مسجد میں معتکف ہوتے اور اپنا سر مبارک ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے حجرہ میں کر دیتے اور وہ بحالت حیض، اپنے حجرہ میں رہتے ہوئے رسول اللہ ﷺ کے سر مبارک میں کنگھی کر دیا کرتی تھیں۔

بَابُ قِرَاءَةِ الرَّجُلِ فِي حَجْرِ امْرَأَتِهِ وَهِيَ حَائِضٌ

خاوند کا اپنی بیوی کی گود میں (سر رکھ کر) اس حال میں کہ وہ حائضہ ہو، قرآن کی تلاوت کرنا

(٢٠٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَّكِئُ فِي حَجْرِي وَأَنَا حَائِضٌ ثُمَّ يَقْرَأُ الْقُرْآنَ*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ میری گود میں (سر رکھ کر) تکیہ لگا لیتے تھے حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی، پھر آپ ﷺ قرآن مجید کی تلاوت فرماتے تھے۔

بَابُ مَنْ سَمَّى النُّفَسَاءَ حَيْضًا

جو کوئی حیض کو نفاس کہہ دے

(٢٠٧) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ بَيْنَا أَنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مُضْطَجِعَةً فِي خَمِيصَةٍ إِذْ حِضْتُ فَانْسَلَلْتُ فَأَخَذْتُ ثِيَابَ حَيْضَتِي قَالَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَنَفِسْتِ قُلْتُ نَعَمْ فَدَعَانِي فَاضْطَجَعْتُ مَعَهُ فِي الْخَمِيلَةِ *

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس دوران کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک چادر میں لیٹی ہوئی تھی کہ یکایک مجھے حیض آ گیا تو میں آہستگی سے کھسک گئی اور اپنے حیض کے کپڑے سنبھالے، تو آپ نے فرمایا کہ: "کیا تمہیں نفاس (حیض) آگیا؟" میں نے کہا جی ہاں۔ پھر آپ نے مجھے بلایا اور میں آپ کے ہمراہ (اسی ایک) چادر میں لیٹ گئی۔

بَابُ مُبَاشَرَةِ الْحَائِضِ

حائضہ عورت سے اختلاط کرنا (درست ہے)

(۲۰۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنْتُ أَغْتَسِلُ أَنَا وَالنَّبِيُّ ﷺ مِنْ إِنَاءٍ وَاحِدٍ كِلَانَا جُنُبٌ وَكَانَ يَأْمُرُنِي فَأَتَّزِرُ فَيُبَاشِرُنِي وَأَنَا حَائِضٌ وَكَانَ يُخْرِجُ رَأْسَهُ إِلَيَّ وَهُوَ مُعْتَكِفٌ فَأَغْسِلُهُ وَأَنَا حَائِضٌ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں اور نبی ﷺ ایک ظرف سے غسل کرتے تھے اور ہم دونوں جنبی ہوتے تھے اور حالت حیض میں مجھے آپ ﷺ حکم دیتے تھے تو میں ازار پہن (باندھ) لیتی تھی، پھر آپ مجھ سے اختلاط کرتے تھے (یعنی صرف جسم سے جسم ملا لیتے لیکن مجامعت نہیں فرماتے تھے) اور آپ بحالت اعتکاف اپنا سر میری طرف نکال دیتے تھے اور میں اس کو دھو دیتی تھی، حالانکہ میں حائضہ ہوتی تھی۔

(۲۰۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَتْ إِحْدَانَا إِذَا كَانَتْ حَائِضًا فَأَرَادَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يُبَاشِرَهَا أَمَرَهَا أَنْ تَتَّزِرَ فِي فَوْرِ حَيْضَتِهَا ثُمَّ يُبَاشِرُهَا قَالَتْ وَأَيُّكُمْ يَمْلِكُ إِرْبَهُ كَمَا كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَمْلِكُ إِرْبَهُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جب ہم میں سے کوئی بی بی حائضہ ہو جاتی تھی اور رسول اللہ ﷺ اس سے اختلاط کرنا چاہتے تو اسے حکم دیتے تھے کہ اپنے حیض (کے زور اور غلبہ) کی حالت میں ازار پہن (باندھ) لے، پھر آپ ﷺ اس سے اختلاط کرتے تھے (لیکن مجامعت نہیں فرماتے تھے)۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ تم میں سے اپنی شہوت پر کون اس قدر قابو رکھ سکتا ہے جس قدر نبی ﷺ اپنی خواہش پر قابو رکھتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ تَرْكِ الْحَائِضِ الصَّوْمَ

حائضہ عورت کا (فرض) روزے چھوڑ دینا

(۲۱۰) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ إِلَى الْمُصَلَّى فَمَرَّ عَلَى النِّسَاءِ فَقَالَ يَا مَعْشَرَ النِّسَاءِ تَصَدَّقْنَ فَإِنِّي أُرِيتُكُنَّ أَكْثَرَ أَهْلِ النَّارِ فَقُلْنَ وَبِمَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ تُكْثِرْنَ اللَّعْنَ وَتَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ مَا رَأَيْتُ مِنْ نَاقِصَاتِ عَقْلٍ وَدِينٍ أَذْهَبَ لِلُبِّ الرَّجُلِ الْحَازِمِ مِنْ إِحْدَاكُنَّ قُلْنَ وَمَا نُقْصَانُ دِينِنَا وَعَقْلِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَلَيْسَ شَهَادَةُ الْمَرْأَةِ مِثْلَ نِصْفِ شَهَادَةِ الرَّجُلِ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ عَقْلِهَا أَلَيْسَ إِذَا حَاضَتْ لَمْ تُصَلِّ وَلَمْ تَصُمْ قُلْنَ بَلَى قَالَ فَذَلِكَ مِنْ نُقْصَانِ دِينِهَا *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر کے دن نکلے اور (عید گاہ میں) عورتوں (کی جماعت) پر گزرے تو آپ نے فرمایا: "اے عورتو! صدقہ دیا کرو اس لیے کہ میں نے تمہیں (معراج میں) زیادہ دوزخ میں دیکھا ہے۔" وہ بولیں کہ یا رسول اللہ! یہ کیوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم لعن طعن کثرت سے کرتی ہو اور شوہر کی ناشکری کرتی ہو اور میں نے تم سے زیادہ کسی کو باوجود عقل اور دین میں ناقص ہونے کے، پختہ رائے مرد کی عقل کا (اڑا) لیجانے والا نہیں دیکھا۔" عورتوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہمارے دین میں اور ہماری عقل میں کیا نقصان (کمی) ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "عورت کی گواہی (شرعاً) مرد کی گواہی کے نصف کے برابر نہیں ہے؟" انھوں نے کہا ہاں ہے۔ آپ نے فرمایا: "یہی اس کی عقل کا نقصان ہے۔ کیا ایسا نہیں ہے کہ جب عورت حائضہ ہوتی ہے نہ نماز پڑھتی ہے اور نہ روزہ رکھتی ہے؟" انھوں نے کہا ہاں۔ آپ نے فرمایا: "پس یہی اس کے دین کا نقصان ہے۔"

بَابُ اعْتِكَافِ الْمُسْتَحَاضَةِ

استحاضہ والی عورت کا اعتکاف کرنا

(۲۱۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اعْتَكَفَ مَعَهُ بَعْضُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نِسَائِهِ وَهِيَ مُسْتَحَاضَةٌ تَرَى الدَّمَ فَرُبَّمَا وَضَعَتِ الطَّسْتَ تَحْتَهَا مِنَ الدَّمِ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے ہمراہ آپ ﷺ کی کسی بیوی نے بھی اعتکاف کیا حالانکہ وہ مستحاضہ تھیں، خون کو (خارج ہوتے ہوئے) دیکھتی تھیں۔ پس وہ اکثر اپنے نیچے خون (کی کثرت کے سبب) سے طشت رکھ لیا کرتی تھیں۔

بَابُ الطِّيبِ لِلْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

عورت کو اپنے غسل حیض کے وقت خوشبو لگانا (درست ہے)

(۲۱۲) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ : كُنَّا نُنْهَى أَنْ نُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلَاثٍ إِلَّا عَلَى زَوْجٍ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَعَشْرًا وَلَا نَكْتَحِلَ وَلَا نَتَطَيَّبَ وَلَا نَلْبَسَ ثَوْبًا مَصْبُوغًا إِلَّا ثَوْبَ عَصْبٍ وَقَدْ رُخِّصَ لَنَا عِنْدَ الطُّهْرِ إِذَا اغْتَسَلَتْ إِحْدَانَا مِنْ مَحِيضِهَا فِي نُبْذَةٍ مِنْ كُسْتِ أَظْفَارٍ وَكُنَّا نُنْهَى عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ *

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں (رسول اللہ ﷺ کے دور میں) ہمیں کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کی ممانعت کی جاتی تھی مگر شوہر پر چار مہینہ دس دن تک سوگ کا حکم تھا اور ایسی حالت میں نہ ہم سرمہ لگاتیں نہ خوشبو لگاتیں اور نہ رنگین کپڑا سوا عصب (جس کپڑے کا سوت بناوٹ سے پہلے رنگا گیا ہو) کے پہنتیں اور ہمیں طہارت کے بعد، جب کوئی ہم میں سے حائضہ ہو، تھوڑی کست اظفار (خوشبو) کی اجازت دیدی گئی تھی اور ہمیں جنازوں کے ہمراہ جانے کی ممانعت کر دی گئی تھی۔

بَابُ ذَلْكِ الْمَرْأَةِ نَفْسَهَا إِذَا تَطَهَّرَتْ مِنَ الْمَحِيضِ

عورت کا اپنے بدن کو ملنا جب کہ وہ حیض سے پاک ہو جائے

(۲۱۳) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً سَأَلَتِ النَّبِيَّ ﷺ عَنْ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ فَأَمَرَهَا كَيْفَ تَغْتَسِلُ قَالَ خُذِي فِرْصَةً مِنْ مِسْكٍ فَتَطَهَّرِي بِهَا قَالَتْ كَيْفَ أَتَطَهَّرُ بِهَا قَالَ سُبْحَانَ اللّٰهِ تَطَهَّرِي فَاجْتَذَبْتُهَا إِلَيَّ فَقُلْتُ تَتَبَّعِي بِهَا أَثَرَ الدَّمِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے (روایت ہے کہ) ایک عورت نے نبی ﷺ سے اپنے غسل حیض کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا: "اس طرح غسل کرلے۔" فرمایا: "ایک کستوری لگا ہوا روئی کا ٹکڑا لے اور اس سے طہارت حاصل کرلے۔" اس نے عرض کی اس سے کس طرح طہارت حاصل کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ!..... طہارت حاصل کرلے۔" (ام المومنین کہتی ہیں) تو میں نے اس عورت کو اپنی طرف کھینچ لیا اور کہا کہ "اسے خون کے مقام (شرمگاہ) پر لگالے۔"

بَابُ امْتِشَاطِ الْمَرْأَةِ عِنْدَ غُسْلِهَا مِنَ الْمَحِيضِ

عورت کا اپنے غسل حیض (کے وقت) کنگھی کرنا (ثابت ہے)

(٢١٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ أَهْلَلْتُ مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَكُنْتُ مِمَّنْ تَمَتَّعَ وَلَمْ يَسُقِ الْهَدْيَ فَزَعَمَتْ أَنَّهَا حَاضَتْ وَلَمْ تَطْهُرْ حَتَّى دَخَلَتْ لَيْلَةُ عَرَفَةَ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللَّهِ هَذِهِ لَيْلَةُ عَرَفَةَ وَإِنَّمَا كُنْتُ تَمَتَّعْتُ بِعُمْرَةٍ فَقَالَ لَهَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ انْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَمْسِكِي عَنْ عُمْرَتِكِ فَفَعَلَتْ فَلَمَّا قَضَيْتُ الْحَجَّ أَمَرَ عَبْدَالرَّحْمَنِ لَيْلَةَ الْحَصْبَةِ فَأَعْمَرَنِي مِنَ التَّنْعِيمِ مَكَانَ عُمْرَتِي الَّتِي نَسَكْتُ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع میں احرام باندھا، میں ان لوگوں میں شامل تھی جنہوں نے (حج) تمتع (کا ارادہ) کیا تھا اور قربانی کا جانور اپنے ہمراہ نہ لائے تھے۔ پھر انھوں نے کہا کہ وہ حائضہ ہو گئیں اور شب عرفہ تک پاک نہ ہوئیں، تب انھوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ عرفہ کے دن کی رات ہے اور میں نے عمرہ کے ساتھ تمتع کیا تھا تو رسول اللہ نے ان سے فرمایا: "تم اپنا سر (احرام) کھول دو اور کنگھی کرو اور اپنے عمرہ سے رکی رہو (اور حج کرلو)۔" چنانچہ میں نے (ایسا ہی) کیا پس جب میں حج کر چکی تو آپ ﷺ نے عبدالرحمٰن (بن ابی بکر) رضی اللہ عنہ کو حصبہ کی رات میں حکم دیا اور وہ میرے اس عمرہ کے بدلے جس کا میں نے احرام باندھا تھا، لیکن کیا نہیں تھا، مجھے تنعیم سے عمرہ کروا لائے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ نَقْضِ الْمَرْأَةِ شَعَرَهَا عِنْدَ غُسْلِ الْمَحِيضِ

غسل حیض کے وقت عورت کو اپنے بالوں کو کھول دینا

(۲۱۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مُوَافِينَ لِهِلَالِ ذِي الْحِجَّةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يُهِلَّ بِعُمْرَةٍ فَلْيُهْلِلْ فَإِنِّي لَوْ لَا أَنِّي أَهْدَيْتُ لَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ فَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِعُمْرَةٍ وَأَهَلَّ بَعْضُهُمْ بِحَجٍّ وَكُنْتُ أَنَا مِمَّنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ فَأَدْرَكَنِي يَوْمُ عَرَفَةَ وَأَنَا حَائِضٌ فَشَكَوْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ دَعِي عُمْرَتَكِ وَانْقُضِي رَأْسَكِ وَامْتَشِطِي وَأَهِلِّي بِحَجٍّ فَفَعَلْتُ حَتَّى إِذَا كَانَ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ أَرْسَلَ مَعِي أَخِي عَبْدَالرَّحْمٰنِ بْنَ أَبِي بَكْرٍ فَخَرَجْتُ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهْلَلْتُ بِعُمْرَةٍ مَكَانَ عُمْرَتِي قَالَ هِشَامٌ وَلَمْ يَكُنْ فِي شَيْءٍ مِنْ ذٰلِكَ هَدْيٌ وَلَا صَوْمٌ وَلَا صَدَقَةٌ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگ ذی الحجہ کے چاند کے قریب (حج کو) نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میں ہدی (قربانی کا جانور) نہ لایا ہوتا تو عمرہ کا احرام باندھتا۔ پس بعض نے تو عمرہ (حج تمتع) کا احرام باندھا اور بعض لوگوں نے حج (قران) کا احرام باندھا، اور میں ان لوگوں میں سے تھی جنہوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا۔ پس عرفہ کا دن میرے اوپر اس حال میں آیا کہ میں حائضہ تھی، تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے اس کی شکایت کی تو آپ نے فرمایا: "اپنے عمرہ کو (چندے) موقوف رکھو اور اپنا سر (بال) کھول دو اور کنگھی کرو اور حج کا احرام باندھ لو۔" (چنانچہ میں نے ایسا ہی کیا) یہاں تک کہ جب صبہ کی رات آئی تو آپ ﷺ نے میرے بھائی عبدالرحمٰن بن ابو بکر رضی اللہ عنہ کو میرے ہمراہ کر دیا چنانچہ میں تنعیم تک گئی اور میں نے اپنے (فوت شدہ) عمرہ کے عوض (نئے سرے سے) عمرہ کا احرام باندھا۔ (ہشام راوی کہتے ہیں کہ) ان میں سے کسی بات میں نہ قربانی دینا پڑی اور نہ روزہ رکھنا پڑا اور نہ صدقہ دینا پڑا۔

بَابُ لَا تَقْضِي الْحَائِضُ الصَّلَاةَ

حائضہ عورت نماز کی قضا نہ کرے

(۲۱۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ امْرَأَةً قَالَتْ أَتَجْزِي إِحْدَانَا صَلَاتَهَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

إِذَا طَهُرَتْ فَقَالَتْ أَحَرُورِيَّةٌ أَنْتِ كُنَّا نَحِيضُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَا يَأْمُرُنَا بِهِ أَوْ قَالَتْ فَلَا نَفْعَلُهُ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے کسی عورت نے پوچھا کہ کیا ہم میں سے کوئی حیض سے پاک ہو کر اپنی نماز کی قضا پڑھے گی؟ تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ کیا تو حروریہ ہے؟ یقیناً (جب) ہم نبی ﷺ کے ہمراہ (رہتے اور) حائضہ ہوتے تھے مگر آپ ہمیں نماز (کی قضا پڑھنے) کا حکم نہ دیتے تھے یا (ام المومنین نے) کہا کہ ہم (ایسا نہ کرتے یعنی) قضا نہ پڑھتے تھے۔

بَابُ النَّوْمِ مَعَ الْحَائِضِ وَهِيَ فِي ثِيَابِهَا

حائضہ عورت کے ہمراہ اس حال میں سونا کہ وہ حیض کے لباس میں ہو

(۲۱۷) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيثُ حَيْضِهَا وَهِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْخَمِيلَةِ ثُمَّ قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُقَبِّلُهَا وَهُوَ صَائِمٌ *

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے حیض کی حدیث بیان کی اور کہا کہ مجھے اس حالت میں حیض آ گیا کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ چادر میں (لپٹی ہوئی) تھی (تفصیل کے لیے دیکھئے حدیث نمبر ۲۰۷) یہاں اتنا زیادہ بیان کیا کہ نبی ﷺ مجھے بوسے دیتے تھے اور آپ ﷺ روزہ دار ہوتے تھے۔

بَابُ شُهُودِ الْحَائِضِ الْعِيدَيْنِ

حائضہ عورت کا عیدین کی نماز میں حاضر ہونا

(۲۱۸) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ « تَخْرُجُ الْعَوَاتِقُ وَذَوَاتُ الْخُدُورِ وَالْحُيَّضُ وَلْيَشْهَدْنَ الْخَيْرَ وَدَعْوَةَ الْمُؤْمِنِينَ وَيَعْتَزِلُ الْحُيَّضُ الْمُصَلَّى» قِيلَ لَهَا الْحُيَّضُ ؟ فَقَالَتْ أَلَيْسَ تَشْهَدُ عَرَفَةَ وَكَذَا وَكَذَا -

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ نے فرمایا: "جوان عورتیں اور پردہ نشین اور حائضہ عورتیں باہر نکلیں اور (مجالس) خیر میں اور مسلمانوں کی دعا میں حاضر ہوں اور حائضہ عورتیں نماز کی جگہ سے علیحدہ رہیں۔" پوچھا گیا کیا حائضہ عورتیں (بھی شریک ہوں)؟ تو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدہ ام عطیہ بولیں کیا حائضہ عورتیں عرفہ میں اور فلاں فلاں کام میں حاضر نہیں ہوتیں؟

بَابُ الصُّفْرَةِ وَالْكُدْرَةِ فِي غَيْرِ أَيَّامِ الْحَيْضِ

غیر زمانۂ حیض میں زردی اور مٹیالے رنگ کا (سیال مادہ) دیکھنا (حیض میں شمار نہیں ہوتا)

(۲۱۹) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُنَّا لاَ نَعُدُّ الْكُدْرَةَ وَالصُّفْرَةَ شَيْئًا*

سیدہ ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم مٹیالے پن کو اور زردی کو (حیض میں) شمار نہیں کرتے تھے۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَحِيضُ بَعْدَ الإِفَاضَةِ

عورت (طواف) افاضہ کے بعد حائضہ ہو جائے (تو کیا حکم ہے؟)

(۲۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ قَدْ حَاضَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ « لَعَلَّهَا تَحْبِسُنَا أَلَمْ تَكُنْ طَافَتْ مَعَكُنَّ فَقَالُوا بَلَى قَالَ فَاخْرُجِي »

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا کہ یا رسول اللہ! صفیہ بنت حیی حائضہ ہو گئی ہیں، تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "شاید وہ ہمیں روکیں گی؟ کیا انھوں نے تم لوگوں کے ہمراہ طواف نہیں کیا؟ تو لوگوں نے کہا کہ ہاں (کیا تھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر (کچھ حرج نہیں) چلو۔"

بَابُ الصَّلاَةِ عَلَى النُّفَسَاءِ وَسُنَّتِهَا

نفاس والی عورت (کے جنازہ) پر نماز پڑھنا اور اس کا طریقہ

(۲۲۱) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً مَاتَتْ فِي بَطْنٍ فَصَلَّى عَلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَامَ وَسَطَهَا *

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت زچگی سے مر گئی تو نبی ﷺ نے اس پر نماز پڑھی اور اس کے درمیان (کی سیدھ میں) کھڑے ہوئے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ ((باب))

(۲۲۲) عَنْ مَيْمُونَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا كَانَتْ تَكُونُ حَائِضًا لاَ تُصَلِّي وَهِيَ مُفْتَرِشَةٌ بِحِذَاءِ مَسْجِدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَهُوَ يُصَلِّي عَلَى خُمْرَتِهِ إِذَا سَجَدَ أَصَابَنِي بَعْضُ ثَوْبِهِ *

ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ وہ حائضہ ہوتی تھیں تو نماز نہ پڑھتی تھیں اور رسول اللہ ﷺ کی نماز پڑھنے کی جگہ کے سامنے برابر لیٹی ہوتی تھیں۔ آپ ﷺ اپنی چادر پر نماز پڑھتے، جب سجدہ کرتے تو آپ ﷺ کا کچھ کپڑا مجھ سے لگ جاتا تھا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ التَّيَمُّمِ

تیمم کا بیان

بَابُ : وَقَوْلُ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ فَلَمْ تَجِدُوا مَاءً .....﴾ (المائدة : ٦)

اللہ تعالیٰ کا فرمان "پس اگر تم پانی نہ پاؤ....."

(٢٢٣) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ حَتّٰى إِذَا كُنَّا بِالْبَيْدَاءِ أَوْ بِذَاتِ الْجَيْشِ انْقَطَعَ عِقْدٌ لِي فَأَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْتِمَاسِهِ وَأَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ فَأَتَى النَّاسُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ فَقَالُوا أَلاَ تَرَى مَا صَنَعَتْ عَائِشَةُ أَقَامَتْ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسِ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَجَاءَ أَبُو بَكْرٍ وَرَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَاضِعٌ رَأْسَهُ عَلَى فَخِذِي قَدْ نَامَ فَقَالَ حَبَسْتِ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسَ وَلَيْسُوا عَلَى مَاءٍ وَلَيْسَ مَعَهُمْ مَاءٌ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَعَاتَبَنِي أَبُو بَكْرٍ وَقَالَ مَا شَاءَ اللّٰهُ أَنْ يَقُولَ وَجَعَلَ يَطْعُنُنِي بِيَدِهِ فِي خَاصِرَتِي فَلاَ يَمْنَعُنِي مِنَ التَّحَرُّكِ إِلاَّ مَكَانُ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى فَخِذِي فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ أَصْبَحَ عَلَى غَيْرِ مَاءٍ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ آيَةَ التَّيَمُّمِ فَتَيَمَّمُوا فَقَالَ أُسَيْدُ بْنُ الْحُضَيْرِ مَا هِيَ بِأَوَّلِ بَرَكَتِكُمْ يَا آلَ أَبِي بَكْرٍ قَالَتْ فَبَعَثْنَا الْبَعِيرَ الَّذِي كُنْتُ عَلَيْهِ فَأَصَبْنَا الْعِقْدَ تَحْتَهُ •

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم کسی سفر میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ تھے، یہاں تک کہ جب ہم بیداء یا ذات الجیش میں پہنچے تو میرا ہار ٹوٹ (کر گر) گیا، تو رسول اللہ ﷺ نے اس کو ڈھونڈنے کے لیے قیام کیا اور لوگ بھی آپ ﷺ کے ہمراہ ٹھہر گئے اور اس مقام پر کہیں پانی نہ تھا، (اور نہ ہی لوگوں کے پاس پانی تھا) لہٰذا لوگ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس گئے اور کہا کہ آپ نہیں دیکھتے کہ (ام المومنین) عائشہ (رضی اللہ عنہا) نے کیا کیا کہ رسول اللہ ﷺ اور سب لوگوں کو ٹھہرا لیا اور وہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بے آب مقام پر ہیں؟ اور نہ ہی ان کے ہمراہ پانی ہے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے مجھ پر غصہ کیا اور جو کچھ اللہ نے چاہا کہ کہیں، وہ انھوں نے کہہ ڈالا اور اپنے ہاتھ سے میری کوکھ میں کونچہ مارنے لگے، رسول اللہ ﷺ کا سر مبارک میری ران پر تھا اور آپ سو رہے تھے اس لیے میں درد کی شدت سے جنبش بھی نہ کر سکی پھر صبح کو رسول اللہ ﷺ اٹھ بیٹھے در آنحالیکہ آپ بغیر پانی والے (مقام) پر تھے چنانچہ اللہ بزرگ و برتر نے آیت تیمم نازل فرمائی۔ پس سب نے تیمم کیا تو اسی دن سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے آل ابو بکر! یہ تمہاری پہلی برکت نہیں ہے۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جس اونٹ پر میں تھی، اس کو اٹھایا تو اس کے نیچے سے ہار مل گیا۔

(۲۲٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ « أُعْطِيتُ خَمْسًا لَمْ يُعْطَهُنَّ أَحَدٌ قَبْلِي نُصِرْتُ بِالرُّعْبِ مَسِيرَةَ شَهْرٍ وَجُعِلَتْ لِيَ الأَرْضُ مَسْجِدًا وَطَهُورًا فَأَيُّمَا رَجُلٍ مِنْ أُمَّتِي أَدْرَكَتْهُ الصَّلاَةُ فَلْيُصَلِّ وَأُحِلَّتْ لِيَ الْمَغَانِمُ وَلَمْ تَحِلَّ لِأَحَدٍ قَبْلِي وَأُعْطِيتُ الشَّفَاعَةَ وَكَانَ النَّبِيُّ يُبْعَثُ إِلَى قَوْمِهِ خَاصَّةً وَبُعِثْتُ إِلَى النَّاسِ عَامَّةً »

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: مجھے پانچ چیزیں ایسی دی گئی ہیں جو مجھ سے پہلے کسی کو نہ دی گئی تھیں۔(۱) مجھے ایک مہینے کی مسافت پر رعب کے ذریعہ مدد دی گئی۔(۲) پوری زمین میرے لیے مسجد بنا دی گئی اور پاک بنا دی گئی، پس میری امت میں سے جس شخص پر (جہاں بھی) نماز کا وقت ہو جائے اسے چاہیے کہ (اسی مقام پر) نماز پڑھ لے۔(۳) میرے لیے غنیمت کے مال حلال کر دیے گئے ہیں اور مجھ سے پہلے کسی (نبی) کے لیے حلال نہ کیے گئے تھے۔(۴) مجھے شفاعت کی اجازت دی گئی۔(۵) ہر نبی خاص اپنی قوم کی طرف مبعوث ہوتا تھا جبکہ میں تمام انسانوں کی طرف بھیجا گیا ہوں۔"

بَابُ التَّيَمُّمِ فِي الْحَضَرِ إِذَا لَمْ يَجِدِ الْمَاءَ وَخَافَ فَوْتَ الصَّلاَةِ

حضر میں جب پانی نہ پائے اور نماز کے جاتے رہنے کا خوف ہو تو تیمم کرنا (ضروری ہے)

(۲۲۵) عَنْ أَبِي الْجُهَيْمِ الأَنْصَارِيِّ قَالَ أَقْبَلَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَحْوِ بِئْرِ جَمَلٍ فَلَقِيَهُ رَجُلٌ فَسَلَّمَ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى أَقْبَلَ عَلَى الْجِدَارِ فَمَسَحَ بِوَجْهِهِ وَيَدَيْهِ ثُمَّ رَدَّ عَلَيْهِ السَّلاَمَ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابو جہیم بن حارث انصاری رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ بئر جمل کی طرف سے آئے اور آپ ﷺ کو ایک شخص (خود ابو جہیم) مل گیا اور اس نے آپ کو سلام کیا تو نبی ﷺ نے اسے جواب نہیں دیا یہاں تک کہ آپ دیوار کی طرف آئے (اس پر ہاتھ مارا)، اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح فرمایا پھر اسے سلام کا جواب دیا۔

وضاحت: اگرچہ سلام کی لیے وضو کی شرط نہیں لیکن آپ ﷺ کو یہ بات پسند (اپنے لیے) نہیں تھی کہ بے وضو اللہ کا ذکر کریں اس لیے پہلے تیمم کیا پھر جواب دیا۔ سلام بھی اللہ کا ذکر ہے۔

بَاب الْمُتَيَمِّمُ هَلْ يَنْفُخُ فِيهِمَا

تیمم میں مٹی پر دونوں ہاتھ مار کر پھر (گرد کم کرنے کے لیے) ان کو پھونکنا

(۳۳۶) عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ أَمَا تَذْكُرُ أَنَّا كُنَّا فِي سَفَرٍ أَنَا وَأَنْتَ فَأَجْنَبْنَا فَأَمَّا أَنْتَ فَلَمْ تُصَلِّ وَأَمَّا أَنَا فَتَمَعَّكْتُ فَصَلَّيْتُ فَذَكَرْتُ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ (إِنَّمَا كَانَ يَكْفِيكَ هَكَذَا) فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِكَفَّيْهِ الأَرْضَ وَنَفَخَ فِيهِمَا ثُمَّ مَسَحَ بِهِمَا وَجْهَهُ وَكَفَّيْهِ -

سیدنا عمار بن یاسر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے کہا کہ کیا آپ کو یاد نہیں کہ ہم اور آپ سفر میں تھے اور جنبی ہو گئے تو آپ نے تو نماز نہیں پڑھی اور میں (مٹی میں) الٹ پلٹ گیا اور نماز پڑھ لی، پھر میں نے نبی ﷺ سے اس کو بیان کیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: ”تجھے اس طرح کرنا کافی تھا۔“ (یہ کہہ کر) آپ نے اپنے دونوں ہاتھوں کو زمین پر مارا اور ان میں پھونک دیا پھر ان سے اپنے منہ اور ہاتھوں پر مسح کر لیا۔

بَابٌ : الصَّعِيدُ الطَّيِّبُ وَضُوءُ الْمُسْلِمِ يَكْفِيهِ مِنَ الْمَاءِ

پاک مٹی مسلمان کا وضو (وہ پانی جس سے وضو کیا جاتا) ہے اور اسے پانی سے کفایت کرتی ہے

(۳۳۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ الْخُزَاعِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنَّا فِي سَفَرٍ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَإِنَّا أَسْرَيْنَا حَتَّى كُنَّا فِي آخِرِ اللَّيْلِ وَقَعْنَا وَقْعَةً وَلاَ وَقْعَةَ أَحْلَى عِنْدَ الْمُسَافِرِ مِنْهَا فَمَا أَيْقَظَنَا إِلاَّ حَرُّ الشَّمْسِ وَكَانَ أَوَّلَ مَنِ اسْتَيْقَظَ فُلاَنٌ ثُمَّ فُلاَنٌ ثُمَّ فُلاَنٌ يُسَمِّيهِمْ أَبُو رَجَاءٍ فَنَسِيَ عَوْفٌ ثُمَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ الرَّابِعُ وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا نَامَ لَمْ يُوقَظْ حَتَّى يَكُونَ هُوَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَسْتَيْقِظُ لِأَنَّا لاَ نَدْرِي مَا يَحْدُثُ لَهُ فِي نَوْمِهِ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ عُمَرُ وَرَأَى مَا أَصَابَ النَّاسَ وَكَانَ رَجُلاً جَلِيدًا فَكَبَّرَ وَرَفَعَ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ فَمَا زَالَ يُكَبِّرُ وَيَرْفَعُ صَوْتَهُ بِالتَّكْبِيرِ حَتَّى اسْتَيْقَظَ بِصَوْتِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا اسْتَيْقَظَ شَكَوْا إِلَيْهِ الَّذِي أَصَابَهُمْ قَالَ لاَ ضَيْرَ أَوْ لاَ يَضِيرُ ارْتَحِلُوا فَارْتَحَلَ فَسَارَ غَيْرَ بَعِيدٍ ثُمَّ نَزَلَ فَدَعَا بِالْوَضُوءِ فَتَوَضَّأَ وَنُودِيَ بِالصَّلاَةِ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَلَمَّا انْفَتَلَ مِنْ صَلاَتِهِ إِذَا هُوَ بِرَجُلٍ مُعْتَزِلٍ لَمْ يُصَلِّ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ مَا مَنَعَكَ يَا فُلاَنُ أَنْ تُصَلِّيَ مَعَ الْقَوْمِ قَالَ أَصَابَتْنِي جَنَابَةٌ وَلاَ مَاءَ قَالَ عَلَيْكَ بِالصَّعِيدِ فَإِنَّهُ يَكْفِيكَ ثُمَّ سَارَ النَّبِيُّ ﷺ فَاشْتَكَى إِلَيْهِ النَّاسُ مِنَ الْعَطَشِ فَنَزَلَ فَدَعَا فُلاَنًا كَانَ يُسَمِّيهِ أَبُو رَجَاءٍ نَسِيَهُ عَوْفٌ وَدَعَا عَلِيًّا فَقَالَ اذْهَبَا فَابْتَغِيَا الْمَاءَ فَانْطَلَقَا فَتَلَقَّيَا امْرَأَةً بَيْنَ مَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ مِنْ مَاءٍ عَلَى بَعِيرٍ لَهَا فَقَالاَ لَهَا أَيْنَ الْمَاءُ قَالَتْ عَهْدِي بِالْمَاءِ أَمْسِ هَذِهِ السَّاعَةَ وَنَفَرُنَا خُلُوفًا قَالاَ لَهَا انْطَلِقِي إِذًا قَالَتْ إِلَى أَيْنَ قَالاَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ قَالَتِ الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ قَالاَ هُوَ الَّذِي تَعْنِينَ فَانْطَلِقِي فَجَاءَا بِهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَحَدَّثَاهُ الْحَدِيثَ قَالَ فَاسْتَنْزَلُوهَا عَنْ بَعِيرِهَا وَدَعَا النَّبِيُّ ﷺ بِإِنَاءٍ فَفَرَّغَ فِيهِ مِنْ أَفْوَاهِ الْمَزَادَتَيْنِ أَوْ سَطِيحَتَيْنِ وَأَوْكَأَ أَفْوَاهَهُمَا وَأَطْلَقَ الْعَزَالِيَ وَنُودِيَ فِي النَّاسِ اسْقُوا وَاسْتَقُوا فَسَقَى مَنْ شَاءَ وَاسْتَقَى مَنْ شَاءَ وَكَانَ آخِرُ ذَاكَ أَنْ أَعْطَى الَّذِي أَصَابَتْهُ الْجَنَابَةُ إِنَاءً مِنْ مَاءٍ قَالَ اذْهَبْ فَأَفْرِغْهُ عَلَيْكَ وَهِيَ قَائِمَةٌ تَنْظُرُ إِلَى مَا يُفْعَلُ بِمَائِهَا وَ أَيْمُ اللَّهِ لَقَدْ أُقْلِعَ عَنْهَا وَإِنَّهُ لَيُخَيَّلُ إِلَيْنَا أَنَّهَا أَشَدُّ مِلأَةً مِنْهَا حِينَ ابْتَدَأَ فِيهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ « اجْمَعُوا لَهَا فَجَمَعُوا لَهَا مِنْ بَيْنِ عَجْوَةٍ وَدَقِيقَةٍ وَسَوِيقَةٍ حَتَّى جَمَعُوا لَهَا طَعَامًا فَجَعَلُوهَا فِي ثَوْبٍ وَحَمَلُوهَا عَلَى بَعِيرِهَا وَوَضَعُوا الثَّوْبَ بَيْنَ يَدَيْهَا قَالَ لَهَا تَعْلَمِينَ مَا رَزِئْنَا مِنْ مَائِكِ شَيْئًا وَلَكِنَّ اللَّهَ هُوَ الَّذِي أَسْقَانَا فَأَتَتْ أَهْلَهَا وَقَدِ احْتَبَسَتْ عَنْهُمْ قَالُوا مَا حَبَسَكِ يَا فُلاَنَةُ قَالَتِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْعَجَبُ لَقِيَنِي رَجُلَانِ فَذَهَبَا بِي إِلَى هَذَا الَّذِي يُقَالُ لَهُ الصَّابِئُ فَفَعَلَ كَذَا وَكَذَا فَوَاللَّهِ إِنَّهُ لَأَسْحَرُ النَّاسِ مِنْ بَيْنِ هَذِهِ وَهَذِهِ وَقَالَتْ بِإِصْبَعَيْهَا الْوُسْطَى وَالسَّبَّابَةِ فَرَفَعَتْهُمَا إِلَى السَّمَاءِ تَعْنِي السَّمَاءَ وَالْأَرْضَ أَوْ إِنَّهُ لَرَسُولُ اللَّهِ حَقًّا فَكَانَ الْمُسْلِمُونَ بَعْدَ ذَلِكَ يُغِيرُونَ عَلَى مَنْ حَوْلَهَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ وَلَا يُصِيبُونَ الصِّرْمَ الَّذِي هِيَ مِنْهُ فَقَالَتْ يَوْمًا لِقَوْمِهَا مَا أُرَى أَنَّ هَؤُلَاءِ الْقَوْمَ يَدَعُونَكُمْ عَمْدًا فَهَلْ لَكُمْ فِي الْإِسْلَامِ فَأَطَاعُوهَا فَدَخَلُوا فِي الْإِسْلَامِ »

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے اور ہم رات کو چلے، یہاں تک کہ جب اخیر رات (ہوئی تو اس وقت) میں ہم مقیم ہوئے اور سب سو گئے اور مسافر کے نزدیک اس سے زیادہ کوئی نیند میٹھی نہیں ہوتی۔ پھر ہمیں آفتاب کی گرمی نے بیدار کیا، پس سب سے پہلے جو جاگا فلاں شخص تھا، پھر فلاں شخص، پھر فلاں شخص، پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ چوتھے جاگنے والے ہوئے اور نبی ﷺ جب سوتے تھے تو ان کو کوئی بیدار نہ کرتا تھا یہاں تک کہ آپ خود بیدار ہو جائیں کیونکہ ہم نہیں جانتے کہ آپ کے لیے آپ کے خواب میں کیا ہو رہا ہے مگر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ بیدار ہوئے اور انھوں نے وہ حالت دیکھی جو لوگوں پر طاری تھی اور وہ سخت مزاج کے آدمی تھے تو انھوں نے تکبیر کہی اور تکبیر کے ساتھ اپنی آواز بلند کی اور برابر تکبیر کہتے رہے اور تکبیر کے ساتھ اپنی آواز بلند کرتے رہے، یہاں تک کہ ان کی آواز کے سبب سے نبی ﷺ بیدار ہوئے۔ پس جب آپ بیدار ہوئے تو جو مصیبت لوگوں پر پڑی تھی اس کی شکایت آپ سے کی۔ تو آپ نے فرمایا: "کچھ نقصان نہیں" یا (یہ فرمایا کہ) "کچھ نقصان نہ کرے گا، چلو (اس لیے کہ یہ سونا عمداً نہیں تھا)۔"

پھر چلے اور تھوڑی دور جا کر اتر پڑے اور وضو کا پانی منگوایا،

پھر وضو کیا اور نماز کی اذان کہی گئی اور آپ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی تو جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو یکایک ایک ایسے شخص پر آپ کی نظر پڑی جو گوشہ میں بیٹھا ہوا تھا، لوگوں کے ساتھ اس نے نماز نہ پڑھی تھی، تو آپ نے فرمایا: "اے فلاں! تجھے لوگوں کے ساتھ نماز پڑھنے سے کس چیز نے روکا؟" تو اس نے کہا کہ مجھے جنابت ہو گئی تھی اور پانی نہ تھا۔ آپ نے فرمایا: "تو لازم پکڑ مٹی کو (تیمم کر) وہ تجھے کافی ہے۔" پھر نبی ﷺ چلے تو لوگوں نے آپ ﷺ سے پیاس کی شکایت کی، تو آپ ﷺ پھر اتر پڑے اور ایک شخص کو بلایا اور سیدنا علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو بلایا اور فرمایا کہ دونوں جاؤ اور پانی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تلاش کرو۔ پس وہ دونوں چلے تو ایک عورت ملی جو پانی کی دو مشکوں کے درمیان اپنے اونٹ پر بیٹھی جا رہی تھی، تو ان دونوں نے اس سے پوچھا کہ پانی کہاں ہے؟ اس نے کہا میں کل اسی وقت پانی پر تھی اور ہمارے مرد پیچھے رہ گئے ہیں۔ ان دونوں نے اس سے کہا خیر اب تو چل۔ وہ بولی کہاں؟ انھوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس۔ اس نے کہا وہی شخص جسے بے دین کہا جاتا ہے؟ انھوں نے کہا ہاں! وہی ہیں جن کو (تم یہ خیال کرتی ہو)، تو چل تو سہی۔ پس وہ دونوں اسے رسول اللہ ﷺ کے پاس لائے اور آپ سے ساری کیفیت بیان کی۔ سیدنا عمران رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر لوگوں نے اسے اس کے اونٹ سے اتارا اور نبی ﷺ نے ایک ظرف (یعنی برتن) منگوایا اور دونوں مشکوں کے منہ کھول کر اس میں سے کچھ پانی اس برتن میں نکالا۔ (اس کے بعد) ان کے اوپر والے منہ کو بند کر دیا اور نچلے منہ کو کھول دیا اور لوگوں میں آواز دے دی گئی کہ پانی پیو اور (اپنے جانوروں کو بھی) پلا لو۔ جس نے چاہا خود پیا اور جس نے چاہا پلایا اور اخیر میں یہ ہوا کہ جس شخص کو جنابت ہو گئی تھی اس کو ایک برتن پانی کا دیا اور آپ نے فرمایا: "جا اور اس کو اپنے اوپر ڈال لے۔" اور وہ عورت کھڑی ہوئی یہ سب کچھ دیکھ رہی تھی کہ اس کے پانی کے ساتھ کیا کیا جا رہا ہے اور اللہ کی قسم (جب پانی لینا) اس کے مشکوں سے موقوف کیا گیا تو یہ حال تھا کہ ہمارے خیال میں وہ اب اس وقت سے بھی زیادہ بھری ہوئی تھیں، جب آپ ﷺ نے اس سے پانی لینا شروع کیا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "کچھ اس کے لیے جمع کر دو۔" تو لوگوں نے اس کے لیے عجوہ کھجور، آٹا اور ستو وغیرہ جمع کر دیے یہاں تک کہ ایک اچھی مقدار کا کھانا اس کے لیے جمع کر دیا اور اس کو ایک کپڑے میں باندھ دیا اور اس عورت کو اس کے اونٹ پر سوار کر دیا اور کپڑا اس کے سامنے رکھ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "تم جانتی ہو کہ ہم نے تمہارے پانی میں سے کچھ کم نہیں کیا، لیکن اللہ ہی نے ہمیں پلایا۔" پھر وہ عورت اپنے گھر والوں کے پاس آئی چونکہ وہ راہ میں روک لی گئی تھی۔ انھوں نے کہا کہ تجھے کس نے روک لیا تھا؟ تو اس نے کہا (کہ عجیب بات ہوئی) مجھے دو آدمی ملے اور وہ مجھے اس شخص کے پاس لے گئے، جسے بے دین کہا جاتا ہے اور اس نے ایسا ایسا کام کیا۔ پس قسم اللہ کی! یقیناً وہ شخص اس کے اور اس کے درمیان میں سب سے بڑا جادوگر ہے اور اس نے اپنی دو انگلیوں یعنی انگشت شہادت اور بیچ کی انگلی سے اشارہ کیا پھر ان کو آسمان کی طرف اٹھایا مراد اس کی آسمان و زمین تھی یا وہ بیچ اللہ کا رسول ہے۔ پس مسلمان اس کے بعد، اس کے آس پاس کے مشرکوں سے لڑتے رہے اور جس آبادی (بستی) میں وہ عورت رہتی تھی، اسے چھوڑ دیتے تھے۔ تو اس نے ایک دن اپنی قوم سے کہا کہ میں سمجھتی ہوں کہ بے شک یہ لوگ عمداً تمہیں چھوڑ دیتے ہیں، پس کیا تمہیں اسلام میں کچھ (رغبت) ہے؟ تو انھوں نے اس کی بات مان لی اور اسلام میں داخل ہو گئے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الصَّلَاةِ

نماز کا بیان

بَاب كَيْفَ فُرِضَتِ الصَّلَاةُ فِي الإِسْرَاءِ

شب معراج میں نماز کس طرح فرض کی گئی؟

(۲۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ « فُرِجَ عَنْ سَقْفِ بَيْتِي وَ أَنَا بِمَكَّةَ فَنَزَلَ جِبْرِيلُ فَفَرَجَ صَدْرِي ثُمَّ غَسَلَهُ بِمَاءِ زَمْزَمَ ثُمَّ جَاءَ بِطَسْتٍ مِنْ ذَهَبٍ مُمْتَلِئٍ حِكْمَةً وَ إِيمَانًا فَأَفْرَغَهُ فِي صَدْرِي ثُمَّ أَطْبَقَهُ ثُمَّ أَخَذَ بِيَدِي فَعَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا فَلَمَّا جِئْتُ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا قَالَ جِبْرِيلُ لِخَازِنِ السَّمَاءِ افْتَحْ قَالَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا جِبْرِيلُ قَالَ هَلْ مَعَكَ أَحَدٌ قَالَ نَعَمْ مَعِي مُحَمَّدٌ ﷺ فَقَالَ أُرْسِلَ إِلَيْهِ قَالَ نَعَمْ فَلَمَّا فَتَحَ عَلَوْنَا السَّمَاءَ الدُّنْيَا فَإِذَا رَجُلٌ قَاعِدٌ عَلَى يَمِينِهِ أَسْوِدَةٌ وَ عَلَى يَسَارِهِ أَسْوِدَةٌ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ يَسَارِهِ بَكَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَ الِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ لِجِبْرِيلَ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا آدَمُ وَ هَذِهِ الأَسْوِدَةُ عَنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ نَسَمُ بَنِيهِ فَأَهْلُ الْيَمِينِ مِنْهُمْ أَهْلُ الْجَنَّةِ وَ الأَسْوِدَةُ الَّتِي عَنْ شِمَالِهِ أَهْلُ النَّارِ فَإِذَا نَظَرَ عَنْ يَمِينِهِ ضَحِكَ وَ إِذَا نَظَرَ قِبَلَ شِمَالِهِ بَكَى حَتَّى عَرَجَ بِي إِلَى السَّمَاءِ الثَّانِيَةِ فَقَالَ لِخَازِنِهَا افْتَحْ فَقَالَ لَهُ خَازِنُهَا مِثْلَ مَا قَالَ الأَوَّلُ فَفَتَحَ قَالَ أَنَسٌ فَذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ فِي السَّمَوَاتِ آدَمَ وَ إِدْرِيسَ وَ مُوسَى وَ عِيسَى وَ إِبْرَاهِيمَ صَلَوَاتُ اللّٰهِ عَلَيْهِمْ وَ لَمْ يُثْبِتْ كَيْفَ مَنَازِلُهُمْ غَيْرَ أَنَّهُ ذَكَرَ أَنَّهُ وَجَدَ آدَمَ فِي السَّمَاءِ الدُّنْيَا وَ إِبْرَاهِيمَ فِي السَّمَاءِ السَّادِسَةِ قَالَ أَنَسٌ فَلَمَّا مَرَّ جِبْرِيلُ بِالنَّبِيِّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ﷺ بِإِدْرِيسَ قَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَ الْأَخِ الصَّالِحِ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِدْرِيسُ ثُمَّ مَرَرْتُ بِمُوسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَ الْأَخِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا مُوسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِعِيسَى فَقَالَ مَرْحَبًا بِالْأَخِ الصَّالِحِ وَ النَّبِيِّ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا عِيسَى ثُمَّ مَرَرْتُ بِإِبْرَاهِيمَ فَقَالَ مَرْحَبًا بِالنَّبِيِّ الصَّالِحِ وَ الِابْنِ الصَّالِحِ قُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَ هَذَا إِبْرَاهِيمُ قَالَ: وَ كَانَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا وَ أَبُو حَبَّةَ الْأَنْصَارِيُّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولَانِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ثُمَّ عُرِجَ بِي حَتَّى ظَهَرْتُ لِمُسْتَوَى أَسْمَعُ فِيهِ صَرِيفَ الْأَقْلَامِ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَفَرَضَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ عَلَى أُمَّتِي خَمْسِينَ صَلَاةً فَرَجَعْتُ بِذَلِكَ حَتَّى مَرَرْتُ عَلَى مُوسَى فَقَالَ مَا فَرَضَ اللَّهُ لَكَ عَلَى أُمَّتِكَ قُلْتُ فَرَضَ خَمْسِينَ صَلَاةً قَالَ فَارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى قُلْتُ وَضَعَ شَطْرَهَا فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ فَرَاجَعْتُ فَوَضَعَ شَطْرَهَا فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ ارْجِعْ إِلَى رَبِّكَ فَإِنَّ أُمَّتَكَ لَا تُطِيقُ ذَلِكَ فَرَاجَعْتُهُ فَقَالَ هِيَ خَمْسٌ وَ هِيَ خَمْسُونَ لَا يُبَدَّلُ الْقَوْلُ لَدَيَّ فَرَجَعْتُ إِلَى مُوسَى فَقَالَ رَاجِعْ رَبَّكَ فَقُلْتُ اسْتَحْيَيْتُ مِنْ رَبِّي ثُمَّ انْطُلِقَ بِي حَتَّى انْتَهَى بِي إِلَى سِدْرَةِ الْمُنْتَهَى وَ غَشِيَهَا أَلْوَانٌ لَا أَدْرِي مَا هِيَ ثُمَّ أُدْخِلْتُ الْجَنَّةَ فَإِذَا فِيهَا حَبَايِلُ اللُّؤْلُؤِ وَ إِذَا تُرَابُهَا الْمِسْكُ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابوذر رضی اللہ عنہ بیان کیا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”(ایک شب) میرے گھر کی چھت کھولی گئی اور میں مکہ میں تھا، پھر جبرئیل علیہ السلام اترے اور انھوں نے میرے سینہ کو چاک کیا، پھر اسے زم زم کے پانی سے دھویا، پھر ایک طشت سونے کا حکمت و ایمان سے بھرا ہوا لائے اور اسے میرے سینے میں ڈال دیا، پھر سینے کو بند کر دیا۔ اس کے بعد میرا ہاتھ پکڑ لیا اور مجھے آسمان پر چڑھا لے گئے تو جب میں آسمان دنیا پر پہنچا تو جبرئیل علیہ السلام نے آسمان کے داروغہ سے کہا کہ (دروازہ) کھول دو تو اس نے کہا یہ کون ہے؟ وہ بولے کہ یہ جبرئیل ہے۔ پھر اس نے کہا کیا تمہارے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ساتھ کوئی (اور بھی) ہے؟ جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں! میرے ہمراہ محمد ﷺ ہیں۔ پھر اس نے کہا کیا وہ بلائے گئے ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا ہاں پس جب دروازہ کھول دیا گیا تو ہم آسمان دنیا کے اوپر چڑھے، پس یکایک میری ایک ایسے شخص پر (نظر پڑی) جو بیٹھا ہوا تھا، اس کی دائیں جانب کچھ لوگ تھے اور اس کی بائیں جانب (بھی) کچھ لوگ تھے۔ جب وہ اپنے دائیں جانب دیکھتے تو ہنس دیتے اور جب بائیں طرف دیکھتے تو رو دیتے۔ پھر انھوں نے (مجھے دیکھ کر) کہا "مرحبا (خوش آمدید) نیک پیغمبر اور نیک بیٹے" میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو انھوں نے کہا کہ یہ آدم علیہ السلام ہیں اور جو لوگ ان کے داہنے اور بائیں ہیں، ان کی اولاد کی روحیں ہیں۔ دائیں جانب جنت والے ہیں اور بائیں جانب دوزخ والے۔ اسی سبب سے جب وہ اپنی دائیں جانب نظر کرتے ہیں تو ہنس دیتے ہیں اور جب بائیں طرف دیکھتے ہیں تو رونے لگتے ہیں۔ یہاں تک کہ مجھے دوسرے آسمان تک لے گئے اور اس کے داروغہ سے کہا کہ دروازہ کھولو تو ان سے داروغہ نے اسی قسم کی گفتگو کی جیسے پہلے نے کی تھی، پھر دروازہ کھول دیا گیا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ نے ذکر کیا کہ آپ ﷺ نے آسمانوں میں آدم، ادریس، موسیٰ، عیسیٰ اور ابراہیم علیہم السلام کو پایا اور (اور ان کے ٹھکانے بیان نہیں کیے، صرف اتنا کہا کہ آپ ﷺ نے) آدم علیہ السلام کو آسمان دنیا پر اور ابراہیم علیہ السلام کو چھٹے آسمان پر پایا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پھر جب جبریل علیہ السلام نبی ﷺ کو لے کر ادریس علیہ السلام کے پاس سے گزرے تو انھوں نے کہا "خوش آمدید نیک پیغمبر اور نیک بھائی۔" (آپ ﷺ نے فرمایا کہ) میں نے جبریل علیہ السلام سے پوچھا کہ یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے کہا یہ ادریس علیہ السلام ہیں، پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے مجھے دیکھ کر کہا "خوش آمدید نیک پیغمبر اور نیک بھائی" میں نے (جبریل سے) پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ موسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں عیسیٰ علیہ السلام کے پاس سے گزرا تو انھوں نے کہا "خوش آمدید نیک پیغمبر اور نیک بھائی" میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ تو جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ عیسیٰ علیہ السلام ہیں، پھر میں ابراہیم علیہ السلام کے پاس گزرا تو انھوں نے کہا "خوش آمدید نیک پیغمبر اور نیک بیٹے" میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ جبریل علیہ السلام نے کہا کہ یہ ابراہیم علیہ السلام ہیں۔

(راوی نے) کہا کہ سیدنا ابن عباس اور ابو حبہ الانصاری رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ پھر مجھے اور اوپر لیجایا گیا یہاں تک کہ میں ایک ایسے بلند و بالا مقام پر پہنچا جہاں (فرشتوں کے) قلم (چلنے) کی آواز میں سنتا تھا۔ سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا پھر اللہ تعالیٰ نے میری امت پر پچاس نمازیں فرض کیں۔ پس میں ان کے ساتھ لوٹا یہاں تک کہ جب موسیٰ علیہ السلام پر گزرا تو موسیٰ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

علیہ السلام نے کہا کہ اللہ نے آپ ﷺ کے لیے آپ ﷺ کی امت پر کیا فرض کیا ہے؟ میں نے کہا کہ پچاس نمازیں فرض کی ہیں۔ انھوں نے (یہ سنکر) کہا اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جایئے، اس لیے کہ آپ کی امت (اس قدر عبادت کی) طاقت نہیں رکھتی۔ پس میں لوٹ گیا تو اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا اور کہا کہ اللہ نے اس کا ایک حصہ معاف کر دیا ہے، پھر موسیٰ علیہ السلام نے کہا کہ اپنے پروردگار سے رجوع کیجیے، کیونکہ آپ کی امت (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتی۔ پھر میں نے رجوع کیا تو اللہ نے ایک حصہ اس کا (اور) معاف کر دیا پھر میں ان کے پاس لوٹ کر آیا (اور بتایا) تو وہ بولے کہ آپ اپنے پروردگار کے پاس لوٹ جایئے کیونکہ آپ کی امت (اس کی بھی) طاقت نہیں رکھتی، چنانچہ میں نے پھر اللہ تعالیٰ سے رجوع کیا تو اللہ نے فرمایا "(اچھا) یہ پانچ (مقرر کی جاتی) ہیں اور یہ (درحقیقت باعتبار ثواب کے) پچاس ہیں اور میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی۔ پھر میں موسیٰ علیہ السلام کے پاس لوٹ کر آیا، تو انھوں نے کہا کہ پھر اپنے پروردگار سے رجوع کیجیے۔ میں نے کہا (اب) مجھے اپنے پروردگار سے (بار بار کہتے ہوئے) شرم آتی ہے، (پھر جبرائیل مجھے لے کر چلے اور سدرۃ المنتہیٰ تک پہنچایا) اور اس پر بہت سے رنگ چھا رہے تھے، (میں نہیں جانتا کہ وہ کیا تھے)۔ پھر مجھے جنت میں لیجایا گیا تو (کیا دیکھتا ہوں کہ) اس میں موتیوں کے ہار ہیں اور وہاں کی مٹی مشک ہے۔

(۲۲۹) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ قَالَتْ فَرَضَ اللّٰهُ الصَّلَاةَ حِينَ فَرَضَهَا رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ فِي الْحَضَرِ وَ السَّفَرِ فَأُقِرَّتْ صَلَاةُ السَّفَرِ وَ زِيدَ فِي صَلَاةِ الْحَضَرِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اللہ نے جب نماز فرض کی تھی تو دو، دو رکعتیں فرض کی تھیں، حضر میں (بھی) اور سفر میں (بھی)۔ تو سفر کی نماز (اپنی اصلی حالت پر) قائم رکھی گئی اور حضر کی نماز میں زیادتی کر دی گئی۔

بَابُ وُجُوبِ الصَّلَاةِ فِي الثِّيَابِ

کپڑوں میں نماز کا وجوب

(۲۳۰) عَنْ عُمَرَ بْنِ أَبِي سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ قَدْ خَالَفَ بَيْنَ طَرَفَيْهِ *

سیدنا عمر بن ابی سلمہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک کپڑے میں نماز پڑھی اس کے دونوں سروں کے درمیان میں تفریق کر دی تھی (یعنی الٹ کر کندھوں پر ڈال لیا)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الصَّلاةِ فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ مُلْتَحِفًا بِهِ

ایک کپڑے میں، (یعنی) اسی کو لپیٹ کر نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۳۱) عَنْ أُمِّ هَانِئٍ بِنْتِ أَبِي طَالِبٍ قَالَتْ حَدِيْثُ صَلاةِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ الْفَتْحِ تَقَدَّمَ *

سیدہ ام ہانی بنت ابو طالب رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ فتح مکہ کے دن نبی ﷺ نے ایک کپڑے میں التحاف کر کے آٹھ رکعت (چاشت کی) نماز پڑھی۔

(۲۳۲) وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّي أَنَّهُ قَاتِلٌ رَجُلاً قَدْ أَجَرْتُهُ فُلانَ ابْنَ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَ ذَاكَ ضُحًى *

سیدہ ام ہانی رضی اللہ عنہا اس روایت میں کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے (فتح مکہ کے دن) ایک کپڑے میں التحاف کر کے آٹھ رکعت نماز پڑھی، جب فارغ ہوئے تو میں نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میری ماں کے بیٹے (سیدنا علی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میں ایک شخص کو مار ڈالوں گا حالانکہ میں نے اسے پناہ دی ہے ہبیرہ کے فلاں بیٹے کو تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اے ام ہانی! جسے تم نے پناہ دی اسے ہم نے بھی پناہ دی۔ ام ہانی کہتی ہیں کہ یہ (نماز) چاشت تھی۔

(۲۳۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ سَائِلاً سَأَلَ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّلاةِ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ «أَوَ لِكُلِّكُمْ ثَوْبَانِ»

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک پوچھنے والے نے رسول اللہ ﷺ سے ایک کپڑے میں نماز پڑھنے کا پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا تم میں سے ہر ایک کے پاس دو دو کپڑے ہیں؟

بَاب إِذَا صَلّٰى فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ فَلْيَجْعَلْ عَلٰى عَاتِقَيْهِ

جب ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو چاہیے کہ (اس کا کچھ حصہ) اپنے شانے پر ڈال لے

(۲۳۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ « لاَ يُصَلِّي أَحَدُكُمْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فِي الثَّوْبِ الْوَاحِدِ لَيْسَ عَلَى عَاتِقَيْهِ شَيْءٌ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی شخص ایسے ایک کپڑے میں نماز نہ پڑھے جس میں اس کے شانے پر کچھ نہ ہو۔

(۲۳۵) وعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْهَدُ أَنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ « مَنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ فَلْيُخَالِفْ بَيْنَ طَرَفَيْهِ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ کو میں نے یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جو شخص ایک کپڑے میں نماز پڑھے تو چاہیے کہ اس کے دونوں سروں کے درمیان تفریق کر لے۔ (یعنی دایاں سرا بائیں کندھے پر اور بایاں سرا دائیں کندھے پر)۔

بَاب إِذَا كَانَ الثَّوْبُ ضَيِّقًا

جب کپڑا تنگ ہو (تو اس میں کیسے نماز پڑھے؟)

(۲۳۶) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فَجِئْتُ لَيْلَةً لِبَعْضِ أَمْرِي فَوَجَدْتُهُ يُصَلِّي وَعَلَيَّ ثَوْبٌ وَاحِدٌ فَاشْتَمَلْتُ بِهِ وَصَلَّيْتُ إِلَى جَانِبِهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَا السُّرَى يَا جَابِرُ فَأَخْبَرْتُهُ بِحَاجَتِي فَلَمَّا فَرَغْتُ قَالَ مَا هَذَا الإِشْتِمَالُ الَّذِي رَأَيْتُ قُلْتُ كَانَ ثَوْبٌ يَعْنِي ضَاقَ قَالَ فَإِنْ كَانَ وَاسِعًا فَالْتَحِفْ بِهِ وَإِنْ كَانَ ضَيِّقًا فَاتَّزِرْ بِهِ »

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ آپ کے کسی سفر میں نکلا تو ایک رات کو اپنی کسی ضرورت سے میں (آپ کے پاس) آیا تو میں نے آپ کو نماز پڑھتے ہوئے پایا اور میرے (جسم) کے اوپر ایک کپڑا تھا، پس میں نے اس کو (زور سے) لپیٹ لیا اور آپ ﷺ کے پہلو میں (کھڑے ہو کر) میں نے بھی نماز پڑھی۔ جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: "اے جابر! رات کو کیسے آنا ہوا؟" میں نے آپ کو اپنی ضرورت بتا دی پھر جب میں فارغ ہوا تو آپ نے فرمایا: "یہ کپڑا لپیٹنا جو میں نے دیکھا، کیسا تھا؟" میں نے کہا ایک کپڑا تھا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر کپڑا وسیع ہو تو اس سے التحاف کر لیا کرو اور اگر تنگ ہو تو اس کی ازار (یعنی تہبند) بنا لو۔"

(۲۳۷) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رِجَالٌ يُصَلُّونَ مَعَ النَّبِيِّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ﷺ عَاقِدِي أُزْرِهِمْ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ كَهَيْئَةِ الصِّبْيَانِ وَ يُقَالُ لِلنِّسَاءِ لَاتَرْفَعْنَ رُءُوسَكُنَّ حَتّٰى يَسْتَوِيَ الرِّجَالُ جُلُوسًا-

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ کچھ لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے، بچوں کی طرح اپنی ازاروں کو اپنے شانوں پر باندھ کر اور عورتوں سے کہہ دیا جاتا تھا کہ جب تک مرد سیدھے نہ بیٹھ جائیں اپنے سروں کو نہ اٹھانا۔ (کیونکہ مردوں کے پاس ایک ہی کپڑا ہونے کی وجہ سے بے پردگی کا ڈر ہوتا تھا)۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْجُبَّةِ الشَّامِيَّةِ

جبہ شامیہ میں نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۳۸) عَنْ مُغِيرَةَ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ « يَا مُغِيرَةُ خُذِ الْإِدَاوَةَ » فَأَخَذْتُهَا فَانْطَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حَتّٰى تَوَارٰى عَنِّي فَقَضٰى حَاجَتَهُ وَعَلَيْهِ جُبَّةٌ شَامِيَّةٌ فَذَهَبَ لِيُخْرِجَ يَدَهُ مِنْ كُمِّهَا فَضَاقَتْ فَأَخْرَجَ يَدَهُ مِنْ أَسْفَلِهَا فَصَبَبْتُ عَلَيْهِ فَتَوَضَّأَ وُضُوءَهُ لِلصَّلَاةِ وَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ صَلّٰى *

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ ایک سفر میں تھا تو آپ نے فرمایا: "اے مغیرہ! پانی کا برتن اٹھالو۔" تو میں نے اٹھالیا۔ پھر آپ ﷺ چلے یہاں تک کہ مجھ سے چھپ گئے اور آپ ﷺ نے اپنی ضرورت رفع کی اور (اس وقت) آپ ﷺ (کے جسم اطہر) پر جبہ شامیہ تھا۔ پس آپ اپنا ہاتھ اس کی آستین سے نکالنے لگے تو وہ تنگ ہوا، لہٰذا آپ نے اپنے ہاتھ کو اس کے نیچے سے نکالا، پھر میں نے آپ کے اعضائے شریفہ پر پانی ڈالا اور آپ نے وضو فرمایا جس طرح آپ کا وضو نماز کے لیے ہوتا تھا اور آپ ﷺ نے موزوں پر مسح کیا پھر نماز پڑھی۔

بَابُ كَرَاهِيَةِ التَّعَرِّي فِي الصَّلَاةِ وَ غَيْرِهَا

نماز کے دوران (اور نماز کے علاوہ) برہنہ ہونے کی کراہت

(۲۳۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْقُلُ مَعَهُمُ الْحِجَارَةَ لِلْكَعْبَةِ وَ عَلَيْهِ إِزَارُهُ فَقَالَ لَهُ الْعَبَّاسُ عَمُّهُ يَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ابْنَ أَخِي لَوْ حَلَلْتَ إِزَارَكَ فَجَعَلْتَ عَلَى مَنْكِبَيْكَ دُونَ الْحِجَارَةِ قَالَ فَحَلَّهُ فَجَعَلَهُ عَلَى مَنْكِبَيْهِ فَسَقَطَ مَغْشِيًّا عَلَيْهِ فَمَا رُئِيَ بَعْدَ ذَلِكَ عُرْيَانًا ﷺ -

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کعبہ (کی تعمیر) کے لیے قریش کے ہمراہ پتھر اٹھاتے تھے اور آپ (کے جسم اطہر) پر آپ کی تہبند (بندھی ہوئی) تھی تو آپ سے آپ ﷺ کے چچا سیدنا عباس نے کہا کہ اے میرے بھتیجے! کاش تم اپنی تہبند اتار ڈالتے اور اسے اپنے شانوں پر پتھر کے نیچے رکھ لیتے۔ جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ نے ازار کھول ڈالی اور اسے اپنے شانوں پر رکھ لیا، تو بے ہوش ہو کر گر پڑے پھر اس کے بعد آپ ﷺ (کبھی) برہنہ نہیں دیکھے گئے۔

بَابُ مَا يَسْتُرُ مِنَ الْعَوْرَةِ

ستر، جس کو ڈھانپنا ضروری ہے

(٢٤٠) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَنِ اشْتِمَالِ الصَّمَّاءِ وَ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ لَيْسَ عَلَى فَرْجِهِ مِنْهُ شَيْءٌ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے سخت بکل مارنے سے اور اس بات سے کہ آدمی ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھے اس طرح کہ اس کی شرمگاہ پر اس کا کوئی حصہ نہ ہو، منع فرمایا ہے۔

(٢٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ بَيْعَتَيْنِ عَنِ اللِّمَاسِ وَالنِّبَاذِ وَ أَنْ يَشْتَمِلَ الصَّمَّاءَ وَ أَنْ يَحْتَبِيَ الرَّجُلُ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ -

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو (قسم کی) بیع سے منع فرمایا ہے: لماس (چھونے کی) اور نباذ (پھینکنے کی) اور اس بات سے کہ کوئی اشتمال صماء (سخت بکل مارنا) کرے اور اس بات سے کہ کوئی شخص ایک کپڑے میں گوٹھ مار کر بیٹھے۔

(٢٤٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي أَبُو بَكْرٍ فِي تِلْكَ الْحَجَّةِ فِي مُؤَذِّنِينَ يَوْمَ النَّحْرِ نُؤَذِّنُ بِمِنًى أَنْ لَا يَحُجَّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَ لَا يَطُوفَ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ ثُمَّ أَرْدَفَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلِيًّا فَأَمَرَهُ أَنْ يُؤَذِّنَ بِبَرَاءَةٍ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ فَأَذَّنَ مَعَنَا عَلِيٌّ فِي أَهْلِ مِنًى يَوْمَ النَّحْرِ لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مُشْرِكٌ وَ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ -

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج میں (جو حجۃ الوداع سے پہلے کیا گیا تھا اور سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ اس میں سب کے امیر تھے) قربانی کے دن منادی کرنے والوں کے ساتھ بھیجا تاکہ ہم منیٰ میں یہ اعلان کریں کہ اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ (ہو کر) کعبہ کا طواف کرے۔ پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے (ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے) پیچھے سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو بھیجا اور ان کو حکم دیا کہ وہ سورۂ براءت کا اعلان کریں۔ سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں پس سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے قربانی کے دن ہمارے ساتھ منیٰ کے لوگوں میں اعلان کیا: "اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے اور نہ کوئی برہنہ (ہو کر) طواف کرے۔"

بَابٌ : مَا يُذْكَرُ فِي الْفَخِذِ

ران کے بارے میں جو روایات بیان کی جاتی ہیں

(۲۴۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ غَزَا خَيْبَرَ فَصَلَّيْنَا عِنْدَهَا صَلَاةَ الْغَدَاةِ بِغَلَسٍ فَرَكِبَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ وَ رَكِبَ أَبُو طَلْحَةَ وَ أَنَا رَدِيفُ أَبِي طَلْحَةَ فَأَجْرَى نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ فِي زُقَاقِ خَيْبَرَ وَ إِنَّ رُكْبَتِي لَتَمَسُّ فَخِذَ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ حَسَرَ الْإِزَارَ عَنْ فَخِذِهِ حَتّٰى إِنِّي أَنْظُرُ إِلٰى بَيَاضِ فَخِذِ نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ فَلَمَّا دَخَلَ الْقَرْيَةَ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ خَرِبَتْ خَيْبَرُ إِنَّا إِذَا نَزَلْنَا بِسَاحَةِ قَوْمٍ (فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ) قَالَهَا ثَلَاثًا قَالَ وَ خَرَجَ الْقَوْمُ إِلٰى أَعْمَالِهِمْ فَقَالُوا مُحَمَّدٌ وَ الْخَمِيسُ يَعْنِي الْجَيْشَ قَالَ فَأَصَبْنَاهَا عَنْوَةً فَجُمِعَ السَّبْيُ فَجَاءَ دِحْيَةُ الْكَلْبِيُّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطِنِي جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ قَالَ اذْهَبْ فَخُذْ جَارِيَةً فَأَخَذَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ فَجَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ أَعْطَيْتَ دِحْيَةَ صَفِيَّةَ بِنْتَ حُيَيٍّ سَيِّدَةَ قُرَيْظَةَ وَ النَّضِيرِ لَا تَصْلُحُ إِلَّا لَكَ قَالَ ادْعُوهُ بِهَا فَجَاءَ بِهَا فَلَمَّا نَظَرَ إِلَيْهَا النَّبِيُّ ﷺ قَالَ خُذْ جَارِيَةً مِنَ السَّبْيِ غَيْرَهَا قَالَ فَأَعْتَقَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ تَزَوَّجَهَا فَقَالَ لَهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ثَابِتٌ يَا أَبَا حَمْزَةَ مَا أَصْدَقَهَا قَالَ نَفْسَهَا أَعْتَقَهَا وَ تَزَوَّجَهَا حَتَّى إِذَا كَانَ بِالطَّرِيقِ جَهَّزَتْهَا لَهُ أُمُّ سُلَيْمٍ فَأَهْدَتْهَا لَهُ مِنَ اللَّيْلِ فَأَصْبَحَ النَّبِيُّ ﷺ عَرُوسًا فَقَالَ مَنْ كَانَ عِنْدَهُ شَيْءٌ فَلْيَجِئْ بِهِ وَ بَسَطَ نِطَعًا فَجَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالتَّمْرِ وَ جَعَلَ الرَّجُلُ يَجِيءُ بِالسَّمْنِ قَالَ وَ أَحْسِبُهُ قَدْ ذَكَرَ السَّوِيقَ قَالَ فَحَاسُوا حَيْسًا فَكَانَتْ وَلِيمَةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے خیبر میں جہاد کیا تو ہم نے صبح کی نماز خیبر کے قریب اندھیرے میں پڑھی۔ پھر نبی ﷺ سوار ہوئے اور سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ (بھی) سوار ہوئے اور میں ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پیچھے سوار تھا، پس نبی ﷺ خیبر کی گلیوں میں چلے اور میرا گھٹنا نبی ﷺ کی ران سے مس کرتا جاتا تھا، پھر آپ نے اپنی ازار اپنی ران سے ہٹادی یہاں تک کہ میں نبی ﷺ کی ران کی سپیدی کو دیکھنے لگا۔ پھر آپ وادی کے اندر داخل ہو گئے تو فرمایا "اللہ تعالیٰ سب سے بڑا ہے، خیبر کی خرابی آگئی، بیشک ہم جس قوم کے میدان میں (بقصد جنگ) اترے ہوں تو ان ڈرائے ہوئے لوگوں کی صبح بری (حالت میں) ہوتی ہے۔" اسے تین بار فرمایا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (خیبر کے) لوگ اپنے کاموں کے لیے نکلے تو انھوں نے کہا محمد (ﷺ آگئے) اور خمیس یعنی لشکر (بھی آگیا) پس ہم نے خیبر کو بزور شمشیر حاصل کیا۔ پھر قیدی جمع کیے گئے تو سیدنا دحیہ رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے کہا کہ اے اللہ کے نبی! مجھے ان قیدیوں میں سے کوئی لونڈی دے دیجیے۔ آپ نے فرمایا: "جاؤ اور کوئی لونڈی لے لو۔" انھوں نے صفیہ بنت حیی کو لے لیا۔ پھر ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ اللہ کے نبی ﷺ! آپ نے صفیہ بنت حیی (قبیلہ) قریظہ اور نضیر کی سردار دحیہ رضی اللہ عنہ کو دے دی، وہ سوائے آپ ﷺ کے کسی کے قابل نہیں ہیں۔ تو آپ نے فرمایا: "ان کو صفیہ کے ساتھ لے آؤ۔" پس جب نبی ﷺ نے صفیہ کی طرف نظر کی تو (دحیہ سے) فرمایا کہ: "ان کے علاوہ کوئی اور لونڈی قیدیوں میں سے لے لو۔" (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں پھر نبی ﷺ نے صفیہ کو آزاد کر دیا اور ان سے نکاح کر لیا۔ یہاں تک کہ جب راہ میں (چلے) تو ام سلیم نے ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا کو آپ ﷺ کے لیے آراستہ کیا اور شب کو آپ کے پاس بھیجا تو صبح کو نبی ﷺ نے بحیثیت دولہا فرمایا: "جس کے پاس جو کچھ ہو وہ اسے لے آئے۔" اور آپ ﷺ نے چمڑے کا ایک دسترخوان بچھا دیا، پس کوئی کھجوریں لایا اور کوئی گھی لانے لگا۔ (راوی حدیث) کہتے ہیں میں خیال کرتا ہوں کہ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے ستو کا بھی ذکر کیا (پھر) کہتے ہیں پھر انھوں نے ان سب کو ملا کر ملیدہ بنایا تو یہی رسول اللہ ﷺ کا ولیمہ تھا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ فِي كَمْ تُصَلِّي الْمَرْأَةُ فِي الثِّيَابِ

عورت کتنے کپڑوں میں نماز پڑھے؟

(٢٤٤) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُصَلِّي الْفَجْرَ فَيَشْهَدُ مَعَهُ نِسَاءٌ مِنَ الْمُؤْمِنَاتِ مُتَلَفِّعَاتٍ فِي مُرُوطِهِنَّ ثُمَّ يَرْجِعْنَ إِلَى بُيُوتِهِنَّ مَا يَعْرِفُهُنَّ أَحَدٌ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ فجر کی نماز پڑھتے تھے تو آپ کے ہمراہ کئی مسلمان عورتیں اپنی چادروں میں لپٹی ہوئی حاضر ہوتی تھیں، پھر وہ اپنے گھروں کی طرف ایسے وقت لوٹ جاتی تھیں کہ (اندھیرے کے سبب سے) کوئی انھیں پہچانتا نہ تھا۔

بَابُ إِذَا صَلَّى فِي ثَوْبٍ لَهُ أَعْلَامٌ وَ نَظَرَ إِلَى عَلَمِهَا

جب کسی ایسے کپڑے میں نماز پڑھے جس میں نقش و نگار ہوں اور اس کو دیکھے

(٢٤٥) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى فِي خَمِيصَةٍ لَهَا أَعْلَامٌ فَنَظَرَ إِلَى أَعْلَامِهَا نَظْرَةً فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ اذْهَبُوا بِخَمِيصَتِي هَذِهِ إِلَى أَبِي جَهْمٍ وَ أْتُونِي بِأَنْبِجَانِيَّةِ أَبِي جَهْمٍ فَإِنَّهَا أَلْهَتْنِي آنِفًا عَنْ صَلَاتِي *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے ایسی منقش چادر میں نماز پڑھی جس میں نقش تھے تو آپ کی نظر اس کے نقوش کی طرف پڑی۔ پھر جب آپ فارغ ہوئے تو فرمایا: "میری اس چادر کو ابوجہم کے پاس لے جاؤ اور مجھے ابوجہم کی سادہ چادر لادو کیونکہ اس (منقش چادر) نے ابھی مجھے میری نماز سے غافل کر دیا تھا۔"

بَابُ إِنْ صَلَّى فِي ثَوْبٍ مُصَلِّبٍ أَوْ تَصَاوِيرَ هَلْ تَفْسُدُ صَلَاتُهُ ؟

اگر کوئی کسی مصلب یا تصویر دار کپڑے میں نماز پڑھے تو کیا اس کی نماز فاسد ہو جائے گی؟

(٢٤٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَانَ قِرَامٌ لِعَائِشَةَ سَتَرَتْ بِهِ جَانِبَ بَيْتِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمِيطِي عَنَّا قِرَامَكِ هَذَا فَإِنَّهُ لَا تَزَالُ تَصَاوِيرُهُ تَعْرِضُ فِي صَلَاتِي *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کے پاس ایک پردہ تھا کہ انھوں نے اس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سے اپنے گھر کے ایک گوشے کو ڈھانپا تھا۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہمارے پاس سے اپنا یہ پردہ ہٹا دو اس لیے کہ نماز میں اس کی تصویریں برابر میرے سامنے آتی ہیں۔"

بَابُ مَنْ صَلَّى فِي فَرُّوجِ حَرِيرٍ ثُمَّ نَزَعَهُ

جس نے حریر کے میں نماز پڑھی پھر اسے اتار ڈالا

(۲۴۷) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُهْدِيَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرُّوجُ حَرِيرٍ فَلَبِسَهُ فَصَلَّى فِيهِ ثُمَّ انْصَرَفَ فَنَزَعَهُ نَزْعًا شَدِيدًا كَالْكَارِهِ لَهُ وَ قَالَ لَا يَنْبَغِي هٰذَا لِلْمُتَّقِينَ ۞

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی خدمت میں ایک ریشمی جبہ (کوٹ، ایک قسم کا لباس جو کپڑوں کے اوپر سے پہنا جاتا ہے) ہدیہ کیا گیا تو آپ ﷺ نے اسے پہن لیا اور اس میں نماز پڑھی، پھر جب فارغ ہوئے تو اسے زور سے کھینچ کر اتار ڈالا، گویا آپ ﷺ نے اسے برا جانا اور فرمایا کہ پرہیزگاروں کو یہ زیبا نہیں ہے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الثَّوْبِ الْأَحْمَرِ

سرخ کپڑے میں نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۴۸) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي قُبَّةٍ حَمْرَاءَ مِنْ أَدَمٍ وَ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ وَضُوءَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ رَأَيْتُ النَّاسَ يَبْتَدِرُونَ ذَاكَ الْوَضُوءَ فَمَنْ أَصَابَ مِنْهُ شَيْئًا تَمَسَّحَ بِهِ وَ مَنْ لَمْ يُصِبْ مِنْهُ شَيْئًا أَخَذَ مِنْ بَلَلِ يَدِ صَاحِبِهِ ثُمَّ رَأَيْتُ بِلَالًا أَخَذَ عَنَزَةً فَرَكَزَهَا وَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حُلَّةٍ حَمْرَاءَ مُشَمِّرًا صَلَّى إِلَى الْعَنَزَةِ بِالنَّاسِ رَكْعَتَيْنِ وَ رَأَيْتُ النَّاسَ وَ الدَّوَابَّ يَمُرُّونَ مِنْ بَيْنِ يَدَيِ الْعَنَزَةِ ۞

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو چمڑے کے ایک سرخ خیمہ میں دیکھا اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو میں نے دیکھا کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کے لیے وضو کا پانی لیا اور لوگوں کو میں نے دیکھا کہ وہ اس وضو (کے پانی) کو دست بدست لینے لگے، پھر جس کو اس میں سے کچھ مل جاتا تو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وہ اسے (اپنے چہرے پر) مل لیتا تھا اور جسے اس میں سے کچھ نہ ملتا وہ اپنے پاس والے کے ہاتھ سے تری لے لیتا، پھر میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک چھوٹا نیزہ اٹھایا اور اسے گاڑ دیا اور نبی ﷺ ایک سرخ پوشاک میں (اپنی چادر) اٹھائے ہوئے برآمد ہوئے اور نیزے کی طرف چھوٹا (طرف لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی اور میں نے لوگوں کو اور جانوروں کو دیکھا کہ وہ عنزہ کے آگے سے نکل جاتے تھے (یہاں عنزہ یا نیزہ کو بطور سترہ استعمال کیا گیا ہے)۔

بَابُ الصَّلاةِ فِي السُّطُوحِ وَ الْمِنْبَرِ وَ الْخَشَبِ

چھتوں پر اور منبر پر اور لکڑیوں پر نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۴۹) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ قَدْ سُئِلَ مِنْ أَيِّ شَيْءٍ الْمِنْبَرُ؟ فَقَالَ مَا بَقِيَ بِالنَّاسِ أَعْلَمُ مِنِّي هُوَ مِنْ أَثْلِ الْغَابَةِ عَمِلَهُ فُلَانٌ مَوْلَى فُلَانَةَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ قَامَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ عُمِلَ وَ وُضِعَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ كَبَّرَ وَ قَامَ النَّاسُ خَلْفَهُ فَقَرَأَ وَ رَكَعَ وَ رَكَعَ النَّاسُ خَلْفَهُ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى فَسَجَدَ عَلَى الْأَرْضِ ثُمَّ عَادَ إِلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ قَرَأَ ثُمَّ رَكَعَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ ثُمَّ رَجَعَ الْقَهْقَرَى حَتَّى سَجَدَ بِالْأَرْضِ فَهٰذَا شَأْنُهُ *

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ منبر (نبوی ﷺ) کس چیز کا تھا؟ تو وہ بولے اس بات کا جاننے والا لوگوں میں مجھ سے زیادہ (اب) کوئی نہیں (رہا)۔ وہ غابہ (جنگل) کے جھاؤ کا بنا ہوا تھا، اسے ایک عورت کے غلام نے رسول اللہ ﷺ کے لیے بنایا تھا اور جب بنا کر رکھا گیا تو رسول اللہ ﷺ اس پر کھڑے ہوئے اور قبلہ رو ہو کر تکبیر (تحریمہ) کہی اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہوئے، پھر آپ ﷺ نے قراءت کی اور رکوع فرمایا اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے رکوع کیا، پھر آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا، اس کے بعد پیچھے ہٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا، پھر منبر پر چڑھ گئے اور قراءت کی اور رکوع کیا پھر اپنا سر اٹھایا اور پیچھے ہٹے یہاں تک کہ زمین پر سجدہ کیا۔ پس منبر کا یہ قصہ تھا۔

بَابُ الصَّلاةِ عَلَى الْحَصِيرِ

چٹائی پر نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۵۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ جَدَّتَهُ مُلَيْكَةَ رَضِيَ اللّٰهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عَنْهُمَا دَعَتْ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَتْهُ لَهُ فَأَكَلَ مِنْهُ ثُمَّ قَالَ قُوْمُوا فَلأُصَلِّ لَكُمْ قَالَ أَنَسٌ فَقُمْتُ إِلَى حَصِيرٍ لَنَا قَدِ اسْوَدَّ مِنْ طُوْلِ مَا لُبِسَ فَنَضَحْتُهُ بِمَاءٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ صَفَفْتُ وَ الْيَتِيْمُ وَ رَاءَهُ وَ الْعَجُوْزُ مِنْ وَرَائِنَا فَصَلّٰى لَنَا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفَ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کی نانی ملیکہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ کو کھانے کے لیے بلایا جو (خاص) آپ ﷺ کے لیے انھوں نے تیار کیا تھا۔ پس آپ ﷺ نے اس میں سے کھایا، پھر فرمایا "کھڑے ہو جاؤ میں تمہارے لیے نماز پڑھ دوں۔" سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں اپنی ایک چٹائی کی طرف متوجہ ہوا جو کثرت استعمال سے سیاہ ہو گئی تھی تو میں نے اسے پانی سے دھویا، پھر رسول اللہ ﷺ (اس پر) کھڑے ہو گئے اور میں نے اور ایک یتیم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھ لی اور بڑھیا ہمارے پیچھے تھی، پس رسول اللہ ﷺ نے ہمارے لیے دو رکعتیں پڑھ دیں اور لوٹ گئے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الْفِرَاشِ

بستر پر نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۵۱) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ كُنْتُ أَنَامُ بَيْنَ يَدَيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ وَ رِجْلَايَ فِي قِبْلَتِهِ فَإِذَا سَجَدَ غَمَزَنِي فَقَبَضْتُ رِجْلَيَّ فَإِذَا قَامَ بَسَطْتُهُمَا قَالَتْ وَ الْبُيُوْتُ يَوْمَئِذٍ لَيْسَ فِيهَا مَصَابِيحُ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کے سامنے سو جاتی اور میرے دونوں پیر آپ ﷺ کے سجدہ کی جگہ میں ہوتے تھے جب آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے تو مجھے دبا دیتے تھے، میں اپنے پیر سمیٹ لیتی تھی اور جب آپ کھڑے ہو جاتے تھے تو میں انھیں پھیلا دیتی تھی۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں اس وقت تک گھروں میں چراغ نہ تھے۔

(۲۵۲) وَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَ هِيَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ عَلَى فِرَاشِ أَهْلِهِ اعْتِرَاضَ الْجَنَازَةِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے گھر کے بچھونے پر نماز پڑھتے

ہوتے تھے اور وہ (یعنی عائشہ رضی اللہ عنہا) آپ ﷺ کے اور سجدہ کی جگہ کے درمیان (بچھونے پر) جنازہ کی مثل لیٹی ہوتی تھیں۔

بَابُ السُّجُودِ عَلَى الثَّوْبِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

گرمی کی شدت میں کپڑے پر سجدہ کرنا (درست ہے)

(۲۵۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَضَعُ أَحَدُنَا طَرَفَ الثَّوْبِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ فِي مَكَانِ السُّجُودِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے کچھ لوگ گرمی کی شدت کی وجہ سے سجدہ کی جگہ پر اپنے کپڑے کا کنارہ بچھا لیتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي النِّعَالِ

جوتوں سمیت نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۵۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي فِي نَعْلَيْهِ قَالَ نَعَمْ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ اپنے جوتوں سمیت نماز پڑھتے تھے؟ تو انھوں نے کہا کہ ہاں! (پڑھ لیتے تھے)۔

بَابُ الصَّلَاةِ فِي الْخِفَافِ

موزے پہن کر نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۵۵) عَنْ هَمَّامِ بْنِ الْحَارِثِ قَالَ: رَأَيْتُ جَرِيرَ بْنَ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بَالَ ثُمَّ تَوَضَّأَ وَ مَسَحَ عَلَى خُفَّيْهِ ثُمَّ قَامَ فَصَلَّى فَسُئِلَ فَقَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ صَنَعَ مِثْلَ هٰذَا قَالَ إِبْرَاهِيمُ فَكَانَ يُعْجِبُهُمْ لِأَنَّ جَرِيرًا كَانَ مِنْ آخِرِ مَنْ أَسْلَمَ *

ہمام بن حارث کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کو پیشاب کرتے ہوئے دیکھا، پھر انھوں نے وضو کیا اور اپنے موزوں پر مسح کیا، پھر نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہو گئے۔ نماز کے بعد لوگوں نے ان سے یہ مسئلہ پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

لوگوں کو یہ حدیث اچھی معلوم ہوتی تھی کیونکہ جریر رضی اللہ عنہ سب سے آخر میں اسلام لائے تھے۔

بَابُ يُبْدِي ضَبْعَيْهِ وَ يُجَافِي فِي السُّجُودِ

سجدہ میں اپنے بازوؤں کو کھولنا اور اپنے دونوں پہلوؤں سے علیحدہ رکھنا

(۲۵۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا صَلَّى فَرَّجَ بَيْنَ يَدَيْهِ حَتَّى يَبْدُوَ بَيَاضُ إِبْطَيْهِ *

سیدنا عبداللہ بن مالک ابن بحینہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب نماز پڑھتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کے درمیان کشادگی رکھتے یہاں تک کہ آپ ﷺ کی بغلوں کی سپیدی ظاہر ہوتی تھی۔

بَابُ فَضْلِ اسْتِقْبَالِ الْقِبْلَةِ

قبلہ کی طرف منہ کرنے کی فضیلت

(۲۵۷) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ صَلَّى صَلَاتَنَا وَ اسْتَقْبَلَ قِبْلَتَنَا وَ أَكَلَ ذَبِيحَتَنَا فَذٰلِكَ الْمُسْلِمُ الَّذِي لَهُ ذِمَّةُ اللّٰهِ وَ ذِمَّةُ رَسُولِهِ فَلَا تُخْفِرُوا اللّٰهَ فِي ذِمَّتِهِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو کوئی ہمارے (جیسی) نماز پڑھے اور ہمارے قبلہ کی طرف منہ کرے اور ہمارا ذبیحہ کھائے، تو وہی مسلمان ہے، جس کے لیے اللہ کا ذمہ اور اللہ کے رسول ﷺ کا ذمہ ہے۔ تو تم اللہ کی خیانت اس کے ذمہ (کے بارہ) میں نہ کرو۔"

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾ (البقرة: ۱۲۵)

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا "اور مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بناؤ" (واجب تعمیل ہے)

(۲۵۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ رَجُلٍ طَافَ بِالْبَيْتِ الْعُمْرَةَ وَ لَمْ يَطُفْ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ أَيَأْتِي امْرَأَتَهُ فَقَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ سَبْعًا وَ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَ الْمَرْوَةِ وَ قَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے ایک شخص کے بارے میں پوچھا گیا جس نے عمرہ کے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

لیے کعبہ کا طواف کیا تھا اور صفا مروہ کے درمیان طواف نہ کیا تھا کہ آیا وہ اپنی عورت کے پاس آئے (یا نہیں؟) تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ (مدینہ سے) تشریف لائے تو سات مرتبہ کعبہ کا طواف کیا (یعنی کعبہ کے گرد سات چکر لگائے) اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز ادا کی اور صفا و مروہ کے درمیان طواف (سعی) فرمایا اور بیشک رسول اللہ ﷺ (کی ذات) میں تمہارے لیے عمدہ نمونہ ہے۔

(۲۵۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ الْبَيْتَ دَعَا فِي نَوَاحِيهِ كُلِّهَا وَ لَمْ يُصَلِّ حَتّٰى خَرَجَ مِنْهُ فَلَمَّا خَرَجَ رَكَعَ رَكْعَتَيْنِ فِي قُبُلِ الْكَعْبَةِ وَ قَالَ هٰذِهِ الْقِبْلَةُ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے تو اس کے تمام گوشوں میں دعا کی اور نماز نہیں پڑھی یہاں تک کہ آپ ﷺ کعبہ سے نکل آئے، پھر جب نکل آئے تو آپ نے کعبہ کے سامنے دو رکعت نماز پڑھی اور فرمایا کہ یہ قبلہ ہے۔

بَابُ التَّوَجُّهِ نَحْوَ الْقِبْلَةِ حَيْثُ كَانَ

جہاں کہیں ہو (نماز میں) قبلہ کی طرف منہ کرنا (ضروری ہے)

(۲۶۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلّٰى نَحْوَ بَيْتِ الْمَقْدِسِ سِتَّةَ عَشَرَ أَوْ سَبْعَةَ عَشَرَ شَهْرًا- تَقَدَّمَ وَ بَيْنَهُمَا مُخَالَفَةٌ فِي اللَّفْظِ *

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے بیت المقدس کی طرف سولہ مہینے یا سترہ مہینے نماز پڑھی۔ (یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے سورۂ بقرہ کی ۱۴۲ سے ۱۴۴ تک آیات اتار دیں) یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث: ۳۸) اور دونوں حدیثوں میں الفاظ مختلف ہیں۔

(۲۶۱) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي عَلٰى رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ فَإِذَا أَرَادَ الْفَرِيضَةَ نَزَلَ فَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ *

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنی سواری پر، جس سمت بھی وہ رخ کرتی (اسی سمت نفل) نماز پڑھتے رہتے اور جب فرض (نماز پڑھنے) کا ارادہ فرماتے تو اتر پڑتے اور قبلہ کی طرف منہ کر لیتے۔

(۲۶۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى النَّبِيُّ ﷺ قَالَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

إِبْرَاهِيمُ لاَ أَدْرِي زَادَ أَوْ نَقَصَ فَلَمَّا سَلَّمَ قِيلَ لَهُ يَا رَسُولَ اللَّهِ ! أَ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ قَالَ وَ مَا ذَاكَ قَالُوا صَلَّيْتَ كَذَا وَ كَذَا فَثَنَى رِجْلَيْهِ وَ اسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ وَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَلَمَّا أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ قَالَ إِنَّهُ لَوْ حَدَثَ فِي الصَّلاَةِ شَيْءٌ لَنَبَّأْتُكُمْ بِهِ وَ لَكِنْ إِنَّمَا أَنَا بَشَرٌ مِثْلُكُمْ أَنْسَى كَمَا تَنْسَوْنَ فَإِذَا نَسِيتُ فَذَكِّرُونِي وَ إِذَا شَكَّ أَحَدُكُمْ فِي صَلاَتِهِ فَلْيَتَحَرَّ الصَّوَابَ فَلْيُتِمَّ عَلَيْهِ ثُمَّ لِيُسَلِّمْ ثُمَّ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ ۞

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے نماز پڑھی، ابراہیم راوی ہیں علقمہ سے اور علقمہ راوی ہیں سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے، وہ کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ آپ ﷺ نے (نماز میں کچھ) زیادہ کر دیا تھا یا کم کر دیا تھا، پھر جب آپ سلام پھیر چکے تو آپ سے کہا گیا کہ یا رسول اللہ! کیا نماز میں کوئی نئی بات ہو گئی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ کیا؟" لوگوں نے کہا کہ آپ نے اس قدر نماز پڑھی۔ پس آپ ﷺ نے اپنے دونوں پاؤں کو سمیٹ لیا اور قبلہ کی طرف منہ کر لیا اور دو سجدے کیے، بعد اس کے سلام پھیرا۔ پھر جب ہماری طرف منہ کیا تو فرمایا: "اگر نماز میں کوئی نیا حکم ہو جاتا تو میں تمہیں (پہلے سے) مطلع کرتا، لیکن میں تمہاری طرح ہی ایک بشر ہوں، جس طرح تم بھولتے ہو، میں بھی بھول جاتا ہوں۔ لہٰذا جب میں بھول جاؤں تو مجھے یاد دلاؤ اور جب تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں شک کرے تو اسے چاہیے کہ ٹھیک بات سوچ لے اور اسی پر اپنی نماز تمام کرے، پھر سلام پھیر کر دو سجدے (سہو کے) کرے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْقِبْلَةِ وَ مَنْ لَمْ يَرَ الإِعَادَةَ عَلَى مَنْ سَهَا فَصَلَّى إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ؟

قبلہ کے متعلق کیا وارد ہوا ہے اور جس نے اس شخص کے لیے جو بھول کر قبلہ کے علاوہ کسی اور طرف نماز پڑھے نماز کا دہرانا ضروری نہیں سمجھا؟

(٢٦٣) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَ افَقْتُ رَبِّي فِي ثَلاَثٍ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَ اتَّخِذُوا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيمَ مُصَلًّى ﴾ وَ آيَةُ الْحِجَابِ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَكَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُكَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ فَقُلْتُ لَهُنَّ ﴿ عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَكُنَّ أَنْ يُبْدِلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْكُنَّ ﴾ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْآيَةُ *

امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے پروردگار سے تین باتوں میں موافقت کی۔ میں نے (ایک مرتبہ) کہا کہ یارسول اللہ! کاش ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنالیں پس یہ آیت نازل ہوئی "اور مقام ابراہیم پر نماز ادا کرو۔" (البقرہ:۱۲۵) اور حجاب کی آیت بھی میری خواہش کے مطابق نازل ہوئی۔ میں نے کہا کہ یارسول اللہ! کاش آپ ﷺ اپنی بیویوں کو پردہ کرنے کا حکم دے دیں، اس لیے کہ ان سے ہر نیک و بد گفتگو کرتا ہے۔ پس حجاب کی آیت نازل ہوئی۔ اور (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کی بیویاں آپ پر جوش میں (آکر) جمع ہوئیں تو میں نے ان سے کہا کہ "اگر وہ (نبی ﷺ) تم کو طلاق دے دیں تو عنقریب ان کا رب انھیں تم سے اچھی بیویاں تمہارے بدلے میں دے دے گا۔" (التحریم:۵) پس یہی آیت نازل ہوئی۔

بَابُ حَكِّ الْبُزَاقِ بِالْيَدِ مِنَ الْمَسْجِدِ

مسجد میں اگر تھوک لگا ہوا ہو تو ہاتھ سے اسے صاف کر دینا

(٢٦٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى نُخَامَةً فِي الْقِبْلَةِ فَشَقَّ ذٰلِكَ عَلَيْهِ حَتّٰى رُئِيَ فِي وَجْهِهِ فَقَامَ فَحَكَّهُ بِيَدِهِ فَقَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا قَامَ فِي صَلَاتِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ أَوْ إِنَّ رَبَّهُ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْقِبْلَةِ فَلَا يَبْزُقَنَّ أَحَدُكُمْ قِبَلَ قِبْلَتِهِ وَ لٰكِنْ عَنْ يَسَارِهِ أَوْ تَحْتَ قَدَمِهِ ثُمَّ أَخَذَ طَرَفَ رِدَائِهِ فَبَصَقَ فِيهِ ثُمَّ رَدَّ بَعْضَهُ عَلَى بَعْضٍ فَقَالَ أَوْ يَفْعَلُ هٰكَذَا *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے (جانب) قبلہ میں کچھ تھوک دیکھا تو آپ ﷺ کو ناگوار گزرا۔ یہاں تک کہ (غصہ کا اثر) آپ کے چہرۂ مبارک پر ظاہر ہوا۔ پھر آپ کھڑے ہو گئے اور اس کو اپنے ہاتھ سے صاف کر دیا۔ پھر فرمایا: "تم میں سے کوئی جب اپنی نماز میں کھڑا ہوتا ہے تو وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے یا (آپ نے یہ فرمایا کہ) اس کا پروردگار اس کے اور قبلہ کے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

درمیان ہوتا ہے، لہٰذا اسے چاہیے کہ اپنے قبلہ کی جانب نہ تھوکے بلکہ اپنی بائیں جانب یا اپنے قدم کے نیچے تھوکے۔" پھر آپ ﷺ نے اپنی چادر کا کنارہ لیا اور اس میں تھوک کر اسے مل ڈالا اور فرمایا: "اس طرح کرلے۔"

بَابُ لَا يَبْصُقُ عَنْ يَمِينِهِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں داہنی جانب نہ تھوکے

(٢٦٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ وَ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيثُ النُّخَامَةِ وَ فِيهِ زِيَادَةٌ : وَ لَا عَنْ يَمِينِهِ ۞

سیدنا ابوہریرہ اور سیدنا ابوسعید رضی اللہ عنہما سے بھی مذکورہ بالا حدیث نخامہ مروی ہے مگر اس میں یہ الفاظ زائد ہیں: "(دوران نماز) اپنی دائیں جانب نہ تھوکے۔"

بَابُ كَفَّارَةِ الْبُزَاقِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں تھوکنے کا کیا کفارہ ہے؟

(٢٦٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْبُزَاقُ فِي الْمَسْجِدِ خَطِيئَةٌ وَ كَفَّارَتُهَا دَفْنُهَا ۞

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مسجد میں تھوکنا گناہ ہے اور اس کا دفن کر دینا اس کا کفارہ ہے۔"

بَابُ عِظَةِ الْإِمَامِ النَّاسَ فِي إِتْمَامِ الصَّلَاةِ وَ ذِكْرِ الْقِبْلَةِ

امام کا نماز کے پورا کرنے کے بارہ میں لوگوں کو نصیحت کرنا اور قبلہ کا ذکر

(٢٦٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ ۞ هَلْ تَرَوْنَ قِبْلَتِي هَاهُنَا فَوَ اللّٰهِ مَا يَخْفَى عَلَيَّ خُشُوعُكُمْ وَ لَا رُكُوعُكُمْ إِنِّي لَأَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي ۞

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میرا منہ اس طرف سمجھتے ہو حالانکہ اللہ کی قسم مجھ پر نہ تمہارا خشوع پوشیدہ ہے اور نہ تمہارا رکوع اور میں یقیناً تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ هَلْ يُقَالُ مَسْجِدُ بَنِي فُلَانٍ

کیا یہ کہنا جائز ہے کہ یہ مسجد فلاں لوگوں کی ہے؟

(۲۶۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي أُضْمِرَتْ مِنَ الْحَفْيَاءِ وَ أَمَدُهَا ثَنِيَّةُ الْوَدَاعِ وَ سَابَقَ بَيْنَ الْخَيْلِ الَّتِي لَمْ تُضْمَرْ مِنَ الثَّنِيَّةِ إِلَى مَسْجِدِ بَنِي زُرَيْقٍ وَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ كَانَ فِيمَنْ سَابَقَ بِهَا *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ان گھوڑوں کے درمیان، جو سدھائے گئے تھے (مقام) حفیاء سے گھوڑدوڑ کرائی اور اس کی انتہا ثنیۃ الوداع تک تھی اور جو گھوڑے سدھائے ہوئے نہ تھے، ان کے درمیان ثنیہ سے بنی زریق کی مسجد تک گھوڑدوڑ کرائی اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ان لوگوں میں سے تھے جنہوں نے اس گھوڑدوڑ میں حصہ لیا تھا۔

بَابُ الْقِسْمَةِ وَ تَعْلِيقِ الْقِنْوِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں (کسی چیز کا) تقسیم کرنا اور مسجد میں خوشہ لٹکانا

(۲۶۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ فَقَالَ انْثُرُوهُ فِي الْمَسْجِدِ وَ كَانَ أَكْثَرَ مَالٍ أُتِيَ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَخَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلَى الصَّلَاةِ وَ لَمْ يَلْتَفِتْ إِلَيْهِ فَلَمَّا قَضَى الصَّلَاةَ جَاءَ فَجَلَسَ إِلَيْهِ فَمَا كَانَ يَرَى أَحَدًا إِلَّا أَعْطَاهُ إِذْ جَاءَهُ الْعَبَّاسُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي فَإِنِّي فَادَيْتُ نَفْسِي وَ فَادَيْتُ عَقِيلًا فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خُذْ فَحَثَا فِي ثَوْبِهِ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَلَمْ يَسْتَطِعْ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ إِلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ ذَهَبَ يُقِلُّهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ اؤْمُرْ بَعْضَهُمْ يَرْفَعْهُ عَلَيَّ قَالَ لَا قَالَ فَارْفَعْهُ أَنْتَ عَلَيَّ قَالَ لَا فَنَثَرَ مِنْهُ ثُمَّ احْتَمَلَهُ فَأَلْقَاهُ عَلَى كَاهِلِهِ ثُمَّ انْطَلَقَ فَمَا زَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُتْبِعُهُ بَصَرَهُ حَتَّى خَفِيَ عَلَيْنَا عَجَبًا مِنْ حِرْصِهِ فَمَا قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ ثَمَّ مِنْهَا دِرْهَمٌ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال بحرین سے لایا گیا تو آپ نے فرمایا: "اسے مسجد میں پھیلا دو۔" اور وہ (مال) تمام ان مالوں سے، جو رسول اللہ ﷺ کے پاس (اس وقت تک) لائے گئے، زیادہ تھا۔ پھر رسول اللہ ﷺ نماز کے لیے تشریف لائے اور اس کی طرف مڑ کر بھی نہ دیکھا۔ پھر جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے، آئے اور اس کے پاس بیٹھ گئے اور جس جس کو دیکھتے اسے ضرور دیتے تھے۔ اتنے میں آپ کے پاس سیدنا عباس رضی اللہ عنہ آئے اور انھوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! مجھے (بھی) دیجیے کیونکہ میں نے اپنا بھی فدیہ دیا اور عقیل کا بھی فدیہ دیا تو ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لے لو۔" انھوں نے اپنے کپڑے میں دونوں ہاتھوں سے لیا پھر اسے اٹھانے لگے تو نہ اٹھا سکے۔ تب کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ان میں سے کسی کو حکم دیجیے کہ یہ مجھے اٹھوا دیں تو آپ ﷺ نے فرمایا "نہیں۔" انھوں نے کہا پھر آپ خود میرے اوپر رکھ دیجیے، آپ نے فرمایا "نہیں۔" تو عباس رضی اللہ عنہ نے کچھ اس میں سے گرا دیا اور اسے اٹھانے لگے (اور اٹھا نہ سکے تو) کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! ان میں سے کسی کو حکم دیجیے کہ اس کو مجھے اٹھوا دیں، آپ نے پھر فرمایا "نہیں۔" انھوں نے کہا کہ پھر آپ خود ہی اس کو اٹھا کر میرے اوپر رکھ دیجیے تو آپ ﷺ نے انکار فرمایا تب سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے اس میں سے کچھ اور گرا دیا۔ اس کے بعد اس کو اٹھا کر اپنے کندھے پر رکھ لیا اور چل دیے تو رسول اللہ ﷺ ان کی حرص پر تعجب کر کے ان کو پیچھے سے برابر دیکھتے رہے یہاں تک کہ وہ ہم سے پوشیدہ ہو گئے، پس رسول اللہ ﷺ وہاں سے اس وقت تک نہ اٹھے جب تک وہاں ایک بھی درہم باقی تھا۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ فِي الْبُيُوتِ

گھروں میں مسجدیں (بنانا ثابت ہے)

(۲۷۰) عَنْ مَحْمُودِ بْنِ الرَّبِيعِ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ عِتْبَانَ بْنَ مَالِكٍ وَ هُوَ مِنْ أَصْحَابِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مِمَّنْ شَهِدَ بَدْرًا مِنَ الْأَنْصَارِ أَنَّهُ أَتَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! قَدْ أَنْكَرْتُ بَصَرِي وَ أَنَا أُصَلِّي لِقَوْمِي فَإِذَا كَانَتِ الْأَمْطَارُ سَالَ الْوَادِي الَّذِي بَيْنِي وَ بَيْنَهُمْ لَمْ أَسْتَطِعْ أَنْ آتِيَ مَسْجِدَهُمْ فَأُصَلِّيَ بِهِمْ وَ وَدِدْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَنَّكَ تَأْتِينِي فَتُصَلِّيَ فِي بَيْتِي فَأَتَّخِذَهُ مُصَلًّى قَالَ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَأَفْعَلُ إِنْ شَاءَ اللّٰهُ قَالَ عِتْبَانُ فَغَدَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ أَبُو بَكْرٍ حِينَ ارْتَفَعَ النَّهَارُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَاسْتَأْذَنَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَذِنْتُ لَهُ فَلَمْ يَجْلِسْ حَتّٰى دَخَلَ الْبَيْتَ ثُمَّ قَالَ أَيْنَ تُحِبُّ أَنْ أُصَلِّيَ مِنْ بَيْتِكَ قَالَ فَأَشَرْتُ لَهُ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَكَبَّرَ فَقُمْنَا فَصَفَفْنَا فَصَلّٰى رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ قَالَ وَ حَبَسْنَاهُ عَلَى خَزِيرَةٍ صَنَعْنَاهَا لَهُ قَالَ فَثَابَ فِي الْبَيْتِ رِجَالٌ مِنْ أَهْلِ الدَّارِ ذَوُو عَدَدٍ فَاجْتَمَعُوا فَقَالَ قَائِلٌ مِنْهُمْ أَيْنَ مَالِكُ بْنُ الدُّخَيْشِنِ أَوِ ابْنُ الدُّخْشُنِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ ذٰلِكَ مُنَافِقٌ لَا يُحِبُّ اللّٰهَ وَ رَسُولَهُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَقُلْ ذٰلِكَ أَلَا تَرَاهُ قَدْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يُرِيدُ بِذٰلِكَ وَ جْهَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ فَإِنَّا نَرَى وَ جْهَهُ وَ نَصِيحَتَهُ إِلَى الْمُنَافِقِينَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَإِنَّ اللّٰهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَى النَّارِ مَنْ قَالَ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ يَبْتَغِي بِذٰلِكَ وَ جْهَ اللّٰهِ *

سیدنا محمود بن ربیع الانصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ جو کہ رسول اللہ ﷺ کے ان انصاری اصحاب میں سے ہیں جو شریک بدر تھے، رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے اور کہا کہ اے اللہ کے رسول! میں اپنی بینائی کو خراب پاتا ہوں اور میں اپنی قوم کو نماز (بھی) پڑھاتا ہوں۔ پس جس وقت بارش ہوتی ہے تو وہ میدان جو میرے اور ان کے درمیان میں ہے، بہنے لگتا ہے تو میں ان کی مسجد میں جا نہیں سکتا تاکہ میں انھیں نماز پڑھا دوں۔ تو یا رسول اللہ! میں چاہتا ہوں کہ آپ ﷺ میرے پاس تشریف لائیں اور میرے گھر میں نماز پڑھیں تاکہ میں اسی مقام کو جائے نماز بنا لوں۔ سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں ان شاء اللہ عنقریب (ایسا ہی) کروں گا۔" چنانچہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر رضی اللہ عنہ (دوسرے دن) سورج چڑھے تشریف لائے۔ چنانچہ رسول اللہ ﷺ نے (اندر آنے کی) اجازت طلب فرمائی تو میں نے آپ کو اجازت دے دی۔ آپ ﷺ گھر میں داخل ہوئے اور (ابھی) بیٹھے بھی نہیں تھے کہ فرمایا: "تم اپنے گھر میں سے کس مقام پر چاہتے ہو کہ میں نماز پڑھوں؟" تو سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک مقام کی طرف اشارہ کیا تو رسول اللہ ﷺ (وہاں) کھڑے ہو گئے اور اللہ اکبر کہا۔ ہم نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی۔ پس آپ نے دو رکعت نماز پڑھی، اس کے بعد سلام پھیر دیا۔ سیدنا عتبان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو خزیرہ (گوشت اور آٹا ملا کر بنایا جاتا ہے، کھانے) کے لیے روک لیا جو آپ ﷺ کے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

لیے ہم نے تیار کیا تھا۔ پھر کہتے ہیں کہ محلے والوں میں سے کئی لوگ گھر میں جمع ہو گئے اور ان میں سے ایک کہنے والے نے کہا کہ مالک بن دخیشن کہاں ہے؟ یا (یہ کہا کہ) ابن دخشن (کہاں ہے؟) تو ان میں سے کسی دوسرے نے کہا کہ وہ تو منافق ہے، اللہ اور اس کے رسول ﷺ کو دوست نہیں رکھتا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ نہ کہو کیا تم نے اسے نہیں دیکھا کہ اس نے اللہ کی خوشنودی حاصل کرنے کے لیے لا الٰہ الا اللہ کہا ہے۔" وہ شخص بولا کہ اللہ اور اس کے رسول ﷺ ہی بہتر جانتے ہیں بظاہر تو ہم نے اس کی توجہ اور اس کی خیر خواہی منافقوں کے حق میں دیکھی ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ بزرگ و برتر نے اس شخص پر آگ حرام کر دی ہے جو لا الٰہ الا اللہ کہہ دے اور اس سے اللہ تعالیٰ کی رضامندی اسے مقصود ہو۔"

بَابُ هَلْ تُنْبَشُ قُبُورُ مُشْرِكِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ يُتَّخَذُ مَكَانُهَا مَسَاجِدَ

کیا (یہ جائز ہے کہ زمانہ) جاہلیت کے مشرکوں کی قبریں اکھاڑ دی جائیں اور ان مقامات پر مساجد بنالی جائیں؟

(۲۷۱) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّ أُمَّ حَبِيبَةَ وَ أُمَّ سَلَمَةَ ذَكَرَتَا كَنِيسَةً رَأَيْنَهَا بِالْحَبَشَةِ فِيهَا تَصَاوِيرُ فَذَكَرَتَا لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ أُولَئِكَ إِذَا كَانَ فِيهِمُ الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَمَاتَ بَنَوْا عَلَى قَبْرِهِ مَسْجِدًا وَ صَوَّرُوا فِيهِ تِلْكَ الصُّوَرَ فَأُولَئِكَ شِرَارُ الْخَلْقِ عِنْدَ اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ام حبیبہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما نے ایک گرجا حبشہ میں دیکھا تھا، اس میں تصویریں تھیں، تو انھوں نے نبی ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ان لوگوں میں جب کوئی نیک مرد ہوتا اور وہ مر جاتا تو اس کی قبر پر مسجد بنا لیتے اور اس میں یہ تصویریں بنا دیتے۔ یہ لوگ اللہ کے نزدیک قیامت کے دن بدترین مخلوق ہیں۔"

(۲۷۲) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَنَزَلَ أَعْلَى الْمَدِينَةِ فِي حَيٍّ يُقَالُ لَهُمْ بَنُو عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَأَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فِيهِمْ أَرْبَعَ عَشْرَةَ لَيْلَةً ثُمَّ أَرْسَلَ إِلَى بَنِي النَّجَّارِ فَجَاءُوا مُتَقَلِّدِي السُّيُوفِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَ أَبُو بَكْرٍ رِدْفُهُ وَ مَلَأُ بَنِي النَّجَّارِ حَوْلَهُ حَتَّى أَلْقَى بِفِنَاءِ أَبِي أَيُّوبَ وَ كَانَ يُحِبُّ أَنْ يُصَلِّيَ حَيْثُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَدْرَكَتْهُ الصَّلَاةُ وَ يُصَلِّي فِي مَرَابِضِ الْغَنَمِ وَ أَنَّهُ أَمَرَ بِبِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَأَرْسَلَ إِلَى مَلَإٍ مِنْ بَنِي النَّجَّارِ فَقَالَ يَا بَنِي النَّجَّارِ ثَامِنُونِي بِحَائِطِكُمْ هَذَا قَالُوا لَا وَ اللَّهِ لَا نَطْلُبُ ثَمَنَهُ إِلَّا إِلَى اللَّهِ فَقَالَ أَنَسٌ فَكَانَ فِيهِ مَا أَقُولُ لَكُمْ قُبُورُ الْمُشْرِكِينَ وَ فِيهِ خَرِبٌ وَ فِيهِ نَخْلٌ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِقُبُورِ الْمُشْرِكِينَ فَنُبِشَتْ ثُمَّ بِالْخَرِبِ فَسُوِّيَتْ وَ بِالنَّخْلِ فَقُطِعَ فَصَفُّوا النَّخْلَ قِبْلَةَ الْمَسْجِدِ وَ جَعَلُوا عِضَادَتَيْهِ الْحِجَارَةَ وَ جَعَلُوا يَنْقُلُونَ الصَّخْرَ وَ هُمْ يَرْتَجِزُونَ وَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهُمْ وَ هُوَ يَقُولُ:

اَللّٰهُمَّ لَا خَيْرَ إِلَّا خَيْرُ الْآخِرَهْ

فَاغْفِرْ لِلْأَنْصَارِ وَ الْمُهَاجِرَهْ

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ مدینہ منورہ (ہجرت کر کے) تشریف لائے تو مدینہ کی بلندی پر ایک قبیلے میں جس کو بنی عمرو بن عوف کہتے ہیں، اترے اور ان لوگوں میں نبی ﷺ نے چودہ راتیں قیام فرمایا پھر آپ ﷺ نے بنی نجار کو بلوا بھیجا تو وہ تلواریں لٹکائے ہوئے آ پہنچے۔ اب گویا میں نبی ﷺ کی طرف دیکھ رہا ہوں کہ آپ اپنی سواری پر ہیں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ کے ردیف ہیں اور بنی نجار کی جماعت آپ کے گرد ہے یہاں تک کہ آپ نے سیدنا ابو ایوب انصاری رضی اللہ عنہ کے مکان میں (اپنا اسباب) اتارا اور آپ ﷺ اس بات کو پسند کرتے تھے کہ جس جگہ نماز کا وقت آ جائے وہیں نماز پڑھ لیں اور آپ بکریوں کے رہنے کی جگہ میں بھی نماز پڑھ لیتے اور آپ ﷺ نے مسجد تعمیر کرنے کا حکم دیا۔ پھر بنی نجار کے لوگوں کو آپ ﷺ نے بلوا بھیجا اور فرمایا: "اے بنی نجار! اپنا یہ باغ تم میرے ہاتھ بیچ ڈالو۔" انھوں نے عرض کی کہ اللہ کی قسم! ہم اس کی قیمت نہ لیں گے مگر اللہ بزرگ و برتر سے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس (باغ) میں وہ چیزیں تھیں جو میں تم سے کہتا ہوں یعنی مشرکوں کی قبریں، ویرانہ اور کھجور کے درخت تھے، تو نبی ﷺ نے حکم دیا تو مشرکوں کی قبریں کھود ڈالی گئیں۔ پھر حکم دیا کہ ویرانے کو برابر کر دیا جائے اور درختوں کو کاٹ دیا جائے پھر کھجور کے درخت مسجد کی (جانب) قبلہ میں نصب کر دیے اور اس کی بندش پتھروں سے کی، اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم پتھر لانے لگے اور وہ رجز پڑھتے جاتے تھے اور نبی ﷺ ان کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ فرماتے تھے۔

فائدہ جو کچھ کہ ہے فائدہ وہ آخرت کا فائدہ بخش دے انصار و مہاجرین کو اے اللہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الصَّلاةِ فِي مَوَاضِعِ الإِبِلِ

اونٹوں کے مقامات پر نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي إِلَى بَعِيرِهِ وَ قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَفْعَلُهُ *

(راوی حدیث نافع کہتے ہیں کہ) ابن عمر رضی اللہ عنہ نے اپنے اونٹ کی طرف (اسے بطور سترہ کر کے) نماز پڑھی اور فرمایا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ مَنْ صَلَّى وَ قُدَّامَهُ تَنُّورٌ أَوْ نَارٌ أَوْ شَيْءٌ مِمَّا يُعْبَدُ فَأَرَادَ بِهِ وَ جْهَ اللّٰهِ تَعَالٰى

جس شخص نے نماز پڑھی اس حال میں کہ اس کے آگے تنور ہو یا آگ ہو یا کوئی ایسی چیز ہو جس کی پرستش کی جاتی ہے اور وہ اس نماز سے اللہ کی رضامندی چاہے

(۲۷۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ عُرِضَتْ عَلَيَّ النَّارُ وَ أَنَا أُصَلِّي *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "میرے سامنے اس حال میں کہ میں نماز پڑھ رہا تھا، دوزخ پیش کی گئی۔"

بَابُ كَرَاهِيَةِ الصَّلاةِ فِي الْمَقَابِرِ

مقبروں میں نماز پڑھنے کی کراہت

(۲۷۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا فِي بُيُوتِكُمْ مِنْ صَلَاتِكُمْ وَ لَا تَتَّخِذُوهَا قُبُورًا *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اپنی کچھ نماز، اپنے گھروں میں ادا کیا کرو اور انھیں قبریں نہ بناؤ۔"

بَابٌ : «باب»

(۲۷۶) عَنْ عَائِشَةَ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمَّا نَزَلَ بِرَسُولِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللّٰهِ ﷺ طَفِقَ يَطْرَحُ خَمِيصَةً لَهُ عَلَى وَجْهِهِ فَإِذَا اغْتَمَّ بِهَا كَشَفَهَا عَنْ وَجْهِهِ فَقَالَ وَهُوَ كَذَلِكَ لَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى الْيَهُودِ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسَاجِدَ يُحَذِّرُ مَا صَنَعُوا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا اور سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ پر (مرض الموت) طاری ہوئی تو آپ اپنی چادر اپنے منہ پر ڈالنے لگے۔ پھر جب اس سے آپ ﷺ کو گرمی معلوم ہوتی تو اس کو اپنے چہرے سے ہٹا دیتے پھر اسی حالت میں فرمایا: "یہود و نصاریٰ پر اللہ کی لعنت ہو کہ انھوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مسجدیں بنالیا۔" آپ ﷺ ان کے افعال سے ڈراتے تھے۔

بَابُ نَوْمِ الْمَرْأَةِ فِي الْمَسْجِدِ

عورت کا مسجد میں سونا (درست ہے)

(۲۷۷) عَنْ عَائِشَةَ أَنَّ وَلِيدَةً كَانَتْ سَوْدَاءَ لِحَيٍّ مِنَ الْعَرَبِ فَأَعْتَقُوهَا فَكَانَتْ مَعَهُمْ قَالَتْ فَخَرَجَتْ صَبِيَّةٌ لَهُمْ عَلَيْهَا وِشَاحٌ أَحْمَرُ مِنْ سُيُورٍ قَالَتْ فَوَضَعَتْهُ أَوْ وَقَعَ مِنْهَا فَمَرَّتْ بِهِ حُدَيَّةٌ وَهُوَ مُلْقًى فَحَسِبَتْهُ لَحْمًا فَخَطِفَتْهُ قَالَتْ فَالْتَمَسُوهُ فَلَمْ يَجِدُوهُ قَالَتْ فَاتَّهَمُونِي بِهِ قَالَتْ فَطَفِقُوا يُفَتِّشُونَ حَتَّى فَتَّشُوا قُبُلَهَا قَالَتْ وَاللّٰهِ إِنِّي لَقَائِمَةٌ مَعَهُمْ إِذْ مَرَّتِ الْحُدَيَّةُ فَأَلْقَتْهُ قَالَتْ فَوَقَعَ بَيْنَهُمْ قَالَتْ فَقُلْتُ هَذَا الَّذِي اتَّهَمْتُمُونِي بِهِ زَعَمْتُمْ وَأَنَا مِنْهُ بَرِيئَةٌ وَهُوَ ذَا هُوَ قَالَتْ فَجَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَأَسْلَمَتْ قَالَتْ عَائِشَةُ فَكَانَ لَهَا خِبَاءٌ فِي الْمَسْجِدِ أَوْ حِفْشٌ قَالَتْ فَكَانَتْ تَأْتِينِي فَتَحَدَّثُ عِنْدِي قَالَتْ فَلَا تَجْلِسُ عِنْدِي مَجْلِسًا إِلَّا قَالَتْ وَيَوْمَ الْوِشَاحِ مِنْ أَعَاجِيبِ رَبِّنَا - أَلَا إِنَّهُ مِنْ بَلْدَةِ الْكُفْرِ أَنْجَانِي قَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لَهَا مَا شَأْنُكِ لَا تَقْعُدِينَ مَعِي مَقْعَدًا إِلَّا قُلْتِ هَذَا قَالَتْ فَحَدَّثَتْنِي بِهَذَا الْحَدِيثِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ عرب کے کسی قبیلے کی ایک حبشی لونڈی تھی انھوں نے اسے آزاد کر دیا تھا، مگر وہ ان کے ساتھ رہا کرتی تھی۔ وہ بیان کرتی ہے کہ (ایک مرتبہ) اسی قبیلے کے لوگوں کی لڑکی باہر نکلی اور اس (کے جسم) پر سرخ چمڑے کی ایک حمائل پڑی ہوئی تھی، کہتی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ہے کہ اس نے اس کو خود اتارا یا وہ اس سے گر پڑی، پھر ایک چیل اس طرف سے گزری اور وہ حمائل (نیچے) پڑی ہوئی تھی، چیل نے اسے گوشت سمجھا اور جھپٹ لے گئی۔ وہ کہتی ہے کہ ان لوگوں نے اس کو تلاش کیا مگر اسے نہ پایا تو اس کا الزام مجھ پر لگا دیا۔ کہتی ہے کہ وہ لوگ میری تلاشی لینے لگے یہاں تک کہ اس کی شرمگاہ کو بھی دیکھا۔ وہ کہتی ہے کہ اللہ کی قسم میں ان کے پاس کھڑی تھی کہ اچانک وہ چیل گزری اور اس نے اس (حمائل) کو پھینک دیا۔ وہ کہتی ہے کہ حمائل ان کے درمیان آ کر گری۔ کہتی ہے کہ میں نے کہا کہ یہی ہے وہ جس کا الزام تم نے مجھ پر لگایا تھا، تم نے بدگمانی کی حالانکہ میں اس سے بری تھی اور وہ یہ ہے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں پھر وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئی اور اسلام قبول کر لیا تو مسجد میں اس کا ایک خیمہ تھا یا (یہ کہا کہ) ایک چھوٹا سا حجرہ۔ اور وہ میرے پاس آیا کرتی تھی اور مجھ سے باتیں کیا کرتی تھی۔ اور میرے پاس وہ جب بھی آتی تو یہ ضرور کہتی کہ

حمائل والا دن ہمارے پروردگار کی عجیب
قدرتوں میں سے ہے
آگاہ رہو اسی نے مجھے کفر کے شہر سے نجات دی

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے اس سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے کہ جب کبھی تم میرے پاس آتی ہو تو یہ ضرور کہتی ہو تو اس پر اس نے مجھ سے یہ قصہ بیان کیا۔

بَابُ نَوْمِ الرِّجَالِ فِي الْمَسْجِدِ

مردوں کا مسجد میں سونا (درست ہے)

(۲۷۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بَيْتَ فَاطِمَةَ فَلَمْ يَجِدْ عَلِيًّا فِي الْبَيْتِ فَقَالَ أَيْنَ ابْنُ عَمِّكِ قَالَتْ كَانَ بَيْنِي وَ بَيْنَهُ شَيْءٌ فَغَاضَبَنِي فَخَرَجَ فَلَمْ يَقِلْ عِنْدِي فَقَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لِإِنْسَانٍ انْظُرْ أَيْنَ هُوَ فَجَاءَ فَقَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ هُوَ فِي الْمَسْجِدِ رَاقِدٌ فَجَاءَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ قَدْ سَقَطَ رِدَاؤُهُ عَنْ شِقِّهِ وَ أَصَابَهُ تُرَابٌ فَجَعَلَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَمْسَحُهُ عَنْهُ وَ يَقُوْلُ قُمْ أَبَا تُرَابٍ قُمْ أَبَا تُرَابٍ ۞

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سیدہ فاطمہ الزہراء رضی اللہ عنہا گھر آئے تو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا علی رضی اللہ عنہ کو گھر میں نہ پایا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے چچا کے بیٹے کہاں ہیں؟" وہ بولیں کہ میرے اور ان کے درمیان کچھ (تنازعہ) ہو گیا تو وہ مجھ پر غضبناک ہو کر چلے گئے اور میرے ہاں نہیں سوئے تو رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: "دیکھو وہ کہاں ہیں؟" وہ (دیکھ کر) آیا اور اس نے کہا کہ وہ مسجد میں سو رہے ہیں۔ پس رسول اللہ ﷺ (مسجد میں) تشریف لے گئے اور وہ لیٹے ہوئے تھے، ان کی چادر ان کے پہلو سے گر گئی تھی اور ان (جسم پر) مٹی لگ گئی تھی، تو رسول اللہ ﷺ ان (کے جسم) سے مٹی جھاڑتے اور یہ فرماتے تھے: "اے ابوتراب! اٹھو۔ اے ابوتراب! اٹھو۔"

بَاب إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ

جب کوئی مسجد میں آئے تو (اسے چاہیے کہ) دو رکعت نماز پڑھ لے

(۲۷۹) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ السُّلَمِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ « إِذَا دَخَلَ أَحَدُكُمُ الْمَسْجِدَ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يَجْلِسَ »

سیدنا ابو قتادہ السلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی مسجد میں داخل ہو تو اسے چاہیے کہ بیٹھنے سے پہلے دو رکعت نماز پڑھ لے۔"

بَابُ بُنْيَانِ الْمَسْجِدِ

مسجد کی تعمیر کا بیان

(۲۸۰) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ الْمَسْجِدَ كَانَ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ مَبْنِيًّا بِاللَّبِنِ وَ سَقْفُهُ الْجَرِيدُ وَ عُمُدُهُ خَشَبُ النَّخْلِ فَلَمْ يَزِدْ فِيهِ أَبُو بَكْرٍ شَيْئًا وَ زَادَ فِيهِ عُمَرُ وَ بَنَاهُ عَلَى بُنْيَانِهِ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ بِاللَّبِنِ وَ الْجَرِيدِ وَ أَعَادَ عُمُدَهُ خَشَبًا ثُمَّ غَيَّرَهُ عُثْمَانُ فَزَادَ فِيهِ زِيَادَةً كَثِيرَةً وَ بَنَى جِدَارَهُ بِالْحِجَارَةِ الْمَنْقُوشَةِ وَ الْقَصَّةِ وَ جَعَلَ عُمُدَهُ مِنْ حِجَارَةٍ مَنْقُوشَةٍ وَ سَقَفَهُ بِالسَّاجِ ۞

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے زمانے میں مسجد کچی اینٹوں سے (تعمیر کی ہوئی تھی) اور اس کی چھت کھجور کی شاخوں کی تھی اور اس کے ستون کھجور کی لکڑی کے تھے تو امیر المومنین سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اس میں کچھ زیادتی نہیں کی اور امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے اس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں زیادتی کر دی اور اس کو رسول اللہ ﷺ کے زمانے کی عمارت کے موافق کچی اینٹوں اور کھجور کی شاخوں سے بنایا اور اس کے ستون پھر لکڑی کے لگائے۔ اس کے بعد امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ نے اس کو بدل دیا اور اس میں بہت سی زیادتی کر دی اور اس کی دیوار منقش پتھروں اور گچ کی بنائی اور اس کی چھت ساگوان (ایک قسم کی لکڑی) سے بنائی۔

بَابُ التَّعَاوُنِ فِي بِنَاءِ الْمَسْجِدِ

مسجد کی تعمیر میں ایک دوسرے کی اعانت کرنا

(۲۸۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ يَوْمًا حَتّٰى أَتٰى ذِكْرُ بِنَاءِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ كُنَّا نَحْمِلُ لَبِنَةً لَبِنَةً وَ عَمَّارٌ لَبِنَتَيْنِ لَبِنَتَيْنِ فَرَاٰهُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَنْفُضُ التُّرَابَ عَنْهُ وَ يَقُولُ وَ يْحَ عَمَّارٍ تَقْتُلُهُ الْفِئَةُ الْبَاغِيَةُ يَدْعُوهُمْ إِلَى الْجَنَّةِ وَ يَدْعُونَهُ إِلَى النَّارِ قَالَ يَقُولُ عَمَّارٌ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ الْفِتَنِ ۝

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ (ایک دن) حدیث بیان کرنے لگے یہاں تک کہ مسجد (نبوی ﷺ) کی تعمیر کے بیان پر آئے تو کہنے لگے کہ ہم ایک ایک اینٹ اٹھاتے تھے اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ دو دو اینٹیں اٹھاتے تھے تو انھیں نبی ﷺ نے دیکھا تو آپ ﷺ ان (کے جسم) سے مٹی جھاڑنے لگے اور یہ فرماتے جاتے تھے کہ: "وائے عمار (رضی اللہ عنہ) کی مصیبت! انھیں ایک باغی گروہ شہید کریگا، یہ ان کو جنت کی طرف بلاتے ہوں گے اور وہ ان کو دوزخ کی طرف بلاتے ہوں گے۔" ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمار کہا کرتے تھے کہ "میں فتنوں سے اللہ کی پناہ مانگتا ہوں۔

بَابُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا

جو شخص مسجد بنائے (اس کا کیا ثواب ہے؟)

(۲۸۲) عَنْ عُثْمَانَ بْنِ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عِنْدَ قَوْلِ النَّاسِ فِيهِ حِينَ بَنَى مَسْجِدَ الرَّسُولِ ﷺ إِنَّكُمْ أَكْثَرْتُمْ وَ إِنِّي سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ بَنَى مَسْجِدًا يَبْتَغِي بِهِ وَجْهَ اللّٰهِ بَنَى اللّٰهُ لَهُ مِثْلَهُ فِي الْجَنَّةِ ۝

سیدنا عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ ان کے بارے میں گفتگو کر رہے تھے،

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جس وقت کہ انھوں (عثمان) نے رسول اللہ ﷺ کی مسجد بنائی، انھوں نے کہا کہ تم نے (میرے بارے میں) بہت کچھ کہا حالانکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے: "جو شخص مسجد بنائے اور اللہ کی رضامندی چاہتا ہو، اللہ اس کے لیے اسی کے برابر جنت میں مکان بنا دیتا ہے۔"

بَاب يَأْخُذُ بِنُصُولِ النَّبْلِ إِذَا مَرَّ فِي الْمَسْجِدِ

جب مسجد میں سے گزرے تو تیر کی پیکان پکڑ لے

(٢٨٣) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ مَرَّ رَجُلٌ فِي الْمَسْجِدِ وَ مَعَهُ سِهَامٌ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «أَمْسِكْ بِنِصَالِهَا»

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص مسجد میں سے گزرا اور اس کے ہمراہ کچھ تیر تھے تو اس کو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ان کی پیکان (جس سے آدمی زخمی ہو سکتا ہے) پکڑ لو۔"

بَابُ الْمُرُورِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں سے گزرنا (کس طرح چاہیے؟)

(٢٨٤) عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ مَرَّ فِي شَيْءٍ مِنْ مَسَاجِدِنَا أَوْ أَسْوَاقِنَا بِنَبْلٍ فَلْيَأْخُذْ عَلَى نِصَالِهَا لا يَعْقِرْ بِكَفِّهِ مُسْلِمًا

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہماری مسجدوں یا بازاروں میں سے کسی میں تیر کے ساتھ گزرے تو اسے چاہیے کہ اس کی پیکانوں کو پکڑے کہیں ایسا نہ ہو کہ اپنے ہاتھ سے کسی مسلمان بھائی کو زخمی کر دے۔"

بَابُ الشِّعْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شعر پڑھنا (کیسا ہے)؟

(٢٨٥) عَنْ حَسَّانَ بْنِ ثَابِتٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ اسْتَشْهَدَ أَبَا هُرَيْرَةَ أَنْشُدُكَ اللّٰهَ هَلْ سَمِعْتَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ يَا حَسَّانُ أَجِبْ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ أَيِّدْهُ بِرُوحِ الْقُدُسِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ نَعَمْ

سیدنا حسان بن ثابت انصاری رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے گواہی طلب کی کہ میں تمھیں اللہ کی قسم

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دیتا ہوں (بتاؤ) کیا تم نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ آپ (مجھ سے) فرماتے تھے: "اے حسان! رسول اللہ ﷺ کی طرف سے (مشرکوں کو) جواب دو، اے اللہ! حسان کی روح القدس کے ذریعے تائید فرما۔" تو سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ بولے کہ ہاں (میں نے سنا تھا)۔

بَابُ أَصْحَابِ الْحِرَابِ فِي الْمَسْجِدِ

اسلحہ بردار لوگوں کا مسجد میں داخل ہونا

(۲۸۶) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَقَدْ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَوْمًا عَلَى بَابِ حُجْرَتِي وَ الْحَبَشَةُ يَلْعَبُونَ فِي الْمَسْجِدِ وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْتُرُنِي بِرِدَائِهِ أَنْظُرُ إِلَى لَعِبِهِمْ وَ فِي رِوَايَةٍ : يَلْعَبُونَ بِحِرَابِهِمْ ۞

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایک دن اپنے حجرہ کے دروازہ پر دیکھا اور حبش کے لوگ مسجد میں کھیل رہے تھے اور رسول اللہ ﷺ مجھے اپنی چادر سے چھپا رہے تھے اور میں ان کے کھیل کود کو دیکھ رہی تھی۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ وہ (حبشی) اپنی تلواروں سے کھیلتے تھے۔

بَابُ التَّقَاضِي وَ الْمُلَازَمَةِ فِي الْمَسْجِدِ

(قرض دار سے) مسجد میں تقاضا کرنا (اور اس کے) پیچھے پڑنا

(۲۸۷) عَنْ كَعْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ تَقَاضَى ابْنَ أَبِي حَدْرَدٍ دَيْنًا كَانَ لَهُ عَلَيْهِ فِي الْمَسْجِدِ فَارْتَفَعَتْ أَصْوَاتُهُمَا حَتّٰى سَمِعَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ فِي بَيْتِهِ فَخَرَجَ إِلَيْهِمَا حَتّٰى كَشَفَ سِجْفَ حُجْرَتِهِ فَنَادَى يَا كَعْبُ قَالَ لَبَّيْكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ ضَعْ مِنْ دَيْنِكَ هٰذَا وَ أَوْمَأَ إِلَيْهِ أَيِ الشَّطْرَ قَالَ لَقَدْ فَعَلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ قُمْ فَاقْضِهِ ۞

سیدنا کعب بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے مسجد میں ابن ابی حدرد سے اس قرض کا تقاضا کیا جو ان پر تھا۔ پس دونوں کی آوازیں بلند ہو گئیں یہاں تک کہ انھیں رسول اللہ ﷺ نے سنا اور آپ گھر میں تھے تو آپ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے یہاں تک کہ اپنے حجرہ کا پردہ الٹ دیا اور آواز دی: "اے کعب!" انھوں نے عرض کی لبیک یا رسول اللہ! آپ نے فرمایا: "تم اپنے اس قرض سے کچھ کم

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کر دو اور اس کی طرف اشارہ کیا یعنی نصف (کم کر دو)۔" کعب رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے کم کر دیا۔ آپ ﷺ نے (ابن ابی حدرد سے) فرمایا: "اٹھو اور اسے ادا کر دے۔"

بَاب كَنْسِ الْمَسْجِدِ وَ الْتِقَاطِ الْخِرَقِ وَ الْقَذٰى وَ الْعِيدَانِ

مسجد میں جھاڑو دینا اور چیتھڑوں اور کوڑے اور لکڑیوں کا اٹھا دینا (بڑے ثواب کا کام ہے)

(۲۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً أَسْوَدَ أَوِ امْرَأَةً سَوْدَاءَ كَانَ يَقُمُّ الْمَسْجِدَ فَمَاتَ فَسَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَنْهُ فَقَالُوا مَاتَ قَالَ أَفَلاَ كُنْتُمْ آذَنْتُمُونِي بِهِ دُلُّونِي عَلَى قَبْرِهِ أَوْ قَالَ قَبْرِهَا فَأَتَى قَبْرَهَا فَصَلّٰى عَلَيْهَا *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک حبشی مرد یا حبشی عورت مسجد میں جھاڑو دیا کرتی تھی، جب وہ مر گئی تو نبی ﷺ نے اس کی بابت پوچھا تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو مر گئی۔ فرمایا: "تم نے مجھے اطلاع کیوں نہ دی؟ (اچھا اب) مجھے اس کی قبر بتا دو۔" چنانچہ لوگوں نے بتا دی تو آپ ﷺ نے اس پر نماز پڑھی۔

بَابُ تَحْرِيمِ تِجَارَةِ الْخَمْرِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں شراب کی تجارت کو حرام کہنا (درست ہے)

(۲۸۹) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ لَمَّا أُنْزِلَتِ الآيَاتُ مِنْ سُورَةِ الْبَقَرَةِ فِي الرِّبَا خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى الْمَسْجِدِ فَقَرَأَهُنَّ عَلَى النَّاسِ ثُمَّ حَرَّمَ تِجَارَةَ الْخَمْرِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب سود کے بارے میں سورۂ بقرہ کی آیات نازل کی گئیں تو نبی ﷺ مسجد کی طرف تشریف لے گئے اور ان آیات کو لوگوں کے سامنے پڑھ دیا۔ پھر آپ ﷺ نے شراب کی تجارت حرام کر دی۔

بَابُ الأَسِيرِ أَوِ الْغَرِيمِ يُرْبَطُ فِي الْمَسْجِدِ

قیدی اور قرض دار مسجد میں باندھا جائے (تو کیا جائز ہے؟)

(۲۹۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِنَّ عِفْرِيتًا مِنَ الْجِنِّ تَفَلَّتَ عَلَيَّ الْبَارِحَةَ أَوْ كَلِمَةً نَحْوَ هَا لِيَقْطَعَ عَلَيَّ الصَّلاَةَ فَأَمْكَنَنِي اللّٰهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مِنْهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَرْبِطَهُ إِلَى سَارِيَةٍ مِنْ سَوَارِي الْمَسْجِدِ حَتَّى تُصْبِحُوا وَ تَنْظُرُوا إِلَيْهِ كُلُّكُمْ فَذَكَرْتُ قَوْلَ أَخِي سُلَيْمَانَ ﴿ رَبِّ هَبْ لِي مُلْكًا لَا يَنْبَغِي لِأَحَدٍ مِنْ بَعْدِي ﴾ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک سرکش جن گزشتہ شب میرے سامنے آیا (یا اس کی مثل کوئی کلمہ فرمایا) تاکہ میری نماز قطع کر دے مگر اللہ نے مجھے اس پر قابو دے دیا اور میں نے چاہا کہ مسجد کے ستونوں میں سے کسی ستون کے ساتھ باندھ دوں تاکہ صبح کو اسے تم لوگ دیکھو۔ پھر مجھے اپنے بھائی سلیمان (علیہ السلام) کی دعا یاد آئی کہ "اے میرے پروردگار! مجھے ایسی سلطنت دے، جو میرے بعد کسی کو نہ ملے۔" (ص: ۳۵) (پھر اسے ذلیل کر کے آپ ﷺ نے واپس کر دیا)۔

بَابُ الْخَيْمَةِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْمَرْضَى وَ غَيْرِهِمْ

مسجد میں بیماروں وغیرہ کے لیے خیمہ (نصب کرنا درست ہے)

(۲۹۱) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ أُصِيبَ سَعْدٌ يَوْمَ الْخَنْدَقِ فِي الْأَكْحَلِ فَضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ خَيْمَةً فِي الْمَسْجِدِ لِيَعُودَهُ مِنْ قَرِيبٍ فَلَمْ يَرُعْهُمْ وَ فِي الْمَسْجِدِ خَيْمَةٌ مِنْ بَنِي غِفَارٍ، إِلَّا الدَّمُ يَسِيلُ إِلَيْهِمْ فَقَالُوا يَا أَهْلَ الْخَيْمَةِ مَا هَذَا الَّذِي يَأْتِينَا مِنْ قِبَلِكُمْ فَإِذَا سَعْدٌ يَغْذُو جُرْحُهُ دَمًا فَمَاتَ فِيهَا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (غزوہ) خندق کے دن سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کو ہفت اندام (ایک رگ کا نام ہے) میں زخم لگ گیا تو نبی ﷺ نے ایک خیمہ مسجد میں نصب کیا تاکہ قریب سے ان کی عیادت کریں۔ پس یکایک اس حال میں کہ مسجد میں بنی غفار کا (بھی) خیمہ تھا ان کی طرف خون بہہ کر آنے لگا تو ان لوگوں نے کہا کہ اے خیمہ والو! یہ کیا ہے؟ جو تمہاری طرف سے ہمارے پاس آتا ہے؟ تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے زخم سے خون بہہ رہا ہے پس وہ اسی سے شہید ہو گئے۔

بَابُ إِدْخَالِ الْبَعِيرِ فِي الْمَسْجِدِ لِلْعِلَّةِ

ضرورت کے لیے مسجد میں اونٹ کا لے جانا (جائز ہے)

(۲۹۲) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ قَالَتْ شَكَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَنِّي أَشْتَكِي قَالَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

طُوفِي مِنْ وَرَاءِ النَّاسِ وَ أَنْتِ رَاكِبَةٌ فَطُفْتُ وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي إِلَى جَنْبِ الْبَيْتِ يَقْرَأُ بِالطُّورِ وَ كِتَابٍ مَسْطُورٍ *

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے شکایت کی کہ میں بیمار ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم سوار ہو کر لوگوں کے پیچھے سے طواف کرو۔" پس میں نے طواف کیا اور رسول اللہ ﷺ کعبہ کے ایک گوشہ میں نماز پڑھ رہے تھے۔ آپ ﷺ سورۂ طور کی تلاوت فرما رہے تھے۔

بَابٌ : «باب»

(۲۹۳) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلَيْنِ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ خَرَجَا مِنْ عِنْدِ النَّبِيِّ ﷺ فِي لَيْلَةٍ مُظْلِمَةٍ وَ مَعَهُمَا مِثْلُ الْمِصْبَاحَيْنِ يُضِيئَانِ بَيْنَ أَيْدِيهِمَا فَلَمَّا افْتَرَقَا صَارَ مَعَ كُلِّ وَاحِدٍ مِنْهُمَا وَاحِدٌ حَتَّى أَتَى أَهْلَهُ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے دو شخص اندھیری رات میں نبی ﷺ کے پاس سے نکل کر گئے۔ (ایک ان میں سے سیدنا عباد بن بشر رضی اللہ عنہ تھے اور دوسرے کو میں سیدنا اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ سمجھتا ہوں) اور ان دونوں کے ہمراہ (نور کے) دو چراغ تھے جو ان کے سامنے روشن تھے۔ پھر جب وہ دونوں علیحدہ ہو گئے تو ان میں سے ہر ایک کے ساتھ ایک ہو گیا، یہاں تک کہ وہ اپنے گھر پہنچ گئے۔

بَابُ الْخَوْخَةِ وَ الْمَمَرِّ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں کھڑکی اور گزرگاہ (کا رکھنا درست ہے)

(۲۹٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَبَكَى أَبُو بَكْرٍ الصِّدِّيقُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي مَا يُبْكِي هَذَا الشَّيْخَ إِنْ يَكُنِ اللّٰهُ خَيَّرَ عَبْدًا بَيْنَ الدُّنْيَا وَ بَيْنَ مَا عِنْدَهُ فَاخْتَارَ مَا عِنْدَ اللّٰهِ فَكَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ الْعَبْدَ وَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ أَعْلَمَنَا قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ لَا تَبْكِ إِنَّ أَمَنَّ النَّاسِ عَلَيَّ فِي صُحْبَتِهِ وَ مَالِهِ أَبُو بَكْرٍ وَ لَوْ كُنْتُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مُتَّخِذًا خَلِيلاً مِنْ أُمَّتِي لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ وَ لَكِنْ أُخُوَّةُ الإِسْلاَمِ وَ مَوَدَّتُهُ لاَ يُبْقَيَنَّ فِي الْمَسْجِدِ بَابٌ إِلاَّ سُدَّ إِلاَّ بَابُ أَبِي بَكْرٍ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (ایک روز) خطبہ پڑھا تو فرمایا کہ بیشک اللہ سبحانہ نے ایک بندہ کو (دنیا کے اور) اس چیز کے درمیان، جو اللہ کے ہاں ہے، اختیار دیا (کہ چاہے جس کو پسند کرلے) تو اس نے اس چیز کو اختیار کر لیا جو اللہ کے ہاں ہے تو امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) رونے لگے، میں نے اپنے دل میں کہا کہ اس بوڑھے کو کون سی چیز رلا رہی ہے؟ اگر اللہ نے کسی بندہ کو دنیا کے اور اس عالم کے درمیان جو اللہ کے ہاں ہے اختیار دیا اور اس نے اس عالم کو اختیار کر لیا جو اللہ کے ہاں ہے (تو اس میں رونے کی کیا بات ہے؟ مگر آخر میں معلوم ہوا کہ) بندے سے مراد خود رسول اللہ ﷺ تھے اور (امیر المومنین) ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) ہم سب میں زیادہ علم رکھتے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابو بکر! تم نہ روؤ بیشک سب لوگوں سے زیادہ مجھ پر احسان کرنے والے، اپنی صحبت اور اپنے مال میں، ابو بکر صدیق ہیں اور اگر میں اپنی امت میں سے (کسی کو) خلیل بناتا تو یقیناً ابو بکر کو بناتا لیکن اسلام کی اخوت اور اس کی محبت (کافی ہے اور) مسجد میں ابو بکر کے دروازہ کے سوا سب کا دروازہ بند کر دیا جائے۔"

(۲۹۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ خَرَجَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ عَاصِبٌ رَأْسَهُ بِخِرْقَةٍ فَقَعَدَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّهُ لَيْسَ مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَمَنَّ عَلَيَّ فِي نَفْسِهِ وَ مَالِهِ مِنْ أَبِي بَكْرِ بْنِ أَبِي قُحَافَةَ وَ لَوْ كُنْتُ مُتَّخِذًا مِنَ النَّاسِ خَلِيلاً لاَتَّخَذْتُ أَبَا بَكْرٍ خَلِيلاً وَ لَكِنْ خُلَّةُ الإِسْلاَمِ أَفْضَلُ سُدُّوا عَنِّي كُلَّ خَوْخَةٍ فِي هٰذَا الْمَسْجِدِ غَيْرَ خَوْخَةِ أَبِي بَكْرٍ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض میں، جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی، اپنا سر ایک پٹی سے باندھے ہوئے باہر نکلے اور منبر پر بیٹھ گئے۔ پھر اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: "اے لوگو! ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے زیادہ اپنی جان اور اپنے مال سے مجھ پر احسان کرنے والا کوئی نہیں اور اگر میں لوگوں میں سے کسی کو خلیل بناتا تو یقیناً ابو بکر (رضی اللہ عنہ) کو خلیل بناتا لیکن اسلام کی خلت (دوستی، بھائی چارہ) افضل ہے، میری طرف سے ہر کھڑکی کو جو اس مسجد میں ہے، بند کر دو سوائے ابو بکر کی کھڑکی کے (رضی اللہ عنہ)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْأَبْوَابِ وَ الْغَلَقِ لِلْكَعْبَةِ وَ الْمَسَاجِدِ

کعبہ اور مسجدوں میں دروازے اور زنجیر (تالے) رکھنا

(۲۹۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَدِمَ مَكَّةَ فَدَعَا عُثْمَانَ بْنَ طَلْحَةَ فَفَتَحَ الْبَابَ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ وَ بِلَالٌ وَ أُسَامَةُ بْنُ زَيْدٍ وَ عُثْمَانُ بْنُ طَلْحَةَ ثُمَّ أُغْلِقَ الْبَابُ فَلَبِثَ فِيهِ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجُوا قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَبَدَرْتُ فَسَأَلْتُ بِلَالًا فَقَالَ صَلَّى فِيهِ فَقُلْتُ فِي أَيِّ قَالَ بَيْنَ الْأُسْطُوَانَتَيْنِ قَالَ ابْنُ عُمَرَ فَذَهَبَ عَلَيَّ أَنْ أَسْأَلَهُ كَمْ صَلَّى *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ مکہ میں تشریف لائے تو عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہ کو بلایا، انھوں نے (کعبہ کا) دروازہ کھول دیا۔ پھر نبی ﷺ اور بلال اور اسامہ بن زید اور عثمان بن طلحہ رضی اللہ عنہم اندر گئے۔ اس کے بعد دروازہ بند کر لیا گیا۔ پھر آپ ﷺ اس میں تھوڑی دیر رہے، اس کے بعد سب لوگ نکلے۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں کعبہ کی طرف جلدی سے بھاگا اور بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا تو انھوں نے بتایا کہ نبی ﷺ نے کعبہ کے اندر نماز پڑھی ہے۔ میں نے کہا کس مقام میں؟ انھوں نے کہا دونوں ستونوں کے درمیان میں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھ سے یہ بات رہ گئی کہ ان سے پوچھتا کہ آپ ﷺ نے کس قدر نماز پڑھی۔

بَابُ الْحِلَقِ وَ الْجُلُوسِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں حلقہ باندھنا اور بیٹھنا (درست ہے)

(۲۹۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَأَلَ رَجُلٌ النَّبِيَّ ﷺ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ مَا تَرَى فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ قَالَ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ الصُّبْحَ صَلَّى وَاحِدَةً فَأَوْتَرَتْ لَهُ مَا صَلَّى وَ إِنَّهُ كَانَ يَقُولُ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ وِتْرًا فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَ بِهِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے پوچھا اور آپ (اس وقت) منبر پر تھے کہ رات کی نماز کے بارے میں آپ کیا حکم دیتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ دو دو رکعت (پڑھنی چاہیے)۔ پھر جب تم میں سے کوئی صبح (ہو جانے) کا خوف کرے تو ایک رکعت (اور) پڑھ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

لے، پس وہ ایک رکعت اس کے لیے جس قدر پڑھ چکا (سب کو) وتر کر دے گی۔ اور سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رات کو اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ اس لیے کہ نبی ﷺ نے اس کا حکم دیا ہے۔

بَابُ الاِسْتِلْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں چت لیٹنا درست ہے

(۲۹۸) عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ رَأَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مُسْتَلْقِيًا فِي الْمَسْجِدِ وَ اضِعًا إِحْدَى رِجْلَيْهِ عَلَى الأُخْرَى*

سیدنا عبداللہ بن زید انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ کو مسجد میں چت لیٹے ہوئے دیکھا اور آپ ﷺ اپنا ایک پاؤں دوسرے پاؤں پر رکھے ہوئے تھے۔

بَابُ الصَّلاَةِ فِي مَسْجِدِ السُّوقِ

بازار کی مسجد میں نماز پڑھنا (درست ہے)

(۲۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلاَةُ الْجَمِيعِ تَزِيدُ عَلَى صَلاَتِهِ فِي بَيْتِهِ وَ صَلاَتِهِ فِي سُوقِهِ خَمْسًا وَ عِشْرِينَ دَرَجَةً فَإِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا تَوَضَّأَ فَأَحْسَنَ وَ أَتَى الْمَسْجِدَ لاَ يُرِيدُ إِلاَّ الصَّلاَةَ لَمْ يَخْطُ خَطْوَةً إِلاَّ رَفَعَهُ اللّٰهُ بِهَا دَرَجَةً وَ حَطَّ عَنْهُ خَطِيئَةً حَتَّى يَدْخُلَ الْمَسْجِدَ وَ إِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَانَ فِي صَلاَةٍ مَا كَانَتْ تَحْبِسُهُ وَ تُصَلِّي يَعْنِي عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ مَا دَامَ فِي مَجْلِسِهِ الَّذِي يُصَلِّي فِيهِ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لَهُ اللّٰهُمَّ ارْحَمْهُ مَا لَمْ يُحْدِثْ فِيهِ*

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ جماعت کی نماز، اپنے گھر کی نماز اور اپنے بازار کی نماز سے پچیس (۲۵) درجے (ثواب میں) فوقیت رکھتی ہے، اس لیے کہ جب تم میں سے کوئی وضو کرے اور اچھا وضو کرے اور مسجد میں محض نماز ہی کا ارادہ کر کے آئے تو وہ جو قدم رکھتا ہے، اس پر اللہ اس کا ایک درجہ بلند کرتا ہے اور ایک گناہ معاف کر دیتا ہے یہاں تک کہ وہ مسجد میں داخل ہو جاتا ہے تو نماز میں (سمجھا جاتا) ہے، جب تک کہ نماز اسے روکے اور فرشتے اس کے لیے دعا کرتے رہتے ہیں، جب تک کہ وہ اس مقام میں رہے جہاں نماز پڑھتا ہے۔ فرشتے یوں دعا کرتے ہیں کہ "اے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللہ! اس کے گناہ معاف فرما دے، اے اللہ! اس پر رحم کر" (یہ دعا اس وقت تک جاری رہتی ہے) جب تک وہ بے وضو نہ ہو۔

بَابُ تَشْبِيكِ الأَصَابِعِ فِي الْمَسْجِدِ وَ غَيْرِهِ

مسجد وغیرہ میں تشبیک کرنا (ہاتھوں کی انگلیاں ایک دوسری میں ڈالنا)

(۳۰۰) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ الْمُؤْمِنَ لِلْمُؤْمِنِ كَالْبُنْيَانِ يَشُدُّ بَعْضُهُ بَعْضًا وَ شَبَّكَ أَصَابِعَهُ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "مومن، مومن کے لیے مثل عمارت کے ہے کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو تقویت دیتا ہے" اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں میں تشبیک فرمائی۔

(۳۰۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى بِنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِحْدَى صَلَاتَيِ الْعَشِيِّ فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ إِلَى خَشَبَةٍ مَعْرُوضَةٍ فِي الْمَسْجِدِ فَاتَّكَأَ عَلَيْهَا كَأَنَّهُ غَضْبَانُ وَ وَضَعَ يَدَهُ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى وَ شَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ وَ وَضَعَ خَدَّهُ الأَيْمَنَ عَلَى ظَهْرِ كَفِّهِ الْيُسْرَى وَ خَرَجَتِ السُّرْعَانُ مِنْ أَبْوَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالُوا قَصُرَتِ الصَّلَاةُ وَ فِي الْقَوْمِ أَبُو بَكْرٍ وَ عُمَرُ فَهَابَا أَنْ يُكَلِّمَاهُ وَ فِي الْقَوْمِ رَجُلٌ فِي يَدَيْهِ طُولٌ يُقَالُ لَهُ ذُو الْيَدَيْنِ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنَسِيتَ أَمْ قَصُرَتِ الصَّلَاةُ قَالَ لَمْ أَنْسَ وَ لَمْ تُقْصَرْ فَقَالَ أَكَمَا يَقُولُ ذُو الْيَدَيْنِ فَقَالُوا نَعَمْ فَتَقَدَّمَ فَصَلَّى مَا تَرَكَ ثُمَّ سَلَّمَ ثُمَّ كَبَّرَ وَ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ كَبَّرَ ثُمَّ كَبَّرَ وَ سَجَدَ مِثْلَ سُجُودِهِ أَوْ أَطْوَلَ ثُمَّ رَفَعَ رَأْسَهُ وَ كَبَّرَ ثُمَّ سَلَّمَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں زوال کے بعد کی دو نمازوں میں سے کوئی نماز پڑھائی تو آپ ﷺ نے ہمیں دو رکعت پڑھا کر سلام پھیر دیا، پھر آپ ایک لکڑی کے پاس کھڑے ہو گئے جو مسجد میں گاڑی ہوئی تھی اور اس پر آپ نے ٹیک لگائی جیسے آپ ﷺ غضبناک ہوں اور آپ نے اپنا داہنا ہاتھ بائیں پر رکھ لیا اور اپنی انگلیوں کے درمیان تشبیک فرمائی (یعنی ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں داخل کیں) اور اپنا داہنا رخسار اپنی بائیں ہتھیلی کی پشت پر رکھ لیا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اور جلد باز لوگ مسجد کے دروازوں سے نکل گئے تو صحابہ نے عرض کی نماز کم کر دی گئی؟ اور لوگوں میں سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما تھے، مگر وہ دونوں آپ ﷺ سے کہتے ہوئے ڈرے اور ان لوگوں میں سے ایک شخص تھا، جس کے ہاتھ کچھ لمبے تھے، اس کو ذوالیدین کہتے تھے۔ تو اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ بھول گئے یا نماز کم کر دی گئی؟ آپ نے فرمایا: "میں (اپنے خیال میں) نہ بھولا ہوں اور نہ نماز کم کی گئی۔" پھر آپ ﷺ نے (لوگوں سے) فرمایا: "کیا ایسا ہی ہے جیسا ذوالیدین کہتے ہیں؟" تو لوگوں نے کہا ہاں۔ پس آپ ﷺ آگے بڑھے اور جس قدر نماز چھوڑی تھی، پڑھ لی۔ اس کے بعد سلام پھیر کر تکبیر کہی اور مثل اپنے سجدوں کے سجدہ کیا یا (وہ سجدہ) کچھ زیادہ طویل (تھا) پھر آپ ﷺ نے اپنا سر اٹھایا اور تکبیر کہی، اس کے بعد پھر تکبیر کہی اور مثل اپنے سجدوں کے یا اس سے کچھ زیادہ طویل سجدہ کیا۔ پھر سر اٹھایا اور تکبیر کہی۔ پھر آپ ﷺ نے سلام پھیرا۔

بَابُ الْمَسَاجِدِ الَّتِي عَلَى طُرُقِ الْمَدِينَةِ وَ الْمَوَاضِعِ الَّتِي صَلَّى فِيهَا النَّبِيُّ ﷺ

وہ مسجدیں جو مدینہ کے راستوں پر ہیں اور وہ مقامات جن میں نبی ﷺ نے نماز پڑھی (کونسے ہیں)

(۳۰۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي أَمَاكِنَ مِنَ الطَّرِيقِ وَ يَقُوْلُ إِنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فِي تِلْكَ الْأَمْكِنَةِ ۞

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ راستہ میں کچھ مقامات پر نماز پڑھا کرتے تھے اور کہتے کہ میں نے نبی ﷺ کو ان مقامات میں نماز پڑھتے دیکھا تھا۔

(۳۰۳) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ حِيْنَ يَعْتَمِرُ وَ فِي حَجَّتِهِ حِيْنَ حَجَّ تَحْتَ سَمُرَةٍ فِي مَوْضِعِ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ وَ كَانَ إِذَا رَجَعَ مِنْ غَزْوٍ كَانَ فِي تِلْكَ الطَّرِيقِ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ هَبَطَ مِنْ بَطْنِ وَ ادٍ فَإِذَا ظَهَرَ مِنْ بَطْنِ وَ ادٍ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي عَلَى شَفِيرِ الْوَادِي الشَّرْقِيَّةِ فَعَرَّسَ ثُمَّ حَتَّى يُصْبِحَ لَيْسَ عِنْدَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِحِجَارَةٍ وَ لَا عَلَى الْأَكَمَةِ الَّتِي عَلَيْهَا الْمَسْجِدُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كَانَ ثُمَّ خَلِيجَ يُصَلِّي عَبْدُاللّٰهِ عِنْدَهُ فِي بَطْنِهِ كُثُبٌ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ يُصَلِّي فَدَحَا فِيهِ السَّيْلُ بِالْبَطْحَاءِ حَتّٰى دَفَنَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُصَلِّي فِيهِ ۞

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (بھی) عمرہ یا حج ادا فرماتے تو (مقام) ذوالحلیفہ میں بھی اترتے تھے اور جب کسی غزوہ سے لوٹتے اور اس راہ میں (سے) ہو (کر آتے) یا حج یا عمرہ میں ہوتے تو وادی کے اندر اتر جاتے، پھر جب وادی کے گہراؤ سے اوپر آجاتے تو اونٹ کو اس بطحا میں بٹھلا دیتے جو وادی کے کنارے پر بجانب مشرق ہے، پس آخر شب میں وہیں آرام فرماتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی (یہ مقام جہاں آپ ﷺ استراحت فرماتے) اس مسجد کے پاس نہیں ہے جو پتھروں سے بنی ہے اور نہ اس ٹیلہ پر ہے جس کے اوپر مسجد ہے بلکہ اس جگہ ایک چشمہ تھا کہ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے اور اس کے اندر کچھ تودے (ریت کے) تھے، رسول اللہ ﷺ وہیں نماز پڑھتے تھے، پھر اس میں بطحا سے سیل بہہ کر آیا یہاں تک کہ وہ مقام جہاں سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نماز پڑھتے تھے پر ہو گیا۔

(۳۰۴) و حَدَّثَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى حَيْثُ الْمَسْجِدُ الصَّغِيرُ الَّذِي دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بِشَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَ قَدْ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَعْلَمُ الْمَكَانَ الَّذِي كَانَ صَلّٰى فِيهِ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ ثُمَّ عَنْ يَمِينِكَ حِينَ تَقُومُ فِي الْمَسْجِدِ تُصَلِّي وَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدُ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيقِ الْيُمْنٰى وَ أَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْمَسْجِدِ الْأَكْبَرِ رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ أَوْ نَحْوُ ذٰلِكَ ۞

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس مقام پر نماز پڑھی ہے جہاں چھوٹی مسجد ہے، جو اس مسجد کے قریب ہے جو روحاء کی بلندی پر ہے اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ اس مقام کو جانتے تھے جہاں نبی ﷺ نے نماز پڑھی ہے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ وہاں تمہارے داہنے طرف ہے جب تم مسجد میں نماز پڑھنے کے لیے کھڑے ہوتے ہو اور یہ مسجد راستے کے داہنے کنارے پر ہے جب کہ تم مکہ کی طرف جا رہے ہو، اس کے اور بڑی مسجد کے درمیان کم و بیش ایک پتھر پھینکنے کی دوری ہے۔

(۳۰۵) وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُصَلِّي إِلٰى ا لرَّقِ الَّذِي عِنْدَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مُنْصَرَفِ الرَّوْحَاءِ وَ ذٰلِكَ الْعِرْقُ انْتِهَاءُ طَرَفِهِ عَلٰى حَافَةِ الطَّرِيقِ دُونَ الْمَسْجِدِ الَّذِي بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْمُنْصَرَفِ وَ أَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ وَ قَدِ ابْتَنٰى ثَمَّ مَسْجِدٌ فَلَمْ يَكُنْ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ يُصَلِّي فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ كَانَ يَتْرُكُهُ عَنْ يَسَارِهِ وَ وَرَاءَهُ وَ يُصَلِّي أَمَامَهُ إِلَى الْعِرْقِ نَفْسِهِ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرُوحُ مِنَ الرَّوْحَاءِ فَلَا يُصَلِّي الظُّهْرَ حَتّٰى يَأْتِيَ ذٰلِكَ الْمَكَانَ فَيُصَلِّي فِيهِ الظُّهْرَ وَ إِذَا أَقْبَلَ مِنْ مَكَّةَ فَإِنْ مَرَّ بِهِ قَبْلَ الصُّبْحِ بِسَاعَةٍ أَوْ مِنْ آخِرِ السَّحَرِ عَرَّسَ حَتّٰى يُصَلِّيَ بِهَا الصُّبْحَ ۝

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس پہاڑی کے پاس (بھی) نماز پڑھا کرتے تھے جو روحاء کے آخری کنارے کے پاس ہے اور (مکہ کو جاتے ہوئے) اس پہاڑی کا کنارہ مسجد کے قریب روحاء کے آخری کنارے کے درمیان ہے اور اس جگہ ایک دوسری مسجد بنا دی گئی ہے، مگر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس مسجد میں نماز نہ پڑھتے تھے بلکہ اس کو اپنے پیچھے بائیں جانب چھوڑ دیتے تھے اور اس کے آگے (بڑھ کر) خاص پہاڑی کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے۔ اور سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ روحاء سے صبح کے وقت چلتے تھے، پھر ظہر کی نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ اس مقام پر پہنچ جاتے، پس وہیں ظہر کی نماز پڑھتے اور جب مکہ سے آتے تو اگر صبح سے کچھ پہلے یا آخر شب میں اس مقام پر پہنچتے تو وہیں ٹھہر جاتے یہاں تک کہ صبح کی نماز وہیں پڑھتے۔

(۳۰۶) وَ حَدَّثَ عَبْدُ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ تَحْتَ سَرْحَةٍ ضَخْمَةٍ دُونَ الرُّوَيْثَةِ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ وَ وَجَاهَ الطَّرِيقِ فِي مَكَانٍ بَطْحٍ سَهْلٍ حَتّٰى يُفْضِيَ مِنْ أَكَمَةِ دُوَيْنَ بَرِيدِ الرُّوَيْثَةِ بِمِيلَيْنِ وَ قَدِ انْكَسَرَ أَعْلَاهَا فَانْثَنٰى فِي جَوْفِهَا وَ هِيَ قَائِمَةٌ عَلٰى سَاقٍ وَ فِي سَاقِهَا كُثُبٌ كَثِيرَةٌ ۝

سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ (مقام) رویثہ کے قریب راستہ کے داہنی جانب اور راستہ کے سامنے کسی گھنے درخت کے نیچے کسی وسیع اور نرم مقام میں اترتے تھے، یہاں تک کہ آپ ﷺ اس ٹیلے سے جو بریدِ رویثہ سے قریب دو میل کے ہے، باہر آتے اور اس درخت کے اوپر کا حصہ ٹوٹ گیا ہے اور وہ درمیان سے دہرا ہو کر جڑ پر کھڑا ہے اور اس کی جڑ میں (ریت کے) بہت سے ٹیلے ہیں۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۳۰۷) وَ حَدَّثَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلّٰى فِي طَرَفِ تَلْعَةٍ مِنْ وَرَاءِ الْعَرْجِ وَ أَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى هَضْبَةٍ عِنْدَ ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ قَبْرَانِ أَوْ ثَلَاثَةٌ عَلَى الْقُبُورِ رَضَمٌ مِنْ حِجَارَةٍ عَنْ يَمِينِ الطَّرِيقِ عِنْدَ سَلَمَاتِ الطَّرِيقِ بَيْنَ أُولٰئِكَ السَّلَمَاتِ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَرُوحُ مِنَ الْعَرْجِ بَعْدَ أَنْ تَمِيلَ الشَّمْسُ بِالْهَاجِرَةِ فَيُصَلِّي الظُّهْرَ فِي ذٰلِكَ الْمَسْجِدِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نے اس ٹیلے کے کنارے پر (بھی) نماز پڑھی ہے جو (مقام) عرج کے پیچھے ہے، جب کہ تم (قریہ) ہضبہ کی طرف جا رہے ہو، اس مسجد کے پاس دو یا تین قبریں ہیں، قبروں پر پتھر (رکھے) ہیں (وہاں آپ ﷺ نے راستہ کی داہنی جانب راستہ کے پتھروں کے پاس نماز پڑھی ہے) انھیں پتھروں کے درمیان میں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ بعد اس کے کہ دوپہر کو سورج ڈھل جاتا، مقام عرج سے چلتے اور ظہر کی نماز اسی مسجد میں پڑھتے (مطلب یہ ہے کہ ان پتھروں کے درمیان اب مسجد بن چکی تھی)۔

(۳۰۸) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَزَلَ عِنْدَ سَرَحَاتٍ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ فِي مَسِيلٍ دُونَ هَرْشَى ذٰلِكَ الْمَسِيلُ لَاصِقٌ بِكُرَاعِ هَرْشَى بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الطَّرِيقِ قَرِيبٌ مِنْ غَلْوَةٍ وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ يُصَلِّي إِلٰى سَرْحَةٍ هِيَ أَقْرَبُ السَّرَحَاتِ إِلَى الطَّرِيقِ وَ هِيَ أَطْوَلُهُنَّ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس مسیل میں جو ہرشی (پہاڑ) کے قریب ہے راستہ کے داہنی جانب درختوں کے پاس اترے مسیل، ہرشی (پہاڑ) کے کنارے سے ملا ہوا ہے، اس کے اور راستہ کے درمیان قریباً ایک تیر کی مار کا فاصلہ ہے اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ اس درخت کے پاس نماز پڑھتے تھے، جو سب درختوں سے زیادہ راستہ کے قریب تھا اور ان سب سے زیادہ لمبا تھا۔

(۳۰۹) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ فِي الْمَسِيلِ الَّذِي فِي أَدْنَى مَرِّ الظَّهْرَانِ قِبَلَ الْمَدِينَةِ حِينَ يَهْبِطُ مِنَ الصَّفْرَاوَاتِ يَنْزِلُ فِي بَطْنِ ذٰلِكَ الْمَسِيلِ عَنْ يَسَارِ الطَّرِيقِ وَ أَنْتَ ذَاهِبٌ إِلٰى مَكَّةَ لَيْسَ بَيْنَ مَنْزِلِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ بَيْنَ الطَّرِيقِ إِلَّا رَمْيَةٌ بِحَجَرٍ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ اس مسیل پر (بھی) اترے تھے جو (مقام) مرالظہران کے اخیر میں مدینہ کی طرف ہے جبکہ کوئی شخص صفراوات (کے پہاڑوں) سے اترے، آپ ﷺ اس مسیل کے گھیر اؤ میں راستہ کی بائیں جانب، جب کہ تو مکہ کی طرف جا رہا ہو، نزول فرماتے تھے۔ رسول اللہ ﷺ کے اترنے کی جگہ اور راستہ کے درمیان صرف ایک پتھر کی مار کا فاصلہ ہے۔

(۳۱۰) قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْزِلُ بِذِي طُوًى وَ يَبِيتُ حَتّٰى يُصْبِحَ يُصَلِّي الصُّبْحَ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ وَ مُصَلّٰى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ لَيْسَ فِي الْمَسْجِدِ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ وَ لٰكِنْ أَسْفَلَ مِنْ ذٰلِكَ عَلٰى أَكَمَةٍ غَلِيظَةٍ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ (مقام) ذی طویٰ میں اترتے تھے اور رات کو وہیں رہتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور صبح کی نماز پڑھتے (یہ اس وقت) جب کہ آپ ﷺ مکہ تشریف لاتے، اور رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ ایک سخت ٹیلہ پر ہے نہ کہ اس مسجد میں، جو وہاں بنائی گئی ہے بلکہ اس سے نیچے اسی سخت ٹیلہ پر ہے۔

(۳۱۱) وَ أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يُحَدِّثُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَقْبَلَ فُرْضَتَيِ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجَبَلِ الطَّوِيلِ نَحْوَ الْكَعْبَةِ فَجَعَلَ الْمَسْجِدَ الَّذِي بُنِيَ ثَمَّ يَسَارَ الْمَسْجِدِ بِطَرَفِ الْأَكَمَةِ وَ مُصَلّٰى النَّبِيِّ ﷺ أَسْفَلَ مِنْهُ عَلَى الْأَكَمَةِ السَّوْدَاءِ تَدَعُ مِنَ الْأَكَمَةِ عَشَرَةَ أَذْرُعٍ أَوْ نَحْوَ هَا ثُمَّ تُصَلِّي مُسْتَقْبِلَ الْفُرْضَتَيْنِ مِنَ الْجَبَلِ الَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَ الْكَعْبَةِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی ﷺ اس پہاڑ کے دو کونوں کے سامنے آئے وہ کونا کہ جو اس پہاڑ اور بڑے پہاڑ کے درمیان کعبہ کی طرف ہے پھر آپ ﷺ نے اس مسجد کو جو وہاں بنائی گئی ہے، اس مسجد کی بائیں جانب چھوڑ دیا جو ٹیلہ کی طرف ہے اور نبی ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اس سے نیچے سیاہ ٹیلے کے اوپر ہے، ٹیلے سے دس گز یا اس کے قریب چھوڑ کر۔ پھر پہاڑ کے ان دونوں کونوں کی طرف جو تمہارے اور کعبہ کے درمیان ہیں منہ کر کے نماز پڑھو۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ سُتْرَةُ الإِمَامِ سُتْرَةُ مَنْ خَلْفَهُ

امام کا سترہ مقتدیوں کا (بھی) سترہ ہے

(۳۱۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ يَوْمَ الْعِيدِ أَمَرَ بِالْحَرْبَةِ فَتُوضَعُ بَيْنَ يَدَيْهِ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا وَالنَّاسُ وَرَاءَهُ وَ كَانَ يَفْعَلُ ذَلِكَ فِي السَّفَرِ فَمِنْ ثَمَّ اتَّخَذَهَا الأُمَرَاءُ ۞

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جب عید کے دن (نماز پڑھانے) نکلتے تو حکم دیتے کہ حربہ (چھوٹا نیزہ) آپ کے سامنے گاڑ دیا جائے اور آپ ﷺ اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھاتے اور لوگ آپ ﷺ کے پیچھے ہوتے اور سفر میں (بھی) آپ ﷺ یہی کیا کرتے تھے۔ اسی جگہ سے امراء نے اسے اختیار کر لیا ہے (یعنی برچھی اپنے پاس رکھنے کو اختیار کر لیا)۔

(۳۱۳) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمْ بِالْبَطْحَاءِ وَ بَيْنَ يَدَيْهِ عَنَزَةُ الظُّهْرَ رَكْعَتَيْنِ وَالْعَصْرَ رَكْعَتَيْنِ تَمُرُّ بَيْنَ يَدَيْهِ الْمَرْأَةُ وَالْحِمَارُ ۞

سیدنا ابوجحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے بطحاء میں لوگوں کو نماز پڑھائی۔ ظہر کی دو رکعت اور عصر کی دو رکعت، اس حالت میں کہ آپ ﷺ کے سامنے ایک نیزہ گڑا ہوا تھا اور آپ ﷺ کے سامنے سے عورتیں اور گدھے گزر رہے تھے۔

بَابُ قَدْرِ كَمْ يَنْبَغِي أَنْ يَكُونَ بَيْنَ الْمُصَلِّي وَالسُّتْرَةِ

نماز پڑھنے والے اور سترہ کے درمیان (زیادہ سے زیادہ) کتنا فاصلہ ہونا چاہیے؟

(۳۱٤) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُصَلَّى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ بَيْنَ الْجِدَارِ مَمَرُّ الشَّاةِ ۞

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے نماز پڑھنے کی جگہ اور دیوار کے درمیان ایک بکری کے گزر جانے کے بقدر فاصلہ ہوتا تھا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الْعَنَزَةِ

نیزہ کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنا (درست ہے)

(۳۱۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا خَرَجَ لِحَاجَتِهِ تَبِعْتُهُ أَنَا وَ غُلاَمٌ وَ مَعَنَا عُكَّازَةٌ أَوْ عَصًا أَوْ عَنَزَةٌ وَ مَعَنَا إِدَاوَةٌ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ حَاجَتِهِ نَاوَلْنَاهُ الإِدَاوَةَ ۞

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب قضائے حاجت کے لیے باہر تشریف لے جاتے تو میں اور ایک لڑکا آپ ﷺ کے پیچھے جاتے، ہمارے پاس ایک عکازہ (گانسی دار لکڑی) یا لاٹھی یا نیزہ ہوتا تھا اور ہمارے ساتھ ایک پانی کی چھاگل ہوگی تھی۔ پس جب آپ ﷺ اپنی حاجت سے فارغ ہوتے تو وہ چھاگل ہم آپ ﷺ کو دے دیتے۔

بَابُ الصَّلاَةِ إِلَى الأُسْطُوَانَةِ

ستون کی طرف منہ کر کے نماز پڑھنا درست ہے

(۳۱۶) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي عِنْدَ الأُسْطُوَانَةِ الَّتِي عِنْدَ الْمُصْحَفِ فَقُلْتُ يَا أَبَا مُسْلِمٍ أَرَاكَ تَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَ هَذِهِ الأُسْطُوَانَةِ قَالَ فَإِنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَحَرَّى الصَّلاَةَ عِنْدَهَا ۞

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (مسجد نبوی) میں اس ستون کے پاس نماز پڑھا کرتے تھے جو مصحف کے قریب تھا تو (ان سے) پوچھا گیا کہ کہ اے ابو مسلم! میں (یزید بن ابی عبیدہ) تمہیں دیکھتا ہوں کہ تم اس ستون کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش کیا کرتے ہو؟ تو انھوں نے کہا میں نے نبی ﷺ کو اس کے پاس نماز پڑھنے کی کوشش فرماتے دیکھا ہے۔

بَابُ الصَّلاَةِ بَيْنَ السَّوَارِي فِي غَيْرِ جَمَاعَةٍ

بغیر جماعت کے ستونوں کے درمیان نماز پڑھنا (درست ہے)

(۳۱۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ، حَدِيْثُ دُخُولِ النَّبِيِّ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ فَسَأَلْتُ بِلاَلاً حِينَ خَرَجَ مَا صَنَعَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ جَعَلَ عَمُودًا عَنْ يَسَارِهِ وَ عَمُودًا عَنْ يَمِينِهِ وَ ثَلاَثَةَ أَعْمِدَةٍ وَرَاءَهُ وَ كَانَ الْبَيْتُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَوْمَئِذٍ عَلَى سِتَّةِ أَعْمِدَةٍ ثُمَّ صَلَّى وَ فِي رِوَايَةٍ : عَمُودَيْنِ عَنْ يَمِينِهِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے کعبہ میں داخل ہونے کی حدیث بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کعبہ میں داخل ہوئے۔ میں نے سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے پوچھا (جب وہ باہر آگئے) کہ نبی ﷺ نے (کعبہ کے اندر) کیا کیا؟ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے ایک ستون کو اپنی بائیں جانب کر لیا اور ایک ستون کو اپنی داہنی جانب اور تین ستونوں کو پیچھے کر لیا اور نماز پڑھی اور اس وقت کعبہ چھ ستونوں پر (بنا ہوا) تھا۔ ایک دوسری روایت میں ہے (امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں) کہ دو ستونوں کو اپنی داہنی جانب کر لیا۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى الرَّاحِلَةِ وَالْبَعِيرِ وَالشَّجَرِ وَالرَّحْلِ

سواری، اونٹ، درخت اور کجاوہ کی طرف نماز پڑھنا

(۳۱۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ كَانَ يُعَرِّضُ رَاحِلَتَهُ فَيُصَلِّي إِلَيْهَا قُلْتُ أَفَرَأَيْتَ إِذَا هَبَّتِ الرِّكَابُ قَالَ كَانَ يَأْخُذُ هَذَا الرَّحْلَ فَيَعْدِلُهُ فَيُصَلِّي إِلَى آخِرَتِهِ أَوْ قَالَ مُؤَخَّرِهِ وَ كَانَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُهُ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ اپنی سواری کو چوڑائی میں بٹھا دیتے تھے اور اس کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھتے تھے (عبیداللہ راوی نے نافع راوی سے پوچھا) کہ جب سواریاں چرنے کے لیے چلی جاتیں (تو پھر آپ ﷺ کیا کرتے تھے؟) وہ بولے کہ آپ ﷺ کجاوے کو لے لیتے تھے پھر اس کے پچھلے حصے کی طرف یا (یہ کہا کہ) اس کے آخری حصے کی طرف نماز پڑھ لیتے تھے اور ابن عمر رضی اللہ عنہ بھی یہی کرتے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ إِلَى السَّرِيرِ

تخت یا چارپائی کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھنا (درست ہے)

(۳۱۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعَدَلْتُمُونَا بِالْكَلْبِ وَالْحِمَارِ لَقَدْ رَأَيْتُنِي مُضْطَجِعَةً عَلَى السَّرِيرِ فَيَجِيءُ النَّبِيُّ ﷺ فَيَتَوَسَّطُ السَّرِيرَ فَيُصَلِّي فَأَكْرَهُ أَنْ أُسَنِّحَهُ فَأَنْسَلُّ مِنْ قِبَلِ رِجْلَيِ السَّرِيرِ حَتَّى أَنْسَلَّ مِنْ لِحَافِي *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کیا تم لوگوں نے ہمیں کتے اور گدھے کے برابر کر دیا؟ بے شک میں نے اپنے آپ کو چارپائی پر لیٹا ہوا دیکھا اور نبی ﷺ تشریف لاتے تھے تو چارپائی کے بیچ میں (کھڑے ہو کر) نماز پڑھتے اور میں اس بات کو برا جانتی تھی کہ (نماز میں) آپ ﷺ کے سامنے رہوں پس میں چارپائی کے پایوں کی طرف نکل جاتی یہاں تک کہ اپنے لحاف سے باہر ہو جاتی۔

بَابُ يَرُدُّ الْمُصَلِّي مَنْ مَرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ

نمازی، اپنے سامنے سے گزرنے والے کو واپس کر دے

(۳۲۰) عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ يُصَلِّي فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ شَابٌّ مِنْ بَنِي أَبِي مُعَيْطٍ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَدَفَعَ أَبُوسَعِيدٍ فِي صَدْرِهِ فَنَظَرَ الشَّابُّ فَلَمْ يَجِدْ مَسَاغًا إِلاَّ بَيْنَ يَدَيْهِ فَعَادَ لِيَجْتَازَ فَدَفَعَهُ أَبُوسَعِيدٍ أَشَدَّ مِنَ الأُولَى فَنَالَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ ثُمَّ دَخَلَ عَلَى مَرْوَانَ فَشَكَا إِلَيْهِ مَا لَقِيَ مِنْ أَبِي سَعِيدٍ وَ دَخَلَ أَبُو سَعِيدٍ خَلْفَهُ عَلَى مَرْوَانَ فَقَالَ مَا لَكَ وَ لِابْنِ أَخِيكَ يَا أَبَا سَعِيدٍ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ إِذَا صَلَّى أَحَدُكُمْ إِلَى شَيْءٍ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَأَرَادَ أَحَدٌ أَنْ يَجْتَازَ بَيْنَ يَدَيْهِ فَلْيَدْفَعْهُ فَإِنْ أَبَى فَلْيُقَاتِلْهُ فَإِنَّمَا هُوَ شَيْطَانٌ ۔

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جمعہ کے دن کسی چیز کی طرف (منہ کر کے) نماز پڑھ رہے تھے جو ان کو لوگوں سے چھپاتی تھی پس ایک جوان نے جو (قبیلہ) بنی ابی معیط سے تھا، یہ چاہا کہ ان کے آگے سے نکل جائے تو سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے اس کے سینہ میں دھکا دیا، پس اس جوان نے کوئی سبیل نکلنے کی، سوائے ان کے آگے کے نہ دیکھی تو پھر اس نے چاہا کہ نکل جائے۔ پس ابو سعید رضی اللہ عنہ نے پہلے سے زیادہ سخت اسے دھکا دیا، اس پر اس نے ابو سعید رضی اللہ عنہ کی بے حرمتی کی۔ اس کے بعد وہ مروان کے پاس گیا اور ابو سعید رضی اللہ عنہ سے جو معاملہ ہوا تھا اس کی مروان سے شکایت کی اور اس کے پیچھے (پیچھے) ابو سعید رضی اللہ عنہ (بھی) مروان کے پاس گئے تو مروان نے کہا کہ اے ابو سعید! تمہارا اور تمہارے بھائی کے بیٹے کا کیا معاملہ ہے؟ ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی ایسی چیز کی طرف نماز پڑھ رہا ہو جو اسے لوگوں سے چھپائے پھر کوئی شخص اس کے سامنے سے نکلنا چاہے تو اسے چاہیے کہ اسے ہٹا دے اور اگر وہ نہ مانے تو اس سے لڑے، اس لیے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کہ وہ شیطان ہی ہے۔

بَابُ إِثْمِ الْمَارِّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي

نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والے کا گناہ

(۳۲۱) عَنْ أَبِي جُهَيْمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «لَوْ يَعْلَمُ الْمَارُّ بَيْنَ يَدَيِ الْمُصَلِّي مَاذَا عَلَيْهِ مِنَ الإِثْمِ لَكَانَ أَنْ يَقِفَ أَرْبَعِينَ خَيْرًا لَهُ مِنْ أَنْ يَمُرَّ بَيْنَ يَدَيْهِ» قَالَ الرَّاوِي: لاَ أَدْرِي أَ قَالَ أَرْبَعِينَ يَوْمًا أَوْ شَهْرًا أَوْ سَنَةً *

سیدنا ابو جہیم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر نماز پڑھنے والے کے سامنے سے گزرنے والا یہ جان لیتا کہ اس پر کس قدر گناہ ہے، تو بے شک اسے چالیس ..... تک کھڑا رہنا بھلا معلوم ہوتا اس بات سے کہ اس کے سامنے سے نکل جائے۔" (ابو نضر) راوئ حدیث کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ چالیس دن کہا یا چالیس مہینے یا چالیس برس۔

بَابُ الصَّلاَةِ خَلْفَ النَّائِمِ

سوئے ہوئے آدمی کے پیچھے نماز پڑھنا

(۳۲۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَ أَنَا رَاقِدَةٌ مُعْتَرِضَةٌ عَلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يُوتِرَ أَيْقَظَنِي فَأَوْتَرْتُ -

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نماز پڑھ رہے ہوتے تھے اور میں عرض کے بل آپ ﷺ کے سامنے بستر پر سو رہی ہوتی تھی۔ پس جب آپ ﷺ وتر پڑھنے کا ارادہ فرماتے تو مجھے جگا دیتے تو میں بھی وتر پڑھ لیتی۔

بَابُ إِذَا حَمَلَ جَارِيَةً صَغِيرَةً عَلَى عُنُقِهِ فِي الصَّلاَةِ

اگر حالت نماز میں کسی چھوٹی لڑکی کو اپنی گردن پر اٹھائے (تو کچھ مضائقہ نہیں)

(۳۲۳) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي وَ هُوَ حَامِلٌ أُمَامَةَ بِنْتَ زَيْنَبَ بِنْتِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ لِأَبِي الْعَاصِ بْنِ رَبِيعَةَ بْنِ عَبْدِ شَمْسٍ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَهَا وَ إِذَا قَامَ حَمَلَهَا *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابو قتادہ انصاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نماز پڑھتے تھے اور آپ ﷺ (اسی حالت میں) ابوالعاص بن ربیعہ بن عبدالشمس کی بیٹی امامہ بنت زینب، بنت رسول اللہ ﷺ کو اٹھائے ہوتے تھے، پھر جب سجدہ کرتے تو ان کو اتار دیتے اور جب کھڑے ہوتے تو ان کو اٹھا لیتے۔ (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی، امامہ نواسی اور ابوالعاص داماد تھے)۔

بَابُ الْمَرْأَةِ تَطْرَحُ عَنِ الْمُصَلِّي شَيْئًا مِنَ الْأَذَى

(کیا جائز ہے کہ) عورت نماز پڑھنے والے (کے جسم) سے ناپاکی کی کوئی چیز ہٹا دے؟

(٣٢٤) حَدِيْثُ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى قُرَيْشٍ يَوْمَ وَضَعُوْا عَلَيْهِ السَّلَى نَقَدَّمَ وَ قَالَ هُنَا فِي آخِرِهِ سُحِبُوْا إِلَى الْقَلِيْبِ قَلِيْبِ بَدْرٍ ثُمَّ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ « وَ أُتْبِعَ أَصْحَابُ الْقَلِيْبِ لَعْنَةً »

سیدنا عبداللہ بن مسعود کی حدیث، نبی ﷺ کی قریش پر بددعا کرنے کے بارے میں، جو کہ آپ ﷺ نے قریش پر اس دن کی تھی جس دن انھوں نے آپ پر اوجھڑی رکھ دی تھی، پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث: ۱۷۸) اور اس روایت میں اتنا زیادہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد وہ گھسیٹ کر بدر کے کنویں میں ڈال دیے گئے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس کنویں والوں پر لعنت کی گئی ہے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ

نماز کے اوقات کا بیان

بَابُ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ وَفَضْلِهَا

نماز کے اوقات اور ان کی فضیلت (کا بیان)

(۳۲۵) عَنْ أَبِي مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ وَ قَدْ أَخَّرَ الصَّلَاةَ يَوْمًا وَ هُوَ بِالْعِرَاقِ فَقَالَ مَا هٰذَا يَا مُغِيرَةُ أَلَيْسَ قَدْ عَلِمْتَ أَنَّ جِبْرِيلَ عَلَيْهِ السَّلَامُ نَزَلَ فَصَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ صَلّٰى فَصَلّٰى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ ثُمَّ قَالَ بِهٰذَا أُمِرْتُ ۞

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کے پاس گئے، جبکہ وہ عراق میں تھے اور ایک دن نماز میں تاخیر ہو گئی تھی، کہا کہ اے مغیرہ! (تم نے) یہ کیا کیا؟ تم نہیں جانتے کہ (ایک دن) جبریل علیہ السلام تشریف لائے ہوئے اور انھوں نے نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے (بھی) پڑھی، پھر (دوسری) نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی، پھر (تیسری) نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی، پھر (چوتھی) نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی، پھر (پانچویں) نماز پڑھی تو رسول اللہ ﷺ نے بھی پڑھی، پھر جبریل علیہ السلام نے کہا کہ مجھے اسی طرح حکم ہوا ہے۔

بَابٌ : الصَّلَاةُ كَفَّارَةٌ

نماز (گناہوں) کا کفارہ ہے

(۳۲۶) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ قُلْتُ أَنَا كَمَا قَالَهُ قَالَ إِنَّكَ عَلَيْهِ أَوْ عَلَيْهَا لَجَرِيءٌ قُلْتُ فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَ مَالِهِ وَ وَلَدِهِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصَّوْمُ وَالصَّدَقَةُ وَالْأَمْرُ وَالنَّهْيُ قَالَ لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ وَ لٰكِنِ الْفِتْنَةُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَا يَمُوجُ الْبَحْرُ قَالَ لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْهَا بَأْسٌ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَ بَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا قَالَ أَيُكْسَرُ أَمْ يُفْتَحُ قَالَ يُكْسَرُ قَالَ إِذًا لَا يُغْلَقَ أَبَدًا قُلْنَا أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ الْبَابَ قَالَ نَعَمْ كَمَا أَنَّ دُونَ الْغَدِ اللَّيْلَةَ إِنِّي حَدَّثْتُهُ بِحَدِيثٍ لَيْسَ بِالْأَغَالِيطِ فَسُئِلَ مَنِ الْبَابُ فَقَالَ عُمَرُ ۞

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ وہ لوگ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے تو انھوں نے کہا کہ فتنہ کے بارے میں رسول اللہ ﷺ کی حدیث تم میں سے کسے یاد ہے؟ میں نے کہا کہ مجھے (بالکل اسی طرح) یاد ہے جیسا کہ آپ ﷺ نے فرمایا۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ پھر بیان کیجیے تو میں نے کہا کہ آدمی کا وہ فتنہ جو اس کی بیوی اور اس کے مال اور اولاد میں ہوتا ہے نماز، روزہ، صدقہ اور امر (بالمعروف) اور نہی (عن المنکر) اس کو مٹا دیتا ہے۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں یہ نہیں (پوچھنا) چاہتا بلکہ وہ فتنہ جو دریا کی طرح موج زن ہوگا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے امیر المومنین! اس فتنہ سے آپ کو کچھ خوف نہیں کیونکہ آپ (رضی اللہ عنہ) کے اور اس کے درمیان ایک بند دروازہ ہے۔ امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا اچھا: وہ دروازہ توڑ ڈالا جائے گا یا کھولا جائے گا؟ تو سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ توڑ ڈالا جائے گا۔ پھر امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے کہا تو پھر (وہ دروازہ) کبھی بند نہ ہو گا۔ سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازے کو جانتے تھے؟ انھوں نے کہا ہاں (اس طرح جانتے تھے) جیسے (تم جانتے ہو) کہ دن کے بعد رات ہوگی۔ (سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ) نے وہ حدیث بیان کی جو غلط نہ تھی۔ پس ان سے (دروازے کا) پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ دروازہ "امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ تھے۔"

(۳۲۷) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا أَصَابَ مِنَ امْرَأَةٍ قُبْلَةً فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَأَخْبَرَهُ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ ﴿ أَقِمِ الصَّلَاةَ طَرَفَيِ النَّهَارِ وَزُلَفًا مِنَ اللَّيْلِ إِنَّ الْحَسَنَاتِ يُذْهِبْنَ السَّيِّئَاتِ ﴾ فَقَالَ الرَّجُلُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! أَلِي هٰذَا قَالَ لِجَمِيعِ أُمَّتِي كُلِّهِمْ ۞

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے کسی (اجنبی) عورت کو بوسہ دے دیا پھر وہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نبی ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور آپ ﷺ سے بیان کیا تو اللہ بزرگ و برتر نے یہ آیت نازل فرما دی: "نماز کو دن کے سروں میں اور کچھ رات گئے قائم کرو بے شک نیکیاں برائیوں کو مٹا دیتی ہیں۔" تو وہ شخص بولا کہ اللہ کے رسول! کیا یہ میرے ہی لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ "میری تمام امت کے لیے ہے۔"

(۳۲۸) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا مِنْ أُمَّتِي ۞

ایک اور روایت میں ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے مروی ہے: "میری امت میں سے ہر ایک (صغیرہ گناہ کا) کام کرنے والے کے لیے (یہ کفارہ) ہے۔"

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ لِوَقْتِهَا

نماز، اس کے وقت (معین) پر پڑھنے کی فضیلت

(۳۲۹) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَيُّ الْعَمَلِ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ قَالَ الصَّلَاةُ عَلَى وَقْتِهَا قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ ثُمَّ بِرُّ الْوَالِدَيْنِ قَالَ ثُمَّ أَيٌّ قَالَ الْجِهَادُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ قَالَ حَدَّثَنِي بِهِنَّ وَ لَوِ اسْتَزَدْتُهُ لَزَادَنِي ۞

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ اللہ کے نزدیک کونسا عمل زیادہ محبوب ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نماز، جو اپنے وقت پر (پڑھی گئی) ہو۔" میں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کونسا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کے بعد والدین کی اطاعت کرنا۔" میں نے پھر پوچھا کہ اس کے بعد کونسا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ کی راہ میں جہاد کرنا۔" سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے مجھ سے اسی قدر بیان فرمایا اور اگر میں آپ ﷺ سے زیادہ پوچھتا تو آپ ﷺ زیادہ بیان فرماتے۔

بَابُ الصَّلَوَاتُ الْخَمْسُ كَفَّارَةٌ

پانچوں نمازیں گناہوں کا کفارہ ہیں

(۳۳۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ « أَرَأَيْتُمْ لَوْ أَنَّ نَهَرًا بِبَابِ أَحَدِكُمْ يَغْتَسِلُ فِيهِ كُلَّ يَوْمٍ خَمْسًا مَا تَقُولُ ذَلِكَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ ؟ قَالُوا لَا يُبْقِي مِنْ دَرَنِهِ شَيْئًا قَالَ ؟ فَذَلِكَ مَثَلُ الصَّلَوَاتِ الْخَمْسِ يَمْحُو اللّٰهُ بِهِ الْخَطَايَا ؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: "اگر تم میں سے کسی کے دروازہ پر کوئی نہر بہتی ہو کہ وہ اس میں ہر روز پانچ مرتبہ نہاتا ہو تو تم کیا کہتے ہو کہ یہ (نہانا) اس کے میل کچیل کو باقی رکھے گا؟" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کی کہ یہ اس کے میل کچیل میں سے کچھ بھی باقی نہ رکھے گا۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "پانچوں نمازوں کی یہی مثال ہے، اللہ ان کے ذریعہ سے گناہوں کو مٹا دیتا ہے۔"

بَاب الْمُصَلِّي يُنَاجِي رَبَّهُ عَزَّوَجَلَّ

نماز پڑھنے والا اپنے رب سے مناجات کرتا ہے

(۳۳۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَ لَا يَبْسُطُ ذِرَاعَيْهِ كَالْكَلْبِ وَ إِذَا بَزَقَ فَلَا يَبْزُقَنَّ بَيْنَ يَدَيْهِ وَ لَا عَنْ يَمِينِهِ فَإِنَّهُ يُنَاجِي رَبَّهُ ؟

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سجدوں میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنے دونوں ہاتھ کتے کی طرح نہ بچھا دے اور جب تھوکے تو چاہیے اپنے آگے نہ تھوکے اور نہ اپنی داہنی جانب، اس لیے کہ وہ اپنے پروردگار سے مناجات کرتا ہے۔"

بَابٌ : الْإِبْرَادُ بِالظُّهْرِ فِي شِدَّةِ الْحَرِّ

گرمی کی شدت میں ظہر کو ٹھنڈا کر کے پڑھنا

(۳۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ ؟ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ فَإِنَّ شِدَّةَ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ وَاشْتَكَتِ النَّارُ إِلَى رَبِّهَا فَقَالَتْ يَا رَبِّ أَكَلَ بَعْضِي بَعْضًا فَأَذِنَ لَهَا بِنَفَسَيْنِ نَفَسٍ فِي الشِّتَاءِ وَ نَفَسٍ فِي الصَّيْفِ فَهُوَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الْحَرِّ وَ أَشَدُّ مَا تَجِدُونَ مِنَ الزَّمْهَرِيرِ ؟

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب گرمی زیادہ بڑھ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جائے تو نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھا کرو، اس لیے کہ گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے (ہوتی) ہے اور جہنم نے اپنے پروردگار سے شکایت کی اور کہا کہ اے میرے پروردگار! میرے ایک حصہ نے دوسرے حصہ کو کھالیا تو اللہ تعالیٰ نے اسے دو مرتبہ سانس لینے کی اجازت دی، ایک سانس کی سردی میں اور ایک سانس کی گرمی میں۔ اور وہی سخت گرمی ہے جس کو تم محسوس کرتے ہو اور سخت سردی ہے جسے تم پاتے ہو۔"

(۳۳۳) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي سَفَرٍ فَأَرَادَ الْمُؤَذِّنُ أَنْ يُؤَذِّنَ لِلظُّهْرِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَبْرِدْ ثُمَّ أَرَادَ أَنْ يُؤَذِّنَ فَقَالَ لَهُ أَبْرِدْ حَتّٰى رَأَيْنَا فَيْءَ التُّلُولِ (وَ قَالَ شِدَّةُ الْحَرِّ مِنْ فَيْحِ جَهَنَّمَ فَإِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ فَأَبْرِدُوا بِالصَّلَاةِ)

سیدنا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ساتھ تھے، موذن نے چاہا کہ ظہر کی اذان دے تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "ٹھنڈا ہونے دو۔" پھر اس نے چاہا کہ اذان دے تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "ٹھنڈا ہونے دو۔" یہاں تک کہ ہم نے ٹیلوں کا سایہ دیکھا۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "گرمی کی شدت جہنم کے جوش سے (ہوتی) ہے، لہٰذا جب گرمی کی شدت ہو جائے تو (ظہر کی) نماز کو ٹھنڈا کر کے پڑھو۔"

بَابٌ : وَقْتُ الظُّهْرِ عِنْدَ الزَّوَالِ

ظہر کا وقت زوال کے وقت سے (شروع ہوتا) ہے

(۳۳٤) عن أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ حِينَ زَاغَتِ الشَّمْسُ فَصَلَّى الظُّهْرَ فَقَامَ عَلَى الْمِنْبَرِ فَذَكَرَ السَّاعَةَ فَذَكَرَ أَنَّ فِيهَا أُمُورًا عِظَامًا ثُمَّ قَالَ مَنْ أَحَبَّ أَنْ يَسْأَلَ عَنْ شَيْءٍ فَلْيَسْأَلْ فَلَا تَسْأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إِلَّا أَخْبَرْتُكُمْ مَا دُمْتُ فِي مَقَامِي هٰذَا فَأَكْثَرُ النَّاسُ فِي الْبُكَاءِ وَ أَكْثَرُ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَقَامَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ حُذَافَةَ السَّهْمِيُّ فَقَالَ مَنْ أَبِي ؟ قَالَ أَبُوكَ حُذَافَةُ ۔ ثُمَّ أَكْثَرَ أَنْ يَقُولَ سَلُونِي فَبَرَكَ عُمَرُ عَلَى رُكْبَتَيْهِ فَقَالَ رَضِينَا بِاللّٰهِ رَبًّا وَ بِالْإِسْلَامِ دِينًا وَ بِمُحَمَّدٍ نَبِيًّا فَسَكَتَ ثُمَّ قَالَ عُرِضَتْ عَلَيَّ الْجَنَّةُ وَالنَّارُ آنِفًا فِي عُرْضِ هٰذَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْحَائِطِ فَلَمْ أَرَ كَالْخَيْرِ وَالشَّرِّ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) رسول اللہ ﷺ جب آفتاب ڈھل گیا، باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ نے ظہر کی نماز پڑھی۔ پھر آپ ﷺ منبر پر کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے قیامت کا ذکر کیا اور بیان فرمایا: "اس میں بڑے بڑے حوادث ہوں گے۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کچھ پوچھنا چاہے وہ پوچھے، تم مجھ سے جو بات پوچھو گے میں تمہیں بتا دوں گا جب تک کہ اپنے اس مقام پر ہوں۔" تو لوگ بہت زیادہ روئے اور آپ ﷺ نے کئی بار فرمایا: "مجھ سے پوچھو۔" پھر سیدنا عبداللہ بن حذافہ سہمی رضی اللہ عنہ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے پوچھا کہ میرا باپ کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارا باپ حذافہ ہے۔" پھر آپ بار بار یہ فرمانے لگے کہ "مجھ سے پوچھو۔" تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ اپنے گھٹنوں کے بل بیٹھ گئے اور کہنے لگے: "ہم اللہ جل جلالہ کے رب ہونے، اسلام کے دین ہونے اور محمد ﷺ کے پیغمبر ہونے سے خوش ہیں۔" پس آپ ﷺ خاموش ہو گئے۔ اس کے بعد فرمایا کہ جنت اور دوزخ میرے سامنے ابھی اس دیوار کے گوشے میں پیش کی گئی ہے، ایسی عمدہ چیز (جیسی جنت ہے) اور ایسی بری چیز (جیسی دوزخ ہے) کبھی نہیں دیکھی۔"

(۳۳۵) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الصُّبْحَ وَ أَحَدُنَا يَعْرِفُ جَلِيسَهُ وَ يَقْرَأُ فِيهَا مَا بَيْنَ السِّتِّينَ إِلَى الْمِائَةِ وَ يُصَلِّي الظُّهْرَ إِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ وَالْعَصْرَ وَ أَحَدُنَا يَذْهَبُ إِلَى أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجَعَ وَالشَّمْسُ حَيَّةٌ وَ نَسِيتُ مَا قَالَ فِي الْمَغْرِبِ وَ لَا يُبَالِي بِتَأْخِيرِ الْعِشَاءِ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ ثُمَّ قَالَ إِلَى شَطْرِ اللَّيْلِ *

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ صبح کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ ہم میں سے ہر ایک اپنے پاس بیٹھنے والے کو پہچان لیتا تھا، اس میں ساٹھ آیتوں اور سو آیتوں کے درمیان قراءت کرتے تھے اور ظہر کی نماز جب آفتاب ڈھل جاتا تھا، پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ ہم میں سے کوئی مدینہ کے کنارے تک جا کر لوٹ آتا لیکن سورج کی دھوپ ابھی تیز ہوتی۔ راوی (ابو منہال) کہتے ہیں اور مغرب کے بارے میں جو کچھ کہا تھا میں بھول گیا اور عشاء کی تاخیر میں تہائی رات تک آپ ﷺ کچھ پروا نہ کرتے تھے۔ اس کے بعد (راوی نے) کہا کہ نصف شب تک۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ تَأْخِيرِ الظُّهْرِ إِلَى الْعَصْرِ

بغیر کسی عذر کے ظہر کی نماز کو عصر کے وقت تک مؤخر کر دینا

(۳۳۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِالْمَدِينَةِ سَبْعًا وَ ثَمَانِيًا الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ میں ظہر اور عصر کی آٹھ رکعات اور مغرب و عشاء کی سات رکعات (ایک ساتھ) پڑھیں۔

بَابٌ : وَقْتُ الْعَصْرِ

عصر کا وقت (کس وقت ہوتا ہے؟)

(۳۳۷) حَدِيثُ أَبِي بَرْزَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي ذِكْرِ الصَّلَوَاتِ تَقَدَّمَ قَرِيبًا وَ قَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ لَمَّا ذَكَرَ الْعِشَاءَ : وَ كَانَ يَكْرَهُ النَّوْمَ قَبْلَهَا وَالْحَدِيثَ بَعْدَهَا ۞

سیدنا ابو برزہ رضی اللہ عنہ کی اوقات نماز والی حدیث قریب ہی گزری ہے (دیکھیں حدیث ۳۳۵) اس میں عصر کا وقت بتایا گیا ہے) اور اس روایت میں (ابو برزہ رضی اللہ عنہ) عشاء کا ذکر کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ "اور عشاء کی نماز سے پہلے سونے کو اور اس کے بعد بات کرنے کو برا جانتے تھے" (اور اس کے بعد پوری حدیث بیان کی)۔

(۳۳۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْعَصْرَ ثُمَّ يَخْرُجُ الْإِنْسَانُ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ فَيَجِدُهُمْ يُصَلُّونَ الْعَصْرَ ۞

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم عصر کی نماز پڑھ چکے ہوتے تھے، اس کے بعد کوئی آدمی بنی عمرو بن عوف (کے قبیلے) تک جاتا تو انھیں نماز عصر پڑھتے ہوئے پاتا۔

(۳۳۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي الْعَصْرَ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ حَيَّةٌ فَيَذْهَبُ الذَّاهِبُ إِلَى الْعَوَالِي فَيَأْتِيهِمْ وَالشَّمْسُ مُرْتَفِعَةٌ وَ بَعْضُ الْعَوَالِي مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى أَرْبَعَةِ أَمْيَالٍ أَوْ نَحْوِهِ ۞

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عصر کی نماز ایسے وقت پڑھتے تھے کہ آفتاب بلند اور تیز ہوتا تھا، پھر جانے والا عوالی (مدینہ کی نواحی بستیوں) تک جاتا تھا اور ان لوگوں کے پاس ایسے وقت پہنچ جاتا کہ آفتاب بلند ہوتا تھا اور عوالی کے بعض مقامات مدینہ سے چار میل پر یا اس کے قریب ہیں۔

بَابُ مَنْ فَاتَتْهُ الْعَصْرُ

اس شخص کا گناہ جس کی نماز عصر جاتی رہے

(۳٤۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الَّذِي تَفُوْتُهُ صَلَاةُ الْعَصْرِ كَأَنَّمَا وُتِرَ أَهْلُهُ وَ مَالُهُ «

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص جس کی نماز عصر جاتی رہے، ایسا ہے گویا کہ اس کے اہل و مال ہلاک ہو گئے۔"

بَاب مَنْ تَرَكَ الْعَصْرَ

اس شخص کا گناہ جو (عمداً) نماز عصر کو چھوڑ دے

(۳٤۱) عَنْ بُرَيْدَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ فِي غَزْوَةٍ فِي يَوْمٍ ذِي غَيْمٍ بَكِّرُوا بِصَلَاةِ الْعَصْرِ فَإِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ تَرَكَ صَلَاةَ الْعَصْرِ فَقَدْ حَبِطَ عَمَلُهُ «

سیدنا بریدہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے کسی غزوہ میں بارش والے دن کہا کہ نماز عصر جلدی پڑھو، اس لیے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ہے: "جو شخص عصر کی نماز چھوڑ دے تو یقیناً اس کا (نیک) عمل ضائع ہو جاتا ہے۔"

بَابُ فَضْلُ صَلَاةِ الْعَصْرِ

نماز عصر کی فضیلت (کا بیان)

(۳٤۲) عَنْ جَرِيرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَنَظَرَ إِلَى الْقَمَرِ لَيْلَةً يَعْنِي الْبَدْرَ فَقَالَ « إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ رَبَّكُمْ كَمَا تَرَوْنَ هٰذَا الْقَمَرَ لَا تُضَامُّوْنَ فِي رُؤْيَتِهِ فَإِنِ اسْتَطَعْتُمْ أَنْ لَا تُغْلَبُوا عَلَى صَلَاةٍ قَبْلَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ غُرُوبِهَا فَافْعَلُوا ثُمَّ قَرَأَ ﴿ وَ سَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ قَبْلَ طُلُوعِ الشَّمْسِ وَ قَبْلَ الْغُرُوبِ ﴾ »

سیدنا جریر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ آپ ﷺ نے چاند کی طرف نظر کی اور فرمایا کہ بے شک تم اپنے پروردگار کو اسی طرح دیکھو گے جیسے اس چاند کو دیکھ رہے ہو۔ اس کے دیکھنے میں وقت، تکلیف یا مشکل محسوس نہ کرو گے۔ لہٰذا اگر تم یہ کر سکتے ہو کہ آفتاب کے طلوع و غروب سے پہلے کی نماز پر (شیطان سے) مغلوب نہ ہو تو کر لو۔ پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت فرمائی: "پس آفتاب کے طلوع و غروب ہونے سے پہلے اپنے پروردگار کی تعریف کے ساتھ پاکی بیان کرو۔"

(٣٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ « يَتَعَاقَبُونَ فِيكُمْ مَلَائِكَةٌ بِاللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةٌ بِالنَّهَارِ وَ يَجْتَمِعُونَ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ وَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ يَعْرُجُ الَّذِينَ بَاتُوا فِيكُمْ فَيَسْأَلُهُمْ وَ هُوَ أَعْلَمُ بِهِمْ كَيْفَ تَرَكْتُمْ عِبَادِي فَيَقُولُونَ تَرَكْنَاهُمْ وَ هُمْ يُصَلُّونَ وَ أَتَيْنَاهُمْ وَ هُمْ يُصَلُّونَ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کچھ فرشتے رات کو تمہارے پاس یکے بعد دیگرے آتے ہیں اور کچھ فرشتے دن کو اور یہ سب فجر اور عصر کی نماز میں جمع ہو جاتے ہیں۔ پھر جو فرشتے رات کو تمہارے پاس رہے ہیں (آسمان پر) چڑھ جاتے ہیں، تو ان سے ان کا پروردگار پوچھتا ہے، حالانکہ وہ خود اپنے بندوں سے خوب واقف ہے، کہ تم نے میرے بندوں کو کس حال میں چھوڑا ہے؟ وہ کہتے ہیں کہ ہم نے انھیں نماز پڑھتے ہوئے چھوڑا اور (جب) ہم ان کے پاس پہنچے تھے (تب بھی) وہ نماز پڑھ رہے تھے۔"

بَاب مَنْ أَدْرَكَ رَكْعَةً مِنَ الْعَصْرِ قَبْلَ الْغُرُوبِ

جو شخص غروب (آفتاب) سے پہلے عصر کی ایک رکعت پالے (تو گویا کہ اسے پوری نماز مل گئی)

(٣٤٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ «إِذَا أَدْرَكَ أَحَدُكُمْ سَجْدَةً مِنْ صَلَاةِ الْعَصْرِ قَبْلَ أَنْ تَغْرُبَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلَاتَهُ وَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

إِذَا أَدْرَكَ سَجْدَةً مِنْ صَلاَةِ الصُّبْحِ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ فَلْيُتِمَّ صَلاَتَهُ »

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص نماز عصر کی ایک رکعت آفتاب کے غروب ہونے سے پہلے پالے تو اسے چاہیے کہ اپنی نماز پوری کرلے اور جب نماز فجر کی ایک رکعت طلوع آفتاب سے پہلے پالے تو اسے (بھی) چاہیے کہ اپنی نماز پوری کرلے۔

(٣٤٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ « إِنَّمَا بَقَاؤُكُمْ فِيمَا سَلَفَ قَبْلَكُمْ مِنَ الأُمَمِ كَمَا بَيْنَ صَلاَةِ الْعَصْرِ إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ أُوتِيَ أَهْلُ التَّوْرَاةِ التَّوْرَاةَ فَعَمِلُوا حَتَّى إِذَا انْتَصَفَ النَّهَارُ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِيَ أَهْلُ الإِنْجِيلِ الإِنْجِيلَ فَعَمِلُوا إِلَى صَلاَةِ الْعَصْرِ ثُمَّ عَجَزُوا فَأُعْطُوا قِيرَاطًا قِيرَاطًا ثُمَّ أُوتِينَا الْقُرْآنَ فَعَمِلْنَا إِلَى غُرُوبِ الشَّمْسِ فَأُعْطِينَا قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ فَقَالَ أَهْلُ الْكِتَابَيْنِ أَيْ رَبَّنَا أَعْطَيْتَ هٰؤُلاَءِ قِيرَاطَيْنِ قِيرَاطَيْنِ وَ أَعْطَيْتَنَا قِيرَاطًا قِيرَاطًا وَ نَحْنُ كُنَّا أَكْثَرَ عَمَلاً قَالَ قَالَ اللّٰهُ عَزَّوَجَلَّ هَلْ ظَلَمْتُكُمْ مِنْ أَجْرِكُمْ مِنْ شَيْءٍ قَالُوا لاَ قَالَ فَهُوَ فَضْلِي أُوتِيهِ مَنْ أَشَاءُ »

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ فرماتے تھے: "تمہاری بقا (کی مدت) باعتبار ان امتوں کے جو تم سے پہلے گزر چکی ہیں، ایسی ہی ہے جیسے نماز عصر سے لے کر غروب آفتاب تک۔ توریت والوں کو توریت دی گئی اور انھوں نے کام کیا، یہاں تک کہ دن آدھا ہو گیا، وہ تھک گئے اور انھیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد انجیل والوں کو انجیل دی گئی اور انھوں نے عصر کی نماز تک کام کیا، پھر وہ تھک گئے اور انھیں ایک ایک قیراط دے دیا گیا۔ اس کے بعد ہم لوگوں کو قرآن دیا گیا اور ہم نے غروب آفتاب تک کام کیا تو ہمیں دو دو قیراط دیے گئے تو دونوں اہل کتاب نے کہا کہ اے ہمارے پروردگار! تو نے ان لوگوں کو دو دو قیراط دیے اور ہمیں ایک ہی قیراط دیا حالانکہ ہم نے کام زیادہ کیا ہے۔ اللہ عزوجل نے فرمایا کہ کیا میں نے تمہاری مزدوری میں سے کچھ کم دیا ہے؟ وہ بولے نہیں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا یہ میری رحمت ہے جسے میں چاہتا ہوں دیتا ہوں (تمہارا کیا اجارہ ہے؟)"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ : وَقْتُ الْمَغْرِبِ

مغرب کا وقت (کب شروع ہوتا ہے؟)

(۳۴۶) عَنْ رَافِعِ بْنِ خَدِيجٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُصَلِّي الْمَغْرِبَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَيَنْصَرِفُ أَحَدُنَا وَ إِنَّهُ لَيُبْصِرُ مَوَاقِعَ نَبْلِهِ -

سیدنا رافع بن خدیج رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مغرب کی نماز پڑھتے تھے تو ہم میں سے ہر ایک (نماز پڑھ کے) ایسے وقت لوٹ آتا تھا کہ وہ اپنے تیر کے گرنے کے مقامات کو دیکھ لیتا تھا۔

(۳۴۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الظُّهْرَ بِالْهَاجِرَةِ وَالْعَصْرَ وَالشَّمْسُ نَقِيَّةٌ وَالْمَغْرِبَ إِذَا وَجَبَتْ وَالْعِشَاءَ أَحْيَانًا وَ أَحْيَانًا إِذَا رَآهُمُ اجْتَمَعُوا عَجَّلَ وَ إِذَا رَآهُمْ أَبْطَؤُوا أَخَّرَ وَالصُّبْحَ كَانُوا أَوْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهَا بِغَلَسٍ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ ظہر کی نماز ٹھیک دوپہر کو پڑھتے تھے اور عصر کی ایسے وقت کہ آفتاب صاف اور چمک رہا ہوتا تھا اور مغرب کی جب آفتاب غروب ہو جاتا اور عشاء کی کبھی کسی وقت، کبھی کسی وقت۔ جب آپ ﷺ دیکھتے کہ لوگ جمع ہو گئے ہیں تو جلدی پڑھ لیتے اور جب آپ ﷺ دیکھتے کہ لوگوں نے دیر کی تو دیر سے پڑھتے اور صبح کی نماز وہ لوگ یا یہ کہا کہ نبی ﷺ اندھیرے میں پڑھتے تھے۔

بَابُ مَنْ كَرِهَ أَنْ يُقَالَ لِلْمَغْرِبِ الْعِشَاءُ

جس نے اس امر کو برا جانا ہے کہ مغرب کو عشاء کہا جائے

(۳۴۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ « لاَ تَغْلِبَنَّكُمُ الأَعْرَابُ عَلَى اسْمِ صَلاَتِكُمُ الْمَغْرِبِ» قَالَ : وَ يَقُولُ الأَعْرَابُ: هِيَ الْعِشَاءُ *

سیدنا عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: ''اعراب تمہاری نماز مغرب کے نام پر تم سے غلبہ نہ کریں (یعنی نماز مغرب کا کچھ اور نام رکھ دیں)'' اور فرمایا: ''اعراب کہتے ہیں کہ وہ (یعنی مغرب) عشاء ہے۔''

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ

عشاء (کی نماز) کی فضیلت

(۳۴۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ لَيْلَةً بِالْعِشَاءِ وَ ذٰلِكَ قَبْلَ أَنْ يَفْشُوَ الْإِسْلَامُ فَلَمْ يَخْرُجْ حَتّٰى قَالَ عُمَرُ نَامَ النِّسَاءُ وَالصِّبْيَانُ فَخَرَجَ فَقَالَ لِأَهْلِ الْمَسْجِدِ مَا يَنْتَظِرُهَا أَحَدٌ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ غَيْرُكُمْ ۞

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ایک شب عشاء کی نماز میں رسول اللہ ﷺ نے تاخیر کر دی اور یہ (واقعہ) اشاعت اسلام سے پہلے (کا ہے) پس آپ ﷺ نہیں نکلے یہاں تک کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے (آپ ﷺ سے آکر) کہا کہ عورتیں اور بچے سو رہے، پس آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور فرمایا: "زمین والوں میں سوا تمہارے کوئی اس نماز کا منتظر نہیں۔"

(۳۵۰) عَنْ أَبِي مُوْسٰى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَنَا وَ أَصْحَابِي الَّذِيْنَ قَدِمُوْا مَعِي فِي السَّفِيْنَةِ نُزُوْلاً فِي بَقِيْعِ بُطْحَانَ وَالنَّبِيُّ ﷺ بِالْمَدِيْنَةِ فَكَانَ يَتَنَاوَبُ النَّبِيَّ ﷺ عِنْدَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ كُلَّ لَيْلَةٍ نَفَرٌ مِنْهُمْ فَوَافَقْنَا النَّبِيَّ ﷺ أَنَا وَ أَصْحَابِي وَ لَهُ بَعْضُ الشُّغْلِ فِي بَعْضِ أَمْرِهِ فَأَعْتَمَ بِالصَّلَاةِ حَتّٰى ابْهَارَّ اللَّيْلُ ثُمَّ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ فَصَلّٰى بِهِمْ فَلَمَّا قَضٰى صَلَاتَهُ قَالَ لِمَنْ حَضَرَهُ عَلٰى رِسْلِكُمْ أَبْشِرُوْا إِنَّ مِنْ نِعْمَةِ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ أَنَّهُ لَيْسَ أَحَدٌ مِنَ النَّاسِ يُصَلِّي هٰذِهِ السَّاعَةَ غَيْرُكُمْ أَوْ قَالَ مَا صَلّٰى هٰذِهِ السَّاعَةَ أَحَدٌ غَيْرُكُمْ لَا يَدْرِي أَيَّ الْكَلِمَتَيْنِ قَالَ . قَالَ أَبُو مُوْسٰى فَرَجَعْنَا فَفَرِحْنَا بِمَا سَمِعْنَا مِنْ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ ۞

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اور میرے وہ ساتھی جو کشتی میں میرے ہمراہ آئے تھے، بقیع بطحان میں ٹھہر ہوئے تھے اور نبی ﷺ مدینہ میں تھے تو ان میں سے ایک ایک گروپ باری باری نبی ﷺ کے پاس جاتا تھا۔ پھر (ایک دن) ہم سب یعنی میں اور میرے ساتھی نبی ﷺ کے پاس گئے اور آپ ﷺ کو اپنے کام میں مصروفیت تھی لہٰذا (عشاء کی) نماز میں آپ ﷺ نے تاخیر کر دی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

یہاں تک کہ رات آدھی ہو گئی۔ اس کے بعد نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور لوگوں کو نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ ﷺ اپنی نماز ختم کر چکے تو جو لوگ وہاں موجود تھے ان سے فرمایا: "اس وقت میں تمہارے سوا کوئی نماز نہیں پڑھتا" یا اس طرح فرمایا: "کسی نے نماز نہیں پڑھی۔" معلوم نہیں آپ ﷺ نے (ان دو جملوں میں سے) کیا فرمایا۔ ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم اس بات سے جو کہ رسول اللہ ﷺ سے ہم نے سنی، خوش ہو کر لوٹے۔

بَابُ النَّوْمِ قَبْلَ الْعِشَاءِ لِمَنْ غُلِبَ

جو شخص (نیند) سے مغلوب ہو جائے تو اس کے لیے عشاء سے پہلے سو رہنا (جائز ہے)

(۳۵۱) حَدِيْثٌ : أَعْتَمَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ بِالْعِشَاءِ وَ نَادَاهُ عُمَرُ نَقَدَمَ وَ فِي هٰذَا زِيَادَةٌ : فَالَتْ وَ كَانُوا يُصَلُّوْنَ فِيمَا بَيْنَ أَنْ يَغِيبَ الشَّفَقُ إِلَى ثُلُثِ اللَّيْلِ الْأَوَّلِ * وَ فِي رِوَايَةٍ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَلَ فَخَرَجَ نَبِيُّ اللّٰهِ ﷺ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ الآنَ يَقْطُرُ رَأْسُهُ مَاءً وَاضِعًا يَدَهُ عَلَى رَأْسِهِ فَقَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي لَأَمَرْتُهُمْ أَنْ يُصَلُّوهَا هٰكَذَا *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث، کہ رسول اللہ ﷺ نے عشاء کی نماز میں تاخیر کی تو امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پکارا، پہلے گزری ہے (دیکھیے حدیث ۳۴۹) اس روایت میں اتنا زیادہ کہتی ہیں کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم (عشا کی نماز) شفق کے غائب ہو جانے کے بعد رات کی پہلی تہائی تک پڑھ لیتے تھے۔ اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت میں ہے: "نبی ﷺ نکلے گویا کہ میں آپ ﷺ کی طرف اس وقت دیکھ رہا ہوں کہ آپ ﷺ کے سر مبارک سے پانی ٹپک رہا ہے اور آپ ﷺ اپنا ہاتھ اپنے سر مبارک پر رکھے ہوئے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر میں اپنی امت پر گراں نہ سمجھتا تو یقیناً انھیں حکم دیتا کہ عشاء کی نماز اسی طرح (اسی وقت) پڑھا کریں۔"

(۳۵۲) وَ حَكَى ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : كَيْفَ وَضَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رَأْسِهِ يَدَهُ : فَبَدَّدَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ شَيْئًا مِنْ تَبْدِيدٍ ثُمَّ وَضَعَ أَطْرَافَ أَصَابِعِهِ عَلَى قَرْنِ الرَّأْسِ ثُمَّ ضَمَّهَا يُمِرُّهَا كَذٰلِكَ عَلَى الرَّأْسِ حَتّٰى مَسَّتْ إِبْهَامُهُ طَرَفَ الْأُذُنِ مِمَّا يَلِي الْوَجْهَ عَلَى الصُّدْغِ وَنَاحِيَةِ اللِّحْيَةِ لَا يُقَصِّرُ وَ لَا يَبْطُشُ إِلَّا كَذٰلِكَ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ بتاتے ہیں کہ نبی ﷺ نے اپنے سر پر ہاتھ کیسے رکھا تو انھوں نے اپنی انگلیوں کے درمیان کچھ تفریق کر دی اور اپنی انگلیوں کے سرے، سر کے ایک طرف رکھ دیے پھر ان کو ملا کر اس طرح سر پر کھینچ لائے یہاں تک کہ ان کا انگوٹھا ان کے کان کی لو سے، چہرے کے قریب ڈاڑھی کے کنارے سے مل گیا۔ نہ آپ ﷺ نے دیر کی اور نہ جلدی بس اسی طرح کیا جیسے میں نے تمھیں بتایا۔

بَابُ وَقْتِ الْعِشَاءِ إِلَى نِصْفِ اللَّيْلِ

عشاء کا وقت آدھی رات تک (رہتا ہے)

(۳۵۳) وَ رَوٰى أَنَسٌ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ فِيْهِ كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَى وَبِيصِ خَاتَمِهِ لَيْلَتَئِذٍ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ (عشاء کی نماز کے متعلق) بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں کہ گویا میں اس شب میں آپ ﷺ کی انگوٹھی کی چمک کو دیکھ رہا ہوں۔

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

نماز فجر کی فضیلت (کا بیان)

(۳۵۴) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ صَلَّى الْبَرْدَيْنِ دَخَلَ الْجَنَّةَ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص دو ٹھنڈی نمازیں پڑھ لے گا، وہ جنت میں داخل ہو گا۔"

بَابُ وَقْتِ الْفَجْرِ

فجر کا وقت

(۳۵۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ زَيْدَ بْنَ ثَابِتٍ حَدَّثَهُ أَنَّهُمْ تَسَحَّرُوا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامُوا إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ بَيْنَهُمَا قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ أَوْ سِتِّينَ يَعْنِي آيَةً *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ زید بن ثابت رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ سحری کھائی اور پھر نماز کے لیے کھڑے ہو گئے تو میں نے پوچھا کہ ان دونوں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟ تو سیدنا زید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بقدر پچاس یا ساٹھ آیات (کی تلاوت) کے (فاصلہ تھا)۔

(۳۵۶) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ أَتَسَحَّرُ فِي أَهْلِي ثُمَّ يَكُونُ سُرْعَةً بِي أَنْ أُدْرِكَ صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ *

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اپنے اہل خانہ کے ساتھ سحری کھایا کرتا تھا پھر مجھے اس بات کی جلدی ہوتی تھی کہ میں فجر کی نماز رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ادا کروں۔

بَابُ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتَّى تَرْتَفِعَ الشَّمْسُ

فجر کی نماز کے بعد آفتاب کے بلند ہونے سے پہلے (کوئی اور) نماز پڑھنا (جائز نہیں ہے)

(۳۵۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدَ عِنْدِي رِجَالٌ مَرْضِيُّونَ وَ أَرْضَاهُمْ عِنْدِي عُمَرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَشْرُقَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے سامنے چند پسندیدہ شخصیات نے کہ ان میں سب سے زیادہ پسندیدہ میرے نزدیک امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ تھے، یہ بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز کے بعد آفتاب نکلنے سے پہلے اور عصر کی نماز کے بعد سورج غروب ہونے سے پہلے، نماز پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔

(۳۵۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَا تَحَرَّوْا بِصَلَاتِكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ وَ لَا غُرُوبَهَا *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اے لوگو!) تم اپنی نمازیں طلوع آفتاب کے وقت نہ ادا کرو اور نہ غروب آفتاب کے وقت۔"

(۳۵۹) قَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : وَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ * إِذَا طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَرْتَفِعَ وَ إِذَا غَابَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَأَخِّرُوا الصَّلَاةَ حَتَّى تَغِيبَ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب آفتاب کا کنارا نکل آئے تو نماز موقوف کر دو یہاں تک کہ آفتاب بلند ہو جائے اور جب آفتاب کا کنارا چھپ جائے تو نماز موقوف کر دو یہاں تک کہ (پورا آفتاب) چھپ جائے۔"

(۳۶۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَهَى عَنْ بَيْعَتَيْنِ وَ عَنْ لِبْسَتَيْنِ تَقَدَّمَ وَ زَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَ عَنْ صَلَاتَيْنِ نَهَى عَنِ الصَّلَاةِ بَعْدَ الْفَجْرِ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتّٰى تَغْرُبَ الشَّمْسُ ۝

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے دو قسم کی بیع اور دو قسم کی پوشاک پہننے سے منع فرمایا ہے (اور یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے دیکھیے حدیث:۳۴۱) اس حدیث میں اتنا زیادہ کہا ہے: "اور دو نمازوں سے منع فرمایا: (۱) فجر کے بعد نماز سے منع فرمایا ہے یہاں تک کہ آفتاب (اچھی طرح) نکل آئے اور (۲) عصر کے بعد (نماز سے منع فرمایا) یہاں تک کہ آفتاب (اچھی طرح) غروب ہو جائے۔"

بَابُ لَا يَتَحَرَّى الصَّلَاةَ قَبْلَ غُرُوبِ الشَّمْسِ

غروب آفتاب سے پہلے نماز کا قصد نہ کرے

(۳۶۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّكُمْ لَتُصَلُّونَ صَلَاةً لَقَدْ صَحِبْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَمَا رَأَيْنَاهُ يُصَلِّيهَا وَ لَقَدْ نَهَى عَنْهُمَا يَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۝

امیر معاویہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے انھوں نے کہا (اے لوگو!) تم ایک نماز ایسی پڑھتے ہو کہ بے شک ہم نے رسول اللہ ﷺ کی صحبت اختیار کی ہے مگر آپ ﷺ کو اسے پڑھتے نہیں دیکھا اور یقیناً آپ نے اس سے ممانعت فرمائی یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں۔

بَابُ مَا يُصَلَّى بَعْدَ الْعَصْرِ مِنَ الْفَوَائِتِ وَنَحْوِهَا

عصر (کی نماز) کے بعد قضا نمازوں کا پڑھ لینا (جائز ہے)

(۳۶۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ وَ الَّذِي ذَهَبَ بِهِ مَا تَرَكَهُمَا حَتّٰى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

لَقِيَ اللّٰهَ وَ مَا لَقِيَ اللّٰهَ تَعَالٰى حَتّٰى ثَقُلَ عَنِ الصَّلَاةِ وَ كَانَ يُصَلِّي كَثِيرًا مِنْ صَلَاتِهِ قَاعِدًا تَعْنِي الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّيهِمَا وَ لَا يُصَلِّيهِمَا فِي الْمَسْجِدِ مَخَافَةَ أَنْ يَثْقُلَ عَلٰى أُمَّتِهِ وَ كَانَ يُحِبُّ مَا يُخَفِّفُ عَنْهُمْ ۝

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ قسم اس کی جو نبی ﷺ کو دنیا سے لے گیا کہ کبھی آپ ﷺ نے عصر کے بعد دو رکعتیں ترک نہیں فرمائیں یہاں تک کہ آپ ﷺ اللہ سے جا ملے اور جب آپ ﷺ اللہ سے ملے، اس وقت (جسم بھاری ہونے کے باعث) آپ ﷺ نماز سے بوجھل ہو جاتے تھے اور آپ ﷺ اپنی بہت سی نمازیں بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے اور نبی ﷺ ان دونوں کو یعنی عصر کے بعد دو رکعتیں (ہمیشہ) پڑھا کرتے تھے اور گھر ہی میں پڑھتے تھے، اس خوف سے کہ آپ ﷺ کی امت پر گراں نہ گزرے۔ آپ ﷺ وہی بات پسند فرماتے تھے جو آپ ﷺ کی امت پر آسان ہو۔

(٣٦٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ رَكْعَتَانِ لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَعُهُمَا سِرًّا وَ لَا عَلَانِيَةً رَكْعَتَانِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ رَكْعَتَانِ بَعْدَ الْعَصْرِ ۝

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ دو رکعتوں کو پوشیدہ و آشکارا کبھی ترک نہ فرماتے تھے، صبح کی نماز سے پہلے دو رکعتیں اور عصر کی نماز کے بعد دو رکعتیں۔

بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

وقت کے چلے جانے کے بعد (قضا نماز کے لیے بھی) اذان کہنا

(٣٦٤) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سِرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ لَوْ عَرَّسْتَ بِنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ أَخَافُ أَنْ تَنَامُوا عَنِ الصَّلَاةِ قَالَ بِلَالٌ أَنَا أُوقِظُكُمْ فَاضْطَجَعُوا وَ أَسْنَدَ بِلَالٌ ظَهْرَهُ إِلَى رَاحِلَتِهِ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَاهُ فَنَامَ فَاسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ طَلَعَ حَاجِبُ الشَّمْسِ فَقَالَ يَا بِلَالُ أَيْنَ مَا قُلْتَ قَالَ مَا أُلْقِيَتْ عَلَيَّ نَوْمَةٌ مِثْلُهَا قَطُّ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ قَبَضَ أَرْوَاحَكُمْ حِينَ شَاءَ وَ رَدَّهَا عَلَيْكُمْ حِينَ شَاءَ يَا بِلَالُ قُمْ فَأَذِّنْ بِالنَّاسِ بِالصَّلَاةِ فَتَوَضَّأَ فَلَمَّا ارْتَفَعَتِ الشَّمْسُ وَ ابْيَاضَّتْ قَامَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَصَلّٰی ۔

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے ایک شب نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کیا تو بعض لوگوں نے کہا کہ کاش آپ ﷺ اخیر شب میں مع ہم سب لوگوں کے آرام فرماتے۔ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں ڈرتا ہوں کہ کہیں تم نماز (فجر) سے (غافل ہو کر) سو جاؤ۔ چنانچہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ بولے کہ میں تم سب کو جگا دوں گا۔ لہٰذا سب لوگ لیٹے رہے اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ اپنی پیٹھ اپنی اونٹنی سے ٹیک کر بیٹھ گئے مگر ان پر بھی نیند غالب آ گئی اور وہ بھی سو گئے۔ پس نبی ﷺ ایسے وقت بیدار ہوئے کہ آفتاب کا کنارا نکل آیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے بلال! تمہارا کہنا کہاں گیا؟" انھوں نے عرض کی کہ ایسی نیند میرے اوپر کبھی نہیں ڈالی گئی۔ آپ نے فرمایا: "(سچ ہے) اللہ نے تمہاری جانوں کو جس وقت چاہا قبض کر لیا اور جس وقت چاہا واپس کیا، اے بلال! اٹھو اور لوگوں میں نماز کے لیے اذان دے دو۔" پھر آپ ﷺ نے وضو فرمایا اور جب آفتاب بلند ہو گیا اور سفید ہو گیا تو آپ ﷺ کھڑے ہوئے اور نماز پڑھی۔

بَابُ مَنْ صَلّٰی بِالنَّاسِ جَمَاعَةً بَعْدَ ذَهَابِ الْوَقْتِ

جو شخص وقت جاتے رہنے کے بعد لوگوں کے ساتھ جماعت سے نماز پڑھے (وہ سنت پر ہے)

(۳۶۵) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ يَوْمَ الْخَنْدَقِ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ فَجَعَلَ يَسُبُّ كُفَّارَ قُرَيْشٍ قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا كِدْتُ أُصَلِّي الْعَصْرَ حَتّٰى كَادَتِ الشَّمْسُ تَغْرُبُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ ۔ وَاللّٰهِ مَا صَلَّيْتُهَا فَقُمْنَا إِلَى بُطْحَانَ فَتَوَضَّأَ لِلصَّلَاةِ وَ تَوَضَّأْنَا لَهَا فَصَلّٰى الْعَصْرَ بَعْدَ مَا غَرَبَتِ الشَّمْسُ ثُمَّ صَلّٰى بَعْدَهَا الْمَغْرِبَ ۔

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ (غزوۂ) خندق میں آفتاب غروب ہونے کے بعد اپنی قیام گاہ سے حاضر ہوئے اور کفار قریش کو برا کہنے لگے اور کہا کہ یا رسول اللہ! میں عصر کی نماز نہ پڑھ سکا یہاں تک کہ آفتاب غروب ہو گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "واللہ میں نے بھی عصر کی نماز (ابھی تک) نہیں پڑھی۔" پھر ہم (مقام) بطحان کی طرف متوجہ ہوئے اور آپ ﷺ نے نماز کے لیے وضو فرمایا اور ہم سب نے (بھی) نماز کے لیے وضو کیا پھر آپ ﷺ نے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عصر کی نماز آفتاب غروب ہو جانے کے بعد پڑھی اور اس کے بعد مغرب کی نماز پڑھی۔

بَابُ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَ

جو شخص کسی نماز (کے ادا کرنے) کو بھول جائے تو جس وقت یاد آئے، پڑھ لے

(٣٦٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ نَسِيَ صَلَاةً فَلْيُصَلِّ إِذَا ذَكَرَهَا لَا كَفَّارَةَ لَهَا إِلَّا ذٰلِكَ (وَ أَقِمِ الصَّلَاةَ لِذِكْرِي)*

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص کسی نماز کو بھول جائے تو اسے چاہیے کہ جب یاد آئے، پڑھ لے، اس کا کفارہ یہی ہے۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ (سورۂ "طٰہٰ" میں) فرماتا ہے: "اور میری یاد کے لیے نماز قائم کرو۔"

بابٌ : ((باب))

(٣٦٧) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَلَا إِنَّ النَّاسَ قَدْ صَلَّوْا ثُمَّ رَقَدُوا وَ إِنَّكُمْ لَمْ تَزَالُوا فِي صَلَاةٍ مَا انْتَظَرْتُمُ الصَّلَاةَ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دیکھو! لوگ نماز پڑھ چکے اور سو رہے اور تم برابر نماز میں رہے جب تک کہ تم نے نماز کا انتظار کیا۔"

بابٌ : ((باب))

(٣٦٨) حَدِيثُهُ :عَلَى رَأْسِ مِائَةِ سَنَةٍ تَقَدَّمَ وَ فِي رِوَايَةٍ هُنَا عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ « لَا يَبْقَى مِمَّنْ هُوَ الْيَوْمَ عَلَى ظَهْرِ الْأَرْضِ أَحَدٌ يُرِيدُ بِذٰلِكَ أَنَّهَا تَخْرِمُ ذٰلِكَ الْقَرْنَ »

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) عشاء کی نماز اپنی اخیر زندگی میں پڑھی ..... آخر تک (گزر چکی ہے دیکھیں حدیث ۹۶) اور اس حدیث میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بے شک سو برس کے بعد جو شخص آج زمین کے اوپر ہے کوئی باقی نہ رہے گا۔" مراد آپ ﷺ کی اس سے یہ تھی کہ یہ قرن (دور) گزر جائے گا۔

(٣٦٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أَصْحَابَ الصُّفَّةِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كَانُوا أُنَاسًا فُقَرَاءَ وَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ « مَنْ كَانَ عِنْدَهُ طَعَامُ اثْنَيْنِ فَلْيَذْهَبْ بِثَالِثٍ وَ إِنْ أَرْبَعَ فَخَامِسٌ أَوْ سَادِسٌ وَأَنَّ أَبَا بَكْرٍ جَاءَ بِثَلَاثَةٍ فَانْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَشَرَةٍ قَالَ فَهُوَ أَنَا وَ أَبِي وَ أُمِّي فَلَا أَدْرِي قَالَ وَامْرَأَتِي وَ خَادِمٌ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ بَيْتِ أَبِي بَكْرٍ وَ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ تَعَشَّى عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ لَبِثَ حَيْثُ صُلِّيَتِ الْعِشَاءُ ثُمَّ رَجَعَ فَلَبِثَ حَتَّى تَعَشَّى النَّبِيُّ ﷺ فَجَاءَ بَعْدَ مَا مَضَى مِنَ اللَّيْلِ مَا شَاءَ اللَّهُ قَالَتْ لَهُ امْرَأَتُهُ وَ مَا حَبَسَكَ عَنْ أَضْيَافِكَ أَوْ قَالَتْ ضَيْفِكَ قَالَ أَوَ مَا عَشَّيْتِيهِمْ قَالَتْ أَبَوْا حَتَّى تَجِيءَ قَدْ عُرِضُوا فَأَبَوْا قَالَ فَذَهَبْتُ أَنَا فَاخْتَبَأْتُ فَقَالَ يَا غُنْثَرُ فَجَدَّعَ وَسَبَّ وَ قَالَ كُلُوا لَاهَنِيئًا فَقَالَ وَاللَّهِ لَا أَطْعَمُهُ أَبَدًا وَ أَيْمُ اللَّهِ مَا كُنَّا نَأْخُذُ مِنْ لُقْمَةٍ إِلَّا رَبَا مِنْ أَسْفَلِهَا أَكْثَرُ مِنْهَا قَالَ يَعْنِي حَتَّى شَبِعُوا وَ صَارَتْ أَكْثَرَ مِمَّا كَانَتْ قَبْلَ ذَلِكَ فَنَظَرَ إِلَيْهَا أَبُوبَكْرٍ فَإِذَا هِيَ كَمَا هِيَ أَوْ أَكْثَرُ مِنْهَا فَقَالَ لِامْرَأَتِهِ يَا أُخْتَ بَنِي فِرَاسٍ مَا هَذَا قَالَتْ لَا وَ قُرَّةِ عَيْنِي لَهِيَ الْآنَ أَكْثَرُ مِنْهَا قَبْلَ ذَلِكَ بِثَلَاثِ مَرَّاتٍ فَأَكَلَ مِنْهَا أَبُو بَكْرٍ وَ قَالَ إِنَّمَا كَانَ ذَلِكَ مِنَ الشَّيْطَانِ يَعْنِي يَمِينَهُ ثُمَّ أَكَلَ مِنْهَا لُقْمَةً ثُمَّ حَمَلَهَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَأَصْبَحَتْ عِنْدَهُ وَ كَانَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ قَوْمٍ عَقْدٌ فَمَضَى الْأَجَلُ فَفَرَّقَنَا اثْنَا عَشَرَ رَجُلًا مَعَ كُلِّ رَجُلٍ مِنْهُمْ أُنَاسٌ اللَّهُ أَعْلَمُ كَمْ مَعَ كُلِّ رَجُلٍ فَأَكَلُوا مِنْهَا أَجْمَعُونَ أَوْ كَمَا قَالَ ۞

سیدنا عبدالرحمن بن ابی بکر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اصحاب صفہ کچھ غریب لوگ تھے اور نبی ﷺ نے فرمایا تھا: "جس کے پاس دو آدمیوں کا کھانا ہو وہ تیسرے کو (ان میں سے) لے جائے اور اگر چار کا ہو تو پانچواں یا چھٹا ان میں سے لے جائے۔" اور امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ تین آدمی لے گئے اور نبی ﷺ دس لے گئے۔ عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تھا اور میرے ماں باپ۔ (راوئ حدیث ابو عثمان نے کہا) اور میں نہیں جانتا کہ انھوں نے یہ بھی کہا (یا نہیں) کہ میری بیوی اور ہمارا خادم بھی تھا جو میرے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے گھر میں مشترک تھا اور ابو بکر رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ کے ہاں رات کا کھانا کھالیا اور تھوڑی دیر وہیں ٹھہرے رہے جہاں عشاء کی نماز پڑھی گئی تھی، لوٹ کر پھر تھوڑی دیر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ٹھہرے یہاں تک کہ نبی ﷺ نے آرام فرمایا پھر اس کے بعد جس قدر رات، اللہ نے چاہا، گزار دی (وہیں رہے) پھر اپنے گھر میں آئے تو ان سے ان کی بیوی نے کہا کہ آپ (ﷺ) کو آپ کے مہمانوں سے کس نے روک لیا تھا یا یہ کہا کہ آپ (ﷺ) کے مہمان سے؟ تو وہ بولے کیا تم نے انھیں کھانا نہیں کھلایا؟ انھوں نے کہا کہ وہ نہیں مانے یہاں تک آپ (ﷺ) آجائیں، کھانا ان کے سامنے پیش کیا گیا تھا مگر انھوں نے انکار کیا عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں تو (مارے خوف کے) جا کر چھپ گیا پس ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اے لیمکم! اور پھر بہت سخت سست کہا اور مہمانوں سے کہا کہ تم خوب سیر ہو کر کھاؤ۔ اس کے بعد کہا کہ اللہ کی قسم! میں ہرگز نہ کھاؤں گا۔ عبدالرحمٰن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم ہم جب کوئی لقمہ لیتے تھے تو اس کے نیچے اس سے زیادہ بڑھ جاتا تھا۔ پھر جب سب مہمان آسودہ ہو گئے اور کھانا جس قدر پہلے تھا اس سے زیادہ بچ گیا تو ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس کی طرف دیکھا تو وہ اسی قدر تھا جیسا کہ پہلے تھا یا اس سے بھی زیادہ تو اپنی بیوی سے کہا کہ اے بنی فراس کی بہن! یہ کیا ماجرا ہے؟ وہ بولیں کہ اپنی آنکھ کی ٹھنڈک کی قسم! یقیناً یہ اس وقت پہلے سے تین گنا زیادہ ہے۔ پھر اس میں سے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے کھایا اور کہا یہ یعنی ان کی قسم شیطان ہی کی طرف سے تھی بالآخر اس میں سے ایک لقمہ انھوں نے کھالیا۔ اس کے بعد اسے نبی ﷺ کے پاس اٹھالے گئے وہ صبح کو وہیں تھا اور ہمارے اور ایک قوم کے درمیان کچھ عہد تھا، اس کی مدت گزر چکی تھی تو ہم نے بارہ آدمی علیحدہ علیحدہ کر دیے۔ ان میں سے ہر ایک کے ساتھ کچھ آدمی تھے، واللہ اعلم! ہر شخص کے ساتھ کس قدر آدمی تھے، اس کھانے سے سب نے کھالیا یا ایسا ہی کچھ کہا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْأَذَانِ

اذان کا بیان

بَابُ : بَدْءُ الأَذَانِ

اذان کی ابتداء (کیونکر ہوئی)

(۳۷۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانَ يَقُولُ كَانَ الْمُسْلِمُونَ حِينَ قَدِمُوا الْمَدِينَةَ يَجْتَمِعُونَ فَيَتَحَيَّنُونَ الصَّلَاةَ لَيْسَ يُنَادَى لَهَا فَتَكَلَّمُوا يَوْمًا فِي ذٰلِكَ فَقَالَ بَعْضُهُمْ اتَّخِذُوا نَاقُوسًا مِثْلَ نَاقُوسِ النَّصَارٰى وَ قَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ بُوقًا مِثْلَ قَرْنِ الْيَهُودِ فَقَالَ عُمَرُ أَ وَ لَا تَبْعَثُونَ رَجُلًا يُنَادِي بِالصَّلَاةِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَا بِلَالُ قُمْ فَنَادِ بِالصَّلَاةِ ۔ ۞

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مسلمان جب مدینہ آئے تھے تو نماز کے لیے ،وقت کا اندازہ کر کے جمع ہو جایا کرتے تھے (اس وقت تک) نماز کے لیے باقاعدہ اذان نہ ہوتی تھی۔ پس ایک دن مسلمانوں نے اس بارے میں گفتگو کی (کہ کوئی اعلان ضرور ہونا چاہیے) تو بعض نے کہا کہ نصاریٰ کے ناقوس کی طرح ناقوس بنا لو اور بعض نے کہا نہیں بلکہ یہود کے بگل کی طرح ایک بگل بنا لو، پس سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ کیوں نہ ایک آدمی کو مقرر کر دیا جائے کہ وہ نماز کے لیے اذان دے دیا کرے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلال اٹھو اور نماز کے لیے اذان دو۔"

بَابُ : اَلْأَذَانُ مَثْنٰى مَثْنٰى

اذان (کے الفاظ) دو دو دفعہ کہنا (مسنون ہے)

(۳۷۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أُمِرَ بِلَالٌ أَنْ يَشْفَعَ الْأَذَانَ وَ أَنْ يُوتِرَ الْإِقَامَةَ إِلَّا الْإِقَامَةَ ۔ ۞

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ اذان (میں) جفت (کلمات) کہیں اور

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اقامت (میں) طاق، سوائے قَدْ قَامَتِ الصَّلٰوۃُ کے۔

بَابُ فَضْلِ التَّأْذِينِ

اذان کہنے کی فضیلت (کا بیان)

(۳۷۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ: إِذَا نُودِيَ لِلصَّلَاةِ أَدْبَرَ الشَّيْطَانُ وَ لَهُ ضُرَاطٌ حَتّٰى لَا يَسْمَعَ التَّأْذِينَ فَإِذَا قُضِيَ النِّدَاءُ أَقْبَلَ حَتّٰى إِذَا ثُوِّبَ بِالصَّلَاةِ أَدْبَرَ حَتّٰى إِذَا قُضِيَ التَّثْوِيبُ أَقْبَلَ حَتّٰى يَخْطِرَ بَيْنَ الْمَرْءِ وَ نَفْسِهِ يَقُولُ اذْكُرْ كَذَا اذْكُرْ كَذَا لِمَا لَمْ يَكُنْ يَذْكُرُ حَتّٰى يَظَلَّ الرَّجُلُ لَا يَدْرِي كَمْ صَلّٰى *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کے لیے اذان کہی جاتی ہے تو شیطان پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے (اور مارے خوف کے) وہ گوز مارتا جاتا ہے (اور بھاگتا ہی چلا جاتا ہے) یہاں تک کہ اذان کی آواز نہ سنے پھر جب اذان مکمل ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے یہاں تک کہ جب نماز کی اقامت کہی جاتی ہے تو پھر پیٹھ پھیر کر بھاگتا ہے حتی کہ جب اقامت بھی مکمل ہو جاتی ہے تو پھر واپس آ جاتا ہے تاکہ آدمی اور اس کے دل کے درمیان وسوسے ڈالے۔ کہتا ہے کہ فلاں بات یاد کر فلاں بات یاد کر۔ وہ باتیں جو اس کو یاد نہ تھیں یہاں تک کہ آدمی بھول جاتا ہے کہ اس نے کس قدر نماز پڑھی۔

بَابُ رَفْعِ الصَّوْتِ بِالنِّدَاءِ

اذان دیتے وقت آواز بلند کرنا (مسنون ہے)

(۳۷۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ: "إِنَّهُ لَا يَسْمَعُ مَدٰى صَوْتِ الْمُؤَذِّنِ جِنٌّ وَ لَا إِنْسٌ وَ لَا شَيْءٌ إِلَّا شَهِدَ لَهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ"

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جب اذان کہو تو اپنی آواز بلند کرو، اس لیے کہ موذن کی دور کی آواز کو (بھی)، جو کوئی جن یا انسان یا اور کوئی سنے گا تو وہ اس کے لیے قیامت کے دن گواہی دے گا۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَا يُحْقَنُ بِالأَذَانِ مِنَ الدِّمَاءِ

اذان سن کر قتال وخونریزی بند کرنا (ثابت ہے)

(۳۷٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ إِذَا غَزَا بِنَا قَوْمًا لَمْ يَكُنْ يَغْزُو بِنَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَ يَنْظُرَ فَإِنْ سَمِعَ أَذَانًا كَفَّ عَنْهُمْ وَ إِنْ لَمْ يَسْمَعْ أَذَانًا أَغَارَ عَلَيْهِمْ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جب آپ ﷺ ہمارے ساتھ کسی قوم سے جہاد کرتے تو ہم سے لوٹ مار نہ کرواتے تھے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور آپ ﷺ انتظار کرتے۔ پس اگر اذان سن لیتے تو ان لوگوں (کے قتل) سے رک جاتے اور اگر اذان نہ سنتے تو ان پر حملہ کر دیتے۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا سَمِعَ الْمُنَادِيَ

اذان سن کر کیا کہنا چاہیے؟

(۳۷۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا سَمِعْتُمُ النِّدَاءَ فَقُولُوا مِثْلَ مَا يَقُولُ الْمُؤَذِّنُ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم اذان کی آواز سنو تو اسی طرح کہو جیسے موذن کہہ رہا ہے۔"

(۳۷٦) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِثْلُهُ إِلَى قَوْلِهِ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ وَ لَمَّا قَالَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ وَ قَالَ هٰكَذَا سَمِعْنَا نَبِيَّكُمْ ﷺ يَقُولُ *

سیدنا امیر معاویہ رضی اللہ عنہ نے اذان کے جواب میں أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰه تک اذان کی طرح کہا اور جب (موذن نے) حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ کہا تو انھوں نے لَاحَوْلَ وَ لَا قُوَّةَ اَلَّا بِاللّٰه کہا اور کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو اسی طرح کہتے ہوئے سنا ہے۔

بَابُ الدُّعَاءِ عِنْدَ النِّدَاءِ

اذان کے وقت کی دعا

(۳۷۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

قَالَ حِيْنَ يَسْمَعُ النِّدَاءَ اَللّٰهُمَّ رَبَّ هٰذِهِ الدَّعْوَةِ التَّامَّةِ وَالصَّلَاةِ الْقَائِمَةِ آتِ مُحَمَّدَا نِ الْوَسِيْلَةَ وَالْفَضِيْلَةَ وَابْعَثْهُ مَقَامًا مَحْمُوْدَا نِ الَّذِيْ وَعَدْتَهُ حَلَّتْ لَهُ شَفَاعَتِيْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ۞

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "جو شخص اذان سن چکے، پھر یہ دعا پڑھے کہ: "اے اللہ! اس کامل دعا اور قائم ہونے والی نماز کے رب! (ہمارے سردار) محمد ﷺ کو وسیلہ اور فضیلت عنایت فرما اور (انھیں) وہ مقام محمود عطا فرما جس کا تو نے ان سے وعدہ کیا ہے۔" تو اس کو قیامت کے دن میری شفاعت نصیب ہوگی۔"

بَابُ الْإِسْتِهَامِ فِي الْأَذَانِ

اذان کے بارہ میں قرعہ ڈالنا (بھی منقول ہے)

(۲۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْ يَعْلَمُ النَّاسُ مَا فِي النِّدَاءِ وَالصَّفِّ الْأَوَّلِ ثُمَّ لَمْ يَجِدُوْا إِلَّا أَنْ يَسْتَهِمُوْا عَلَيْهِ لَاسْتَهَمُوْا وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي التَّهْجِيْرِ لَاسْتَبَقُوْا إِلَيْهِ وَ لَوْ يَعْلَمُوْنَ مَا فِي الْعَتَمَةِ وَالصُّبْحِ لَأَتَوْهُمَا وَ لَوْ حَبْوًا ۞

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اگر لوگ جان لیں کہ اذان میں اور پہلی صف میں کیا (ثواب) ہے پھر قرعہ ڈالنے کے بغیر اسے نہ پائیں تو ضرور قرعہ ڈالیں اور اگر جان لیں کہ اول وقت نماز ظہر پڑھنے میں کیا (ثواب) ہے تو بے شک سبقت کریں اور اگر جان لیں کہ عشاء اور صبح کی نماز (باجماعت ادا کرنے) میں کیا (ثواب) ہے تو ضرور ان دونوں (کی جماعت) میں آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل چل کر آنا پڑے۔

بَابُ أَذَانِ الْأَعْمٰى إِذَا كَانَ لَهُ مَنْ يُخْبِرُهُ

اندھے کی اذان، جبکہ اس کے پاس کوئی وقت بتانے والا موجود ہو

(۲۷۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ بِلَالًا يُؤَذِّنُ بِلَيْلٍ فَكُلُوْا وَاشْرَبُوْا حَتّٰى يُنَادِيَ ابْنُ أُمِّ مَكْتُوْمٍ ثُمَّ قَالَ وَ كَانَ رَجُلًا أَعْمٰى لَا يُنَادِي حَتّٰى يُقَالَ لَهُ أَصْبَحْتَ أَصْبَحْتَ ۞

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بلال رضی اللہ عنہ رات کو اذان دیتے ہیں پس تم لوگ کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ ابن ام مکتوم (رضی اللہ عنہ) اذان دیں۔" سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا ابن ام مکتوم رضی اللہ عنہ نابینا آدمی تھے، وہ اذان نہ دیتے تھے یہاں تک کہ لوگ کہتے کہ صبح ہو گئی صبح ہو گئی۔

بَابُ الْأَذَانِ بَعْدَ الْفَجْرِ

فجر کے (طلوع ہونے کے) بعد اذان کہنی (چاہیے)

(۳۸۰) عَنْ حَفْصَةَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا اعْتَكَفَ الْمُؤَذِّنُ لِلصُّبْحِ وَ بَدَا الصُّبْحُ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ خَفِيفَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ تُقَامَ الصَّلَاةُ *

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (کی عادت مبارکہ تھی کہ) جب موذن صبح کی اذان کہنے کھڑا ہو جاتا اور صبح کی اذان ہو جاتی تو دو رکعتیں ہلکی سی فرض کی اقامت (تکبیر) ہونے سے پہلے پڑھ لیتے تھے۔

بَابُ الْأَذَانِ قَبْلَ الْفَجْرِ

(فجر کی) اذان صبح ہونے سے پہلے (کہہ دینا)

(۳۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا يَمْنَعَنَّ أَحَدَكُمْ أَوْ أَحَدًا مِنْكُمْ أَذَانُ بِلَالٍ مِنْ سُحُورِهِ فَإِنَّهُ يُؤَذِّنُ أَوْ يُنَادِي بِلَيْلٍ لِيَرْجِعَ قَائِمَكُمْ وَ لِيُنَبِّهَ نَائِمَكُمْ وَ لَيْسَ أَنْ يَقُولَ الْفَجْرُ أَوِ الصُّبْحُ وَ قَالَ بِأَصَابِعِهِ وَ رَفَعَهَا إِلَى فَوْقُ وَ طَأْطَأَ إِلَى أَسْفَلَ حَتّٰى يَقُولَ هٰكَذَا وَ قَالَ زُهَيْرٌ بِسَبَّابَتَيْهِ إِحْدَاهُمَا فَوْقَ الْأُخْرٰى ثُمَّ مَدَّهَا عَنْ يَمِينِهِ وَ شِمَالِهِ *

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کسی کو بلال (رضی اللہ عنہ) کی اذان اس کی سحری سے باز نہ رکھے اس لیے کہ وہ رات کو اذان کہہ دیتے ہیں تاکہ تم میں سے تہجد پڑھنے والا (بغرض آرام) لوٹ جائے اور تاکہ تم میں سے سونے والے کو بیدار کر دیں اور یہ نہیں ہے کہ کوئی شخص کہے کہ صبح (ہو گئی) اور آپ ﷺ نے اپنی انگلیوں سے اشارہ کیا اور ان کو اوپر کی طرف اٹھایا اور پھر نیچے کی طرف جھکا دیا یہاں تک کہ اس طرح (یعنی سفیدی پھیل جائے)، (زہیر راوی) نے اپنی دونوں شہادت کی انگلیاں ایک دوسری کے اوپر رکھیں پھر دونوں کو اپنے داہنے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اور بائیں جانب پھیلایا (یعنی اس طرح ہر طرف سفیدی پھیل جائے) تب سمجھو کہ صبح ہو گئی۔

بَابُ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ لِمَنْ شَاءَ

اذان و اقامت کے درمیان (کے وقت میں) جو کوئی چاہے (نفل) نماز پڑھ لے

(۳۸۲) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُغَفَّلٍ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثَلَاثًا لِمَنْ شَاءَ وَ فِي رِوَايَةٍ : بَيْنَ كُلِّ أَذَانَيْنِ صَلَاةٌ ثُمَّ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ ۞

سیدنا عبداللہ بن مغفل مزنی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر دو اذانوں کے درمیان میں ایک نماز ہے۔" یہ تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا (پھر فرمایا کہ): "اگر کوئی پڑھنا چاہے۔"
ایک دوسری روایت میں یوں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز ہے، ہر دو اذانوں (یعنی اذان و اقامت) کے درمیان ایک نماز ہے" پھر تیسری مرتبہ فرمایا: "اگر کوئی چاہے تو (پڑھ سکتا ہے)۔"

بَاب مَنْ قَالَ لِيُؤَذِّنْ فِي السَّفَرِ مُؤَذِّنٌ وَاحِدٌ

جس نے کہا کہ سفر میں بھی ایک ہی موذن کو اذان دینا چاہیے

(۳۸۳) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فِي نَفَرٍ مِنْ قَوْمِي فَأَقَمْنَا عِنْدَهُ عِشْرِينَ لَيْلَةً وَ كَانَ رَحِيمًا رَفِيقًا فَلَمَّا رَأَى شَوْقَنَا إِلَى أَهَالِينَا قَالَ ارْجِعُوا فَكُونُوا فِيهِمْ وَ عَلِّمُوهُمْ وَ صَلُّوا فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَلْيُؤَذِّنْ لَكُمْ أَحَدُكُمْ وَلْيَؤُمَّكُمْ أَكْبَرُكُمْ ۞

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس آئے اور ہم بیس شب و روز آپ ﷺ کی خدمت میں رہے اور رسول اللہ ﷺ نرم دل مہربان تھے جب آپ ﷺ نے خیال کیا کہ ہم کو اپنے گھر والوں کے پاس (پہنچنے) کا اشتیاق ستا رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "واپس لوٹ جاؤ اور ان ہی لوگوں میں رہو اور ان کو تعلیم دو اور (اچھی باتوں کا) حکم دو اور نماز قائم کرو اور جب نماز کا وقت آجائے تو تم میں سے کوئی شخص اذان دے اور تم میں سے جو سب سے بڑا ہو وہ تمہارا امام بنے۔"

(۳۸۴) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى رَجُلَانِ النَّبِيَّ ﷺ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يُرِيدَانِ السَّفَرَ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَنْتُمَا خَرَجْتُمَا فَأَذِّنَا ثُمَّ أَقِيمَا ثُمَّ لِيَؤُمَّكُمَا أَكْبَرُكُمَا *

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دو شخص نبی ﷺ کے پاس سفر کے ارادے سے آئے تو ان سے نبی ﷺ نے کہا: "جب تم نکلو (اور نماز کا وقت آ جائے) تو تم اذان دو پھر اقامت کہو اس کے بعد جو تم میں سے بڑا ہو وہ تمہارا امام بنے۔"

بَابُ الأَذَانِ لِلْمُسَافِرِ إِذَا كَانُوا جَمَاعَةً وَالإِقَامَةِ

مسافر اگر زیادہ ہوں تو (نماز کے لیے) اذان دیں اور اقامت (بھی) کہیں

(۳۸۵) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ يَأْمُرُ مُؤَذِّنًا يُؤَذِّنُ ثُمَّ يَقُولُ عَلَى إِثْرِهِ أَلاَ صَلُّوا فِي الرِّحَالِ فِي اللَّيْلَةِ الْبَارِدَةِ أَوِ الْمَطِيرَةِ فِي السَّفَرِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ موذن کو حکم دے دیتے تھے کہ اذان کے بعد وہ یہ کہہ دے کہ: "اپنی اپنی قیام گاہوں میں نماز پڑھ لو" (اور جماعت کے لیے نہ آؤ) اور ایسا سردی یا بارش کی رات میں (جب) سفر میں (ہوتے تو) کیا کرتے۔

بَابُ قَوْلِ الرَّجُلِ فَاتَتْنَا الصَّلاَةُ

آدمی کا یہ کہہ دینا کہ نماز جاتی رہی (کیسا ہے؟)

(۳۸۶) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ سَمِعَ جَلَبَةَ رَجُلٍ فَلَمَّا صَلَّى قَالَ « مَا شَأْنُكُمْ » قَالُوا اسْتَعْجَلْنَا إِلَى الصَّلاَةِ قَالَ « فَلاَ تَفْعَلُوا إِذَا أَتَيْتُمُ الصَّلاَةَ فَعَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَمَا أَدْرَكْتُمْ فَصَلُّوا وَ مَا فَاتَكُمْ فَأَتِمُّوا »

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے تو آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کی آواز سنی۔ پس جب آپ ﷺ نماز پڑھ چکے تو فرمایا: "تمہارا کیا حال ہے؟" (یعنی یہ شور کیوں ہوا؟) انھوں نے عرض کی کہ ہم نے نماز کے لیے بہت جلدی کی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایسا نہ کرنا جب تم نماز کے لیے آؤ تو نہایت اطمینان سے آؤ پھر جس قدر نماز پاؤ اس قدر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

پڑھ لو اور جس قدر تم سے جاتی رہے اس کو پورا کر لو۔"

بَابُ مَتَى يَقُومُ النَّاسُ إِذَا رَأَوُا الإِمَامَ عِنْدَ الإِقَامَةِ

لوگ (نماز کے لیے) کب کھڑے ہوں، جب (وہ) اقامت کے وقت امام کو دیکھ لیں؟

(۳۸۷) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَلاَ تَقُومُوا حَتَّى تَرَوْنِي ۞

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب نماز کی اقامت کہی جائے تو تم نہ کھڑے ہو یہاں تک کہ مجھے دیکھ لو۔"

بَابُ الإِمَامِ تَعْرِضُ لَهُ الْحَاجَةُ بَعْدَ الإِقَامَةِ

(اگر) اقامت کے بعد امام کو کوئی ضرورت پیش آ جائے تو.....

(۳۸۸) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ وَالنَّبِيُّ ﷺ يُنَاجِي رَجُلاً فِي جَانِبِ الْمَسْجِدِ فَمَا قَامَ إِلَى الصَّلاَةِ حَتَّى نَامَ الْقَوْمُ ۞

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نماز کی اقامت ہو گئی اور نبی ﷺ مسجد کے ایک گوشہ میں کسی شخص سے آہستہ آہستہ باتیں کر رہے تھے پس آپ ﷺ نماز کے لیے نہیں کھڑے ہوئے یہاں تک کہ بعض لوگ اونگھنے لگے۔

بَابُ وُجُوبِ صَلاَةِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت کا واجب ہونا

(۳۸۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ آمُرَ بِحَطَبٍ فَيُحْطَبَ ثُمَّ آمُرَ بِالصَّلاَةِ فَيُؤَذَّنَ لَهَا ثُمَّ آمُرَ رَجُلاً فَيَؤُمَّ النَّاسَ ثُمَّ أُخَالِفَ إِلَى رِجَالٍ فَأُحَرِّقَ عَلَيْهِمْ بُيُوتَهُمْ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَوْ يَعْلَمُ أَحَدُهُمْ أَنَّهُ يَجِدُ عَرْقًا سَمِينًا أَوْ مِرْمَاتَيْنِ حَسَنَتَيْنِ لَشَهِدَ الْعِشَاءَ ۞

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں میری جان ہے کہ یقیناً میں نے ارادہ کیا کہ لکڑیوں کو جمع کرنے کا حکم دوں پھر نماز کے لیے حکم دوں کہ اس کے لیے اذان دی جائے پھر کسی شخص کو حکم دوں کہ وہ لوگوں کا امام بنے اور میں کچھ لوگوں کی طرف جاؤں اور ان کے گھروں کو ان پر جلادوں۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ اگر ان میں سے کسی کو یہ معلوم ہو جائے کہ وہ فربہ ہڈی یا دو عمدہ گوشت والی ہڈیاں پائے گا تو یقیناً عشاء کی نماز میں ضرور آئے۔"

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْجَمَاعَةِ

نماز باجماعت کی فضیلت

(۳۹۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ صَلَاةُ الْجَمَاعَةِ تَفْضُلُ صَلَاةَ الْفَذِّ بِسَبْعٍ وَ عِشْرِيْنَ دَرَجَةً *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جماعت کی نماز تنہا نماز پر ستائیس درجہ (ثواب میں) زیادہ ہے۔"

بَابُ فَضْلِ صَلَاةِ الْفَجْرِ فِي جَمَاعَةٍ

فجر کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت (کا بیان)

(۳۹۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ يَقُوْلُ تَفْضُلُ صَلَاةُ الْجَمِيْعِ صَلَاةَ أَحَدِكُمْ وَحْدَهُ بِخَمْسٍ وَعِشْرِيْنَ جُزْءًا وَ تَجْتَمِعُ مَلَائِكَةُ اللَّيْلِ وَ مَلَائِكَةُ النَّهَارِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَقُوْلُ أَبُوْ هُرَيْرَةَ فَاقْرَءُوْا إِنْ شِئْتُمْ ﴿ إِنَّ قُرْآنَ الْفَجْرِ كَانَ مَشْهُوْدًا ﴾ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا: "جماعت کی نماز تم میں سے کسی کی تنہا نماز سے پچیس درجے (ثواب میں) زیادہ ہے اور رات کے فرشتے اور دن کے فرشتے فجر کی نماز میں اکٹھا ہوتے ہیں۔ اس کے بعد سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ اگر تم چاہو تو یہ آیت پڑھو: "یقیناً فجر کے وقت کا قرآن پڑھنا حاضر کیا گیا ہے۔ (یعنی فرشتے حاضر ہوتے ہیں)۔" (بنی اسرائیل: ۷۸)

(۳۹۲) عَنْ أَبِي مُوْسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَعْظَمُ النَّاسِ أَجْرًا فِي الصَّلَاةِ أَبْعَدُهُمْ فَأَبْعَدُهُمْ مَمْشًى وَالَّذِي يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ حَتَّى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يُصَلِّيهَا مَعَ الإِمَامِ أَعْظَمُ أَجْرًا مِنَ الَّذِي يُصَلِّي ثُمَّ يَنَامُ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "سب لوگوں سے باعتبار ثواب نماز کے زیادہ وہ لوگ ہیں جن کی مسافت (مسجد سے) دور ہے، پھر جن کی ان سے دور ہے اور وہ شخص جو نماز کا منتظر رہے حتیٰ کہ اس کو امام کے ہمراہ پڑھے، باعتبار ثواب کے اس سے زیادہ ہے (جو جلدی سے) نماز پڑھ کے سو جاتا ہے۔"

بَابُ فَضْلِ التَّهْجِيرِ إِلَى الظُّهْرِ

ظہر کی نماز اول وقت پڑھنے کی فضیلت (کا بیان)

(٣٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ يَمْشِي بِطَرِيقٍ وَجَدَ غُصْنَ شَوْكٍ عَلَى الطَّرِيقِ فَأَخَّرَهُ فَشَكَرَ اللَّهُ لَهُ فَغَفَرَ لَهُ ثُمَّ قَالَ الشُّهَدَاءُ خَمْسَةٌ الْمَطْعُونُ وَالْمَبْطُونُ وَالْغَرِيقُ وَصَاحِبُ الْهَدْمِ وَالشَّهِيدُ فِي سَبِيلِ اللَّهِ وَ بَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص کسی راستے پر چلا جا رہا تھا کہ اس نے راستے میں کانٹوں کی ایک شاخ (پڑی ہوئی) دیکھی تو اس کو ہٹا دیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس کا ثواب اسے یہ دیا کہ اس کو معاف کر دیا پھر آپ ﷺ نے فرمایا کہ شہید پانچ لوگ ہیں جو طاعون میں مرے اور جو پیٹ کے مرض میں مرے اور جو ڈوب کر مرے اور جو دب کر مرے اور جو اللہ کی راہ میں شہید ہو۔" باقی حدیث گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث: ۳۷۸)۔

بَابُ احْتِسَابِ الآثَارِ

(مسجد جاتے وقت) ہر ہر قدم کا ثواب (ملتا ہے)

(٣٩٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ بَنِي سَلَمَةَ أَرَادُوا أَنْ يَتَحَوَّلُوا عَنْ مَنَازِلِهِمْ فَيَنْزِلُوا قَرِيبًا مِنَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فَكَرِهَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَنْ يُعْرُوا الْمَدِينَةَ فَقَالَ « أَلاَ تَحْتَسِبُونَ آثَارَكُمْ »

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں بنی سلمہ نے یہ چاہا کہ اپنے مکانوں سے اٹھ کر نبی ﷺ کے قریب کہیں قیام کریں تو نبی ﷺ نے اس بات کو برا سمجھا کہ مدینہ کو ویران کر دیں پس آپ ﷺ نے فرمایا: "اے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سلمہ! کیا تم اپنے قدموں (سے چل کر مسجد میں آنے) میں ثواب نہیں سمجھتے؟"

بَابُ فَضْلِ الْعِشَاءِ فِي الْجَمَاعَةِ

عشاء کی نماز باجماعت پڑھنے کی فضیلت

(۲۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ صَلَاةٌ أَثْقَلَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ مِنَ الْفَجْرِ وَالْعِشَاءِ وَ لَوْ يَعْلَمُونَ مَا فِيهِمَا لَأَتَوْهُمَا وَ لَوْ حَبْوًا *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "کوئی نماز منافقوں پر فجر اور عشاء کی نماز سے گراں نہیں گزرتی اور اگر وہ یہ جان لیں کہ ان دونوں (کے وقت پر پڑھنے) میں کیا (ثواب) ہے تو ان میں آئیں اگرچہ گھٹنوں کے بل (چل کر) آنا پڑے۔"

بَابُ مَنْ جَلَسَ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُ الصَّلَاةَ وَ فَضْلِ الْمَسَاجِدِ

مسجد میں نماز کے انتظار میں بیٹھنے اور مسجدوں کی فضیلت

(۲۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ سَبْعَةٌ يُظِلُّهُمُ اللّٰهُ فِي ظِلِّهِ يَوْمَ لَا ظِلَّ إِلَّا ظِلُّهُ الْإِمَامُ الْعَادِلُ وَ شَابٌّ نَشَأَ فِي عِبَادَةِ رَبِّهِ وَ رَجُلٌ قَلْبُهُ مُعَلَّقٌ فِي الْمَسَاجِدِ وَ رَجُلَانِ تَحَابَّا فِي اللّٰهِ اجْتَمَعَا عَلَيْهِ وَ تَفَرَّقَا عَلَيْهِ وَ رَجُلٌ طَلَبَتْهُ امْرَأَةٌ ذَاتُ مَنْصَبٍ وَ جَمَالٍ فَقَالَ إِنِّي أَخَافُ اللّٰهَ وَ رَجُلٌ تَصَدَّقَ أَخْفَى حَتَّى لَا تَعْلَمَ شِمَالُهُ مَا تُنْفِقُ يَمِينُهُ وَ رَجُلٌ ذَكَرَ اللّٰهَ خَالِيًا فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "سات (قسم کے لوگوں) کو اللہ اپنے سائے میں جگہ دیگا کہ جس دن سوائے اللہ کے سائے کے اور کوئی سایہ نہ ہو (۱) عادل حاکم اور (۲) وہ نوجوان جو اپنے پروردگار کی عبادت میں (بچپن سے) بڑا ہوا ہو (۳) وہ جس کا دل مسجدوں میں لگا رہتا ہو (۴) وہ دو اشخاص جو باہم صرف اللہ کے لیے دوستی کریں جب (اسی) کے لیے اور جب جدا ہوں تو اسی کے لیے (۵) وہ شخص جس کو کوئی منصب اور جمال (کے لیے) بلائے اور وہ یہ کہہ دے کہ میں اللہ سے ڈرتا ہوں (اس لیے نہیں آسکتا)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۶) وہ شخص جو چھپا کر صدقہ دے یہاں تک کہ اس کے بائیں ہاتھ کو بھی نہ معلوم ہو کہ اس کا داہنا ہاتھ کیا خرچ کرتا ہے (۷) وہ شخص جو خلوت میں اللہ کو یاد کرے اور اس کی آنکھیں (آنسوؤں سے) تر ہو جائیں۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَ مَنْ رَاحَ

صبح شام دونوں وقت مسجد جانے کی فضیلت

(۳۹۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ غَدَا إِلَى الْمَسْجِدِ وَ رَاحَ أَعَدَّ اللّٰهُ لَهُ نُزُلَهُ مِنَ الْجَنَّةِ كُلَّمَا غَدَا أَوْ رَاحَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص صبح شام (دونوں وقت) مسجد میں جائے، اللہ اس کے لیے جنت سے اس کی مہمانی مہیا کرے گا جب بھی صبح و شام کو جائے گا۔"

بَابُ إِذَا أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَلَا صَلَاةَ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ

نماز کی اقامت کے بعد سوائے فرض نماز کے اور کوئی نماز نہیں پڑھنا چاہیے

(۳۹۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَالِكِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَجُلٍ مِنَ الْأَزْدِ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً وَ قَدْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ فَلَمَّا انْصَرَفَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَاثَ بِهِ النَّاسُ وَ قَالَ لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الصُّبْحَ أَرْبَعًا الصُّبْحَ أَرْبَعًا *

سیدنا عبداللہ بن مالک بن بحینہ رضی اللہ عنہ سے جو کہ قبیلہ ازد سے تعلق رکھتے تھے، روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دو (۲) رکعت نماز پڑھتے دیکھا حالانکہ اقامت ہو چکی تھی پس جب رسول اللہ ﷺ فارغ ہوئے تو لوگ اس شخص کے گرد جمع ہو گئے۔ رسول اللہ ﷺ نے اس شخص سے فرمایا: "کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں، کیا صبح کی چار رکعتیں ہیں؟"

بَابُ حَدِّ الْمَرِيضِ أَنْ يَشْهَدَ الْجَمَاعَةَ

مریض کو کتنی بیماری تک جماعت میں حاضر ہونا چاہیے؟

(۳۹۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا مَرِضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَرَضَهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الَّذِي مَاتَ فِيهِ فَحَضَرَتِ الصَّلَاةُ فَأُذِّنَ فَقَالَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَقِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ رَجُلٌ أَسِيفٌ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ وَ أَعَادَ فَأَعَادُوا لَهُ فَأَعَادَ الثَّالِثَةَ فَقَالَ إِنَّكُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ فَخَرَجَ أَبُوبَكْرٍ فَصَلَّى فَوَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ نَفْسِهِ خِفَّةً فَخَرَجَ يُهَادَى بَيْنَ رَجُلَيْنِ كَأَنِّي أَنْظُرُ رِجْلَيْهِ تَخُطَّانِ مِنَ الْوَجَعِ فَأَرَادَ أَبُو بَكْرٍ أَنْ يَتَأَخَّرَ فَأَوْمَأَ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ مَكَانَكَ ثُمَّ أُتِيَ بِهِ حَتَّى جَلَسَ إِلَى جَنْبِهِ قِيلَ لِلْأَعْمَشِ وَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي وَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي بِصَلَاتِهِ وَالنَّاسُ يُصَلُّونَ بِصَلَاةِ أَبِي بَكْرٍ وَ فِي رِوَايَةٍ: جَلَسَ عَنْ يَسَارِ أَبِي بَكْرٍ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ يُصَلِّي قَائِمًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ اپنے اس مرض میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی، مبتلا ہوئے اور نماز کا وقت آیا اور اذان ہوئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ابو بکر (رضی اللہ عنہ) سے کہہ دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔" آپ ﷺ سے عرض کی گئی (عائشہ رضی اللہ عنہا نے خود عرض کی) کہ ابو بکر رضی اللہ عنہ نرم دل آدمی ہیں تو جب آپ ﷺ کی جگہ پر کھڑے ہوں گے تو (شدت غم سے) وہ نماز نہ پڑھا سکیں گے۔ دوبارہ آپ ﷺ نے فرمایا لیکن پھر وہی عرض کی گئی۔ تیسری بار آپ ﷺ نے پھر حکم فرمایا اور فرمایا: "تم تو یوسف علیہ السلام کی ہم نشین عورتوں کی طرح ہو؟ ابو بکر رضی اللہ عنہ سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔" چنانچہ (کہہ دیا گیا اور) ابو بکر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے چلے گئے پھر نبی ﷺ نے اپنے آپ میں کچھ افاقہ محسوس کیا تو آپ ﷺ دو آدمیوں کے درمیان سہارا لے کر نکلے گویا کہ میں (اب بھی) آپ ﷺ کے دونوں پاؤں کی طرف دیکھ رہی ہوں کہ بہ سبب (ضعف) مرض کے زمین پر گھسٹتے ہوئے جاتے تھے۔ پس سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے چاہا کہ پیچھے ہٹ جائیں تو نبی ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر رہو۔ پھر آپ ﷺ لائے گئے یہاں تک کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پہلو میں بیٹھ گئے۔ نبی ﷺ نماز پڑھتے تھے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آپ ﷺ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے اور لوگ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی نماز کی اقتدا کرتے تھے۔ ایک روایت میں ہے کہ آپ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی بائیں جانب بیٹھ گئے اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے نماز پڑھتے تھے۔

(٤٠٠) وَ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ وَاشْتَدَّ وَجَعُهُ اسْتَأْذَنَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَزْوَاجَهُ أَنْ يُمَرَّضَ فِي بَيْتِي فَأَذِنَّ لَهُ وَ بَاقِي الْحَدِيْثِ تَقَدَّمَ أَنِفًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دوسری روایت میں کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ بیمار ہوئے اور مرض بڑھ گیا تو آپ ﷺ نے اپنی بیویوں سے اجازت مانگی کہ میرے گھر میں آپ ﷺ کی تیمارداری کی جائے تو سب نے اجازت دے دی ..... بقیہ وہی جو ابھی گزشتہ حدیث نمبر ۳۹۹ میں بیان ہوا ہے۔

بَابُ هَلْ يُصَلِّي الإِمَامُ بِمَنْ حَضَرَ وَ هَلْ يَخْطُبُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فِي الْمَطَرِ

کیا امام، جس قدر لوگ موجود ہوں ان کے ساتھ نماز پڑھ لے اور کیا جمعہ کے دن بارش میں خطبہ پڑھے؟

(٤٠١) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ خَطَبَ النَّاسَ فِي يَوْمٍ ذِي رَدْغٍ فَأَمَرَ الْمُؤَذِّنَ لَمَّا بَلَغَ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ قَالَ قُلِ الصَّلَاةُ فِي الرِّحَالِ فَنَظَرَ بَعْضُهُمْ إِلَى بَعْضٍ فَكَأَنَّهُمْ أَنْكَرُوا فَقَالَ كَأَنَّكُمْ أَنْكَرْتُمْ هَذَا إِنَّ هَذَا فَعَلَهُ مَنْ هُوَ خَيْرٌ مِنِّي يَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ إِنَّهَا عَزْمَةٌ وَ إِنِّي كَرِهْتُ أَنْ أُحْرِجَكُمْ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے ایک دفعہ بارش والے دن میں جمعہ کا خطبہ پڑھا اور موذن کو جب وہ حَيَّ عَلَى الصَّلَاةِ پر پہنچا یہ حکم دیا کہ کہہ دے اَلصَّلَاةُ فِي الرِّحَال (اپنی اپنی جگہ پر نماز ادا کر لو) تو لوگ ایک دوسرے کی طرف دیکھنے لگے گویا کہ انھوں نے (اس کو) بُرا سمجھا تو سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا ایسا معلوم ہوتا ہے کہ تم نے اس کو بُرا سمجھا ہے تو بے شک اس (عمل) کو اس نے کیا ہے جو مجھ سے بہتر تھے یعنی نبی ﷺ نے، بیشک جمعہ واجب ہے اور مجھے اچھا معلوم نہ ہوا کہ تمہیں حرج میں ڈالوں (کہ تم مٹی کو گھٹنوں تک روندتے آؤ)۔

(٤٠٢) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ رَجُلٌ مِنَ الأَنْصَارِ إِنِّي لَا أَسْتَطِيعُ الصَّلَاةَ مَعَكَ وَ كَانَ رَجُلًا ضَخْمًا فَصَنَعَ لِلنَّبِيِّ ﷺ طَعَامًا فَدَعَاهُ إِلَى مَنْزِلِهِ فَبَسَطَ لَهُ حَصِيرًا وَ نَضَحَ طَرَفَ الْحَصِيرِ فَصَلَّى عَلَيْهِ رَكْعَتَيْنِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَقَالَ رَجُلٌ مِنْ آلِ الْجَارُودِ لِأَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي الضُّحَى قَالَ مَا رَأَيْتُهُ صَلَّاهَا إِلَّا يَوْمَئِذٍ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انصار میں سے ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ میں (معذور ہوں) آپ ﷺ کے ہمراہ نماز نہیں پڑھ سکتا اور وہ موٹا آدمی تھا پس اس نے نبی ﷺ کے لیے کھانا تیار کیا اور آپ ﷺ کو اپنے مکان میں بلایا اور آپ ﷺ کے لیے چٹائی بچھا دی اور چٹائی کے ایک کنارے کو دھو دیا تو اس پر آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔ اتنے میں آل جارود میں سے ایک شخص نے سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا نبی ﷺ نماز چاشت پڑھا کرتے تھے؟ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے سوائے اس دن کے کبھی آپ ﷺ کو پڑھتے نہیں دیکھا۔

بَابُ إِذَا حَضَرَ الطَّعَامُ وَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ

جس وقت کھانا (سامنے) آجائے اور نماز کی اقامت ہو جائے

(٤٠٣) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُدِّمَ الْعَشَاءُ فَابْدَءُوا بِهِ قَبْلَ أَنْ تُصَلُّوا صَلَاةَ الْمَغْرِبِ وَلَا تَعْجَلُوا عَنْ عَشَائِكُمْ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب کھانا آگے رکھ دیا جائے تو مغرب کی نماز پڑھنے سے پہلے کھانا کھالو اور اپنے کھانے کو چھوڑ کر نماز میں عجلت نہ کرو۔"

بَابُ مَنْ كَانَ فِي حَاجَةِ أَهْلِهِ فَأُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَخَرَجَ

جب کوئی شخص گھر کا کام کاج کر رہا ہو اور نماز کی اقامت ہو جائے تو (نماز میں شرکت کے لیے) نکل آئے

(٤٠٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ مَا كَانَ يَصْنَعُ فِي بَيْتِهِ قَالَتْ كَانَ يَكُونُ فِي مِهْنَةِ أَهْلِهِ تَعْنِي خِدْمَةَ أَهْلِهِ فَإِذَا حَضَرَتِ الصَّلَاةُ خَرَجَ إِلَى الصَّلَاةِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ نبی ﷺ اپنے گھر میں کیا کیا کرتے تھے؟ وہ بولیں کہ اپنے گھر کے کام کاج یعنی اپنے گھر والوں کی خدمت میں (مصروف) رہتے تھے پھر جب نماز کا وقت ہو جاتا تو آپ ﷺ نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَنْ صَلّٰى بِالنَّاسِ وَ هُوَ لَا يُرِيدُ إِلَّا أَنْ يُعَلِّمَهُمْ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ وَ سُنَّتَهُ

صرف مسنون طریقہ نماز سکھانے کے لیے لوگوں کو دکھا کر نماز پڑھنا (درست ہے)

(٤٠٥) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لَأُصَلِّي بِكُمْ وَ مَا أُرِيدُ الصَّلَاةَ أُصَلِّي كَيْفَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي *

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں تمہارے سامنے نماز پڑھتا ہوں اور میرا مقصود نماز پڑھنا نہیں بلکہ جس طرح میں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا ہے اسی طرح (تمہارے دکھانے کو) پڑھتا ہوں۔

بَابٌ : أَهْلُ الْعِلْمِ وَالْفَضْلِ أَحَقُّ بِالْإِمَامَةِ

صاحب علم وفضل امامت کا زیادہ حقدار ہے

(٤٠٦) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيثُ : مُرُوْا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ بِالنَّاسِ تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ قُلْتُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ عَائِشَةُ فَقُلْتُ لِحَفْصَةَ قُولِي لَهُ إِنَّ أَبَا بَكْرٍ إِذَا قَامَ فِي مَقَامِكَ لَمْ يُسْمِعِ النَّاسَ مِنَ الْبُكَاءِ فَمُرْ عُمَرَ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَفَعَلَتْ حَفْصَةُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَهْ إِنَّكُنَّ لَأَنْتُنَّ صَوَاحِبُ يُوسُفَ مُرُوا أَبَا بَكْرٍ فَلْيُصَلِّ لِلنَّاسِ فَقَالَتْ حَفْصَةُ لِعَائِشَةَ مَا كُنْتُ لِأُصِيبَ مِنْكِ خَيْرًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا سے مروی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) سے کہو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھائیں" پہلے گزر چکی ہے (دیکھیں حدیث: ۳۹۹) اور اس روایت میں کہتی ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ بیشک سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو رونے کی وجہ سے لوگوں کو (اپنی قراءت) نہ سنا سکیں گے لہٰذا آپ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کو حکم دیجیے کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔ عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے حفصہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ تم رسول اللہ ﷺ سے عرض کرو کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ جب آپ کی جگہ کھڑے ہوں گے تو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رونے کی وجہ سے لوگوں کو (اپنی قراءت) نہ سنا سکیں گے۔ پس حفصہ رضی اللہ عنہا نے کہہ دیا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ٹھہرو! یقیناً تم لوگ یوسف علیہ السلام کی ہم نشین عورتوں کی طرح ہو۔" ابو بکر صدیق (رضی اللہ عنہ) کو حکم دو کہ وہ لوگوں کو نماز پڑھا دیں۔" تو ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا نے عائشہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ میں نے کبھی تم سے فائدہ نہ پایا۔

(۴۰۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ أَبَا بَكْرٍ كَانَ يُصَلِّي لَهُمْ فِي وَجَعِ النَّبِيِّ ﷺ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ الإِثْنَيْنِ وَ هُمْ صُفُوفٌ فِي الصَّلاةِ فَكَشَفَ النَّبِيُّ ﷺ سِتْرَ الْحُجْرَةِ يَنْظُرُ إِلَيْنَا وَ هُوَ قَائِمٌ كَأَنَّ وَجْهَهُ وَرَقَةُ مُصْحَفٍ ثُمَّ تَبَسَّمَ يَضْحَكُ فَهَمَمْنَا أَنْ نَفْتَتِنَ مِنَ الْفَرَحِ بِرُؤْيَةِ النَّبِيِّ ﷺ فَنَكَصَ أَبُو بَكْرٍ عَلَى عَقِبَيْهِ لِيَصِلَ الصَّفَّ وَ ظَنَّ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَارِجٌ إِلَى الصَّلاةِ فَأَشَارَ إِلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَتِمُّوا صَلاتَكُمْ وَ أَرْخَى السِّتْرَ فَتُوُفِّيَ مِنْ يَوْمِهِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی اس بیماری میں جس میں آپ ﷺ نے وفات پائی تھی، لوگوں کو نماز پڑھاتے تھے یہاں تک کہ جب دو شنبہ کا دن ہوا اور لوگ نماز میں صف بستہ تھے تو نبی ﷺ نے حجرہ کا پردہ اٹھایا اور ہم لوگوں کی طرف کھڑے ہو کر دیکھنے لگے (اس وقت) آپ کا چہرۂ مبارک گویا مصحف کا صفحہ تھا پھر آپ ﷺ بشاشت سے مسکرائے ہم لوگوں نے خوشی کی وجہ سے چاہا کہ نبی ﷺ کے دیکھنے میں مشغول ہو جائیں اور سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ اپنے الٹے پاؤں پیچھے ہٹ آئے تاکہ صف میں مل جائیں۔ وہ سمجھے کہ نبی ﷺ نماز کے لیے آنے والے ہیں۔ پس آپ ﷺ نے ہماری طرف اشارہ کیا کہ اپنی نماز پوری کر لو اور آپ ﷺ نے پردہ ڈال دیا اسی دن آپ ﷺ نے وفات پائی۔

بَابُ مَنْ دَخَلَ لِيَؤُمَّ النَّاسَ فَجَاءَ الإِمَامُ الأَوَّلُ فَتَأَخَّرَ الأَوَّلُ

جو شخص لوگوں کی امامت کے لیے جائے اتنے میں امام اول آ جائے (تو کیا کرنا چاہیے؟)

(۴۰۸) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ ذَهَبَ إِلَى بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ لِيُصْلِحَ بَيْنَهُمْ فَحَانَتِ الصَّلاةُ فَجَاءَ الْمُؤَذِّنُ إِلَى أَبِي بَكْرٍ فَقَالَ أَتُصَلِّي لِلنَّاسِ فَأُقِيمَ قَالَ نَعَمْ فَصَلَّى أَبُو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَكْرٍ فَجَاءَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالنَّاسُ فِي الصَّلَاةِ فَتَخَلَّصَ حَتّٰى وَقَفَ فِي الصَّفِّ فَصَفَّقَ النَّاسُ وَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ لَا يَلْتَفِتُ فِي صَلَاتِهِ فَلَمَّا أَكْثَرَ النَّاسُ التَّصْفِيقَ الْتَفَتَ فَرَأَى رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَشَارَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنِ امْكُثْ مَكَانَكَ فَرَفَعَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَدَيْهِ فَحَمِدَ اللّٰهَ عَلٰى مَا أَمَرَهُ بِهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ اسْتَأْخَرَ أَبُو بَكْرٍ حَتّٰى اسْتَوٰى فِي الصَّفِّ وَ تَقَدَّمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَصَلّٰى فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا أَبَا بَكْرٍ مَا مَنَعَكَ أَنْ تَثْبُتَ إِذْ أَمَرْتُكَ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ مَا كَانَ لِابْنِ أَبِي قُحَافَةَ أَنْ يُصَلِّيَ بَيْنَ يَدَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَا لِي رَأَيْتُكُمْ أَكْثَرْتُمُ التَّصْفِيقَ مَنْ رَابَهُ شَيْءٌ فِي صَلَاتِهِ فَلْيُسَبِّحْ فَإِنَّهُ إِذَا سَبَّحَ الْتُفِتَ إِلَيْهِ وَ إِنَّمَا التَّصْفِيقُ لِلنِّسَاءِ *

سیدنا سہل بن سعد ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ بنی عمرو بن عوف کی طرف ان میں باہم صلح کرانے کے لیے تشریف لے گئے، اتنے میں نماز کا وقت ہو گیا تو موذن، امیر المومنین ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور ان سے کہا کہ اگر آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو میں اقامت کہوں؟ انھوں نے کہا ہاں۔ پس صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نماز پڑھانے لگے تو اتنے میں رسول اللہ ﷺ تشریف لے آئے اور لوگ نماز میں مشغول تھے، پس آپ ﷺ (صفوں میں) داخل ہوئے یہاں تک کہ (پہلی) صف میں جا کر ٹھہر گئے اور لوگ تالی بجانے لگے اور صدیق اکبر رضی اللہ عنہ اپنی نماز میں ادھر ادھر نہ دیکھتے تھے۔ لیکن جب لوگوں نے زیادہ تالیاں بجائیں تو انھوں نے پیچھے دیکھا تو رسول اللہ ﷺ کو پایا تو رسول اللہ ﷺ نے انھیں اشارہ کیا کہ تم اپنی جگہ پر کھڑے رہو تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھا کے اور اس بناء پر کہ انھیں رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم دیا اللہ کا شکر ادا کیا پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ پیچھے ہٹ گئے، یہاں تک کہ صف میں آ گئے اور رسول اللہ ﷺ آگے بڑھ گئے اور آپ ﷺ نے نماز پڑھائی۔ پھر جب آپ ﷺ فارغ ہوئے تو فرمایا: "اے ابو بکر! جب میں نے تم کو حکم دیا تھا تو تم کیوں نہ کھڑے رہے؟" تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ ابو قحافہ کے بیٹے کی مجال نہیں ہے کہ رسول اللہ ﷺ کے آگے نماز پڑھائے پھر رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا سبب ہے کہ میں نے تم کو دیکھا تم۔ تالیاں بکثرت بجائیں؟ (دیکھو) جب کسی کو نماز میں کوئی بات پیش آ جائے تو اسے چاہیے کہ سبحان اللہ کہہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دے کیونکہ وہ سبحان اللہ کہہ دے گا تو اس کی طرف التفات کیا جائے گا اور تالی بجانا تو صرف عورتوں کے لیے (جائز) ہے۔"

بَابُ إِنَّمَا جُعِلَ الإِمَامُ لِيُؤْتَمَّ بِهِ

امام اسی لیے بنایا گیا ہے کہ اس کی اقتداء کی جائے

(٤٠٩) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا ثَقُلَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَ صَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لاَ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَفَعَلْنَا فَاغْتَسَلَ فَذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ ﷺ أَ صَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لاَ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ! قَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ قَالَتْ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَ صَلَّى النَّاسُ قُلْنَا لاَ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! فَقَالَ ضَعُوا لِي مَاءً فِي الْمِخْضَبِ فَقَعَدَ فَاغْتَسَلَ ثُمَّ ذَهَبَ لِيَنُوءَ فَأُغْمِيَ عَلَيْهِ ثُمَّ أَفَاقَ فَقَالَ أَصَلَّى النَّاسُ فَقُلْنَا لاَ هُمْ يَنْتَظِرُونَكَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! وَالنَّاسُ عُكُوفٌ فِي الْمَسْجِدِ يَنْتَظِرُونَ النَّبِيَّ عَلَيْهِ السَّلاَمُ لِصَلاَةِ الْعِشَاءِ الْآخِرَةِ فَأَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ إِلَى أَبِي بَكْرٍ بِأَنْ يُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الرَّسُولُ فَقَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَأْمُرُكَ أَنْ تُصَلِّيَ بِالنَّاسِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ وَ كَانَ رَجُلاً رَقِيقًا يَا عُمَرُ صَلِّ بِالنَّاسِ فَقَالَ لَهُ عُمَرُ أَنْتَ أَحَقُّ بِذَلِكَ فَصَلَّى أَبُو بَكْرٍ تِلْكَ الأَيَّامَ وَ بَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ طیبہ طاہرہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ بیمار ہوئے تو آپ ﷺ نے پوچھا: "کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں؟" ہم نے عرض کی کہ نہیں، اے اللہ کے رسول! وہ تو آپ کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے لیے طشت میں پانی رکھ دو (میں نہاؤں گا)۔" ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے ایسا ہی کیا۔ پس آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بے ہوش ہو گئے۔ اس کے بعد ہوش آیا تو آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟" ہم نے عرض کی نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کے منتظر ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے لیے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

طشت میں پانی رکھ دو۔" (چنانچہ رکھ دیا گیا) پس آپ ﷺ نے غسل فرمایا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بے ہوش ہو گئے پھر ہوش آیا تو فرمایا: "کیا لوگ نماز پڑھ چکے؟" ہم نے عرض کی کہ نہیں، اللہ کے رسول! وہ آپ کے منتظر ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: میرے لیے طشت میں پانی رکھ دو۔" پس آپ ﷺ اٹھے اور غسل کیا پھر کھڑا ہونا چاہا مگر بے ہوش ہو گئے۔ پھر جب افاقہ ہوا تو پوچھا: "کیا لوگ نماز پڑھ چکے ہیں۔" ہم نے عرض کی نہیں ہیں، اے اللہ کے رسول! وہ آپ کے منتظر ہیں اور لوگ مسجد میں ٹھہرے ہوئے نبی ﷺ کا عشاء کی نماز کے لیے انتظار کر رہے تھے۔ پھر نبی ﷺ نے سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے پاس (کہلا) بھیجا کہ لوگوں کو نماز پڑھائیں چنانچہ قاصد ان کے پاس پہنچا اور اس نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ آپ کو حکم دیتے ہیں کہ آپ لوگوں کو نماز پڑھائیں۔ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ بولے اور وہ ایک نرم دل انسان تھے، کہ اے عمر! آپ لوگوں کو نماز پڑھا دیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان سے کہا کہ آپ اس کے زیادہ حق دار ہیں۔ تب سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان بقیہ دنوں میں نماز پڑھائی۔ بقیہ حدیث اوپر گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث: ۳۹۹)

(٤١٠) وَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيْثُ صَلَاةِ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَيْتِهِ وَ هُوَ شَاكٍ تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ : وَ إِذَا صَلّٰى جَالِسًا فَصَلُّوا جُلُوْسًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے بحالت مرض اپنے گھر میں نماز پڑھی، پہلے گزر چکی ہے اور اس روایت میں کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب امام بیٹھ کر نماز پڑھے تو تم بھی بیٹھ کر نماز پڑھو۔" (لیکن یہ حکم بعد میں منسوخ ہو گیا تھا دیکھیے حدیث: ۳۹۹)۔

بَابُ مَتٰى يَسْجُدُ مَنْ خَلْفَ الْإِمَامِ

امام کے پیچھے مقتدی کب سجدہ کرے؟

(٤١١) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ لَمْ يَحْنِ أَحَدٌ مِنَّا ظَهْرَهُ حَتّٰى يَقَعَ النَّبِيُّ ﷺ سَاجِدًا ثُمَّ نَقَعُ سُجُوْدًا بَعْدَهُ *

سیدنا براء (بن عازب) رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ جب نبی ﷺ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تو ہم میں سے کوئی شخص اپنی پیٹھ اس وقت تک نہ جھکاتا جب تک کہ نبی ﷺ سجدہ میں نہ چلے جاتے۔ آپ کے بعد ہم لوگ سجدے میں جاتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ إِثْمِ مَنْ رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ

امام سے پہلے سر اٹھانا گناہ (عظیم) ہے

(٤١٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَمَا يَخْشَى أَحَدُكُمْ أَوْ لاَ يَخْشَى أَحَدُكُمْ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ قَبْلَ الإِمَامِ أَنْ يَجْعَلَ اللّٰهُ رَأْسَهُ رَأْسَ حِمَارٍ أَوْ يَجْعَلَ اللّٰهُ صُورَتَهُ صُورَةَ حِمَارٍ ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص جو اپنا سر امام سے پہلے اٹھالیتا ہے، تو کیا وہ اس بات کا خوف نہیں کرتا کہ اللہ تعالیٰ اس کے سر کو گدھے کا (سا) سر بنا دے یا اس کی صورت گدھے کی (سی) صورت کر دے؟"

بَابُ إِمَامَةِ الْعَبْدِ وَالْمَوْلَى وَالْغُلاَمِ الَّذِي لَمْ يَحْتَلِمْ

غلام، آزاد کردہ شخص اور جو بالغ نہ ہو، ان کی امامت کا بیان

(٤١٣) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اسْمَعُوا وَ أَطِيعُوا وَ إِنِ اسْتُعْمِلَ عَلَيْكُمْ حَبَشِيٌّ كَأَنَّ رَأْسَهُ زَبِيبَةٌ ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "سنو! اطاعت کرو! اگرچہ کوئی حبشی (تم پر) حاکم بنا دیا جائے اور جس کا سر سوکھے انگور کے برابر ہو۔"

بَابُ إِذَا لَمْ يُتِمَّ الإِمَامُ وَ أَتَمَّ مَنْ خَلْفَهُ

جب امام (نماز کو) پورا نہ کرے لیکن مقتدی پورے (طور پر) کریں

(٤١٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يُصَلُّونَ لَكُمْ فَإِنْ أَصَابُوا فَلَكُمْ وَ إِنْ أَخْطَئُوا فَلَكُمْ وَ عَلَيْهِمْ ۔

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "یہ لوگ جو تمہیں نماز پڑھاتے ہیں اگر ٹھیک ٹھیک پڑھائیں گے تو تمہارے لیے ثواب ہے اور اگر وہ غلطی کریں گے تو تمہارے لیے تو ثواب ہی ہے اور ان پر گناہ ہے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ يَقُوْمُ عَنْ يَمِيْنِ الْإِمَامِ بِحِذَائِهِ سَوَاءً إِذَا كَانَا اثْنَيْنِ

جب دو (آدمی نماز پڑھتے) ہوں تو مقتدی کو امام کے داہنی طرف اس کے پہلو میں (اس کے) برابر کھڑا ہونا چاہیے

(٤١٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيْثُ مَبِيْتِهِ فِي بَيْتِ خَالَتِهِ تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ : ثُمَّ نَامَ حَتّٰى نَفَخَ وَ كَانَ إِذَا نَامَ نَفَخَ ثُمَّ أَتَاهُ الْمُؤَذِّنُ فَخَرَجَ فَصَلّٰى وَ لَمْ يَتَوَضَّأْ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ ایک شب وہ اپنی خالہ ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کے ہاں ٹھہرے تھے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث: ۱۴۲) اور اس روایت میں فرماتے ہیں کہ "پھر رسول اللہ ﷺ سو گئے یہاں تک کہ سانس کی آواز آنے لگی۔ اس کے بعد موذن آپ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ باہر تشریف لے گئے اور نماز فجر ادا کی اور وضو نہیں کیا۔ (اس حدیث میں ابن عباس رضی اللہ عنہ کا نبی ﷺ کے ساتھ بائیں جانب کھڑے ہو کر نماز پڑھنے کا ذکر ہے)

بَابُ إِذَا طَوَّلَ الْإِمَامُ وَ كَانَ لِلرَّجُلِ حَاجَةٌ فَخَرَجَ فَصَلّٰى

جب امام (نماز کو) طول دے اور کسی شخص کو کچھ ضرورت ہو اور وہ (نماز توڑ کر) چلا جائے (اور کہیں اور) نماز پڑھ لے (تو جائز ہے)

(٤١٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ يُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ يَرْجِعُ فَيَؤُمُّ قَوْمَهُ فَصَلّٰى الْعِشَاءَ فَقَرَأَ بِالْبَقَرَةِ فَانْصَرَفَ الرَّجُلُ فَكَأَنَّ مُعَاذًا تَنَاوَلَ مِنْهُ فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ فَتَّانٌ فَتَّانٌ فَتَّانٌ ثَلَاثَ مِرَارٍ أَوْ قَالَ فَاتِنًا فَاتِنًا فَاتِنًا وَ أَمَرَهُ بِسُوْرَتَيْنِ مِنْ أَوْسَطِ الْمُفَصَّلِ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ سیدنا معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمراہ (عشاء) کی نماز پڑھتے اس کے بعد واپس جاتے تو اپنی قوم کی امامت کرتے (ایک مرتبہ) انھوں نے عشاء کی نماز پڑھائی تو سورۂ بقرہ پڑھی۔ ایک شخص (نماز توڑ کر) چل دیا تو اس سے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو بڑا دکھ ہوا۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ سے تین مرتبہ فرمایا" فتان ،فتان ، فتان " (فتنہ ڈالنے والا) یا یہ فرمایا: " فاتن ،فاتن ،فاتن " (یعنی فتنہ پرداز) اور آپ ﷺ نے معاذ رضی اللہ عنہ کو اوسا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مفصل کی دو سورتوں (کے پڑھنے) کا حکم دیا۔

بَابُ تَخْفِيفِ الإِمَامِ فِي الْقِيَامِ وَ إِتْمَامِ الرُّكُوعِ وَالسُّجُودِ

امام کو قیام میں تخفیف کرنا (چاہیے) اور رکوع و سجود کو پورا کرنا (چاہیے)

(٤١٧) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلاً قَالَ وَاللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنِّي لَأَتَأَخَّرُ عَنْ صَلاةِ الْغَدَاةِ مِنْ أَجْلِ فُلاَنٍ مِمَّا يُطِيلُ بِنَا فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فِي مَوْعِظَةٍ أَشَدَّ غَضَبًا مِنْهُ يَوْمَئِذٍ ثُمَّ قَالَ إِنَّ مِنْكُمْ مُنَفِّرِينَ فَأَيُّكُمْ مَا صَلَّى بِالنَّاسِ فَلْيَتَجَوَّزْ فَإِنَّ فِيهِمُ الضَّعِيفَ وَالْكَبِيرَ وَ ذَا الْحَاجَةِ ۝

سیدنا ابو مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کی قسم میں صبح کی نماز سے صرف فلاں شخص کے باعث پیچھے رہ جاتا ہوں کیونکہ وہ ہمیں نماز لمبی پڑھاتا ہے۔ پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو کبھی نصیحت (کے وقت) اس دن سے زیادہ غضبناک نہیں دیکھا اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں کچھ لوگ (آدمیوں کو عبادت سے) نفرت دلانے والے ہیں۔ پس جو شخص تم میں سے لوگوں کو نماز پڑھائے تو چاہیے کہ وہ تخفیف کیا کرے کیونکہ مقتدیوں میں ضعیف (بھی ہوتے) ہیں اور بوڑھے بھی اور صاحب حاجت (بھی)۔

(٤١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيثُ مُعَاذٍ وَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهُ فَلَوْ لاَ صَلَّيْتَ بِسَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ وَالشَّمْسِ وَ ضُحَاهَا وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى ۝

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ (۴۱۶ نمبر حدیث معاذ جو اوپر گزر چکی ہے کے تحت) کہتے کہ نبی ﷺ نے فرمایا کہ "تو نے ﴿سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الأَعْلَى﴾ اور ﴿وَالشَّمْسِ وَضُحَاهَا﴾ اور ﴿وَاللَّيْلِ إِذَا يَغْشَى﴾ کے ساتھ نماز کیوں نہ پڑھا دی؟

بَابُ الإِيجَازِ فِي الصَّلاَةِ وَ إِكْمَالِهَا

نماز میں اختصار کرنا اور اس کو کامل کرنا سنت ہے

(٤١٩) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُوجِزُ الصَّلاَةَ وَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يُكْمِلُهَا *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مختصر نماز پڑھتے اور اس کو کامل (ادا) کرتے تھے۔

بَاب مَنْ أَخَفَّ الصَّلاَةَ عِنْدَ بُكَاءِ الصَّبِيِّ

جو شخص بچے کے رونے سے نماز کو مختصر کر دے

(٤٢٠) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنِّي لَأَقُومُ فِي الصَّلاَةِ أُرِيدُ أَنْ أُطَوِّلَ فِيهَا فَأَسْمَعُ بُكَاءَ الصَّبِيِّ فَأَتَجَوَّزُ فِي صَلاَتِي كَرَاهِيَةَ أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمِّهِ *

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ میں نماز میں کھڑا ہوتا ہوں تو چاہتا ہوں کہ اس میں طول دوں لیکن بچے کے رونے کی آواز سن کر میں اپنی نماز میں اختصار کر دیتا ہوں، اس امر کو برا سمجھ کر کہ میں اس کی ماں کی تکلیف کا باعث ہو جاؤں گا۔

بَابُ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ عِنْدَ الإِقَامَةِ وَ بَعْدَهَا

صفوں کا برابر کرنا خواہ اقامت کہتے وقت یا اقامت کے بعد

(٤٢١) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ : قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَتُسَوُّنَّ صُفُوفَكُمْ أَوْ لَيُخَالِفَنَّ اللَّهُ بَيْنَ وُجُوهِكُمْ *

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: صفوں کو برابر کر لو ورنہ اللہ تعالیٰ تمہارے چہروں کو الٹ دے گا۔"

بَابُ إِقْبَالِ الإِمَامِ عَلَى النَّاسِ عِنْدَ تَسْوِيَةِ الصُّفُوفِ

صفوں کو برابر کرتے وقت امام کا لوگوں کی طرف متوجہ ہونا (ثابت ہے)

(٤٢٢) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أَقِيمُوا صُفُوفَكُمْ وَتَرَاصُّوا فَإِنِّي أَرَاكُمْ مِنْ وَرَاءِ ظَهْرِي *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ اپنی صفوں کو درست کر لو اور مل کر کھڑے ہو جاؤ، میں تمہیں اپنی پیٹھ کے پیچھے سے (بھی) دیکھتا ہوں۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ إِذَا كَانَ بَيْنَ الإِمَامِ وَ بَيْنَ الْقَوْمِ حَائِطٌ أَوْ سُتْرَةٌ

جب امام اور لوگوں کے درمیان کوئی دیوار یا سترہ ہو (تو نماز ہو جائے گی)

(٤٢٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فِي حُجْرَتِهِ وَ جِدَارُ الْحُجْرَةِ قَصِيرٌ فَرَأَى النَّاسُ شَخْصَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَامَ أُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ فَأَصْبَحُوا فَتَحَدَّثُوا بِذٰلِكَ فَقَامَ اللَّيْلَةَ الثَّانِيَةَ فَقَامَ مَعَهُ أُنَاسٌ يُصَلُّوْنَ بِصَلَاتِهِ صَنَعُوا ذٰلِكَ لَيْلَتَيْنِ أَوْ ثَلَاثًا حَتّٰى إِذَا كَانَ بَعْدَ ذٰلِكَ جَلَسَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فَلَمْ يَخْرُجْ فَلَمَّا أَصْبَحَ ذَكَرَ ذٰلِكَ النَّاسُ فَقَالَ إِنِّي خَشِيتُ أَنْ تُكْتَبَ عَلَيْكُمْ صَلَاةُ اللَّيْلِ*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز تہجد اپنے حجرے میں پڑھا کرتے تھے اور حجرے کی دیوار چھوٹی تھی تو لوگوں نے نبی ﷺ کا جسم دیکھ لیا اور کچھ لوگ آپ ﷺ کی نماز کی اقتداء کرنے کھڑے ہو گئے پھر صبح ہوئی تو انھوں نے اس کا چرچا کیا پھر دوسری رات کو آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو کچھ لوگ آپ ﷺ کی اقتداء میں اس رات بھی کھڑے ہو گئے۔ دو رات یا تین رات لوگوں نے یہی کیا یہاں تک کہ جب اس کے بعد رات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ گھر میں بیٹھ رہے اور نماز پڑھنے نہیں نکلے۔ صبح کو لوگوں نے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے اس بات کا خوف کیا کہ (اس التزام کی وجہ سے کہیں) نماز (تہجد) تم پر فرض (نہ) کر دی جائے۔"

بَابُ صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد (رات کی نماز کا بیان)

(٤٢٤) وَ فِي هٰذَا الْحَدِيْثِ مِنْ رِوَايَةِ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ زِيَادَةُ أَنَّهُ قَالَ : قَدْ عَرَفْتُ الَّذِي رَأَيْتُ مِنْ صَنِيعِكُمْ فَصَلُّوا أَيُّهَا النَّاسُ فِي بُيُوتِكُمْ فَإِنَّ أَفْضَلَ الصَّلَاةِ صَلَاةُ الْمَرْءِ فِي بَيْتِهِ إِلَّا الْمَكْتُوبَةَ *

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ سے اس حدیث میں (حدیث: ۴۲۳ سے اتنا زیادہ) روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (صبح کو تشریف لائے اور) فرمایا: "میں نے جو تمہارا فعل دیکھا اسے سمجھ لیا (یعنی تم کو عبادت کا شوق ہے) تو اے لوگو! اپنے گھروں میں نماز پڑھو کیونکہ آدمی کی نمازوں میں افضل نماز وہ ہے جو اس کے گھر میں ہو سوائے فرض نماز کے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ أَبْوَابُ صِفَةِ الصَّلَاةِ

نماز کے مسائل

بَابُ رَفْعِ الْيَدَيْنِ فِي التَّكْبِيرَةِ الْأُولَى مَعَ الْإِفْتِتَاحِ سَوَاءً

پہلی تکبیر میں نماز شروع کرنے کے ساتھ دونوں ہاتھوں کا کندھوں تک اٹھانا

(٤٢٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ حَذْوَ مَنْكِبَيْهِ إِذَا افْتَتَحَ الصَّلَاةَ وَ إِذَا كَبَّرَ لِلرُّكُوعِ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ رَفَعَهُمَا كَذٰلِكَ أَيْضًا وَ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ وَ كَانَ لَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ فِي السُّجُودِ *

سیدنا عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز شروع فرماتے تو اپنے دونوں ہاتھوں کو اپنے دونوں شانوں یعنی کندھوں کے برابر اٹھاتے اور جب رکوع کے لیے تکبیر کہتے اور جب رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تب بھی دونوں ہاتھ اسی طرح اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ کہتے اور (دونوں) سجدوں میں یہ (عمل) نہ کرتے تھے۔

عَنْ نَافِعٍ : أَنَّ ابْنَ عُمَرَ كَانَ إِذَا دَخَلَ فِي الصَّلَاةِ كَبَّرَ وَرَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَالَ : سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَفَعَ يَدَيْهِ وَإِذَا قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ رَفَعَ يَدَيْهِ۔ وَرَفَعَ ذٰلِكَ ابْنُ عُمَرَ إِلَى نَبِيِّ اللّٰهِ ﷺ *

نافع بیان کرتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ جب نماز میں داخل ہوتے تو پہلے تکبیر تحریمہ کہتے اور ساتھ ہی رفع الیدین کرتے۔ اسی طرح جب وہ رکوع کرتے تب اور جب سمع اللہ لمن حمدہ کہتے تب بھی دونوں ہاتھوں کو اٹھاتے اور جب قعدۂ اولیٰ سے اٹھتے تب بھی رفع الیدین کرتے۔ آپ نے اس فعل کو نبی کریم ﷺ تک پہنچایا۔ (کہ آنحضرت ﷺ اسی طرح نماز پڑھا کرتے تھے)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ وَضْعِ الْيُمْنَى عَلَى الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ

نماز میں داہنے ہاتھ کو بائیں ہاتھ کے اوپر رکھنا

(٤٢٦) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّاسُ يُؤْمَرُونَ أَنْ يَضَعَ الرَّجُلُ الْيَدَ الْيُمْنَى عَلَى ذِرَاعِهِ الْيُسْرَى فِي الصَّلَاةِ *

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگوں کو (نبی ﷺ کی طرف سے) یہ حکم دیا جاتا تھا کہ نماز میں داہنا ہاتھ بائیں کلائی پر رکھیں۔

بَابُ مَا يَقُولُ بَعْدَ التَّكْبِيرِ

اس کا بیان کہ تکبیر (تحریمہ) کے بعد کیا پڑھے

(٤٢٧) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا كَانُوا يَفْتَتِحُونَ الصَّلَاةَ بِ ﴿ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ ﴾ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اور ابو بکر صدیق و عمر فاروق رضی اللہ عنہما نماز کی ابتداء ﴿ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ ﴾ سے کیا کرتے تھے۔

(٤٢٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَسْكُتُ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَ بَيْنَ الْقِرَاءَةِ إِسْكَاتَةً قَالَ أَحْسِبُهُ قَالَ هُنَيَّةً فَقُلْتُ بِأَبِي وَ أُمِّي يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِسْكَاتُكَ بَيْنَ التَّكْبِيرِ وَالْقِرَاءَةِ مَا تَقُولُ قَالَ أَقُولُ اللّٰهُمَّ بَاعِدْ بَيْنِي وَ بَيْنَ خَطَايَايَ كَمَا بَاعَدْتَ بَيْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ اللّٰهُمَّ نَقِّنِي مِنَ الْخَطَايَا كَمَا يُنَقَّى الثَّوْبُ الْأَبْيَضُ مِنَ الدَّنَسِ اللّٰهُمَّ اغْسِلْ خَطَايَايَ بِالْمَاءِ وَالثَّلْجِ وَالْبَرَدِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ تکبیر اور قرأت کے درمیان میں کچھ سکوت فرماتے تھے۔ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں تکبیر اور قرأت کے مابین سکوت کرنے میں آپ ﷺ کیا پڑھتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "میں (یہ دعا) پڑھتا ہوں "اے اللہ! میرے اور میرے گناہوں کے درمیان ایسا فاصلہ کر دے جیسا تو نے مشرق اور مغرب کے درمیان کر دیا ہے، اے اللہ! مجھے گناہوں سے پاک کر دے جیسے سفید کپڑا میل سے صاف کیا جاتا ہے،

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اے اللہ! میرے گناہوں کو پانی اور برف اور اولوں سے دھو ڈال۔"

بَابٌ : ((باب))

(۴۲۹) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : حَدِيْثُ الْكُسُوْفِ وَ قَدْ تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَتْ : قَدْ دَنَتْ مِنِّي الْجَنَّةُ حَتّٰى لَوِ اجْتَرَأْتُ عَلَيْهَا لَجِئْتُكُمْ بِقِطَافٍ مِنْ قِطَافِهَا وَ دَنَتْ مِنِّي النَّارُ حَتّٰى قُلْتُ أَيْ رَبِّ وَ أَنَا مَعَهُمْ فَإِذَا امْرَأَةٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ تَخْدِشُهَا هِرَّةٌ قُلْتُ مَا شَأْنُ هٰذِهِ قَالُوا حَبَسَتْهَا حَتّٰى مَاتَتْ جُوْعًا لَا أَطْعَمَتْهَا وَ لَا أَرْسَلَتْهَا تَأْكُلُ قَالَ نَافِعٌ حَسِبْتُ أَنَّهُ قَالَ مِنْ خَشِيْشِ أَوْ خَشَاشِ الْأَرْضِ *

سیدہ اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے مروی، نماز کسوف کے بارے میں حدیث گزر چکی ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۷۶)۔ اس روایت میں کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس وقت جنت میرے قریب ہو گئی تھی حتی کہ اگر میں اس پر جرأت کرتا تو اس کے خوشوں میں سے کوئی خوشہ تمہارے پاس لے آتا اور دوزخ بھی میرے قریب ہو گئی تھی یہاں تک کہ میں کہنے لگا کہ اے میرے پروردگار! کیا میں ان لوگوں کے ہمراہ (رکھا جاؤں گا؟) پس یکایک ایک عورت پر میری نظر پڑی۔" مجھے خیال ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو ایک بلی پنجہ مار رہی تھی، میں نے کہا اس کو کیا ہوا؟ تو لوگوں نے کہا کہ اس نے بلی کو باندھ رکھا تھا یہاں تک کہ وہ بھوک سے مر گئی۔ یہ (عورت) نہ اس کو کھلاتی تھی اور نہ اس کو چھوڑتی تھی کہ وہ زمین کے کیڑے مکوڑے (جیسے چوہے وغیرہ کھا لیتی) (نافع کو شک ہے کہ خَشِيْشِ یا خَشَاشِ الْأَرْضِ کہا)۔

(۴۳۰) اصل نسخہ کی ۴۲۹ اور ۴۳۰ احادیث اکٹھی کر دی گئی ہیں۔ (ابن ابراہیم)۔

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى الْإِمَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں امام کی طرف نظر اٹھانا (جائز ہے)

(۴۳۱) عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قِيْلَ لَهُ أَكَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ قَالَ نَعَمْ قُلْنَا بِمَ كُنْتُمْ تَعْرِفُوْنَ ذَاكَ قَالَ بِاضْطِرَابِ لِحْيَتِهِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ ظہر اور عصر (کی نماز) میں (کچھ) پڑھتے تھے؟ خباب رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ پوچھا گیا کہ آپ کس بات سے اس کی تمیز کرتے تھے؟ تو خباب رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک کے ہلنے سے۔

بَابُ رَفْعِ الْبَصَرِ إِلَى السَّمَاءِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں آسمان کی طرف نظر اٹھانا (جائز نہیں)

(٤٣٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا بَالُ أَقْوَامٍ يَرْفَعُونَ أَبْصَارَهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فِي صَلَاتِهِمْ فَاشْتَدَّ قَوْلُهُ فِي ذَلِكَ حَتَّى قَالَ لَيَنْتَهُنَّ عَنْ ذَلِكَ أَوْ لَتُخْطَفَنَّ أَبْصَارُهُمْ ۝

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگوں کو کیا ہوا ہے کہ اپنی نماز میں اپنی نظر آسمان کی طرف اٹھاتے ہیں؟ پس اس کے بارے میں آپ ﷺ کی گفتگو بہت سخت ہو گئی یہاں تک کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس سے باز آئیں ورنہ ان کی بینائیاں لے لی جائیں گی۔"

بَابُ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے؟

(٤٣٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الِالْتِفَاتِ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ هُوَ اخْتِلَاسٌ يَخْتَلِسُهُ الشَّيْطَانُ مِنْ صَلَاةِ الْعَبْدِ ۝

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا کہ نماز میں ادھر ادھر دیکھنا کیسا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ شیطان کی جھپٹ ہے وہ آدمی کی نماز پر ایک جھپٹ مارتا ہے۔"

بَابُ وُجُوبِ الْقِرَاءَةِ لِلْإِمَامِ وَالْمَأْمُومِ فِي الصَّلَوَاتِ كُلِّهَا

امام اور مقتدی (دونوں) کے لیے تمام نمازوں میں (سورۂ فاتحہ کی) قراءت واجب ہے

(٤٣٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَكَا أَهْلُ الْكُوفَةِ سَعْدًا إِلَى عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَزَلَهُ وَاسْتَعْمَلَ عَلَيْهِمْ عَمَّارًا فَشَكَوْا حَتَّى ذَكَرُوا أَنَّهُ لَا يُحْسِنُ يُصَلِّي فَأَرْسَلَ إِلَيْهِ فَقَالَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ إِنَّ هَؤُلَاءِ يَزْعُمُونَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَنَّكَ لاَ تُحْسِنُ تُصَلِّي قَالَ أَبُو إِسْحَاقَ أَمَّا أَنَا وَاللّٰهِ فَإِنِّي كُنْتُ أُصَلِّي بِهِمْ صَلاَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ مَا أَخْرِمُ عَنْهَا أُصَلِّي صَلاَةَ الْعِشَاءِ فَأَرْكُدُ فِي الأُولَيَيْنِ وَأُخِفُّ فِي الأُخْرَيَيْنِ قَالَ ذَاكَ الظَّنُّ بِكَ يَا أَبَا إِسْحَاقَ فَأَرْسَلَ مَعَهُ رَجُلاً أَوْ رِجَالاً إِلَى الْكُوفَةِ فَسَأَلَ عَنْهُ أَهْلَ الْكُوفَةِ وَلَمْ يَدَعْ مَسْجِدًا إِلاَّ سَأَلَ عَنْهُ وَيُثْنُونَ مَعْرُوفًا حَتَّى دَخَلَ مَسْجِدًا لِبَنِي عَبْسٍ فَقَامَ رَجُلٌ مِنْهُمْ يُقَالُ لَهُ أُسَامَةُ بْنُ قَتَادَةَ يُكْنَى أَبَا سَعْدَةَ قَالَ أَمَّا إِذْ نَشَدْتَنَا فَإِنَّ سَعْدًا كَانَ لاَ يَسِيرُ بِالسَّرِيَّةِ وَ لاَ يَقْسِمُ بِالسَّوِيَّةِ وَ لاَ يَعْدِلُ فِي الْقَضِيَّةِ قَالَ سَعْدٌ أَمَا وَاللّٰهِ لَأَدْعُوَنَّ بِثَلاَثٍ اللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ عَبْدُكَ هَذَا كَاذِبًا قَامَ رِيَاءً وَسُمْعَةً فَأَطِلْ عُمْرَهُ وَ أَطِلْ فَقْرَهُ وَعَرِّضْهُ بِالْفِتَنِ وَ كَانَ بَعْدُ إِذَا سُئِلَ يَقُولُ شَيْخٌ كَبِيرٌ مَفْتُونٌ أَصَابَتْنِي دَعْوَةُ سَعْدٍ قَالَ عَبْدُالْمَلِكِ فَأَنَا رَأَيْتُهُ بَعْدُ قَدْ سَقَطَ حَاجِبَاهُ عَلَى عَيْنَيْهِ مِنَ الْكِبَرِ وَ إِنَّهُ لَيَتَعَرَّضُ لِلْجَوَارِي فِي الطُّرُقِ يَغْمِزُهُنَّ *

سیدنا جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اہل کوفہ نے امیر المومنین عمر فاروق رضی اللہ عنہ سے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی شکایت کی تو امیر المومنین نے سعد رضی اللہ عنہ کو معزول کر دیا اور سیدنا عمار رضی اللہ عنہ کو ان لوگوں کا حاکم بنایا۔ ان لوگوں نے (سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بہت سی) شکایتیں کیں یہاں تک کہ انھوں نے بیان کیا کہ وہ اچھی طرح نماز نہیں پڑھاتے تو امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے ان کو بلا بھیجا اور کہا کہ اے ابو اسحاق! (سعد رضی اللہ عنہ کی یہ کنیت ہے) یہ لوگ کہتے ہیں کہ تم نماز اچھی نہیں پڑھاتے تو انھوں نے کہا کہ سنو! میں اللہ کی قسم ان کو رسول اللہ ﷺ کی نماز کے مثل نماز پڑھاتا تھا۔ پہلی دو رکعتوں میں زیادہ دیر لگاتا تھا اور اخیر کی دو رکعتوں میں تخفیف کرتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ اے ابو اسحاق! تمہاری نسبت ایسا ہی خیال تھا پھر سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ایک شخص یا ایک وفد کو سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کے ہمراہ کوفہ بھیجا تاکہ وہ کوفہ والوں سے سیدنا سعد رضی اللہ عنہ کی بابت پوچھیں (چنانچہ وہ گئے) اور انھوں نے کوئی مسجد نہیں چھوڑی کہ جس میں سعد رضی اللہ عنہ کی کیفیت نہ پوچھی ہو اور سب لوگ ان کی عمدہ تعریف کرتے رہے، یہاں تک کہ بنی عبس کی مسجد میں گئے تو ان میں سے ایک شخص کھڑا ہو گیا، اس کو اسامہ بن قتادہ کہتے تھے اور اس کی کنیت ابو سعدہ تھی، اس نے کہا جب تم نے ہمیں قسم دلائی تو (مجبور ہو کر میں کہتا ہوں) کہ سعد (رضی اللہ عنہ) لشکر کے ہمراہ (جہاد کو خود) نہ جاتے تھے اور (غنیمت کی) تقسیم برابر نہ کرتے تھے اور فیصلے میں انصاف (بھی)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نہیں کرتے تھے۔ سعد رضی اللہ عنہ (یہ سن کر) کہنے لگے کہ دیکھ میں تین بددعائیں تجھ کو دیتا ہوں اے اللہ! اگر یہ بندہ جھوٹا ہو اور نمود و نمائش کے لیے (اس وقت) کھڑا ہوا ہو تو اس کی عمر بڑھا دے اور اس کی فقیری بڑھا دے اور اس کو فتنوں میں مبتلا کر دے۔ (چنانچہ ایسا ہی ہوا) اور اس کے بعد جب اس سے (اس کا حال) پوچھا جاتا تھا تو کہتا کہ ایک بڑی عمر والا بوڑھا ہوں، فتنوں میں مبتلا، مجھے سعد رضی اللہ عنہ کی بددعا لگ گئی۔ عبدالملک (راوئ حدیث) کہتے ہیں میں نے اس کو اب اس حال میں دیکھا ہے اس کی دونوں ابرو اس کی آنکھوں پر بڑھاپے کے سبب سے جھکی پڑی ہیں، وہ راستوں میں لڑکیوں کو چھیڑتا ہے اور ان پر دست درازی کرتا ہے۔

(٤٣٥) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَا صَلَاةَ لِمَنْ لَمْ يَقْرَأْ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ *

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس شخص کی نماز نہیں ہوتی جو سورۃ فاتحہ نہ پڑھے۔"

(٤٣٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلَ رَجُلٌ فَصَلَّى فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَرَدَّ وَ قَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ فَرَجَعَ يُصَلِّي كَمَا صَلَّى ثُمَّ جَاءَ فَسَلَّمَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ ارْجِعْ فَصَلِّ فَإِنَّكَ لَمْ تُصَلِّ ثَلَاثًا فَقَالَ وَالَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ مَا أُحْسِنُ غَيْرَهُ فَعَلِّمْنِي فَقَالَ إِذَا قُمْتَ إِلَى الصَّلَاةِ فَكَبِّرْ ثُمَّ اقْرَأْ مَا تَيَسَّرَ مَعَكَ مِنَ الْقُرْآنِ ثُمَّ ارْكَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ رَاكِعًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَعْتَدِلَ قَائِمًا ثُمَّ اسْجُدْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ سَاجِدًا ثُمَّ ارْفَعْ حَتّٰى تَطْمَئِنَّ جَالِسًا وَافْعَلْ ذٰلِكَ فِي صَلَاتِكَ كُلِّهَا *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) مسجد میں تشریف لے گئے، اسی وقت ایک شخص آیا اور اس نے نماز پڑھی، اس کے بعد نبی ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے (سلام کا) جواب دیا اور فرمایا: "جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔" پس وہ لوٹ گیا اور اس نے نماز پڑھی جیسا کہ اس نے (پہلے) پڑھی تھی، پھر واپس آیا اور نبی ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جا نماز پڑھ کیونکہ تو نے نماز نہیں پڑھی۔" (اسی طرح) تین مرتبہ (ہوا) تب وہ بولا کہ "قسم اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ بھیجا ہے، میں اس سے بہتر نماز ادا نہیں کر سکتا، لہٰذا آپ مجھے سکھا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دیجیے۔" تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم نماز کے لیے کھڑے ہو تو تکبیر کہو اس کے بعد جو تمہیں قرآن سے یاد ہو اس کو پڑھو، پھر رکوع کرو یہاں تک کہ رکوع میں اطمینان سے رہو پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ سیدھے کھڑے ہو جاؤ پھر سجدہ کرو یہاں تک کہ سجدے میں اطمینان سے رہو، پھر سر اٹھاؤ یہاں تک کہ اطمینان سے بیٹھ جاؤ اور اپنی پوری نماز میں اسی طرح کرو۔"

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الظُّهْرِ

(نماز) ظہر میں قراءت (ثابت ہے)

(٤٣٧) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَسُورَتَيْنِ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ يُسْمِعُ الْآيَةَ أَحْيَانًا وَ كَانَ يَقْرَأُ فِي الْعَصْرِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ وَ سُورَتَيْنِ وَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الْأُولَى وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ وَ كَانَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مِنْ صَلَاةِ الصُّبْحِ وَ يُقَصِّرُ فِي الثَّانِيَةِ *

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نماز ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور (کوئی اور) دو سورتیں پڑھتے تھے۔ پہلی رکعت میں لمبی قراءت کرتے تھے اور دوسری میں (اس سے) چھوٹی سورت پڑھتے تھے اور کبھی کبھی کوئی آیت ہمیں سنا دیتے تھے اور عصر کی نماز میں سورۂ فاتحہ اور کوئی دو سورتیں، پہلی رکعت میں لمبی (سورت پڑھتے تھے) اور دوسری میں اس سے چھوٹی (سورت) اور صبح کی نماز کی پہلی رکعت میں (بھی) بڑی سورت پڑھتے تھے اور دوسری رکعت میں (اس سے) چھوٹی سورت پڑھتے تھے۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْمَغْرِبِ

مغرب (کی نماز) میں قرآن پڑھنا (ثابت ہے)

(٤٣٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ إِنَّ أُمَّ الْفَضْلِ سَمِعَتْهُ وَ هُوَ يَقْرَأُ ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ فَقَالَتْ يَا بُنَيَّ وَاللَّهِ لَقَدْ ذَكَّرْتَنِي بِقِرَاءَتِكَ هَذِهِ السُّورَةَ إِنَّهَا لَآخِرُ مَا سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ يَقْرَأُ بِهَا فِي الْمَغْرِبِ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (میری والدہ) ام فضل رضی اللہ عنہا نے (ایک مرتبہ نماز میں) مجھے ﴿وَالْمُرْسَلَاتِ عُرْفًا﴾ پڑھتے سنا تو کہنے لگیں کہ اے میرے بیٹے! تو نے یہ سورت پڑھ کر مجھے یاد

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دلا دیا کہ یہی آخری سورت ہے جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی، آپ ﷺ اس کو مغرب کی نماز میں پڑھتے تھے۔

(٤٣٩) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقْرَأُ بِطُولَى الطُّولَيَيْنِ *

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو مغرب کی نماز میں دو بڑی سورتوں میں سے ایک بڑی سورت پڑھتے ہوئے سنا۔

بَابُ الْجَهْرِ فِي الْمَغْرِبِ

(نماز) مغرب میں بلند آواز سے پڑھنا (چاہیے)

(٤٤٠) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَرَأَ فِي الْمَغْرِبِ بِالطُّورِ *

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو مغرب میں سورۂ طور پڑھتے سنا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ بِالسَّجْدَةِ

عشاء (کی نماز) میں سجدے والی سورت کا پڑھنا

(٤٤١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ خَلْفَ أَبِي الْقَاسِمِ ﷺ الْعَتَمَةَ فَقَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ فَلَا أَزَالُ أَسْجُدُ بِهَا حَتَّى أَلْقَاهُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ابو القاسم ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی تو انھوں نے ﴿إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور (اس سورت کے اس مقام پر) سجدہ کیا، لہٰذا میں ہمیشہ اس میں سجدہ کرتا رہوں گا یہاں تک کہ ان سے جا ملوں۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْعِشَاءِ

(نماز) عشاء میں قرآن پڑھنا (ثابت ہے)

(٤٤٢) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ فِي سَفَرٍ فَقَرَأَ فِي الْعِشَاءِ فِي إِحْدَى الرَّكْعَتَيْنِ بِ ﴿ وَالتِّينِ وَالزَّيْتُونِ ﴾ وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرَى قَالَ : وَ مَا سَمِعْتُ أَحَدًا أَحْسَنَ صَوْتًا مِنْهُ أَوْ قِرَاءَةً *

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کسی سفر میں تھے اور آپ ﷺ نے عشاء (کی نماز) میں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

﴿وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ﴾ پڑھی۔ اور ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ سے زیادہ خوش آواز یا اچھا پڑھنے والا نہیں سنا۔

بَابُ الْقِرَاءَةِ فِي الْفَجْرِ

فجر (کی نماز) میں قرآن پڑھنا (ثابت ہے)

(٤٤٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فِي كُلِّ صَلَاةٍ يُقْرَأُ فَمَا أَسْمَعَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَسْمَعْنَاكُمْ وَ مَا أَخْفَى عَنَّا أَخْفَيْنَا عَنْكُمْ وَ إِنْ لَمْ تَزِدْ عَلَى أُمِّ الْقُرْآنِ أَجْزَأَتْ وَ إِنْ زِدْتَ فَهُوَ خَيْرٌ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تمام نمازوں میں قرآن پڑھا جاتا ہے پھر جن (نمازوں) میں رسول اللہ ﷺ نے (بلند آواز سے پڑھ کر) ہمیں سنایا (ان میں) ہم (بھی) تم کو سناتے ہیں اور جن میں (آہستہ آواز سے پڑھ کر) ہم سے چھپایا (ان میں) ہم (بھی) تم سے چھپاتے ہیں اور اگر سورۂ فاتحہ سے زیادہ نہ پڑھو تو بھی کافی ہے اور اگر زیادہ پڑھ لو تو بہتر ہے۔

بَابُ الْجَهْرِ بِقِرَاءَةِ صَلَاةِ الْفَجْرِ

نماز فجر کی قراءت کا بلند آواز سے پڑھنا

(٤٤٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ فِي طَائِفَةٍ مِنْ أَصْحَابِهِ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَ قَدْ حِيلَ بَيْنَ الشَّيَاطِينِ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَ أُرْسِلَتْ عَلَيْهِمُ الشُّهُبُ فَرَجَعَتِ الشَّيَاطِينُ إِلَى قَوْمِهِمْ فَقَالُوا مَا لَكُمْ فَقَالُوا حِيلَ بَيْنَنَا وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ وَ أُرْسِلَتْ عَلَيْنَا الشُّهُبُ قَالُوا مَا حَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ إِلَّا شَيْءٌ حَدَثَ فَاضْرِبُوا مَشَارِقَ الْأَرْضِ وَ مَغَارِبَهَا فَانْظُرُوا مَا هٰذَا الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَانْصَرَفَ أُولٰئِكَ الَّذِينَ تَوَجَّهُوا نَحْوَ تِهَامَةَ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ بِنَخْلَةَ عَامِدِينَ إِلَى سُوقِ عُكَاظٍ وَ هُوَ يُصَلِّي بِأَصْحَابِهِ صَلَاةَ الْفَجْرِ فَلَمَّا سَمِعُوا الْقُرْآنَ اسْتَمَعُوا لَهُ فَقَالُوا هٰذَا وَاللّٰهِ الَّذِي حَالَ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ خَبَرِ السَّمَاءِ فَهُنَالِكَ حِينَ رَجَعُوا إِلَى قَوْمِهِمْ وَ قَالُوا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَا قَوْمَنَا ﴿ إِنَّا سَمِعْنَا قُرْآنًا عَجَبًا يَهْدِي إِلَى الرُّشْدِ فَآمَنَّا بِهِ وَ لَنْ نُشْرِكَ بِرَبِّنَا أَحَدًا ﴾ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ عَلَى نَبِيِّهِ ﷺ ﴿ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ أَنَّهُ اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ ﴾ وَ إِنَّمَا أُوحِيَ إِلَيْهِ قَوْلُ الْجِنِّ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) نبی ﷺ اپنے چند اصحاب کے ہمراہ عکاظ کے بازار کی طرف ارادہ کر کے چلے اور (اس وقت) شیاطین کے اور آسمان کی خبروں کے درمیان حجاب کیا جا چکا تھا اور ان پر شعلے پھینکے جاتے تھے۔ پس شیاطین اپنی قوم کے پاس لوٹ آئے۔ قوم نے کہا تمہیں کیا ہوا ہے؟ (اب کی مرتبہ کوئی چیز نہیں لائے) تو شیاطین نے کہا کہ ہمارے اور آسمانی خبروں کے درمیان رکاوٹ کھڑی کر دی گئی ہے اور اب ہم پر شعلے برسائے جا رہے ہیں۔ قوم نے کہا تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان کسی ایسی چیز نے حجاب پیدا کر دیا ہے جو ابھی ظاہر ہوئی ہے لہٰذا روئے زمین پر مشرق و مغرب میں سفر کرو اور دیکھو کہ وہ کیا چیز ہے جس نے تمہارے اور آسمانی خبر کے درمیان حجاب ڈال دیا۔ چنانچہ وہ لوگ اس تلاش میں نکلے تو جو لوگ (ان میں سے) تہامہ کی طرف آئے تھے وہ نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ (اس وقت مقام) نخلہ میں تھے، عکاظ کے بازار جانے کا ارادہ رکھتے جا رہے تھے اور آپ ﷺ (اس وقت) اپنے اصحاب کے ہمراہ فجر کی نماز پڑھ رہے تھے جب ان جنوں نے قرآن کو سنا تو اس کو سنتے ہی رہ گئے، کہنے لگے کہ اللہ کی قسم! یہی ہے جس نے تمہارے اور آسمانی خبروں کے درمیان حجاب ڈال دیا۔ پس وہیں سے جب اپنی قوم کے پاس لوٹ کر گئے تو کہنے لگے:

"اے ہماری قوم! ہم نے ایک عجیب قرآن سنا ہے جو ہدایت کی راہ بتاتا ہے پس ہم اس پر ایمان لے آئے اور (اب) ہم ہرگز اپنے پروردگار کا کسی کو شریک نہ بنائیں گے۔"

(سورۃ الجن: ۷۲)

پس اللہ تعالیٰ نے اپنے پیارے نبی ﷺ پر (سورۂ جن کی) یہ آیات نازل فرمائیں ﴿ قُلْ أُوحِيَ إِلَيَّ ..... ﴾ (سورۃ الجن: ۱) اور آپ ﷺ پر جنوں کی گفتگو نقل کی گئی۔

(۴۴۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ فِيمَا أُمِرَ وَ سَكَتَ فِيمَا أُمِرَ ﴿ وَ مَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ﴾ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کو جن نمازوں میں حکم دیا گیا ان میں آپ ﷺ نے قراءت

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ت کی اور جن میں حکم دیا گیا ان میں سکوت کیا اور "تمہارا پروردگار بھولنے والا نہیں ہے" (کہ بھولے سے کوئی غلط حکم دے دے۔ سورۂ مریم:۶۴)" اور بے شک تم لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ (کے افعال واقوال) میں ایک اچھی پیروی ہے" (سورۂ الاحزاب:۲۱)۔

بَابُ الْجَمْعِ بَيْنَ السُّورَتَيْنِ فِي الرَّكْعَةِ وَالْقِرَاءَةِ بِالْخَوَاتِيمِ وَبِسُورَةٍ قَبْلَ سُورَةٍ وَبِأَوَّلِ سُورَةٍ

ایک رکعت میں دو سورتوں کا ایک ساتھ پڑھنا اور سورتوں کی آخری آیتوں کا پڑھنا اور ایک سورت کا ایک سورۃ سے پہلے پڑھنا (جو ترتیب میں اس سے مقدم ہے) اور سورت کی ابتدائی آیات کا پڑھنا (بلا کراہت جائز ہے)۔

(٤٤٦) عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ قَرَأْتُ الْمُفَصَّلَ اللَّيْلَةَ فِي رَكْعَةٍ فَقَالَ هَذًّا كَهَذِّ الشِّعْرِ لَقَدْ عَرَفْتُ النَّظَائِرَ الَّتِي كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرُنُ بَيْنَهُنَّ فَذَكَرَ عِشْرِينَ سُورَةً مِنَ الْمُفَصَّلِ سُورَتَيْنِ فِي كُلِّ رَكْعَةٍ *

سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے کہا کہ میں نے رات کو مفصل سورت ایک رکعت میں پڑھی اور کہا کہ میں نے اس قدر جلد پڑھا جیسے شعر جلد پڑھا جاتا ہے۔ بے شک میں ان ہم شکل سورتوں کو جانتا ہوں جنہیں نبی ﷺ ایک ساتھ پڑھ لیا کرتے تھے پھر اس نے بیس مفصل سورتیں ذکر کیں (کہ ان میں سے) دو سورتیں ہر رکعت میں (رسول اللہ ﷺ پڑھا کرتے تھے)۔

بَابُ يَقْرَأُ فِي الْأُخْرَيَيْنِ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ

پچھلی دونوں رکعتوں میں (صرف) سورۂ فاتحہ پڑھی جائے

(٤٤٧) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقْرَأُ فِي الظُّهْرِ فِي الْأُولَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ سُورَتَيْنِ وَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُخْرَيَيْنِ بِأُمِّ الْكِتَابِ وَ يُسْمِعُنَا الْآيَةَ وَ يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الْأُولَى مَا لَا يُطَوِّلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ وَ هَكَذَا فِي الْعَصْرِ وَ هَكَذَا فِي الصُّبْحِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ظہر کی پہلی دو رکعتوں میں سورۂ فاتحہ اور دو سورتیں اور پڑھتے تھے اور پچھلی دونوں رکعتوں میں (صرف) ام الکتاب (یعنی سورۂ فاتحہ) پڑھتے تھے اور ہم کو کوئی آیت (کبھی کبھی) سنا دیتے تھے اور پہلی رکعت میں اس قدر طول دیتے تھے کہ دوسری رکعت میں نہ دیتے تھے اور اسی طرح عصر میں اور اسی طرح فجر میں بھی۔

بَابُ جَهْرِ الإِمَامِ بِالتَّأْمِينِ

امام کا بلند آواز سے آمین کہنا (ثابت ہے)

(٤٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ إِذَا أَمَّنَ الإِمَامُ فَأَمِّنُوا فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ تَأْمِينُهُ تَأْمِينَ الْمَلاَئِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب امام آمین کہے تو تم بھی آمین کہو، اس لیے کہ جس کی آمین فرشتوں کی آمین سے مل جائے گی تو اس کے گناہ جو پہلے ہو چکے معاف کر دیے جائیں گے۔

بَابُ فَضْلِ التَّأْمِينِ

آمین کہنے کی فضیلت

(٤٤٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ أَحَدُكُمْ آمِينَ وَ قَالَتِ الْمَلاَئِكَةُ فِي السَّمَاءِ آمِينَ فَوَافَقَتْ إِحْدَاهُمَا الأُخْرَى غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی آمین کہتا ہے اور ملائکہ آسمان میں کہتے ہیں اور یہ دونوں ایک دوسرے سے موافق ہوں تو اس کے گناہ جو پہلے ہو چکے، معاف کر دیے جاتے ہیں۔"

بَابُ إِذَا رَكَعَ دُونَ الصَّفِّ

اگر صف کے پیچھے رکوع کر دے (تو کیسا ہے)؟

(٤٥٠) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ رَاكِعٌ فَرَكَعَ قَبْلَ أَنْ يَصِلَ إِلَى الصَّفِّ فَذَكَرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ زَادَكَ اللَّهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

خِرْصًا وَ لَا تَعُدْ *

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ نبی ﷺ کے پاس اس حالت میں پہنچے کہ آپ ﷺ رکوع کر رہے تھے تو انھوں نے قبل اس کے کہ صف سے ملیں رکوع کر دیا۔ پس اس نے اس کا ذکر نبی ﷺ سے کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ (نیک کاموں میں) تمہارا شوق زیادہ کرے مگر پھر (ایسا) نہ کرنا۔"

بَابُ إِتْمَامِ التَّكْبِيرِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں (پہنچ کر) تکبیر کو پورا کرنا (چاہیے)

(٤٥١) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ قَالَ صَلَّى مَعَ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِالْبَصْرَةِ فَقَالَ ذَكَّرَنَا هٰذَا الرَّجُلُ صَلَاةً كُنَّا نُصَلِّيهَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرَ أَنَّهُ كَانَ يُكَبِّرُ كُلَّمَا رَفَعَ وَ كُلَّمَا وَضَعَ *

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ انھوں نے بصرہ میں امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کے ساتھ نماز پڑھی تو امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ نے ہمیں وہ نماز یاد دلا دی جو ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ پڑھا کرتے تھے۔ پھر (سیدنا عمران رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ وہ جب اٹھتے تھے اور جب جھکتے تھے تو تکبیر (یعنی اللہ اکبر) کہتے تھے۔

بَابُ التَّكْبِيرِ إِذَا قَامَ مِنَ السُّجُودِ

سجدوں سے (فارغ ہو کر) کھڑا ہو تو تکبیر کہے

(٤٥٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ يُكَبِّرُ حِينَ يَقُومُ ثُمَّ يُكَبِّرُ حِينَ يَرْكَعُ ثُمَّ يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ حِينَ يَرْفَعُ صُلْبَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ ثُمَّ يَقُولُ وَ هُوَ قَائِمٌ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ*

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب نماز کے لیے کھڑے ہوتے تھے تو جس وقت کھڑے ہوتے تکبیر کہتے تھے پھر جس وقت رکوع کرتے تھے تو تکبیر کہتے تھے پھر رکوع سے اپنی پیٹھ اٹھاتے اور سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ کہتے تھے پھر کھڑے ہونے ہی کی حالت میں رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ کہتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ وَضْعِ الأَكُفِّ عَلَى الرُّكَبِ فِي الرُّكُوعِ

رکوع میں ہتھیلیوں کا گھٹنوں پر رکھنا

(٤٥٣) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى إِلَى جَنْبِهِ ابْنُهُ مُصْعَبٌ قَالَ فَطَبَّقْتُ بَيْنَ كَفَّيَّ ثُمَّ وَضَعْتُهُمَا بَيْنَ فَخِذَيَّ فَنَهَانِي أَبِي وَقَالَ كُنَّا نَفْعَلُهُ فَنُهِينَا عَنْهُ وَ أُمِرْنَا أَنْ نَضَعَ أَيْدِينَا عَلَى الرُّكَبِ *

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے بیٹے مصعب نے انکے پہلو میں نماز پڑھی (مصعب) کہتے ہیں میں نے اپنی دونوں ہتھیلیوں کو ملالیا پھران دونوں کو اپنے گھٹنوں کے درمیان دبالیا تو مجھے میرے والد نے منع کیااور کہا کہ ہم اس طرح کرتے تھے تو ہمیں اس سے منع کر دیا گیااور ہمیں حکم دیا گیا کہ ہم اپنے ہاتھ (رکوع میں) گھٹنوں پر رکھیں۔

بَابُ : إِسْتِوَاءُ الظَّهْرِ فِي الرُّكُوعِ وَالإِطْمِئْنَانُ فِيهِ

رکوع میں پیٹھ کا برابر رکھنااور اس میں اعتدال واطمینان (یعنی آرام) اختیار کرنا

(٤٥٤) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رُكُوعُ النَّبِيِّ ﷺ وَ سُجُودُهُ وَ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ مَا خَلَا الْقِيَامَ وَ الْقُعُودَ قَرِيبًا مِنَ السَّوَاءِ *

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کا رکوع اور آپ ﷺ کے سجدے اور سجدوں کے درمیان بیٹھنا اور (وہ حالت) جب کہ آپ ﷺ رکوع سے اپنا سر اٹھاتے تھے، تقریباً برابر برابر ہوتے تھے سوائے قیام اور قعود کے (کہ یہ طویل ہوتے تھے)۔

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الرُّكُوعِ

(حالت) رکوع میں دعا کرنا (ثابت ہے)

(٤٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقُولُ فِي رُكُوعِهِ وَ سُجُودِهِ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَ بِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اپنے رکوع اور اپنے سجدوں میں کہا کرتے تھے۔ سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا وَبِحَمْدِكَ اَللّٰهُمَّ اغْفِرْلِيْ۔ "اے اللہ! میں تیری پاکی بیان کرتا ہوں۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اے ہمارے پروردگار! میں تیری تعریف بیان کرتا ہوں، اے اللہ! مجھے معاف فرمادے۔"

(٤٥٦) وَ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى : يَتَأَوَّلُ الْقُرْآنَ

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری حدیث میں مروی ہے: "قرآن (کے حکم) پر عمل کرتے ہوئے۔"

بَابُ فَضْلِ اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ

"اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ" (کہنے) کی فضیلت

(٤٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا قَالَ الإِمَامُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَقُولُوا اللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ فَإِنَّهُ مَنْ وَافَقَ قَوْلُهُ قَوْلَ الْمَلَائِكَةِ غُفِرَ لَهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْبِهِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب امام سمع اللہ لمن حمدہ کہے تو تم کہو اَللّٰهُمَّ رَبَّنَا لَكَ الْحَمْدُ۔ جس کا قول ملائکہ کے قول کے موافق (یعنی ہم آواز) ہوا تو اس کے گزشتہ تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔"

بَابُ ((باب))

(٤٥٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَأُقَرِّبَنَّ صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقْنُتُ فِي الرَّكْعَةِ الآخِرَةِ مِنْ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَ صَلَاةِ الْعِشَاءِ وَ صَلَاةِ الصُّبْحِ بَعْدَ مَا يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ فَيَدْعُو لِلْمُؤْمِنِينَ وَ يَلْعَنُ الْكُفَّارَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ بے شک میں نبی ﷺ کی نماز کو قریب کروں گا (یعنی جس طرح نبی ﷺ نماز پڑھاتے تھے، میں بھی اسی طرح سے نماز پڑھاؤں گا کیونکہ بے شک میری نماز رسول اللہ ﷺ کی طرح ہے) اور سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ ظہر اور عشاء اور فجر کی نماز کی آخری رکعت میں سمع اللہ لمن حمدہ کہنے کے بعد (دعائے) قنوت پڑھتے تو مسلمانوں کے لیے دعا کرتے اور کافروں پر لعنت کرتے۔

(٤٥٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَالْفَجْرِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دور میں فجر اور مغرب (کی نماز) میں (دعائے) قنوت (پڑھی جاتی) تھی۔

(٤٦٠) عَنْ رِفَاعَةَ بْنِ رَافِعٍ الزُّرَقِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا يَوْمًا نُصَلِّي وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمَّا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرَّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ قَالَ رَجُلٌ وَرَاءَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ مَنِ الْمُتَكَلِّمُ قَالَ أَنَا قَالَ رَأَيْتُ بِضْعَةً وَ ثَلَاثِينَ مَلَكًا يَبْتَدِرُونَهَا أَيُّهُمْ يَكْتُبُهَا أَوَّلُ *

سیدنا رفاعہ بن رافع زرقی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک دن نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھ رہے تھے تو (ہم نے دیکھا کہ) جب آپ ﷺ نے اپنا سر رکوع سے اٹھایا تو فرمایا سمع اللہ لمن حمدہ تو آپ ﷺ کے پیچھے ایک شخص نے کہا رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ حَمْدًا كَثِيرًا طَيِّبًا مُبَارَكًا فِيهِ تو آپ ﷺ جب فارغ ہوئے تو فرمایا: "بولنے والا کون تھا؟" اس شخص نے کہا کہ میں تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تیس سے کچھ زیادہ فرشتوں کو دیکھا کہ وہ اس پر باہم سبقت کرتے تھے کہ ان میں کون اس کو پہلے لکھ لے۔"

بَابُ الطُّمَأْنِينَةِ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ

جب رکوع سے اپنا سر اٹھائے تو اس وقت اطمینان سے کھڑا ہونا چاہیے

(٤٦١) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَنْعَتُ لَنَا صَلَاةَ النَّبِيِّ ﷺ فَكَانَ يُصَلِّي وَ إِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ الرُّكُوعِ قَامَ حَتّٰى نَقُولَ قَدْ نَسِيَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کی نماز کی کیفیت بیان کرتے تھے تو وہ نماز پڑھ کر بتاتے تھے پس جس وقت وہ اپنا سر رکوع سے اٹھاتے تو کھڑے ہو جاتے تھے یہاں تک کہ ہم کہتے کہ یقیناً آپ (سجدے میں جانا) بھول گئے۔

بَابُ يَهْوِي بِالتَّكْبِيرِ حِينَ يَسْجُدُ

جب سجدہ کرے تو تکبیر کے ساتھ جھکے

(٤٦٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ حِينَ يَرْفَعُ رَأْسَهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَقُولُ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ يَدْعُو لِرِجَالٍ فَيُسَمِّيهِمْ بِأَسْمَائِهِمْ فَيَقُولُ اللّٰهُمَّ أَنْجِ الْوَلِيدَ بْنَ الْوَلِيدِ وَسَلَمَةَ بْنَ هِشَامٍ وَعَيَّاشَ بْنَ أَبِي رَبِيعَةَ وَالْمُسْتَضْعَفِينَ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ اللّٰهُمَّ اشْدُدْ وَطْأَتَكَ عَلَى مُضَرَ وَاجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ وَ أَهْلُ الْمَشْرِقِ يَوْمَئِذٍ مِنْ مُضَرَ مُخَالِفُونَ لَهُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب اپنا سر (رکوع سے) اٹھاتے تھے تو ((سمع اللّٰہ لمن حمدہ ربنا ولك الحمد)) کہتے تھے (اور) کچھ آدمیوں کے نام لے کر دعا کرتے تھے (اور) فرماتے تھے: "اے اللہ! ولید بن ولید اور سلمہ بن ہشام کو اور عیاش بن ابی ربیعہ اور کمزور مسلمانوں کو (کفار مکہ کے پنجۂ ظلم سے) نجات دے۔ اے اللہ! اپنا عذاب (قبیلۂ) مضر پر سخت کر دے اور اس سے ان کو قحط سالی میں مبتلا کر دے جیسے یوسف علیہ السلام (کے دور) کی قحط سالی تھی۔ اس وقت اہل مشرق میں سے (قبیلۂ) مضر کے لوگ آپ ﷺ کے مخالف تھے۔"

بَابُ فَضْلِ السُّجُودِ

سجدہ کرنے کی فضیلت

(٤٦٣) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّاسَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلْ نَرَى رَبَّنَا يَوْمَ الْقِيَامَةِ قَالَ هَلْ تُمَارُونَ فِي الْقَمَرِ لَيْلَةَ الْبَدْرِ لَيْسَ دُونَهُ سَحَابٌ قَالُوا لَا يَارَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَهَلْ تُمَارُونَ فِي الشَّمْسِ لَيْسَ دُونَهَا سَحَابٌ قَالُوا لَا قَالَ فَإِنَّكُمْ تَرَوْنَهُ كَذٰلِكَ يُحْشَرُ النَّاسُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولُ مَنْ كَانَ يَعْبُدُ شَيْئًا فَلْيَتَّبِعْ فَمِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الشَّمْسَ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الْقَمَرَ وَ مِنْهُمْ مَنْ يَتَّبِعُ الطَّوَاغِيتَ وَ تَبْقَى هٰذِهِ الْأُمَّةُ فِيهَا مُنَافِقُوهَا فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ هٰذَا مَكَانُنَا حَتّٰى يَأْتِيَنَا رَبُّنَا فَإِذَا جَاءَ رَبُّنَا عَرَفْنَاهُ فَيَأْتِيهِمُ اللّٰهُ فَيَقُولُ أَنَا رَبُّكُمْ فَيَقُولُونَ أَنْتَ رَبُّنَا فَيَدْعُوهُمْ فَيُضْرَبُ الصِّرَاطُ بَيْنَ ظَهْرَانَيْ جَهَنَّمَ فَأَكُونُ أَوَّلَ مَنْ يَجُوزُ مِنَ الرُّسُلِ بِأُمَّتِهِ وَ لَا يَتَكَلَّمُ يَوْمَئِذٍ أَحَدٌ إِلَّا الرُّسُلُ وَ كَلَامُ الرُّسُلِ يَوْمَئِذٍ اللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ وَ فِي جَهَنَّمَ كَلَالِيبُ مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ هَلْ رَأَيْتُمْ شَوْكَ السَّعْدَانِ قَالُوا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نَعَمْ قَالَ فَإِنَّهَا مِثْلُ شَوْكِ السَّعْدَانِ غَيْرَ أَنَّهُ لَا يَعْلَمُ قَدْرَ عِظَمِهَا إِلَّا اللَّهُ تَخْطَفُ النَّاسَ بِأَعْمَالِهِمْ فَمِنْهُمْ مَنْ يُوبَقُ بِعَمَلِهِ وَ مِنْهُمْ مَنْ يُخَرْدَلُ ثُمَّ يَنْجُو حَتَّى إِذَا أَرَادَ اللَّهُ رَحْمَةَ مَنْ أَرَادَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ أَمَرَ اللَّهُ الْمَلَائِكَةَ أَنْ يُخْرِجُوا مَنْ كَانَ يَعْبُدُ اللَّهَ فَيُخْرِجُونَهُمْ وَ يَعْرِفُونَهُمْ بِآثَارِ السُّجُودِ وَ حَرَّمَ اللَّهُ عَلَى النَّارِ أَنْ تَأْكُلَ أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ فَكُلُّ ابْنِ آدَمَ تَأْكُلُهُ النَّارُ إِلَّا أَثَرَ السُّجُودِ فَيَخْرُجُونَ مِنَ النَّارِ قَدِ امْتَحَشُوا فَيُصَبُّ عَلَيْهِمْ مَاءُ الْحَيَاةِ فَيَنْبُتُونَ كَمَا تَنْبُتُ الْحِبَّةُ فِي حَمِيلِ السَّيْلِ ثُمَّ يَفْرُغُ اللَّهُ مِنَ الْقَضَاءِ بَيْنَ الْعِبَادِ وَ يَبْقَى رَجُلٌ بَيْنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ هُوَ آخِرُ أَهْلِ النَّارِ دُخُولًا الْجَنَّةَ مُقْبِلًا بِوَجْهِهِ قِبَلَ النَّارِ فَيَقُولُ يَا رَبِّ اصْرِفْ وَجْهِي عَنِ النَّارِ قَدْ قَشَبَنِي رِيحُهَا وَأَحْرَقَنِي ذَكَاؤُهَا فَيَقُولُ هَلْ عَسَيْتَ إِنْ فُعِلَ ذَلِكَ بِكَ أَنْ تَسْأَلَ غَيْرَ ذَلِكَ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ فَيُعْطِي اللَّهَ مَا يَشَاءُ مِنْ عَهْدٍ وَ مِيثَاقٍ فَيَصْرِفُ اللَّهُ وَجْهَهُ عَنِ النَّارِ فَإِذَا أَقْبَلَ بِهِ عَلَى الْجَنَّةِ رَأَى بَهْجَتَهَا سَكَتَ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ ثُمَّ قَالَ يَا رَبِّ قَدِّمْنِي عِنْدَ بَابِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ اللَّهُ لَهُ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي كُنْتَ سَأَلْتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا أَكُونُ أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَقُولُ فَمَا عَسَيْتَ إِنْ أُعْطِيتَ ذَلِكَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَهُ فَيَقُولُ لَا وَعِزَّتِكَ لَا أَسْأَلُ غَيْرَ ذَلِكَ فَيُعْطِي رَبَّهُ مَا شَاءَ مِنْ عَهْدٍ وَ مِيثَاقٍ فَيُقَدِّمُهُ إِلَى بَابِ الْجَنَّةِ فَإِذَا بَلَغَ بَابَهَا فَرَأَى زَهْرَتَهَا وَ مَا فِيهَا مِنَ النَّضْرَةِ وَالسُّرُورِ فَيَسْكُتُ مَا شَاءَ اللَّهُ أَنْ يَسْكُتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ أَدْخِلْنِي الْجَنَّةَ فَيَقُولُ اللَّهُ وَيْحَكَ يَا ابْنَ آدَمَ مَا أَغْدَرَكَ أَلَيْسَ قَدْ أَعْطَيْتَ الْعُهُودَ وَالْمِيثَاقَ أَنْ لَا تَسْأَلَ غَيْرَ الَّذِي أُعْطِيتَ فَيَقُولُ يَا رَبِّ لَا تَجْعَلْنِي أَشْقَى خَلْقِكَ فَيَضْحَكُ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْهُ ثُمَّ يَأْذَنُ لَهُ فِي دُخُولِ الْجَنَّةِ فَيَقُولُ تَمَنَّ فَيَتَمَنَّى حَتَّى إِذَا انْقَطَعَ أُمْنِيَّتُهُ قَالَ اللَّهُ عَزَّوَجَلَّ مِنْ كَذَا وَ كَذَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُوسَعِيدٍ نِ الْخُدْرِيُّ لِأَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ اللّٰهُ لَكَ ذٰلِكَ وَ عَشَرَةُ أَمْثَالِهِ قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ لَمْ أَحْفَظْ مِنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلاَّ قَوْلَهُ لَكَ ذٰلِكَ وَ مِثْلُهُ مَعَهُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ إِنِّي سَمِعْتُهُ يَقُولُ ذٰلِكَ لَكَ وَ عَشَرَةُ أَمْثَالِهِ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا ہم قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھیں گے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم چودھویں رات کے چاند (کو دیکھنے) میں شک کرتے ہو، جب اس کے اوپر بادل نہ ہو؟" لوگوں نے کہا کہ یارسول اللہ! نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو کیا تم آفتاب (کے دیکھنے) میں شک کرتے ہو جب کہ اس کے اوپر ابر نہ ہو؟" لوگوں نے عرض کی کہ نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "پس تم اسی طرح اپنے پروردگار کو دیکھو گے۔ قیامت کے دن لوگ (زندہ کر کے) اٹھائے جائیں گے پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ جو (دنیا میں) جس کی پرستش کرتا تھا وہ اس کے پیچھے ہو لے۔ چنانچہ کوئی ان میں سے آفتاب کے پیچھے ہو جائے گا اور کوئی ان میں سے چاند کے پیچھے ہو جائے گا اور کوئی ان میں سے بتوں کے پیچھے ہو جائے گا اور یہ (ایمان داروں کا) گروہ باقی رہ جائے گا اور اسی میں اس امت کے منافق (بھی شامل) ہوں گے۔ پس اللہ تعالیٰ اس صورت میں جس کو وہ نہیں پہچانتے، ان کے پاس آئے گا اور فرمائے گا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں تو وہ کہیں گے (ہم تجھے نہیں جانتے) ہم اس جگہ کھڑے رہیں گے یہاں تک کہ ہمارا پروردگار ہمارے پاس آجائے اور جب وہ آئے گا ہم اسے پہچان لیں گے۔ پھر اللہ عزوجل ان کے پاس (اس صورت میں) آئے گا (جس کو وہ پہچانتے ہیں) اور فرمائے گا کہ میں تمہارا پروردگار ہوں؟ تو وہ کہیں گے ہاں تو ہمارا پروردگار ہے۔ پس اللہ انھیں بلائے گا اور جہنم کی پشت پر پل صراط رکھ دیا جائے گا تو تمام پیغمبر جو اپنی امتوں کے ساتھ (اس پل سے) گزریں گے، ان سب میں سے پہلا میں ہوں گا اور اس دن سوائے پیغمبروں کے کوئی بول نہ سکے گا اور پیغمبروں کا کلام اس دن ((اَللّٰهُمَّ سَلِّمْ سَلِّمْ)) ہو گا اور جہنم میں سعدان کے کانٹوں کے مشابہ آنکڑے ہوں گے، کیا تم لوگوں نے سعدان کے کانٹے دیکھے ہیں؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا تو وہ سعدان کے کانٹوں کے مشابہ ہوں گے سوائے اس کے کہ ان کی بڑائی کی مقدار سوائے اللہ کے کوئی نہیں جانتا۔ وہ آنکڑے لوگوں پر ان کے اعمال کے موافق اچکیں گے تو ان میں سے کوئی اپنے اعمال کے سبب (جہنم میں گر کر) ہلاک ہو جائے گا اور کوئی ان میں سے (مارے زخموں کے) ٹکڑے ٹکڑے ہو جائے گا، اس کے بعد نجات پائے گا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

، یہاں تک کہ جب اللہ دوزخیوں میں سے جن پر مہربانی کرنا چاہے گا تو اللہ فرشتوں کو حکم دے گا کہ جو اللہ کی پرستش کرتے تھے وہ نکال لیے جائیں، چنانچہ فرشتے انھیں نکالیں گے اور فرشتے انھیں سجدوں کے نشانوں سے پہچان لیں گے اور اللہ تعالیٰ نے (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیا ہے کہ وہ سجدے کے نشان کو کھائے۔ پس ابن آدم کے کل جسم کو آگ کھالے گی سوائے سجدوں کے نشان کے، تو آگ سے وہ نکالے جائیں گے (اس حال میں کہ) وہ سیاہ ہو گئے ہوں گے پھر ان کے اوپر آب حیات ڈالا جائے گا تو (اس کے پڑنے سے) وہ ایسا نمو پکڑیں گے جیسے دانہ سیل کے بہاؤ میں اگتا ہے۔ اس کے بعد اللہ بندوں کے درمیان میں فیصلہ کرنے سے فارغ ہو جائے گا اور ایک شخص جنت اور دوزخ کے درمیان باقی رہ جائے گا اور وہ تمام دوزخیوں میں سے سب سے آخر میں جنت میں جائیگا۔ اس کا منہ دوزخ کی طرف ہو گا کہے گا کہ اے میرے پروردگار! میرا منہ دوزخ (کی طرف) سے پھیر دے چونکہ مجھے اس کی ہوا نے زہر آلود کر دیا ہے اور مجھے اس کے شعلہ نے جلا دیا ہے۔ اللہ فرمائے گا، اچھا، اگر تیرے ساتھ یہ احسان کر دیا جائے تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا؟ وہ کہے گا کہ تیری بزرگی کی قسم نہیں کچھ نہیں مانگوں گا۔ پھر اللہ عزوجل اس بات پر، جس قدر اللہ چاہے گا، اس شخص سے پختہ وعدہ لے گا اور اللہ تعالیٰ اس شخص کا منہ دوزخ (کی طرف) سے پھیر دے گا پھر جب وہ جنت کی طرف منہ کرے گا تو اس کی تروتازگی دیکھے گا۔ پھر جس قدر اللہ تعالیٰ اس شخص کا خاموش رہنا پسند کرے گا، وہ آدمی چپ رہے گا اس کے بعد کہے گا کہ اے پروردگار! مجھے جنت کے دروازے کے پاس بٹھا دے تو اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ تو نے اس بات پر قول و قرار نہ کیے تھے کہ اس کے سوا جو تو مانگ چکا ہے کچھ اور نہ مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب تو نہ کر۔ تو اللہ فرمائے گا کہ اگر تجھے یہ بھی عطا کر دیا جائے تو تو اس کے علاوہ کچھ اور تو نہ مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ قسم تیری بزرگی کی! نہیں میں اس کے سوا اور کوئی سوال نہیں کروں گا۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے، جس قدر اللہ چاہے گا، قول و قرار لے گا۔ پس اللہ تعالیٰ اس کو جنت کے دروازے کے پاس بٹھا دے گا۔ پس جب وہ جنت کے دروازے پر پہنچ جائے گا اور اس کی تروتازگی اور سرور اس میں دیکھے گا تو جتنی دیر اللہ اس کا چپ رہنا چاہے گا وہ چپ رہے گا۔ اس کے بعد کہے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھے جنت میں داخل کر دے۔ اللہ عزوجل فرمائے گا کہ اے ابن آدم! تو کس قدر عہد شکن ہے، کیا تو نے اس بات پر قول و قرار نہ کیے تھے کہ اس کے علاوہ جو تجھے دیا جا چکا ہے اور کچھ نہ مانگے گا؟ وہ عرض کرے گا کہ اے میرے پروردگار! مجھے اپنی مخلوق میں سب سے زیادہ بدنصیب نہ کر۔ پس اللہ تعالیٰ اس (کی باتوں سے) ہنسنے لگے گا اور خوش ہو گا۔ اس کے بعد اس کو جنت میں جانے کی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اجازت دے گا اور فرمائے گا کہ خواہش کر (یعنی جو جو کچھ تو مانگ سکتا ہے مانگ) چنانچہ وہ خواہش کرنے لگے گا، یہاں تک کہ اس کی خواہشیں ختم ہو جائیں گی تو اللہ بزرگ و برتر فرمائے گا کہ یہ یہ چیزیں اور مانگ۔ اب اللہ تعالیٰ اسے یاد دلائے گا یہاں تک کہ جب اس کی خواہشیں تمام ہو جائیں گی تو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ تجھے یہ بھی سب کچھ دیا جاتا ہے (یعنی تیری خواہشوں کے مطابق) اور اسی کے برابر اور (بھی)۔" (یہ حدیث سن کر) سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نے سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے اس مقام پر یہ فرمایا تھا: "اللہ عزوجل نے فرمایا کہ تجھے یہ بھی سبھی کچھ اور اس کے ساتھ اسی کی مثل دس گنا اور بھی دیا جاتا ہے۔" تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ مجھے اس حدیث میں رسول اللہ ﷺ سے صرف یہی قول یاد ہے کہ تجھے یہ بھی دیا جاتا ہے اور اسی کے مثل اور (بھی) تو سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے خود آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تجھے یہ اور اسی کی مثل دس گنا اور دیا جاتا ہے۔"

بَابُ السُّجُودِ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ

سجدہ سات ہڈیوں کے بل (ہونا چاہیے)

(٤٦٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أَسْجُدَ عَلَى سَبْعَةِ أَعْظُمٍ عَلَى الْجَبْهَةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ عَلَى أَنْفِهِ وَالْيَدَيْنِ وَالرُّكْبَتَيْنِ وَ أَطْرَافِ الْقَدَمَيْنِ وَ لاَ نَكْفِتَ الثِّيَابَ وَالشَّعَرَ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مجھ کو سات ہڈیوں پر سجدہ کرنے کا حکم دیا گیا ہے (وہ سات اعضاء یہ ہیں) پیشانی (مع ناک کی نوک کے)۔" یہ بتاتے ہوئے رسول اللہ ﷺ نے اپنی ناک کی طرف اشارہ کیا۔ اور دونوں ہاتھ، دونوں گھٹنے اور دونوں پاؤں کی انگلیاں۔ اور یہ بھی حکم دیا گیا ہے کہ ہم کپڑوں اور بالوں کو نہ سمیٹیں۔

بَابُ الْمُكْثِ بَيْنَ السَّجْدَتَيْنِ

دونوں سجدوں کے درمیان کچھ دیر ٹھہرنا چاہیے

(٤٦٥) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنِّي لاَ آلُو أَنْ أُصَلِّيَ بِكُمْ كَمَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَ بَاقِي الْحَدِيثِ تَقَدَّمَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں اس بات میں کمی نہ کروں گا کہ تمہیں ویسی ہی نماز پڑھاؤں جیسا کہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں نے نبی ﷺ کو پڑھاتے دیکھا ہے..... یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث:۴۶۱)

بَابُ لاَ يَفْتَرِشُ ذِرَاعَيْهِ فِي السُّجُودِ

سجدوں میں اپنی کہنیاں (زمین پر) نہ بچھائے

(٤٦٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اعْتَدِلُوا فِي السُّجُودِ وَ لاَ يَبْسُطْ أَحَدُكُمْ ذِرَاعَيْهِ انْبِسَاطَ الْكَلْبِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''سجدوں میں اعتدال کرو اور تم میں سے کوئی شخص اپنی دونوں کہنیاں (زمین پر)، جس طرح کہ کتا بچھا لیتا ہے، نہ بچھائے۔''

بَابُ مَنِ اسْتَوَى قَاعِدًا فِي وِتْرٍ مِنْ صَلاَتِهِ ثُمَّ نَهَضَ

جو شخص اپنی نماز کی طاق رکعت میں پہلے سیدھا بیٹھ جائے پھر اس کے بعد کھڑا ہو

(٤٦٧) عَنْ مَالِكِ بْنِ الْحُوَيْرِثِ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي فَإِذَا كَانَ فِي وِتْرٍ مِنْ صَلاَتِهِ لَمْ يَنْهَضْ حَتَّى يَسْتَوِيَ قَاعِدًا *

سیدنا مالک بن حویرث رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ انھوں نے نبی ﷺ کو نماز پڑھتے دیکھا تو (دیکھا کہ) جب آپ ﷺ اپنی نماز کی طاق رکعت میں ہوتے تھے تو جب تک سیدھے نہ بیٹھ جاتے تھے کھڑے نہ ہوتے تھے۔

بَابُ يُكَبِّرُ وَ هُوَ يَنْهَضُ مِنَ السَّجْدَتَيْنِ

دو رکعتیں پڑھنے کے بعد تیسری کے لیے اٹھتے وقت تکبیر کہے

(٤٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى فَجَهَرَ بِالتَّكْبِيرِ حِينَ رَفَعَ رَأْسَهُ مِنَ السُّجُودِ وَ حِينَ سَجَدَ وَ حِينَ رَفَعَ وَ حِينَ قَامَ مِنَ الرَّكْعَتَيْنِ وَ قَالَ هَكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نماز پڑھائی تو جس وقت انہوں نے اپنا سر (پہلے) سجدے سے اٹھایا اور دوسرا سجدہ کیا اور جب (دوسرے سجدے سے) سر اٹھایا اور جب دو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رکعتوں سے (فراغت کر کے) اٹھے تو (ان سب مواقع پر) بلند آواز سے تکبیر کہی اور کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ سُنَّةِ الْجُلُوسِ فِي التَّشَهُّدِ

تشہد میں بیٹھنے کا طریقہ

(٤٦٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ أَنَّهُ كَانَ يَتَرَبَّعُ فِي الصَّلَاةِ إِذَا جَلَسَ فَفَعَلْتُهُ وَ أَنَا يَوْمَئِذٍ حَدِيثُ السِّنِّ فَنَهَانِي عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ قَالَ إِنَّمَا سُنَّةُ الصَّلَاةِ أَنْ تَنْصِبَ رِجْلَكَ الْيُمْنَى وَ تَثْنِيَ الْيُسْرَى فَقُلْتُ إِنَّكَ تَفْعَلُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّ رِجْلَيَّ لَا تَحْمِلَانِي *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب (ان کے باپ عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما) نماز میں بیٹھتے تو چار زانو بیٹھتے تھے، میں بھی اسی طرح بیٹھا، میں ان دنوں کمسن تھا تو (میرے باپ) عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے انھیں منع کیا اور کہا کہ نماز کا طریقہ تو یہی ہے کہ تم اپنا داہنا پاؤں کھڑا کر لو اور بایاں دبا کر لو اس پر میں نے کہا آپ (یعنی عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما) بھی تو ایسا کرتے ہیں تو وہ بولے کہ میرے پاؤں (کمزور ہو گئے ہیں اور) میرا وزن اٹھا نہیں سکتے۔

(٤٧٠) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَنَا كُنْتُ أَحْفَظَكُمْ لِصَلَاةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ رَأَيْتُهُ إِذَا كَبَّرَ جَعَلَ يَدَيْهِ حِذَاءَ مَنْكِبَيْهِ وَ إِذَا رَكَعَ أَمْكَنَ يَدَيْهِ مِنْ رُكْبَتَيْهِ ثُمَّ هَصَرَ ظَهْرَهُ فَإِذَا رَفَعَ رَأْسَهُ اسْتَوَى حَتّٰى يَعُودَ كُلُّ فَقَارٍ مَكَانَهُ فَإِذَا سَجَدَ وَضَعَ يَدَيْهِ غَيْرَ مُفْتَرِشٍ وَ لَا قَابِضِهِمَا وَاسْتَقْبَلَ بِأَطْرَافِ أَصَابِعِ رِجْلَيْهِ الْقِبْلَةَ فَإِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ جَلَسَ عَلٰى رِجْلِهِ الْيُسْرَى وَ نَصَبَ الْيُمْنَى وَ إِذَا جَلَسَ فِي الرَّكْعَةِ الْآخِرَةِ قَدَّمَ رِجْلَهُ الْيُسْرَى وَ نَصَبَ الْأُخْرَى وَ قَعَدَ عَلٰى مَقْعَدَتِهِ *

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مجھے تم سب سے زیادہ رسول اللہ ﷺ کی نماز یاد ہے میں نے آپ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ نے تکبیر (تحریمہ) پڑھی تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے دونوں شانوں کی بلندی تک اٹھائے اور جب آپ ﷺ نے رکوع کیا تو اپنے دونوں ہاتھ اپنے گھٹنوں پر جما لیے پھر اپنی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

پیٹھ کو جھکا دیا اور جس وقت آپ ﷺ نے اپنا سر (رکوع سے) اٹھایا تو سیدھے ہو گئے یہاں تک کہ ہر ہڈی اپنی اپنی جگہ پر چلی گئی اور جب آپ ﷺ نے سجدہ کیا تو دونوں ہاتھ زمین پر رکھ دیے نہ ان کو بچھایا اور نہ سمیٹا اور اپنے پاؤں کی انگلیاں آپ ﷺ نے قبلہ رخ کر لی تھیں پھر جس وقت آپ ﷺ دو رکعتوں میں بیٹھے تو اپنے بائیں پاؤں پر بیٹھے اور داہنے پاؤں کو آپ ﷺ نے کھڑا کر لیا پھر جب آخری رکعت میں بیٹھے تو آپ ﷺ نے اپنے بائیں پاؤں کو آگے کر دیا اور داہنے پاؤں کو کھڑا کر لیا اور اپنی سرین پر بیٹھ گئے۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ التَّشَهُّدَ الْأَوَّلَ وَاجِبًا

جو پہلے تشہد کو واجب نہیں سمجھتا

(٤٧١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ هُوَ مِنْ أَزْدِ شَنُوءَةَ وَ هُوَ حَلِيفٌ لِبَنِي عَبْدِ مَنَافٍ وَ كَانَ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى بِهِمُ الظُّهْرَ فَقَامَ فِي الرَّكْعَتَيْنِ الْأُولَيَيْنِ لَمْ يَجْلِسْ فَقَامَ النَّاسُ مَعَهُ حَتّٰى إِذَا قَضَى الصَّلَاةَ وَانْتَظَرَ النَّاسُ تَسْلِيمَهُ كَبَّرَ وَ هُوَ جَالِسٌ فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ قَبْلَ أَنْ يُسَلِّمَ ثُمَّ سَلَّمَ *

سیدنا عبداللہ بن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں اور وہ قبیلہ ازد شنوءۃ کے ہیں اور بنی عبد مناف کے حلیف اور نبی ﷺ کے اصحاب میں سے تھے کہ نبی ﷺ نے (ایک دن) لوگوں کو ظہر کی نماز پڑھائی تو (بھولے سے) پہلی دو رکعتوں (کے اختتام) پر کھڑے ہو گئے اور بیٹھے نہیں تو لوگ بھی آپ ﷺ کے ساتھ کھڑے ہو گئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ نماز مکمل کر چکے اور لوگ آپ ﷺ کے سلام پھیرنے کے منتظر ہوئے تو آپ ﷺ نے بیٹھے ہی بیٹھے تکبیر کہی اور سلام پھیرنے سے پہلے دو سجدے کیے اس کے بعد سلام پھیرا۔

بَابُ التَّشَهُّدِ فِي الْآخِرَةِ

دوسرے قعدہ میں (بھی) تشہد پڑھنا (چاہیے)

(٤٧٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا إِذَا صَلَّيْنَا خَلْفَ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَا السَّلَامُ عَلَى جِبْرِيلَ وَ مِيكَائِيلَ السَّلَامُ عَلَى فُلَانٍ وَ فُلَانٍ فَالْتَفَتَ إِلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ إِنَّ اللّٰهَ هُوَ السَّلَامُ فَإِذَا صَلَّى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَحَدُكُمْ فَلْيَقُلِ التَّحِيَّاتُ لِلّٰهِ وَالصَّلَوَاتُ وَالطَّيِّبَاتُ السَّلَامُ عَلَيْكَ أَيُّهَا النَّبِيُّ وَ رَحْمَةُ اللّٰهِ وَ بَرَكَاتُهُ السَّلَامُ عَلَيْنَا وَ عَلَى عِبَادِ اللّٰهِ الصَّالِحِينَ فَإِنَّكُمْ إِذَا قُلْتُمُوهَا أَصَابَتْ كُلَّ عَبْدٍ لِلّٰهِ صَالِحٍ فِي السَّمَاءِ وَالْأَرْضِ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم جب نبی ﷺ کے پیچھے نماز پڑھا کرتے تھے تو (قعدہ میں) یہ پڑھا کرتے تھے کہ اللہ پر سلام، جبریل پر سلام، میکائیل پر سلام اور فلاں پر سلام اور فلاں پر سلام تو (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے ہماری طرف دیکھا اور فرمایا: "اللہ تو خود ہی سلام ہے تو اس پر سلام بھیجنے کی کیا ضرورت؟ پس جب تم میں سے کوئی نماز پڑھے تو کہے "تمام قولی، بدنی اور مالی عبادتیں اللہ کے لیے ہیں۔ اے نبی! تم پر سلام اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں (نازل ہوں) ہم پر سلام اور اللہ تعالیٰ کے سب نیک بندوں پر سلام۔" کیونکہ جس وقت تم یہ کہہ دو گے تو یہ دعا اللہ کے ہر نیک بندے کو پہنچ جائے گی خواہ وہ آسمان میں ہو یا زمین میں۔ (اور) میں اس بات کی گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی سچا معبود نہیں اور میں یہ بھی گواہی دیتا ہوں کہ محمد ﷺ اللہ کے رسول ہیں۔"

بَابُ الدُّعَاءِ قَبْلَ السَّلَامِ

سلام پھیرنے سے پہلے (نماز کے اندر) دعا کرنا

(٤٧٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ وَ أَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَ فِتْنَةِ الْمَمَاتِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ فَقَالَ إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ حَدَّثَ فَكَذَبَ وَ وَعَدَ فَأَخْلَفَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں یہ دعا کیا کرتے تھے: "اے اللہ! میں قبر کے عذاب سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور دجال کے فساد سے تیری پناہ مانگتا ہوں اور زندگی اور موت کی خرابی سے تیری پناہ مانگتا ہوں، اے اللہ! میں گناہ اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔" ایک کہنے والے نے کہا کہ آپ قرض سے بہت پناہ مانگتے ہیں (اس کی کیا وجہ ہے؟) تو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

آپ ﷺ نے فرمایا: "جب آدمی قرض دار ہو جاتا ہے تو جب وہ بات کہتا ہے تو جھوٹ بولتا ہے اور جب وعدہ کرتا ہے تو وعدہ خلافی کرتا ہے۔"

(٤٧٤) عَنْ أَبِي بَكْرِ نِالصِّدِّيقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلِّمْنِي دُعَاءً أَدْعُو بِهِ فِي صَلَاتِي قَالَ قُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي ظَلَمْتُ نَفْسِي ظُلْمًا كَثِيرًا وَ لَا يَغْفِرُ الذُّنُوبَ إِلَّا أَنْتَ فَاغْفِرْ لِي مَغْفِرَةً مِنْ عِنْدِكَ وَارْحَمْنِي إِنَّكَ أَنْتَ الْغَفُورُ الرَّحِيمُ *

امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسی دعا تعلیم فرمایئے جسے میں اپنی نماز میں مانگوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ (دعا) پڑھا کرو کہ "اے اللہ! میں نے اپنی جان پر بہت ظلم کیا اور گناہوں کو تیرے سوا کوئی معاف کرنے والا نہیں پس تو مجھے اپنی رحمت سے معاف کر دے اور مجھ پر مہربانی کر بے شک تو معاف کرنے والا مہربان ہے۔"

بَابُ مَا يُتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ بَعْدَ التَّشَهُّدِ

جو دعا بھی اچھی معلوم ہو تشہد کے بعد (قعدہ میں) پڑھے۔

(٤٧٥) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي التَّشَهُّدِ تَقَدَّمَ قَرِيبًا وَ قَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ (وَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهُ وَ رَسُولُهُ) : ثُمَّ يَتَخَيَّرُ مِنَ الدُّعَاءِ أَعْجَبَهُ إِلَيْهِ فَيَدْعُو *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی تشہد کے بارے میں حدیث ابھی گزری ہے (دیکھیے حدیث: ۴۷۲) یہاں اس روایت میں، حدیث کے آخر میں یہ کہتے ہیں کہ اس کے بعد جو جو دعا اسے اچھی معلوم ہو اور وہ مانگنا چاہے تو وہ مانگ لے۔

بَابُ التَّسْلِيمِ

(نماز کے اختتام پر) سلام پھیرنا

(٤٧٦) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا سَلَّمَ قَامَ النِّسَاءُ حِينَ يَقْضِي تَسْلِيمَهُ وَ مَكَثَ يَسِيرًا قَبْلَ أَنْ يَقُومَ قَالَ ابْنُ شِهَابٍ فَنُرَى وَاللّٰهُ أَعْلَمُ أَنَّ مُكْثَهُ لِكَيْ يَنْفُذَ النِّسَاءُ قَبْلَ أَنْ يُدْرِكَهُنَّ مَنِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

انْصَرَفَ مِنَ الْقَوْمِ *

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اختتام نماز پر جب سلام پھیرتے، تو جس وقت آپ ﷺ اپنا سلام پورا کر چکتے تو عورتیں کھڑی ہو جاتی (اور چل دیا کرتی) تھیں اور آپ ﷺ اپنے کھڑے ہونے سے پہلے تھوڑی دیر ٹھہر جایا کرتے تھے۔ (یعنی وہیں بیٹھے رہتے تھے)۔ امام زہری فرماتے ہیں: میرا خیال ہے اور پورا علم تو اللہ تعالیٰ ہی کے پاس ہے کہ آپ محض اس لیے ٹھہر جاتے تھے تاکہ عورتیں چلی جائیں اور مرد نماز سے فارغ ہو کر انہیں نہ پائیں۔

بَابُ يُسَلِّمُ حِينَ يُسَلِّمُ الإِمَامُ

امام سلام پھیرے تو مقتدی بھی سلام پھیر دے

(٤٧٧) عَنْ عِتْبَانَ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَسَلَّمْنَا حِينَ سَلَّمَ *

سیدنا عتبان بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نماز پڑھی تو جب آپ ﷺ نے سلام پھیرا تو ہم نے بھی سلام پھیر دیا۔

بَاب الذِّكْرِ بَعْدَ الصَّلاَةِ

نماز کے بعد (اللہ کا) ذکر کرنا (ثابت ہے)

(٤٧٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَفْعَ الصَّوْتِ بِالذِّكْرِ حِينَ يَنْصَرِفُ النَّاسُ مِنَ الْمَكْتُوبَةِ كَانَ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا كُنْتُ أَعْلَمُ إِذَا انْصَرَفُوا بِذَلِكَ إِذَا سَمِعْتُهُ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب لوگ فرض نماز سے فارغ ہوں تو اس وقت بلند آواز سے ذکر کرنا نبی ﷺ کے دور اقدس میں (رائج) تھا اور سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ بھی کہتے ہیں کہ جب میں سنتا تھا کہ لوگ ذکر کرتے ہوئے لوٹے ہیں تو میں (نماز کے) مکمل ہو جانے کو معلوم کر لیتا تھا۔

(٤٧٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ الْفُقَرَاءُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالُوا ذَهَبَ أَهْلُ الدُّثُورِ مِنَ الأَمْوَالِ بِالدَّرَجَاتِ الْعُلاَ وَالنَّعِيمِ الْمُقِيمِ يُصَلُّونَ كَمَا نُصَلِّي وَ يَصُومُونَ كَمَا نَصُومُ وَلَهُمْ فَضْلٌ مِنْ أَمْوَالٍ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَحُجُّونَ بِهَا وَ يَعْتَمِرُونَ وَ يُجَاهِدُونَ وَ يَتَصَدَّقُونَ قَالَ أَلاَ أُحَدِّثُكُمْ إِنْ أَخَذْتُمْ أَدْرَكْتُمْ مَنْ سَبَقَكُمْ وَ لَمْ يُدْرِكْكُمْ أَحَدٌ بَعْدَكُمْ وَ كُنْتُمْ خَيْرَ مَنْ أَنْتُمْ بَيْنَ ظَهْرَانَيْهِ إِلاَّ مَنْ عَمِلَ مِثْلَهُ تُسَبِّحُونَ وَ تَحْمَدُونَ وَ تُكَبِّرُونَ خَلْفَ كُلِّ صَلاَةٍ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِينَ فَاخْتَلَفْنَا بَيْنَنَا فَقَالَ بَعْضُنَا نُسَبِّحُ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِينَ وَ نَحْمَدُ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِينَ وَ نُكَبِّرُ أَرْبَعًا وَ ثَلاَثِينَ فَرَجَعْتُ إِلَيْهِ فَقَالَ تَقُولُ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ حَتّٰى يَكُونَ مِنْهُنَّ كُلِّهِنَّ ثَلاَثًا وَ ثَلاَثِينَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس کچھ نادار لوگ آئے اور انھوں نے کہا کہ زیادہ دولت والے لوگ بڑے بڑے درجے اور دائمی عیش حاصل کر رہے ہیں، وہ نماز پڑھتے ہیں جیسا کہ ہم نماز پڑھتے ہیں اور روزہ رکھتے ہیں جس طرح ہم روزہ رکھتے ہیں (غرض جو عبادت ہم کرتے ہیں وہ اس میں شریک ہیں اور) ان کے پاس مال و دولت کی زیادتی ہے جس سے وہ حج کرتے ہیں، عمرہ کرتے ہیں اور جہاد کرتے ہیں اور صدقہ دیتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تم سے ایک ایسی بات نہ بیان کروں کہ اگر اس پر عمل کرو تو جو لوگ تم سے آگے نکل گئے ہوں تم ان کو پالو اور تمھیں تمہارے بعد کوئی نہ پائے گا اور تم ان تمام لوگوں میں، جن کے درمیان تم ہو بہتر ہو جاؤ گے سوائے اس کے جو اسی کے مثل عمل کرے۔ لہٰذا تم ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ، ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر پڑھ لیا کرو۔ راوی کہتے ہیں کہ اس کے بعد ہم لوگوں نے اختلاف کیا اور ہم میں سے بعض نے کہا کہ ہم ۳۳ مرتبہ تسبیح پڑھیں گے اور ۳۳ مرتبہ تحمید اور ۳۴ مرتبہ تکبیر پڑھیں گے تو میں نے پھر آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سبحان اللہ، الحمد للہ اور اللہ اکبر یہ سب ۳۳، ۳۳ مرتبہ ہو جائے۔"

(٤٨٠) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَقُولُ فِي دُبُرِ كُلِّ صَلاَةٍ مَكْتُوبَةٍ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ اللّٰهُمَّ لاَ مَانِعَ لِمَا أَعْطَيْتَ وَ لاَ مُعْطِيَ لِمَا مَنَعْتَ وَ لاَ يَنْفَعُ ذَا الْجَدِّ مِنْكَ الْجَدُّ *

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ہر فرض نماز کے بعد (یہ دعا) "کوئی معبود

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نہیں سوائے اللہ کے، وہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی ہے بادشاہت اور اسی کے لیے ہے تعریف اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ اے اللہ! جو کچھ تو دے اس کا کوئی روکنے والا نہیں اور جو چیز تو روک لے اس کا کوئی دینے والا نہیں اور کوشش والے کی کوشش تیرے سامنے کچھ فائدہ نہیں دیتی۔" پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ يَسْتَقْبِلُ الإِمَامُ النَّاسَ إِذَا سَلَّمَ

جب امام سلام پھیر چکے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے بیٹھے

(٤٨١) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدُبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ *

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کوئی نماز پڑھ لیتے تو اپنا چہرہ مبارک ہماری طرف کر لیا کرتے تھے۔

(٤٨٢) عَنْ زَيْدِ بْنِ خَالِدٍ الْجُهَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ صَلَّى لَنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَلَاةَ الصُّبْحِ بِالْحُدَيْبِيَةِ عَلَى إِثْرِ سَمَاءٍ كَانَتْ مِنَ اللَّيْلَةِ فَلَمَّا انْصَرَفَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ هَلْ تَدْرُونَ مَاذَا قَالَ رَبُّكُمْ قَالُوا اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ أَصْبَحَ مِنْ عِبَادِي مُؤْمِنٌ بِي وَ كَافِرٌ فَأَمَّا مَنْ قَالَ مُطِرْنَا بِفَضْلِ اللّٰهِ وَ رَحْمَتِهِ فَذَلِكَ مُؤْمِنٌ بِي وَ كَافِرٌ بِالْكَوْكَبِ وَ أَمَّا مَنْ قَالَ بِنَوْءِ كَذَا وَ كَذَا فَذَلِكَ كَافِرٌ بِي وَ مُؤْمِنٌ بِالْكَوْكَبِ *

سیدنا زید بن خالد جہنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حدیبیہ میں بارش کے بعد (جو رات کے وقت ہوئی تھی) صبح کی نماز پڑھائی پھر جب آپ ﷺ (نماز سے) فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا: "تم جانتے ہو کہ تمہارے پروردگار عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟ وہ بولے کہ اللہ اور اس کا رسول ﷺ زیادہ جانتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس نے یہ ارشاد فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں سے کچھ لوگ مومن بنے اور کچھ کافر۔ تو جن لوگوں نے کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی تو ایسے لوگ میرے اوپر (یعنی اللہ پر) ایمان لائے اور ستاروں (وغیرہ) کا انکار کیا اور جن لوگوں نے یہ کہا کہ ہم پر فلاں ستارے کے سبب سے بارش ہوئی تو وہ میرے (یعنی اللہ تعالیٰ کے) منکر ہوئے اور ستاروں پر ایمان لائے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَنْ صَلَّى بِالنَّاسِ فَذَكَرَ حَاجَةً فَتَخَطَّاهُمْ

جو شخص لوگوں کو نماز پڑھانے کے بعد اپنی ضرورت یاد کرے اور لوگوں کو پھلانگتا ہوا چلا جائے

(٤٨٣) عَنْ عُقْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ الْعَصْرَ فَسَلَّمَ ثُمَّ قَامَ مُسْرِعًا فَتَخَطَّى رِقَابَ النَّاسِ إِلَى بَعْضِ حُجَرِ نِسَائِهِ فَفَزِعَ النَّاسُ مِنْ سُرْعَتِهِ فَخَرَجَ عَلَيْهِمْ فَرَأَى أَنَّهُمْ عَجِبُوا مِنْ سُرْعَتِهِ فَقَالَ ذَكَرْتُ شَيْئًا مِنْ تِبْرٍ عِنْدَنَا فَكَرِهْتُ أَنْ يَحْبِسَنِي فَأَمَرْتُ بِقِسْمَتِهِ *

سیدنا عقبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی تو آپ ﷺ سلام پھیر کر جلدی سے کھڑے ہوئے اور آدمیوں کی گردنیں پھلانگتے ہوئے اپنی کسی بیوی کے حجرہ کی طرف تشریف لے گئے۔ لوگ آپ ﷺ کی اس قدر تیزی سے گھبرا گئے۔ پھر آپ ﷺ ان (لوگوں) کے پاس واپس تشریف لائے تو دیکھا کہ وہ آپ ﷺ کی اس قدر تیزی کی وجہ سے متعجب ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے کچھ سونا یاد آ گیا تھا جو ہمارے ہاں رکھا ہوا تھا تو میں نے اس بات کو برا سمجھا کہ وہ مجھے اللہ کی یاد سے روکے لہٰذا میں نے اس کو تقسیم کرنے کا حکم دے دیا۔"

بَابُ الإِنْصِرَافِ عَنِ الْيَمِينِ وَالشِّمَالِ

نماز سے فراغت کے بعد دائیں اور بائیں گھومنا

(٤٨٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لاَ يَجْعَلْ أَحَدُكُمْ لِلشَّيْطَانِ شَيْئًا مِنْ صَلاَتِهِ يَرَى أَنَّ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ لاَ يَنْصَرِفَ إِلاَّ عَنْ يَمِينِهِ لَقَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ كَثِيرًا يَنْصَرِفُ عَنْ يَسَارِهِ*

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ تم میں سے کوئی شخص اپنی نماز میں سے خواہ مخواہ شیطان کا کچھ حصہ نہ لگائے کہ وہ یہ سمجھے کہ اس پر ضروری ہے کہ (نماز کے بعد) صرف اپنی داہنی طرف کو گھومے، بے شک یقیناً میں نے نبی ﷺ کو اکثر اپنی بائیں طرف کو گھومتے دیکھا ہے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَا جَاءَ فِي الثُّومِ النِّيِّ وَالْبَصَلِ وَالْكُرَّاثِ

کچے لہسن اور پیاز اور گندنا کے باب میں جو حدیث آئی ہے اس کا بیان

(٤٨٥) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ أَكَلَ مِنْ هٰذِهِ الشَّجَرَةِ يُرِيدُ الثُّومَ فَلاَ يَغْشَانَا فِي مَسَاجِدِنَا قُلْتُ مَا يَعْنِي بِهِ قَالَ مَا أُرَاهُ يَعْنِي إِلاَّ نِيئَهُ وَ قِيلَ إِلاَّ نَتْنَهُ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس پودے یعنی لہسن میں سے کھائے وہ ہماری مسجد میں ہم سے نہ ملے۔" راوی (عطاء) کہتے ہیں کہ میں نے پوچھا کہ کس قسم کا لہسن مراد ہے؟ تو سیدنا جابر رضی اللہ عنہ بولے کہ میں یہی جانتا ہوں کہ کچا لہسن مراد ہے یا لہسن کی بدبو مراد ہے۔

(٤٨٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَنْ أَكَلَ ثُومًا أَوْ بَصَلاً فَلْيَعْتَزِلْنَا أَوْ قَالَ فَلْيَعْتَزِلْ مَسْجِدَنَا وَلْيَقْعُدْ فِي بَيْتِهِ وَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِقِدْرٍ فِيهِ خَضِرَاتٌ مِنْ بُقُولٍ فَوَجَدَ لَهَا رِيحًا فَسَأَلَ فَأُخْبِرَ بِمَا فِيهَا مِنَ الْبُقُولِ فَقَالَ قَرِّبُوهَا إِلَى بَعْضِ أَصْحَابِهِ كَانَ مَعَهُ فَلَمَّا رَآهُ كَرِهَ أَكْلَهَا قَالَ كُلْ فَإِنِّي أُنَاجِي مَنْ لاَ تُنَاجِي *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لہسن یا پیاز کھائے وہ ہم سے علیحدہ رہے۔" یا یہ فرمایا: "ہماری مسجد سے علیحدہ رہے اور اپنے گھر میں بیٹھے" اور ایک مرتبہ نبی ﷺ کے پاس ایک ہنڈیا لائی گئی جس میں چند سبزیاں (پکی ہوئی) تھیں تو آپ ﷺ نے اس میں کچھ بو پائی تو دریافت فرمایا: "اس میں کیا ہے؟" تو جتنی سبزیاں اس میں تھیں وہ سب آپ ﷺ کو بتادی گئیں پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اسے میرے بعض صحابہ کی طرف (جو اس وقت) آپ ﷺ کے پاس تھے، قریب کردو۔" پھر جب آپ ﷺ نے اسے دیکھا کہ اس صحابی نے بھی یہ سبزیاں کھانا ناپسند کیا ہے تو آپ ﷺ فرمایا: "تم کھاؤ (میں نہ کھاؤں گا) کیونکہ میں اس سے سرگوشیاں کرتا ہوں جس سے تم سرگوشیاں نہیں کرتے۔"

(٤٨٧) وَ فِي رِوَايَةٍ : أُتِيَ بِبَدْرٍ وَ قَالَ ابْنُ وَهْبٍ يَعْنِي طَبَقًا فِيهِ خَضِرَاتٌ *

اسی طرح ایک دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ کے پاس ایک "بدر" یعنی تھال یا بڑی پلیٹ لائی گئی جس میں سبزیاں تھیں۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ وُضُوءِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا وضو کرنا (ثابت ہے)

(٤٨٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ عَلَى قَبْرٍ مَنْبُوذٍ فَأَمَّهُمْ وَصَفُّوا عَلَيْهِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک بالکل الگ تھلگ (لاوارث بچے کی) قبر کے پاس سے گزرے تو آپ ﷺ نے لوگوں کی امامت کی اور لوگوں نے آپ ﷺ کے پیچھے صف باندھی اور اس کی نماز (جنازہ) پڑھی۔

(فائدہ) سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی نماز جنازہ پڑھی جو ابھی کم عمر تھے اور ظاہر ہے نماز کے لیے انہوں نے وضو کیا، جو اس حدیث سے ثابت کرنا مقصود ہے۔ (محمود الحسن اسد)

(٤٨٩) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جمعہ کے دن ہر بالغ پر غسل واجب ہے۔"

(٤٩٠) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَهُ رَجُلٌ شَهِدْتَ الْخُرُوجَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ نَعَمْ وَ لَوْ لَا مَكَانِي مِنْهُ مَا شَهِدْتُهُ يَعْنِي مِنْ صِغَرِهِ أَتَى الْعَلَمَ الَّذِي عِنْدَ دَارِ كَثِيرِ بْنِ الصَّلْتِ ثُمَّ خَطَبَ ثُمَّ أَتَى النِّسَاءَ فَوَعَظَهُنَّ وَ ذَكَّرَهُنَّ وَ أَمَرَهُنَّ أَنْ يَتَصَدَّقْنَ فَجَعَلَتِ الْمَرْأَةُ تُهْوِي بِيَدِهَا إِلَى حَلْقِهَا تُلْقِي فِي ثَوْبِ بِلَالٍ ثُمَّ أَتَى هُوَ وَ بِلَالٌ الْبَيْتَ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ایک شخص نے کہا کہ کیا تم نبی ﷺ کے ہمراہ (عید گاہ) جانے کے لیے حاضر ہوئے ہو؟ تو انھوں نے کہا ہاں! اگر میری قرابت آپ ﷺ سے نہ ہوتی تو میں حاضر نہ ہو سکتا (یعنی کمسنی کے سبب سے) آپ ﷺ اس نشان کے پاس آئے جو کثیر بن صلت کے مکان کے پاس ہے پھر آپ ﷺ نے خطبہ پڑھا، اس کے بعد عورتوں کے پاس آئے اور انھیں نصیحت کی اور ان کو (اللہ کے احکام کی) یاد دلائی اور انھیں حکم دیا کہ صدقہ دیں پس کوئی عورت اپنا ہاتھ اپنی انگوٹھی کی طرف بڑھانے لگی اور کوئی اپنی بالی کی طرف اور کوئی کسی زیور کی طرف اور اس کو اتار اتار کر سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

چادر میں ڈالنے لگیں، پھر آپ ﷺ اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ گھر تشریف لے آئے۔

بَابُ خُرُوجِ النِّسَاءِ إِلَى الْمَسَاجِدِ بِاللَّيْلِ وَالْغَلَسِ

رات کے وقت اور اندھیرے میں عورتوں کا مسجدوں کی طرف جانا (منع نہیں ہے)

(٤٩١) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا اسْتَأْذَنَكُمْ نِسَاؤُكُمْ بِاللَّيْلِ إِلَى الْمَسْجِدِ فَأْذَنُوا لَهُنَّ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب رات کے وقت تم سے تمہاری عورتیں مسجد میں (نماز پڑھنے کے لیے) جانے کی اجازت مانگیں تو انھیں اجازت دے دو۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْجُمُعَةِ

جمعہ کا بیان

بَابُ فَرْضِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کی فرضیت

(۴۹۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ « نَحْنُ الْآخِرُونَ السَّابِقُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بَيْدَ أَنَّهُمْ أُوتُوا الْكِتَابَ مِنْ قَبْلِنَا ثُمَّ هٰذَا يَوْمُهُمُ الَّذِي فُرِضَ عَلَيْهِمْ فَاخْتَلَفُوا فِيهِ فَهَدَانَا اللّٰهُ فَالنَّاسُ لَنَا فِيهِ تَبَعٌ الْيَهُودُ غَدًا وَالنَّصَارٰى بَعْدَ غَدٍ »

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”ہم باعتبار ترتیب امم، سب امتوں کے بعد آئے ہیں لیکن قیامت کے دن حساب و کتاب اور جنت میں جانے کے لحاظ سے سب سے آگے ہوں گے۔ ہاں یہود و نصاریٰ کو ہم سے پہلے کتاب ضرور دی گئی تھی پس جمعہ کے دن عبادت کرنا ان پر فرض کیا گیا تھا مگر انھوں نے اختلاف کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس کی ہدایت کر دی۔ پس سب لوگ اس بات میں ہم سے پیچھے ہیں۔ یہود کا دن کل (ہفتہ) اور نصاریٰ کا دن پرسوں (یعنی اتوار) ہے۔“

بَاب الطِّيبِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خوشبو لگانا (مسنون ہے)

(۴۹۳) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَشْهَدُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْغُسْلُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاجِبٌ عَلَى كُلِّ مُحْتَلِمٍ وَ أَنْ يَسْتَنَّ وَ أَنْ يَمَسَّ طِيبًا إِنْ وَجَدَ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”ہر بالغ پر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جمعہ کے دن نہانا ضروری ہے اور یہ کہ مسواک کرے اور اگر میسر ہو تو خوشبو لگائے۔"

بَاب فَضْلِ الْجُمُعَةِ

نماز جمعہ کی فضیلت

(٤٩٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَنِ اغْتَسَلَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ غُسْلَ الْجَنَابَةِ ثُمَّ رَاحَ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَدَنَةً وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّانِيَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَقَرَةً وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الثَّالِثَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ كَبْشًا أَقْرَنَ وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الرَّابِعَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ دَجَاجَةً وَ مَنْ رَاحَ فِي السَّاعَةِ الْخَامِسَةِ فَكَأَنَّمَا قَرَّبَ بَيْضَةً فَإِذَا خَرَجَ الإِمَامُ حَضَرَتِ الْمَلاَئِكَةُ يَسْتَمِعُونَ الذِّكْرَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جمعہ کے دن مثل غسل جنابت کے (خوب اچھی طرح) غسل کرے، اس کے بعد (نماز کے لیے) چلے تو گویا اس نے ایک اونٹ کا صدقہ کیا اور جو دوسری گھڑی میں چلے تو گویا اس نے ایک گائے صدقہ کی اور جو تیسری گھڑی میں چلے تو گویا اس نے ایک سینگوں والا مینڈھا صدقہ کیا اور جو چوتھی گھڑی میں چلے تو گویا اس نے ایک مرغی صدقہ میں دی اور جو پانچویں گھڑی میں چلے تو اس نے گویا ایک انڈا صدقہ میں دیا پس جس وقت امام (خطبہ دینے) نکل آتا ہے تو فرشتے خطبہ سننے کے لیے اندر آجاتے ہیں (اور ثواب کا سلسلہ موقوف ہو جاتا ہے)۔"

بَابُ الدُّهْنِ لِلْجُمُعَةِ

جمعہ کی نماز کے لیے تیل لگا (کر جانا) مسنون ہے

(٤٩٥) عَنْ سَلْمَانَ الْفَارِسِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَغْتَسِلُ رَجُلٌ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَتَطَهَّرُ مَا اسْتَطَاعَ مِنْ طُهْرٍ وَ يَدَّهِنُ مِنْ دُهْنِهِ أَوْ يَمَسُّ مِنْ طِيبِ بَيْتِهِ ثُمَّ يَخْرُجُ فَلاَ يُفَرِّقُ بَيْنَ اثْنَيْنِ ثُمَّ يُصَلِّي مَا كُتِبَ لَهُ ثُمَّ يُنْصِتُ إِذَا تَكَلَّمَ الإِمَامُ إِلاَّ غُفِرَ لَهُ مَا بَيْنَهُ وَ بَيْنَ الْجُمُعَةِ الأُخْرَى *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "جو شخص جمعہ کے دن غسل کرے اور جس قدر ممکن ہو طہارت کرے پھر (بالوں کو) تیل لگائے یا اپنے گھر کی خوشبو استعمال کرے پھر اس کے بعد (جمعہ کی نماز کے لیے) نکلے اور دو آدمیوں کے درمیان (جو مسجد کے اندر بیٹھے ہوئے ہوں) تفریق نہ کرے پھر جس قدر اس کی قسمت میں ہو نماز پڑھے اس کے بعد جس وقت امام خطبہ دینے لگے تو چپ رہے تو اس کے وہ گناہ جو اس جمعہ اور گزشتہ جمعہ کے درمیان (ہو گئے) ہیں، معاف کر دیے جائیں گے۔"

(٤٩٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ : ذَكَرُوا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ اغْتَسِلُوا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَاغْسِلُوا رُءُوسَكُمْ وَ إِنْ لَمْ تَكُونُوا جُنُبًا وَ أَصِيبُوا مِنَ الطِّيبِ قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَمَّا الْغُسْلُ فَنَعَمْ وَ أَمَّا الطِّيبُ فَلَا أَدْرِي*

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ لوگ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا ہے: "جمعہ کے دن غسل کرو اور اپنے سروں کو اچھی طرح دھو ڈالو، اگرچہ تم جنبی نہ ہو اور خوشبو کا استعمال کرو۔" ابن عباس رضی اللہ عنہما بولے کہ غسل تو ہاں (میں بھی جانتا ہوں کہ اس کا آپ ﷺ نے حکم دیا ہے) لیکن خوشبو کو میں نہیں جانتا۔

بَابُ يَلْبَسُ أَحْسَنَ مَا يَجِدُ

(جمعہ کے دن) عمدہ سے عمدہ لباس جو میسر ہو پہنے

(٤٩٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ وَجَدَ حُلَّةَ سِيَرَاءَ عِنْدَ بَابِ الْمَسْجِدِ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ لَوِ اشْتَرَيْتَ هٰذِهِ فَلَبِسْتَهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَلِلْوَفْدِ إِذَا قَدِمُوا عَلَيْكَ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّمَا يَلْبَسُ هٰذِهِ مَنْ لَا خَلَاقَ لَهُ فِي الْآخِرَةِ ثُمَّ جَاءَتْ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ مِنْهَا حُلَلٌ فَأَعْطَى عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ مِنْهَا حُلَّةً فَقَالَ عُمَرُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَسَوْتَنِيهَا وَ قَدْ قُلْتَ فِي حُلَّةِ عُطَارِدٍ مَا قُلْتَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنِّي لَمْ أَكْسُكَهَا لِتَلْبَسَهَا فَكَسَاهَا عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخًا لَهُ بِمَكَّةَ مُشْرِكًا *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے ایک مسجد کے پاس دروازے کے پاس ایک ریشمی جوڑا فروخت ہوتے دیکھا تو انھوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کاش آپ اس کو مول لے لیتے اور اس کو جمعہ کے دن اور قاصدوں کے سامنے جب وہ آپ ﷺ کے پاس آتے ہیں، پہن لیا کریں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اسے تو وہی شخص پہنے گا جس کا آخرت میں کچھ حصہ نہ ہو۔" اس کے بعد (کہیں سے) اسی قسم کے کئی ریشمی جوڑے رسول اللہ ﷺ کے پاس آگئے تو آپ ﷺ نے عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کو اس میں سے ایک حلہ (ریشمی جوڑا) دے دیا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے عرض کی یارسول اللہ! آپ نے مجھے یہ دیدیا حالانکہ آپ حلۂ عطارد کے بارے میں کچھ ارشاد فرما چکے ہیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے آپ کو اس لیے نہیں دیا کہ تم خود اس کو پہنو۔" پس عمر رضی اللہ عنہ نے وہ حلہ اپنے ایک مشرک بھائی کو جو مکہ میں تھا پہنا دیا۔

بَابُ السِّوَاكِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن مسواک کرنا (مسنون ہے)

(٤٩٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَوْلَا أَنْ أَشُقَّ عَلَى أُمَّتِي أَوْ عَلَى النَّاسِ لَأَمَرْتُهُمْ بِالسِّوَاكِ مَعَ كُلِّ صَلَاةٍ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مجھے اپنی امت کے لوگوں کی تکلیف و مشقت کا خیال نہ ہوتا تو بے شک انھیں ہر نماز کے وقت مسواک کا حکم دیتا۔"

(٤٩٩) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَكْثَرْتُ عَلَيْكُمْ فِي السِّوَاكِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ ہم لوگوں سے) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے تمہیں مسواک (کی فضیلتوں) کے بارے میں بہت کچھ سکھایا ہے۔"

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن فجر کی نماز میں کیا پڑھا جائے؟

(٥٠٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ فِي الْجُمُعَةِ فِي صَلَاةِ الْفَجْرِ ﴿ الٓمٓ تَنْزِيلُ السَّجْدَةَ ﴾ وَ ﴿ هَلْ أَتَى عَلَى الْإِنْسَانِ حِينٌ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مِّنَ الدَّهْرِ ﴾ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن فجر (کی نماز) میں الٓمٓ السجدۃ (سورۂ سجدہ) اور هَلْ اَتٰى عَلَى الْاِنْسَانِ حِيْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ (سورۂ الدھر) پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الْجُمُعَةِ فِي الْقُرَى وَالْمُدُنِ

جمعہ گاؤں اور شہروں، دونوں میں جائز ہے

(۵۰۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ كُلُّكُمْ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ الإِمَامُ رَاعٍ وَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي أَهْلِهِ وَ هُوَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَالْمَرْأَةُ رَاعِيَةٌ فِي بَيْتِ زَوْجِهَا وَ مَسْئُولَةٌ عَنْ رَعِيَّتِهَا وَالْخَادِمُ رَاعٍ فِي مَالِ سَيِّدِهِ وَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ قَالَ وَ حَسِبْتُ أَنْ قَدْ قَالَ وَالرَّجُلُ رَاعٍ فِي مَالِ أَبِيهِ وَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ وَ كُلُّكُمْ رَاعٍ وَ مَسْئُولٌ عَنْ رَعِيَّتِهِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "تم سب لوگ مسئول (یعنی حاکم و ذمہ دار) ہو اور تم سب لوگوں سے تمہاری رعیت کے بارے میں باز پرس ہو گی۔ امام (بھی) مسئول ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت باز پرس ہو گی اور مرد اپنے گھر میں مسئول ہے اور اس سے اس کی رعیت کی باز پرس ہو گی اور عورت اپنے شوہر کے گھر میں مسئولہ ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت باز پرس ہو گی اور خادم اپنے آقا کے مال میں مسئول ہے اور اس سے اس کی اور رعیت کی بابت باز پرس ہو گی۔" (راوی ابن شہاب) کہتے ہیں مجھے خیال ہے کہ انھوں نے یہ بھی کہا: "آدمی اپنے باپ کے مال میں مسئول ہے اور اس سے اس کی رعیت کی بابت باز پرس ہو گی اور تم سب کے سب مسئول (یعنی حاکم) ہو اور تم سب سے تمہاری رعیت کی بابت باز پرس ہو گی۔"

(فائدہ) امام بخاری رحمہ اللہ اس سے پہلی روایت میں بحرین کی بستی جوانی کا ذکر کر چکے ہیں جس میں نبی ﷺ کی مسجد کے بعد سب سے پہلے خطبہ جمعہ ہوا۔ اور یہ روایت بھی امام زہری نے رزیق ابن حکیم کے اس سوال کے جواب میں بیان کی کہ کیا میں اپنے حبشی غلاموں کو جو میری زمینوں پر کھیتی باڑی کرتے ہیں، جمعہ پڑھاؤں تو انہوں نے کہا کہ ہاں پڑھاؤ اور پھر یہ حدیث بیان کی۔"

(محمود الحسن اسد)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ هَلْ يَجِبُ غُسْلُ الْجُمُعَةِ عَلَى مَنْ لاَ تَجِبُ عَلَيْهِ

جسے جمعہ کے لیے آنا ضروری نہیں کیا اس پر غسل جمعہ واجب ہے؟

(۵۰۲) حَدِيْثُ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ: نَحْنُ الآخِرُوْنَ السَّابِقُوْنَ تَقَدَّمَ قَرِيْبًا وَ زَادَ هُنَا فِي آخِرِهِ: ثُمَّ قَالَ حَقٌّ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ أَنْ يَغْتَسِلَ فِي كُلِّ سَبْعَةِ أَيَّامٍ يَوْمًا يَغْسِلُ فِيهِ رَأْسَهُ وَ جَسَدَهُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی یہ روایت کہ جس میں یہ ذکر تھا کہ "ہم باعتبار ترتیب امم، سب امتوں کے بعد آئے ہیں لیکن قیامت کے دن حساب وکتاب اور جنت میں جانے کے حساب سے سب سے آگے ہوں گے۔" گزر چکی ہے۔ (دیکھیے حدیث ۴۹۲) اس روایت کے آخر میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر ضروری ہے کہ ہر ہفتہ میں ایک دن غسل کرے، اس دن اپنا سر اور اپنا بدن اچھی طرح صاف کرے۔"

بَابُ مِنْ أَيْنَ تُؤْتَى الْجُمُعَةُ وَ عَلَى مَنْ تَجِبُ

کتنی دور سے جمعہ کے لیے آنا چاہیے اور یہ کن کن پر واجب ہے

(۵۰۳) عَنْ عَائِشَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كَانَ النَّاسُ يَنْتَابُوْنَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ مِنْ مَنَازِلِهِمْ وَالْعَوَالِي فَيَأْتُوْنَ فِي الْغُبَارِ يُصِيبُهُمُ الْغُبَارُ وَالْعَرَقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُمُ الْعَرَقُ فَأَتَى رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ إِنْسَانٌ مِنْهُمْ وَ هُوَ عِنْدِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ أَنَّكُمْ تَطَهَّرْتُمْ لِيَوْمِكُمْ هٰذَا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ کی زوجہ محترمہ کہتی ہیں کہ لوگ اپنے گھروں سے اور مدینہ کی نواحی بستیوں سے نماز جمعہ میں باری باری آیا کرتے تھے۔ گرد و غبار کی وجہ سے ان (کے جسم) پر غبار اور پسینہ بہت آتا تھا پھر ان کے بدن سے بھی پسینہ نکلتا تھا تو بدبو ہوا کرتی تھی پس ایک آدمی ان میں سے رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور آپ ﷺ (اس وقت) میرے ہاں تھے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "کاش تم لوگ اس دن (گرد و غبار اور بدبو سے) صاف رہا کرتے۔"

(۵۰۴) وَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّاسُ مَهَنَةَ أَنْفُسِهِمْ وَ كَانُوا إِذَا رَاحُوا إِلَى الْجُمُعَةِ رَاحُوا فِي هَيْئَتِهِمْ فَقِيلَ لَهُمْ لَوِ اغْتَسَلْتُمْ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ہی روایت ہے کہ لوگ اپنے کام کاج خود کیا کرتے تھے اور جب جمعہ کے لیے جاتے تو اپنی اسی حالت میں چلے جاتے تو ان سے کہا گیا: "کاش تم غسل کر لیا کرو۔"

(۵۰۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي الْجُمُعَةَ حِينَ تَمِيلُ الشَّمْسُ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کی نماز آفتاب کے ڈھلنے پر پڑھتے تھے۔

بَابُ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن گرمی زیادہ ہو تو کیا کیا جائے؟

(۵۰۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا اشْتَدَّ الْبَرْدُ بَكَّرَ بِالصَّلَاةِ وَ إِذَا اشْتَدَّ الْحَرُّ أَبْرَدَ بِالصَّلَاةِ يَعْنِي الْجُمُعَةَ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب خوب سردی ہوتی تھی تو نبی ﷺ نماز جلدی پڑھتے تھے اور جب گرمی زیادہ ہوتی تھی تو نماز کو ٹھنڈا کر کے (ٹھنڈے وقت) پڑھتے تھے یعنی جمعہ کی نماز۔

بَابُ الْمَشْيِ إِلَى الْجُمُعَةِ

جمعہ کے لیے (پیدل) چلنے کا بیان

(۵۰۷) عَنْ أَبِي عَبْسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ وَ هُوَ ذَاهِبٌ إِلَى الْجُمُعَةِ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنِ اغْبَرَّتْ قَدَمَاهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ حَرَّمَهُ اللّٰهُ عَلَى النَّارِ *

سیدنا ابو عبس رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں اور وہ اس وقت نماز جمعہ کے لیے جا رہے تھے کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے: "جس کے دونوں پاؤں اللہ کی راہ میں غبار آلود ہو جائیں تو اس کو اللہ نے (دوزخ کی) آگ پر حرام کر دیا ہے (یعنی دوزخ کی آگ اس کو نہیں چھو سکتی)۔"

بَابُ لَا يُقِيمُ الرَّجُلُ أَخَاهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَ يَقْعُدُ فِي مَكَانِهِ

کوئی مسلمان جمعہ کے دن اپنے بھائی کو اٹھا کر اس کی جگہ پر نہ بیٹھے

(۵۰۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُقِيمَ الرَّجُلُ أَخَاهُ مِنْ مَقْعَدِهِ وَ يَجْلِسَ فِيهِ قِيلَ الْجُمُعَةَ قَالَ الْجُمُعَةَ وَ غَيْرَهَا *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے: "کوئی شخص اپنے بھائی کو اس کی جگہ سے اٹھا کر خود اس کی جگہ پر بیٹھ جائے۔" عرض کیا گیا کہ کیا صرف جمعہ میں؟ فرمایا: "جمعہ اور اس کے علاوہ اور موقع پر بھی۔"

بَابُ الْأَذَانِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن اذان کا بیان

(۵۰۹) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النِّدَاءُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَوَّلُهُ إِذَا جَلَسَ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَلَمَّا كَانَ عُثْمَانُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ كَثُرَ النَّاسُ زَادَ النِّدَاءَ الثَّالِثَ عَلَى الزَّوْرَاءِ *

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جمعہ کے دن اذان نبی ﷺ اور امیر المومنین ابو بکر صدیق اور عمر فاروق رضی اللہ عنہما کے دور میں اس وقت ہوتی تھی جب امام منبر پر بیٹھ جاتا پھر عثمان رضی اللہ عنہ (خلیفہ) ہوئے اور (مسلمان) لوگ زیادہ ہو گئے تو عثمان رضی اللہ عنہ نے زوراء پر تیسری اذان بڑھا دی۔ (امام بخاری رحمہ اللہ نے کہا کہ زوراء مدینہ کے بازار میں مقام کا نام ہے)۔

بَابُ الْمُؤَذِّنِ الْوَاحِدِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن ایک موذن کا ہونا بہتر ہے

(۵۱۰) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ : لَمْ يَكُنْ لِلنَّبِيِّ ﷺ مُؤَذِّنٌ غَيْرَ وَاحِدٍ وَ كَانَ التَّأْذِينُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ حِينَ يَجْلِسُ الإِمَامُ يَعْنِي عَلَى الْمِنْبَرِ *

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے عہد میں صرف ایک ہی موذن تھا اور وہ جمعہ کے دن کی اذان اسی وقت دیتا تھا جب امام بیٹھ جاتا تھا یعنی اپنے منبر پر (بیٹھ جاتا تھا)۔

بَابُ يُجِيبُ الإِمَامُ عَلَى الْمِنْبَرِ إِذَا سَمِعَ النِّدَاءَ

امام کو چاہیے کہ جب منبر پر اذان سنے تو جواب دے

(۵۱۱) عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ أَبِي سُفْيَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ جَلَسَ عَلَى الْمِنْبَرِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَلَمَّا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ قَالَ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ مُعَاوِيَةُ اللّٰهُ أَكْبَرُ اللّٰهُ أَكْبَرُ قَالَ أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَ أَنَا فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللّٰهِ فَقَالَ مُعَاوِيَةُ وَ أَنَا فَلَمَّا أَنْ قَضَى التَّأْذِينَ قَالَ يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَلَى هٰذَا الْمَجْلِسِ حِينَ أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ يَقُولُ مَا سَمِعْتُمْ مِنِّي مِنْ مَقَالَتِي *

سیدنا معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ منبر پر بیٹھے ہوئے تھے کہ موذن نے اذان کہی۔ تو جب اس نے کہا ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) معاویہ رضی اللہ عنہ نے بھی کہا ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ)) پھر موذن نے کہا ((اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ)) تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ((وَاَنَا)) موذن نے کہا ((اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدً رَّسُوْلُ اللّٰهِ)) تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا ((وَاَنَا)) پھر اذان ختم ہو چکی تو معاویہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ اے لوگو! میں نے رسول اللہ ﷺ سے اسی مقام (یعنی منبر) پر سنا کہ جب موذن نے اذان دی تو آپ ﷺ وہی فرماتے جاتے تھے جو تم نے میری گفتگو سنی۔

بَابُ الْخُطْبَةِ عَلَى الْمِنْبَرِ

خطبہ منبر پر (چڑھ کر دینا چاہیے)

(۵۱۲) حَدِيْثُ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي أَمْرِ الْمِنْبَرِ تَقَدَّمَ وَ ذِكْرُ صَلَاتِهِ عَلَيْهِ وَ رُجُوْعِهِ الْقَهْقَرِي وَ زَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ : فَلَمَّا فَرَغَ أَقْبَلَ عَلَى النَّاسِ فَقَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّمَا صَنَعْتُ هٰذَا لِتَأْتَمُّوا وَلِتَعَلَّمُوا صَلَاتِي *

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ کی حدیث منبر کے بارے میں پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث ۴۴۹) کہ رسول اللہ ﷺ نے اس (منبر) کے اوپر نماز پڑھی اور پھر الٹے پاؤں واپس اترے اس روایت میں اتنا زیادہ ہے کہ پھر جب فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کر کے فرمایا: "اے لوگو! میں نے یہ اسی لیے کیا تاکہ تم میری اقتداء کرو اور میرا (طریقہ) نماز سیکھ لو۔"

(۵۱۳) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ((اَللّٰهُ اَكْبَرُ اَللّٰهُ اَكْبَرُ))قَالَ كَانَ جِذْعٌ يَقُومُ إِلَيْهِ النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا وُضِعَ لَهُ الْمِنْبَرُ سَمِعْنَا لِلْجِذْعِ مِثْلَ أَصْوَاتِ الْعِشَارِ حَتّٰى نَزَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَوَضَعَ يَدَهُ عَلَيْهِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ کھجور کے تنے کا ایک ستون تھا جس پر (ٹیک لگا کر) نبی ﷺ کھڑے ہوتے تھے پھر جب آپ ﷺ کے لیے منبر رکھ دیا گیا تو ہم نے ستون سے دس ماہ حاملہ اونٹنی جیسی رونے کی آواز سنی، یہاں تک کہ نبی ﷺ منبر سے اترے اور اپنا ہاتھ اس ستون پر رکھا۔ (تب وہ آواز ختم ہو گئی)۔

بَابُ الْخُطْبَةِ قَائِمًا

خطبہ کھڑے ہو کر پڑھنا (چاہیے)

(٥١٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ قَائِمًا ثُمَّ يَقْعُدُ ثُمَّ يَقُومُ كَمَا تَفْعَلُونَ الآنَ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ پڑھتے تھے، اس کے بعد بیٹھ جاتے تھے، پھر کھڑے ہو جاتے تھے جیسا کہ تم اب کرتے ہو۔

بَاب مَنْ قَالَ فِي الْخُطْبَةِ بَعْدَ الثَّنَاءِ أَمَّا بَعْدُ !

جو شخص خطبے میں بعد ثنا کے امابعد کہے (تو وہ سنت کے موافق کرتا ہے)

(٥١٥) عَنْ عَمْرِو بْنِ تَغْلِبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أُتِيَ بِمَالٍ أَوْ سَبْيٍ فَقَسَمَهُ فَأَعْطَى رِجَالاً وَ تَرَكَ رِجَالاً فَبَلَغَهُ أَنَّ الَّذِينَ تَرَكَ عَتَبُوا فَحَمِدَ اللّٰهَ ثُمَّ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ ! فَوَاللّٰهِ إِنِّي لَأُعْطِي الرَّجُلَ وَ أَدَعُ الرَّجُلَ وَالَّذِي أَدَعُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنَ الَّذِي أُعْطِي وَ لَكِنْ أُعْطِي أَقْوَامًا لِمَا أَرَى فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْجَزَعِ وَالْهَلَعِ وَ أَكِلُ أَقْوَامًا إِلَى مَا جَعَلَ اللّٰهُ فِي قُلُوبِهِمْ مِنَ الْغِنَى وَالْخَيْرِ فِيهِمْ عَمْرُو بْنُ تَغْلِبَ فَوَاللّٰهِ مَا أُحِبُّ أَنَّ لِي بِكَلِمَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ حُمْرَ النَّعَمِ *

سیدنا عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کچھ مال یا کوئی چیز لائی گئی تو آپ ﷺ نے اس کو تقسیم کر دیا۔ کچھ لوگوں کو دیا اور کچھ لوگوں کو نہیں دیا، پھر آپ ﷺ کو یہ خبر ملی کہ جن کو آپ ﷺ نے نہیں دیا وہ ناخوش ہو گئے ہیں تو آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کی پھر فرمایا: "اما بعد! اللہ کی قسم میں کسی کو دیتا ہوں اور کسی کو چھوڑ دیتا ہوں حالانکہ جس کو چھوڑ دیتا ہوں وہ میرے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نزدیک اس سے کہ جس کو دیتا ہوں زیادہ پسند ہوتا ہے لیکن میں کچھ لوگوں کو اس لیے دیتا ہوں کہ ان کے دلوں میں بے چینی اور گھبراہٹ دیکھتا ہوں۔ (اور جنہیں میں نہیں دیتا ہوں) ان لوگوں کو میں اس سیر چشمی اور بھلائی کے حوالے کر دیتا ہوں جو اللہ نے ان کے دلوں میں پیدا کی ہے، انھیں لوگوں میں عمرو بن تغلب (رضی اللہ عنہ) بھی ہیں۔" (عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں) اللہ کی قسم! میں نہیں چاہتا کہ رسول اللہ ﷺ کے اس کلمہ کے عوض مجھے سرخ اونٹ بھی ملیں۔

(٥١٦) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَامَ عَشِيَّةً بَعْدَ الصَّلَاةِ فَتَشَهَّدَ وَ أَثْنَى عَلَى اللّٰهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ *

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات کو نماز کے بعد کھڑے ہو گئے اور تشہد پڑھا اور اللہ کی حمد بیان کی جیسا کہ اس کے لائق ہے پھر فرمایا "امابعد!۔"

(٥١٧) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ الْمِنْبَرَ وَ كَانَ آخِرَ مَجْلِسٍ جَلَسَهُ مُتَعَطِّفًا مِلْحَفَةً عَلَى مَنْكِبَيْهِ قَدْ عَصَبَ رَأْسَهُ بِعِصَابَةٍ دَسِمَةٍ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ إِلَيَّ فَثَابُوا إِلَيْهِ ثُمَّ قَالَ أَمَّا بَعْدُ فَإِنَّ هَذَا الْحَيَّ مِنَ الْأَنْصَارِ يَقِلُّونَ وَ يَكْثُرُ النَّاسُ فَمَنْ وَلِيَ شَيْئًا مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَاسْتَطَاعَ أَنْ يَضُرَّ فِيهِ أَحَدًا أَوْ يَنْفَعَ فِيهِ أَحَدًا فَلْيَقْبَلْ مِنْ مُحْسِنِهِمْ وَ يَتَجَاوَزْ عَنْ مُسِيئِهِمْ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (ایک روز) نبی ﷺ منبر پر چڑھے اور وہ آخری مجلس تھی جس میں رسول اللہ ﷺ بیٹھے۔ آپ ﷺ ایک بڑی چادر اپنے شانوں پر ڈالے ہوئے تھے اور آپ ﷺ نے اپنا سر مبارک میلے رنگ کی ایک پٹی سے باندھ لیا تھا، پس آپ ﷺ نے فرمایا: "اے لوگو! میرے قریب آ جاؤ۔" چنانچہ لوگ آپ ﷺ کے پاس جمع ہو گئے۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا: "امابعد! پس یہ قبیلہ انصار کم ہوتے جائیں گے اور دوسرے لوگ بڑھتے جائیں گے لہٰذا جو شخص امت میں سے کسی چیز کا مالک ہو اور وہ اختیار رکھتا ہو کہ اس کے ذریعے کسی کو ضرر یا کسی کو فائدہ پہنچ سکتا ہو تو اس کو چاہیے کہ ان (یعنی انصار) میں سے نیکو کار کی (نیکی) کو قبول کرے اور ان میں خطاکار (کی خطا) سے تجاوز کرے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ إِذَا رَأَى الإِمَامُ رَجُلاً جَاءَ وَ هُوَ يَخْطُبُ أَمَرَهُ أَنْ يُصَلِّيَ رَكْعَتَيْنِ

جب امام دورانِ خطبہ کسی شخص کو آتا دیکھے تو اسے حکم دے کہ دو رکعت نماز پڑھ لے

(٥١٨) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ وَالنَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ النَّاسَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ أَصَلَّيْتَ يَا فُلاَنُ قَالَ لاَ قَالَ قُمْ فَارْكَعْ رَكْعَتَيْنِ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک شخص (مسجد میں) آیا (اور بیٹھ گیا) اس وقت نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے تو نبی ﷺ نے اس سے دریافت فرمایا: "کیا تو دو رکعت (تحیۃ المسجد) پڑھ چکا ہے؟" اس نے عرض کی کہ نہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اٹھ اور دو رکعت نماز پڑھ لے۔"

بَابُ الإِسْتِسْقَاءِ فِي الْخُطْبَةِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن خطبہ میں بارش کے لیے دعا مانگنا

(٥١٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَصَابَتِ النَّاسَ سَنَةٌ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ يَخْطُبُ فِي يَوْمِ جُمُعَةٍ قَامَ أَعْرَابِيٌّ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَ الْمَالُ وَ جَاعَ الْعِيَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ وَ مَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَوَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا وَضَعَهَا حَتَّى ثَارَ السَّحَابُ أَمْثَالَ الْجِبَالِ ثُمَّ لَمْ يَنْزِلْ عَنْ مِنْبَرِهِ حَتَّى رَأَيْتُ الْمَطَرَ يَتَحَادَرُ عَلَى لِحْيَتِهِ ﷺ فَمُطِرْنَا يَوْمَنَا ذٰلِكَ وَ مِنَ الْغَدِ وَ بَعْدَ الْغَدِ وَالَّذِي يَلِيهِ حَتَّى الْجُمُعَةِ الأُخْرَى وَ قَامَ ذٰلِكَ الأَعْرَابِيُّ أَوْ قَالَ غَيْرُهُ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ تَهَدَّمَ الْبِنَاءُ وَ غَرِقَ الْمَالُ فَادْعُ اللّٰهَ لَنَا فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لاَ عَلَيْنَا فَمَا يُشِيرُ بِيَدِهِ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ السَّحَابِ إِلاَّ انْفَرَجَتْ وَ صَارَتِ الْمَدِينَةُ مِثْلَ الْجَوْبَةِ وَ سَالَ الْوَادِي قَنَاةُ شَهْرًا وَلَمْ يَجِئْ أَحَدٌ مِنْ نَاحِيَةٍ إِلاَّ حَدَّثَ بِالْجَوْدِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کے عہد میں لوگوں پر قحط سالی پڑی تو جمعہ کے دن اس حالت میں کہ نبی ﷺ خطبہ دے رہے تھے، ایک اعرابی کھڑا ہو گیا اور اس نے کہا کہ یا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رسول اللہ! مال تلف ہو گیا اور بچے بھوکے ہیں تو آپ ہمارے لیے (بارش کی) دعا کیجیے۔ پس آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور ہم (اس وقت) آسمان میں ایک ٹکڑا بھی بادل کا نہ دیکھتے تھے مگر قسم اس ذات (پاک) کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ آپ ﷺ اپنے ہاتھوں کو سمیٹنے بھی نہ پائے کہ بادل پہاڑوں کی طرح چھا گیا، پھر آپ ﷺ اپنے منبر پر سے اترے نہیں یہاں تک کہ میں نے بارش کو آپ ﷺ کی ڈاڑھی مبارک پر ٹپکتے ہوئے دیکھا۔ پھر اس دن ہم پر بارش ہوئی اور دوسرے دن اور تیسرے دن اور چوتھے دن (اسی طرح) دوسرے جمعہ تک بارش برستی رہی تو وہی اعرابی یا (انس رضی اللہ عنہ نے) کہا کہ (کوئی) دوسرا (آدمی جمعہ کے وقت) پھر کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (بارش کی کثرت سے) مکان گر گئے اور مال ڈوب گیا پس آپ اللہ تعالیٰ سے ہمارے لیے دعا فرمایے تو آپ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا: "اے اللہ! ہمارے آس پاس مینہ برسا اور ہم پر نہ برسا" پھر آپ ﷺ بادل کے جس ٹکڑے کی طرف اشارہ کرتے تھے وہ ہٹ جاتا تھا اور پورا مدینہ (بادل سے صاف ہو کر) مثل حوض کے ہو گیا اور وادیٔ قناۃ کا نالہ ایک مہینے تک بہتا رہا اور جو شخص کسی طرف سے آتا تھا وہ بارش کی کیفیت بیان کرتا تھا۔

بَابُ الإِنْصَاتِ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ

جمعہ کے دن اس حالت میں کہ امام خطبہ دے رہا ہو تو چپ رہنا (چاہیے)

(۵۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِذَا قُلْتَ لِصَاحِبِكَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ أَنْصِتْ وَالإِمَامُ يَخْطُبُ فَقَدْ لَغَوْتَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے: "اگر جمعہ کے دن جب امام خطبہ دے رہا ہو اور تو اپنے پاس والے سے یہ کہے کہ چپ رہ تو بے شک تو نے لغو حرکت کی۔"

بَابُ السَّاعَةِ الَّتِي فِي يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے روز جس ساعت دعا مقبول ہوتی ہے (وہ کتنی دیر رہتی ہے)

(۵۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ ذَكَرَ يَوْمَ الْجُمُعَةِ فَقَالَ فِيهِ سَاعَةٌ لاَ يُوَافِقُهَا عَبْدٌ مُسْلِمٌ وَ هُوَ قَائِمٌ يُصَلِّي يَسْأَلُ اللَّهَ تَعَالَى شَيْئًا إِلاَّ أَعْطَاهُ إِيَّاهُ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ يُقَلِّلُهَا *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن کا ذکر کیا تو فرمایا: "اس میں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ایک ساعت ایسی ہے کہ اس کو جو مسلمان بندہ پالے اور وہ کھڑا ہوا نماز پڑھ رہا ہو اور اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگے تو اللہ تعالیٰ اس کو وہ چیز ضرور دے دے گا۔" اور آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اس ساعت کی کمی بیان کرنے کے لیے اشارہ فرمایا۔

بَابُ إِذَا نَفَرَ النَّاسُ عَنِ الإِمَامِ فِي صَلاَةِ الْجُمُعَةِ

اگر نماز جمعہ میں لوگ امام سے (علیحدہ ہو کر) بھاگ جائیں تو.....

(۵۲۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ نُصَلِّي مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ أَقْبَلَتْ عِيرٌ تَحْمِلُ طَعَامًا فَالْتَفَتُوا إِلَيْهَا حَتّٰى مَا بَقِيَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ إِلاَّ اثْنَا عَشَرَ رَجُلاً فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الآيَةُ ﴿وَ إِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَ تَرَكُوكَ قَائِمًا﴾

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ نماز پڑھ رہے تھے، اتنے میں ایک قافلہ (شام کی طرف سے) آیا جو غلہ لادے ہوئے تھا تو لوگ اس قافلے طرف متوجہ ہو گئے یہاں تک کہ نبی ﷺ کے پاس صرف بارہ آدمی رہ گئے۔ اس پر یہ آیت نازل ہوئی:

"اور جب ان لوگوں نے کسی تجارت یا کھیل کو دیکھا تو اس کی طرف چل دیے اور (اے نبی!) تمہیں خطبہ میں کھڑے چھوڑ دیا۔" (الجمعہ: ۱۱)

بَابُ الصَّلاَةِ بَعْدَ الْجُمُعَةِ وَ قَبْلَهَا

نماز جمعہ کے بعد اور اس سے پہلے نفلی نماز پڑھنا

(۵۲۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي قَبْلَ الظُّهْرِ رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَهَا رَكْعَتَيْنِ وَ بَعْدَ الْمَغْرِبِ رَكْعَتَيْنِ فِي بَيْتِهِ وَ بَعْدَ الْعِشَاءِ رَكْعَتَيْنِ وَ كَانَ لاَ يُصَلِّي بَعْدَ الْجُمُعَةِ حَتّٰى يَنْصَرِفَ فَيُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ظہر سے پہلے دو رکعات اور ظہر کے بعد دو رکعات اور مغرب کے بعد دو رکعات اپنے گھر میں پڑھتے اور عشاء کے بعد (بھی) دو رکعات پڑھتے اور جمعہ کے بعد نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ (اپنے گھر) لوٹ آتے، اس کے بعد دو رکعات پڑھتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف کا بیان

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ

نماز خوف (کا بیان)

(٥٢٤) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قِبَلَ نَجْدٍ فَوَازَيْنَا الْعَدُوَّ فَصَافَفْنَا لَهُمْ فَقَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي لَنَا فَقَامَتْ طَائِفَةٌ مَعَهُ تُصَلِّي وَ أَقْبَلَتْ طَائِفَةٌ عَلَى الْعَدُوِّ وَ رَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِمَنْ مَعَهُ وَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ انْصَرَفُوا مَكَانَ الطَّائِفَةِ الَّتِي لَمْ تُصَلِّ فَجَاءُوا فَرَكَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِهِمْ رَكْعَةً وَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ ثُمَّ سَلَّمَ فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنْهُمْ فَرَكَعَ لِنَفْسِهِ رَكْعَةً وَ سَجَدَ سَجْدَتَيْنِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ نجد کی طرف جہاد کیا تو ہم دشمن کے مقابل جا پڑے پس ہم نے ان لوگوں کے لیے صف بندی کی پھر رسول اللہ ﷺ، ہمیں نماز پڑھانے لگے تو ایک گروہ (ہم میں سے) آپ ﷺ کے ساتھ کھڑا ہوا اور دوسرا دشمن کے سامنے رہا پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ساتھ والوں کے ہمراہ ایک رکوع کیا اور دو سجدے کیے۔ اس کے بعد وہ لوگ (جو آپ ﷺ کے ساتھ نماز میں شریک تھے)، اس گروہ کی جگہ پر چلے گئے جس نے نماز نہ پڑھی تھی۔ اب دوسرا گروہ آیا تو رسول اللہ ﷺ نے ایک رکعت ان کے ساتھ پڑھی اور دو سجدے کیے، اس کے بعد سلام پھیر دیا پھر ان میں سے ہر شخص نے اکیلے ایک ایک رکوع اور دو دو سجدے ادا کیے۔

بَابُ صَلَاةِ الْخَوْفِ رِجَالاً وَ رُكْبَانًا

نماز خوف پیادہ اور سوار (دونوں حالتوں میں پڑھی جا سکتی ہے)

(٥٢٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ : قَالَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ وَ إِنْ كَانُوا أَكْثَرَ مِنْ ذٰلِكَ فَلْيُصَلُّوا قِيَامًا وَ رُكْبَانًا *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ دوسری روایت میں (رسول اللہ ﷺ کا فرمان نقل) فرماتے ہیں کہ اگر دشمن، ان (مسلمان سپاہیوں) سے زیادہ ہوں تو (یہ مسلمان سپاہی) پیادہ اور سوار (جس طرح ممکن ہو نماز) پڑھ لیں۔

فائدہ: ثابت ہوا کہ مسلمان فوج کے وہ شیر دل سپاہی جو کسی غیر مسلم ملک میں جاسوسی کے لیے جاتے ہیں، وہ وہاں، اوپر دی گئی حدیث کے تحت، جیسے بھی ممکن ہو نماز قائم کریں کیونکہ نماز ہر حال میں فرض ہے۔

بَابُ صَلَاةِ الطَّالِبِ وَالْمَطْلُوبِ رَاكِبًا

اگر دشمن کا پیچھے کر رہے ہوں یا دشمن پیچھا کر رہا ہو تو نماز سواری پر اور اشارے سے پڑھنا

(٥٢٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَنَا لَمَّا رَجَعَ مِنَ الْأَحْزَابِ لَا يُصَلِّيَنَّ أَحَدٌ الْعَصْرَ إِلَّا فِي بَنِي قُرَيْظَةَ فَأَدْرَكَ بَعْضَهُمُ الْعَصْرُ فِي الطَّرِيقِ فَقَالَ بَعْضُهُمْ لَا نُصَلِّي حَتَّى نَأْتِيَهَا وَ قَالَ بَعْضُهُمْ بَلْ نُصَلِّي لَمْ يُرَدْ مِنَّا ذَلِكَ فَذُكِرَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُعَنِّفْ وَاحِدًا مِنْهُمْ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب غزوۂ احزاب سے واپس ہوئے تو ہم سے فرمایا: "کوئی شخص عصر کی نماز نہ پڑھے مگر بنی قریظہ میں پہنچ کر۔" تو بعض لوگوں کو عصر کا وقت راستہ ہی میں ہو گیا اس لیے بعض لوگوں نے کہا کہ ہم تو نماز پڑھ لیتے ہیں کیونکہ نبی ﷺ کے منع کرنے کا یہ مطلب نہ تھا کہ نماز عصر کا وقت نکل جائے چنانچہ انھوں نے نماز پڑھ لی۔ پھر یہ بات نبی ﷺ سے بیان کی گئی تو آپ ﷺ نے کسی پر خفگی نہیں فرمائی۔

فائدہ: بعض صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے کسی جگہ پڑاؤ کیے بغیر سواری پر ہی نماز ادا کر لی تھی تاکہ قضا نہ ہو۔ اس پر مؤاخذہ نہ ہوا تھا۔ (محمود الحسن اسد)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْعِيْدَيْنِ

عیدین کا بیان

بَابُ الْحِرَابِ وَالدَّرَقِ يَوْمَ الْعِيدِ

عید کے دن ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیلنا

(۵۲۷) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ عِنْدِي جَارِيَتَانِ تُغَنِّيَانِ بِغِنَاءِ بُعَاثَ فَاضْطَجَعَ عَلَى الْفِرَاشِ وَ حَوَّلَ وَجْهَهُ وَ دَخَلَ أَبُو بَكْرٍ فَانْتَهَرَنِي وَ قَالَ مِزْمَارَةُ الشَّيْطَانِ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ فَأَقْبَلَ عَلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَقَالَ دَعْهُمَا فَلَمَّا غَفَلَ غَمَزْتُهُمَا فَخَرَجَتَا وَ كَانَ يَوْمُ عِيدٍ يَلْعَبُ السُّودَانُ بِالدَّرَقِ وَالْحِرَابِ فَإِمَّا سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَإِمَّا قَالَ تَشْتَهِينَ تَنْظُرِينَ فَقُلْتُ نَعَمْ فَأَقَامَنِي وَرَاءَهُ خَدِّي عَلَى خَدِّهِ وَ هُوَ يَقُولُ دُونَكُمْ يَا بَنِي أَرْفِدَةَ حَتَّى إِذَا مَلِلْتُ قَالَ حَسْبُكِ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاذْهَبِي *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ تشریف لائے اور میرے پاس دو لڑکیاں تھیں جو بعاث کی لڑائی کا قصہ گا رہی تھیں پس رسول اللہ ﷺ لیٹ رہے اور آپ ﷺ نے اپنا منہ پھیر لیا۔ پھر ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ آئے اور انہوں نے مجھے ڈانٹا اور کہا کہ شیطانی آلات نبی ﷺ کے پاس؟ پس رسول اللہ ﷺ نے ان کی طرف دیکھا اور فرمایا: "انھیں چھوڑ دو۔" پھر جب ابو بکر رضی اللہ عنہ دوسرے کام میں لگ گئے تو میں نے ان دونوں لڑکیوں کو اشارہ کیا اور وہ چلی گئیں۔ یہ عید کا دن تھا اور حبشی لوگ ڈھالوں اور برچھیوں سے کھیل رہے تھے۔ یا تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے کہا یا خود رسول اللہ ﷺ نے مجھ سے فرمایا: "کیا تو یہ کھیل دیکھنا چاہتی ہے؟" میں نے عرض کی جی ہاں۔ تو آپ ﷺ نے مجھ کو اپنے پیچھے کھڑا کر لیا۔ میرا رخسار آپ ﷺ کے رخسار کے ساتھ مس کر رہا تھا۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "کھیلو کھیلو اے بنی ارفدہ۔" یہاں تک کہ جب میں اکتا گئی تو آپ نے فرمایا: "بس؟" میں نے کہا: جی ہاں، آپ نے فرمایا: "جایئے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الأَكْلِ يَوْمَ الْفِطْرِ قَبْلَ الْخُرُوجِ

عید الفطر کے دن (نماز کے لیے) نکلنے سے پہلے کچھ کھالینا چاہیے

(۵۲۸) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لاَ يَغْدُو يَوْمَ الْفِطْرِ حَتّٰى يَأْكُلَ تَمَرَاتٍ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ : وَ يَأْكُلُهُنَّ وِتْرًا *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الفطر کے روز دن نہ چڑھنے دیتے تھے یہاں تک کہ چند کھجوریں کھا لیتے (یعنی نماز عید سے پہلے)۔ ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ طاق کھجوریں کھاتے تھے۔

بَابُ الأَكْلِ يَوْمَ النَّحْرِ

عید قربان کے دن کھانا کھانا (کس وقت مسنون ہے)

(۵۲۹) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَخْطُبُ فَقَالَ إِنَّ أَوَّلَ مَا نَبْدَأُ مِنْ يَوْمِنَا هٰذَا أَنْ نُصَلِّيَ ثُمَّ نَرْجِعَ فَنَنْحَرَ فَمَنْ فَعَلَ فَقَدْ أَصَابَ سُنَّتَنَا *

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو خطبہ میں فرماتے ہوئے سنا: "ہم اپنے اس (عید کے) دن سب سے پہلے جو کام کریں گے وہ یہ ہے کہ نماز پڑھیں گے، اس کے بعد واپس آکر قربانی کریں گے۔ پس جو کوئی ایسا کرے گا وہ ہماری سنت (کی راہ) پر پہنچ جائے گا۔"

(۵۳۰) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَطَبَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ الأَضْحٰى بَعْدَ الصَّلاَةِ فَقَالَ مَنْ صَلّٰى صَلاَتَنَا وَ نَسَكَ نُسُكَنَا فَقَدْ أَصَابَ النُّسُكَ وَ مَنْ نَسَكَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَإِنَّهُ قَبْلَ الصَّلاَةِ وَ لاَ نُسُكَ لَهُ فَقَالَ أَبُو بُرْدَةَ بْنُ نِيَارٍ خَالُ الْبَرَاءِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنِّي نَسَكْتُ شَاتِي قَبْلَ الصَّلاَةِ وَ عَرَفْتُ أَنَّ الْيَوْمَ يَوْمُ أَكْلٍ وَ شُرْبٍ وَ أَحْبَبْتُ أَنْ تَكُونَ شَاتِي أَوَّلَ مَا يُذْبَحُ فِي بَيْتِي فَذَبَحْتُ شَاتِي وَ تَغَدَّيْتُ قَبْلَ أَنْ آتِيَ الصَّلاَةَ قَالَ شَاتُكَ شَاةُ لَحْمٍ قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَإِنَّ عِنْدَنَا عَنَاقًا لَنَا جَذَعَةً هِيَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ شَاتَيْنِ أَفَتَجْزِي عَنِّي قَالَ نَعَمْ وَ لَنْ تَجْزِيَ عَنْ أَحَدٍ بَعْدَكَ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے عید الاضحیٰ کے دن نماز کے بعد ہمارے سامنے خطبہ دیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے اور ہماری طرح قربانی کرے تو وہ یقیناً (ہمارے) طریقے پر پہنچ گیا اور جس نے نماز سے پہلے قربانی کی تو وہ (قربانی جو) نماز سے پہلے (اس نے کی فضول) ہے اور اس کی قربانی نہیں ہے۔" پس ابو بردہ بن نیار رضی اللہ عنہ، براء رضی اللہ عنہ کے ماموں نے کہا کہ یا رسول اللہ! میں نے اپنی بکری نماز سے پہلے قربان کی ہے اور میں نے یہ سمجھا کہ آج کا دن کھانے اور پینے کا دن ہے اور میں نے چاہا کہ میری بکری سب سے پہلی بکری ہو جو میرے گھر میں ذبح ہو پس میں نے اپنی بکری ذبح کر ڈالی اور قبل اس کے کہ نماز کے لیے آؤں کچھ ناشتہ بھی کر لیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری بکری گوشت کی بکری ہے (قربانی کی نہیں ہے)" تو انہوں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہمارے پاس ایک بکری کا بچہ ہے جو مجھے دو بکریوں سے زیادہ پیارا ہے تو کیا وہ مجھے کفایت کر جائے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں اور تمہارے بعد کسی کو کفایت نہ کرے گا۔"

بَابُ الْخُرُوجِ إِلَى الْمُصَلَّى بِغَيْرِ مِنْبَرٍ

عید گاہ کی طرف بغیر منبر کے جانا

(٥٣٦) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَخْرُجُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى إِلَى الْمُصَلَّى فَأَوَّلُ شَيْءٍ يَبْدَأُ بِهِ الصَّلاَةُ ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُومُ مُقَابِلَ النَّاسِ وَالنَّاسُ جُلُوسٌ عَلَى صُفُوفِهِمْ فَيَعِظُهُمْ وَ يُوصِيهِمْ وَ يَأْمُرُهُمْ فَإِنْ كَانَ يُرِيدُ أَنْ يَقْطَعَ بَعْثًا قَطَعَهُ أَوْ يَأْمُرَ بِشَيْءٍ أَمَرَ بِهِ ثُمَّ يَنْصَرِفُ قَالَ أَبُو سَعِيدٍ فَلَمْ يَزَلِ النَّاسُ عَلَى ذَلِكَ حَتَّى خَرَجْتُ مَعَ مَرْوَانَ وَ هُوَ أَمِيرُ الْمَدِينَةِ فِي أَضْحًى أَوْ فِطْرٍ فَلَمَّا أَتَيْنَا الْمُصَلَّى إِذَا مِنْبَرٌ بَنَاهُ كَثِيرُ بْنُ الصَّلْتِ فَإِذَا مَرْوَانُ يُرِيدُ أَنْ يَرْتَقِيَهُ قَبْلَ أَنْ يُصَلِّيَ فَجَبَذْتُ بِثَوْبِهِ فَجَبَذَنِي فَارْتَفَعَ فَخَطَبَ قَبْلَ الصَّلاَةِ فَقُلْتُ لَهُ غَيَّرْتُمْ وَاللَّهِ فَقَالَ أَبَا سَعِيدٍ قَدْ ذَهَبَ مَا تَعْلَمُ فَقُلْتُ مَا أَعْلَمُ وَاللَّهِ خَيْرٌ مِمَّا لاَ أَعْلَمُ فَقَالَ إِنَّ النَّاسَ لَمْ يَكُونُوا يَجْلِسُونَ لَنَا بَعْدَ الصَّلاَةِ فَجَعَلْتُهَا قَبْلَ الصَّلاَةِ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن عید گاہ تشریف لے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جاتے تھے تو سب سے پہلی چیز جس سے رسول اللہ ﷺ ابتدا فرماتے تھے نماز تھی۔ نماز مکمل ہو جانے کے بعد آپ ﷺ لوگوں کے مقابل کھڑے ہو جاتے اور لوگ اپنی صفوں میں بیٹھے رہتے پس آپ ﷺ انھیں پند و نصائح فرماتے اور احکام دیتے۔ بعد ازاں اگر آپ ﷺ چاہتے کہ کوئی لشکر روانہ کریں تو اس کو تیار کرتے یا دیگر کسی کام کا حکم کرنا چاہتے تو حکم فرماتے پھر آپ ﷺ واپس ہو جاتے۔ سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ آئندہ لوگ اسی (دستور) پر رہے یہاں تک کہ میں مروان کے ساتھ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں نکلا اور وہ اس وقت مدینہ کا حاکم تھا، پس جب ہم عید گاہ پہنچے تو ایک منبر وہاں رکھا ہوا تھا جس کو کثیر بن صلت نے تیار کیا تھا اور یکایک مروان کے یہ چاہتے ہی کہ نماز پڑھنے سے پہلے اس پر چڑھے میں نے اس کا کپڑا پکڑ لیا۔ اس نے مجھ سے چھڑا لیا اور چڑھ گیا۔ نماز سے پہلے خطبہ دیا اور میں نے اس سے کہا کہ اللہ کی قسم! تم لوگوں نے (سنت نبوی کو) بدل دیا۔ اس پر اس نے جواب دیا کہ اے ابو سعید! وہ بات جاتی رہی جو تم جانتے ہو۔ میں نے کہا کہ جو کچھ میں جانتا ہوں اللہ کی قسم! وہ اس سے بہتر ہے جو میں نہیں جانتا۔ تب اس نے کہا کہ لوگ ہمارے لیے نماز کے بعد بیٹھتے نہ تھے اس لیے میں نے خطبہ کو نماز سے پہلے کر دیا۔

بَابُ الْمَشْيِ وَالرُّكُوبِ إِلَى الْعِيدِ وَالصَّلَاةُ قَبْلَ الْخُطْبَةِ بِغَيْرِ أَذَانٍ وَ لَا إِقَامَةٍ

عید کے لیے پیدل یا سوار ہو کر جانا اور خطبہ سے پہلے بغیر اذان و اقامت نماز ادا کرنا

(۵۳۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ وَ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالَا لَمْ يَكُنْ يُؤَذَّنُ يَوْمَ الْفِطْرِ وَ لَا يَوْمَ الْأَضْحَى*

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ اور جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (رسول اللہ ﷺ کے عہد میں) عید الفطر اور عید الاضحیٰ کے دن نماز (عید) کی اذان نہ کہی جاتی تھی۔

(فائدہ) پیدل یا سوار جانے کی ممانعت نہ ہونے کی وجہ سے اس کے جواز کا پہلو نکلتا ہے۔ اور خطبہ سے پہلے نماز کا اثبات گزشتہ حدیث سے ہو چکا۔ (محمود الحسن اسد)

بَابُ الْخُطْبَةِ بَعْدَ الْعِيدِ

خطبہ، عید کی نماز کے بعد (دینا چاہیے)

(۵۳۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ شَهِدْتُ الْعِيدَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ فَكُلُّهُمْ كَانُوا يُصَلُّونَ قَبْلَ الْخُطْبَةِ ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عید کی نماز رسول اللہ ﷺ اور ابو بکر، عمر اور عثمان رضی اللہ عنہم کے ساتھ پڑھی۔ یہ سب لوگ خطبہ سے پہلے نماز پڑھتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ الْعَمَلِ فِي أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق میں عبادت کرنے کی فضیلت

(٥٣٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ مَا الْعَمَلُ فِي أَيَّامٍ أَفْضَلَ مِنْهَا فِي هٰذِهِ قَالُوا وَ لَا الْجِهَادُ قَالَ وَ لَا الْجِهَادُ إِلَّا رَجُلٌ خَرَجَ يُخَاطِرُ بِنَفْسِهِ وَ مَالِهِ فَلَمْ يَرْجِعْ بِشَيْءٍ ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اور کسی بھی دن میں عبادت کرنا ان دس دنوں میں عبادت کرنے سے افضل نہیں ہے۔" صحابہ نے عرض کی کہ جہاد بھی نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! جہاد بھی نہیں مگر وہ شخص جو جہاد میں اپنی جان اور مال پیش کرتا ہوا نکلا پھر کسی چیز کو لے کر نہ لوٹا۔"

بَابُ التَّكْبِيرِ أَيَّامَ مِنًى وَ إِذَا غَدَا إِلَى عَرَفَةَ

منیٰ میں قیام کے دوران اور عرفات میں تکبیر کہنا

(٥٣٥) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ التَّلْبِيَةِ كَيْفَ كُنْتُمْ تَصْنَعُونَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ يُلَبِّي الْمُلَبِّي لَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ وَ يُكَبِّرُ الْمُكَبِّرُ فَلَا يُنْكَرُ عَلَيْهِ ۞

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے تلبیہ کی بابت پوچھا گیا کہ تم نبی ﷺ کے ہمراہ کس طرح کیا کرتے تھے؟ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تلبیہ کہنے والا تلبیہ کہہ لیتا تھا اسے منع نہ کیا جاتا اور تکبیر کہنے والا تکبیر کہہ لیتا تھا تو اسے بھی منع نہ کیا جاتا تھا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ النَّحْرِ وَالذَّبْحِ يَوْمَ النَّحْرِ بِالْمُصَلّٰى

عید گاہ میں اونٹ کی یا اور کسی جانور کی قربانی کرنا

(٥٣٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَنْحَرُ أَوْ يَذْبَحُ بِالْمُصَلّٰى *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ اونٹ کی یا کسی اور جانور کی قربانی عید گاہ میں کیا کرتے تھے۔

بَابُ مَنْ خَالَفَ الطَّرِيقَ إِذَا رَجَعَ يَوْمَ الْعِيدِ

جس شخص نے عید کے دن جب واپس ہونے لگا تو راستہ بدل دیا

(٥٣٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا كَانَ يَوْمُ عِيدٍ خَالَفَ الطَّرِيقَ *

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ، ایک راستے سے عید گاہ جاتے اور واپسی پر راستہ بدل دیتے تھے۔

(٥٣٨) حَدِيْثُ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي أَمْرِ الْحَبَشَةِ تَقَدَّمَ وَ زَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ : فَزَجَرَهُمْ عُمَرُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ دَعْهُمْ أَمْنًا بَنِي أَرْفِدَةَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حبشی لوگوں کے کھیل کے بارے میں پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث:۲۸۶) اس روایت میں یہ زیادہ کیا ہے کہ پس سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے انھیں ڈانٹا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "انھیں رہنے دو، بے خوف ہو جاؤ اے بنی ارفدہ۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَبْوَابُ الْوِتْرِ

وتر کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِي الْوِتْرِ

وتر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

(٥٣٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ صَلاَةِ اللَّيْلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ عَلَيْهِ السَّلاَمُ صَلاَةُ اللَّيْلِ مَثْنَى مَثْنَى فَإِذَا خَشِيَ أَحَدُكُمُ الصُّبْحَ صَلَّى رَكْعَةً وَاحِدَةً تُوتِرُ لَهُ مَا قَدْ صَلَّى *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے نماز تہجد کی بابت پوچھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "نماز شب کی دو دو رکعتیں ہیں پھر جب تم میں سے کسی کو صبح ہو جانے کا خوف ہو تو وہ ایک رکعت پڑھ لے، یہ ایک رکعت جس قدر نماز وہ پڑھ چکا ہے سب کو وتر بنا دے گی۔"

(٥٤٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُصَلِّي إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً كَانَتْ تِلْكَ صَلاَتَهُ تَعْنِي بِاللَّيْلِ فَيَسْجُدُ السَّجْدَةَ مِنْ ذَلِكَ قَدْرَ مَا يَقْرَأُ أَحَدُكُمْ خَمْسِينَ آيَةً قَبْلَ أَنْ يَرْفَعَ رَأْسَهُ وَ يَرْكَعُ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ صَلاَةِ الْفَجْرِ ثُمَّ يَضْطَجِعُ عَلَى شِقِّهِ الأَيْمَنِ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْمُؤَذِّنُ لِلصَّلاَةِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ گیارہ رکعتیں پڑھا کرتے تھے یعنی یہ آپ ﷺ کی نماز تہجد ہوتی تھی۔ اس میں سجدہ اتنا (طویل) کرتے تھے کہ کوئی تم میں سے پچاس آیتیں پڑھ لے قبل اس کے کہ آپ ﷺ اپنا سر اٹھائیں اور دو رکعتیں نماز فجر سے قبل پڑھا کرتے تھے پھر اپنی دائیں جانب لیٹ رہتے تھے یہاں تک کہ موذن نماز (کی اطلاع) کے لیے آپ ﷺ کے پاس آتا۔

بَابُ سَاعَاتِ الْوِتْرِ

نماز وتر کے اوقات

(٥٤١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كُلُّ اللَّيْلِ أَوْتَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَانْتَهَى وِتْرُهُ إِلَى السَّحَرِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رات کے ہر حصہ میں رسول اللہ ﷺ نے نماز وتر پڑھی ہے کبھی اول شب میں، کبھی نصف شب اور کبھی آخر شب میں اور آخر میں نبی ﷺ کا وتر صبح کے قریب پہنچا۔

بَاب لِيَجْعَلْ آخِرَ صَلَاتِهِ وِتْرًا

چاہیے کہ اپنی آخر نماز وتر کو بنائے

(٥٤٢) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اجْعَلُوا آخِرَ صَلَاتِكُمْ بِاللَّيْلِ وِتْرًا *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "(اے لوگو!) تم رات کے وقت اپنی آخری نماز وتر کو بناؤ۔"

بَابُ الْوِتْرِ عَلَى الدَّابَّةِ

سواری پر وتر پڑھنا (درست ہے)

(٥٤٣) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُوتِرُ عَلَى الْبَعِيرِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ سفر میں نماز وتر اپنی سواری پر پڑھا کرتے تھے۔

بَابُ الْقُنُوتِ قَبْلَ الرُّكُوعِ وَ بَعْدَهُ

رکوع سے پہلے اور رکوع کے بعد قنوت کا پڑھنا

(٥٤٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ أَ قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ فِي الصُّبْحِ قَالَ نَعَمْ فَقِيلَ لَهُ أَ وَ قَنَتَ قَبْلَ الرُّكُوعِ قَالَ بَعْدَ الرُّكُوعِ يَسِيرًا *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے سوال کیا گیا کہ نبی ﷺ نے صبح کی نماز میں قنوت پڑھا تھا؟ انہوں نے کہا ہاں۔ پھر پوچھا گیا کہ کیا رکوع سے پہلے آپ ﷺ نے قنوت پڑھی تھی؟ انہوں نے کہا رکوع کے بعد کچھ دنوں تک۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(٥٤٥) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الْقُنُوتِ فَقَالَ قَدْ كَانَ الْقُنُوتُ قُلْتُ قَبْلَ الرُّكُوعِ أَوْ بَعْدَهُ قَالَ قَبْلَهُ قَالَ فَإِنَّ فُلَانًا أَخْبَرَنِي عَنْكَ أَنَّكَ قُلْتَ بَعْدَ الرُّكُوعِ فَقَالَ كَذَبَ إِنَّمَا قَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَعْدَ الرُّكُوعِ شَهْرًا أُرَاهُ كَانَ بَعَثَ قَوْمًا يُقَالُ لَهُمُ الْقُرَّاءُ زُهَاءَ سَبْعِينَ رَجُلاً إِلَى قَوْمٍ مِنَ الْمُشْرِكِينَ دُونَ أُولَئِكَ وَ كَانَ بَيْنَهُمْ وَ بَيْنَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَهْدٌ فَقَنَتَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَيْهِمْ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ قَنَتَ النَّبِيُّ ﷺ شَهْرًا يَدْعُو عَلَى رِعْلٍ وَ ذَكْوَانَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے کہ ان سے قنوت کی بابت پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ بے شک قنوت نبی ﷺ کے عہد میں پڑھی جاتی تھی۔ پھر پوچھا گیا کہ رکوع سے پہلے یا رکوع کے بعد؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ رکوع سے پہلے۔ کہا گیا کہ فلاں شخص نے آپ (رضی اللہ عنہ) سے نقل کر کے یہ خبر دی کہ آپ نے کہا کہ رکوع کے بعد (قنوت پڑھی تھی)۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا وہ جھوٹا ہے، رسول اللہ ﷺ نے صرف ایک مہینہ رکوع کے بعد قنوت پڑھی تھی میں خیال کرتا ہوں کہ آپ ﷺ نے کچھ لوگوں کو جو قاری (قرآن) کہلاتے تھے اور ستر کے قریب تھے (نجد کے) مشرکوں کی طرف بھیجا نہ کہ ان لوگوں کی طرف (جنہوں نے ان کو قتل کیا) اور ان کے اور رسول اللہ ﷺ کے درمیان عہد (صلح) تھا (مگر ان لوگوں نے بد عہدی کی اور ان قاریوں کو بے وجہ قتل کر دیا) پس رسول اللہ ﷺ ایک مہینے تک ان کے لیے بد دعا کرتے رہے۔ اسی طرح ایک اور روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے ایک مہینے تک قنوت پڑھی اور آپ ﷺ "رعل" اور "ذکوان" قبیلوں پر بد دعا کرتے رہے۔

(٥٤٦) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ الْقُنُوتُ فِي الْمَغْرِبِ وَالْفَجْرِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ قنوت مغرب اور فجر کی نماز میں (پڑھی جاتی) تھی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَبْوَابُ الإِسْتِسْقَاءِ

بارش طلب کرنے کا بیان

بَابُ الإِسْتِسْقَاءِ

استسقاء کا بیان

(٥٤٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ يَسْتَسْقِي وَ حَوَّلَ رِدَاءَهُ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ : وَ صَلّٰى رَكْعَتَيْنِ *

سیدنا عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ استسقاء کے لیے (جنگل کی طرف) تشریف لے گئے اور (اس وقت) آپ ﷺ نے چادر الٹ لی۔ اور ایک دوسری روایت میں کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی۔

بَابُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ اجْعَلْهَا عَلَيْهِمْ سِنِينَ كَسِنِي يُوسُفَ

نبی ﷺ کا بددعا دینا کہ یا اللہ! ان پر ایسی قحط سالی ڈال جیسی یوسف (کے عہد) کی قحط سالی (تھی)

(٥٤٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ حَدِيْثُ دُعَاءِ النَّبِيِّ ﷺ لِلْمُسْتَضْعَفِيْنَ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ عَلَى مُضَرَ تَقَدَّمَ وَ قَالَ فِي آخِرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ غِفَارُ غَفَرَ اللّٰهُ لَهَا وَ أَسْلَمُ سَالَمَهَا اللّٰهُ قَالَ ابْنُ أَبِي الزِّنَادِ عَنْ أَبِيهِ هٰذَا كُلُّهُ فِي الصُّبْحِ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی حدیث کہ نبی ﷺ غریب مسلمانوں کے لیے دعائے نجات مانگتے اور (قبیلہ) مضر (کے کافروں) پر بددعا کرتے ..... پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث:٥٤٥) اور اس روایت میں کہتے ہیں کہ آخر میں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اے اللہ!) قبیلۂ غفار کو معاف فرما دے اور (قبیلہ) اسلم کو سلامت رکھ۔" ابن ابوالزناد نے اپنے باپ سے روایت کرتے ہوئے کہا ہے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سب صبح کی نماز میں تھا۔

(۵۴۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ لَمَّا رَأَى مِنَ النَّاسِ إِدْبَارًا قَالَ اللّٰهُمَّ سَبْعًا كَسَبْعِ يُوسُفَ فَأَخَذَتْهُمْ سَنَةٌ حَصَّتْ كُلَّ شَيْءٍ حَتّٰى أَكَلُوا الْجُلُوْدَ وَالْمَيْتَةَ وَالْجِيَفَ وَ يَنْظُرُ أَحَدُهُمْ إِلَى السَّمَاءِ فَيَرَى الدُّخَانَ مِنَ الْجُوعِ فَأَتَاهُ أَبُو سُفْيَانَ فَقَالَ يَا مُحَمَّدُ إِنَّكَ تَأْمُرُ بِطَاعَةِ اللّٰهِ وَ بِصِلَةِ الرَّحِمِ وَ إِنَّ قَوْمَكَ قَدْ هَلَكُوا فَادْعُ اللّٰهَ لَهُمْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُبِينٍ﴾ إِلَى قَوْلِهِ ﴿ إِنَّكُمْ عَائِدُونَ يَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرَى إِنَّا مُنْتَقِمُونَ ﴾ فَالْبَطْشَةُ يَوْمَ بَدْرٍ وَ قَدْ مَضَتِ الدُّخَانُ وَالْبَطْشَةُ وَاللِّزَامُ وَآيَةُ الرُّومِ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ نبی ﷺ نے جب (قبول دعوت اسلام سے) لوگوں کو پیچھے ہٹتے دیکھا تو (اللہ سے) دعا کی: "اے اللہ! (ان پر) سات برس (قحط ڈال دے) جیسا کہ یوسف علیہ السلام کے (عہد میں) سات برس تک (مسلسل قحط رہا تھا)۔" پس قحط نے انھیں آلیا، جس نے ہر قسم کی روئیدگی کو نیست و نابود کر دیا حتیٰ کہ لوگوں نے کھالیں اور مردار اور سڑے جانور کھانا شروع کر دیے اور بھوک کی وجہ سے (ضعف اس قدر ہو گیا کہ) جب کوئی ان میں سے آسمان کی طرف دیکھتا تو اس کو دھواں (سا) دکھائی دیتا۔ پس ابو سفیان (جو اس وقت تک اسلام نہیں لائے تھے) آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کی کہ اے محمد! آپ تو اللہ کی بندگی اور صلہ رحمی کا حکم دیتے ہیں اور بے شک یہ آپ ﷺ کی قوم کے لوگ (ہیں جو مارے بھوک کے) مرے جاتے ہیں۔ آپ ﷺ اللہ سے ان کے لیے دعا کیجیے۔ پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

"اے نبی! تم اس دن کا انتظار کرو جس دن آسمان ایک صریح دھواں ظاہر کرے گا اگر ہم ان کافروں سے عذاب دور کر دیں تو یہ پھر (بھی) کفر کریں گے اس کی سزا ان کو اسی دن ملے گی جس دن ہم ایک سخت گرفت میں ان کو پکڑیں گے" (الدخان: ۱۰۔۱۶)

ابن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بطشہ (یعنی پکڑ) بدر کے دن ہوئی اور بے شک (سورۂ دخان میں) دخان (دھواں) اور بطشہ (پکڑ) اور (سورۂ فرقان میں) لزام (قید) اور سورۂ روم کی آیت میں جو ذکر ہے سب واقع ہو چکے ہیں۔

(۵۵۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُبَّمَا ذَكَرْتُ قَوْلَ الشَّاعِرِ وَ أَنَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اَنْظُرُ إِلَى وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ يَسْتَسْقِي فَمَا يَنْزِلُ حَتَّى يَجِيشَ كُلُّ مِيزَابٍ وَ هُوَ قَوْلُ أَبِي طَالِبٍ :

وَ أَبْيَضَ يُسْتَسْقَى الْغَمَامُ بِوَجْهِهِ
ثِمَالُ الْيَتَامَى عِصْمَةٌ لِلأَرَامِلِ

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اکثر میں شاعر کے قول کو یاد کر کے نبی ﷺ کے چہرۂ (مبارک) کی طرف دیکھتا تھا جب کہ آپ ﷺ (دعائے) استسقاء مانگتے ہوتے تھے پس آپ ﷺ (منبر سے) نہ اترنے پاتے تھے کہ تمام پرنالے بہنے لگتے تھے (وہ قول شاعر کا یہ ہے): ''گورا ان کا رنگ، وہ حامی یتیموں بیواؤں کے۔ لوگ پانی مانگتے ہیں ان کے منہ کے صدقے سے'' اور یہ ابو طالب کا کلام ہے۔

(۵۵۱) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ كَانَ إِذَا قَحَطُوا اسْتَسْقَى بِالْعَبَّاسِ بْنِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنَّا كُنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِنَبِيِّنَا فَتَسْقِينَا وَ إِنَّا نَتَوَسَّلُ إِلَيْكَ بِعَمِّ نَبِيِّنَا فَاسْقِنَا قَالَ فَيُسْقَوْنَ *

سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب لوگ قحط زدہ ہوتے تو امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ کے ذریعے سے بارش برسنے کی دعا مانگتے۔ کہتے کہ اے اللہ! (پہلے) ہم اپنے نبی ﷺ کے کے ذریعے سے دعائے استسقاء کیا کرتے تھے اور تو بارش برسا دیتا تھا۔ اب ہم اپنے نبی ﷺ کے چچا کے ذریعے سے دعا کرتے ہیں پس (اب بھی) بارش برسا دے۔ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ بارش برسنے لگتی تھی۔

بَابُ الإِسْتِسْقَاءِ فِي الْمَسْجِدِ الْجَامِعِ
جامع مسجد میں بھی بارش کی دعا مانگنا

(۵۵۲) حَدِيثُ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الرَّجُلِ الَّذِي دَخَلَ الْمَسْجِدَ وَالنَّبِيُّ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَسَأَلَهُ الدُّعَاءَ بِالْغَيْثِ تَكَرَّرَ كَثِيرًا وَ فِي الرِّوَايَةِ فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا رَأَيْنَا الشَّمْسَ سِتًّا ثُمَّ دَخَلَ رَجُلٌ مِنْ ذٰلِكَ الْبَابِ فِي الْجُمُعَةِ الْمُقْبِلَةِ وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَائِمٌ يَخْطُبُ فَاسْتَقْبَلَهُ قَائِمًا فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكَتِ الأَمْوَالُ وَانْقَطَعَتِ السُّبُلُ فَادْعُ اللّٰهَ يُمْسِكْهَا قَالَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ حَوَالَيْنَا وَ لَا عَلَيْنَا اللّٰهُمَّ عَلَى الْآكَامِ وَالْجِبَالِ وَالْآجَامِ وَالظِّرَابِ وَالْأَوْدِيَةِ وَ مَنَابِتِ الشَّجَرِ قَالَ فَانْقَطَعَتْ وَ خَرَجْنَا نَمْشِي فِي الشَّمْسِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس شخص کے بارے میں، جو کہ مسجد میں داخل ہوا اور نبی ﷺ کھڑے ہو کر خطبہ فرما رہے تھے پس اس نے عرض کی کہ بارش کے لیے دعا مانگیں، پہلے کئی مرتبہ گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث:۵۱۹) اور اس روایت میں ہے کہ (انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! ایک ہفتہ ہم نے آفتاب (کی شکل) نہیں دیکھی تھی پھر آئندہ جمعہ میں ایک شخص اسی دروازے سے (مسجد میں) حاضر ہوا اور (اس وقت) رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے (جمعہ کا) خطبہ دے رہے تھے پس وہ شخص آپ ﷺ کے سامنے کھڑا ہو گیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (لوگوں کے) مال (پانی کی کثرت سے) خراب ہو گئے اور راستے بند ہو گئے لہٰذا آپ اللہ تعالیٰ سے دعا کیجیے کہ بارش کو روک دے۔ پس رسول اللہ ﷺ نے اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے، اس کے بعد کہا: "اے اللہ! ہمارے آس پاس بارش برسا اور ہم پر نہ برسا، ٹیلوں، پہاڑوں، پہاڑیوں، میدانوں، وادیوں اور درختوں کی جڑوں میں بارش برسا۔" سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (نبی ﷺ کے یہ کہتے ہی) بارش بند ہو گئی اور ہم لوگ دھوپ میں چلنے پھرنے لگے۔

بَابُ الْإِسْتِسْقَاءِ فِي خُطْبَةِ الْجُمُعَةِ غَيْرَ مُسْتَقْبِلِ الْقِبْلَةِ

جمعہ کے خطبہ میں جب کہ قبلہ کی طرف منہ نہ ہو، بارش کی دعا مانگنا

(۵۵۳) وَعَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَرَفَعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَدَيْهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا اللّٰهُمَّ أَغِثْنَا *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی سے روایت ہے، فرماتے ہیں، پس رسول اللہ ﷺ نے (دورانِ خطبہ کھڑے ہوئے) اپنے دونوں ہاتھ اٹھائے اور کہا کہ "اے اللہ! بارش برسا دے، اے اللہ! بارش برسا دے، اے اللہ! بارش برسا دے۔"

بَابُ كَيْفَ حَوَّلَ النَّبِيُّ ﷺ ظَهْرَهُ إِلَى النَّاسِ

نبی ﷺ نے استسقاء میں لوگوں کی طرف اپنی پیٹھ کس طرح پھیری؟

(۵۵۴) حَدِيثُ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الرِّوَايَةِ قَالَ فَحَوَّلَ إِلَى النَّاسِ ظَهْرَهُ وَاسْتَقْبَلَ الْقِبْلَةَ يَدْعُو ثُمَّ حَوَّلَ رِدَاءَهُ ثُمَّ صَلَّى لَنَا رَكْعَتَيْنِ جَهَرَ فِيهِمَا بِالْقِرَاءَةِ *

عبداللہ بن زید رضی اللہ عنہ کی حدیث استسقاء کے بارے میں پہلے گزر چکی ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۵۴۷) اور اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے اپنی پیٹھ لوگوں کی طرف پھیر لی اور قبلے کی طرف منہ کر لیا اور دعا مانگنے لگے، اس کے بعد اپنی چادر الٹ لی پھر ہم لوگوں کے ساتھ دو رکعت نماز پڑھی، ان میں بلند آواز سے قراءت کی۔

بَابُ رَفْعِ الْإِمَامِ يَدَهُ فِي الْإِسْتِسْقَاءِ

امام کا استسقاء (کی دعا میں) اپنا ہاتھ اٹھانا

(۵۵۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَرْفَعُ يَدَيْهِ فِي شَيْءٍ مِنْ دُعَائِهِ إِلَّا فِي الْإِسْتِسْقَاءِ وَ إِنَّهُ يَرْفَعُ حَتَّى يُرَى بَيَاضُ إِبْطَيْهِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے دونوں ہاتھ (اس قدر بلند) کسی دعا میں نہ اٹھاتے تھے جتنے دعائے استسقاء میں اور آپ ﷺ (استسقاء میں ہاتھ اس قدر بلند) اٹھاتے تھے کہ آپ ﷺ کی دونوں بغلوں کی سفیدی دکھائی دیتی تھی۔

بَابُ مَا يُقَالُ إِذَا مُطِرَتْ

جب بارش برسے تو کیا کہنا چاہیے؟

(۵۵۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ كَانَ إِذَا رَأَى الْمَطَرَ قَالَ اللَّهُمَّ صَيِّبًا نَافِعًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب بارش (برستی) دیکھتے تو فرماتے: "(اے اللہ!) فائدہ دینے والی بارش برسا۔"

بَابُ إِذَا هَبَّتِ الرِّيحُ

جب ہوا چلے (تو کیا کرنا چاہیے؟)

(۵۵۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتِ الرِّيحُ الشَّدِيدَةُ إِذَا هَبَّتْ عُرِفَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ذَلِكَ فِي وَجْهِ النَّبِيِّ ﷺ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب تیز ہوا چلتی تھی تو نبی ﷺ کے چہرے پر خوف کے آثار معلوم ہوتے تھے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ نُصِرْتُ بِالصَّبَا ۔

نبی ﷺ کا فرمانا کہ باد صبا (یعنی ہوا) کے ذریعے میری مدد کی گئی ہے۔

(٥٥٨) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ نُصِرْتُ بِالصَّبَا وَ أُهْلِكَتْ عَادٌ بِالدَّبُورِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بادِ صبا (یعنی مشرقی ہوا) کے ذریعہ میری مدد کی گئی اور (قوم) عاد، مغربی ہوا سے برباد کی گئی تھی۔

بَابُ مَا قِيلَ فِي الزَّلَازِلِ وَالْآيَاتِ

زلزلوں اور (قیامت کی) علامات کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

(٥٥٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ فِي يَمَنِنَا قَالَ قَالُوا وَ فِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي شَامِنَا وَ فِي يَمَنِنَا قَالَ قَالُوا وَ فِي نَجْدِنَا قَالَ قَالَ هُنَاكَ الزَّلَازِلُ وَالْفِتَنُ وَ بِهَا يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے۔" کہتے ہیں کہ لوگوں نے عرض کی اور ہمارے نجد میں بھی (برکت کی دعا مانگیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ہمارے شام میں اور ہمارے یمن میں برکت دے۔" کہتے ہیں کہ صحابہ نے عرض کی اور ہمارے نجد میں (بھی برکت کی دعا مانگیں) آپ ﷺ نے فرمایا: "وہاں زلزلے ہوں گے اور فتنے ہوں گے اور شیطان کا گروہ وہیں سے نکلے گا۔"

بَاب لَا يَدْرِي مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ إِلَّا اللّٰهُ

سوا اللہ بزرگ و برتر کے کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی؟

(٥٦٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مِفْتَاحُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْغَيْبِ خَمْسٌ لاَ يَعْلَمُهَا إِلاَّ اللّٰهُ لاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي غَدٍ وَ لاَ يَعْلَمُ أَحَدٌ مَا يَكُونُ فِي الأَرْحَامِ وَ لاَ تَعْلَمُ نَفْسٌ مَاذَا تَكْسِبُ غَدًا وَ مَا تَدْرِي نَفْسٌ بِأَيِّ أَرْضٍ تَمُوتُ وَ مَا يَدْرِي أَحَدٌ مَتَى يَجِيءُ الْمَطَرُ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "غیب کی کنجیاں پانچ ہیں جن کو اللہ کے سوا کوئی نہیں جانتا۔ (۱) کوئی نہیں جانتا کہ کل کیا ہوگا (۲) کوئی نہیں جانتا کہ شکم مادر میں کیا چیز ہے (۳) کوئی نہیں جانتا کہ وہ کل کیا کرے گا (۴) کوئی نہیں جانتا کہ وہ کس مقام میں مرے گا (۵) کوئی نہیں جانتا کہ بارش کب ہوگی۔

أَبْوَابُ الْكُسُوفِ

گرہن کے بیان میں

بَابُ الصَّلاَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

سورج گرہن میں نماز (پڑھنے کا بیان)

(٥٦١) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَانْكَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ يَجُرُّ رِدَاءَهُ حَتَّى دَخَلَ الْمَسْجِدَ فَدَخَلْنَا فَصَلَّى بِنَا رَكْعَتَيْنِ حَتَّى انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَقَالَ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ فَإِذَا رَأَيْتُمُوهُمَا فَصَلُّوا وَادْعُوا حَتَّى يُكْشَفَ مَا بِكُمْ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ : وَ لَكِنَّ اللّٰهَ تَعَالَىٰ يُخَوِّفُ بِهِمَا عِبَادَهُ- وَ تَكَرَّرَ حَدِيثُ الْكُسُوفِ كَثِيرًا فَفِي رِوَايَةٍ عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ مَاتَ إِبْرَاهِيمُ فَقَالَ النَّاسُ كَسَفَتِ الشَّمْسُ لِمَوْتِ إِبْرَاهِيمَ فَقَالَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ لاَ يَنْكَسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَ لاَ لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ فَصَلُّوا وَادْعُوا اللّٰهَ *

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے پاس تھے کہ سورج گرہن ہو گیا تو رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے اور (جلدی میں) اپنی چادر گھسیٹتے ہوئے مسجد میں گئے۔ ہم بھی آپ ﷺ کے ساتھ داخل ہوئے، پھر ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔ یہاں تک کہ آفتاب روشن ہو گیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "آفتاب اور ماہتاب کسی کے مرنے کی وجہ سے گرہن میں نہیں آتے ہیں اور جب یہ کیفیت دیکھا کرو تو نماز پڑھا کرو اور دعا کیا کرو، یہاں تک کہ وہ حالت جاتی رہے۔" ایک اور روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لیکن ان کے ذریعے اللہ تعالیٰ اپنے بندوں کو خوف دلاتا ہے۔" حدیث گرہن کئی بار بیان کی گئی ہے، اسی طرح کی ایک حدیث میں سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں ایک مرتبہ سورج گرہن ہوا، جس دن کہ سیدنا ابراہیم (فرزند رسول اللہ ﷺ) کی وفات ہوئی تو لوگوں نے کہا کہ سیدنا ابراہیم کی وفات کے سبب سے سورج گرہن ہوا ہے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "سورج اور چاند نہ کسی کے مرنے سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کے جینے سے لہٰذا جب تم (گرہن کو) دیکھو تو نماز پڑھو اور اللہ سے دعا کرو۔"

بَابُ الصَّدَقَةِ فِي الْكُسُوفِ

سورج گرہن میں صدقہ دینا

(٥٦٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَصَلَّى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالنَّاسِ فَقَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ ثُمَّ قَامَ فَأَطَالَ الْقِيَامَ وَ هُوَ دُونَ الْقِيَامِ الْأَوَّلِ ثُمَّ رَكَعَ فَأَطَالَ الرُّكُوعَ وَ هُوَ دُونَ الرُّكُوعِ الْأَوَّلِ ثُمَّ سَجَدَ فَأَطَالَ السُّجُودَ ثُمَّ فَعَلَ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ مَا فَعَلَ فِي الْأُولَى ثُمَّ انْصَرَفَ وَ قَدِ انْجَلَتِ الشَّمْسُ فَخَطَبَ النَّاسَ فَحَمِدَ اللّٰهَ وَ أَثْنَى عَلَيْهِ ثُمَّ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ وَالْقَمَرَ آيَتَانِ مِنْ آيَاتِ اللّٰهِ لاَ يَخْسِفَانِ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَ لاَ لِحَيَاتِهِ فَإِذَا رَأَيْتُمْ ذٰلِكَ فَادْعُوا اللّٰهَ وَ كَبِّرُوا وَ صَلُّوا وَ تَصَدَّقُوا ثُمَّ قَالَ يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ مَا مِنْ أَحَدٍ أَغْيَرُ مِنَ اللّٰهِ أَنْ يَزْنِيَ عَبْدُهُ أَوْ تَزْنِيَ أَمَتُهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَا أُمَّةَ مُحَمَّدٍ وَاللّٰهِ لَوْ تَعْلَمُونَ مَا أَعْلَمُ لَضَحِكْتُمْ قَلِيلاً وَ لَبَكَيْتُمْ كَثِيرًا*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے دور میں (ایک مرتبہ) سورج گرہن ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے لوگوں کو نماز پڑھائی اور (نماز میں) بہت طویل قیام کیا۔ پھر رکوع کیا تو وہ بھی بہت طویل کیا۔ پھر (رکوع کے بعد) قیام کیا تو بہت طویل قیام کیا اور پہلے قیام سے کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے طویل رکوع کیا اور پہلے رکوع سے کم تھا۔ پھر آپ ﷺ نے سجدہ کیا اور بہت طویل سجدہ کیا۔ پھر دوسری رکعت میں بھی اسی کے مثل کیا جو پہلی رکعت میں کیا تھا اس کے بعد نماز مکمل کی اور اس وقت تک آفتاب صاف ہو چکا تھا۔ پھر لوگوں کے سامنے خطبہ دیا، اللہ کی حمد و ثنا بیان کی اور فرمایا: "آفتاب اور ماہتاب اللہ کی نشانیوں میں سے دو نشانیاں ہیں، نہ کسی کے مرنے سے گرہن میں آتے ہیں اور نہ کسی کی زندگی سے۔ پس تم جب اسے دیکھو تو اللہ سے دعا کرو اور اسکی بڑائی بیان کرو اور نماز پڑھو اور صدقہ دو۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اے امت محمد! اللہ کی قسم! اللہ سے زیادہ کوئی اس بات کی غیرت نہیں رکھتا کہ اس کا غلام یا اس کی لونڈی زنا کرے۔ اے امت محمد! اللہ کی قسم! اگر تم لوگ ان باتوں کو جان لو جو میں جانتا ہوں تو تمہیں ہنسی بہت کم اور رونا بہت زیادہ آئے۔

بَابُ النِّدَاءِ بِالصَّلَاةِ جَامِعَةٌ فِي الْكُسُوفِ

گرہن کی نماز کے لیے اعلان کرنا

(٥٦٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا كَسَفَتِ الشَّمْسُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ نُودِيَ أَنَّ الصَّلَاةَ جَامِعَةٌ *

سیدنا عبداللہ بن عمرو (بن عاص) رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جب سورج گرہن ہوا تو "الصَّلٰوة جَامِعَةٌ" کے الفاظ کے ساتھ اعلان کیا گیا۔ (یعنی نماز کے لیے اکٹھے ہو جاؤ)۔

بَابُ التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فِي الْكُسُوفِ

گرہن میں عذاب قبر سے پناہ مانگنا

(٥٦٤) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ يَهُودِيَّةً جَاءَتْ تَسْأَلُهَا فَقَالَتْ لَهَا أَعَاذَكِ اللّٰهُ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ فَسَأَلَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَيُعَذَّبُ النَّاسُ فِي قُبُورِهِمْ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَائِذًا بِاللّٰهِ مِنْ ذٰلِكَ ثُمَّ ذَكَرَتْ حَدِيثَ الْكُسُوفِ ثُمَّ قَالَتْ فِي آخِرِهِ ثُمَّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَمَرَهُمْ أَنْ يَتَعَوَّذُوا مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک یہودیہ ان سے (کچھ) دریافت کرنے آئی اور اس نے (بطور دعا کے ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے) کہا کہ اللہ تمہیں عذاب قبر سے پناہ دے تو عائشہ رضی اللہ عنہا نے رسول اللہ ﷺ سے پوچھا کہ کیا لوگوں پر ان کی قبروں میں عذاب کیا جائے گا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے عذاب قبر سے پناہ مانگتے ہوئے فرمایا: "ہاں۔" پھر (عائشہ رضی اللہ عنہا نے) گرہن والی حدیث ذکر کی اور آخر میں کہا کہ (رسول اللہ ﷺ نے) لوگوں کو حکم دیا کہ عذاب قبر سے پناہ مانگیں۔

بَابُ صَلَاةِ الْكُسُوفِ جَمَاعَةً

گرہن کی نماز جماعت سے پڑھنا

(٥٦٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا ذَكَرَ حَدِيْثَ الْكُسُوْفِ بِطُوْلِهِ ثُمَّ قَالَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ ! رَأَيْنَاكَ تَنَاوَلْتَ شَيْئًا فِي مَقَامِكَ ثُمَّ رَأَيْنَاكَ كَعْكَعْتَ قَالَ ﷺ إِنِّي رَأَيْتُ الْجَنَّةَ فَتَنَاوَلْتُ عُنْقُودًا وَ لَوْ أَصَبْتُهُ لَأَكَلْتُمْ مِنْهُ مَا بَقِيَتِ الدُّنْيَا وَ أُرِيتُ النَّارَ فَلَمْ أَرَ مَنْظَرًا كَالْيَوْمِ قَطُّ أَفْظَعَ وَ رَأَيْتُ أَكْثَرَ أَهْلِهَا النِّسَاءَ قَالُوا بِمَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ قَالَ بِكُفْرِهِنَّ قِيلَ يَكْفُرْنَ بِاللّٰهِ قَالَ يَكْفُرْنَ الْعَشِيرَ وَ يَكْفُرْنَ الْإِحْسَانَ لَوْ أَحْسَنْتَ إِلَى إِحْدَاهُنَّ الدَّهْرَ كُلَّهُ ثُمَّ رَأَتْ مِنْكَ شَيْئًا قَالَتْ مَا رَأَيْتُ مِنْكَ خَيْرًا قَطُّ*

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے گرہن کی طویل حدیث ذکر کی پھر کہا کہ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! (اس وقت) ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ نے اپنی جگہ میں کھڑے کھڑے کوئی چیز اپنے ہاتھ میں پکڑ رہے تھے پھر ہم نے آپ کو دیکھا کہ آپ پیچھے ہٹے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں نے جنت کو دیکھا تھا اور ایک خوشہ انگور کی طرف میں نے ہاتھ بڑھایا، اگر میں اسے لے آتا تو تم اسے کھایا کرتے جب تک کہ دنیا باقی رہتی اور (اس کے بعد) مجھے دوزخ دکھائی گئی تو میں نے آج کے مثل کبھی خوفناک منظر نہیں دیکھا اور میں نے عورتوں کو دوزخ میں زیادہ پایا۔" لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! یہ کیوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کے کفر کے سبب سے۔" سوال کیا گیا کہ کیا وہ اللہ کا کفر کرتی ہیں؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "شوہر کی ناشکری کرتی ہیں اور احسان نہیں مانتیں اگر تو ان میں سے کسی کے ساتھ احسان کرے پھر (اتفاقاً) کوئی بدسلوکی تیری جانب سے دیکھ لے تو (بلا تامل) کہہ دے گی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کہ میں نے تو تجھ سے کبھی کوئی بھلائی دیکھی ہی نہیں۔"

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْعَتَاقَةَ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ

جس نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنا اچھا سمجھا

(٥٦٦) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ لَقَدْ أَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ بِالْعَتَاقَةِ فِي كُسُوفِ الشَّمْسِ *

سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بے شک نبی ﷺ نے سورج گرہن میں غلام آزاد کرنے کا حکم دیا تھا۔

بَابُ الذِّكْرِ فِي الْكُسُوفِ

گرہن میں اللہ کا ذکر کرنا

(٥٦٧) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَسَفَتِ الشَّمْسُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ فَزِعًا يَخْشَى أَنْ تَكُونَ السَّاعَةُ فَأَتَى الْمَسْجِدَ فَصَلَّى بِأَطْوَلِ قِيَامٍ وَ رُكُوعٍ وَ سُجُودٍ رَأَيْتُهُ قَطُّ يَفْعَلُهُ وَ قَالَ هٰذِهِ الآيَاتُ الَّتِي يُرْسِلُ اللّٰهُ لاَ تَكُونُ لِمَوْتِ أَحَدٍ وَ لاَ لِحَيَاتِهِ وَ لٰكِنْ ﴿ يُخَوِّفُ اللّٰهُ بِهِ عِبَادَهُ ﴾ فَإِذَا رَأَيْتُمْ شَيْئًا مِنْ ذٰلِكَ فَافْزَعُوا إِلَى ذِكْرِهِ وَ دُعَائِهِ وَاسْتِغْفَارِهِ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) سورج گرہن ہوا تو نبی ﷺ خوف زدہ ہو کر کھڑے ہو گئے آپ ﷺ کو اس بات کا خوف تھا کہ کہیں قیامت نہ آ جائے۔ پھر آپ ﷺ مسجد میں تشریف لائے اور بڑے لمبے قیام اور رکوع اور سجود کے ساتھ آپ ﷺ نے نماز پڑھی، اس قدر طویل نماز پڑھتے میں نے کبھی آپ ﷺ کو نہیں دیکھا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ نشانیاں ہیں جن کو اللہ عزوجل اپنے بندوں کو ڈرانے کے لیے بھیجتا ہے، نہ کسی کی موت کے سبب ایسا ہوتا ہے اور نہ کسی کی زندگی کے سبب بلکہ اس کے ذریعہ اللہ اپنے بندوں کو ڈراتا ہے لہٰذا جب تم اسے دیکھو تو اللہ کے ذکر کی طرف اور اس سے دعا مانگنے اور اس سے استغفار کرنے کی طرف جھک جاؤ۔

بَابُ الْجَهْرِ بِالْقِرَاءَةِ فِي الْكُسُوفِ

گرہن کی نماز میں بلند آواز سے قراءت کرنا

(٥٦٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ جَهَرَ النَّبِيُّ ﷺ فِي صَلاَةِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْخُسُوفِ بِقِرَاءَتِهِ فَإِذَا فَرَغَ مِنْ قِرَاءَتِهِ كَبَّرَ فَرَكَعَ وَ إِذَا رَفَعَ مِنَ الرُّكْعَةِ قَالَ سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَ لَكَ الْحَمْدُ ثُمَّ يُعَاوِدُ الْقِرَاءَةَ فِي صَلَاةِ الْكُسُوفِ أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فِي رَكْعَتَيْنِ وَ أَرْبَعَ سَجَدَاتٍ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے نماز کسوف میں اپنی قراءت بلند آواز سے کی، پھر جب آپ ﷺ اپنی قراءت سے فارغ ہوئے تو تکبیر کہی پھر رکوع کیا اور جب رکوع سے سر اٹھایا تو کہا ((سَمِعَ اللّٰهُ لِمَنْ حَمِدَهُ رَبَّنَا وَلَكَ الْحَمْدُ)) اور دوبارہ قراءت کرنے لگے (مگر یہ بات صرف) نماز کسوف یعنی گرہن کی نماز میں (آپ ﷺ نے کی۔ غرض اس نماز میں) دو رکعتوں کے اندر چار رکوع اور چار سجدے کیے۔

أَبْوَابُ سُجُوْدِ الْقُرْآنِ

سجدۂ تلاوت کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِي سُجُودِ الْقُرْآنِ وَسُنَّتِهَا

سجود قرآن اور اس کے طریقے کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

(٥٦٩) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَرَأَ النَّبِيُّ ﷺ النَّجْمَ بِمَكَّةَ فَسَجَدَ فِيهَا وَ سَجَدَ مَنْ مَعَهُ غَيْرَ شَيْخٍ أَخَذَ كَفًّا مِنْ حَصًى أَوْ تُرَابٍ فَرَفَعَهُ إِلَى جَبْهَتِهِ وَ قَالَ يَكْفِينِي هَذَا فَرَأَيْتُهُ بَعْدَ ذٰلِكَ قُتِلَ كَافِرًا *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے مکہ میں سورۂ نجم پڑھی اور اس میں سجدہ کیا اور آپ ﷺ کے ہمراہ سب لوگوں نے سجدہ کیا سوائے ایک بوڑھے کے، اس نے ایک مٹھی کنکریاں یا مٹی لے لی اور اسے اپنی پیشانی تک اٹھایا اور کہا مجھے یہی کافی ہے تو میں نے اس کو آخر میں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دیکھا کہ بحالت کفر قتل کر دیا گیا (اسلام نصیب نہ ہوا)۔

بَابُ سَجْدَةِ "ص"

(سورۂ) "صٓ" میں سجدہ کرنا ثابت ہے

(۵۷۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ "ص" لَيْسَ مِنْ عَزَائِمِ السُّجُودِ وَ قَدْ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ فِيهَا *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سورۂ "ص" کا سجدہ ضروری سجدوں میں نہیں ہے اور بے شک میں نے نبی ﷺ کو اس میں سجدہ کرتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ سُجُودِ الْمُسْلِمِينَ مَعَ الْمُشْرِكِينَ وَالْمُشْرِكُ نَجَسٌ لَيْسَ لَهُ وُضُوءٌ

مسلمانوں کا مشرکوں کے ساتھ سجدہ کرنا حالانکہ مشرک نجس اور بے وضو ہوتا ہے

(۵۷۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ سَجَدَ بِالنَّجْمِ فَقَدَّمَ قَرِيبًا مِنْ رِوَايَةِ ابْنِ مَسْعُودٍ وَ زَادَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ وَ سَجَدَ مَعَهُ الْمُسْلِمُونَ وَالْمُشْرِكُونَ وَالْجِنُّ وَالْإِنْسُ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (سورۂ) نجم کا سجدہ کیا۔ قریب ہی ابن مسعود کی روایت گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث:۵۶۹) اور آپ ﷺ کے ہمراہ (اس وقت) مسلمانوں اور مشرکوں نے اور جن وانس (سب) نے سجدہ کیا۔

بَابُ مَنْ قَرَأَ السَّجْدَةَ وَ لَمْ يَسْجُدْ

جس نے آیت سجدہ پڑھی اور سجدہ نہ کیا

(۵۷۲) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَالنَّجْمِ فَلَمْ يَسْجُدْ فِيهَا *

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے سامنے "سورۂ نجم" پڑھی تو آپ ﷺ نے اس میں سجدہ نہیں کیا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ سَجْدَةِ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ

سورۂ إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ میں بھی سجدہ کرنا ثابت ہے

(۵۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَرَأَ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ فَسَجَدَ بِهَا فَقِيْلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ قَالَ لَوْ لَمْ أَرَ النَّبِيَّ ﷺ يَسْجُدُ لَمْ أَسْجُدْ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے سورۂ ﴿إِذَا السَّمَآءُ انْشَقَّتْ﴾ پڑھی اور اس میں سجدہ کیا تو ان سے اس بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے کہا کہ اگر میں نے نبی ﷺ کو سجدہ کرتے نہ دیکھا ہوتا تو میں سجدہ نہ کرتا۔

بَاب مَنْ لَمْ يَجِدْ مَوْضِعًا لِلسُّجُودِ مَعَ الإِمَامِ مِنَ الإِزْدِحَامِ

جو شخص ہجوم کی وجہ سے سجدۂ تلاوت کی جگہ نہ پائے

(۵۷۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَقْرَأُ السَّجْدَةَ وَ نَحْنُ عِنْدَهُ فَيَسْجُدُ وَ نَسْجُدُ مَعَهُ فَنَزْدَحِمُ حَتّٰى مَا يَجِدُ أَحَدُنَا لِجَبْهَتِهِ مَوْضِعًا يَسْجُدُ عَلَيْهِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہمارے سامنے وہ سورت پڑھتے تھے جس میں سجدہ ہوتا تھا تو آپ ﷺ سجدہ کرتے تھے اور ہم (بھی اسی وقت) آپ کے ساتھ سجدہ کرتے تھے، پس ہم بہت ہجوم کر دیتے تھے، یہاں تک کہ ہم میں سے بعض اپنی پیشانی رکھنے کی جگہ نہ پاتے تھے کہ جہاں وہ سجدہ کریں۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَبْوَابُ تَقْصِيرِ الصَّلَاةِ

نماز قصر کا بیان

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّقْصِيرِ وَ كَمْ يُقِيمُ حَتَّى يَقْصُرَ

نماز قصر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے اور کتنے دنوں تک قیام کرے تو قصر کر سکتا ہے؟

(۵۷۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ تِسْعَةَ عَشَرَ يَقْصُرُ

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (ایک مرتبہ) انیس دن قیام فرمایا اور برابر قصر کرتے رہے۔

(۵۷۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ إِلَى مَكَّةَ فَكَانَ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ رَكْعَتَيْنِ حَتَّى رَجَعْنَا إِلَى الْمَدِينَةِ قُلْتُ أَقَمْتُمْ بِمَكَّةَ شَيْئًا قَالَ أَقَمْنَا بِهَا عَشْرًا

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ہم نبی ﷺ کے ہمراہ مدینہ سے مکہ تک گئے تو آپ ﷺ برابر دو دو رکعت نماز پڑھتے رہے یہاں تک کہ ہم لوگ مدینہ واپس آ گئے (راوی ابو اسحاق نے کہا) میں نے (انس رضی اللہ عنہ سے) کہا کہ آپ نے مکہ میں کچھ قیام کیا تھا؟ انہوں نے کہا کہ ہاں ہم دس دن وہاں ٹھہرے تھے۔

بَابُ الصَّلَاةِ بِمِنًى

منیٰ میں نماز کو قصر کریں یا پوری پڑھیں؟

(۵۷۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ مَعَ عُثْمَانَ صَدْرًا مِنْ إِمَارَتِهِ ثُمَّ أَتَمَّهَا

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے منیٰ میں نبی ﷺ اور ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کے ہمراہ دو رکعت

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نماز پڑھی اور امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ کے ہمراہ بھی ان کے ابتدائی دور خلافت میں (دو ہی رکعت پڑھی) اس کے بعد انہوں نے پوری نماز شروع کر دی۔

(۵۷۸) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلّٰى بِنَا النَّبِيُّ ﷺ آمَنَ مَا كَانَ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ *

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے نہایت امن کی حالت میں مقام منیٰ میں ہمیں دو رکعت نماز پڑھائی۔

(۵۷۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ لَمَّا قِيْلَ لَهُ صَلّٰى بِنَا عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى أَرْبَعَ رَكَعَاتٍ فَاسْتَرْجَعَ ثُمَّ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ صَلَّيْتُ مَعَ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيْقِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ وَ صَلَّيْتُ مَعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ بِمِنًى رَكْعَتَيْنِ فَلَيْتَ حَظِّي مِنْ أَرْبَعِ رَكَعَاتٍ رَكْعَتَانِ مُتَقَبَّلَتَانِ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب ان سے کہا گیا کہ امیر المومنین عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ نے منیٰ میں ہم لوگوں کو چار رکعت نماز پڑھائی تو انہوں نے کہا کہ ((اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُوْنَ)) پھر انہوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور امیر المومنین سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کے ہمراہ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں اور امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کے ساتھ منیٰ میں دو رکعتیں پڑھیں، اے کاش! بجائے ان چار رکعتوں کے میرے حصے میں وہی دو مقبول رکعتیں آتیں۔ (جو نبی ﷺ اور امیر المومنین ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما پڑھا کرتے تھے۔)

بَابُ فِي كَمْ يَقْصُرُ الصَّلَاةَ

کس قدر سفر میں نماز قصر کرے؟

(۵۸۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْآخِرِ أَنْ تُسَافِرَ مَسِيْرَةَ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ لَيْسَ مَعَهَا حُرْمَةٌ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو عورت اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتی ہے اس کے لیے جائز نہیں کہ ایک دن رات کی مسافت کا سفر (اس حال میں) کرے کہ اس کے ہمراہ کوئی محرم نہ ہو۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَاب يُصَلِّي الْمَغْرِبَ ثَلاثًا فِي السَّفَرِ

مغرب کی نماز سفر میں (بھی) تین رکعت پڑھے

(۵۸۱) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُصَلِّي إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ وَ قَالَ عَبْدُاللّٰهِ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ إِذَا أَعْجَلَهُ السَّيْرُ يُؤَخِّرُ الْمَغْرِبَ فَيُصَلِّيهَا ثَلاثًا ثُمَّ يُسَلِّمُ ثُمَّ قَلَّمَا يَلْبَثُ حَتّٰى يُقِيمَ الْعِشَاءَ فَيُصَلِّيهَا رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ يُسَلِّمُ وَ لاَ يُسَبِّحُ بَعْدَ الْعِشَاءِ حَتّٰى يَقُومَ مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ جب آپ ﷺ کو سفر میں جلدی ہوتی تھی تو مغرب کی نماز (میں تاخیر کر دیتے پھر) جب (اس کو) پڑھتے تو تین رکعت پڑھتے اور پھر تھوڑی ہی دیر ٹھہر کر عشاء کی نماز پڑھ لیتے اور اس کی دو رکعتیں پڑھتے پھر سلام پھیر دیتے اور عشاء کے بعد نفل نماز نہ پڑھتے تھے یہاں تک کہ نصف شب کو اٹھتے اور تہجد کی نماز پڑھتے۔

بَابُ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الدَّابَّةِ وَ حَيْثُمَا تَوَجَّهَتْ بِهِ

سواری پر نفلی نماز (جیسے تہجد وغیرہ) ادا کرنا، چاہے سواری کا منہ کسی بھی سمت ہو

(۵۸۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يُصَلِّي التَّطَوُّعَ وَ هُوَ رَاكِبٌ فِي غَيْرِ الْقِبْلَةِ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نفل نماز سوار ہونے کی حالت میں ہی پڑھ لیتے تھے حالانکہ آپ ﷺ قبلہ کی بجائے کسی اور سمت جاتے ہوتے۔

بَابُ صَلاَةِ التَّطَوُّعِ عَلَى الْحِمَارِ

نفل نماز کا گدھے پر سواری کی حالت میں پڑھنا

(۵۸۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلّٰى عَلٰى حِمَارٍ وَ وَجْهُهُ مِنْ ذَاالْجَانِبِ يَعْنِي عَنْ يَسَارِ الْقِبْلَةِ فَقُلْتُ رَأَيْتُكَ تُصَلِّي لِغَيْرِ الْقِبْلَةِ فَقَالَ لَوْلاَ أَنِّي رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَهُ لَمْ أَفْعَلْهُ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے گدھے پر سوار ہو کر نماز پڑھی اور ان کا منہ قبلہ کے بائیں طرف تھا، (جب وہ نماز پڑھ چکے) تو پوچھا گیا کہ آپ نے خلاف قبلہ نماز پڑھی ہے؟ انہوں نے جواب دیا کہ اگر میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا کرتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں (کبھی) ایسا نہ کرتا۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَتَطَوَّعْ فِي السَّفَرِ دُبُرَ الصَّلَاةِ

سفر میں فرض نماز کے بعد سنتیں نہ پڑھنا

(٥٨٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ صَحِبْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَلَمْ أَرَهُ يُسَبِّحُ فِي السَّفَرِ وَ قَالَ اللّٰهُ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿ لَقَدْ كَانَ لَكُمْ فِي رَسُولِ اللّٰهِ أُسْوَةٌ حَسَنَةٌ ﴾ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے ہمراہ (سفر میں بہت) رہا ہوں مگر میں نے آپ ﷺ کو سفر میں سنتیں پڑھتے کبھی نہیں دیکھا اور اللہ تعالیٰ (سورۃ الممتحنہ میں) فرماتا ہے کہ "بے شک تم لوگوں کے لیے رسول اللہ ﷺ کے افعال میں ایک بہترین نمونہ ہے۔"

بَابُ مَنْ تَطَوَّعَ فِي السَّفَرِ فِي غَيْرِ دُبُرِ الصَّلَاةِ وَ قَبْلَهَا

جس شخص نے سفر میں فرض نماز سے پہلے یا بعد کی سنتیں نہ پڑھیں (بلکہ کوئی اور نفل نماز (یعنی تہجد یا اشراق) پڑھی تو اس نے خلاف سنت نہیں کیا)

(٥٨٥) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَأَى النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى السُّبْحَةَ بِاللَّيْلِ فِي السَّفَرِ عَلَى ظَهْرِ رَاحِلَتِهِ حَيْثُ تَوَجَّهَتْ بِهِ *

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ آپ ﷺ رات کو سفر میں اپنی سواری پر نفل نماز پڑھتے تھے، بھلے اس سواری کا منہ جس طرف بھی ہو۔ (یعنی خلاف کعبہ ہو تب بھی)۔

بَابُ الْجَمْعِ فِي السَّفَرِ بَيْنَ الْمَغْرِبِ وَالْعِشَاءِ

سفر میں مغرب اور عشاء کی نماز ایک ساتھ پڑھنا

(٥٨٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ صَلَاةِ الظُّهْرِ وَالْعَصْرِ إِذَا كَانَ عَلَى ظَهْرِ سَيْرٍ وَ يَجْمَعُ بَيْنَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْمَغْرِبِ وَ الْعِشَاءِ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب سفر میں چلتے ہوتے تو ظہر اور عصر جمع کر لیتے اور مغرب اور عشاء کو بھی جمع کر کے ادا فرماتے تھے۔

فائدہ: آجکل پانی میں چلنے والے جہاز خصوصاً "بحری فوج" کے جہاز کئی کئی دن تک سمندر میں رہتے ہیں اور جہاز کے عملے کے ارکان پوری نماز بھی پڑھتے ہیں اور ساتھ ہی ساتھ سنتیں وغیرہ بھی پوری کی پوری ادا کرتے ہیں۔ بعض حالتوں میں عملے کی ڈیوٹی کی نوعیت اس طرح ہوتی ہے کہ مسلسل چار چار گھنٹے اور چھ چھ گھنٹے ڈیوٹی پر حاضر رہنا پڑتا ہے اور مزید کہ سمندر کی لہریں جہاز کو مسلسل اوپر سے نیچے پٹختی رہتی ہیں جس سے اکثر لوگوں کو ("Sea Sikness" سمندر کی ایک بیماری جس کی وجہ سے) سر چکرانا اور قے وغیرہ بہت ہوتی ہے۔ نتیجہ یہ ہوتا ہے کہ لوگ پریشان حال ہوتے ہیں، بہت سے تو بیچارے لیٹ جاتے ہیں اور ڈیوٹی بھی نہیں کر سکتے، کھانا نہیں کھا سکتے، وغیرہ وغیرہ۔ تو ایسی صورت میں مندرجہ بالا احادیث سے یہ بات روز روشن کی طرح واضح ہے کہ بحریہ کے عملے کو "قصر نماز ادا کرنا" ہو گی نہ کہ پوری نماز مع سنتوں اور نوافل کے اور پھر ان حالات میں دو نمازوں کو اکٹھا پڑھنا ہو گا، کیونکہ اگر کسی کی چھ گھنٹے ڈیوٹی ہو اور وہ اپنی ڈیوٹی چھوڑ بھی نہ سکتا ہو، تو لازماً جس کسی کی ڈیوٹی کا ٹائم دوپہر دو بجے سے رات آٹھ بجے تک ہو گا وہ نماز عصر اور نماز مغرب ادا نہیں کر سکے گا۔ لہٰذا نبی ﷺ کی سنت پر عمل کرتے ہوئے اس کو پہلے دو نمازیں یعنی ظہر کی دو رکعت نماز قصر کے ساتھ ہی عصر کی دو رکعت نماز قصر ادا کرنا ہو گی اور اسی طرح جب وہ رات آٹھ بجے ڈیوٹی سے واپس آئے تو پہلے مغرب کی تین رکعت نماز ادا کرے اور پھر عشاء کی دو رکعت نماز قصر ادا کرے۔ اللہ تعالیٰ کی طرف سے انسانوں پر رسول اللہ ﷺ کی اتباع و اطاعت ہی فرض ہے اور رسول اللہ ﷺ کا طریقہ و عمل سفر میں دو ہی رکعت نماز ادا کرنا ہے، پوری نماز پڑھنا نبی ﷺ کی سنت یا طریقہ و عمل نہیں ہے۔ البتہ رات کے وقت اگر وہ چاہے تو نفل یعنی تہجد ادا کر سکتا ہے اور فجر کی اذان سے پہلے پہلے وتر ادا کر لے۔ باقی فجر کی نماز کی سنتیں اس کو لازماً ادا کرنا ہوں گی اور پھر دو رکعت نماز فجر ادا کرنا ہو گی اور باقی لوگ بھی، باجماعت یا بغیر جماعت کے، اسی طرح اپنی اپنی نماز "قصر" کے ساتھ ادا کریں۔ کیونکہ یہ اللہ تعالیٰ کی دی ہوئی ایک رخصت ہے کہ جس کو بلا چوں چرا قبول کیا جائے اور اس کا شکر یہ ادا کیا جائے کہ اس نے ہماری کمزوریوں کو جانتے ہوئے ہمارے اوپر سفر کی تمام حالتوں میں ہمیں نماز قصر کی رخصت دے دی۔ یہ اس رحمٰن و رحیم کی خاص مہربانی ہے اور اگر ہم پھر بھی اس رخصت یعنی نماز قصر کو نہیں اپناتے تو یہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے دی گئی رخصت کا عملاً

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

انکار ہے کہ جس کے ہم متحمل نہیں ہو سکتے۔ اگر سفر کی صورت یا مندرجہ بالا صورتیں، فوج، فضائیہ، رینجرز اور مجاہدین کے ساتھ پیش آئیں تو وہ بھی اسی طرح نماز قائم کر سکتے ہیں۔ واللہ اعلم بالصواب!

بَابُ إِذَا لَمْ يُطِقْ قَاعِدًا صَلَّى عَلَى جَنْبٍ

اگر بیٹھ کر نماز پڑھنے کی طاقت نہ ہو تو پہلو پر لیٹ کر نماز پڑھے

(۵۸۷) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَتْ بِي بَوَاسِيرُ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الصَّلَاةِ فَقَالَ صَلِّ قَائِمًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَقَاعِدًا فَإِنْ لَمْ تَسْتَطِعْ فَعَلَى جَنْبٍ *

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے بواسیر تھی تو میں نے رسول اللہ ﷺ سے نماز کی بابت پوچھا کہ بیٹھ کر پڑھوں تو جائز ہے یا نہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کھڑے ہو کر پڑھو اور اگر طاقت نہ ہو تو بیٹھ کر پھر اگر بیٹھنے کی بھی طاقت نہ ہو تو پہلو کے بل لیٹ کر نماز پڑھو۔"

بَابُ إِذَا صَلَّى قَاعِدًا ثُمَّ صَحَّ أَوْ وَجَدَ خِفَّةً تَمَّمَ مَا بَقِيَ

جب مریض بیٹھ کر نماز شروع کر دے پھر درمیان نماز اچھا ہو جائے یا مرض میں تخفیف معلوم ہو تو باقی نماز کھڑے ہو کر مکمل کرے

(۵۸۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ أَنَّهَا لَمْ تَرَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُصَلِّي صَلَاةَ اللَّيْلِ قَاعِدًا قَطُّ حَتَّى أَسَنَّ فَكَانَ يَقْرَأُ قَاعِدًا حَتَّى إِذَا أَرَادَ أَنْ يَرْكَعَ قَامَ فَقَرَأَ نَحْوًا مِنْ ثَلَاثِينَ آيَةً أَوْ أَرْبَعِينَ آيَةً ثُمَّ رَكَعَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو تہجد کی نماز کبھی بیٹھ کر پڑھتے نہیں دیکھا یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی عمر مبارک زیادہ ہو گئی تو آپ ﷺ بیٹھ کر قراءت کرتے پھر جب رکوع کرنا چاہتے تو کھڑے ہو جاتے اور تقریباً تیس یا چالیس آیتیں پڑھ کر رکوع کرتے۔

(۵۸۹) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ : ثُمَّ يَفْعَلُ فِي الرَّكْعَةِ الثَّانِيَةِ مِثْلَ ذَلِكَ فَإِذَا قَضَى صَلَاتَهُ نَظَرَ فَإِنْ كُنْتُ يَقْظَى تَحَدَّثَ مَعِي وَ إِنْ كُنْتُ نَائِمَةً اضْطَجَعَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک روایت میں کہتی ہیں کہ دوسری رکعت میں بھی ایسا ہی کرتے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تھے پھر جب آپ ﷺ نماز مکمل کر لیتے تو دیکھتے اگر میں جاگتی ہوتی تو میرے ساتھ باتیں کرتے اور اگر میں سوئی ہوتی تو آپ ﷺ لیٹ رہتے۔

كِتَابُ التَّهَجُّدِ

تہجد کی نماز کا بیان

بَابُ التَّهَجُّدِ بِاللَّيْلِ

رات کے وقت نماز تہجد کا بیان

(۵۹۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا قَامَ مِنَ اللَّيْلِ يَتَهَجَّدُ قَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ قَيِّمُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ لَكَ مُلْكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ نُورُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ مَنْ فِيهِنَّ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ مَلِكُ السَّمٰوَاتِ وَالْأَرْضِ وَ لَكَ الْحَمْدُ أَنْتَ الْحَقُّ وَ وَعْدُكَ الْحَقُّ وَ لِقَاؤُكَ حَقٌّ وَ قَوْلُكَ حَقٌّ وَالْجَنَّةُ حَقٌّ وَالنَّارُ حَقٌّ وَالنَّبِيُّونَ حَقٌّ وَ مُحَمَّدٌ ﷺ حَقٌّ وَالسَّاعَةُ حَقٌّ اللّٰهُمَّ لَكَ أَسْلَمْتُ وَ بِكَ آمَنْتُ وَ عَلَيْكَ تَوَكَّلْتُ وَ إِلَيْكَ أَنَبْتُ وَ بِكَ خَاصَمْتُ وَ إِلَيْكَ حَاكَمْتُ فَاغْفِرْ لِي مَا قَدَّمْتُ وَ مَا أَخَّرْتُ وَ مَا أَسْرَرْتُ وَ مَا أَعْلَنْتُ أَنْتَ الْمُقَدِّمُ وَ أَنْتَ الْمُؤَخِّرُ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ أَوْ لَا إِلٰهَ غَيْرُكَ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب رات کو تہجد پڑھنے کے لیے اٹھتے تو کہتے: "اے اللہ! ہر طرح کی تعریف تیرے لیے ہے، تو مدبر ہے آسمان و زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں اور تیری ہی تعریف ہے، تو نور ہے آسمان اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

درمیان ہیں اور تیری ہی تعریف ہے، تو بادشاہ ہے آسمان اور زمین کا اور ان چیزوں کا جو ان کے درمیان ہیں اور تیری ہی تعریف ہے، تو سچا ہے اور تیرا وعدہ سچا ہے اور تیرا ملنا برحق ہے اور تیری بات سچی ہے اور جنت و دوزخ برحق ہے اور کل پیغمبر برحق ہیں اور محمد ﷺ سچے ہیں اور قیامت برحق ہے۔ اے اللہ! میں تیرا فرمانبردار ہوں اور تجھ پر ایمان لایا ہوں اور تجھ پر بھروسا کیا ہے اور تیری طرف رجوع کرتا ہوں اور تیری ہی مدد سے مخالفین کے ساتھ جھگڑتا ہوں اور تجھ ہی کو حاکم بناتا ہوں تو میرے اگلے پچھلے، ظاہر پوشیدہ گناہوں کو معاف فرما دے، تو ہی آگے اور پیچھے کرنے والا ہے، کوئی معبود نہیں مگر تو ہی۔" یا فرمایا: "تیرے علاوہ کوئی معبود حقیقی نہیں۔"

بَابُ فَضْلِ قِيَامِ اللَّيْلِ

نماز شب یعنی تہجد کی فضیلت

(۵۹۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الرَّجُلُ فِي حَيَاةِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَى رُؤْيَا قَصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَتَمَنَّيْتُ أَنْ أَرَى رُؤْيَا فَأَقُصَّهَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَ كُنْتُ غُلَامًا شَابًّا وَ كُنْتُ أَنَامُ فِي الْمَسْجِدِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَرَأَيْتُ فِي النَّوْمِ كَأَنَّ مَلَكَيْنِ أَخَذَانِي فَذَهَبَا بِي إِلَى النَّارِ فَإِذَا هِيَ مَطْوِيَّةٌ كَطَيِّ الْبِئْرِ وَ إِذَا لَهَا قَرْنَانِ وَ إِذَا فِيهَا أُنَاسٌ قَدْ عَرَفْتُهُمْ فَجَعَلْتُ أَقُولُ أَعُوذُ بِاللّٰهِ مِنَ النَّارِ قَالَ فَلَقِيَنَا مَلَكٌ آخَرُ فَقَالَ لِي لَمْ تُرَعْ فَقَصَصْتُهَا عَلَى حَفْصَةَ فَقَصَّتْهَا حَفْصَةُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ نِعْمَ الرَّجُلُ عَبْدُاللّٰهِ لَوْ كَانَ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ فَكَانَ بَعْدُ لَا يَنَامُ مِنَ اللَّيْلِ إِلَّا قَلِيلًا *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں جو شخص کوئی خواب دیکھتا تھا تو وہ رسول اللہ ﷺ سے بیان کرتا تھا تو مجھے بھی آرزو ہوئی کہ میں بھی کوئی خواب دیکھوں اور رسول اللہ ﷺ سے بیان کروں اور میں نوجوان تھا اور رسول اللہ ﷺ کے عہد میں مسجد میں سویا کرتا تھا چنانچہ میں نے (ایک دن) خواب میں دیکھا گویا کہ دو فرشتوں نے مجھے پکڑا ہے اور مجھے دوزخ کی طرف لے گئے تو یکایک (میں کیا دیکھتا ہوں کہ) وہ ایسی چیچ دار بنی ہوئی ہے جیسے کنواں اور اس کے دو کھمبے ہیں۔ اس میں کچھ لوگ ہیں جن کو میں نے پہچان لیا۔ پس میں کہنے لگا کہ دوزخ سے میں اللہ کی پناہ مانگتا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ہوں۔ سیدنا عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر ہمیں ایک اور فرشتہ ملا اور اس نے مجھ سے کہا کہ تم ڈرو نہیں۔ اس خواب کو میں نے ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا (جو کہ سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی ہمشیرہ تھیں) سے بیان کیا اور حفصہ رضی اللہ عنہا نے اسے رسول اللہ ﷺ سے بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "عبداللہ کیا ہی اچھا آدمی ہے، کاش! تہجد پڑھتا ہوتا۔" تو اس کے بعد عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ رات کو بہت کم سوتے تھے۔

بَابُ تَرْكِ الْقِيَامِ لِلْمَرِيضِ

مریض کے لیے قیام اللیل (تہجد) کے چھوڑنے کا بیان

(۵۹۲) عَنْ جُنْدُبِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمْ يَقُمْ لَيْلَةً أَوْ لَيْلَتَيْنِ ۔

سیدنا جندب بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ بیمار ہوئے تو ایک رات یا دو رات آپ ﷺ (تہجد کے لیے) نہیں اٹھے۔

بَابُ تَحْرِيضِ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى صَلَاةِ اللَّيْلِ وَالنَّوَافِلِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

نبی ﷺ کا تہجد اور نوافل کی ترغیب دینا بغیر اس کے کہ آپ ﷺ اس کو واجب کریں

(۵۹۳) عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ طَرَقَهُ وَ فَاطِمَةَ بِنْتَ النَّبِيِّ عَلَيْهِ السَّلَامُ لَيْلَةً فَقَالَ أَلَا تُصَلِّيَانِ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَنْفُسُنَا بِيَدِ اللّٰهِ فَإِذَا شَاءَ أَنْ يَبْعَثَنَا بَعَثَنَا فَانْصَرَفَ حِينَ قُلْنَا ذَلِكَ وَ لَمْ يَرْجِعْ إِلَيَّ شَيْئًا ثُمَّ سَمِعْتُهُ وَ هُوَ مُوَلٍّ يَضْرِبُ فَخِذَهُ وَ هُوَ يَقُولُ ﴿ وَ كَانَ الْإِنْسَانُ أَكْثَرَ شَيْءٍ جَدَلًا ﴾ ۔

امیر المومنین علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ایک شب ان کے اور سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا، بنت نبی ﷺ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "تم دونوں نماز کیوں نہیں پڑھتے؟ میں نے کہا کہ یا رسول اللہ! ہماری جانیں تو اللہ کے اختیار میں ہیں پس جب وہ ہمیں اٹھانا چاہے گا ہمیں اٹھا دے گا۔ جب میں نے یہ کہا تو رسول اللہ ﷺ واپس ہو گئے اور مجھے کوئی جواب نہیں دیا۔ میں نے سنا کہ آپ ﷺ جاتے ہوئے اپنی ران پر ہاتھ مارتے جاتے تھے اور یہ فرما رہے تھے: "اور انسان ہر چیز سے زیادہ جھگڑالو ہے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۵۹۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيَدَعُ الْعَمَلَ وَ هُوَ يُحِبُّ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ خَشْيَةَ أَنْ يَعْمَلَ بِهِ النَّاسُ فَيُفْرَضَ عَلَيْهِمْ وَ مَا سَبَّحَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سُبْحَةَ الضُّحَى قَطُّ وَ إِنِّي لَأُسَبِّحُهَا*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کوئی کام، حالانکہ وہ آپ ﷺ کو محبوب ہوتا تھا اس خوف سے ترک کر دیتے تھے کہ لوگ اس پر عمل کریں گے اور وہ کہیں ان پر فرض نہ کر دیا جائے گا اور رسول اللہ ﷺ نے نماز چاشت کبھی نہیں پڑھی اور میں اسے پڑھتی ہوں۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ اللَّيْلَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ

نبی ﷺ کا رات کو اس قدر نماز پڑھنا کہ آپ ﷺ کے پاؤں سوج جاتے

(۵۹۵) عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لَيَقُومُ لِيُصَلِّيَ حَتّٰى تَرِمَ قَدَمَاهُ أَوْ سَاقَاهُ فَيُقَالُ لَهُ فَيَقُولُ أَفَلَا أَكُونُ عَبْدًا شَكُورًا*

سیدنا مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اس قدر قیام فرماتے تھے کہ آپ ﷺ کے دونوں پاؤں یا (یہ کہا کہ) آپ ﷺ کی دونوں پنڈلیوں پر ورم آجاتا تھا تو آپ ﷺ سے کہا جاتا تھا (کہ اس قدر عبادت شاقہ نہ کیجیے) تو آپ ﷺ جواب میں فرماتے تھے: "کیا میں اللہ کا شکر گزار بندہ نہ بنوں؟"

بَابُ مَنْ نَامَ عِنْدَ السَّحَرِ

جو شخص اخیر رات کو سوتا رہا

(۵۹۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهُ أَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى اللّٰهِ صَلَاةُ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَ أَحَبُّ الصِّيَامِ إِلَى اللّٰهِ صِيَامُ دَاوُدَ وَ كَانَ يَنَامُ نِصْفَ اللَّيْلِ وَ يَقُومُ ثُلُثَهُ وَ يَنَامُ سُدُسَهُ وَ يَصُومُ يَوْمًا وَ يُفْطِرُ يَوْمًا*

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، کہ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کو تمام نمازوں سے زیادہ پسند داؤد علیہ السلام کی نماز جیسی نماز ہے اور تمام روزوں میں زیادہ پسند اللہ تعالیٰ کو داؤد علیہ السلام کے روزے جیسا روزہ ہے اور وہ نصف شب سوتے تھے اور تہائی رات میں نماز پڑھتے تھے اور پھر رات کے چھٹے حصے میں سو رہتے تھے اور ایک دن روزہ رکھتے تھے اور ایک دن نہ رکھتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۵۹۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ أَحَبُّ الْعَمَلِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ الدَّائِمَ قُلْتُ مَتَى كَانَ يَقُومُ قَالَتْ كَانَ يَقُومُ إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جو عمل ہمیشہ کیا جا سکے (وہ عمل) رسول اللہ ﷺ کو پسند تھا۔ راوی کہتے ہیں میں نے کہا کہ آپ ﷺ (رات کو) کس وقت اٹھتے تھے؟ انہوں نے کہا اس وقت اٹھتے تھے جب مرغ کی آواز سن لیتے تھے۔

(۵۹۸) وَ فِي رِوَايَةٍ : إِذَا سَمِعَ الصَّارِخَ قَامَ فَصَلَّى *

ایک روایت میں ہے کہ جب آپ ﷺ مرغ کی آواز سن لیتے تھے اس وقت نماز تہجد پڑھنے کے لیے اٹھ کھڑے ہوتے تھے۔

(۵۹۹) وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ مَا أَلْفَاهُ السَّحَرُ عِنْدِي إِلَّا نَائِمًا تَعْنِي النَّبِيَّ ﷺ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ایک دوسری روایت میں کہتی ہیں کہ میں نے اخیر شب میں نبی ﷺ کو اپنے پاس سوتے ہوئے ہی پایا۔

بَابُ طُولِ الْقِيَامِ فِي صَلَاةِ اللَّيْلِ

نماز تہجد میں لمبا قیام کرنا مسنون ہے

(۶۰۰) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ لَيْلَةً فَلَمْ يَزَلْ قَائِمًا حَتَّى هَمَمْتُ بِأَمْرِ سَوْءٍ قُلْنَا وَ مَا هَمَمْتَ قَالَ هَمَمْتُ أَنْ أَقْعُدَ وَ أَذَرَ النَّبِيَّ ﷺ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ایک شب نبی ﷺ کے ہمراہ نماز تہجد پڑھی تو آپ ﷺ برابر کھڑے رہے یہاں تک کہ میں نے ایک برا ارادہ کیا۔ پوچھا گیا کہ آپ (رضی اللہ عنہ) نے کیا ارادہ کیا تھا؟ انہوں نے جواب دیا کہ یہ ارادہ کیا تھا کہ نبی ﷺ کو (کھڑا) چھوڑ کر بیٹھ جاؤں۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ وَ كَمْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ

نبی ﷺ کی رات کی نماز کیسے تھی اور آپ ﷺ رات کو کتنی نماز پڑھتے تھے؟

(۶۰۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَتْ صَلَاةُ النَّبِيِّ ﷺ ثَلَاثَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عَشْرَةَ رَكْعَةً يَعْنِي بِاللَّيْلِ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کی نماز تیرہ رکعت ہوتی تھی یعنی رات کو۔

(٦٠٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُصَلِّي مِنَ اللَّيْلِ ثَلاثَ عَشْرَةَ رَكْعَةً مِنْهَا الْوِتْرُ وَ رَكْعَتَا الْفَجْرِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ رات کو تیرہ رکعت پڑھتے تھے انھیں میں وتر اور (سنت) فجر کی دو رکعتیں بھی ہوتی تھیں۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ وَ نَوْمِهِ وَ مَا نُسِخَ مِنْ قِيَامِ اللَّيْلِ

نبی ﷺ کا رات کے وقت نماز پڑھنا اور سونا اور (اس بات کا بیان کہ) قیام شب میں سے کس قدر منسوخ ہو گیا؟

(٦٠٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يُفْطِرُ مِنَ الشَّهْرِ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لا يَصُومَ مِنْهُ وَ يَصُومُ حَتَّى نَظُنَّ أَنْ لاَ يُفْطِرَ مِنْهُ شَيْئًا وَ كَانَ لاَ تَشَاءُ أَنْ تَرَاهُ مِنَ اللَّيْلِ مُصَلِّيًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ وَ لاَ نَائِمًا إِلاَّ رَأَيْتَهُ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی مہینے میں افطار کرتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ آپ ﷺ اب اس مہینے میں روزہ نہیں رکھیں گے مگر جس مہینے آپ ﷺ روزہ رکھنے لگتے تھے تو پے در پے رکھتے تھے یہاں تک کہ ہم لوگ خیال کرتے تھے کہ اب آپ ﷺ اس مہینے میں کوئی روزہ چھوڑیں گے نہیں اور آپ ﷺ کی (نماز پڑھنے اور سونے کی) یہ حالت تھی کہ اگر تم چاہتے کہ آپ ﷺ کو رات کے وقت نماز پڑھتے دیکھ لیں تو دیکھ لیتے اور اگر تم چاہتے کہ آپ ﷺ کو سوتا ہوا دیکھ لیں تو دیکھ لیتے۔

بَابُ عَقْدِ الشَّيْطَانِ عَلَى قَافِيَةِ الرَّأْسِ إِذَا لَمْ يُصَلِّ بِاللَّيْلِ

شیطان کا گردن کے پیچھے گدی پر گرہ دے دینا جب کہ کوئی شخص رات کو نماز نہ پڑھے

(٦٠٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ يَعْقِدُ الشَّيْطَانُ عَلَى قَافِيَةِ رَأْسِ أَحَدِكُمْ إِذَا هُوَ نَامَ ثَلاثَ عُقَدٍ يَضْرِبُ كُلَّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عُقْدَةٍ عَلَيْكَ لَيْلٌ طَوِيلٌ فَارْقُدْ فَإِنِ اسْتَيْقَظَ فَذَكَرَ اللّٰهَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ تَوَضَّأَ انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَإِنْ صَلّٰى انْحَلَّتْ عُقْدَةٌ فَأَصْبَحَ نَشِيطًا طَيِّبَ النَّفْسِ وَ إِلَّا أَصْبَحَ خَبِيثَ النَّفْسِ كَسْلَانَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے ہر ایک کی گردن کے پیچھے گدی پر شیطان تین گرہ دے دیتا ہے جب وہ سونے لگتا ہے۔ ہر گرہ میں یہ پڑھ کر پھونک دیتا ہے "ابھی بہت رات باقی ہے سوتا رہ" پھر اگر وہ بیدار ہوا اور اس نے اللہ تعالیٰ کا ذکر کیا تو ایک گرہ کھل جاتی ہے اور اگر اس نے وضو کر لیا تو دوسری گرہ کھل جاتی ہے پھر اگر اس نے نماز پڑھ لی تو تیسری گرہ بھی کھل جاتی ہے اور صبح کو ہشاش بشاش اور دل شاد اٹھتا ہے ورنہ صبح کو بزدل اور سست مزاج اٹھتا ہے۔

بَابُ إِذَا نَامَ وَ لَمْ يُصَلِّ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ

جب کوئی شخص سوتا رہے اور نماز نہ پڑھے شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے

(٦٠٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ ذُكِرَ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ رَجُلٌ فَقِيلَ مَا زَالَ نَائِمًا حَتّٰى أَصْبَحَ مَا قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ فَقَالَ بَالَ الشَّيْطَانُ فِي أُذُنِهِ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے سامنے ایک شخص کا ذکر کیا گیا اور کہا گیا کہ وہ برابر صبح تک سوتا رہتا ہے نماز (تہجد) کے لیے نہیں اٹھتا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "شیطان اس کے کان میں پیشاب کر دیتا ہے۔"

بَابُ الدُّعَاءِ فِي الصَّلَاةِ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ

رات کے پچھلے پہر نماز کے اندر دعا کرنا (اللہ کو بہت پسند ہے)

(٦٠٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ يَنْزِلُ رَبُّنَا تَبَارَكَ وَ تَعَالَى كُلَّ لَيْلَةٍ إِلَى السَّمَاءِ الدُّنْيَا حِينَ يَبْقَى ثُلُثُ اللَّيْلِ الْآخِرُ يَقُولُ مَنْ يَدْعُونِي فَأَسْتَجِيبَ لَهُ مَنْ يَسْأَلُنِي فَأُعْطِيَهُ مَنْ يَسْتَغْفِرُنِي فَأَغْفِرَ لَهُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہمارا پروردگار بزرگ و برتر ہر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رات آسمان دنیا کی طرف نزول فرماتا ہے جب کہ پچھلی تہائی رات باقی رہ جاتی ہے، تو فرماتا ہے کہ کوئی ہے جو مجھ سے دعا کرے پس میں اس کی دعا قبول کرلوں؟ کوئی ہے جو مجھ سے کچھ مانگے تو میں اسے عطا کردوں؟ کوئی ہے جو استغفار کرے تو میں اسے معاف کردوں؟"

بَابُ مَنْ نَامَ أَوَّلَ اللَّيْلِ وَ أَحْيَا آخِرَهُ

جو شخص شروع رات میں سویا اور اخیر رات میں جاگا

(٦٠٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلاَةِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ قَالَتْ كَانَ يَنَامُ أَوَّلَهُ وَ يَقُومُ آخِرَهُ فَيُصَلِّي ثُمَّ يَرْجِعُ إِلَى فِرَاشِهِ فَإِذَا أَذَّنَ الْمُؤَذِّنُ وَ ثَبَ فَإِنْ كَانَ بِهِ حَاجَةٌ اغْتَسَلَ وَ إِلاَّ تَوَضَّأَ وَ خَرَجَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ رات کو نبی ﷺ کی نماز کس طرح ہوتی تھی؟ تو انہوں نے کہا کہ آپ ﷺ شروع رات میں سوتے تھے اور اخیر رات میں اٹھ کر نماز پڑھتے تھے۔ نماز کے بعد پھر اپنے بستر کی طرف لوٹ آتے تھے پھر جب موذن اذان دیتا تو آپ ﷺ اٹھتے پس اگر آپ کو ضرورت ہوتی تو غسل کرتے ورنہ وضو کر کے باہر تشریف لے جاتے۔

بَابُ قِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ بِاللَّيْلِ فِي رَمَضَانَ وَ غَيْرِهِ

نبی ﷺ کا رمضان اور غیر رمضان میں رات کا قیام

(٦٠٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ عَنْ صَلاَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي رَمَضَانَ فَقَالَتْ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَزِيدُ فِي رَمَضَانَ وَ لاَ فِي غَيْرِهِ عَلَى إِحْدَى عَشْرَةَ رَكْعَةً يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي أَرْبَعًا فَلاَ تَسْئَلْ عَنْ حُسْنِهِنَّ وَ طُولِهِنَّ ثُمَّ يُصَلِّي ثَلاَثًا قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللّٰهِ أَتَنَامُ قَبْلَ أَنْ تُوتِرَ فَقَالَ يَا عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا إِنَّ عَيْنَيَّ تَنَامَانِ وَ لاَ يَنَامُ قَلْبِي *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے رسول اللہ ﷺ کی رمضان کی نماز کے بارے میں دریافت کیا گیا تو انہوں نے کہا کہ رسول اللہ رمضان اور غیر رمضان میں گیارہ رکعت سے زیادہ نماز نہ پڑھتے تھے۔ (پہلے) چار رکعت پڑھتے تھے پس تم ان کی خوبی اور ان کے طول کی کیفیت نہ پوچھو، اس کے بعد پھر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

آپ ﷺ چار رکعت نماز پڑھتے تھے پس تم ان کی خوبی اور ان کے طول کی کیفیت نہ پوچھو، اس کے بعد تین رکعت وتر پڑھتے تھے۔ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے کہا یا رسول اللہ! کیا آپ وتر پڑھنے سے پہلے سو جاتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میری آنکھیں سو جاتی ہیں اور میرا دل نہیں سوتا۔"

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ التَّشْدِيدِ فِي الْعِبَادَةِ

عبادت میں اپنی جان پر سختی نہیں کرنی چاہیے

(٦٠٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِذَا حَبْلٌ مَمْدُودٌ بَيْنَ السَّارِيَتَيْنِ فَقَالَ مَا هَذَا الْحَبْلُ قَالُوا هَذَا حَبْلٌ لِزَيْنَبَ فَإِذَا فَتَرَتْ تَعَلَّقَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا ، حُلُّوهُ لِيُصَلِّ أَحَدُكُمْ نَشَاطَهُ فَإِذَا فَتَرَ فَلْيَقْعُدْ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ مسجد میں) نبی ﷺ داخل ہوئے تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک رسی دونوں ستونوں کے درمیان لٹک رہی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ رسی کیسی ہے؟" لوگوں نے عرض کی کہ یہ رسی ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کی لٹکائی ہوئی ہے جب وہ نماز میں کھڑے کھڑے تھک جاتی ہیں تو اس رسی سے لٹک جاتی ہیں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "نہیں ایسا ہرگز نہ کرنا چاہیے، اس کو کھول دو، تم میں سے ہر ایک اپنی طبیعت کے خوش رہنے تک نماز پڑھے پھر جب تھک جائے تو چاہیے کہ بیٹھ جائے۔"

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنْ تَرْكِ قِيَامِ اللَّيْلِ لِمَنْ كَانَ يَقُومُهُ

جو شخص رات کو اٹھتا اور نماز تہجد پڑھتا ہو تو اس کے لیے اس کا ترک کر دینا مکروہ ہے

(٦١٠) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَا عَبْدَاللَّهِ لَا تَكُنْ مِثْلَ فُلَانٍ كَانَ يَقُومُ اللَّيْلَ فَتَرَكَ قِيَامَ اللَّيْلِ *

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: "اے عبداللہ! تم فلاں شخص کی طرح نہ ہو جانا کہ وہ رات کو اٹھ کر نماز پڑھا کرتا تھا پھر اس نے رات کا اٹھنا اور نماز پڑھنا ترک کر دیا تھا۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ فَضْلِ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَصَلَّى

اس شخص کی فضیلت جو رات کو اٹھے اور نماز پڑھے

(٦١١) عَنْ عُبَادَةَ بْنِ الصَّامِتِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ تَعَارَّ مِنَ اللَّيْلِ فَقَالَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لاَ شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَ لَهُ الْحَمْدُ وَ هُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ الْحَمْدُ لِلّٰهِ وَ سُبْحَانَ اللّٰهِ وَ لاَ إِلٰهَ إِلاَّ اللّٰهُ وَاللّٰهُ أَكْبَرُ وَ لاَ حَوْلَ وَ لاَ قُوَّةَ إِلاَّ بِاللّٰهِ ثُمَّ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي أَوْ دَعَا اسْتُجِيبَ لَهُ فَإِنْ تَوَضَّأَ وَ صَلَّى قُبِلَتْ صَلاَتُهُ *

سیدنا عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص رات کو اٹھے اور کہے: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ ایک ہے، کوئی اس کا شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کی تعریف ہے، وہ ہر چیز پر قادر ہے، اللہ ہی کے لیے ہر طرح کی تعریف ہے اور اللہ تعالیٰ پاک ہے اور اللہ بہت بڑا ہے اور طاقت و قوت کسی میں نہیں مگر اللہ کی مدد سے۔" اس کے بعد کہے: "اے اللہ! میرے گناہ معاف کر دے۔" یا کوئی دعا کرے تو اس کی دعا قبول کر لی جائے گی، پھر اگر وضو کرے اور نماز پڑھے تو اس کی نماز مقبول ہو گی۔"

(٦١٢) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ وَ هُوَ يَقُصُّ فِي قَصَصِهِ وَ هُوَ يَذْكُرُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ أَخًا لَكُمْ لاَ يَقُولُ الرَّفَثَ يَعْنِي بِذٰلِكَ عَبْدَاللّٰهِ ابْنَ رَوَاحَةَ :

وَ فِينَا رَسُولُ اللّٰهِ يَتْلُو كِتَابَهُ
إِذَا انْشَقَّ مَعْرُوفٌ مِنَ الْفَجْرِ سَاطِعُ
أَرَانَا الْهُدَى بَعْدَ الْعَمَى فَقُلُوبُنَا
بِهِ مُوقِنَاتٌ أَنَّ مَا قَالَ وَاقِعُ
يَبِيتُ يُجَافِي جَنْبَهُ عَنْ فِرَاشِهِ
إِذَا اسْتَثْقَلَتْ بِالْمُشْرِكِينَ الْمَضَاجِعُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ اپنے وعظ میں رسول اللہ ﷺ کا ذکر کرنے لگے کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ فرمایا: "تمہارا بھائی (عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہ) لغویات نہیں کہتا (دیکھو وہ ان اشعار میں کیسے سچے مضامین بیان کر رہا ہے): "ہم میں اللہ کے رسول ہیں جو اسی کی کتاب پڑھ کر ہمیں سناتے ہیں جب صبح کی پو پھٹتی ہے۔ ہم تو اندھے تھے، اسی نے رستہ بتلا دیا۔ بات ہے اس کی یقینی جو کہ دل میں اتر جاتی ہے۔ رات کو رکھتا ہے پہلو اپنے بستر سے الگ اور کافروں کے خواب گاہ کو نیند بھاری کرتی ہے۔"

(٦١٣) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ كَأَنَّ بِيَدِي قِطْعَةَ إِسْتَبْرَقٍ فَكَأَنِّي لاَ أُرِيدُ مَكَانًا مِنَ الْجَنَّةِ إِلاَّ طَارَتْ إِلَيْهِ وَ رَأَيْتُ كَأَنَّ اثْنَيْنِ أَتَيَانِي وَ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ وَ قَدْ تَقَدَّمَ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے عہد میں میں نے یہ (خواب) دیکھا کہ گویا میرے ہاتھ میں ایک استبرق (ریشمی کپڑے) کا ایک ٹکڑا ہے تو گویا میں جنت کے جس مقام میں جانا چاہتا ہوں وہ مجھے وہاں لے کر اڑ جاتا ہے اور میں نے یہ دیکھا گویا کہ دو شخص میرے پاس آئے۔ بقیہ حدیث پیچھے گزر چکی ہے۔ (دیکھیے حدیث: ۵۹۱)

بَابُ مَا جَاءَ فِي التَّطَوُّعِ مَثْنَى مَثْنَى

نفلی نمازیں دو دو رکعتیں کر کے پڑھنی چاہئیں۔ (اور استخارہ کی دعا)

(٦١٤) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعَلِّمُنَا الاسْتِخَارَةَ فِي الأُمُورِ كُلِّهَا كَمَا يُعَلِّمُنَا السُّورَةَ مِنَ الْقُرْآنِ يَقُولُ إِذَا هَمَّ أَحَدُكُمْ بِالأَمْرِ فَلْيَرْكَعْ رَكْعَتَيْنِ مِنْ غَيْرِ الْفَرِيضَةِ ثُمَّ لِيَقُلِ اللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْتَخِيرُكَ بِعِلْمِكَ وَ أَسْتَقْدِرُكَ بِقُدْرَتِكَ وَ أَسْأَلُكَ مِنْ فَضْلِكَ الْعَظِيمِ فَإِنَّكَ تَقْدِرُ وَ لاَ أَقْدِرُ وَ تَعْلَمُ وَ لاَ أَعْلَمُ وَ أَنْتَ عَلاَّمُ الْغُيُوبِ اللّٰهُمَّ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ خَيْرٌ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ فَاقْدُرْهُ لِي وَ يَسِّرْهُ لِي ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَ إِنْ كُنْتَ تَعْلَمُ أَنَّ هَذَا الأَمْرَ شَرٌّ لِي فِي دِينِي وَ مَعَاشِي وَ عَاقِبَةِ أَمْرِي أَوْ قَالَ فِي عَاجِلِ أَمْرِي وَ آجِلِهِ فَاصْرِفْهُ عَنِّي وَاصْرِفْنِي عَنْهُ وَاقْدُرْ لِيَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ ثُمَّ أَرْضِنِي قَالَ وَ يُسَمِّي حَاجَتَهُ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمیں تمام کاموں میں استخارہ کی تعلیم فرمایا کرتے تھے (اور اس اہتمام کے ساتھ کہ) جس طرح ہمیں آپ ﷺ قرآن کی کسی سورت کی تعلیم فرماتے تھے۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "جب تم میں سے کوئی شخص کسی کام کا قصد کرے تو اسے چاہیے کہ نماز فرض کے علاوہ دو رکعت نماز پڑھے اور (نماز کے بعد) کہے: "اے اللہ! میں تیرے علم سے طلب خیر کرتا ہوں اور تیری قدرت سے طاقت مانگتا ہوں اور تجھ سے تیرا فضل عظیم چاہتا ہوں، بے شک تو قدرت رکھتا ہے اور میں قدرت نہیں رکھتا اور تو جانتا ہے اور میں نہیں جانتا، تو چھپی باتوں کو جاننے والا ہے۔ اے اللہ! اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے دین اور دنیا میں اور میرے کام کے آغاز اور انجام میں بہتر ہے تو اس کو میرے لیے مقدر کر دے اور اس کو میرے لیے آسان کر دے اور اگر تو جانتا ہے کہ یہ کام میرے لیے نقصان دہ ہے، میرے لیے دین میں یا دنیا میں اور میرے کام کے آغاز میں اور انجام میں تو اس کو مجھ سے علیحدہ کر دے اور مجھ کو اس سے علیحدہ کر دے اور جہاں کہیں بھلائی ہو وہ میرے لیے مقدر کر دے اور اس سے مجھ کو خوش کر دے۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اور اپنی حاجت کو (اللہ سے) عرض کر دے۔"

بَابُ تَعَاهُدِ رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ وَ مَنْ سَمَّاهُمَا تَطَوُّعًا

سنت فجر کی دونوں رکعتوں کا بالالتزام پڑھنا اور بعض لوگوں نے انھیں نفل کہا ہے

(٦١٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى شَيْءٍ مِنَ النَّوَافِلِ أَشَدَّ مِنْهُ تَعَاهُدًا عَلَى رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نوافل میں سے کسی نفل نماز کا اتنا التزام نہیں فرماتے تھے جتنا کہ فجر کی دو رکعتوں (سنتوں) کا (اہتمام فرماتے تھے)۔

بَابُ مَا يُقْرَأُ فِي رَكْعَتَيِ الْفَجْرِ

سنت فجر کی دونوں رکعتوں میں کیا پڑھے؟

(٦١٦) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُخَفِّفُ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ قَبْلَ صَلَاةِ الصُّبْحِ حَتَّى إِنِّي لَأَقُولُ هَلْ قَرَأَ بِأُمِّ الْكِتَابِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ان دونوں رکعتوں کو جو نماز فجر سے پہلے پڑھی جاتی ہیں بہت ہلکی پڑھتے تھے یہاں تک کہ میں (اپنے دل میں) کہتی تھی کہ (شاید) آپ ﷺ نے ام القرآن (یعنی سورۂ فاتحہ) بھی پڑھی ہے یا نہیں۔

بَابُ صَلَاةِ الضُّحَى فِي الْحَضَرِ

حضر میں چاشت پڑھنا ثابت ہے

(٦١٧) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَوْصَانِي خَلِيلِي بِثَلَاثٍ لَا أَدَعُهُنَّ حَتَّى أَمُوتَ صَوْمِ ثَلَاثَةِ أَيَّامٍ مِنْ كُلِّ شَهْرٍ وَ صَلَاةِ الضُّحَى وَ نَوْمٍ عَلَى وِتْرٍ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں مجھے میرے جانی دوست نبی ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی ہے میں انھیں نہیں چھوڑوں گا یہاں تک کہ مر جاؤں وہ تین باتیں یہ ہیں (۱) ہر مہینے میں تین روزے رکھنا (۲) نماز چاشت کا پڑھنا (۳) وتر پڑھ کر سونا۔

بَابُ الرَّكْعَتَيْنِ قَبْلَ الظُّهْرِ

ظہر سے پہلے دو رکعتیں مسنون ہیں

(٦١٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ لَا يَدَعُ أَرْبَعًا قَبْلَ الظُّهْرِ وَ رَكْعَتَيْنِ قَبْلَ الْغَدَاةِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ ظہر سے پہلے چار رکعتیں کبھی نہ چھوڑتے تھے اور صبح سے پہلے دو رکعتیں۔ (مکمل بخاری میں اس باب کی پہلی حدیث میں ظہر سے پہلے دو رکعتوں کا ہی ذکر ہے)

بَابُ الصَّلَاةِ قَبْلَ الْمَغْرِبِ

مغرب کی نماز سے پہلے دو رکعت نفل نماز پڑھنا

(٦١٩) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ صَلُّوا قَبْلَ صَلَاةِ الْمَغْرِبِ قَالَ فِي الثَّالِثَةِ لِمَنْ شَاءَ كَرَاهِيَةَ أَنْ يَتَّخِذَهَا النَّاسُ سُنَّةً *

سیدنا عبداللہ مزنی رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مغرب کی نماز

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سے پہلے نفل پڑھو۔" (یہی تین مرتبہ آپ ﷺ نے فرمایا) اور تیسری بار یہ فرمایا: "جو شخص چاہے۔" آپ ﷺ نے اس بات کو اچھا نہ سمجھا کہ لوگ اس کو سنت سمجھ لیں (لہٰذا اختیار دے دیا کہ جس کا دل چاہے پڑھے اور جس کا دل چاہے نہ پڑھے)۔

كِتَابُ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکہ اور مدینہ کی مسجدوں میں نماز کا بیان

بَابُ فَضْلِ الصَّلَاةِ فِي مَسْجِدِ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةِ

مکہ اور مدینہ کی مسجد میں نماز پڑھنے کی فضیلت

(٦٢٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَا تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلَّا إِلَى ثَلَاثَةِ مَسَاجِدَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَ مَسْجِدِ الرَّسُولِ ﷺ وَ مَسْجِدِ الْأَقْصَى *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "سفر نہ کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف (۱) مسجد حرام (یعنی خانہ کعبہ) (۲) مسجد نبوی (۳) مسجد اقصیٰ (یعنی بیت المقدس)۔"

(٦٢١) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ صَلَاةٌ فِي مَسْجِدِي هَذَا خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ صَلَاةٍ فِيمَا سِوَاهُ إِلَّا الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری مسجد میں ایک نماز پڑھنا باقی مسجدوں میں نماز پڑھنے سے ایک ہزار درجے افضل ہے، سوائے مسجد حرام کے (کہ اس میں پڑھنے کا ثواب زیادہ ہے)۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَسْجِدِ قُبَاءٍ

مسجد قباء (کی فضیلت کا بیان)

(٦٢٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ لاَ يُصَلِّي مِنَ الضُّحَى إِلاَّ فِي يَوْمَيْنِ يَوْمَ يَقْدَمُ بِمَكَّةَ فَإِنَّهُ كَانَ يَقْدَمُهَا ضُحًى فَيَطُوفُ بِالْبَيْتِ ثُمَّ يُصَلِّي رَكْعَتَيْنِ خَلْفَ الْمَقَامِ وَ يَوْمَ يَأْتِي مَسْجِدَ قُبَاءٍ فَإِنَّهُ كَانَ يَأْتِيهِ كُلَّ سَبْتٍ فَإِذَا دَخَلَ الْمَسْجِدَ كَرِهَ أَنْ يَخْرُجَ مِنْهُ حَتَّى يُصَلِّيَ فِيهِ قَالَ وَ كَانَ يُحَدِّثُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَزُورُهُ رَاكِبًا وَ مَاشِيًا قَالَ وَ كَانَ يَقُولُ إِنَّمَا أَصْنَعُ كَمَا رَأَيْتُ أَصْحَابِي يَصْنَعُونَ وَ لاَ أَمْنَعُ أَحَدًا أَنْ يُصَلِّيَ فِي أَيِّ سَاعَةٍ شَاءَ مِنْ لَيْلٍ أَوْ نَهَارٍ غَيْرَ أَنْ لاَ تَتَحَرَّوْا طُلُوعَ الشَّمْسِ وَ لاَ غُرُوبَهَا *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نماز چاشت نہ پڑھتے تھے مگر جس دن کہ مکہ جاتے کیونکہ وہ مکہ میں چاشت ہی کے وقت جاتے تھے پس وہ کعبہ کا طواف کر کے مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھتے تھے اور جس دن کہ مسجد قباء میں جاتے (اس دن بھی نماز چاشت پڑھتے) اور وہ ہر ہفتہ میں مسجد قباء جاتے پس جب وہ مسجد میں داخل ہوتے تو اس بات کو برا جانتے تھے کہ بغیر نماز پڑھے اس سے باہر نکل آئیں۔ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ بیان فرماتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ مسجد قبا کی زیارت کو سوار اور پیدل جایا کرتے تھے۔ (نافع کہتے ہیں کہ سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ) کہا کرتے تھے کہ میں ویسا ہی کرتا ہوں جیسا کہ میں نے اپنے دوستوں کو کرتے ہوئے دیکھا ہے اور میں کسی شخص کو منع نہیں کرتا رات میں یا دن میں جس وقت چاہے نماز پڑھے سوائے اس کے کہ طلوع آفتاب (کے وقت نماز پڑھنے) کا قصد نہ کرے اور نہ غروب آفتاب (کے وقت نماز پڑھنے) کا۔

بَابُ فَضْلِ مَا بَيْنَ الْقَبْرِ وَالْمِنْبَرِ

نبی ﷺ کی قبر اور منبر کے درمیانی مقام کی فضیلت

(٦٢٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَا بَيْنَ بَيْتِي وَ مِنْبَرِي رَوْضَةٌ مِنْ رِيَاضِ الْجَنَّةِ وَ مِنْبَرِي عَلَى حَوْضِي *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے گھر اور

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

منبر کے درمیان ایک باغ ہے جنت کے باغوں میں سے۔"

كِتَابُ الْعَمَلِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کوئی کام کرنے کا بیان

بَابُ مَا يُنْهَى عَنْهُ مِنَ الْكَلَامِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کلام کا ممنوع ہونا ثابت ہے

(٦٢٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَلِّمُ عَلَى النَّبِيِّ ﷺ وَ هُوَ فِي الصَّلَاةِ فَيَرُدُّ عَلَيْنَا فَلَمَّا رَجَعْنَا مِنْ عِنْدِ النَّجَاشِيِّ سَلَّمْنَا عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيْنَا وَ قَالَ إِنَّ فِي الصَّلَاةِ شُغْلًا *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کو سلام کیا کرتے تھے حالانکہ آپ ﷺ نماز میں ہوتے تھے اور آپ ﷺ ہمیں جواب بھی دے دیا کرتے تھے۔ پھر جب ہم نجاشی (بادشاہ حبش) کے پاس سے لوٹ کر آئے تو ہم نے آپ ﷺ کو نماز میں سلام کیا، تو آپ ﷺ نے ہمیں جواب نہ دیا اور نماز مکمل کرنے کے بعد فرمایا: "نماز میں (اللہ کے ساتھ) مشغولیت ہوتی ہے۔" اس لیے نماز میں اور کسی طرف مشغول نہ ہونا چاہیے)

(٦٢٥) وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ يُكَلِّمُ أَحَدُنَا صَاحِبَهُ بِحَاجَتِهِ حَتّٰى نَزَلَتْ ﴿ حَافِظُوا عَلَى الصَّلَوَاتِ وَالصَّلَاةِ الْوُسْطٰى وَ قُوْمُوا لِلّٰهِ قَانِتِيْنَ ﴾ فَأُمِرْنَا بِالسُّكُوْتِ *

سیدنا زید بن ارقم رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم نماز میں رسول اللہ ﷺ کے عہد میں پہلے کلام کیا کرتے تھے۔ ہم میں سے کوئی شخص اپنی ضرورت اپنے پاس والے سے کہہ دیا کرتا تھا یہاں تک کہ یہ آیت نازل ہوئی:

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

"اپنی نمازوں کی حفاظت کرو اور خاص کر درمیانی نماز کی اور اللہ کے سامنے ادب سے کھڑے رہو۔" (سورۂ بقرہ:۲۳۸)

پس ہمیں نماز میں سکوت کا حکم دے دیا گیا۔

بَابُ مَسْحِ الْحَصَا فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کنکریوں کو چھونا کیسا ہے؟

(٦٢٦) عَنْ مُعَيْقِيبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ فِي الرَّجُلِ يُسَوِّي التُّرَابَ حَيْثُ يَسْجُدُ قَالَ إِنْ كُنْتَ فَاعِلاً فَوَاحِدَةً *

سیدنا معیقیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک شخص کی نسبت جو سجدہ کرتے وقت مٹی برابر کیا کرتا تھا یہ فرمایا: "اگر تو ایسا کرنا ہی چاہتا ہے تو ایک مرتبہ سے زیادہ نہ کر۔"

بَابُ إِذَا انْفَلَتَتِ الدَّابَّةُ فِي الصَّلَاةِ

جب کوئی نماز پڑھ رہا ہو اور اسی حالت میں اس کا جانور بھاگ جائے

(٦٢٧) عَنْ أَبِي بَرْزَةَ الْأَسْلَمِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ صَلَّى يَوْمًا فِي غَزْوَةٍ وَ لَجَامُ دَابَّتِهِ بِيَدِهِ فَجَعَلَتِ الدَّابَّةُ تُنَازِعُهُ وَ جَعَلَ يَتْبَعُهَا فَقِيلَ لَهُ فِي ذٰلِكَ فَقَالَ إِنِّي غَزَوْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ سِتَّ غَزَوَاتٍ أَوْ سَبْعَ غَزَوَاتٍ وَ ثَمَانَ وَ شَهِدْتُ تَيْسِيرَهُ وَ إِنِّي إِنْ كُنْتُ أَنْ أُرَاجِعَ مَعَ دَابَّتِي أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أَدَعَهَا تَرْجِعُ إِلَى مَأْلَفِهَا فَيَشُقُّ عَلَيَّ *

سیدنا ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جنگ کی حالت میں نماز پڑھی اور ان کی سواری کی لگام ان کے ہاتھ میں تھی۔ سواری شوخی سے آگے بڑھتی جا رہی تھی اور وہ اس کے پیچھے پیچھے چلے جا رہے تھے۔ تو ان سے اس کا معاملہ پوچھا گیا تو وہ فرمانے لگے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ چھ جہاد کیے ہیں یا سات یا آٹھ اور میں نے آپ ﷺ کی میانہ روی اور سہولت پسندی دیکھی ہے اور بے شک مجھے یہ بات کہ میں اپنی سواری کے ہمراہ رہوں، اس بات سے زیادہ پسند ہے کہ میں اسے چھوڑ دیتا اور وہ اپنے اصطبل میں چلی جاتی (جو یہاں سے بہت دور ہے) پھر مجھے تکلیف ہوتی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(٦٢٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا ذَكَرَتْ حَدِيْثَ الْخُسُوْفِ وَ قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ بَعْدَ قَوْلِهِ : لَقَدْ رَأَيْتُ جَهَنَّمَ يَحْطِمُ بَعْضُهَا بَعْضًا : وَ رَأَيْتُ فِيهَا عَمْرَو بْنَ لُحَيٍّ وَ هُوَ الَّذِي سَيَّبَ السَّوَائِبَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے سورج گرہن کے متعلق پوری حدیث (نمبر:٥٢٦) ذکر کی اور اس روایت میں رسول اللہ ﷺ کے اس قول کے بعد کہ "یقیناً میں نے جہنم کو دیکھا کہ اس کا ایک حصہ دوسرے حصے کو کھائے جا رہا ہے۔" کہا کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا): "اور میں نے جہنم میں عمرو بن لحی کو دیکھا اور یہ عمرو بن لحی وہ شخص ہے جس نے بتوں کے نام پر جانوروں کے آزاد کرنے کی رسم ایجاد کی ہے۔"

بَابُ لَا يَرُدُّ السَّلَامَ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں سلام کا جواب (زبان سے) نہیں دینا چاہیے

(٦٢٩) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَعَثَنِي رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَاجَةٍ لَهُ فَانْطَلَقْتُ ثُمَّ رَجَعْتُ وَ قَدْ قَضَيْتُهَا فَأَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي مَا اللّٰهُ أَعْلَمُ بِهِ فَقُلْتُ فِي نَفْسِي لَعَلَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ وَجَدَ عَلَيَّ أَنِّي أَبْطَأْتُ عَلَيْهِ ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَلَمْ يَرُدَّ عَلَيَّ فَوَقَعَ فِي قَلْبِي أَشَدُّ مِنَ الْمَرَّةِ الْأُولَى ثُمَّ سَلَّمْتُ عَلَيْهِ فَرَدَّ عَلَيَّ فَقَالَ إِنَّمَا مَنَعَنِي أَنْ أَرُدَّ عَلَيْكَ أَنِّي كُنْتُ أُصَلِّي وَ كَانَ عَلَى رَاحِلَتِهِ مُتَوَجِّهًا إِلَى غَيْرِ الْقِبْلَةِ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے اپنے کسی کام کے لیے بھیجا، چنانچہ میں گیا اور اس کام کو مکمل کر کے واپس ہوا تو میں نبی ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور آپ ﷺ کو سلام کیا۔ آپ ﷺ نے مجھے سلام کا جواب نہیں دیا تو میرے دل کو (اس قدر رنج) ہوا کہ جس کو اللہ ہی خوب جانتا ہے۔ پس میں نے اپنے دل میں کہا کہ شاید رسول اللہ ﷺ مجھ سے اس لیے ناراض ہو گئے کہ میں نے آپ ﷺ کے پاس آنے میں تاخیر کر دی۔ میں نے پھر دوبارہ آپ ﷺ کو سلام کیا اور آپ ﷺ نے جواب نہیں دیا تو اب میرے دل میں پہلی مرتبہ سے بھی زیادہ (رنج) ہوا۔ پھر میں نے آپ ﷺ کو سلام کیا تو آپ ﷺ نے مجھے جواب دیا اور فرمایا: "مجھے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تمہارے سلام کا جواب دینے سے یہ امر مانع تھا کہ میں نماز پڑھ رہا تھا۔" اور رسول اللہ ﷺ اپنی سواری پر تھے، قبلہ کی طرف منہ (بھی) نہ تھا۔

بَابُ الْخَصْرِ فِي الصَّلَاةِ

نماز میں کولہے پر ہاتھ رکھنا منع ہے

(٦٣٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يُصَلِّيَ الرَّجُلُ مُتَخَصِّرًا*

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے منع فرمایا ہے: "کوئی آدمی کولہے پر ہاتھ رکھ کر نماز پڑھے۔"

كِتَابُ سُجُوْدِ السَّهْوِ

سجدۂ سہو کا بیان

بَابُ إِذَا صَلَّى خَمْسًا

جب کوئی شخص پانچ رکعت پڑھ لے تو..... ؟

(٦٣١) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ خَمْسًا فَقِيلَ لَهُ أَزِيدَ فِي الصَّلَاةِ فَقَالَ وَ مَا ذَاكَ قَالَ صَلَّيْتَ خَمْسًا فَسَجَدَ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ مَا سَلَّمَ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (ایک مرتبہ) ظہر کی نماز میں پانچ رکعتیں پڑھیں تو (نماز کے بعد) آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کیا نماز میں کچھ زیادتی کر دی گئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا مطلب؟" عرض کی گئی کہ آپ نے پانچ رکعتیں پڑھی ہیں تو آپ ﷺ نے سلام کے بعد دو سجدے (سہو کے) کیے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ إِذَا كُلِّمَ وَ هُوَ يُصَلِّي فَأَشَارَ بِيَدِهِ وَاسْتَمَعَ

جب کوئی شخص نماز پڑھتا ہو، اس سے بات کی جائے اور وہ اس کو سن کر اپنے ہاتھ سے اشارہ کر دے

(٦٣٢) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَنْهَى عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ صَلَاةِ الْعَصْرِ ثُمَّ رَأَيْتُهُ يُصَلِّيهِمَا وَ كَانَ عِنْدِي نِسْوَةٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَأَرْسَلْتُ إِلَيْهِ الْجَارِيَةَ فَقُلْتُ قُومِي بِجَنْبِهِ فَقُولِي لَهُ تَقُولُ لَكَ أُمُّ سَلَمَةَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! سَمِعْتُكَ تَنْهَى عَنْ هَاتَيْنِ وَ أَرَاكَ تُصَلِّيهِمَا فَإِنْ أَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخِرِي عَنْهُ فَفَعَلَتِ الْجَارِيَةُ فَأَشَارَ بِيَدِهِ فَاسْتَأْخَرَتْ عَنْهُ فَلَمَّا انْصَرَفَ قَالَ يَا بِنْتَ أَبِي أُمَيَّةَ سَأَلْتِ عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ وَ إِنَّهُ أَتَانِي نَاسٌ مِنْ عَبْدِ الْقَيْسِ فَشَغَلُونِي عَنِ الرَّكْعَتَيْنِ اللَّتَيْنِ بَعْدَ الظُّهْرِ فَهُمَا هَاتَانِ *

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو نماز عصر کے بعد (دو رکعت) نماز پڑھنے سے منع کرتے ہوئے سنا تھا پھر میں نے آپ ﷺ کو نماز عصر کے بعد (دو رکعت) نماز پڑھتے ہوئے دیکھا۔ جس وقت کہ آپ ﷺ عصر کی نماز پڑھ کر میرے پاس تشریف لائے اور میرے پاس (اس وقت) انصار کے قبیلہ بنی حرام کی کچھ عورتیں (بیٹھی ہوئی) تھیں (اس لیے میں خود نہ جا سکی) تو میں نے ایک لونڈی کو آپ ﷺ کے پاس بھیجا (اور) اس سے کہہ دیا کہ تو آپ ﷺ کے پہلو میں کھڑی ہو جانا اور آپ ﷺ سے عرض کرنا کہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) آپ ﷺ سے عرض کرتی ہے کہ آپ نے ان دونوں رکعتوں سے منع فرمایا ہے جبکہ آپ خود ہی یہ دو رکعتیں پڑھ رہے ہیں۔ پس اگر رسول اللہ ﷺ اپنے ہاتھ سے تیری طرف اشارہ کریں تو پیچھے ہٹ جانا۔ چنانچہ اس لونڈی نے ایسا ہی کیا۔ پس آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اشارہ کیا تو وہ آپ ﷺ سے پیچھے ہٹ گئی پھر جب آپ ﷺ نماز سے فارغ ہوئے تو فرمایا: "اے ابوامیہ کی بیٹی! تم نے عصر کے بعد دو رکعتوں کی بابت پوچھا (تو سن) قبیلۂ عبدالقیس کے کچھ لوگ میرے پاس آئے تھے اور انہوں نے مجھے ان دو رکعتوں سے جو ظہر کے بعد ہیں روک لیا تو یہ وہی دونوں رکعتیں ہیں (کوئی مستقل نماز نہیں)۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الْجَنَائِزِ

جنازہ کے بیان میں

بَابُ مَنْ كَانَ آخِرُ كَلَامِهِ لَا إِلَهَ إِلَّا اللّٰهُ

جس شخص کا آخری کلام لا الہ الا اللہ ہو، اس کے متعلق کیا کہا گیا ہے؟

(٦٣٣) عَنْ أَبِي ذَرٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَتَانِي آتٍ مِنْ رَبِّي فَأَخْبَرَنِي أَوْ قَالَ بَشَّرَنِي أَنَّهُ مَنْ مَاتَ مِنْ أُمَّتِي لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ قُلْتُ وَ إِنْ زَنَى وَ إِنْ سَرَقَ قَالَ وَ إِنْ زَنَى وَ إِنْ سَرَقَ *

سیدنا ابوذر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس ایک آنے والا میرے پروردگار کے پاس سے آیا اور اس نے مجھے خبر دی یا یہ فرمایا: "مجھے بشارت دی کہ جو شخص میری امت میں سے اس حال میں مرے گا کہ وہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرتا ہو وہ جنت میں ہو گا۔" میں نے عرض کی اگرچہ اس نے زنا کیا ہو اور اگرچہ چوری کی ہو آپ نے فرمایا: "اگرچہ زنا کیا ہو اگرچہ چوری کی ہو۔"

(٦٣٤) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ مَاتَ يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ النَّارَ وَ قُلْتُ أَنَا مَنْ مَاتَ لَا يُشْرِكُ بِاللّٰهِ شَيْئًا دَخَلَ الْجَنَّةَ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اس حال میں مر جائے کہ وہ اللہ کے ساتھ شرک کرتا ہو تو وہ دوزخ میں داخل ہو گا۔" میں (عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ) کہتا ہوں کہ جو شخص اس حال میں مرے کہ اللہ کے ساتھ شرک نہ کرتا ہو تو وہ جنت میں داخل ہو گا۔

بَابُ الْأَمْرِ بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازوں کے ساتھ جانے کا حکم

(٦٣٥) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ بِسَبْعٍ وَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نَهَانَا عَنْ سَبْعٍ أَمَرَنَا بِاتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ عِيَادَةِ الْمَرِيضِ وَ إِجَابَةِ الدَّاعِي وَ نَصْرِ الْمَظْلُومِ وَ إِبْرَارِ الْقَسَمِ وَ رَدِّ السَّلَامِ وَ تَشْمِيتِ الْعَاطِسِ وَ نَهَانَا عَنْ آنِيَةِ الْفِضَّةِ وَ خَاتَمِ الذَّهَبِ وَالْحَرِيرِ وَالدِّيبَاجِ وَالْقَسِّيِّ وَالْإِسْتَبْرَقِ*

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں نبی ﷺ نے سات چیزوں کا حکم دیا تھا اور سات چیزوں سے منع فرمایا تھا ہم کو حکم دیا تھا: "جنازوں کے ہمراہ جانے کا اور مریض کی عیادت کرنے کا اور دعوت قبول کرنے کا اور مظلوم کی مدد کرنے کا اور قسم کے پورا کرنے کا اور سلام کا جواب دینے کا اور چھینکنے والے کو (یَرْحَمُكَ اللّٰهُ) کا۔" اور ہمیں منع فرمایا تھا: "چاندی کے برتن (کے استعمال) سے اور سونے کی انگوٹھی اور ریشم و دیباج، قز اور استبرق (کے پہننے) سے۔" (یہ سب ریشمی کپڑے ہیں۔ اور ساتویں چیز ان میں سے رہ گئی ہے)۔

بَابُ الدُّخُولِ عَلَى الْمَيِّتِ بَعْدَ الْمَوْتِ إِذَا أُدْرِجَ فِي أَكْفَانِهِ

میت کو دیکھنا جب وہ اپنے کفن میں رکھ دیا جائے سنت ہے

(٦٣٦) عَنْ أُمِّ الْعَلَاءِ امْرَأَةٍ مِنَ الْأَنْصَارِ بَايَعَتِ النَّبِيَّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ أَنَّهُ اقْتُسِمَ الْمُهَاجِرُونَ قُرْعَةً فَطَارَ لَنَا عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُونٍ فَأَنْزَلْنَاهُ فِي أَبْيَاتِنَا فَوَجِعَ وَجَعَهُ الَّذِي تُوُفِّيَ فِيهِ فَلَمَّا تُوُفِّيَ وَ غُسِّلَ وَ كُفِّنَ فِي أَثْوَابِهِ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَقُلْتُ رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْكَ أَبَا السَّائِبِ فَشَهَادَتِي عَلَيْكَ لَقَدْ أَكْرَمَكَ اللّٰهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَ مَا يُدْرِيكِ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ أَكْرَمَهُ فَقُلْتُ بِأَبِي أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَمَنْ يُكْرِمُهُ اللّٰهُ فَقَالَ أَمَّا هُوَ فَقَدْ جَاءَهُ الْيَقِينُ وَاللّٰهِ إِنِّي لَأَرْجُو لَهُ الْخَيْرَ وَاللّٰهِ مَا أَدْرِي وَ أَنَا رَسُولُ اللّٰهِ مَا يُفْعَلُ بِي قَالَتْ فَوَاللّٰهِ لَا أُزَكِّي أَحَدًا بَعْدَهُ أَبَدًا *

ام العلاء ایک انصاری خاتون (بیان کرتی ہیں کہ جنہوں) نے نبی ﷺ سے (اسلام پر) بیعت کی ہے کہ مہاجرین نے (انصار کی تقسیم کے لیے) باہم قرعہ ڈالا تو ہمارے حصے میں سیدنا عثمان بن مظعون رضی اللہ عنہ آئے تو ہم نے انہیں اپنے گھر میں اتارا، پھر وہ اس مرض میں مبتلا ہوئے جس میں انہوں نے وفات پائی پس جب ان کی وفات ہو گئی اور ان کو غسل دیا جا چکا اور ان کے کپڑوں میں انہیں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کفن دے دیا گیا تو رسول اللہ ﷺ تشریف لائے تو میں نے کہا کہ اے ابو سائب! تم پر اللہ کی رحمت، میری شہادت تمہارے حق میں یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تمہیں سرفراز کر دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تمہیں کیا معلوم کہ اللہ نے انہیں سرفراز کر دیا۔" میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے باپ آپ پر فدا ہوں (میں نے یہ اس سبب سے کہا کہ) اگر اللہ تعالیٰ انہیں سرفراز نہ فرمائے گا تو (پھر) وہ کون ہو گا جسے اللہ سرفراز کرے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک انہیں (اچھی حالت میں) موت آئی ہے اور میں بھی ان کے لیے بھلائی کی امید رکھتا ہوں (لیکن بالیقین میں نہیں کہہ سکتا کہ اللہ نے انہیں معاف کر دیا) اللہ کی قسم! میں نہیں جانتا حالانکہ میں اللہ کا رسول ہوں کہ میرے ساتھ کیا معاملہ کیا جائے گا۔" ام العلاء کہتی ہیں کہ اس کے بعد پھر میں نے کسی کے پاک ہونے کی شہادت نہیں دی۔

(٦٣٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قُتِلَ أَبِي جَعَلْتُ أَكْشِفُ الثَّوْبَ عَنْ وَجْهِهِ أَبْكِي وَ يَنْهَوْنِي عَنْهُ وَالنَّبِيُّ ﷺ لَا يَنْهَانِي فَجَعَلَتْ عَمَّتِي فَاطِمَةُ تَبْكِي فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَبْكِينَ أَوْ لَا تَبْكِينَ مَا زَالَتِ الْمَلَائِكَةُ تُظِلُّهُ بِأَجْنِحَتِهَا حَتّٰى رَفَعْتُمُوهُ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میرے والد جب (غزوۂ احد) میں شہید ہوئے تو میں بار بار ان کے چہرے سے کپڑا ہٹاتا تھا اور روتا تھا تو لوگ مجھے منع کرتے تھے مگر نبی ﷺ مجھے منع نہ فرماتے تھے۔ پھر میری پھوپھی فاطمہ رضی اللہ عنہا بھی رونے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم روؤ یا نہ روؤ، فرشتے برابر ان پر اپنے پروں سے سایہ کیے رہے، یہاں تک کہ تم نے انہیں (میدان جنگ سے) اٹھایا۔

بَابُ الرَّجُلِ يَنْعَى إِلَى أَهْلِ الْمَيِّتِ بِنَفْسِهِ

جو شخص میت کے عزیزوں کو اس کی موت کی خبر دے

(٦٣٨) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ نَعَى النَّجَاشِيَّ فِي الْيَوْمِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ خَرَجَ إِلَى الْمُصَلّٰى فَصَفَّ بِهِمْ وَ كَبَّرَ أَرْبَعًا *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے نجاشی کی موت کی خبر دی جس دن کہ انہوں نے وفات پائی تو آپ ﷺ نماز پڑھنے کی جگہ تشریف لے گئے اور لوگوں کو صف بستہ کھڑا کر کے چار تکبیریں کہیں یعنی غائبانہ نماز جنازہ پڑھی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(٦٣٩) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَخَذَ الرَّايَةَ زَيْدٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا جَعْفَرٌ فَأُصِيبَ ثُمَّ أَخَذَهَا عَبْدُاللّٰهِ بْنُ رَوَاحَةَ فَأُصِيبَ وَ إِنَّ عَيْنَيْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَتَذْرِفَانِ ثُمَّ أَخَذَهَا خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ مِنْ غَيْرِ إِمْرَةٍ فَفُتِحَ لَهُ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (جس دور میں غزوۂ موتہ ہو رہی تھی اس دور میں ایک دن) نبی ﷺ نے (ہم لوگوں سے) فرمایا: "(اس وقت) زید نے جھنڈا لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر جعفر نے جھنڈا لے لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے پھر عبداللہ بن رواحہ نے جھنڈا لیا اور وہ شہید کر دیئے گئے (رضی اللہ عنہم) اور رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں (اس وقت آنسوؤں کی کثرت کی وجہ سے) بہہ رہی تھیں پھر خالد بن ولید نے بغیر سرداری کے جھنڈا لیا اور ان کے ہاتھوں پر فتح ہوئی۔

بَابُ فَضْلِ مَنْ مَاتَ لَهُ وَلَدٌ فَاحْتَسَبَ

اس شخص کی فضیلت جس کا کوئی بچہ مر جائے اور وہ ثواب سمجھے۔

(٦٤٠) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا مِنَ النَّاسِ مِنْ مُسْلِمٍ يُتَوَفَّى لَهُ ثَلَاثٌ لَمْ يَبْلُغُوا الْحِنْثَ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ إِيَّاهُمْ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان کے تین بچے جو بالغ نہ ہوئے ہوں، مر جاتے ہیں تو اللہ اسے جنت میں داخل فرماتا ہے بوجہ اس کثیر عنایت کے جو ان بچوں پر ہے۔

بَابُ مَا يُسْتَحَبُّ أَنْ يُغْسَلَ وِتْرًا

طاق غسل دینا مسنون ہے

(٦٤١) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ نَحْنُ نَغْسِلُ ابْنَتَهُ فَقَالَ اغْسِلْنَهَا ثَلَاثًا أَوْ خَمْسًا أَوْ أَكْثَرَ مِنْ ذَلِكَ بِمَاءٍ وَ سِدْرٍ وَاجْعَلْنَ فِي الْآخِرَةِ كَافُورًا فَإِذَا فَرَغْتُنَّ فَآذِنَّنِي فَلَمَّا فَرَغْنَا آذَنَّاهُ فَأَلْقَى إِلَيْنَا حِقْوَهُ فَقَالَ أَشْعِرْنَهَا إِيَّاهُ تَعْنِي إِزَارَهُ *

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ہم آپ ﷺ کی صاحبزادی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کو غسل دے رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں تین مرتبہ یا پانچ مرتبہ یا اس سے زیادہ غسل دینا (خالص) پانی سے اور بیری (کے پانی) سے اور آخر میں کافور ملا دو، پھر جب تم فارغ ہو جاؤ تو مجھے اطلاع دینا۔" چنانچہ جب ہم فارغ ہوئے تو ہم نے آپ ﷺ کو اطلاع دی تو آپ ﷺ نے اپنی ازار (تہہ بند) ہمیں دی اور فرمایا: "اس سے انکے جسم کو لپیٹ دو۔"

بَابُ يُبْدَأُ بِمَيَامِنِ الْمَيِّتِ

میت کی داہنی جانب سے غسل کی ابتدا کی جائے

(٦٤٢) وَ فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى أَنَّهُ قَالَ إِبْدَأْنَ بِمَيَامِنِهَا وَ مَوَاضِعِ الْوُضُوءِ مِنْهَا قَالَتْ وَ مَشَطْنَاهَا ثَلَاثَةَ قُرُونٍ*

ایک دوسری روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ان کی داہنی جانب سے اور وضو کے مقامات سے غسل کی ابتدا کرنا۔" (ام عطیہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں کہ ہم نے ان کو کنگھی کر کے بالوں کے تین حصے کر دیے۔

بَابُ الثِّيَابِ الْبِيضِ لِلْكَفَنِ

کفن کے لیے سفید کپڑا استعمال کرنا مسنون ہے

(٦٤٣) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كُفِّنَ فِي ثَلَاثَةِ أَثْوَابٍ يَمَانِيَةٍ بِيضٍ سَحُولِيَّةٍ مِنْ كُرْسُفٍ لَيْسَ فِيهِنَّ قَمِيصٌ وَ لَا عِمَامَةٌ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو تین کپڑوں میں کفن دیا گیا تھا جو یمنی، سحولی، روئی کے بنے ہوئے تھے، ریشم یا اون کے نہ تھے۔ ان کپڑوں میں نہ قمیص تھا اور نہ عمامہ۔

بَابُ الْكَفَنِ فِي ثَوْبَيْنِ

دو کپڑوں میں کفن دے دینا بھی درست ہے

(٦٤٤) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ بَيْنَمَا رَجُلٌ وَاقِفٌ بِعَرَفَةَ إِذْ وَقَعَ عَنْ رَاحِلَتِهِ فَوَقَصَتْهُ أَوْ قَالَ فَأَوْقَصَتْهُ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ اغْسِلُوهُ بِمَاءٍ وَسِدْرٍ وَ كَفِّنُوهُ فِي ثَوْبَيْنِ وَ لَا تُحَنِّطُوهُ وَ لَا تُخَمِّرُوا رَأْسَهُ فَإِنَّهُ يُبْعَثُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

يَوْمَ الْقِيَامَةِ مُلَبِّيًا *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ ایک شخص عرفات میں وقوف کر رہا تھا کہ اچانک اپنی سواری سے گر پڑا اور اس سواری نے اسے کچل ڈالا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اس کو غسل دو، چاہے صرف پانی سے اور بیری کے پانی سے اور اس کو دو کپڑوں میں کفن دے دو اور اس کے جسم میں حنوط (خوشبو) نہ لگانا اور اس کا سر نہ ڈھانپنا قیامت کے دن یہ اسی طرح (بحالت احرام) لبیک کہتا ہوا اٹھایا جائے گا۔"

بَابُ الْكَفَنِ لِلْمَيِّتِ

میت کو کفن دینا

(٦٤٥) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ لَمَّا تُوُفِّيَ جَاءَ ابْنُهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَعْطِنِي قَمِيصَكَ أُكَفِّنْهُ فِيهِ وَ صَلِّ عَلَيْهِ وَاسْتَغْفِرْ لَهُ فَأَعْطَاهُ النَّبِيُّ ﷺ قَمِيصَهُ فَقَالَ آذِنِّي أُصَلِّي عَلَيْهِ فَآذَنَهُ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يُصَلِّيَ عَلَيْهِ جَذَبَهُ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ أَلَيْسَ اللّٰهُ نَهَاكَ أَنْ تُصَلِّيَ عَلَى الْمُنَافِقِينَ فَقَالَ أَنَا بَيْنَ خِيَرَتَيْنِ قَالَ ﴿اسْتَغْفِرْ لَهُمْ أَوْ لَا تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ إِنْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ سَبْعِينَ مَرَّةً فَلَنْ يَغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ﴾ فَصَلَّى عَلَيْهِ فَنَزَلَتْ ﴿ وَ لَا تُصَلِّ عَلَى أَحَدٍ مِنْهُمْ مَاتَ أَبَدًا ﴾ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ عبداللہ بن ابی (منافق) جب مر گیا تو اس کا بیٹا رسول اللہ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ آپ مجھے اپنا کرتا دیجیے اور اس کا جنازہ پڑھیے اور اس کے لیے استغفار کیجیے پس آپ ﷺ نے اپنا کرتا اس کو دے دیا اور فرمایا: "(جب جنازہ تیار ہو جائے تو) مجھے اطلاع دینا میں اس کی نماز پڑھ دوں گا چنانچہ اس نے آپ ﷺ کو اطلاع دی پس جب آپ ﷺ نے چاہا کہ اس کی نماز پڑھیں تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ کو پیچھے سے پکڑ لیا اور عرض کی کہ کیا منافقوں پر نماز پڑھنے سے اللہ تعالیٰ نے آپ کو منع نہیں فرمایا؟ آپ ﷺ نے فرمایا مجھے دونوں باتوں کا اختیار دیا گیا ہے، اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے:

"آپ ﷺ ان (منافقوں کے لیے) دعائے مغفرت کریں یا نہ کریں (یہ ان کے حق

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں برابر ہے اور) اگر آپ ستر مرتبہ بھی دعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ ان کو ہرگز ہرگز معاف نہیں کرے گا۔" (سورۂ توبہ: ۸۰)

پس آپ ﷺ نے اس کی نماز جنازہ پڑھی تو یہ آیت نازل ہوئی:

"جو کوئی منافق مر جائے اس پر کبھی نماز نہ پڑھنا۔" (سورۂ توبہ: ۸۴)

(٦٤٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَتَى النَّبِيُّ ﷺ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ أُبَيٍّ بَعْدَ مَا دُفِنَ فَأَخْرَجَهُ فَنَفَثَ فِيهِ مِنْ رِيقِهِ وَ أَلْبَسَهُ قَمِيصَهُ *

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ عبداللہ بن ابی کے پاس تشریف لائے اس کے بعد کہ وہ قبر میں رکھ دیا گیا تھا تو آپ ﷺ نے اس کو نکالا اور اپنا لعاب اس کے منہ میں ڈال دیا اور اپنا کرتا اسے پہنا دیا۔

بَابُ إِذَا لَمْ يَجِدْ كَفَنًا إِلَّا مَا يُوَارِي رَأْسَهُ أَوْ قَدَمَيْهِ غَطَّى رَأْسَهُ

جب کفن نہ ملے مگر اسی قدر جو میت کے سر یا پاؤں کو چھپا لے تو اس سے اس کا سر ڈھانپ دیا جائے

(٦٤٧) عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ هَاجَرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ نَلْتَمِسُ وَجْهَ اللّٰهِ فَوَقَعَ أَجْرُنَا عَلَى اللّٰهِ فَمِنَّا مَنْ مَاتَ لَمْ يَأْكُلْ مِنْ أَجْرِهِ شَيْئًا مِنْهُمْ مُصْعَبُ بْنُ عُمَيْرٍ وَ مِنَّا مَنْ أَيْنَعَتْ لَهُ ثَمَرَتُهُ فَهُوَ يَهْدِبُهَا قُتِلَ يَوْمَ أُحُدٍ فَلَمْ نَجِدْ مَا نُكَفِّنُهُ إِلَّا بُرْدَةً إِذَا غَطَّيْنَا بِهَا رَأْسَهُ خَرَجَتْ رِجْلَاهُ وَ إِذَا غَطَّيْنَا رِجْلَيْهِ خَرَجَ رَأْسُهُ فَأَمَرَنَا النَّبِيُّ ﷺ أَنْ نُغَطِّيَ رَأْسَهُ وَ أَنْ نَجْعَلَ عَلَى رِجْلَيْهِ مِنَ الْإِذْخِرِ *

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگوں نے محض اللہ تعالیٰ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے نبی ﷺ کے ہمراہ ہجرت کی پس ہمارا ثواب اللہ کے ذمے قائم ہو گیا ہم میں سے بعض لوگ تو ایسے ہیں جو وفات پا گئے اور انہوں نے اپنے ثواب میں سے (دنیا میں) کچھ نہیں لیا، انہیں لوگوں میں سے سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ تھے اور ہم میں سے بعض لوگ وہ ہیں جن کے لیے ان کا پھل پک گیا اور وہ اسے اٹھا اٹھا کر کھاتے ہیں۔ سیدنا مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ احد کے دن شہید ہوئے اور ہم لوگوں نے (ان کے مال میں سے) اتنا بھی نہ پایا کہ جس سے انہیں کفن دے دیتے سوائے ایک چادر کے (اور وہ بھی ایسی چھوٹی کہ) اگر ہم اس سے ان کا سر ڈھانکتے تو پاؤں کھل جاتے تھے اور جب ہم ان کے پاؤں ڈھانکتے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تھے تو ان کا سر کھل جاتا تھا۔ پس نبی ﷺ نے ہمیں حکم دیا کہ ہم ان کا سر چھپا دیں اور ان کے پاؤں پر اذخر (گھاس) ڈال دیں۔

بَابُ مَنِ اسْتَعَدَّ الْكَفَنَ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يُنْكَرْ عَلَيْهِ

نبی ﷺ کے عہد میں جس شخص نے اپنا کفن خود تیار کر رکھا تھا اور اس پر کوئی اعتراض نہ کیا گیا

(٦٤٨) عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ امْرَأَةً جَاءَتِ النَّبِيَّ ﷺ بِبُرْدَةٍ مَنْسُوجَةٍ فِيهَا حَاشِيَتُهَا أَ تَدْرُونَ مَا الْبُرْدَةُ قَالُوا الشَّمْلَةُ قَالَ نَعَمْ قَالَتْ نَسَجْتُهَا بِيَدِي فَجِئْتُ لِأَكْسُوَكَهَا فَأَخَذَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا فَخَرَجَ إِلَيْنَا وَ إِنَّهَا إِزَارُهُ فَحَسَّنَهَا فُلَانٌ فَقَالَ اكْسُنِيهَا مَا أَحْسَنَهَا قَالَ الْقَوْمُ مَا أَحْسَنْتَ لَبِسَهَا النَّبِيُّ ﷺ مُحْتَاجًا إِلَيْهَا ثُمَّ سَأَلْتَهُ وَعَلِمْتَ أَنَّهُ لَا يَرُدُّ قَالَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا سَأَلْتُهُ لِأَلْبَسَهُ إِنَّمَا سَأَلْتُهُ لِتَكُونَ كَفَنِي قَالَ سَهْلٌ فَكَانَتْ كَفَنَهُ

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک عورت نبی ﷺ کے پاس بنی ہوئی حاشیہ دار چادر تحفتاً لائی، (پھر سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے حاضرین سے پوچھا) کیا تم جانتے ہو کہ بردہ کیا چیز ہے؟ انہوں نے کہا (ہاں جانتے ہیں بردہ) شملہ (یعنی چادر کو کہتے ہیں)۔ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نے کہا ہاں۔ اس عورت نے کہا کہ میں نے اسے اپنے ہاتھ سے بنا ہے اور اس لیے لائی ہوں تاکہ آپ اس کو پہنیں۔ چنانچہ نبی ﷺ نے اسے قبول کر لیا۔ اس وقت آپ ﷺ کو کپڑے کی ضرورت بھی تھی پس آپ ﷺ باہر تشریف لائے اور وہ چادر آپ ﷺ کی ازار تھی۔ پھر ایک شخص نے اس کی تعریف کی اور کہا کہ مجھے دے دیجیے (چنانچہ آپ ﷺ نے اسے دے دی) لوگوں نے (اس شخص سے) کہا کہ تو نے اچھا نہ کیا، اسے نبی ﷺ نے (نہایت) ضرورت کی حالت میں پہنا تھا اور تو نے آپ ﷺ سے مانگ لیا، تو یہ جانتا بھی ہے کہ آپ ﷺ سوال کو رد نہیں فرماتے (خواہ آپ ﷺ کو کتنی ہی ضرورت کیوں نہ ہو)۔ اس شخص نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! میں نے اسے اس لیے نہیں مانگا کہ اس کو پہنوں بلکہ میں نے اسے اس لیے مانگا ہے کہ وہ میرا کفن ہو۔ سیدنا سہل رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ پھر وہی چادر ان کا کفن بنی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ اتِّبَاعِ النِّسَاءِ الْجَنَائِزَ

عورتوں کا جنازوں کے ہمراہ جانا (منع ہے)

(٦٤٩) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نُهِينَا عَنِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ وَ لَمْ يُعْزَمْ عَلَيْنَا *

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم لوگوں کو جنازوں کے ہمراہ جانے سے منع کر دیا گیا مگر کوئی سخت تاکید (کے ساتھ منع) نہیں کیا گیا تھا۔

بَابُ إِحْدَادِ الْمَرْأَةِ عَلَى غَيْرِ زَوْجِهَا

عورتوں کا اپنے شوہر کے علاوہ کسی اور پر سوگ کرنا

(٦٥٠) عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ : سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ : لاَ يَحِلُّ لِامْرَأَةٍ تُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ أَنْ تُحِدَّ عَلَى مَيِّتٍ فَوْقَ ثَلاثٍ إِلاَّ عَلَى زَوْجٍ فَإِنَّهَا تُحِدُّ عَلَيْهِ أَرْبَعَةَ أَشْهُرٍ وَ عَشْرًا *

ام المومنین ام حبیبہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "کسی عورت کو جو اللہ تعالیٰ پر ایمان رکھتی ہو، یہ جائز نہیں کہ کسی میت پر تین دن سے زیادہ سوگ کرے مگر شوہر پر چار مہینے اور دس دن (سوگ کرنا چاہیے)۔

بَابُ زِيَارَةِ الْقُبُورِ

قبروں کی زیارت کرنا (کیسا ہے)؟

(٦٥١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ مَرَّ النَّبِيُّ ﷺ بِامْرَأَةٍ تَبْكِي عِنْدَ قَبْرٍ فَقَالَ اتَّقِي اللّٰهَ وَاصْبِرِي قَالَتْ إِلَيْكَ عَنِّي فَإِنَّكَ لَمْ تُصَبْ بِمُصِيبَتِي وَ لَمْ تَعْرِفْهُ فَقِيلَ لَهَا إِنَّهُ النَّبِيُّ ﷺ فَأَتَتْ بَابَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدَهُ بَوَّابِينَ فَقَالَتْ لَمْ أَعْرِفْكَ فَقَالَ إِنَّمَا الصَّبْرُ عِنْدَ الصَّدْمَةِ الأُولَى *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) نبی ﷺ کا گزر ایک عورت پر ہوا جو قبر کے پاس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(بیٹھی ہوئی) رو رہی تھی تو آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "اللہ سے ڈر اور صبر کر۔" اس نے کہا کہ مجھ سے پرے ہٹو، اس لیے کہ تمہیں میرے جیسی مصیبت نہیں پہنچی۔ پھر اس عورت سے کہا گیا کہ یہ نبی ﷺ تھے (تو نے کیسا گستاخانہ جواب دیا) تو وہ نبی ﷺ کے دروازے پر حاضر ہوئی (وہ سمجھتی تھی کہ نبی ﷺ کے دروازے پر دربان رہتے ہوں گے مگر) اس نے آپ ﷺ کے دروازے پر دربان نہیں پائے۔ پھر وہ عرض کرنے لگی کہ میں نے آپ کو پہچانا نہ تھا (اس سبب سے مجھ سے گستاخی ہوئی، اب میں صبر کرتی ہوں) آپ ﷺ نے فرمایا: "صبر شروع صدمہ کے وقت کرنا چاہیے۔"

بَابُ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ يُعَذَّبُ الْمَيِّتُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ إِذَا كَانَ النَّوْحُ مِنْ سُنَّتِهِ

نبی ﷺ کا فرمانا کہ میت کے عزیز و اقارب کے رونے سے کبھی میت کو عذاب ہوتا ہے (یہ اس وقت ہے کہ) جب نوحہ کرنا اس کے خاندان کا وتیرہ ہو

(٦٥٢) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ أَرْسَلَتِ ابْنَةُ النَّبِيِّ ﷺ إِلَيْهِ إِنَّ ابْنًا لِي قُبِضَ فَأْتِنَا فَأَرْسَلَ يُقْرِئُ السَّلَامَ وَ يَقُولُ إِنَّ لِلَّهِ مَا أَخَذَ وَ لَهُ مَا أَعْطَى وَ كُلٌّ عِنْدَهُ بِأَجَلٍ مُسَمًّى فَلْتَصْبِرْ وَلْتَحْتَسِبْ فَأَرْسَلَتْ إِلَيْهِ تُقْسِمُ عَلَيْهِ لَيَأْتِيَنَّهَا فَقَامَ وَ مَعَهُ سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ وَ مُعَاذُ بْنُ جَبَلٍ وَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ وَ زَيْدُ بْنُ ثَابِتٍ وَ رِجَالٌ فَرُفِعَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ الصَّبِيُّ وَ نَفْسُهُ تَتَقَعْقَعُ قَالَ حَسِبْتُهُ أَنَّهُ قَالَ كَأَنَّهَا شَنٌّ فَفَاضَتْ عَيْنَاهُ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا هَذَا فَقَالَ هَذِهِ رَحْمَةٌ جَعَلَهَا اللَّهُ فِي قُلُوبِ عِبَادِهِ وَ إِنَّمَا يَرْحَمُ اللَّهُ مِنْ عِبَادِهِ الرُّحَمَاءَ *

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (سیدہ زینب رضی اللہ عنہا) نے آپ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا کہ میرا لڑکا حالت نزع میں ہے لیکن آپ ﷺ تشریف نہ لائے۔ آپ ﷺ نے (جواب میں یہ) کہلا بھیجا (کہ میری جانب سے کہنا) کہ وہ سلام کہتے ہیں اور کہتے ہیں کہ: "(میں آ کے کیا کروں گا) جو اللہ تعالیٰ نے دے دیا اور جو لے لیا سب اسی کا ہے اور ہر چیز اس کے یہاں ایک مدت معین تک قائم ہے، پس چاہیے کہ بامید ثواب صبر کریں۔" دوبارہ پھر انہوں نے آپ ﷺ کے پاس آدمی بھیجا اور آپ ﷺ کو قسم دلائی کہ وہاں ضرور تشریف لائیں پس آپ ﷺ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ کے ہمراہ سعد بن عبادہ اور معاذ بن جبل اور ابی بن کعب اور زید بن ثابت رضی اللہ عنہم اور چند اور صحابہ رضی اللہ عنہم بھی تھے۔ (جب وہاں آپ ﷺ پہنچے) تو وہ صاحبزادہ رسول اللہ ﷺ کے پاس اٹھا کر لائے گئے اور (اس وقت ان کا اخیر وقت تھا) ان کی جان تڑپ رہی تھی (ابو عثمان راوی) کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ (سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے) کہا تھا کہ وہ اس طرح تڑپ رہے تھے گویا کہ مشک (لڑھکتی ہو) پس آپ ﷺ کی دونوں آنکھیں بہنے لگیں تو سعد رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ کیا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ رحمت ہے جو اللہ نے اپنے بندوں کے دلوں میں رکھی ہے اور اللہ تعالیٰ اپنے انہی بندوں پر رحم کرتا ہے جو رحم دل ہوں۔"

(٦٥٣) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ شَهِدْنَا بِنْتًا لِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ جَالِسٌ عَلَى الْقَبْرِ قَالَ فَرَأَيْتُ عَيْنَيْهِ تَدْمَعَانِ قَالَ فَقَالَ هَلْ مِنْكُمْ رَجُلٌ لَمْ يُقَارِفِ اللَّيْلَةَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَنَا قَالَ فَانْزِلْ قَالَ فَنَزَلَ فِي قَبْرِهَا *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کی صاحبزادی (سیدہ ام کلثوم رضی اللہ عنہا) کے جنازے کے ہمراہ تھے اور رسول اللہ ﷺ قبر پر بیٹھے ہوئے تھے۔ وہ کہتے ہیں کہ میں نے آپ ﷺ کی آنکھوں کو دیکھا کہ آنسو بہا رہی تھیں پھر سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں (جب قبر تیار ہو گئی) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم میں سے کوئی شخص ایسا ہے جس نے رات کو جماع نہ کیا ہو۔" تو ابو طلحہ نے عرض کی کہ میں ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم (قبر میں) اترو۔" چنانچہ وہ ان کی قبر میں اترے۔

(٦٥٤) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبَعْضِ بُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ فَبَلَغَ ذٰلِكَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا بَعْدَ مَوْتِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَتْ رَحِمَ اللّٰهُ عُمَرَ وَاللّٰهِ مَا حَدَّثَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِنَّ اللّٰهَ لَيُعَذِّبُ الْمُؤْمِنَ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَ لٰكِنْ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ اللّٰهَ لَيَزِيدُ الْكَافِرَ عَذَابًا بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ وَ قَالَتْ حَسْبُكُمُ الْقُرْآنُ ﴿ وَ لَا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِزْرَ أُخْرٰى ﴾ *

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ میت پر اس کے عزیزوں کے رونے کے سبب عذاب ہوتا ہے۔ پس امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ کی شہادت کے بعد ام المومنین عائشہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

صدیقہ رضی اللہ عنہا تک یہ بات پہنچی تو انہوں نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ عمر (رضی اللہ عنہ) کے حال پر رحم فرمائے، اللہ کی قسم! رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا تھا کہ مومن پر اس کے عزیزوں کے رونے سے عذاب کیا جاتا ہے بلکہ رسول اللہ ﷺ نے تو یہ فرمایا تھا: "اللہ تعالیٰ کافر پر بسبب اس کے عزیزوں کے رونے کے عذاب زیادہ کرتا ہے۔" اور اس کے بعد فرمانے لگیں کہ تمہیں قرآن (کی یہ آیت) کافی ہے:

"کوئی بوجھ اٹھانے والا کسی دوسرے کا بوجھ نہیں اٹھائے گا۔" (سورۃ الانعام: ۱۶۴)

(٦٥٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى يَهُوْدِيَّةٍ يُبْكِي عَلَيْهَا أَهْلُهَا فَقَالَ إِنَّهُمْ لَيَبْكُوْنَ عَلَيْهَا وَ إِنَّهَا لَتُعَذَّبُ فِي قَبْرِهَا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا گزر ایک یہودی عورت (کی قبر) پر ہوا جس کے مرنے پر اس کے عزیز و اقارب رو رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ لوگ اس کے لیے رو رہے ہیں حالانکہ اس پر اس کی قبر میں عذاب ہو رہا ہے۔"

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ النِّيَاحَةِ عَلَى الْمَيِّتِ

میت پر نوحہ کرنا مکروہ ہے

(٦٥٦) عَنِ الْمُغِيْرَةِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ إِنَّ كَذِبًا عَلَيَّ لَيْسَ كَكَذِبٍ عَلَى أَحَدٍ مَنْ كَذَبَ عَلَيَّ مُتَعَمِّدًا فَلْيَتَبَوَّأْ مَقْعَدَهُ مِنَ النَّارِ وَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ مَنْ نِيحَ عَلَيْهِ يُعَذَّبُ بِمَا نِيحَ عَلَيْهِ *

سیدنا مغیرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "میرے اوپر جھوٹ بولنا ایسا نہیں ہے جیسے تم میں سے کسی پر جھوٹ بولنا، جو شخص میرے اوپر جھوٹ بولے اسے چاہیے کہ دوزخ میں اپنا ٹھکانہ ڈھونڈ لے۔" اور میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ فرماتے تھے: "جو شخص کسی پر نوحہ کرے گا اس پر اس نوحہ کرنے کی وجہ سے عذاب کیا جائے گا۔"

بَابُ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ الْخُدُوْدَ

(نبی ﷺ کا ارشاد کہ) جو شخص اپنے رخسار پیٹے وہ ہم میں سے نہیں

(٦٥٧) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنَّا مَنْ ضَرَبَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْخُدُودَ وَ شَقَّ الْجُيُوبَ وَ دَعَا بِدَعْوَى الْجَاهِلِيَّةِ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص ہم میں سے نہیں ہے جو (غم میں اپنے) رخساروں پر طمانچے مارے اور گریبان پھاڑے اور جاہلیت کی سی باتیں کرے۔"

بَابُ رِثَاءِ النَّبِيِّ ﷺ سَعْدَ بْنَ خَوْلَةَ

نبی ﷺ کا سیدنا سعد بن خولہ کے لیے افسوس کا اظہار کرنا

(٦٥٨) عَنْ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَعُودُنِي عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ مِنْ وَجَعٍ اشْتَدَّ بِي فَقُلْتُ إِنِّي قَدْ بَلَغَ بِي مِنَ الْوَجَعِ وَ أَنَا ذُو مَالٍ وَ لَا يَرِثُنِي إِلَّا ابْنَةٌ أَفَأَتَصَدَّقُ بِثُلُثَيْ مَالِي قَالَ لَا فَقُلْتُ بِالشَّطْرِ فَقَالَ لَا ثُمَّ قَالَ الثُّلُثُ وَالثُّلُثُ كَبِيرٌ أَوْ كَثِيرٌ إِنَّكَ أَنْ تَذَرَ وَرَثَتَكَ أَغْنِيَاءَ خَيْرٌ مِنْ أَنْ تَذَرَهُمْ عَالَةً يَتَكَفَّفُونَ النَّاسَ وَ إِنَّكَ لَنْ تُنْفِقَ نَفَقَةً تَبْتَغِي بِهَا وَجْهَ اللّٰهِ إِلَّا أُجِرْتَ بِهَا حَتَّى مَا تَجْعَلُ فِي فِي امْرَأَتِكَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أُخَلَّفُ بَعْدَ أَصْحَابِي قَالَ إِنَّكَ لَنْ تُخَلَّفَ فَتَعْمَلَ عَمَلًا صَالِحًا إِلَّا ازْدَدْتَ بِهِ دَرَجَةً وَ رِفْعَةً ثُمَّ لَعَلَّكَ أَنْ تُخَلَّفَ حَتَّى يَنْتَفِعَ بِكَ أَقْوَامٌ وَ يُضَرَّ بِكَ آخَرُونَ اللّٰهُمَّ أَمْضِ لِأَصْحَابِي هِجْرَتَهُمْ وَ لَا تَرُدَّهُمْ عَلَى أَعْقَابِهِمْ لَكِنِ الْبَائِسُ سَعْدُ بْنُ خَوْلَةَ يَرْثِي لَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ مَاتَ بِمَكَّةَ *

سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع کے سال میری عیادت کے لیے تشریف لاتے تھے۔ ایک مرض کی وجہ سے جو مجھ پر سنگین ہو گیا تھا تو میں نے عرض کی کہ میرے مرض کی یہ کیفیت تو آپ دیکھ ہی رہے ہیں۔ اور میں مالدار آدمی ہوں اور میرے بعد وارث بجز میری اکلوتی لڑکی کے کوئی نہیں تو کیا میں اپنے مال کی دو تہائی خیرات کر دوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے عرض کی کہ نصف لیکن آپ نے فرمایا: "نہیں۔" میں نے عرض کی کہ ایک تہائی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک تہائی (میں کچھ مضائقہ نہیں اور ایک تہائی) بھی بہت زیادہ ہے۔ تم اپنے وارثوں کو مالدار چھوڑ جاؤ یہ اس سے بہتر ہے کہ انہیں فقیر چھوڑ جاؤ کہ وہ لوگوں کے آگے ہاتھ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

پھیلاتے پھریں اور تم جو کچھ بغرض رضائے الٰہی خرچ کرو گے اس پر تمہیں ثواب ملے گا یہاں تک کہ جو (لقمہ) تم اپنی بیوی کے منہ میں دو گے (اس کا بھی ثواب ملے گا)۔" میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا میں اپنے اصحاب کے بعد (مکہ میں) چھوڑ دیا جاؤں گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اگر چھوڑ دیے جاؤ گے اور نیک کام کرو گے تو اس سے تمہارا درجہ اور مرتبہ بلند ہی ہوتا رہے گا پھر تم شاید (ابھی نہ مرو گے بلکہ) تمہاری عمر دراز ہو گی یہاں تک کہ کچھ لوگوں (یعنی مسلمانوں) کو تم سے نفع پہنچے اور کچھ لوگوں (یعنی کافروں) کو تم سے نقصان پہنچے گا۔ اے اللہ! میرے اصحاب کے لیے ان کی ہجرت کامل کر دے اور انہیں پھر ان کے پیچھے نہ لوٹا (یعنی مکہ میں انہیں موت نہ دے) لیکن بے چارا سعد بن خولہ۔" (رسول اللہ ﷺ ان کے لیے افسوس کا اظہار کرتے تھے) کہ وہ مکہ میں فوت ہو گئے۔"

بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ الْحَلْقِ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

مصیبت کے وقت سر منڈوانے کی ممانعت

(٦٥٩) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ وَجِعَ وَجَعًا شَدِيدًا فَغُشِيَ عَلَيْهِ وَ رَأْسُهُ فِي حَجْرِ امْرَأَةٍ مِنْ أَهْلِهِ فَلَمْ يَسْتَطِعْ أَنْ يَرُدَّ عَلَيْهَا شَيْئًا فَلَمَّا أَفَاقَ قَالَ أَنَا بَرِيءٌ مِمَّنْ بَرِئَ مِنْهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ بَرِئَ مِنَ الصَّالِقَةِ وَالْحَالِقَةِ وَالشَّاقَّةِ *

سیدنا ابو موسیٰ (اشعری) رضی اللہ عنہ ایک مرتبہ سخت بیمار ہو گئے تو (ایک دن) ان پر غشی طاری ہو گئی اور ان کا سر ان کے رشتہ داروں میں سے کسی عورت کی گود میں تھا تو وہ رونے لگیں۔ سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ میں اتنی طاقت نہ تھی کہ ان کو منع کرتے پھر جب ہوش آیا تو کہنے لگے کہ میں اس شخص سے بری ہوں جس سے محمد رسول اللہ ﷺ نے براءت کا اظہار فرمایا بے شک رسول اللہ ﷺ نے حالت غم میں چلا کے رونے والی اور سر منڈوانے والی اور گریبان وغیرہ پھاڑنے والی عورت سے براءت ظاہر فرمائی ہے۔

بَابُ مَنْ جَلَسَ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ

جو شخص غم کی حالت میں کسی مقام پر بیٹھ جائے کہ اس (کے چہرے پر) رنج کے آثار معلوم ہوں

(٦٦٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا جَاءَ النَّبِيَّ ﷺ قَتْلُ ابْنِ حَارِثَةَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَ جَعْفَرٍ وَابْنِ رَوَاحَةَ جَلَسَ يُعْرَفُ فِيهِ الْحُزْنُ وَ أَنَا أَنْظُرُ مِنْ صَائِرِ الْبَابِ شَقِّ الْبَابِ فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ نِسَاءَ جَعْفَرٍ وَ ذَكَرَ بُكَاءَهُنَّ فَأَمَرَهُ أَنْ يَنْهَاهُنَّ فَذَهَبَ ثُمَّ أَتَاهُ الثَّانِيَةَ لَمْ يُطِعْنَهُ فَقَالَ انْهَهُنَّ فَأَتَاهُ الثَّالِثَةَ قَالَ وَاللّٰهِ لَقَدْ غَلَبْنَنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَزَعَمَتْ أَنَّهُ قَالَ فَاحْثُ فِي أَفْوَاهِهِنَّ التُّرَابَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب نبی ﷺ کے پاس زید بن حارثہ اور جعفر اور عبداللہ بن رواحہ رضی اللہ عنہم کی شہادت کی خبر آئی تو آپ ﷺ بیٹھ گئے۔ آپ ﷺ کے چہرہ پر رنج کا اثر معلوم ہوتا تھا اور میں کواڑ کی درز سے دیکھ رہی تھی۔ اتنے میں ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ کی عورتوں کا اور ان کے رونے کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے اسے حکم دیا کہ انہیں منع کرے۔ چنانچہ وہ گیا اور اس نے منع کیا۔ پھر وہ دوبارہ آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ وہ نہیں مانتیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "انہیں منع کرو۔" چنانچہ وہ گیا اور منع کیا۔ پھر تیسری بار آپ ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ یارسول اللہ وہ مجھ پر غالب آگئیں، میرا کہا نہیں مانتیں۔ تو ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جا کر ان کے منہ میں خاک ڈال دے۔"

بَابُ مَنْ لَمْ يُظْهِرْ حُزْنَهُ عِنْدَ الْمُصِيبَةِ

جس شخص نے مصیبت کے وقت اپنے رنج کا کسی پر اظہار نہ کیا

(٦٦١) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ اشْتَكَى ابْنٌ لِأَبِي طَلْحَةَ قَالَ فَمَاتَ وَ أَبُوطَلْحَةَ خَارِجٌ فَلَمَّا رَأَتِ امْرَأَتُهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ هَيَّأَتْ شَيْئًا وَ نَحَّتْهُ فِي جَانِبِ الْبَيْتِ فَلَمَّا جَاءَ أَبُو طَلْحَةَ قَالَ كَيْفَ الْغُلَامُ قَالَتْ قَدْ هَدَأَتْ نَفْسُهُ وَ أَرْجُو أَنْ يَكُونَ قَدِ اسْتَرَاحَ وَ ظَنَّ أَبُو طَلْحَةَ أَنَّهَا صَادِقَةٌ قَالَ فَبَاتَ فَلَمَّا أَصْبَحَ اغْتَسَلَ فَلَمَّا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ أَعْلَمَتْهُ أَنَّهُ قَدْ مَاتَ فَصَلَّى مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ أَخْبَرَ النَّبِيَّ ﷺ بِمَا كَانَ مِنْهُمَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَعَلَّ اللّٰهَ أَنْ يُبَارِكَ لَكُمَا فِي لَيْلَتِكُمَا قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْأَنْصَارِ فَرَأَيْتُ لَهُمَا تِسْعَةَ أَوْلَادٍ كُلُّهُمْ قَدْ قَرَأَ الْقُرْآنَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کا ایک لڑکا بیمار ہوا اور وہ فوت ہو گیا اور ابو طلحہ رضی اللہ عنہ (اس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وقت گھر میں نہ تھے کسی کام سے) باہر گئے ہوئے تھے پس جب ان کی بیوی (ام سلیم) نے دیکھا کہ وہ فوت ہو گیا تو انہوں نے اس کو غسل دے کر اور کفن پہنا کر گھر کے ایک گوشے میں لٹا دیا پھر جب رات کو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ گھر آئے تو پوچھا کہ لڑکا کیسا ہے؟ تو ان کی بیوی (ام سلیم) نے کہا کہ سکون میں ہے اور میں امید کرتی ہوں کہ وہ آرام ہی کر رہا ہوگا۔ ابو طلحہ رضی اللہ عنہ سمجھے کہ وہ سچ کہہ رہی ہیں۔ پس ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے رات اپنی بیوی کے پاس گزاری پھر جب صبح ہوئی تو غسل کیا اور باہر جانے لگے تب ام سلیم نے انہیں بتایا کہ لڑکا تو انتقال کر چکا ہے۔ پس انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ صبح کی نماز پڑھی۔ اس کے بعد ان (میاں بیوی) سے جو کچھ واقعہ کا صدور ہوا اس کی اطلاع نبی ﷺ کو دی تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "امید ہے اللہ تعالیٰ تم دونوں کی اس رات میں برکت دے گا۔" انصار میں سے ایک شخص (سفیان مجھ سے) کہتا تھا کہ میں نے دونوں (میاں بیوی) کے نو (۹) لڑکے دیکھے جو سب قاریٔ قرآن تھے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِنَّا بِكَ لَمَحْزُونُونَ

نبی ﷺ کا (اپنے صاحبزادے سیدنا ابراہیم کے لیے) یہ فرمانا کہ ہم تمہاری جدائی سے رنجیدہ ہیں

(٦٦٢) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَلَى أَبِي سَيْفٍ الْقَيْنِ وَ كَانَ ظِئْرًا لِإِبْرَاهِيمَ عَلَيْهِ السَّلَامُ فَأَخَذَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِبْرَاهِيمَ فَقَبَّلَهُ وَ شَمَّهُ ثُمَّ دَخَلْنَا عَلَيْهِ بَعْدَ ذٰلِكَ وَ إِبْرَاهِيمُ يَجُودُ بِنَفْسِهِ فَجَعَلَتْ عَيْنَا رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَذْرِفَانِ فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ أَنْتَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ فَقَالَ يَا ابْنَ عَوْفٍ إِنَّهَا رَحْمَةٌ ثُمَّ أَتْبَعَهَا بِأُخْرَى فَقَالَ ﷺ إِنَّ الْعَيْنَ تَدْمَعُ وَالْقَلْبَ يَحْزَنُ وَ لَا نَقُولُ إِلَّا مَا يَرْضَى رَبُّنَا وَ إِنَّا بِفِرَاقِكَ يَا إِبْرَاهِيمُ لَمَحْزُونُونَ*

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ابو سیف لوہار کے ہاں گئے اور وہ (رسول اللہ ﷺ کے صاحبزادے) سیدنا ابراہیم علیہ السلام کے رضاعی باپ تھے تو رسول اللہ ﷺ نے سیدنا ابراہیم علیہ السلام کو لے لیا اور انہیں بوسہ دیا اور ان کے اوپر منہ مبارک رکھا پھر ہم اس کے بعد ابو سیف کے ہاں گئے اور سیدنا ابراہیم علیہ السلام جانکنی کے عالم میں تھے تو رسول اللہ ﷺ کی آنکھیں اشکبار ہو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

گئیں۔ پس عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ (روتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے ابن عوف! یہ تو ایک رحمت ہے۔" پھر آپ اور روئے اور فرمایا: "آنکھ رو رہی ہے اور دل رنجیدہ ہے اور ہم زبان سے نہیں کہتے مگر وہی بات جس سے ہمارا پروردگار راضی ہو اور اے ابراہیم! ہم تمہاری جدائی سے بڑے غمگین ہیں۔

بَابُ الْبُكَاءِ عِنْدَ الْمَرِيضِ

مریض کے پاس رونا منع نہیں ہے

(٦٦٣) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اشْتَكَى سَعْدُ بْنُ عُبَادَةَ شَكْوَى لَهُ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ مَعَ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ عَوْفٍ وَ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ وَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ فَوَجَدَهُ فِي غَاشِيَةِ أَهْلِهِ فَقَالَ قَدْ قَضَى قَالُوا لاَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ! فَبَكَى النَّبِيُّ ﷺ فَلَمَّا رَأَى الْقَوْمُ بُكَاءَ النَّبِيِّ ﷺ بَكَوْا فَقَالَ أَلاَ تَسْمَعُونَ إِنَّ اللّٰهَ لاَ يُعَذِّبُ بِدَمْعِ الْعَيْنِ وَ لاَ بِحُزْنِ الْقَلْبِ وَ لَكِنْ يُعَذِّبُ بِهٰذَا وَ أَشَارَ إِلَى لِسَانِهِ أَوْ يَرْحَمُ وَ إِنَّ الْمَيِّتَ يُعَذَّبُ بِبُكَاءِ أَهْلِهِ عَلَيْهِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سعد بن عبادہ کسی مرض میں مبتلا ہو گئے تو نبی ﷺ ان کی عیادت کے لیے عبدالرحمٰن بن عوف، سعد بن ابی وقاص اور عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہم کے ہمراہ تشریف لائے پھر جب آپ ﷺ وہاں پہنچے تو انہیں ان کے گھر کے بستر پر لیٹا ہوا پایا۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "کیا انتقال کر گئے؟" لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! نہیں۔ پھر نبی ﷺ (ان کے مرض کی شدت کو دیکھ کر رونے لگے) جب لوگوں نے نبی ﷺ کو روتے دیکھا تو وہ بھی رونے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ آنکھ سے آنسو بہانے پر عذاب نہیں کرتا اور نہ دل کے رنج پر بلکہ اس کی وجہ سے عذاب کرتا ہے یا رحم کرتا ہے اور آپ ﷺ نے زبان کی طرف اشارہ کیا اور بے شک میت پر بوجہ اس کے اقرباء کے (ناجائز طور پر) نوحہ و ماتم کی وجہ سے بھی عذاب کیا جاتا ہے۔"

بَابُ مَا يُنْهَى مِنَ النَّوْحِ وَالْبُكَاءِ وَالزَّجْرِ عَنْ ذٰلِكَ

نوحہ اور آہ و زاری کا منع ہونا اور اس سے ڈانٹنا

(٦٦٤) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَخَذَ عَلَيْنَا النَّبِيُّ ﷺ عِنْدَ الْبَيْعَةِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَنْ لاَ نَنُوحَ فَمَا وَفَتْ مِنَّا امْرَأَةٌ غَيْرُ خَمْسِ نِسْوَةٍ أُمِّ سُلَيْمٍ وَ أُمِّ الْعَلاَءِ وَابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ امْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَتَيْنِ أَوِ ابْنَةِ أَبِي سَبْرَةَ وَامْرَأَةِ مُعَاذٍ وَامْرَأَةٍ أُخْرَى *

ام عطیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں سے بیعت کے وقت یہ عہد لیا تھا کہ ہم نوحہ نہ کریں گی مگر (اس عہد کو) سوائے پانچ عورتوں کے کسی نے پورا نہیں کیا (۱) ام سلیم (۲) ام علاء (۳) ابو سبرہ کی بیٹی جو سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی بیوی تھیں (۴) دو عورتیں اور۔ یا یوں کہا کہ ابو سبرہ کی بیٹی اور معاذ کی بیوی اور ایک اور عورت۔

بَابُ الْقِيَامِ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے کھڑے ہو جانا مسنون ہے

(٦٦٥) عَنْ عَامِرِ بْنِ رَبِيعَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا رَأَى أَحَدُكُمْ جَنَازَةً فَإِنْ لَمْ يَكُنْ مَاشِيًا مَعَهَا فَلْيَقُمْ حَتَّى يُخَلِّفَهَا أَوْ تُخَلِّفَهُ أَوْ تُوضَعَ مِنْ قَبْلِ أَنْ تُخَلِّفَهُ *

سیدنا عامر بن ربیعہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم میں سے کوئی شخص جنازہ کو دیکھے تو اگر اس کے ساتھ نہ جا رہا ہو تو کھڑا ہو جائے، یہاں تک کہ وہ اس سے آگے بڑھ جائے یا قبل اس کے کہ وہ آگے بڑھے یا رکھ دیا جائے۔"

بَابُ مَتَى يَقْعُدُ إِذَا قَامَ لِلْجَنَازَةِ

جنازے کے لیے اٹھے تو پھر کب بیٹھے؟

(٦٦٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ وَ هُمَا فِي جَنَازَةٍ فَجَلَسَا قَبْلَ أَنْ تُوضَعَ فَجَاءَ أَبُو سَعِيدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَأَخَذَ بِيَدِ مَرْوَانَ فَقَالَ قُمْ فَوَاللَّهِ لَقَدْ عَلِمَ هَذَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ نَهَانَا عَنْ ذَلِكَ فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ صَدَقَ *

ایک جنازے کے دوران سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے مروان کا ہاتھ پکڑ لیا اور وہ دونوں بیٹھ گئے قبل اس کے کہ جنازہ رکھا جائے۔ عین اسی وقت سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ آئے انہوں نے مروان کا ہاتھ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

پکڑا اور کہا اٹھ کھڑا ہو بے شک یہ (سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ) جانتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ہم لوگوں کو اس سے منع فرمایا ہے تو سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ یہ سچ کہتے ہیں۔

بَابُ مَنْ قَامَ لِجَنَازَةِ يَهُودِيٍّ

جو شخص یہودی کے جنازے کے لیے کھڑا ہو گیا

(٦٦٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَرَّ بِنَا جَنَازَةٌ فَقَامَ لَهَا النَّبِيُّ ﷺ وَ قُمْنَا بِهِ فَقُلْنَا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّهَا جِنَازَةُ يَهُودِيٍّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ الْجِنَازَةَ فَقُومُوا *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمارے سامنے سے ایک جنازہ گزرا تو نبی ﷺ کھڑے ہو گئے۔ ہم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! یہ تو یہودی کا جنازہ تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم جنازہ دیکھو تو کھڑے ہو جایا کرو۔"

بَابُ حَمْلِ الرِّجَالِ الْجَنَازَةَ دُوْنَ النِّسَاءِ

مردوں کو جنازہ اٹھانا چاہیے نہ کہ عورتوں کو

(٦٦٨) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا وُضِعَتِ الْجَنَازَةُ وَاحْتَمَلَهَا الرِّجَالُ عَلَى أَعْنَاقِهِمْ فَإِنْ كَانَتْ صَالِحَةً قَالَتْ قَدِّمُونِي وَ إِنْ كَانَتْ غَيْرَ صَالِحَةٍ قَالَتْ يَا وَيْلَهَا أَيْنَ يَذْهَبُونَ بِهَا يَسْمَعُ صَوْتَهَا كُلُّ شَيْءٍ إِلَّا الْإِنْسَانَ وَ لَوْ سَمِعَهُ صَعِقَ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب جنازہ رکھ دیا جاتا ہے اور اسے مرد اپنی گردنوں پر اٹھا لیتے ہیں تو اگر وہ صالح ہوتا ہے تو کہتا ہے کہ مجھے جلدی لے چلو اور اگر صالح نہیں ہوتا تو کہتا ہے کہ میری خرابی ہے مجھے کہاں لیے جاتے ہو، اس کی آواز ہر چیز سنتی ہے سوائے انسان کے اور اگر انسان اس کو سن پائے تو بے ہوش ہو کر گر پڑے۔"

بَابُ السُّرْعَةِ بِالْجَنَازَةِ

جنازہ کا جلد لے جانا مسنون ہے

(٦٦٩) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ أَسْرِعُوا بِالْجَنَازَةِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَإِنْ تَكُ صَالِحَةً فَخَيْرٌ تُقَدِّمُونَهَا وَ إِنْ يَكُ سِوَى ذَلِكَ فَشَرٌّ تَضَعُونَهُ عَنْ رِقَابِكُمْ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جنازہ کو جلد لے چلو، اس لیے کہ اگر وہ نیک ہوگا تم اسے بھلائی کی طرف نزدیک کر رہے ہو اور اگر برا ہے تو ایک بری چیز ہے جس کو تم اپنی گردنوں سے رکھ دو گے۔"

بَابُ فَضْلِ اتِّبَاعِ الْجَنَائِزِ

جنازہ کے ہمراہ جانے کی فضیلت

(٦٧٠) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيلَ لَهُ إِنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَقُولُ مَنْ تَبِعَ جَنَازَةً فَلَهُ قِيرَاطٌ فَقَلَّ أَكْثَرَ أَبُو هُرَيْرَةَ عَلَيْنَا فَصَدَّقَتْ يَعْنِي عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَبَا هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ قَالَتْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُهُ فَقَالَ ابْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا لَقَدْ فَرَّطْنَا فِي قَرَارِيطَ كَثِيرَةٍ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے بیان کیا گیا کہ سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جو شخص جنازہ کے ہمراہ جائے اس کو ایک قیراط ثواب ملے گا تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ ابوہریرہ رضی اللہ عنہ اس پر ہمیت بہت سی احادیث سناتے تھے۔ (پھر انہوں نے ام المومنین عائشہ سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کر لیا) تو انہوں نے سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کی اور کہا کہ ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ کو ایسا فرماتے ہوئے سنا ہے تو سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نے کہا کہ پھر تو ہم نے بہت سے قیراطوں (یعنی ثواب) کا نقصان کیا۔

بَابُ مَا يُكْرَهُ مِنَ اتِّخَاذِ الْمَسَاجِدِ عَلَى الْقُبُورِ

قبروں پر مسجد بنانے کی کراہت

(٦٧١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِي مَرَضِهِ الَّذِي مَاتَ فِيهِ لَعَنَ اللَّهُ الْيَهُودَ وَالنَّصَارَى اتَّخَذُوا قُبُورَ أَنْبِيَائِهِمْ مَسْجِدًا قَالَتْ وَ لَوْلَا ذَلِكَ لَأُبْرِزُوا قَبْرَهُ غَيْرَ أَنِّي أَخْشَى أَنْ يُتَّخَذَ مَسْجِدًا *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے اس مرض میں جس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں آپ ﷺ نے وفات پائی، یہ فرمایا: "اللہ تعالیٰ یہود و نصاریٰ پر لعنت کرے کیونکہ انہوں نے اپنے نبیوں کی قبروں کو مساجد بنالیا۔" ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اگر یہ خیال نہ ہوتا تو آپ ﷺ کی قبر ظاہر کر دی جاتی مگر میں ڈرتی ہوں کہ کہیں وہ بھی مسجد نہ بنالی جائے۔

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى النُّفَسَاءِ إِذَا مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا

جو عورت نفاس میں مرجائے اس کی نماز جنازہ پڑھنا درست ہے

(٦٧٢) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّيْتُ وَرَاءَ النَّبِيِّ ﷺ عَلَى امْرَأَةٍ مَاتَتْ فِي نِفَاسِهَا فَقَامَ عَلَيْهَا وَسَطَهَا *

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کے پیچھے ایک عورت کی نماز جنازہ پڑھی جو بحالت نفاس مر گئی تھی پس آپ ﷺ اس کی نماز جنازہ میں اس کے درمیان میں کھڑے ہوئے تھے۔

بَابُ قِرَاءَةِ فَاتِحَةِ الْكِتَابِ عَلَى الْجَنَازَةِ

جنازہ کی نماز میں سورۂ فاتحہ کا پڑھنا

(٦٧٣) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ صَلَّى عَلَى جَنَازَةٍ فَقَرَأَ بِفَاتِحَةِ الْكِتَابِ قَالَ لِيَعْلَمُوا أَنَّهَا سُنَّةٌ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے ایک جنازہ کی نماز پڑھی تو انہوں نے سورۂ فاتحہ (بلند آواز سے) پڑھی اور کہا کہ (میں نے بلند آواز سے اس لیے پڑھا) تاکہ تم لوگ جان لو کہ سورۂ فاتحہ کا نماز جنازہ میں پڑھنا سنت ہے۔

بَابُ : الْمَيِّتُ يَسْمَعُ خَفْقَ النِّعَالِ

مردہ جوتیوں کی آواز سنتا ہے

(٦٧٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْعَبْدُ إِذَا وُضِعَ فِي قَبْرِهِ وَ تُوُلِّيَ وَ ذَهَبَ أَصْحَابُهُ حَتَّى إِنَّهُ لَيَسْمَعُ قَرْعَ نِعَالِهِمْ أَتَاهُ مَلَكَانِ فَأَقْعَدَاهُ فَيَقُولَانِ لَهُ مَا كُنْتَ تَقُولُ فِي هٰذَا الرَّجُلِ مُحَمَّدٍ ﷺ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّهُ عَبْدُ اللّٰهِ وَ رَسُولُهُ فَيُقَالُ انْظُرْ إِلَى مَقْعَدِكَ مِنَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

النَّارِ أَبْدَلَكَ اللَّهُ بِهِ مَقْعَدًا مِنَ الْجَنَّةِ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَيَرَاهُمَا جَمِيعًا وَ أَمَّا الْكَافِرُ أَوِ الْمُنَافِقُ فَيَقُولُ لَا أَدْرِي كُنْتُ أَقُولُ مَا يَقُولُ النَّاسُ فَيُقَالُ لَا دَرَيْتَ وَ لَا تَلَيْتَ ثُمَّ يُضْرَبُ بِمِطْرَقَةٍ مِنْ حَدِيدٍ ضَرْبَةً بَيْنَ أُذُنَيْهِ فَيَصِيحُ صَيْحَةً يَسْمَعُهَا مَنْ يَلِيهِ إِلَّا الثَّقَلَيْنِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بندہ جب اپنی قبر میں رکھ دیا جاتا ہے اور اس کے ساتھی اس کو دفن کر کے واپس ہونے لگتے ہیں (تو مردے کو اس وقت ایسا ادراک ہوتا ہے کہ) وہ ان کے جوتوں کی آواز سنتا ہے۔ اس کے پاس دو فرشتے آتے ہیں اور اسے بٹھا کر پوچھتے ہیں کہ تو اس شخص یعنی محمد (ﷺ) کی نسبت کیا کہتا تھا پس اگر وہ کہہ دیتا ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے بندے اور اس کے پیغمبر ہیں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اپنے مقام کو جو دوزخ میں تھا دیکھ۔ اس کے بدلے اللہ تعالیٰ نے تجھے جنت کا ایک مقام دیا ہے۔ نبی ﷺ فرماتے تھے کہ وہ دونوں مقامات کو دیکھ لیتا ہے لیکن کافر یا منافق، تو وہ یہ جواب دیتا ہے کہ میں کچھ نہیں جانتا جو کچھ دوسرے لوگ کہتے تھے میں بھی وہی کہہ دیتا تھا۔ پس اس سے کہا جائے گا کہ نہ تو تو نے عقل کے ذریعہ پہچانا اور نہ (اچھے لوگوں کی) پیروی کی۔ اس کے بعد لوہے کے ہتھوڑے سے ایک ضرب اس کے دونوں کانوں کے درمیان ماری جائے گی جس کی وجہ سے وہ ایک چیخ مارے گا کہ اس کے قریب کے تمام ذی روح اس چیخ کو سنیں گے سوائے انسانوں اور جنوں کے۔"

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الدَّفْنَ فِي الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ أَوْ نَحْوِهَا

جس شخص نے ارض مقدس (یعنی بیت المقدس) یا کسی اور متبرک مقام میں دفن ہونے کی خواہش کی

(٦٧٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أُرْسِلَ مَلَكُ الْمَوْتِ إِلَى مُوسَى عَلَيْهِمَا السَّلَامُ فَلَمَّا جَاءَهُ صَكَّهُ فَرَجَعَ إِلَى رَبِّهِ فَقَالَ أَرْسَلْتَنِي إِلَى عَبْدٍ لَا يُرِيدُ الْمَوْتَ فَرَدَّ اللَّهُ عَلَيْهِ عَيْنَهُ وَ قَالَ ارْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَضَعُ يَدَهُ عَلَى مَتْنِ ثَوْرٍ فَلَهُ بِكُلِّ مَا غَطَّتْ بِهِ يَدُهُ بِكُلِّ شَعْرَةٍ سَنَةٌ قَالَ أَيْ رَبِّ ثُمَّ مَاذَا ؟ قَالَ ثُمَّ الْمَوْتُ قَالَ فَالْآنَ فَسَأَلَ اللَّهَ أَنْ يُدْنِيَهُ مِنَ الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ رَمْيَةً بِحَجَرٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَلَوْ كُنْتُ ثَمَّ لَأَرَيْتُكُمْ قَبْرَهُ إِلَى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

جَانِبِ الطَّرِيقِ عِنْدَ الْكَثِيبِ الأَحْمَرِ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ملک الموت سیدنا موسیٰ علیہ السلام کے پاس بھیجا گیا تھا تو جب وہ آیا تو سیدنا موسیٰ علیہ السلام نے اس کے ایک ایسا طمانچہ مارا کہ اس کی ایک آنکھ پھوٹ گئی اور وہ اپنے پروردگار کے پاس واپس گیا اور عرض کی کہ تو نے مجھے ایسے بندے کے پاس بھیجا جو مرنا نہیں چاہتا۔ اللہ تعالیٰ نے اس کی آنکھ دوبارہ اسے عنایت فرمائی اور حکم دیا کہ موسیٰ علیہ السلام کے پاس پھر جا اور ان سے کہہ کہ وہ اپنا ہاتھ ایک بیل کی پیٹھ پر رکھیں، پس جس قدر بال ان کے ہاتھ کے نیچے آئیں گے، اتنے ہی سال کی زندگی انہیں اور دی جائے گی۔" (چنانچہ فرشتہ آیا اور موسیٰ علیہ السلام کو پیغام باری سنایا) تو انہوں نے کہا: "اے پروردگار! (جب وہ سب برس گزر جائیں) گے تو پھر کیا ہوگا؟" تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "پھر موت آئے گی۔" انہوں نے کہا: "ابھی سہی۔" پس انہوں نے اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کی: "انہیں ارض مقدس سے بقدر ایک پتھر پھینکنے کے قریب کر دے۔" رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ بیان فرما کر مزید کہا: "اگر میں اس مقام پر ہوتا تو تمہیں موسیٰ علیہ السلام کی قبر، راستہ ایک کی طرف سرخ ٹیلے کے پاس دکھا دیتا۔"

بَابُ الصَّلَاةِ عَلَى الشَّهِيدِ

شہید کی نماز جنازہ

(٦٧٦) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَجْمَعُ بَيْنَ الرَّجُلَيْنِ مِنْ قَتْلَى أُحُدٍ فِي ثَوْبٍ وَاحِدٍ ثُمَّ يَقُولُ أَيُّهُمْ أَكْثَرُ أَخْذًا لِلْقُرْآنِ فَإِذَا أُشِيرَ لَهُ إِلَى أَحَدِهِمَا قَدَّمَهُ فِي اللَّحْدِ وَ قَالَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَى هَؤُلَاءِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ وَ أَمَرَ بِدَفْنِهِمْ فِي دِمَائِهِمْ وَ لَمْ يُغَسَّلُوا وَ لَمْ يُصَلَّ عَلَيْهِمْ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ احد کے شہیدوں میں سے دو دو آدمیوں کو ایک ہی کپڑے میں رکھتے تھے پھر آپ ﷺ دریافت فرماتے کہ ان میں قرآن کا زیادہ عالم کون ہے؟ پس ان میں سے کسی ایک کی طرف اشارہ کر دیا جاتا تو آپ ﷺ قبر میں پہلے اس کو رکھتے تھے اور فرماتے تھے: "قیامت کے دن میں ان لوگوں کے مومن ہونے کا گواہ ہوں۔" اور آپ ﷺ نے ان کو ان کے خون کے ساتھ دفن کرنے کا حکم دیا اور ان لوگوں کو نہ غسل دیا گیا نہ ان پر نماز پڑھی گئی۔

(٦٧٧) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَرَجَ يَوْمًا فَصَلَّى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عَلَى أَهْلِ أُحُدٍ صَلَاتَهُ عَلَى الْمَيِّتِ ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَى الْمِنْبَرِ فَقَالَ إِنِّي فَرَطٌ لَكُمْ وَ أَنَا شَهِيدٌ عَلَيْكُمْ وَ إِنِّي وَاللَّهِ لَأَنْظُرُ إِلَى حَوْضِي الآنَ وَ إِنِّي أُعْطِيتُ مَفَاتِيحَ خَزَائِنِ الأَرْضِ أَوْ مَفَاتِيحَ الأَرْضِ وَ إِنِّي وَاللَّهِ مَا أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تُشْرِكُوا بَعْدِي وَ لَكِنْ أَخَافُ عَلَيْكُمْ أَنْ تَنَافَسُوا فِيهَا *

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ ایک دن مدینہ سے باہر تشریف لے گئے اور آپ ﷺ نے شہدائے احد پر نماز پڑھی جیسا کہ آپ ﷺ میت پر پڑھتے تھے پھر آپ ﷺ واپس ہوئے اور منبر پر کھڑے ہو کر فرمایا: "میں قیامت کے دن تمہارا پیش رو ہوں اور تمہارا گواہ بنوں گا اور میں، اللہ کی قسم! یقیناً اس وقت اپنے حوض کی طرف دیکھ رہا ہوں اور مجھے روئے زمین کے خزانوں کی چابیاں یا (یہ فرمایا: "روئے) زمین کی چابیاں دے دی گئی ہیں۔ اللہ کی قسم! مجھے تم لوگوں پر اس بات کا خوف نہیں کہ تم میرے بعد مشرک ہو جاؤ گے بلکہ تم پر اس بات کا ڈر ہے کہ تم دنیا کی طرف رغبت کرو گے۔"

بَابُ إِذَا أَسْلَمَ الصَّبِيُّ فَمَاتَ هَلْ يُصَلَّى عَلَيْهِ وَ هَلْ يُعْرَضُ عَلَى الصَّبِيِّ الإِسْلَامُ

جب کوئی بچہ اسلام لایا اور پھر انتقال کر گیا تو کیا اس پر نماز جنازہ پڑھی جائے گی اور کیا بچے پر اسلام کی دعوت پیش کی جا سکتی ہے؟

(٦٧٨) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ انْطَلَقَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي رَهْطٍ قِبَلَ ابْنِ صَيَّادٍ حَتَّى وَجَدُوهُ يَلْعَبُ مَعَ الصِّبْيَانِ عِنْدَ أُطُمِ بَنِي مَغَالَةَ وَ قَدْ قَارَبَ ابْنُ صَيَّادٍ الْحُلُمَ فَلَمْ يَشْعُرْ حَتَّى ضَرَبَ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ لِابْنِ صَيَّادٍ تَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ أَشْهَدُ أَنَّكَ رَسُولُ الأُمِّيِّينَ فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَتَشْهَدُ أَنِّي رَسُولُ اللَّهِ فَرَفَضَهُ وَ قَالَ آمَنْتُ بِاللَّهِ وَ بِرُسُلِهِ فَقَالَ لَهُ مَاذَا تَرَى قَالَ ابْنُ صَيَّادٍ يَأْتِينِي صَادِقٌ وَ كَاذِبٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ خُلِّطَ عَلَيْكَ الأَمْرُ ثُمَّ قَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي قَدْ خَبَأْتُ لَكَ خَبِيئًا فَقَالَ ابْنُ صَيَّادٍ هُوَ الدُّخُّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَقَالَ اخْسَأْ فَلَنْ تَعْدُوَ قَدْرَكَ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ دَعْنِي يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَضْرِبْ عُنُقَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنْ يَكُنْهُ فَلَنْ تُسَلَّطَ عَلَيْهِ وَ إِنْ لَمْ يَكُنْهُ فَلَا خَيْرَ لَكَ فِي قَتْلِهِ وَ قَالَ عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا : انْطَلَقَ بَعْدَ ذٰلِكَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ أُبَيُّ بْنُ كَعْبٍ إِلَى النَّخْلِ الَّتِي فِيهَا ابْنُ صَيَّادٍ وَ هُوَ يَخْتِلُ أَنْ يَسْمَعَ مِنَ ابْنِ صَيَّادٍ شَيْئًا قَبْلَ أَنْ يَرَاهُ ابْنُ صَيَّادٍ فَرَآهُ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ مُضْطَجِعٌ يَعْنِي فِي قَطِيفَةٍ لَهُ فِيهَا رَمْزَةٌ أَوْ زَمْزَمَةٌ فَرَأَتْ أُمُّ ابْنِ صَيَّادٍ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ وَ هُوَ يَتَّقِي بِجُذُوعِ النَّخْلِ فَقَالَتْ لِابْنِ صَيَّادٍ يَا صَافُ وَ هُوَ اسْمُ ابْنِ صَيَّادٍ هٰذَا مُحَمَّدٌ ﷺ فَثَارَ ابْنُ صَيَّادٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَوْ تَرَكَتْهُ بَيَّنَ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ کے ہمراہ کچھ دوسرے لوگوں کے ساتھ ابن صیاد کے پاس گئے یہاں تک کہ اس کو بنی مغالہ کے مکانوں کے پاس کچھ لڑکوں کے ساتھ کھیلتا ہوا پایا اور ابن صیاد (اس وقت) قریب بلوغ کے تھا۔ اس کو (نبی ﷺ کا تشریف لے آنا) معلوم نہیں ہوا۔ یہاں تک کہ آپ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے اسے مارا۔ پھر ابن صیاد سے فرمایا: "کیا تو اس بات کی شہادت دیتا ہے کہ میں، اللہ تعالیٰ کا رسول ہوں۔" ابن صیاد نے آپ ﷺ کی طرف دیکھا اور کہا کہ میں اس امر کی شہادت دیتا ہوں کہ آپ ﷺ ان پڑھوں کے رسول ہیں۔ اس کے بعد ابن صیاد نے نبی ﷺ سے کہا کہ آپ اس امر کی گواہی دیتے ہیں کہ "میں اللہ کا رسول ہوں" تو رسول اللہ ﷺ اس سے علیحدہ ہو گئے اور فرمایا: "میں اللہ تعالیٰ پر اور اس کے پیغمبروں پر ایمان لاتا ہوں۔" پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "تو کیا دیکھتا ہے؟" ابن صیاد نے جواب دیا کہ "میرے پاس ایک سچا آتا ہے اور ایک جھوٹا" تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تیرے اوپر بات خلط ملط کر دی گئی۔" اس کے بعد اس سے نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے تیری نسبت ایک بات اپنے دل میں رکھ لی ہے، بتا وہ کیا ہے؟" (آپ ﷺ نے سورۂ دخان کی آیت ﴿ فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَاءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ ﴾ کا تصور کیا تھا) تو ابن صیاد نے جواب دیا کہ "وہ درخ ہے" آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اپنی حد سے آگے نہیں بڑھ سکتا۔" سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ مجھے اجازت دیجیے کہ میں اس کی گردن مار دوں تو نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ وہی (دجال) ہے تو تم ہرگز اس پر قابو نہیں پا سکتے اور اگر یہ وہ نہیں ہے تو اس کے قتل کرنے میں کچھ فائدہ نہیں ہے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ اس کے بعد (ایک مرتبہ پھر) رسول اللہ ﷺ اور سیدنا ابی بن کعب رضی اللہ عنہ اس باغ میں گئے جس میں ابن صیاد تھا اور نبی ﷺ یہ چاہتے تھے کہ ابن صیاد سے پوشیدہ طور پر قبل اس کے کہ وہ آپ ﷺ کو دیکھے، کچھ سنیں۔ پس نبی ﷺ نے اس کو اس حالت میں دیکھا کہ وہ لیٹا ہوا اپنی ایک چادر میں لپٹا ہوا تھا اس سے کچھ گنگنانے کی آواز آرہی تھی پس ابن صیاد کی ماں نے رسول اللہ ﷺ کو آتے دیکھ لیا حالانکہ آپ ﷺ کھجوروں کے درختوں میں چھپ (چھپ کر جا) رہے تھے تو اس نے ابن صیاد سے کہا کہ اے صاف! اور صاف ابن صیاد کا نام تھا۔ یہ محمد ﷺ آگئے تو ابن صیاد اٹھ بیٹھا حقیقت حال واضح نبی ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ عورت اس کو اس کے حال پر رہنے دیتی یعنی میرے آنے کی اطلاع نہ دیتی تو حقیقت حال واضح ہو جاتی۔"

(٦٧٩) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ غُلَامٌ يَهُودِيٌّ يَخْدُمُ النَّبِيَّ ﷺ فَمَرِضَ فَأَتَاهُ النَّبِيُّ ﷺ يَعُودُهُ فَقَعَدَ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ أَسْلِمْ فَنَظَرَ إِلَى أَبِيهِ وَ هُوَ عِنْدَهُ فَقَالَ لَهُ أَطِعْ أَبَا الْقَاسِمِ ﷺ فَأَسْلَمَ فَخَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ هُوَ يَقُولُ الْحَمْدُ لِلَّهِ الَّذِي أَنْقَذَهُ مِنَ النَّارِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک یہودی لڑکا تھا جو نبی ﷺ کی خدمت کیا کرتا تھا، وہ بیمار ہو گیا تو نبی ﷺ اس کی عیادت کے لیے تشریف لے گئے اور اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے پھر اس سے فرمایا: "تو مسلمان ہو جا۔" تو اس نے اپنے باپ کی طرف دیکھا اور اس کے پاس ہی وہ بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے باپ نے اس سے کہا کہ تو ابوالقاسم (ﷺ) کی اطاعت کر پس وہ مسلمان ہو گیا پھر نبی ﷺ باہر تشریف لائے اور آپ ﷺ اس وقت یہ فرما رہے تھے: "اللہ کا شکر ہے کہ اس نے لڑکے کو آگ سے بچا لیا۔"

(٦٨٠) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَا مِنْ مَوْلُودٍ إِلَّا يُولَدُ عَلَى الْفِطْرَةِ فَأَبَوَاهُ يُهَوِّدَانِهِ أَوْ يُنَصِّرَانِهِ أَوْ يُمَجِّسَانِهِ كَمَا تُنْتَجُ الْبَهِيمَةُ بَهِيمَةً جَمْعَاءَ هَلْ تُحِسُّونَ فِيهَا مِنْ جَدْعَاءَ ثُمَّ يَقُولُ أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ ﴿ فِطْرَةَ اللَّهِ الَّتِي فَطَرَ النَّاسَ عَلَيْهَا لَا تَبْدِيلَ لِخَلْقِ اللَّهِ ذَلِكَ الدِّينُ الْقَيِّمُ ﴾

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہر بچہ فطرت اسلام پر پیدا کیا جاتا ہے مگر اس کے ماں باپ اسے یہودی بنا لیتے ہیں یا نصرانی یا مجوسی، جس طرح جانور صحیح و سالم بچہ جنتا ہے کیا تم

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اس میں کوئی ناک کان کٹا ہوا دیکھتے ہو؟" سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ یہ حدیث بیان کر کے یہ آیت پڑھتے تھے:

"اس فطرت پر جس پر اللہ تعالیٰ نے لوگوں کو پیدا کیا ہے۔ اللہ کی بنائی ہوئی ساخت تبدیل نہیں کی جا سکتی یہی صحیح اور بالکل سیدھا دین ہے۔" (سورۂ روم آیت: ۳۰)

بَابُ إِذَا قَالَ الْمُشْرِكُ عِنْدَ الْمَوْتِ لا إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ

جب مشرک مرتے وقت لا الہ الا اللہ کہہ دے تو کیا اسے معاف کر دیا جائے گا؟

(۶۸۱) عَنِ الْمُسَيَّبِ بن حَزْنٍ قَالَ لَمَّا حَضَرَتْ أَبَا طَالِبٍ الْوَفَاةُ جَاءَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَوَجَدَ عِنْدَهُ أَبَا جَهْلِ بْنَ هِشَامٍ وَ عَبْدَاللَّهِ بْنَ أَبِي أُمَيَّةَ بْنِ الْمُغِيرَةِ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَبِي طَالِبٍ يَا عَمِّ قُلْ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ كَلِمَةً أَشْهَدُ لَكَ بِهَا عِنْدَ اللَّهِ فَقَالَ أَبُو جَهْلٍ وَ عَبْدُاللَّهِ بْنُ أَبِي أُمَيَّةَ يَا أَبَا طَالِبٍ أَتَرْغَبُ عَنْ مِلَّةِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ فَلَمْ يَزَلْ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَعْرِضُهَا عَلَيْهِ وَ يَعُودَانِ بِتِلْكَ الْمَقَالَةِ حَتَّى قَالَ أَبُو طَالِبٍ آخِرَ مَا كَلَّمَهُمْ هُوَ عَلَى مِلَّةِ عَبْدِالْمُطَّلِبِ وَ أَبَى أَنْ يَقُولَ لاَ إِلَهَ إِلاَّ اللَّهُ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أَمَا وَاللَّهِ لَأَسْتَغْفِرَنَّ لَكَ مَا لَمْ أُنْهَ عَنْكَ فَأَنْزَلَ اللَّهُ تَعَالَى فِيهِ ﴿ مَا كَانَ لِلنَّبِيِّ ..... ﴾ الآيَةَ *

سیدنا مسیب بن حزن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ابو طالب کی موت قریب آئی تو رسول اللہ ﷺ ان کے پاس تشریف لائے پس آپ ﷺ نے ان کے پاس ابو جہل بن ہشام اور عبداللہ ابن ابی امیہ بن مغیرہ کو پایا۔ سیدنا مسیب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ابو طالب سے فرمایا: "اے چچا لا الہ الا اللہ کہہ دو، میں تمہارے لیے اللہ کے ہاں اس کی گواہی دوں گا۔" ابو جہل اور عبداللہ بن ابی امیہ نے کہا کہ اے ابو طالب! کیا تم عبدالمطلب کے طریقے سے پھرے جاتے ہو؟ پھر رسول اللہ متواتر کلمۂ شہادت پر ان کو دعوت دیتے رہے اور وہ دونوں وہی بات کہتے رہے یہاں تک کہ ابو طالب نے سب سے آخری بات جو ان سے سنی گئی، اس میں یہ کہا کہ وہ عبدالمطلب کے طریقے پر ہیں اور انہوں نے لا الہ الا اللہ کہنے سے انکار کر دیا (پھر وہ مر گئے) تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ہاں میں اللہ کی قسم! تمہارے لیے استغفار کروں گا جب تک کہ مجھ کو اس سے ممانعت نہ کی جائے۔" (چنانچہ آپ ﷺ استغفار کرنے لگے) جس پر اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "پیغمبر اور ایمان والوں کو زیبا نہیں کہ مشرکوں کے لیے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

دعا کریں" (سورۂ توبہ: ۱۱۳)

بَابُ مَوْعِظَةِ الْمُحَدِّثِ عِنْدَ الْقَبْرِ وَ قُعُودِ أَصْحَابِهِ حَوْلَهُ

محدث کا قبر کے پاس (بیٹھ کر) نصیحت کرنا اس حال میں کہ اس کے شاگرد بیٹھے ہوں

(٦٨٢) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا فِي جَنَازَةٍ فِي بَقِيعِ الْغَرْقَدِ فَأَتَانَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَعَدَ وَ قَعَدْنَا حَوْلَهُ وَ مَعَهُ مِخْصَرَةٌ فَنَكَّسَ فَجَعَلَ يَنْكُتُ بِمِخْصَرَتِهِ ثُمَّ قَالَ مَا مِنْكُمْ مِنْ أَحَدٍ مَا مِنْ نَفْسٍ مَنْفُوسَةٍ إِلاَّ كُتِبَ مَكَانُهَا مِنَ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ وَ إِلاَّ قَدْ كُتِبَ شَقِيَّةٌ أَوْ سَعِيدَةٌ فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَفَلاَ نَتَّكِلُ عَلَى كِتَابِنَا وَ نَدَعُ الْعَمَلَ فَمَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ السَّعَادَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ السَّعَادَةِ وَ أَمَّا مَنْ كَانَ مِنَّا مِنْ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ فَسَيَصِيرُ إِلَى عَمَلِ أَهْلِ الشَّقَاوَةِ قَالَ أَمَّا أَهْلُ السَّعَادَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ السَّعَادَةِ وَ أَمَّا أَهْلُ الشَّقَاوَةِ فَيُيَسَّرُونَ لِعَمَلِ الشَّقَاوَةِ ثُمَّ قَرَأَ ﴿فَأَمَّا مَنْ أَعْطَى وَاتَّقَى وَ صَدَّقَ بِالْحُسْنَى﴾ الآيَةَ *

امیر المومنین علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم ایک جنازہ کے ساتھ بقیع کے قبرستان میں تھے، اتنے میں نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور بیٹھ گئے اور ہم لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے اور آپ ﷺ کے ہاتھ میں ایک چھڑی تھی پس آپ ﷺ اسے زمین پر مارنے لگے پھر فرمایا: "تم میں سے ہر شخص یا (یہ فرمایا کہ) ہر جاندار کے لیے اس کا مقام جنت یا دوزخ میں لکھ دیا گیا ہے اور یہ بھی لکھ دیا گیا ہے کہ گنہگار ہے یا پرہیزگار۔" تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! کیا ہم اسی بات پر اعتماد کر کے عمل کو چھوڑ نہ دیں کیونکہ جس کا نام پرہیزگاروں میں لکھا ہے وہ ضرور نیک کام کی طرف رجوع کرے گا اور جس کا نام گنہگاروں میں لکھا ہے وہ ضرور برائی کی طرف جائے گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! جن کا نام پرہیزگاروں میں ہے ان کو نیک کام کرنے کی توفیق دی جائے گی اور جو گنہگار ہیں ان کو برائی کرنے کی توفیق ملے گی۔" پھر آپ ﷺ نے یہ آیت تلاوت کی:

"جس نے اللہ کی راہ میں مال دیا اور پرہیزگاری اختیار کی اور دین اسلام کو سچ مانا اس کو ہم آسانی کے گھر یعنی جنت میں پہنچنے کی توفیق دیں گے۔" (سورۂ واللیل ۵۔۷)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَاتِلِ النَّفْسِ

جو شخص خودکشی کرے اس کی سزا

(٦٨٣) عَنْ ثَابِتِ بْنِ الضَّحَّاكِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ مَنْ حَلَفَ بِمِلَّةٍ غَيْرِ الإِسْلَامِ كَاذِبًا مُتَعَمِّدًا فَهُوَ كَمَا قَالَ وَ مَنْ قَتَلَ نَفْسَهُ بِحَدِيدَةٍ عُذِّبَ بِهِ فِي نَارِ جَهَنَّمَ *

سیدنا ثابت بن ضحاک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اسلام کے سوا کسی اور دین کی اپنے آپ کو جھوٹا جان کر قسم کھائے مثلاً یوں کہے کہ فلاں بات یوں ہوئی تو میں یہودی ہوں تو ویسا ہی ہوگا جیسا اس نے کہا ہے اور جو شخص اپنے آپ کو کسی ہتھیار سے قتل کرے اس کو اسی ہتھیار سے جہنم میں عذاب دیا جائے گا۔"

(٦٨٤) عَنْ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَانَ بِرَجُلٍ جِرَاحٌ فَقَتَلَ نَفْسَهُ فَقَالَ اللَّهُ بَدَرَنِي عَبْدِي بِنَفْسِهِ حَرَّمْتُ عَلَيْهِ الْجَنَّةَ *

سیدنا جندب رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ایک شخص کے کچھ زخم لگ گیا تھا، اس نے اپنے آپ کو مار ڈالا پس اللہ تعالیٰ نے فرمایا: "میرے بندے نے مجھ سے سبقت کی (یعنی اپنی جان خود دے دی) لہٰذا میں نے اس پر جنت حرام کر دی۔"

(٦٨٥) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الَّذِي يَخْنُقُ نَفْسَهُ يَخْنُقُهَا فِي النَّارِ وَالَّذِي يَطْعُنُهَا يَطْعُنُهَا فِي النَّارِ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنی جان گلا گھونٹ کر دیتا ہے وہ اپنا گلا دوزخ میں برابر گھونٹا کرے گا اور جو شخص زخم لگا کر اپنے آپ کو ہلاک کر لیتا ہے وہ دوزخ میں برابر اپنے آپ کو زخم لگایا کرے گا۔"

بَابُ ثَنَاءِ النَّاسِ عَلَى الْمَيِّتِ

لوگوں کا میت کی تعریف کرنا کیسا ہے؟

(٦٨٦) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ : مَرُّوا بِجَنَازَةٍ فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا خَيْرًا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَجَبَتْ ثُمَّ مَرُّوا بِأُخْرَى فَأَثْنَوْا عَلَيْهَا شَرًّا فَقَالَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَجَبَتْ فَقَالَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ مَا وَجَبَتْ قَالَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ خَيْرًا فَوَجَبَتْ لَهُ الْجَنَّةُ وَ هَذَا أَثْنَيْتُمْ عَلَيْهِ شَرًّا فَوَجَبَتْ لَهُ النَّارُ أَنْتُمْ شُهَدَاءُ اللَّهِ فِي الْأَرْضِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ لوگ ایک جنازہ سامنے سے لے کر گزرے، صحابہ رضی اللہ عنہم نے اس کی تعریف کی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "واجب ہو گئی۔" پھر لوگ دوسرا جنازہ لے کر گزرے تو انہوں نے اس کی برائی بیان کی، نبی ﷺ نے فرمایا: "واجب ہو گئی۔" تو سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ کیا چیز واجب ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جس کی تم نے تعریف کی اس کے لیے جنت اور جس کی تم لوگوں نے برائی بیان کی اس کے لیے دوزخ واجب ہو گئی اور تم لوگ زمین میں اللہ کی طرف سے گواہ ہو۔"

(٦٨٧) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَيُّمَا مُسْلِمٍ شَهِدَ لَهُ أَرْبَعَةٌ بِخَيْرٍ أَدْخَلَهُ اللَّهُ الْجَنَّةَ فَقُلْنَا وَ ثَلَاثَةٌ قَالَ وَ ثَلَاثَةٌ فَقُلْنَا وَاثْنَانِ قَالَ وَاثْنَانِ ثُمَّ لَمْ نَسْأَلْهُ عَنِ الْوَاحِدِ *

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جس مسلمان کے نیک ہونے کی چار آدمی گواہی دیں تو اللہ تعالیٰ اسے جنت میں داخل کر دے گا۔" ہم نے عرض کی اور تین آدمی جس کے اچھا ہونے کی گواہی دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اور تین آدمی جس کے نیک ہونے کی گواہی دیں، (اس کو بھی جنت ملے گی)۔" پھر ہم نے عرض کی اور دو آدمی جس کے اچھا ہونے کی گواہی دیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اور دو آدمی (جس کے اچھے ہونے کی گواہی دیں اس کو بھی جنت ملے گی)۔" پھر ہم نے ایک کی گواہی کی بابت آپ ﷺ سے نہیں پوچھا۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

(٦٨٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا أُقْعِدَ الْمُؤْمِنُ فِي قَبْرِهِ أُتِيَ ثُمَّ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَ أَنَّ مُحَمَّدًا رَسُولُ اللَّهِ فَذَلِكَ قَوْلُهُ ﴿ يُثَبِّتُ اللَّهُ الَّذِينَ آمَنُوا بِالْقَوْلِ الثَّابِتِ ﴾ *

سیدنا براء بن عازب نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب مومن اپنی قبر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں اٹھا کر بٹھایا جاتا ہے اور اس کے پاس فرشتے آتے ہیں پھر وہ شہادت دیتا ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں پس اللہ تعالیٰ نے (سورۂ ابراہیم کی آیت: ۲۷ میں) جو یہ فرمایا ہے کہ: "اللہ تعالیٰ ایمان والوں کو دنیا کی زندگی اور آخرت میں توحید پر مضبوط رکھتا ہے۔" کا یہی مطلب ہے۔"

(٦٨٩) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أَهْلِ الْقَلِيبِ فَقَالَ وَجَدْتُمْ مَا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا فَقِيلَ لَهُ تَدْعُو أَمْوَاتًا فَقَالَ مَا أَنْتُمْ بِأَسْمَعَ مِنْهُمْ وَ لَكِنْ لاَ يُجِيبُونَ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے کنویں میں جھانکا جہاں بدر کے مشرکین مقتولین مرے پڑے تھے اور فرمایا: "کیا جو کچھ تم سے تمہارے پروردگار نے جو تم سے سچا وعدہ کیا تھا اسے تم نے پالیا؟" آپ ﷺ سے عرض کی گئی کہ کیا آپ مردوں کو پکارتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا: "تم ان سے زیادہ سننے والے نہیں ہو، ہاں وہ لوگ جواب نہیں دے سکتے۔"

(٦٩٠) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّهُمْ لَيَعْلَمُونَ الآنَ أَنَّ مَا كُنْتُ أَقُولُ لَهُمْ حَقٌّ وَ قَدْ قَالَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ إِنَّكَ لاَ تُسْمِعُ الْمَوْتَى ﴾*

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (بدر کے مقتولین کی نسبت) نبی ﷺ نے صرف یہ فرمایا تھا: "وہ اس وقت جانتے ہیں کہ جو کچھ میں ان سے کہتا تھا ٹھیک تھا۔" اور بے شک اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے: "اے نبی! آپ مردوں کو نہیں سنا سکتے۔" (سورۂ نمل: ۸۰)۔

(٦٩١) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ خَطِيبًا فَذَكَرَ فِتْنَةَ الْقَبْرِ الَّتِي يُفْتَتَنُ فِيهَا الْمَرْءُ فَلَمَّا ذَكَرَ ذَلِكَ ضَجَّ الْمُسْلِمُونَ ضَجَّةً*

اسماء بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ نے خطبہ ارشاد فرمایا تو آپ ﷺ نے فتنۂ قبر کا ذکر کیا جس سے آدمی کی آزمائش کی جائے گی تو اس کو سن کر مسلمان چیخیں مار مار کر روئے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَاب التَّعَوُّذِ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ

عذاب قبر سے پناہ مانگنا

(٦٩٢) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ وَ قَدْ وَجَبَتِ الشَّمْسُ فَسَمِعَ صَوْتًا فَقَالَ يَهُودُ تُعَذَّبُ فِي قُبُورِهَا *

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن غروب آفتاب کے بعد نبی ﷺ باہر تشریف لائے تو آپ ﷺ نے (ہولناک) آواز سنی اور فرمایا: ''یہودیوں پر ان کی قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔''

(٦٩٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْعُو وَ يَقُولُ اللَّهُمَّ إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ وَ مِنْ عَذَابِ النَّارِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَاوَالْمَمَاتِ وَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ*

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ یہ دعا مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں عذاب قبر سے اور عذاب دوزخ سے اور زندگی اور موت کی خرابی سے اور مسیح دجال کے فساد سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔''

بَاب الْمَيِّتِ يُعْرَضُ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ

مردوں کو صبح وشام ان کا (جنت و دوزخ والا) مقام دکھایا جاتا ہے

(٦٩٤) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ إِنَّ أَحَدَكُمْ إِذَا مَاتَ عُرِضَ عَلَيْهِ مَقْعَدُهُ بِالْغَدَاةِ وَالْعَشِيِّ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَمِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ وَ إِنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ النَّارِ فَمِنْ أَهْلِ النَّارِ فَيُقَالُ هَذَا مَقْعَدُكَ حَتَّى يَبْعَثَكَ اللَّهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب کوئی شخص تم میں سے مر جاتا ہے تو ہر صبح وشام اسے اس کا مقام دکھایا جاتا ہے، اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو جنت کے مقامات میں سے اور اگر اہل دوزخ میں سے ہے تو دوزخ کے مقامات میں سے۔ اس کے بعد اس سے کہا جاتا ہے کہ اللہ تعالیٰ قیامت کے دن جب تجھے اٹھائے گا تو یہی تیرا مقام ہوگا (جس میں تو داخل ہوگا)۔''

بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُسْلِمِينَ

مسلمانوں کی چھوٹی اولاد کے متعلق، جو فوت ہو جائے، کیا کہا گیا ہے

(٦٩٥) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ رَسُولُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللّٰهِ ﷺ إِنَّ لَهُ مُرْضِعًا فِي الْجَنَّةِ *

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب سیدنا ابراہیم علیہ السلام (فرزند رسول مقبول ﷺ) کی وفات ہوئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جنت میں ان کے لیے ایک دودھ پلانے والی (مقرر کی گئی) ہے۔"

بَابُ مَا قِيلَ فِي أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ

مشرکوں کے بچوں کی بابت (جو قبل بلوغ کے مر جائیں) کیا کہا گیا ہے؟

(٦٩٦) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سُئِلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَوْلَادِ الْمُشْرِكِينَ فَقَالَ اللّٰهُ إِذْ خَلَقَهُمْ أَعْلَمُ بِمَا كَانُوا عَامِلِينَ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ سے مشرکوں کے بچوں کی بابت پوچھا گیا (کہ اگر وہ بلوغ سے پہلے مر جائیں تو جنت میں جائیں گے یا دوزخ میں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے جس وقت ان کو پیدا کیا ہے اسی وقت سے خوب جانتا ہے کہ یہ (بچے زندہ رہتے تو) کیسے عمل کرتے۔ (جنت کے لائق ہیں یا دوزخ کے)۔"

بَابٌ ((باب))

(٦٩٧) عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا صَلَّى صَلَاةً أَقْبَلَ عَلَيْنَا بِوَجْهِهِ فَقَالَ مَنْ رَأَى مِنْكُمُ اللَّيْلَةَ رُؤْيَا ؟ قَالَ فَإِنْ رَأَى أَحَدٌ قَصَّهَا فَيَقُولُ مَا شَاءَ اللّٰهُ فَسَأَلَنَا يَوْمًا فَقَالَ هَلْ رَأَى أَحَدٌ مِنْكُمْ رُؤْيَا قُلْنَا لَا قَالَ لَكِنِّي رَأَيْتُ اللَّيْلَةَ رَجُلَيْنِ أَتَيَانِي فَأَخَذَا بِيَدِي فَأَخْرَجَانِي إِلَى الْأَرْضِ الْمُقَدَّسَةِ فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ وَ رَجُلٌ قَائِمٌ بِيَدِهِ كَلُّوبٌ مِنْ حَدِيدٍ قَالَ بَعْضُ أَصْحَابِنَا عَنْ مُوسَى إِنَّهُ يُدْخِلُ ذَلِكَ الْكَلُّوبَ فِي شِدْقِهِ حَتَّى يَبْلُغَ قَفَاهُ ثُمَّ يَفْعَلُ بِشِدْقِهِ الْآخَرِ مِثْلَ ذَلِكَ وَ يَلْتَئِمُ شِدْقُهُ هَذَا فَيَعُودُ فَيَصْنَعُ مِثْلَهُ قُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى رَجُلٍ مُضْطَجِعٍ عَلَى قَفَاهُ وَ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى رَأْسِهِ بِفِهْرٍ أَوْ صَخْرَةٍ فَيَشْدَخُ بِهِ رَأْسَهُ فَإِذَا ضَرَبَهُ تَدَهْدَهَ الْحَجَرُ فَانْطَلَقَ إِلَيْهِ لِيَأْخُذَهُ فَلَا يَرْجِعُ إِلَى هَذَا حَتَّى يَلْتَئِمَ رَأْسُهُ وَ عَادَ رَأْسُهُ كَمَا هُوَ فَعَادَ إِلَيْهِ فَضَرَبَهُ قُلْتُ مَنْ هَذَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا إِلَى ثُقْبٍ مِثْلِ التَّنُّورِ أَعْلَاهُ ضَيِّقٌ وَأَسْفَلُهُ وَاسِعٌ يَتَوَقَّدُ تَحْتَهُ نَارًا فَإِذَا اقْتَرَبَ ارْتَفَعُوا حَتَّى كَادَ أَنْ يَخْرُجُوا فَإِذَا خَمَدَتْ رَجَعُوا فِيهَا وَ فِيهَا رِجَالٌ وَ نِسَاءٌ عُرَاةٌ فَقُلْتُ مَنْ هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى أَتَيْنَا عَلَى نَهَرٍ مِنْ دَمٍ فِيهِ رَجُلٌ قَائِمٌ عَلَى وَسَطِ النَّهَرِ قَالَ يَزِيدُ وَ وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ عَنْ جَرِيرِ بْنِ حَازِمٍ وَ عَلَى شَطِّ النَّهَرِ رَجُلٌ بَيْنَ يَدَيْهِ حِجَارَةٌ فَأَقْبَلَ الرَّجُلُ الَّذِي فِي النَّهَرِ فَإِذَا أَرَادَ أَنْ يَخْرُجَ رَمَى الرَّجُلُ بِحَجَرٍ فِي فِيهِ فَرَدَّهُ حَيْثُ كَانَ فَجَعَلَ كُلَّمَا جَاءَ لِيَخْرُجَ رَمَى فِي فِيهِ بِحَجَرٍ فَيَرْجِعُ كَمَا كَانَ فَقُلْتُ مَا هَذَا قَالَا انْطَلِقْ فَانْطَلَقْنَا حَتَّى انْتَهَيْنَا إِلَى رَوْضَةٍ خَضْرَاءَ فِيهَا شَجَرَةٌ عَظِيمَةٌ وَ فِي أَصْلِهَا شَيْخٌ وَصِبْيَانٌ وَ إِذَا رَجُلٌ قَرِيبٌ مِنَ الشَّجَرَةِ بَيْنَ يَدَيْهِ نَارٌ يُوقِدُهَا فَصَعِدَا بِي فِي الشَّجَرَةِ وَ أَدْخَلَانِي دَارًا لَمْ أَرَ قَطُّ أَحْسَنَ مِنْهَا فِيهَا رِجَالٌ شُيُوخٌ وَ شَبَابٌ وَ نِسَاءٌ وَ صِبْيَانٌ ثُمَّ أَخْرَجَانِي مِنْهَا فَصَعِدَا بِي الشَّجَرَةَ فَأَدْخَلَانِي دَارًا هِيَ أَحْسَنُ وَ أَفْضَلُ فِيهَا شُيُوخٌ وَ شَبَابٌ قُلْتُ طَوَّفْتُمَانِي اللَّيْلَةَ فَأَخْبِرَانِي عَمَّا رَأَيْتُ قَالَا نَعَمْ أَمَّا الَّذِي رَأَيْتَهُ يُشَقُّ شِدْقُهُ فَكَذَّابٌ يُحَدِّثُ بِالْكَذْبَةِ فَتُحْمَلُ عَنْهُ حَتَّى تَبْلُغَ الْآفَاقَ فَيُصْنَعُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ يُشْدَخُ رَأْسُهُ فَرَجُلٌ عَلَّمَهُ اللَّهُ الْقُرْآنَ فَنَامَ عَنْهُ بِاللَّيْلِ وَ لَمْ يَعْمَلْ فِيهِ بِالنَّهَارِ يُفْعَلُ بِهِ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي الثُّقْبِ فَهُمُ الزُّنَاةُ وَالَّذِي رَأَيْتَهُ فِي النَّهَرِ آكِلُوا الرِّبَا وَالشَّيْخُ فِي أَصْلِ الشَّجَرَةِ إِبْرَاهِيمُ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَالصِّبْيَانُ حَوْلَهُ فَأَوْلَادُ النَّاسِ وَالَّذِي يُوقِدُ النَّارَ مَالِكٌ خَازِنُ النَّارِ وَالدَّارُ الْأُولَى الَّتِي دَخَلْتَ دَارُ عَامَّةِ الْمُؤْمِنِينَ وَ أَمَّا هَذِهِ الدَّارُ فَدَارُ الشُّهَدَاءِ وَ أَنَا جِبْرِيلُ وَ هَذَا مِيكَائِيلُ فَارْفَعْ رَأْسَكَ فَرَفَعْتُ رَأْسِي فَإِذَا فَوْقِي مِثْلُ السَّحَابِ قَالَا ذَاكَ مَنْزِلُكَ قُلْتُ دَعَانِي أَدْخُلْ مَنْزِلِي قَالَا إِنَّهُ بَقِيَ لَكَ عُمُرٌ لَمْ تَسْتَكْمِلْهُ فَلَوِ اسْتَكْمَلْتَ أَتَيْتَ مَنْزِلَكَ*

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا سمرہ بن جندب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب فجر کی نماز پڑھ لیتے تو ہماری طرف منہ کر کے فرماتے: "تم میں سے کسی نے اگر آج شب کو کوئی خواب دیکھا ہے تو بیان کرے۔" سیدنا سمرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اگر کسی نے کوئی خواب دیکھا ہوتا تو وہ اسے بیان کر دیتا پھر جو کچھ اللہ چاہتا، آپ ﷺ اس کی تعبیر بیان فرماتے پس اسی دستور کے موافق ایک دن آپ ﷺ نے ہم سے دریافت فرمایا: "تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟" ہم نے عرض کی کہ نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مگر میں نے آج شب دو اشخاص کو خواب میں دیکھا کہ وہ میرے پاس آئے اور میرے ہاتھ کو پکڑ لیا اور مجھے ایک مقدس زمین میں لے گئے۔ یکایک میں وہاں پہنچ کر کیا دیکھتا ہوں کہ ایک آدمی بیٹھا ہے اور دوسرا آدمی ہاتھ میں لوہے کا ایک آنکڑا لیے کھڑا ہے وہ اسے اس بیٹھے ہوئے آدمی کے منہ میں داخل کرتا ہے یہاں تک کہ اس کی گدی تک پہنچ جاتا ہے تو اس سے ایک طرف کا جبڑا پھاڑ دیتا ہے۔ اس کے بعد دوسرے جبڑے کے ساتھ بھی ایسا ہی کرتا ہے اور اس دوران اس کا پہلا جبڑا مندمل ہو جاتا ہے۔ پھر دوبارہ وہ ایسا ہی کرتا ہے تو میں نے پوچھا کہ یہ کیا بات ہے تو ان دونوں نے مجھے جواب دیا کہ آگے چلیے۔ یہاں تک کہ ہم ایک ایسے شخص کے پاس پہنچے کہ وہ چت لیٹا ہوا تھا اور ایک شخص اس کے سرہانے ایک چھوٹا یا بڑا پتھر لیے ہوئے کھڑا تھا پس وہ اس پتھر سے اس لیٹے ہوئے آدمی کا سر کچل دیتا تھا۔ جب اسے مارتا اور پتھر لڑھک جاتا تو جا کر اس کو اٹھا لیتا اور جب تک اس لیٹے ہوئے آدمی کے پاس واپس آتا اس وقت تک اس کا سر ٹھیک ہو چکا ہوتا تھا اور جو حالت اس کی پہلے تھی وہی ہو جاتی تھی پس وہ دوبارہ اسے مارتا تھا۔ میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ آگے چلیے چنانچہ ہم چلے تو ایک گڑھے کے پاس سے ہمارا گزر ہوا، وہ مثل تنور کی طرح تھا، منہ اس کا تنگ تھا اور پیندا اس کا چوڑا تھا۔ اس گڑھے میں آگ جل رہی تھی اس کے اندر کچھ برہنہ مرد اور عورتیں تھیں جب آگ بہت بھڑک اٹھتی تو وہ لوگ بھی اوپر کو اٹھ جاتے یہاں تک کہ نکلنے کے قریب ہو جاتے تو میں نے پوچھا یہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ آگے چلیے چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ خون کی ایک نہر پر پہنچے جس کے درمیان ایک آدمی تھا اور نہر کے کنارے پر بھی ایک آدمی تھا جس کے سامنے کچھ پتھر تھے اور وہ نہر والے شخص کے سامنے کھڑا ہوا تھا پس جب وہ اس نہر سے باہر نکلنا چاہتا تو یہ شخص ایک پتھر اس کے منہ پر کھینچ کر مارتا تو وہ جہاں تھا وہیں واپس ہو جاتا تھا۔ میں نے پوچھا کہ یہ کیا ہے تو ان دونوں نے مجھ سے کہا کہ آگے چلیے چنانچہ ہم چلے یہاں تک کہ ایک نہایت شاداب اور سرسبز باغ میں پہنچے، اس میں ایک بڑا سا درخت لگا ہوا تھا اس کی جڑ کے پاس ایک بوڑھا آدمی اور کچھ بچے بیٹھے ہوئے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

یکایک میں کیا دیکھتا ہوں کہ درخت کے قریب ایک اور آدمی ہے جس کے سامنے کچھ آگ ہے، وہ اسے روشن کر رہا ہے۔ پھر وہ دونوں مجھے اس درخت پر چڑھا لے گئے۔ اس درخت کے اندر ایک گھر تھا، اس میں مجھے داخل کیا۔ میں نے کبھی اس سے عمدہ اور شاندار مکان نہیں دیکھا، اس گھر میں کچھ بوڑھے، کچھ جوان، کچھ عورتیں اور کچھ بچے تھے پھر وہ دونوں آدمی مجھے اس گھر سے نکال لائے اور درخت کی دوسری شاخ پر مجھے چڑھایا۔ اس میں بھی ایک گھر تھا، اس میں مجھے داخل کیا گیا یہ گھر بھی نہایت عمدہ اور شاندار تھا۔ اس میں بھی کچھ بوڑھے اور جوان مرد تھے۔ جب میں یہ سب کچھ دیکھ چکا تو میں نے ان دونوں سے پوچھا کہ تم نے مجھے رات بھر گشت کرایا، اب بتاؤ کہ میں نے جو کچھ دیکھا ہے اس کی حقیقت کیا ہے؟ تو انہوں نے جواب دیا کہ ہاں ہم بتاتے ہیں۔ وہ شخص جس کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا جبڑا پھاڑا جا رہا ہے تو وہ جھوٹ بولنے والا ہے، دنیا میں جھوٹی باتیں کیا کرتا تھا اور وہ اس سے آگے نقل کی جاتی تھیں یہاں تک کہ تمام اطراف عالم میں پہنچ جاتی تھیں۔ لہٰذا اس کے ساتھ روز قیامت تک ایسا ہی معاملہ کیا جائے گا اور وہ شخص جس کو آپ ﷺ نے دیکھا کہ اس کا سر کچلا جا رہا ہے تو یہ وہ شخص ہے جس کو اللہ تعالیٰ نے قرآن کا علم دیا تھا مگر وہ رات کو بھی اس سے غافل ہو کر سو جاتا اور دن میں بھی اس پر عمل نہ کرتا۔ لہٰذا روز قیامت تک اس کے ساتھ اسی طرح کیا جائے گا اور وہ لوگ جنہیں آپ ﷺ نے گڑھے میں دیکھا تو وہ زناکار لوگ ہیں اور وہ شخص جس کو آپ ﷺ نے نہر میں دیکھا سود خور ہے اور وہ بوڑھے صاحب جو درخت کی جڑ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ابراہیم علیہ السلام تھے اور چھوٹے بچے جو ان کے گرد تھے وہ لوگوں کے وہ بچے ہیں جو قبل از بلوغت فوت ہو گئے تھے اور وہ شخص جو آگ روشن کر رہا تھا، مالک فرشتہ تھا جو دوزخ کا داروغہ ہے اور وہ پہلا مکان جس میں آپ ﷺ تشریف لے گئے تھے عام مسلمانوں کا گھر ہے اور دوسرا گھر شہیدوں کا ہے اور میں جبرائیل ہوں اور یہ میکائیل ہے۔ اب آپ اپنا سر اٹھائیے۔ میں نے سر اٹھایا تو یکایک کیا دیکھتا ہوں کہ میرے اوپر بادل کی مانند کوئی چیز ہے۔ انہوں نے بتایا کہ یہ آپ کا مقام ہے۔ میں نے کہا کہ مجھے اپنے مقام میں داخل ہونے دو تو ان دونوں نے کہا کہ ابھی کچھ عمر آپ کی باقی ہے جسے آپ نے پورا نہیں کیا۔ اگر آپ اسے پورا کر چکے ہوتے تو اپنے مقام میں جا سکتے تھے۔"

بَابُ مَوْتِ الْفَجْأَةِ الْبَغْتَةِ

یکایک ناگہانی موت (نیک آدمی کے لیے بری نہیں)

(۶۹۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَجُلاً قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ إِنَّ أُمِّي افْتُلِتَتْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نَفْسُهَا وَ أَظُنُّهَا لَوْ تَكَلَّمَتْ تَصَدَّقَتْ فَهَلْ لَهَا أَجْرٌ إِنْ تَصَدَّقْتُ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک شخص (سعد بن عبادہ رضی اللہ عنہ) نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ میری والدہ اچانک انتقال کر گئی ہیں اور میں ان کی نسبت ایسا خیال کرتا ہوں کہ اگر وہ بول سکتیں تو ضرور صدقہ کرنے کا حکم دیتیں۔ پس کیا اگر میں ان کی طرف سے صدقہ دوں تو ان کو کچھ ثواب ملے گا آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔"

بَابُ مَا جَاءَ فِي قَبْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَ أَبِي بَكْرٍ وَ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا

نبی ﷺ اور سیدنا ابو بکر و عمر رضی اللہ عنہما کی قبروں کے بارے میں کیا کہا گیا ہے؟

(٦٩٩) عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ إِنْ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لَيَتَعَذَّرُ فِي مَرَضِهِ أَيْنَ أَنَا الْيَوْمَ أَيْنَ أَنَا غَدًا اسْتِبْطَاءً لِيَوْمِ عَائِشَةَ فَلَمَّا كَانَ يَوْمِي قَبَضَهُ اللَّهُ بَيْنَ سَحْرِي وَ نَحْرِي وَ دُفِنَ فِي بَيْتِي *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اپنے مرض وفات میں بار بار دریافت کرتے تھے کہ میں آج کہاں رہوں گا، میں کل کہاں رہوں گا یعنی ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کی باری کا انتظار کرتے تھے۔ پھر جب میری باری کا دن آیا تو اللہ نے آپ ﷺ کو میرے پہلو اور سینہ کے درمیان میں قبض فرمایا اور میرے ہی گھر میں دفن کیے گئے۔

(٧٠٠) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ تُوُفِّيَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ هُوَ رَاضٍ عَنْ هَؤُلَاءِ النَّفَرِ السِّتَّةِ فَسَمَّى السِّتَّةَ فَسَمَّى: عُثْمَانَ وَ عَلِيًّا وَ طَلْحَةَ وَالزُّبَيْرَ وَ عَبْدَالرَّحْمَنِ بْنَ عَوْفٍ وَ سَعْدَ بْنَ أَبِي وَقَّاصٍ *

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ یہ چھ لوگ جن سے رسول اللہ ﷺ وفات تک راضی رہے (ان سے زیادہ خلافت کا حقدار اور کوئی نہیں تو ان ہی میں سے کسی ایک خلیفہ کو چن لینا) پس ان چھ لوگوں کے نام یہ بتائے عثمان، علی، طلحہ، زبیر، عبدالرحمن بن عوف اور سعد بن ابی وقاص (رضی اللہ عنہم)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَا يُنْهَى مِنْ سَبِّ الأَمْوَاتِ

(مسلمان) مردوں کو برا کہنے کی ممانعت ہے

(۷۰۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ تَسُبُّوا الأَمْوَاتَ فَإِنَّهُمْ قَدْ أَفْضَوْا إِلَى مَا قَدَّمُوا *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "(مسلمان) مردوں کو برا نہ کہو کیونکہ وہ جو کچھ کر چکے ہیں اس سے ہمکنار و ہم آغوش بھی ہو چکے ہیں۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کے بیان میں

بَابُ وُجُوبِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ کا واجب ہونا شریعت سے ثابت ہے

(۷۰۲) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ فَقَالَ ادْعُهُمْ إِلَى شَهَادَةِ أَنْ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدِ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لِذَلِكَ فَأَعْلِمْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ افْتَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً فِي أَمْوَالِهِمْ تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ وَ تُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو قاضی بنا کر یمن کی طرف بھیجا اور فرمایا: "اے معاذ! تم وہاں کے لوگوں کو اس امر کے اقرار پر رغبت دلانا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں پس اگر وہ اس بات کو مان لیں تو انہیں بتا دینا کہ اللہ نے ہر رات اور دن میں پانچ نمازیں ان پر فرض کی ہیں پھر اگر وہ اس بات کو بھی مان لیں تو انہیں بتا دینا کہ اللہ نے ان پر ان کے مالوں میں صدقہ (زکوٰۃ) فرض کیا ہے جو ان کے مالداروں سے لیا جائے گا اور ان کے فقیروں میں تقسیم کر دیا جائے گا۔"

(۷۰۳) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَجُلًا قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَخْبِرْنِي بِعَمَلٍ يُدْخِلُنِي الْجَنَّةَ قَالَ مَا لَهُ مَا لَهُ وَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَرَبٌ مَا لَهُ تَعْبُدُ اللّٰهَ وَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ وَ تُؤْتِي الزَّكَاةَ وَ تَصِلُ الرَّحِمَ *

سیدنا ابو ایوب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بتایے جو مجھے جنت میں داخل کردے۔ لوگوں نے کہا کہ اسے کیا ہو گیا ہے، کیوں اس طرح کی بات کر رہا ہے؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "صاحب ضرورت ہے اور اسے کیا ہو گیا ہے (اچھا سن میں تجھے ایسا عمل بتا دیتا ہوں) تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور نماز پڑھا کر اور زکوۃ دیا کر اور صلہ رحمی کیا کر۔"

(۷۰۴) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ دُلَّنِي عَلَى عَمَلٍ إِذَا عَمِلْتُهُ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَالَ تَعْبُدُ اللّٰهَ لَا تُشْرِكُ بِهِ شَيْئًا وَ تُقِيمُ الصَّلَاةَ الْمَكْتُوبَةَ وَ تُؤَدِّي الزَّكَاةَ الْمَفْرُوضَةَ وَ تَصُومُ رَمَضَانَ قَالَ وَ الَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا أَزِيدُ عَلَى هَذَا فَلَمَّا وَلَّى قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يَنْظُرَ إِلَى رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَلْيَنْظُرْ إِلَى هَذَا *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ مجھے کوئی ایسا عمل بتایئے کہ اگر میں اس کو کروں تو جنت میں داخل ہو جاؤں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اللہ کی عبادت کر اور اس کے ساتھ کسی کو شریک نہ کر اور فرض نماز پڑھا کر اور فرض زکوۃ دیا کر اور رمضان کے روزے رکھا کر۔" وہ اعرابی بولا کہ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ میں اس سے زیادہ (عبادت) نہ کروں گا پھر جب وہ چل دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "جس شخص کو یہ بات اچھی معلوم ہوتی ہو کہ وہ اہل جنت میں سے کسی شخص کو دیکھے تو اس کو چاہیے کہ اس شخص کو دیکھ لے۔"

(۷۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا تُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ كَانَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ كَفَرَ مَنْ كَفَرَ مِنَ الْعَرَبِ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَيْفَ تُقَاتِلُ النَّاسَ وَ قَدْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أُمِرْتُ أَنْ أُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَقُولُوا لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ فَمَنْ قَالَهَا فَقَدْ عَصَمَ مِنِّي مَالَهُ وَ نَفْسَهُ إِلَّا بِحَقِّهِ وَ حِسَابُهُ عَلَى اللّٰهِ فَقَالَ وَاللّٰهِ لَأُقَاتِلَنَّ مَنْ فَرَّقَ بَيْنَ الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ فَإِنَّ الزَّكَاةَ حَقُّ الْمَالِ وَاللّٰهِ لَوْ مَنَعُونِي عَنَاقًا كَانُوا يُؤَدُّونَهَا إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَقَاتَلْتُهُمْ عَلَى مَنْعِهَا قَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَوَاللّٰهِ مَا هُوَ إِلَّا أَنْ قَدْ شَرَحَ اللّٰهُ صَدْرَ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَعَرَفْتُ أَنَّهُ الْحَقُّ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ کی وفات ہوئی اور ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو بعض عرب قبائل مرتد ہو گئے۔ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان مرتدین سے لڑنے کا ارادہ کیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ آپ ان لوگوں سے کیونکر لڑ سکتے ہیں جب کہ رسول اللہ ﷺ فرما چکے ہیں کہ "مجھے حکم دیا گیا ہے کہ میں لوگوں سے لڑوں یہاں تک کہ وہ لا الہ الا اللہ کہہ دیں پس جو شخص لا الہ الا اللہ کہہ دے تو بے شک اس نے اپنا مال اور اپنی جان مجھ سے محفوظ کر لیا مگر بحق اسلام اور اس کا حساب اللہ پر ہے۔" سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ اللہ کی قسم! میں اس شخص سے ضرور جنگ کروں گا جو نماز اور زکوٰۃ میں تفریق کرے گا اس لیے کہ زکوٰۃ حق ہے مال میں۔ اللہ کی قسم اگر وہ ایک بھیڑ کا بچہ جو زکوٰۃ میں رسول اللہ ﷺ کے دور میں دیتے تھے مجھے نہ دیں گے تو میں اس کو روک لینے پر ضرور ان سے جنگ کروں گا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اللہ کی قسم! وہ (اصابت رائے اور پختگی ارادہ) صرف اس وجہ سے تھی کہ اللہ تعالیٰ نے ابو بکر رضی اللہ عنہ کے سینہ کو (مصلحت اندیشی کے لیے) کھول دیا تھا، لہٰذا میں سمجھ گیا کہ یہی حق ہے۔

بَابُ إِثْمِ مَانِعِ الزَّكَاةِ

زکوٰۃ نہ دینا گناہ کبیرہ ہے

(۷۰۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَأْتِي الإِبِلُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا هُوَ لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَخْفَافِهَا وَتَأْتِي الْغَنَمُ عَلَى صَاحِبِهَا عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ إِذَا لَمْ يُعْطِ فِيهَا حَقَّهَا تَطَؤُهُ بِأَظْلاَفِهَا وَتَنْطَحُهُ بِقُرُونِهَا وَ قَالَ وَ مِنْ حَقِّهَا أَنْ تُحْلَبَ عَلَى الْمَاءِ قَالَ وَ لاَ يَأْتِي أَحَدُكُمْ يَوْمَ الْقِيَامَةِ بِشَاةٍ يَحْمِلُهَا عَلَى رَقَبَتِهِ لَهَا يُعَارٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ وَ لاَ يَأْتِي بِبَعِيرٍ يَحْمِلُهُ عَلَى رَقَبَتِهِ لَهُ رُغَاءٌ فَيَقُولُ يَا مُحَمَّدُ فَأَقُولُ لاَ أَمْلِكُ لَكَ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا قَدْ بَلَّغْتُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن اونٹ کہ جن کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو گی، خوب موٹے تازے اچھی حالت میں اپنے مالک پر سوار ہو کر آئیں گے اور اپنے مالک کو پاؤں تلے روندیں گے اور بکری کہ جس کی زکوٰۃ نہ دی گئی ہو گی، خوب موٹی تازی اچھی حالت میں اپنے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مالک پر سوار ہو کر آئے گی اور اپنے مالک کو اپنے پاؤں تلے روندے گی اور اپنے سینگوں سے مارے گی۔" آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کا ایک حق یہ بھی ہے کہ پانی پلانے کے گھاٹ پر وہ دوہی جائے (اور اس کا دودھ ان محتاجوں کو جو وہاں کھڑے رہتے ہیں دیا جائے)۔" اور فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص قیامت کے دن بکری کو اپنی گردن پر لاد کر میرے سامنے نہ آئے کہ وہ بکری چلاتی ہو، پھر مجھ سے وہ شخص کہے کہ اے محمد! (میری شفاعت کیجیے) اور میں کہہ دوں کہ میں تیرے لیے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا۔ میں تو (حکم الٰہی) پہنچا چکا اور نہ کوئی شخص اونٹ کو اپنی گردن پر لادے ہوئے میرے سامنے آئے کہ وہ اونٹ بول رہا ہو پھر وہ شخص مجھ سے کہے کہ اے محمد! (میری شفاعت کیجیے) اور میں کہہ دوں میں تیرے لیے کسی بات کا اختیار نہیں رکھتا، میں تو حکم الٰہی پہنچا چکا۔"

(۷۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ آتَاهُ اللّٰهُ مَالاً فَلَمْ يُؤَدِّ زَكَاتَهُ مُثِّلَ لَهُ مَالُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ شُجَاعًا أَقْرَعَ لَهُ زَبِيبَتَانِ يُطَوَّقُهُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ ثُمَّ يَأْخُذُ بِلِهْزِمَتَيْهِ يَعْنِي بِشِدْقَيْهِ ثُمَّ يَقُولُ أَنَا مَالُكَ أَنَا كَنْزُكَ ثُمَّ تَلاَ ﴿ لاَ يَحْسَبَنَّ الَّذِينَ يَبْخَلُونَ ﴾ الآيَةَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ جسے مال دے اور وہ اس مال کی زکوٰۃ نہ دے تو اس کا مال قیامت کے دن اس کے لیے گنجے سانپ کے ہم شکل کر دیا جائے گا جس کے منہ کے دونوں کناروں پر زہریلا جھاگ ہو گا۔ وہ سانپ قیامت کے دن اس کے گلے کا طوق بنایا جائے گا پھر اس کے دو جبڑوں کو ڈسے گا اور کہے گا کہ میں تیرا مال ہوں میں تیرا خزانہ ہوں۔" پھر آپ ﷺ نے (سورۂ آل عمران کی) یہ آیت نمبر ۱۸۰ کی تلاوت فرمائی: "جو لوگ ان چیزوں میں بخل کرتے ہیں جو اللہ نے ان کو اپنے فضل سے دی ہیں، وہ یہ نہ سمجھیں کہ یہ روش ان کے لیے بہتر ہے۔ نہیں بلکہ یہ ان کے لیے بہت ہی بری ہے۔ (اور) جس چیز میں انہوں نے بخل کیا، اس کا انہیں قیامت کے دن طوق پہنایا جائے گا۔"

بَابُ مَا أُدِّيَ زَكَاتُهُ فَلَيْسَ بِكَنْزٍ

جس مال کی زکوٰۃ ادا کر دی جائے وہ کنز (وہ خزانہ جس کی مذمت کی گئی ہے) نہیں ہے

(۷۰۸) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ أَوَاقٍ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ خَمْسِ ذَوْدٍ صَدَقَةٌ وَ لَيْسَ فِيمَا دُونَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

خَمْسِ أَوْسُقٍ صَدَقَةٌ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "پانچ اوقیہ (ساڑھے باون تولے چاندی) سے کم پر زکوۃ فرض نہیں ہے اور پانچ اونٹ سے کم پر زکوۃ فرض نہیں ہے اور پانچ وسق سے کم (کھجور) پر بھی زکوۃ فرض نہیں ہے۔"

بَاب الصَّدَقَةِ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ

صدقہ پاک کمائی سے دینا چاہیے

(۷۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ مَنْ تَصَدَّقَ بِعَدْلِ تَمْرَةٍ مِنْ كَسْبٍ طَيِّبٍ وَ لاَ يَقْبَلُ اللَّهُ إِلاَّ الطَّيِّبَ وَ إِنَّ اللَّهَ يَتَقَبَّلُهَا بِيَمِينِهِ ثُمَّ يُرَبِّيهَا لِصَاحِبِهِ كَمَا يُرَبِّي أَحَدُكُمْ فَلُوَّهُ حَتَّى تَكُونَ مِثْلَ الْجَبَلِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اپنی پاک کمائی سے ایک کھجور کے برابر بھی صدقہ دیتا ہے اور اللہ تو پاک ہی چیز کو قبول فرماتا ہے تو اللہ اس کو اپنے داہنے ہاتھ میں لے لیتا ہے پھر اس کو صدقہ دینے والے کے لیے بڑھاتا ہے جس طرح تم میں سے کوئی اپنے بچے کو بڑھائے یہاں تک کہ وہ (کھجور کے برابر والا صدقہ احد) پہاڑ کے برابر ہو جاتا ہے۔"

بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الرَّدِّ

اس سے پہلے کہ لوگ انکار کریں صدقہ کر دو

(۷۱۰) عَنْ حَارِثَةَ بْنِ وَهْبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ تَصَدَّقُوا فَإِنَّهُ يَأْتِي عَلَيْكُمْ زَمَانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا يَقُولُ الرَّجُلُ لَوْ جِئْتَ بِهَا بِالأَمْسِ لَقَبِلْتُهَا فَأَمَّا الْيَوْمَ فَلا حَاجَةَ لِي بِهَا *

سیدنا حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: "اے لوگو! صدقہ دو، اس لیے کہ تمہارے اوپر ایک دور ایسا آئے گا کہ آدمی اپنا صدقہ لیے پھرے گا مگر کسی ایسے شخص کو نہ پائے گا جو اسے قبول کر لے (جس) شخص (سے وہ کہے گا کہ اسے لے لو وہ) کہے گا کہ کاش

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

!توکل لایا ہوتا تو میں لے لیتا لیکن آج تو مجھے اس کی ضرورت نہیں۔"

(۷۱۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكْثُرَ فِيكُمُ الْمَالُ فَيَفِيضَ حَتّٰى يُهِمَّ رَبُّ الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ وَ حَتّٰى يَعْرِضَهُ فَيَقُولُ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ لاَ أَرَبَ لِي *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "قیامت نہیں آئے گی یہاں تک کہ تم میں دولت کی ریل پیل ہو کر (مال) ابل نہ پڑے۔ یہاں تک کہ صاحب مال اس شخص کو تلاش کرے گا جو اس کا صدقہ لے لے اور اسے جب کسی کے سامنے پیش کرے گا تو وہ کہے گا کہ آج مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔"

(۷۱۲) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَهُ رَجُلاَنِ أَحَدُهُمَا يَشْكُو الْعَيْلَةَ وَالآخَرُ يَشْكُو قَطْعَ السَّبِيلِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَمَّا قَطْعُ السَّبِيلِ فَإِنَّهُ لاَ يَأْتِي عَلَيْكَ إِلاَّ قَلِيلٌ حَتّٰى تَخْرُجَ الْعِيرُ إِلٰى مَكَّةَ بِغَيْرِ خَفِيرٍ وَ أَمَّا الْعَيْلَةُ فَإِنَّ السَّاعَةَ لاَ تَقُومُ حَتّٰى يَطُوفَ أَحَدُكُمْ بِصَدَقَتِهِ لاَ يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُهَا مِنْهُ ثُمَّ لَيَقِفَنَّ أَحَدُكُمْ بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَهُ حِجَابٌ وَ لاَ تَرْجُمَانٌ يُتَرْجِمُ لَهُ ثُمَّ لَيَقُولَنَّ لَهُ أَلَمْ أُوتِكَ مَالاً فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى ثُمَّ لَيَقُولَنَّ أَلَمْ أُرْسِلْ إِلَيْكَ رَسُولاً فَلَيَقُولَنَّ بَلٰى فَيَنْظُرُ عَنْ يَمِينِهِ فَلاَ يَرٰى إِلاَّ النَّارَ ثُمَّ يَنْظُرُ عَنْ شِمَالِهِ فَلاَ يَرٰى إِلاَّ النَّارَ فَلْيَتَّقِيَنَّ أَحَدُكُمُ النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ فَإِنْ لَمْ يَجِدْ فَبِكَلِمَةٍ طَيِّبَةٍ *

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس تھا کہ دو آدمی آئے، ایک تو اپنے فقر و فاقہ کی شکایت کرتا تھا اور دوسرا راستوں کے غیر محفوظ ہونے کی شکایت کرتا تھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جہاں تک راستوں کے غیر محفوظ ہونے کا تعلق ہے تو تھوڑے ہی عرصے کے بعد (ایسا امن ہو جائے گا کہ) قافلہ (مدینہ سے) مکہ تک بغیر کسی محافظ اور ضامن کے چلا جائے گا (اور کوئی اس سے مزاحمت نہ کر سکے گا) اور فقیر، تو (اس کی بھی یہ کیفیت ہے کہ) قیامت نہ آئے گی یہاں تک کہ (لوگوں کے پاس مال کی ایسی کثرت ہو جائے گی کہ) تم میں سے کوئی شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

گا مگر کسی کو نہ پائے گا جو اسے لے لے پھر (یہ یاد رکھو کہ) بے شک یقیناً ہر شخص تم میں سے (قیامت کے دن) اللہ کے سامنے کھڑا ہوگا۔ اس کے اور اللہ کے درمیان نہ کوئی حجاب ہوگا اور نہ کوئی ترجمان جو اس کی گفتگو نقل کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس سے فرمائے گا کہ کیا میں نے تجھے مال نہ دیا تھا؟ وہ عرض کرے گا کہ ہاں (دیا تھا) پھر اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ کیا میں نے تیرے پاس پیغمبر کو نہ بھیجا تھا؟ (جو تجھے زکوۃ کی فرضیت سے آگاہ کرتا) وہ عرض کرے گا کہ ہاں (بھیجا تھا) پس وہ شخص اپنی دائیں جانب نظر کرے گا تو بجز آگ کے کچھ نہ دیکھے گا اور بائیں جانب نظر کرے گا تو سوائے آگ کے کچھ نہ پائے گا۔ لہٰذا تم میں سے ہر شخص کو چاہیے کہ آگ سے بچے، اگرچہ کھجور کے ٹکڑے ہی (کے صدقہ دینے) سے سہی۔ پھر اگر کھجور کا ٹکڑا بھی میسر نہ ہو تو عمدہ بات کہہ کر۔" (کیونکہ یہ بھی صدقہ ہے)

(۷۱۳) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لَا يَجِدُ أَحَدًا يَأْخُذُهَا مِنْهُ وَ يُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتْبَعُهُ أَرْبَعُونَ امْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَ كَثْرَةِ النِّسَاءِ *

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک دور آئے گا جس میں آدمی صدقہ کا سونا لے کر گشت کرے گا مگر کسی کو نہ پائے گا جو اس سے لے لے اور مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب سے ایک مرد کے پیچھے چالیس عورتیں دیکھی جائیں گی جو اس کے ساتھ چمٹی رہیں گی۔"

بَابُ اتَّقُوا النَّارَ وَ لَوْ بِشِقِّ تَمْرَةٍ وَالْقَلِيلِ مِنَ الصَّدَقَةِ

نبی ﷺ کا ارشاد کہ آگ سے بچو خواہ کھجور کے ایک ٹکڑے یا کسی معمولی سے صدقے کے ذریعے ہو

(۷۱٤) عَنْ أَبِي مَسْعُودٍ الْأَنْصَارِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَمَرَنَا بِالصَّدَقَةِ انْطَلَقَ أَحَدُنَا إِلَى السُّوقِ فَيُحَامِلُ فَيُصِيبُ الْمُدَّ وَ إِنَّ لِبَعْضِهِمُ الْيَوْمَ لَمِائَةَ أَلْفٍ *

سیدنا ابو مسعود انصاری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب ہمیں صدقہ کا حکم دیتے تھے تو کوئی شخص ہم میں سے بازار کی طرف جاتا اور بار برداری کرتا۔ پھر اگر اسے مزدوری میں ایک مد (غلہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وغیرہ) مل جاتا تو اسی کو صدقہ میں دے دیتا۔ (اس وقت ایسی تنگدستی کی حالت تھی اور آج بعض لوگوں کے پاس ایک لاکھ درہم موجود ہیں۔

(۷۱۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ دَخَلَتِ امْرَأَةٌ مَعَهَا ابْنَتَانِ لَهَا تَسْأَلُ فَلَمْ تَجِدْ عِنْدِي شَيْئًا غَيْرَ تَمْرَةٍ فَأَعْطَيْتُهَا إِيَّاهَا فَقَسَمَتْهَا بَيْنَ ابْنَتَيْهَا وَ لَمْ تَأْكُلْ مِنْهَا ثُمَّ قَامَتْ فَخَرَجَتْ فَدَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ مَنِ ابْتُلِيَ مِنْ هٰذِهِ الْبَنَاتِ بِشَيْءٍ كُنَّ لَهُ سِتْرًا مِنَ النَّارِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ایک دن) ایک عورت سوال کرتی ہوئی آئی اور اس کے ساتھ اس کی دو بیٹیاں بھی تھیں تو اس نے میرے پاس ایک کھجور کے سوا کچھ نہ پایا پس میں نے وہی اسے دے دی۔ اس نے اس کھجور کو اپنی دونوں لڑکیوں میں تقسیم کر دیا اور خود اس میں سے کچھ نہیں کھایا پھر وہ اٹھ کر چلی گئی۔ جب نبی ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے تو میں نے آپ ﷺ کو اس کی خبر دی تو نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ان لڑکیوں میں سے کسی کے ساتھ مبتلا کر دیا جائے (یعنی اللہ تعالیٰ اس کو لڑکی دے) تو وہ لڑکیاں اس کے لیے دوزخ سے حجاب ہو جاتی ہیں۔"

بَابٌ : أَيُّ الصَّدَقَةِ أَفْضَلُ ؟

کونسا صدقہ (ثواب میں) افضل ہے؟

(۷۱۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الصَّدَقَةِ أَعْظَمُ أَجْرًا قَالَ أَنْ تَصَدَّقَ وَ أَنْتَ صَحِيحٌ شَحِيحٌ تَخْشَى الْفَقْرَ وَ تَأْمُلُ الْغِنَى وَ لَا تُمْهِلُ حَتَّى إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ قُلْتَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ لِفُلَانٍ كَذَا وَ قَدْ كَانَ لِفُلَانٍ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ کے پاس ایک شخص آیا اور اس نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ! کونسا صدقہ ثواب میں زیادہ ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ کہ تو صدقہ اس حال میں دے کہ تو صحیح ہو، مال و دولت کا خواہشمند ہو، فقیری سے ڈرتا ہو اور مالدار ہونے کی آرزو رکھتا ہو۔ اور (صدقہ دینے میں) اتنی دیر مت کر کہ جب جان حلق میں پہنچ جائے اور تو کہے کہ اتنا مال فلاں شخص کو دے دینا اور اتنا فلاں کو حالانکہ اب تو وہ مال فلاں شخص (یعنی وارث) کا ہو چکا۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ : ((باب))

(۷۱۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ بَعْضَ أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ قُلْنَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَيُّنَا أَسْرَعُ بِكَ لُحُوقًا قَالَ أَطْوَلُكُنَّ يَدًا فَأَخَذُوا قَصَبَةً يَذْرَعُونَهَا فَكَانَتْ سَوْدَةُ أَطْوَلَهُنَّ يَدًا فَعَلِمْنَا بَعْدُ أَنَّمَا كَانَتْ طُولَ يَدِهَا الصَّدَقَةُ وَ كَانَتْ أَسْرَعَنَا لُحُوقًا بِهِ وَ كَانَتْ تُحِبُّ الصَّدَقَةَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی بعض بیویوں نے آپ ﷺ سے عرض کی کہ (آپ ﷺ کی وفات کے بعد ہم لوگوں میں سے) سب سے پہلے آپ ﷺ سے کون ملے گی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جس کا ہاتھ تم سب میں لمبا ہوگا۔" تو انہوں نے ایک بانس کا ٹکڑا لیکر ہاتھ ناپنے شروع کیے تو سودہ رضی اللہ عنہا کا ہاتھ سب میں بڑا نکلا (مگر جب سب سے پہلے ام المومنین زینب بنت جحش رضی اللہ عنہا کی وفات ہوئی) تو ہم نے جان لیا کہ ان کا ہاتھ صدقہ نے لمبا کر دیا (اور ہاتھ کے بڑے ہونے سے مراد رسول اللہ ﷺ کی کثرت صدقہ تھی چنانچہ) وہ نبی ﷺ کے ساتھ ہم سب سے پہلے ملیں اور وہ صدقہ دینے کو بہت پسند کرتی تھیں۔

بَاب إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى غَنِيٍّ وَ هُوَ لاَ يَعْلَمُ

جب کوئی شخص کسی مالدار کو نادانستگی میں صدقہ دے دے

(۷۱۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدِ سَارِقٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى سَارِقٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ زَانِيَةٍ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ اللَّيْلَةَ عَلَى زَانِيَةٍ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى زَانِيَةٍ لَأَتَصَدَّقَنَّ بِصَدَقَةٍ فَخَرَجَ بِصَدَقَتِهِ فَوَضَعَهَا فِي يَدَيْ غَنِيٍّ فَأَصْبَحُوا يَتَحَدَّثُونَ تُصُدِّقَ عَلَى غَنِيٍّ فَقَالَ اللّٰهُمَّ لَكَ الْحَمْدُ عَلَى سَارِقٍ وَ عَلَى زَانِيَةٍ وَ عَلَى غَنِيٍّ فَأُتِيَ فَقِيلَ لَهُ أَمَّا صَدَقَتُكَ عَلَى سَارِقٍ فَلَعَلَّهُ أَنْ يَسْتَعِفَّ عَنْ سَرِقَتِهِ وَ أَمَّا الزَّانِيَةُ فَلَعَلَّهَا أَنْ تَسْتَعِفَّ عَنْ زِنَاهَا وَ أَمَّا الْغَنِيُّ فَلَعَلَّهُ يَعْتَبِرُ فَيُنْفِقُ مِمَّا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَعْطَاهُ اللّٰهُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(گزشتہ دور میں) ایک شخص نے (اپنے دل میں) کہا کہ (آج شب کو) میں کچھ صدقہ دوں گا چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اسے (نادانستگی میں) ایک چور کے ہاتھ میں رکھ دیا تو صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ (دیکھو آج رات کو) ایک چور کو خیرات دی گئی ہے تو اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے، میں (آج رات پھر) صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور اس کو اس نے (نادانستگی میں) ایک زانیہ کے ہاتھ میں رکھ دیا تو صبح کو لوگوں نے چرچا کیا کہ دیکھو آج شب ایک زانیہ کو خیرات دی گئی ہے۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ تمام تعریف تیرے ہی لیے ہے میرا صدقہ تو زانیہ کے ہاتھ لگ گیا، اچھا میں (آج پھر ضرور) کچھ صدقہ دوں گا۔ چنانچہ وہ اپنا صدقہ لے کر نکلا اور (نادانستگی میں) اس نے وہ صدقہ ایک مالدار کے ہاتھ میں رکھ دیا تو لوگوں نے صبح کو چرچا کیا کہ دیکھو آج شب مالدار کو خیرات دی گئی۔ اس شخص نے کہا کہ اے اللہ! حمد تیرے ہی لیے ہے، میں اپنا مال (لاعلمی میں) چور، فاحشہ اور مالدار کو دے آیا۔ تو اس کے پاس کوئی (اللہ کا) فرستادہ آیا اور اس سے کہا کہ (تو رنجیدہ مت ہو، تجھے تیری خیرات کا ثواب ملے گا اور جن لوگوں کو تو نے دیا ہے انہیں بھی فائدہ ہوگا ممکن ہے چور کو تیرا خیرات دینا (اس کے حق میں یہ فائدہ دے گا کہ) شاید وہ چوری سے باز رہے اور زانیہ! ممکن ہے کہ وہ حرکت زنا سے رک جائے اور شاید مالدار عبرت حاصل کرے اور جو کچھ اللہ عزوجل نے اسے دیا ہے وہ اس میں سے (اللہ کی راہ میں) خرچ کرنے لگے۔"

بَابُ إِذَا تَصَدَّقَ عَلَى ابْنِهِ وَ هُوَ لاَ يَشْعُرُ

جب کوئی شخص نادانستگی میں اپنے بیٹے کو صدقہ دے دے

(۷۱۹) عَنْ مَعْنِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَايَعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَا وَ أَبِي وَجَدِّي وَ خَطَبَ عَلَيَّ فَأَنْكَحَنِي وَ خَاصَمْتُ إِلَيْهِ وَ كَانَ أَبِي يَزِيدُ أَخْرَجَ دَنَانِيرَ يَتَصَدَّقُ بِهَا فَوَضَعَهَا عِنْدَ رَجُلٍ فِي الْمَسْجِدِ فَجِئْتُ فَأَخَذْتُهَا فَأَتَيْتُهُ بِهَا فَقَالَ وَاللّٰهِ مَا إِيَّاكَ أَرَدْتُ فَخَاصَمْتُهُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَكَ مَا نَوَيْتَ يَا يَزِيدُ وَ لَكَ مَا أَخَذْتَ يَا مَعْنُ *

سیدنا معن بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے، میرے باپ نے اور میرے دادا نے رسول اللہ ﷺ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سے بیعت کی ہے اور نبی ﷺ ہی نے میری منگنی کی اور میرا نکاح کیا اور ایک دن میں آپ ﷺ کے پاس ایک مقدمہ لے کر حاضر ہوا اور (وہ مقدمہ یہ تھا کہ) میرے باپ یزید نے کچھ اشرفیاں برائے صدقہ نکالی تھیں اور ان کو مسجد میں ایک شخص کے پاس رکھوا دیا تھا (کہ تم جس کو چاہو دے دینا) چنانچہ میں گیا اور میں نے وہ اشرفیاں لے لیں اور ان کو (گھر) لے آیا میرے باپ نے کہا کہ اللہ کی قسم! میں نے تجھ کو دینے کا ارادہ نہیں کیا تھا تو میں یہ مقدمہ رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں لے گیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے یزید! جو نیت تم نے کی ہے اس کا ثواب تمہیں ملے گا اور اے معن! جو کچھ تم نے لے لیا وہ تمہارا ہے۔"

بَابُ مَنْ أَمَرَ خَادِمَهُ بِالصَّدَقَةِ وَ لَمْ يُنَاوِلْ بِنَفْسِهِ

جو شخص اپنے خادم کو صدقہ دینے کا حکم دے اور خود نہ دے

(۷۲۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا أَنْفَقَتِ الْمَرْأَةُ مِنْ طَعَامِ بَيْتِهَا غَيْرَ مُفْسِدَةٍ كَانَ لَهَا أَجْرُهَا بِمَا أَنْفَقَتْ وَ لِزَوْجِهَا أَجْرُهُ بِمَا كَسَبَ وَ لِلْخَازِنِ مِثْلُ ذَلِكَ لَا يَنْقُصُ بَعْضُهُمْ أَجْرَ بَعْضٍ شَيْئًا*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے صدقہ دے بشرطیکہ اس کی نیت گھر بگاڑنے کی نہ ہو تو اس عورت کو صدقہ دینے کا ثواب ملے گا، اس کے شوہر کو کمائی کا، اور خزانچی کو بھی اسی قدر ثواب ملے گا اور ان میں سے کسی ایک کا ثواب بھی کم نہیں ہوگا (یعنی صدقہ ایک ہی ہے اور ثواب تینوں کو اور وہ بھی ایک جیسا)۔

بَابُ لَا صَدَقَةَ إِلَّا عَنْ ظَهْرِ غِنًى

صدقہ دینا جائز نہیں مگر فاضل مال سے

(۷۲۱) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى وَابْدَأْ بِمَنْ تَعُولُ وَ خَيْرُ الصَّدَقَةِ عَنْ ظَهْرِ غِنًى وَ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ *

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اوپر والا ہاتھ بہتر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ہے نیچے والے ہاتھ سے اور صدقہ کی ابتدا اس شخص سے کرو جو تمہارے اہل و عیال (قریبی رشتہ داروں) میں سے ہو اور عمدہ صدقہ وہ ہے جو فاضل مال سے دیا جائے اور جو شخص سوال کرنے سے بچے گا تو اللہ بھی اسے سوال کرنے سے بچائے گا اور جو شخص بے پروا رہنا چاہے گا تو اللہ بھی اسے بے پروا کر دے گا۔"

(۷۲۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَ هُوَ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ ذَكَرَ الصَّدَقَةَ وَالتَّعَفُّفَ وَالْمَسْأَلَةَ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى فَالْيَدُ الْعُلْيَا هِيَ الْمُنْفِقَةُ وَالسُّفْلَى هِيَ السَّائِلَةُ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا اور اس وقت آپ ﷺ منبر پر تھے اور آپ ﷺ صدقہ کا اور سوال سے بچنے کا ذکر کر رہے تھے: "اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے اوپر والا ہاتھ تو دینے والا ہے اور نیچے والا ہاتھ مانگنے والا ہے۔"

بَابُ التَّحْرِيضِ عَلَى الصَّدَقَةِ وَالشَّفَاعَةِ فِيهَا

صدقہ کے لیے ترغیب دینا اور اس کے لیے سفارش کرنا (بڑے ثواب کا کام ہے)

(۷۲۳) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا جَاءَهُ السَّائِلُ أَوْ طُلِبَتْ إِلَيْهِ حَاجَةٌ قَالَ اشْفَعُوا تُؤْجَرُوا وَ يَقْضِي اللّٰهُ عَلَى لِسَانِ نَبِيِّهِ ﷺ مَا شَاءَ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس سائل آتا یا آپ ﷺ سے کسی چیز کا سوال کیا جاتا تو آپ ﷺ فرماتے: "اس کی (داد رسی کے لیے) سفارش کرو تو تمہیں بھی ثواب ملے گا اور اللہ تعالیٰ اپنے پیغمبر کی زبان پر (احکامات میں سے) جو کچھ چاہتا ہے جاری فرماتا ہے۔"

(۷۲۴) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَتْ قَالَ لِيَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ تُوكِي فَيُوكَى عَلَيْكِ وَ فِي رِوَايَةٍ : لاَ تُحْصِي فَيُحْصِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ *

اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا: "اے اسماء! خیرات کو مت روکو ورنہ تمہارے رزق (میں سے خیر و برکت) کو بھی روک لیا جائے گا۔ ایک دوسری حدیث میں یہ الفاظ بھی آئے ہیں کہ "مال و دولت کو گنو مت ورنہ اللہ بھی تجھے گن گن کر دے گا (یعنی بغیر حساب کے خیرات کرو تو اللہ تعالیٰ بھی بے شمار دے گا)۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الصَّدَقَةِ فِيمَا اسْتَطَاعَ

جہاں تک ممکن ہو صدقہ دینا بہتر ہے

(۷۲۵) وَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِيْ رِوَايَةٍ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا تُوعِي فَيُوعِيَ اللّٰهُ عَلَيْكِ ارْضَخِي مَا اسْتَطَعْتِ *

اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا سے ہی ایک روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اپنا مال تھیلیوں میں مت رکھو ورنہ اللہ بھی اپنی رحمت تم سے روک لے گا اور جہاں تک ہو سکے خیرات کرتی رہو۔"

بَابُ مَنْ تَصَدَّقَ فِي الشِّرْكِ ثُمَّ أَسْلَمَ

جو شخص کفر کی حالت میں صدقہ دے پھر وہ اسلام لے آئے

(۷۲۶) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَرَأَيْتَ أَشْيَاءَ كُنْتُ أَتَحَنَّثُ بِهَا فِي الْجَاهِلِيَّةِ مِنْ صَدَقَةٍ أَوْ عَتَاقَةٍ وَ صِلَةِ رَحِمٍ فَهَلْ فِيهَا مِنْ أَجْرٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَسْلَمْتَ عَلَى مَا سَلَفَ مِنْ خَيْرٍ *

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ بتایئے کہ جو کام عبادت کے، میں جاہلیت (کی حالت) میں کرتا تھا مثلاً صدقہ کرنا اور (غلام) آزاد کرنا اور صلہ رحمی کرنا تو کیا ان کا بھی کچھ ثواب مجھے ملے گا؟ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تم جتنی نیکیاں کر چکے ہو ان ہی کے سبب سے تو مسلمان ہوئے ہو (یعنی تمہیں ان کا ثواب ملے گا) اور تم ان سب نیکیوں کے ساتھ مسلمان ہوئے ہو۔"

بَابُ أَجْرِ الْخَادِمِ إِذَا تَصَدَّقَ بِأَمْرِ صَاحِبِهِ غَيْرَ مُفْسِدٍ

خادم کا ثواب جب کہ وہ اپنے مالک کے حکم سے صدقہ دے اور اس کی نیت گھر بگاڑنے کی نہ ہو

(۷۲۷) عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْخَازِنُ الْمُسْلِمُ الْأَمِينُ الَّذِي يُنْفِذُ وَ رُبَّمَا قَالَ يُعْطِي مَا أُمِرَ بِهِ كَامِلاً مُوَفَّرًا طَيِّبًا بِهِ نَفْسُهُ فَيَدْفَعُهُ إِلَى الَّذِي أُمِرَ لَهُ بِهِ أَحَدُ الْمُتَصَدِّقَيْنِ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ مسلمان خزانچی جو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

امانت دار ہو، (صاحب مال کا) حکم نافذ کرے یا اس کا صاحب جس قدر (صدقہ) دلائے وہ پورا اس کو دے دے جس کو دلایا گیا ہے اور اس سے اس کا دل بھی خوش ہو تو وہ بھی دو صدقہ دینے والوں میں سے ایک ہوگا۔"

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالٰى ﴿ فَأَمَّا مَنْ أَعْطٰى وَاتَّقٰى﴾ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقَ مَالٍ خَلَفًا

اللہ عزوجل کا یہ فرمانا کہ "جو شخص صدقہ دے گا اور پرہیزگاری کرے گا..... اور (فرشتوں کا یہ دعا کرنا کہ) "اے اللہ! خرچ کرنے والوں کو اس کا نعم البدل عطا فرما" کا بیان

(۷۲۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ مَا مِنْ يَوْمٍ يُصْبِحُ الْعِبَادُ فِيهِ إِلاَّ مَلَكَانِ يَنْزِلاَنِ فَيَقُولُ أَحَدُهُمَا اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُنْفِقًا خَلَفًا وَ يَقُولُ الْآخَرُ اللّٰهُمَّ أَعْطِ مُمْسِكًا تَلَفًا *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر صبح کو دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں ان میں سے ایک یہ کہتا ہے: "اے اللہ! ہر خرچ کرنے والے کو اس کے خرچ کرنے کا نعم البدل عنایت فرما۔" اور دوسرا یہ کہتا ہے: "اے اللہ! ہر بخل کرنے والے کے مال کو تباہ و برباد فرما دے۔"

بَابُ مَثَلِ الْمُتَصَدِّقِ وَالْبَخِيلِ

صدقہ دینے والے اور بخیل کی مثال (کا بیان)

(۷۲۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَثَلُ الْبَخِيلِ وَالْمُنْفِقِ كَمَثَلِ رَجُلَيْنِ عَلَيْهِمَا جُبَّتَانِ مِنْ حَدِيدٍ مِنْ ثُدِيِّهِمَا إِلَى تَرَاقِيهِمَا فَأَمَّا الْمُنْفِقُ فَلاَ يُنْفِقُ إِلاَّ سَبَغَتْ أَوْ وَفَرَتْ عَلَى جِلْدِهِ حَتّٰى تُخْفِيَ بَنَانَهُ وَتَعْفُوَ أَثَرَهُ وَ أَمَّا الْبَخِيلُ فَلاَ يُرِيدُ أَنْ يُنْفِقَ شَيْئًا إِلاَّ لَزِقَتْ كُلُّ حَلْقَةٍ مَكَانَهَا فَهُوَ يُوَسِّعُهَا وَ لاَ تَتَّسِعُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "بخیل کی اور صدقہ دینے والے کی مثال

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ان دو آدمیوں کی طرح ہے جو (جسم) پر سینہ سے لے کر گردن تک لوہے کا لباس پہنے ہوں تو سخی جب خرچ کرنا چاہتا ہے تو وہ جبہ کشادہ ہو جاتا ہے یا (یہ فرمایا کہ) اس کے جسم پر ڈھیلا ہو جاتا ہے یہاں تک کہ اس کی انگلیوں کو چھپا لیتا ہے اور بڑھ جاتا ہے اور بخیل جب کچھ خرچ کرنا چاہتا ہے تو اس لباس کا ہر حلقہ اپنی جگہ پر جم جاتا ہے، وہ اس کو کشادہ کرنا چاہتا ہے مگر کشادہ نہیں ہوتا۔"

بَابُ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ

ہر مسلمان پر صدقہ (واجب) ہے پھر اگر کسی کو مقدور نہ ہو تو وہ اچھی بات پر عمل کرے

(۷۳۰) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ عَلَى كُلِّ مُسْلِمٍ صَدَقَةٌ فَقَالُوا يَا نَبِيَّ اللَّهِ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يَعْمَلُ بِيَدِهِ فَيَنْفَعُ نَفْسَهُ وَ يَتَصَدَّقُ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ يُعِينُ ذَا الْحَاجَةِ الْمَلْهُوفَ قَالُوا فَإِنْ لَمْ يَجِدْ قَالَ فَلْيَعْمَلْ بِالْمَعْرُوفِ وَلْيُمْسِكْ عَنِ الشَّرِّ فَإِنَّهَا لَهُ صَدَقَةٌ ۞

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "ہر مسلمان پر صدقہ دینا ضروری ہے۔" تو لوگوں نے عرض کی کہ اے اللہ کے نبی! اگر کسی کو مقدور نہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ اپنے ہاتھ سے محنت کرے اور خود فائدہ اٹھائے اور صدقہ دے۔" لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "صاحب حاجت مظلوم کی فریاد رسی کرے۔" لوگوں نے عرض کی کہ اگر اس کا بھی مقدور نہ ہو؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تو وہ اچھی بات پر عمل کرے اور برائی سے باز رہے یہی اس کے لیے صدقہ ہے۔"

بَابُ : قَدْرُ كَمْ يُعْطَى مِنَ الزَّكَاةِ وَالصَّدَقَةِ

(ایک فقیر کو) زکوۃ یا صدقہ میں سے کس قدر دینا چاہیے؟

(۷۳۱) عَنْ أُمِّ عَطِيَّةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ بُعِثَ إِلَى نُسَيْبَةَ الْأَنْصَارِيَّةِ بِشَاةٍ فَأَرْسَلَتْ إِلَى عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا مِنْهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ «عِنْدَكُمْ شَيْءٌ» فَقُلْتُ لَا إِلَّا مَا أَرْسَلَتْ بِهِ نُسَيْبَةُ مِنْ تِلْكَ الشَّاةِ فَقَالَ «هَاتِ فَقَدْ بَلَغَتْ مَحِلَّهَا»

ام عطیہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نسیبہ انصاریہ رضی اللہ عنہا (جو کہ حقیقت میں ام عطیہ ہی کا نام ہے)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کے پاس ایک صدقہ کی بکری بھیجی گئی تو اس نے اس میں سے کچھ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو بھی دے دیا۔ پھر جب نبی ﷺ گھر میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تمہارے پاس کچھ ہے؟" ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ کچھ بھی نہیں سوائے اس کے جو صدقہ کی بکری (کے گوشت) میں سے ہے، جسے نسیہ نے بھیجا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو لاؤ کیونکہ وہ اپنے مقام پر پہنچ چکا (یعنی اب ہمارے لیے وہ صدقہ نہیں ہے)۔"

بَابُ الْعَرْضِ فِي الزَّكَاةِ

زکوٰۃ میں بجائے نقدی کے مال واسباب کا دینا

(۷۳۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ رَسُولَهُ ﷺ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ مَخَاضٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ وَ يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ فَإِنْ لَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ عَلَى وَجْهِهَا وَ عِنْدَهُ ابْنُ لَبُونٍ فَإِنَّهُ يُقْبَلُ مِنْهُ وَ لَيْسَ مَعَهُ شَيْءٌ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے وہ بات لکھی جس کا اللہ نے اپنے رسول کو حکم دیا کہ جس کسی پر صدقہ میں ایک برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس دو برس کی اونٹنی ہو تو وہ اس سے قبول کر لی جائے گی اور صدقہ وصول کرنے والا بیس درہم یا دو بکریاں اسے واپس دے گا اور اگر اس کے پاس ایک برس کی اونٹنی نہ ہو اور (دو برس کی بھی نہ ہو بلکہ) اس کے پاس دو برس کا اونٹ ہو تو وہ اس سے قبول کر لیا جائے گا اور اس کے ساتھ اسے کچھ نہیں دیا جائے گا۔

بَابُ لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَ لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ

متفرق مال یکجا نہ کیا جائے اور یکجا مال متفرق نہ کیا جائے

(۷۳۳) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ لاَ يُجْمَعُ بَيْنَ مُتَفَرِّقٍ وَ لاَ يُفَرَّقُ بَيْنَ مُجْتَمِعٍ خَشْيَةَ الصَّدَقَةِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ان کے لیے ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے جو کچھ اللہ کے رسول ﷺ نے (زکوۃ کے متعلق) مقرر کیا ہے وہ لکھ دیا (اس میں یہ مضمون بھی تھا کہ) صدقہ کے خوف سے متفرق مال یکجا نہ کیا جائے اور یکجا مال متفرق نہ کیا جائے۔

بَابُ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ

جو یکجا مال دو شراکت داروں کا ہو، اس کی زکوۃ دے کر وہ دونوں اس میں باہم برابر برابر سمجھ لیں

(۷۳٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ مَا كَانَ مِنْ خَلِيطَيْنِ فَإِنَّهُمَا يَتَرَاجَعَانِ بَيْنَهُمَا بِالسَّوِيَّةِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کی ہدایت کے لیے وہ باتیں جو رسول اللہ ﷺ نے زکوۃ کے بارے میں فرض کی تھیں لکھوا دیں (اس میں یہ مضمون بھی تھا) کہ جو مال دو شراکت داروں کا ہو وہ دونوں زکوۃ دینے کے بعد آپس میں برابر برابر سمجھ لیں۔

بَابُ زَكَاةِ الإِبِلِ

اونٹ کی زکوۃ دینا فرض ہے

(۷۳۵) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَعْرَابِيًّا سَأَلَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْهِجْرَةِ فَقَالَ وَيْحَكَ إِنَّ شَأْنَهَا شَدِيدٌ فَهَلْ لَكَ مِنْ إِبِلٍ تُؤَدِّي صَدَقَتَهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَاعْمَلْ مِنْ وَرَاءِ الْبِحَارِ فَإِنَّ اللّٰهَ لَنْ يَتْرُكَ مِنْ عَمَلِكَ شَيْئًا *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے رسول اللہ ﷺ سے ہجرت کی بابت پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تیری خرابی ہو ہجرت کا معاملہ بہت سخت ہے۔ کیا تیرے پاس کچھ اونٹ ہیں جن کی تو زکوۃ دے؟" اس نے عرض کی کہ ہاں پس آپ ﷺ نے فرمایا: "(اگر تجھے ہجرت کی کچھ ضرورت نہیں) تو دریاؤں کے اس پار (یعنی اپنے ملک میں) بھی عبادت کر اس لیے کہ اللہ تیری عبادت میں سے کچھ ضائع نہ کرے گا۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَاب مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ بِنْتِ مَخَاضٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ

جس شخص کے پاس ایک برس کی اونٹنی کی زکوٰۃ واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو

(۷۳۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ فَرِيضَةَ الصَّدَقَةِ الَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ رَسُولَهُ ﷺ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ مِنَ الإِبِلِ صَدَقَةُ الْجَذَعَةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ جَذَعَةٌ وَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يَجْعَلُ مَعَهَا شَاتَيْنِ إِنِ اسْتَيْسَرَتَا لَهُ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ الْحِقَّةُ وَ عِنْدَهُ الْجَذَعَةُ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْجَذَعَةُ وَ يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ عِنْدَهُ صَدَقَةُ الْحِقَّةِ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ إِلاَّ بِنْتُ لَبُونٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ لَبُونٍ وَ يُعْطِي شَاتَيْنِ أَوْ عِشْرِينَ دِرْهَمًا وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَ عِنْدَهُ حِقَّةٌ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ الْحِقَّةُ وَ يُعْطِيهِ الْمُصَدِّقُ عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ وَ مَنْ بَلَغَتْ صَدَقَتُهُ بِنْتَ لَبُونٍ وَ لَيْسَتْ عِنْدَهُ وَ عِنْدَهُ بِنْتُ مَخَاضٍ فَإِنَّهَا تُقْبَلُ مِنْهُ بِنْتُ مَخَاضٍ وَ يُعْطِي مَعَهَا عِشْرِينَ دِرْهَمًا أَوْ شَاتَيْنِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے ان کے لیے صدقہ کے فرائض، جن کا رسول اللہ ﷺ نے حکم دیا تھا لکھ دیئے تھے (اس میں یہ مضمون بھی تھا) کہ جس شخص کے پاس (۶۱ سے ۷۵ تک) اونٹوں کی زکوٰۃ میں چار برس کی اونٹنی واجب ہوئی ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی ہو تو وہی اس سے لے لی جائے اور اس کے ساتھ دو بکریاں اگر اس کو مل جائیں یا بیس درہم اس سے لیے جائیں اور جس شخص کے پاس زکوٰۃ میں (۴۶ سے ۶۰ تک) اونٹوں کی تین برس کی اونٹنی واجب ہو اور وہ اس کے پاس نہ ہو اور اس کے پاس چار برس کی اونٹنی ہو تو وہ اس سے لے لی جائے اور زکوٰۃ وصول کرنے والا اسے بیس درہم یا دو بکریاں دے دے اور جس شخص کے پاس زکوٰۃ میں تین برس کی اونٹنی دینا واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ دو برس کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور وہ اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں اور دے۔ اور جس شخص پر (۳۶ سے ۴۵ تک) اونٹوں کی زکوٰۃ دو برس کی اونٹنی واجب ہو اور اس کے پاس تین برس کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی قبول کر لی جائے اور اسے دو بکریاں یا بیس درہم واپس دے دے اور جس شخص پر زکوٰۃ میں دو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

برس کی اونٹنی دینا واجب ہو اور اس کے پاس وہ نہ ہو بلکہ ایک برس کی اونٹنی ہو تو اس سے وہی لے لی جائے اور وہ (زکوٰۃ دینے والا) اس کے ساتھ بیس درہم یا دو بکریاں اور دے دے۔

بَابُ زَكَاةِ الْغَنَمِ

بکریوں کی زکوٰۃ دینا بھی فرض ہے

(۷۳۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ هٰذَا الْكِتَابَ لَمَّا وَجَّهَهُ إِلَى الْبَحْرَيْنِ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيمِ هٰذِهِ فَرِيضَةُ الصَّدَقَةِ الَّتِي فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَلَى الْمُسْلِمِينَ وَالَّتِي أَمَرَ اللّٰهُ بِهَا رَسُولَهُ فَمَنْ سُئِلَهَا مِنَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى وَجْهِهَا فَلْيُعْطِهَا وَ مَنْ سُئِلَ فَوْقَهَا فَلَا يُعْطِ فِي أَرْبَعٍ وَ عِشْرِينَ مِنَ الْإِبِلِ فَمَا دُونَهَا مِنَ الْغَنَمِ مِنْ كُلِّ خَمْسٍ شَاةٌ إِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا وَ عِشْرِينَ إِلَى خَمْسٍ وَ ثَلَاثِينَ فَفِيهَا بِنْتُ مَخَاضٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَ ثَلَاثِينَ إِلَى خَمْسٍ وَأَرْبَعِينَ فَفِيهَا بِنْتُ لَبُونٍ أُنْثَى فَإِذَا بَلَغَتْ سِتًّا وَأَرْبَعِينَ إِلَى سِتِّينَ فَفِيهَا حِقَّةٌ طَرُوقَةُ الْجَمَلِ فَإِذَا بَلَغَتْ وَاحِدَةً وَ سِتِّينَ إِلَى خَمْسٍ وَ سَبْعِينَ فَفِيهَا جَذَعَةٌ فَإِذَا بَلَغَتْ يَعْنِي سِتًّا وَ سَبْعِينَ إِلَى تِسْعِينَ فَفِيهَا بِنْتَا لَبُونٍ فَإِذَا بَلَغَتْ إِحْدَى وَ تِسْعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ فَفِيهَا حِقَّتَانِ طَرُوقَتَا الْجَمَلِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ أَرْبَعِينَ بِنْتُ لَبُونٍ وَ فِي كُلِّ خَمْسِينَ حِقَّةٌ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ إِلَّا أَرْبَعٌ مِنَ الْإِبِلِ فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا فَإِذَا بَلَغَتْ خَمْسًا مِنَ الْإِبِلِ فَفِيهَا شَاةٌ وَ فِي صَدَقَةِ الْغَنَمِ فِي سَائِمَتِهَا إِذَا كَانَتْ أَرْبَعِينَ إِلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى عِشْرِينَ وَ مِائَةٍ إِلَى مِائَتَيْنِ شَاتَانِ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى مِائَتَيْنِ إِلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِيهَا ثَلَاثُ شِيَاهٍ فَإِذَا زَادَتْ عَلَى ثَلَاثِ مِائَةٍ فَفِي كُلِّ مِائَةٍ شَاةٌ فَإِذَا كَانَتْ سَائِمَةُ الرَّجُلِ نَاقِصَةً مِنْ أَرْبَعِينَ شَاةً وَاحِدَةً فَلَيْسَ فِيهَا صَدَقَةٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا وَ فِي الرِّقَّةِ رُبُعُ الْعُشْرِ فَإِنْ لَمْ تَكُنْ إِلَّا تِسْعِينَ وَ مِائَةً فَلَيْسَ فِيهَا شَيْءٌ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ رَبُّهَا *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ نے جب انہیں زکوٰۃ وصول کرنے کے لیے بحرین کی طرف بھیجا تو انہیں یہ تحریر لکھ دی تھی:

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ صدقہ یعنی زکوٰۃ کے فرائض ہیں جو رسول اللہ ﷺ نے مسلمانوں پر فرض کیے ہیں اور جس کی بابت اللہ تعالیٰ نے اپنے رسول کو حکم دیا ہے، پس مسلمانوں میں جس شخص سے اس تحریر کے مطابق زکوٰۃ طلب کی جائے وہ اسے ادا کر دے اور جس شخص سے اس تحریر سے زیادہ زکوٰۃ طلب کی جائے وہ ادا نہ کرے۔ چوبیس یا اس سے کم اونٹوں میں ہر پانچ اونٹوں پر ایک بکری (پانچ سے کم پر زکوٰۃ نہیں) پھر جب پچیس سے پینتیس تک اونٹ ہوں تو ان میں ایک برس کی اونٹنی پھر جب چھتیس سے پینتالیس تک اونٹ ہوں تو ان میں دو برس کی ایک اونٹنی پھر جب چھیالیس سے ساٹھ تک ہوں تو ان میں تین برس کی اونٹنی جفتی کے لائق دینا ہوگی پھر جب اکسٹھ سے پچھتر تک ہوں تو ان میں چار برس کی ایک اونٹنی پھر جب چھہتر سے نوے تک ہوں تو ان میں دو دو برس کی دو اونٹنیاں، پھر جب اکیانوے سے ایک سو بیس تک ہوں تو ان میں تین تین برس کی دو اونٹناں جفتی کے لائق دینا ہوں گی۔ پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو ہر چالیس میں دو برس کی ایک اونٹنی اور ہر پچاس میں تین برس کی ایک اونٹنی دینا ہوگی اور جس کے پاس صرف چار اونٹ ہوں تو ان میں زکوٰۃ فرض نہیں ہاں اگر ان کا مالک چاہے تو دے دے۔ پھر جب پانچ ہوں تو ان میں ایک بکری زکوٰۃ کے طور پر دینا ہوگی اور جنگل میں چرنے والی بکریوں کی زکوٰۃ میں جب وہ چالیس سے ایک سو بیس تک ہوں ایک بکری فرض ہے پھر جب ایک سو بیس سے زیادہ ہو جائیں تو دو سو تک دو بکریاں پھر جب دو سو سے زیادہ تین سو تک ہو جائیں تو ان میں تین بکریاں پھر جب تین سو سے زیادہ ہو جائیں تو ہر سو میں ایک بکری اور اگر کسی کے پاس جنگل میں چرنے والی بکریاں چالیس سے کم ہوں اگرچہ ایک بکری بھی کم ہو تو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں، ہاں اگر ان کا مالک دینا چاہے تو دے دے۔ اور زکوٰۃ صرف ان ہی اونٹوں، گائے اور بکریوں پر فرض ہے جو چھ ماہ سے زیادہ جنگل میں چرتی ہوں۔ اگر چھ ماہ سے زیادہ اپنے پاس سے چارہ وغیرہ کھلانا ہو تو ان پر زکوٰۃ نہیں ہے اور ان تین جانوروں کے علاوہ کسی اور جانور پر زکوٰۃ فرض نہیں ہے ہاں البتہ بھینس گائے ہی کی ایک قسم ہے) اور چاندی میں چالیسواں حصہ زکوٰۃ ہے بشرطیکہ بقدر دو سو درہم کے ہو اور اگر ایک سو نوے درہم ہیں تو اس میں کچھ زکوٰۃ نہیں ہاں اگر اس کا مالک دینا چاہے تو دے دے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ لاَ يُؤْخَذُ فِي الصَّدَقَةِ إِلاَّ السَّلِيمُ

زکوٰۃ میں عیب دار جانور نہ لیے جائیں

(۷۳۸) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ كَتَبَ لَهُ الصَّدَقَةَ الَّتِي أَمَرَ اللَّهُ رَسُولَهُ ﷺ وَ لاَ يُخْرَجُ فِي الصَّدَقَةِ هَرِمَةٌ وَ لاَ ذَاتُ عَوَارٍ وَ لا تَيْسٌ إِلاَّ مَا شَاءَ الْمُصَدِّقُ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے ان کو ایک تحریر لکھ دی تھی (اس میں زکوٰۃ کے وہ مسائل تھے) جن کا اللہ نے اپنے رسول ﷺ کو حکم دیا ہے (اس میں یہ مضمون بھی تھا کہ) "زکوٰۃ میں بوڑھا، عیب دار اور نر جانور نہ لیا جائے یعنی بکرا وغیرہ۔ ہاں اگر صدقہ دینے والا چاہے۔" (تو پھر نر لینے میں کچھ حرج نہیں)۔

بَابُ لاَ تُؤْخَذُ كَرَائِمُ أَمْوَالِ النَّاسِ فِي الصَّدَقَةِ

زکوٰۃ میں لوگوں کے عمدہ مال نہ لیے جائیں

(۷۳۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا : حَدِيثُ بَعْثَ مُعَاذًا رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ إِلَى الْيَمَنِ تَقَدَّمَ وَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ إِنَّكَ تَقْدَمُ عَلَى قَوْمٍ أَهْلِ كِتَابٍ ..... وَ ذَكَرَ بَاقِي الْحَدِيثِ ثُمَّ قَالَ فِي آخِرِهِ ..... وَتَوَقَّ كَرَائِمَ أَمْوَالِ النَّاسِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی حدیث کہ رسول اللہ ﷺ نے جب سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کو یمن بھیجا (یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے دیکھیے حدیث: ۷۰۲) یہاں اس روایت میں ہے کہ آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم اہل کتاب (یعنی یہود و نصاریٰ) کے پاس جا رہے ہو....." اور پھر (انہوں نے) باقی حدیث ذکر کی۔ پھر آخر میں (رسول اللہ ﷺ نے سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ سے) فرمایا: "..... اور تم لوگوں کے عمدہ عمدہ مال لینے سے پرہیز کرنا۔"

بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الأَقَارِبِ

زکوٰۃ کا اپنے قرابت داروں پر صرف کرنا

(۷۴۰) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَبُو طَلْحَةَ أَكْثَرَ الأَنْصَارِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بِالْمَدِينَةِ مَالاً مِنْ نَخْلٍ وَ كَانَ أَحَبُّ أَمْوَالِهِ إِلَيْهِ بَيْرُحَاءَ وَ كَانَتْ مُسْتَقْبِلَةَ الْمَسْجِدِ وَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُهَا وَ يَشْرَبُ مِنْ مَاءٍ فِيهَا طَيِّبٍ قَالَ أَنَسٌ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ فَلَمَّا أُنْزِلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ قَامَ أَبُو طَلْحَةَ إِلَى رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّ اللَّهَ تَبَارَكَ وَ تَعَالَى يَقُولُ ﴿ لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتَّى تُنْفِقُوا مِمَّا تُحِبُّونَ ﴾ وَ إِنَّ أَحَبَّ أَمْوَالِي إِلَيَّ بَيْرُحَاءُ وَ إِنَّهَا صَدَقَةٌ لِلَّهِ أَرْجُو بِرَّهَا وَ ذُخْرَهَا عِنْدَ اللَّهِ فَضَعْهَا يَا رَسُولَ اللَّهِ حَيْثُ أَرَاكَ اللَّهُ قَالَ فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بَخٍ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ ذَلِكَ مَالٌ رَابِحٌ وَ قَدْ سَمِعْتُ مَا قُلْتَ وَ إِنِّي أَرَى أَنْ تَجْعَلَهَا فِي الْأَقْرَبِينَ فَقَالَ أَبُو طَلْحَةَ أَفْعَلُ يَا رَسُولَ اللَّهِ فَقَسَمَهَا أَبُو طَلْحَةَ فِي أَقَارِبِهِ وَ بَنِي عَمِّهِ ۔

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مدینہ میں تمام انصار سے زیادہ سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس مال تھا، از قسم باغات اور سب سے زیادہ پسند ان کو بیرحاء نامی باغ تھا اور وہ مسجد نبوی کے سامنے تھا۔ رسول اللہ ﷺ وہاں تشریف لے جاتے تھے اور اس میں جو خوشگوار پانی تھا اس کو نوش فرماتے تھے سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب (سورۂ آل عمران کی ۹۲ نمبر آیت) نازل ہوئی: "تم لوگ ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ جس چیز کو تم دوست رکھتے ہو اس میں سے خرچ کرو۔" تو ابو طلحہ رضی اللہ عنہ رسول اللہ ﷺ کے سامنے کھڑے ہو گئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ! اللہ بزرگ و برتر فرماتا ہے کہ "تم لوگ ہرگز نیکی کو نہ پہنچو گے یہاں تک کہ جس چیز کو تم دوست رکھتے ہو اس میں سے خرچ کرو۔" تو بے شک مجھے اپنے سب مالوں میں زیادہ محبوب "بیرحاء" ہے اور وہ (اب) اللہ کے لیے صدقہ ہے۔ میں اس کے ثواب کی اللہ کے ہاں امید رکھتا ہوں تو آپ ﷺ اس کو جہاں مناسب سمجھیے صرف کیجیے۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ نے فرمایا: "شاباش! یہ تو ایک مفید مال ہے، یہ تو ایک مفید مال ہے اور میں نے سن لیا جو تم نے کہا اور میں یہ مناسب سمجھتا ہوں کہ تم اس کو قرابت داروں میں تقسیم کر دو۔" تو سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میں ایسا ہی کروں گا چنانچہ انہوں نے اس کو اپنے قرابت داروں میں اور چچا کے بیٹوں میں تقسیم کر دیا۔

(۷۴۱) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ حَدِيثُهُ فِي خُرُوجِ رَسُولِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللّٰهِ ﷺ إِلَى الْمُصَلَّى تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ قَالَ فَلَمَّا صَارَ إِلَى مَنْزِلِهِ جَاءَتْ زَيْنَبُ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ تَسْتَأْذِنُ عَلَيْهِ فَقِيلَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هٰذِهِ زَيْنَبُ فَقَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ فَقِيلَ امْرَأَةُ ابْنِ مَسْعُودٍ قَالَ نَعَمْ ائْذَنُوا لَهَا فَأُذِنَ لَهَا قَالَتْ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ إِنَّكَ أَمَرْتَ الْيَوْمَ بِالصَّدَقَةِ وَ كَانَ عِنْدِي حُلِيٌّ لِي فَأَرَدْتُ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِهِ فَزَعَمَ ابْنُ مَسْعُودٍ أَنَّهُ وَ وَلَدَهُ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتُ بِهِ عَلَيْهِمْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ ابْنُ مَسْعُودٍ ، زَوْجُكِ وَوَلَدُكِ أَحَقُّ مَنْ تَصَدَّقْتِ بِهِ عَلَيْهِمْ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ عید الاضحیٰ یا عید الفطر میں عید گاہ تشریف لے گئے ..... یہ حدیث گذر چکی ہے (دیکھیں حدیث: ۵۳۱) یہاں اس روایت میں یہ ہے کہ جب آپ ﷺ واپس ہو کر اپنے مکان کی طرف تشریف لے گئے تو سیدہ زینب سیدنا ابن مسعود کی بیوی آئیں اور آپ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت مانگنے لگیں۔ عرض کی گئی کہ یا رسول اللہ! زینب (آئی) ہیں۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "کون زینب؟" (کیونکہ زینب نام کی بہت سے عورتیں تھیں) تو عرض کی گئی کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا ان کو اجازت دیدو" ان کو اجازت دے دی گئی (جب وہ آئیں تو) انہوں نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ نے آج (ہم عورتوں کو) صدقہ دینے کا حکم دیا ہے اور میرے پاس کچھ زیور ہے میں نے چاہا کہ اسے خیرات کر دوں مگر ابن مسعود نے کہا کہ وہ اور ان کی اولاد سب سے زیادہ مستحق اس بات کے ہیں کہ میں انہی کو صدقہ دوں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ابن مسعود نے سچ کہا تمہارا شوہر اور تمہارے بچے سب سے زیادہ مستحق اس بات کے ہیں کہ تم انہیں صدقہ دو۔"

بَابُ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ صَدَقَةٌ

مسلمان پر اس کے گھوڑے کی بابت زکوۃ فرض نہیں

(۷۴۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَيْسَ عَلَى الْمُسْلِمِ فِي فَرَسِهِ وَغُلَامِهِ صَدَقَةٌ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مسلمان پر اس کے (خدمت گزار) غلام اور اس کی (سواری کے) گھوڑے پر زکوۃ فرض نہیں۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى الْيَتَامَى

یتیموں کو خیرات دینا بہت ثواب کا کام ہے

(۷۴۳) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ جَلَسَ ذَاتَ يَوْمٍ عَلَى الْمِنْبَرِ وَ جَلَسْنَا حَوْلَهُ فَقَالَ إِنِّي مِمَّا أَخَافُ عَلَيْكُمْ مِنْ بَعْدِي مَا يُفْتَحُ عَلَيْكُمْ مِنْ زَهْرَةِ الدُّنْيَا وَ زِينَتِهَا فَقَالَ رَجُلٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَوَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ فَقِيلَ لَهُ مَا شَأْنُكَ تُكَلِّمُ النَّبِيَّ ﷺ وَ لاَ يُكَلِّمُكَ فَرَأَيْنَا أَنَّهُ يُنْزَلُ عَلَيْهِ قَالَ فَمَسَحَ عَنْهُ الرُّحَضَاءَ فَقَالَ أَيْنَ السَّائِلُ وَ كَأَنَّهُ حَمِدَهُ فَقَالَ إِنَّهُ لاَ يَأْتِي الْخَيْرُ بِالشَّرِّ وَإِنَّ مِمَّا يُنْبِتُ الرَّبِيعُ يَقْتُلُ أَوْ يُلِمُّ إِلاَّ آكِلَةَ الْخَضْرَاءِ أَكَلَتْ حَتَّى إِذَا امْتَدَّتْ خَاصِرَتَاهَا اسْتَقْبَلَتْ عَيْنَ الشَّمْسِ فَثَلَطَتْ وَ بَالَتْ وَ رَتَعَتْ وَ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَنِعْمَ صَاحِبُ الْمُسْلِمِ مَا أَعْطَى مِنْهُ الْمِسْكِينَ وَالْيَتِيمَ وَابْنَ السَّبِيلِ أَوْ كَمَا قَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَ إِنَّهُ مَنْ يَأْخُذْهُ بِغَيْرِ حَقِّهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَ لاَ يَشْبَعُ وَ يَكُونُ شَهِيدًا عَلَيْهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن رسول اللہ ﷺ منبر پر بیٹھے اور ہم لوگ آپ ﷺ کے ارد گرد بیٹھ گئے پس آپ ﷺ نے فرمایا: "میں اپنے بعد جن باتوں کا خوف تمہارے لیے کرتا ہوں ان میں سے ایک بات یہ ہے کہ تم پر دنیا کی تازگی اور اس کی آرائش کھول دی جائے گی۔" تو ایک شخص نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! (مال کی زیادتی سے کیا خرابی ہو گی؟ مال تو اتنی اچھی چیز ہے) کیا اچھی چیز بھی برائی پیدا کرے گی؟ (یہ سن کر) نبی ﷺ خاموش ہو گئے تو اس سے کہا گیا کہ تجھے کیا ہو گیا ہے کہ تو نبی ﷺ سے گفتگو کرتا ہے حالانکہ آپ ﷺ تجھ سے کلام نہیں فرماتے۔ پھر ہم کو یہ خیال ہوا کہ آپ ﷺ پر وحی اتر رہی ہے (اس لیے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا ہے چنانچہ جب وحی اتر چکی تو) کہتے ہیں کہ آپ ﷺ نے اپنے چہرے سے پسینہ پونچھا اور فرمایا: "سائل کہاں ہے؟" گویا کہ آپ ﷺ نے اس (کے سوال) کو پسند فرمایا: "پس آپ ﷺ نے فرمایا (ہاں یہ صحیح ہے کہ) اچھی چیز برائی نہیں پیدا کرتی مگر (بے موقع استعمال سے برائی پیدا ہوتی ہے) دیکھو فصل ربیع کے ساتھ ایسی گھاس بھی پیدا ہوتی ہے جو (اپنے چرنے والے جانور کو) مار ڈالتی ہے یا بیمار کر دیتی ہے۔ مگر اس سبزی کو چرنے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

والوں میں سے جو چرلے یہاں تک کہ جب اس کے دونوں کوکھیں بھر جائیں تو وہ آفتاب کے سامنے ہو جائے پھر لید کرے اور پیشاب کرے اور (اس کے بعد پھر) چرے (ایک دم بے انتہا نہ چرتا چلا جائے تو وہ نہیں مرتا) اور بے شک یہ مال ایک خوشگوار سبزہ زار ہے پس کیا اچھا مال ہے مسلمان کا کہ وہ اس میں سے مسکین کو اور یتیم کو اور مسافر کو دے۔ یا اسی قسم کی کوئی اور بات نبی ﷺ نے فرمائی: "اور بے شک جو شخص اس مال کو ناحق لے گا وہ اس شخص کے مثل ہوگا جو کھائے اور سیر نہ ہو اور وہ مال اس پر قیامت کے دن اس کے خلاف گواہی دے گا۔"

بَابُ الزَّكَاةِ عَلَى الزَّوْجِ وَالْأَيْتَامِ فِي الْحَجْرِ

زکوۃ کا مال شوہر اور ان یتیم بچوں کو جو اپنی تربیت میں ہوں دینا (جائز ہے)

(۷۴۴) عَنْ زَيْنَبَ امْرَأَةِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدِيْثُهَا الْمُتَقَدِّمُ قَرِيْبًا وَ قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَوَجَدْتُ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ عَلَى الْبَابِ حَاجَتُهَا مِثْلُ حَاجَتِي فَمَرَّ عَلَيْنَا بِلَالٌ فَقُلْنَا سَلِ النَّبِيَّ ﷺ أَيَجْزِي عَنِّي أَنْ أُنْفِقَ عَلَى زَوْجِي وَ أَيْتَامٍ لِي فِي حَجْرِي وَ قُلْنَا لَا تُخْبِرْ بِنَا فَدَخَلَ فَسَأَلَهُ فَقَالَ مَنْ هُمَا قَالَ زَيْنَبُ قَالَ أَيُّ الزَّيَانِبِ قَالَ امْرَأَةُ عَبْدِاللّٰهِ قَالَ نَعَمْ لَهَا أَجْرَانِ أَجْرُ الْقَرَابَةِ وَ أَجْرُ الصَّدَقَةِ *

سیدہ زینب زوجہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما کی حدیث ابھی گزری ہے (دیکھیے حدیث: ۷۴۱) یہاں اس روایت میں یہ بھی کہتی ہیں کہ میں نبی ﷺ کے پاس گئی تو میں نے دروازہ پر ایک انصاری عورت کو پایا کہ وہ بھی میرے جیسی ضرورت سے آئی تھی پس سیدنا بلال رضی اللہ عنہ ہماری طرف سے گزرے تو ہم نے کہا کہ تم نبی ﷺ سے دریافت کرو کہ کیا میرے لیے یہ کافی ہے کہ میں (اپنا مال) اپنے شوہر اور ان یتیموں پر جو میری تربیت میں ہیں خرچ کروں؟ اور ہم نے (سیدنا بلال رضی اللہ عنہ سے) یہ کہہ دیا کہ تم ہمارا نام نہ لینا (مگر جب سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے آپ ﷺ سے جا کر یہ پوچھا) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ دونوں عورتیں کون ہیں؟" تو سیدنا بلال رضی اللہ عنہ نے کہا "زینب۔" آپ ﷺ نے پوچھا: "کون سی زینب؟" انہوں نے عرض کی کہ عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کی بیوی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں (کافی ہے بلکہ) اس کو دوہرا ثواب ملے گا قرابت (کا حق ادا کرنے) کا ثواب اور خیرات دینے کا ثواب۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(٧٤٥) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ قُلْتُ يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَلِيَ أَجْرٌ أَنْ أُنْفِقَ عَلَى بَنِي أَبِي سَلَمَةَ إِنَّمَا هُمْ بَنِيَّ فَقَالَ أَنْفِقِي عَلَيْهِمْ فَلَكِ أَجْرُ مَا أَنْفَقْتِ عَلَيْهِمْ *

ام سلمہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے دریافت کیا کہ یارسول اللہ! کیا مجھے کچھ ثواب ہوگا اگر میں ابو سلمہ کے بچوں پر (اپنا مال) خرچ کروں، وہ تو میرے ہی لڑکے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم ان پر خرچ کرو، جو کچھ تم ان پر خرچ کرو گی اس کا ثواب تمہیں ملے گا۔"

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ وَ فِي الرِّقَابِ وَالْغَارِمِينَ وَ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ ﴾

اللہ عزوجل کا فرمان "اور (زکوۃ کا مال خرچ کیا جائے) غلاموں اور قرضداروں کو نجات دلانے اور جو اللہ کی راہ میں ہوں۔"

(٧٤٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالصَّدَقَةِ فَقِيلَ مَنَعَ ابْنُ جَمِيلٍ وَ خَالِدُ بْنُ الْوَلِيدِ وَ عَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَنْقِمُ ابْنُ جَمِيلٍ إِلاَّ أَنَّهُ كَانَ فَقِيرًا فَأَغْنَاهُ اللّٰهُ وَ رَسُولُهُ وَ أَمَّا خَالِدٌ فَإِنَّكُمْ تَظْلِمُونَ خَالِدًا قَدِ احْتَبَسَ أَدْرَاعَهُ وَ أَعْتُدَهُ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ وَ أَمَّا الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَعَمُّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَهِيَ عَلَيْهِ صَدَقَةٌ وَ مِثْلُهَا مَعَهَا *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو صدقہ یعنی زکوۃ وصول کرنے کا حکم دیا۔ وہ شخص گیا اور صدقہ وصول کر لایا پھر عرض کی کہ ابن جمیل، خالد بن ولید اور عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہم نے نہیں دیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "ابن جمیل رضی اللہ عنہ اس وجہ سے انکار کرتا ہے کہ وہ فقیر تھا اسے اللہ اور اس کے رسول ﷺ نے مالدار کر دیا (بے شک اس کا نہ دینا سرکشی پر دلالت کرتا ہے) مگر خالد بن ولید (رضی اللہ عنہ)، تو تم لوگ خالد (رضی اللہ عنہ) پر ظلم کرتے ہو (تم نے ان سے زکوۃ کیوں مانگی؟ کیونکہ) انہوں نے اپنی زرہیں اور اپنے ہتھیار اللہ کی راہ میں روک رکھے ہیں اور رہ گئے عباس بن عبدالمطلب تو وہ رسول اللہ ﷺ کے چچا ہیں، ان پر البتہ زکوۃ ضروری ہے اور اس کے برابر اور بھی (تو وہ میں ادا کروں گا)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الاِسْتِعْفَافِ عَنِ الْمَسْأَلَةِ

سوال سے بچنا بڑے ثواب اور فائدے کی بات ہے

(۷۴۷) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ نَاسًا مِنَ الْأَنْصَارِ سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ ثُمَّ سَأَلُوهُ فَأَعْطَاهُمْ حَتّٰى نَفِدَ مَا عِنْدَهُ فَقَالَ مَا يَكُونُ عِنْدِي مِنْ خَيْرٍ فَلَنْ أَدَّخِرَهُ عَنْكُمْ وَ مَنْ يَسْتَعْفِفْ يُعِفَّهُ اللّٰهُ وَ مَنْ يَسْتَغْنِ يُغْنِهِ اللّٰهُ وَ مَنْ يَتَصَبَّرْ يُصَبِّرْهُ اللّٰهُ وَ مَا أُعْطِيَ أَحَدٌ عَطَاءً خَيْرًا وَ أَوْسَعَ مِنَ الصَّبْرِ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے انصار میں سے رسول اللہ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے انہیں دے دیا پھر انہوں نے آپ ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے پھر انہیں دے دیا یہاں تک کہ جس قدر مال آپ ﷺ کے پاس تھا وہ سب ختم ہو گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "میرے پاس جب مال ہو گا تو میں اسے تم لوگوں سے بچا کر نہ رکھوں گا مگر (یہ یاد رکھو کہ) جو شخص سوال کرنے سے پرہیز کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو (فقر اور حاجت سے) بچائے گا اور جو شخص بے پرواہی ظاہر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو غنی کر دے گا اور جو شخص صبر کرے گا تو اللہ تعالیٰ اس کو صابر بنا دے گا اور (دیکھو) کسی شخص کو کوئی نعمت صبر سے زیادہ عمدہ اور وسیع نہیں دی گئی (لہٰذا صبر کا دامن ہاتھ سے نہ چھوڑو)۔"

(۷۴۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَحْتَطِبَ عَلٰى ظَهْرِهِ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَأْتِيَ رَجُلًا فَيَسْأَلَهُ أَعْطَاهُ أَوْ مَنَعَهُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قسم ہے اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے رسی لے کر لکڑیاں توڑے اور ان کو اپنی پیٹھ پر لاد کر فروخت کرے، اس بات سے بہتر ہے کہ کسی شخص کے پاس جائے اور اس سے سوال کرے (حالانکہ یہ معلوم بھی نہیں کہ) وہ اس کو دے یا نہ دے۔"

(۷۴۹) عَنِ الزُّبَيْرِ بْنِ الْعَوَّامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَأَنْ يَأْخُذَ أَحَدُكُمْ حَبْلَهُ فَيَأْتِيَ بِحُزْمَةِ الْحَطَبِ عَلٰى ظَهْرِهِ فَيَبِيعَهَا فَيَكُفَّ اللّٰهُ بِهَا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَجْهُهُ خَيْرٌ لَهُ مِنْ أَنْ يَسْأَلَ النَّاسَ أَعْطَوْهُ أَوْ مَنَعُوهُ *

سیدنا زبیر بن عوام رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "بے شک یہ بات کہ کوئی شخص تم میں سے اپنی رسی لے کر اور لکڑی کا بوجھ اپنی پیٹھ پر لاد کر لے آئے اور اس کو فروخت کرے اور اللہ تعالیٰ اس ذریعہ سے اس کی آبرو قائم رکھے تو یہ اس کے لیے اس بات سے بہتر ہے کہ وہ لوگوں سے سوال کرے (حالانکہ یہ معلوم بھی نہیں کہ) وہ اس کو دیں یا نہ دیں۔"

(۷۵۰) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ سَأَلْتُهُ فَأَعْطَانِي ثُمَّ قَالَ يَا حَكِيمُ إِنَّ هَذَا الْمَالَ خَضِرَةٌ حُلْوَةٌ فَمَنْ أَخَذَهُ بِسَخَاوَةِ نَفْسٍ بُورِكَ لَهُ فِيهِ وَ مَنْ أَخَذَهُ بِإِشْرَافِ نَفْسٍ لَمْ يُبَارَكْ لَهُ فِيهِ كَالَّذِي يَأْكُلُ وَ لَا يَشْبَعُ الْيَدُ الْعُلْيَا خَيْرٌ مِنَ الْيَدِ السُّفْلَى قَالَ حَكِيمٌ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ وَ الَّذِي بَعَثَكَ بِالْحَقِّ لَا أَرْزَأُ أَحَدًا بَعْدَكَ شَيْئًا حَتَّى أُفَارِقَ الدُّنْيَا فَكَانَ أَبُوبَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ يَدْعُو حَكِيمًا إِلَى الْعَطَاءِ فَيَأْبَى أَنْ يَقْبَلَهُ مِنْهُ ثُمَّ إِنَّ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ دَعَاهُ لِيُعْطِيَهُ فَأَبَى أَنْ يَقْبَلَ مِنْهُ شَيْئًا فَقَالَ عُمَرُ إِنِّي أُشْهِدُكُمْ يَا مَعْشَرَ الْمُسْلِمِينَ عَلَى حَكِيمٍ أَنِّي أَعْرِضُ عَلَيْهِ حَقَّهُ مِنْ هَذَا الْفَيْءِ فَيَأْبَى أَنْ يَأْخُذَهُ فَلَمْ يَرْزَأْ حَكِيمٌ أَحَدًا مِنَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى تُوُفِّيَ *

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے (ایک مرتبہ) رسول اللہ ﷺ سے کچھ مانگا تو آپ ﷺ نے مجھے دے دیا۔ پھر میں نے مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ میں نے پھر مانگا تو آپ نے مجھے دے دیا۔ اس کے بعد فرمایا: "اے حکیم! یہ مال ایک میٹھی اور سرسبز و شاداب چیز ہے جو شخص اس کو بغیر حرص کے لیتا ہے اس کے لیے اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو شخص اس کو طمع کے ساتھ لیتا ہے اس کو اس میں برکت نہیں دی جاتی اور وہ شخص مثل اس کے ہوتا ہے جو کھائے اور سیر نہ ہو اور اوپر والا ہاتھ نیچے والے ہاتھ سے بہتر ہے۔ سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! قسم ہے اس کی جس نے آپ کو حق کے ساتھ مبعوث کیا کہ میں آپ کے بعد کسی سے کچھ نہ لوں گا یہاں تک کہ دنیا سے جدا ہو جاؤں پس (جب) سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے تو وہ سیدنا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حکیم رضی اللہ عنہ کو وظیفہ کے لیے (جو تمام اصحاب کے لیے مقرر ہوا تھا) بلاتے رہے مگر انہوں نے قبول کرنے سے انکار کر دیا۔ پھر سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ نے اپنی خلافت میں انہیں بلایا تاکہ انہیں وظیفہ دیں مگر انہوں نے اس کے قبول کرنے سے انکار کر دیا تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: "اے مسلمانو! میں تمہیں گواہ کرتا ہوں کہ میں حکیم (رضی اللہ عنہ) کے روبرو ان کا حق پیش کرتا ہوں مگر وہ اس مال غنیمت میں سے اپنا حق لینے سے انکار کرتے ہیں۔ القصہ سیدنا حکیم رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ کے بعد کسی سے کچھ نہیں لیا یہاں تک کہ فوت ہو گئے۔

بَابُ مَنْ أَعْطَاهُ اللّٰهُ شَيْئًا مِنْ غَيْرِ مَسْأَلَةٍ وَ لَا إِشْرَافِ نَفْسٍ

جس شخص کو اللہ تعالیٰ بغیر سوال کے اور بغیر حرص اور لالچ کے کچھ دے دے تو اس کو چاہیے کہ قبول کر لے

(۷۵۱) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُعْطِينِي الْعَطَاءَ فَأَقُولُ أَعْطِهِ مَنْ هُوَ أَفْقَرُ إِلَيْهِ مِنِّي فَقَالَ خُذْهُ إِذَا جَاءَكَ مِنْ هٰذَا الْمَالِ شَيْءٌ وَ أَنْتَ غَيْرُ مُشْرِفٍ وَ لَا سَائِلٍ فَخُذْهُ وَ مَا لَا فَلَا تُتْبِعْهُ نَفْسَكَ *

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ مجھے مال دیتے تھے تو میں کہتا تھا کہ یہ اس شخص کو دیجیے جو مجھ سے زیادہ حاجت مند ہو تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اسے لے لو جب اس مال میں سے کچھ تمہارے پاس آئے اور تم کو لالچ نہ ہو اور نہ ہی تم نے سوال کیا ہو اسے قبول کر لیا کرو اور جو نہ ملے تو اس کے حاصل کرنے کی پروا نہ کرو اور اس کے پیچھے نہ پڑو۔"

بَابُ مَنْ سَأَلَ النَّاسَ تَكَثُّرًا

جو شخص لوگوں سے مال بڑھانے کے لیے سوال کرے

(۷۵۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ مَا يَزَالُ الرَّجُلُ يَسْأَلُ النَّاسَ حَتّٰى يَأْتِيَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَيْسَ فِي وَجْهِهِ مُزْعَةُ لَحْمٍ وَ قَالَ إِنَّ الشَّمْسَ تَدْنُو يَوْمَ الْقِيَامَةِ حَتّٰى يَبْلُغَ الْعَرَقُ نِصْفَ الْأُذُنِ فَبَيْنَا هُمْ كَذٰلِكَ اسْتَغَاثُوا بِآدَمَ ثُمَّ بِمُوسٰى ثُمَّ بِمُحَمَّدٍ ﷺ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص لوگوں سے برابر سوال کیا کرتا

ہے وہ قیامت کے دن اس حال میں آئے گا کہ اس کے منہ پر گوشت کی کوئی بوٹی نہ ہو گی۔" اور آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت کے دن آفتاب قریب ہو جائے گا یہاں تک کہ پسینہ نصف کان تک پہنچ جائے گا پس سب لوگ اس حالت میں ہوں گے کہ یکایک وہ آدم علیہ السلام سے فریاد کریں گے پھر موسیٰ علیہ السلام سے پھر محمد ﷺ سے۔"

بَابُ حَدِّ الْغِنٰى

غنا (تونگری) کس قدر مال سے حاصل ہوتی ہے؟

(۷۵۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَيْسَ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي يَطُوْفُ عَلَى النَّاسِ تَرُدُّهُ اللُّقْمَةُ وَاللُّقْمَتَانِ وَالتَّمْرَةُ وَالتَّمْرَتَانِ وَ لٰكِنِ الْمِسْكِيْنُ الَّذِي لَا يَجِدُ غِنًى يُغْنِيْهِ وَ لَا يُفْطَنُ بِهِ فَيُتَصَدَّقُ عَلَيْهِ وَ لَا يَقُوْمُ فَيَسْأَلُ النَّاسَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مسکین وہ شخص نہیں ہے جس کو لوگ ایک لقمہ یا دو لقمہ یا ایک کھجور یا دو کھجوریں دے دیں (یعنی ایک ایک لقمہ اور دو دو لقمہ لوگوں سے مانگ کر اپنا پیٹ بھرے) بلکہ مسکین وہ شخص ہے جسے غنا (حاصل) نہ ہو اور وہ شرم کرتا ہو اور لوگوں سے چمٹ کر سوال نہ کرتا ہو۔"

بَابُ خَرْصِ الثَّمَرِ

عشر حاصل کرنے کے لیے پکنے سے پہلے کھجوروں کا اندازہ کر لینا

(۷۵٤) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَزَوْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ غَزْوَةَ تَبُوْكَ فَلَمَّا جَاءَ وَادِيَ الْقُرٰى إِذَا امْرَأَةٌ فِي حَدِيْقَةٍ لَهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لِأَصْحَابِهِ اخْرُصُوْا وَ خَرَصَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَشَرَةَ أَوْسُقٍ فَقَالَ لَهَا أَحْصِي مَا يَخْرُجُ مِنْهَا فَلَمَّا أَتَيْنَا تَبُوْكَ قَالَ أَمَا إِنَّهَا سَتَهُبُّ اللَّيْلَةَ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَلَا يَقُوْمَنَّ أَحَدٌ وَ مَنْ كَانَ مَعَهُ بَعِيْرٌ فَلْيَعْقِلْهُ فَعَقَلْنَاهَا وَهَبَّتْ رِيْحٌ شَدِيْدَةٌ فَقَامَ رَجُلٌ فَأَلْقَتْهُ بِجَبَلِ طَيِّءٍ وَأَهْدٰى مَلِكُ أَيْلَةَ لِلنَّبِيِّ ﷺ بَغْلَةً بَيْضَاءَ وَكَسَاهُ بُرْدًا وَ كَتَبَ لَهُ بِبَحْرِهِمْ فَلَمَّا أَتَى وَادِيَ الْقُرٰى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

قَالَ لِلْمَرْأَةِ كَمْ جَاءَ حَدِيقَتُكِ قَالَتْ عَشْرَةَ أَوْسُقٍ خَرْصَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنِّي مُتَعَجِّلٌ إِلَى الْمَدِينَةِ فَمَنْ أَرَادَ مِنْكُمْ أَنْ يَتَعَجَّلَ مَعِي فَلْيَتَعَجَّلْ فَلَمَّا قَالَ ابْنُ بَكَّارٍ كَلِمَةً مَعْنَاهَا أَشْرَفَ عَلَى الْمَدِينَةِ قَالَ هَذِهِ طَابَةُ فَلَمَّا رَأَى أُحُدًا قَالَ هَذَا جَبَلٌ يُحِبُّنَا وَ نُحِبُّهُ أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخَيْرِ دُورِ الْأَنْصَارِ قَالُوا بَلَى قَالَ دُورُ بَنِي النَّجَّارِ ثُمَّ دُورُ بَنِي عَبْدِالْأَشْهَلِ ثُمَّ دُورُ بَنِي سَاعِدَةَ أَوْ دُورُ بَنِي الْحَارِثِ بْنِ الْخَزْرَجِ وَ فِي كُلِّ دُورِ الْأَنْصَارِ يَعْنِي خَيْرًا *

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے غزوۂ تبوک میں رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ جہاد کیا ہے پس جب کہ آپ ﷺ (مقام) وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو (کیا دیکھتے ہیں کہ) ایک عورت اپنے باغ میں ہے۔ نبی ﷺ نے اپنے اصحاب سے فرمایا: "اندازہ لگاؤ (اس کے باغ میں کس قدر کھجوریں ہیں)۔" اور رسول اللہ ﷺ نے دس وسق اندازہ کیے پھر آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: "خیال رکھو کہ اس میں سے کس قدر کھجوریں نکلتی ہیں؟" پھر جب ہم (مقام) تبوک میں پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "آج رات کو سخت آندھی چلے گی لہٰذا کوئی شخص کھڑا نہ ہو اور جس کے ہمراہ اونٹ ہو وہ اسے باندھ دے۔" چنانچہ ہم لوگوں نے اونٹوں کو باندھ دیا اور سخت آندھی چلی۔ ایک شخص (اتفاق سے) کھڑا ہو گیا اس کو آندھی نے طیء (نامی) پہاڑ پر پھینک دیا اور (اسی جنگ میں ملک) ایلہ کے بادشاہ نے نبی ﷺ کے لیے ایک سفید خچر بھیجا اور آپ ﷺ کے اوڑھنے کے لیے ایک چادر بھی۔ آپ ﷺ نے اس کو وہاں کے ملک پر برقرار رکھا پھر جب (اختتام جنگ کے بعد) لوٹے اور وادیٔ قریٰ میں پہنچے تو آپ ﷺ نے اس عورت سے دریافت فرمایا: "تمہارے باغ میں کس قدر کھجور پیدا ہوئی؟" تو اس نے عرض کی کہ دس وسق، یہی اندازہ فرمایا تھا نبی ﷺ نے۔ پھر نبی ﷺ نے فرمایا: "میں مدینہ جلد پہنچنا چاہتا ہوں لہٰذا تم میں سے جو شخص بہ عجلت میرے ہمراہ چل سکے وہ جلدی کرے۔" جب آپ ﷺ کو مدینہ دکھائی دینے لگا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ "طابہ" آ گیا پھر جب آپ ﷺ نے احد کو دیکھا تو فرمایا: "یہ وہ پہاڑ ہے جو ہمیں دوست رکھتا ہے اور ہم اسے دوست رکھتے ہیں۔ کیا میں تم لوگوں کو انصار کے گھروں میں سے اچھے گھروں کی خبر دوں؟" صحابہ نے عرض کی کہ ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "بنی نجار کے گھر پھر بنی عبدالاشہل کے گھر پھر بنی ساعدہ کے گھر یا (یہ فرمایا کہ) بنی حارث بن خزرج کے گھر اور (یہ گھر بہت زیادہ اچھے ہیں ورنہ یوں تو) انصار کے سب گھروں میں اچھائی ہے۔"

بَابُ الْعُشْرِ فِيمَا يُسْقَى مِنْ مَاءِ السَّمَاءِ وَ بِالْمَاءِ الْجَارِي

عشر اس پیداوار میں واجب ہوتا ہے جو آب باراں اور آب رواں سے حاصل کی جائے

(۷۵۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ فِيمَا سَقَتِ السَّمَاءُ وَالْعُيُونُ أَوْ كَانَ عَثَرِيًّا الْعُشْرُ وَ مَا سُقِيَ بِالنَّضْحِ نِصْفُ الْعُشْرِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جس چیز کو آسمان کا پانی یعنی بارش سینچے اور چشمے سینچیں یا خود بخود پیدا ہو اس میں عشر (دسواں حصہ) واجب ہوتا ہے اور جو چیز کنویں کے پانی سے سینچی جائے اس میں نصف عشر (بیسواں حصہ) ہے۔"

بَابُ أَخْذِ صَدَقَةِ التَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ وَ هَلْ يُتْرَكُ الصَّبِيُّ فَيَمَسُّ تَمْرَ الصَّدَقَةِ

کھجوروں کی زکوٰۃ کو کھجوروں کے ٹوٹنے کے وقت لینا چاہیے اور کیا یہ جائز ہے کہ بچے کو چھوڑ دیا جائے تاکہ وہ زکوٰۃ کی کھجوروں میں سے کچھ لے لے؟

(۷۵۶) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُؤْتَى بِالتَّمْرِ عِنْدَ صِرَامِ النَّخْلِ فَيَجِيءُ هَذَا بِتَمْرِهِ وَ هَذَا مِنْ تَمْرِهِ حَتّٰى يَصِيرَ عِنْدَهُ كَوْمًا مِنْ تَمْرٍ فَجَعَلَ الْحَسَنُ وَالْحُسَيْنُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَلْعَبَانِ بِذٰلِكَ التَّمْرِ فَأَخَذَ أَحَدُهُمَا تَمْرَةً فَجَعَلَهَا فِي فِيهِ فَنَظَرَ إِلَيْهِ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَخْرَجَهَا مِنْ فِيهِ فَقَالَ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ آلَ مُحَمَّدٍ ﷺ لَا يَأْكُلُونَ الصَّدَقَةَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کے پاس کھجوریں کٹنے ہی آنے لگتیں، کبھی یہ شخص اپنی کھجوریں لیے آرہا ہے کبھی وہ اپنی کھجوریں لیے آرہا ہے۔ یہاں تک کہ کھجوروں کے انبار آپ ﷺ کے سامنے لگ جاتے تھے۔ (ایک دن) حسن اور حسین (رضی اللہ عنہما) ان کھجوروں کے ساتھ کھیلنے لگے۔ ان دونوں میں سے کسی نے ایک کھجور لے کر اپنے منہ میں رکھ لی تو رسول اللہ ﷺ کی نظر اس پر پڑی اور (فوراً) وہ کھجور ان کے منہ سے نکال لی اور فرمایا: "کیا تم نہیں جانتے کہ آل محمد ﷺ صدقہ نہیں

کھاتے۔"

بَابُ هَلْ يَشْتَرِي الرَّجُلُ صَدَقَتَهُ وَ لا بَأْسَ أَنْ يَشْتَرِيَ صَدَقَتَهُ غَيْرُهُ

کیا جائز ہے کہ اپنی صدقہ دی ہوئی چیز خود خرید لے؟ اور غیر کے اس کی صدقہ دی ہوئی چیز خرید لینے میں کچھ حرج نہیں

(۷۵۷) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ حَمَلْتُ عَلَى فَرَسٍ فِي سَبِيلِ اللّٰهِ فَأَضَاعَهُ الَّذِي كَانَ عِنْدَهُ فَأَرَدْتُ أَنْ أَشْتَرِيَهُ وَ ظَنَنْتُ أَنَّهُ يَبِيعُهُ بِرُخْصٍ فَسَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لاَ تَشْتَرِ وَ لاَ تَعُدْ فِي صَدَقَتِكَ وَ إِنْ أَعْطَاكَهُ بِدِرْهَمٍ فَإِنَّ الْعَائِدَ فِي صَدَقَتِهِ كَالْعَائِدِ فِي قَيْئِهِ*

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک مرتبہ) میں نے اللہ کی راہ میں ایک گھوڑا سواری کے لیے دیا تو جس شخص کے پاس وہ گھوڑا تھا اس نے اس کی کچھ قدر نہ کی۔ میں نے ارادہ کیا کہ میں اس کو خرید لوں (کیونکہ) میں نے یہ خیال کیا تھا کہ وہ اس کو سستا فروخت کر دے گا لہٰذا میں نے نبی ﷺ سے اس بارے میں پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نہ خریدو اگرچہ تمہیں وہ ایک درھم کا ہی کیوں نہ دے بے شک اپنے صدقہ کا واپس کر لینے والا ایسا ہے جیسے اپنی قے کا کھانے والا۔"

بَابُ الصَّدَقَةِ عَلَى مَوَالِي أَزْوَاجِ النَّبِيِّ ﷺ

نبی ﷺ کی ازواج کے لونڈی غلاموں کو صدقہ دینا

(۷۵۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ وَجَدَ النَّبِيُّ ﷺ شَاةً مَيْتَةً أُعْطِيَتْهَا مَوْلاَةٌ لِمَيْمُونَةَ مِنَ الصَّدَقَةِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ هَلاَّ انْتَفَعْتُمْ بِجِلْدِهَا قَالُوا إِنَّهَا مَيْتَةٌ قَالَ إِنَّمَا حَرُمَ أَكْلُهَا *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے ایک مری ہوئی بکری دیکھی جو ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا کی کسی لونڈی کو صدقہ میں دی گئی تھی۔ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اس کی کھال سے کیوں نہیں فائدہ اٹھاتے؟" لوگوں نے عرض کی کہ وہ تو مری ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "حرام تو صرف اس کا کھانا ہے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ إِذَا تَحَوَّلَتِ الصَّدَقَةُ

جب صدقہ کی حالت بدل جائے

(۷۵۹) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أُتِيَ بِلَحْمٍ تُصُدِّقَ بِهِ عَلَى بَرِيرَةَ فَقَالَ هُوَ عَلَيْهَا صَدَقَةٌ وَهُوَ لَنَا هَدِيَّةٌ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے سامنے کچھ گوشت لایا گیا جو بریرہ رضی اللہ عنہا کو صدقہ میں ملا تھا آپ ﷺ نے فرمایا: "(یہ گوشت) بریرہ (رضی اللہ عنہا) کے لیے صدقہ تھا اور ہمارے لیے ہدیہ ہے۔"

بَابُ أَخْذِ الصَّدَقَةِ مِنَ الْأَغْنِيَاءِ وَ تُرَدُّ فِي الْفُقَرَاءِ حَيْثُ كَانُوا

صدقہ مالداروں سے لینا چاہیے اور اس کو فقیروں پر صرف کیا جائے خواہ وہ کہیں بھی ہوں

(۷۶۰) حَدِيثُ مُعَاذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَبَعْثِهِ إِلَى الْيَمَنِ تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ ..... فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِي كُلِّ يَوْمٍ وَ لَيْلَةٍ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَأَخْبِرْهُمْ أَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَيْهِمْ صَدَقَةً تُؤْخَذُ مِنْ أَغْنِيَائِهِمْ فَتُرَدُّ عَلَى فُقَرَائِهِمْ فَإِنْ هُمْ أَطَاعُوا لَكَ بِذٰلِكَ فَإِيَّاكَ وَ كَرَائِمَ أَمْوَالِهِمْ وَاتَّقِ دَعْوَةَ الْمَظْلُومِ فَإِنَّهُ لَيْسَ بَيْنَهُ وَ بَيْنَ اللّٰهِ حِجَابٌ *

سیدنا معاذ رضی اللہ عنہ کی حدیث اور ان کو یمن بھیجنے کی بات کا تذکرہ پہلے ہو چکا ہے (دیکھیے حدیث: ۷۰۲) یہاں اس روایت میں یہ ہے کہ (رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) "(اے معاذ!) تم انہیں یہ بھی بتا دینا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر زکوۃ فرض کی ہے جو مالداروں سے لے کر غریبوں پر صرف کی جائے گی۔ پس اگر وہ تمہاری یہ بات بھی تسلیم کر لیں تو پھر تم ان کے عمدہ عمدہ مال (زکوۃ کی شکل میں) وصول نہ کرنا اور مظلوم کی بددعا سے بچنا کیونکہ اس (کی بددعا) کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان کوئی حجاب نہیں ہوتا۔"

بَابُ صَلَاةِ الْإِمَامِ وَ دُعَائِهِ لِصَاحِبِ الصَّدَقَةِ

امام کا صدقہ (دینے) والے کے لیے دعا کرنا اور رحمت کی خواستگاری کرنا (مسنون ہے)

(۷۶۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا أَتَاهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

قَوْمٌ بِصَدَقَتِهِمْ قَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ فُلَانٍ فَأَتَاهُ أَبِي بِصَدَقَتِهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى آلِ أَبِي أَوْفٰى *

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کی عادت مبارکہ تھی کہ جب کوئی شخص آپ ﷺ کے پاس اپنا صدقہ لے کر آتا تو آپ ﷺ فرماتے تھے کہ "اے اللہ! فلاں شخص کی اولاد پر مہربانی فرما۔" چنانچہ ایک مرتبہ میرے والد آپ ﷺ کے پاس اپنا صدقہ لے کر آئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! ابی اوفی کی اولاد پر مہربانی فرما۔"

بَابُ مَا يُسْتَخْرَجُ مِنَ الْبَحْرِ

جو چیز سمندر سے نکالی جائے اس میں زکوٰۃ ہے یا نہیں؟

(۷۶۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَجُلًا مِنْ بَنِي إِسْرَائِيلَ سَلَّفَ بَعْضَ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِأَنْ يُسْلِفَهُ أَلْفَ دِينَارٍ فَدَفَعَهَا إِلَيْهِ فَخَرَجَ فِي الْبَحْرِ فَلَمْ يَجِدْ مَرْكَبًا فَأَخَذَ خَشَبَةً فَنَقَرَهَا فَأَدْخَلَ فِيهَا أَلْفَ دِينَارٍ فَرَمَى بِهَا فِي الْبَحْرِ فَخَرَجَ الرَّجُلُ الَّذِي كَانَ أَسْلَفَهُ فَإِذَا بِالْخَشَبَةِ فَأَخَذَهَا لِأَهْلِهِ حَطَبًا فَذَكَرَ الْحَدِيثَ فَلَمَّا نَشَرَهَا وَجَدَ الْمَالَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں: "بنی اسرائیل میں سے کسی نے کسی سے ایک ہزار دینار قرض مانگے تھے چنانچہ اس نے اس کو دے دیے (اتفاق سے) وہ قرض دار سفر میں چلا گیا اور مدت ادائے قرض کی آ پہنچی (درمیان میں ایک سمندر حائل تھا) پس وہ سمندر کی طرف گیا مگر اس نے کوئی سواری نہ پائی (جس پر سوار ہو کر قرض خواہ کے پاس آئے اور اس کا قرض ادا کرے) لہٰذا اس نے ایک لکڑی لی اور اس میں سوراخ کیا اور اس کے اندر ایک ہزار دینار ڈال کر اس کو سمندر میں ڈال دیا اور اللہ سے دعا کی کہ اس کو قرض خواہ تک پہنچا دے چنانچہ وہ شخص جس نے قرض دیا تھا (اتفاق سے ایک دن سمندر کی طرف) گزرا تو اس کو وہ لکڑی دکھائی دی اس نے اپنے گھر والوں کے ایندھن کے لیے اس کو اٹھا لیا (پھر انہوں نے پوری حدیث بیان کی جس کے آخر میں یہ مضمون تھا) پھر جب اس نے اس لکڑی کو چیرا تو اس میں اپنا مال پایا۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ

مدفون خزانہ میں خمس واجب ہے

(۷۶۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعَجْمَاءُ جُبَارٌ وَالْبِئْرُ جُبَارٌ وَالْمَعْدِنُ جُبَارٌ وَ فِي الرِّكَازِ الْخُمُسُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جانور سے جو زخم پہنچے اس پر کچھ بدلہ نہیں، اسی طرح کنویں میں گر کر اور "کان" میں کام کرتے ہوئے مر جائے تو کچھ بدلہ نہیں البتہ دفینہ ملنے پر خمس ہے۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ وَالْعَامِلِينَ عَلَيْهَا ﴾ وَ مُحَاسَبَةِ الْمُصَدِّقِينَ مَعَ الإِمَامِ ۔

اللہ تعالیٰ کا فرمان کہ "زکوٰۃ کے تحصیل داروں کو بھی زکوٰۃ میں سے دیا جائے گا" اور ان کو حاکم کو حساب دینا ہوگا

(۷۶۴) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ السَّاعِدِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَعْمَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الأَسْدِ عَلَى صَدَقَاتِ بَنِي سُلَيْمٍ يُدْعَى ابْنَ اللُّتْبِيَّةِ فَلَمَّا جَاءَ حَاسَبَهُ *

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (قبیلہ) بنی سلیم کے صدقات وصول کرنے کے لیے ایک شخص کو مقرر کیا۔ اس شخص کو ابن لتبیہ کہتے تھے پھر جب وہ (صدقات وصول کر کے) واپس آیا تو آپ ﷺ نے اس سے حساب لیا۔

بَابُ وَسْمِ الإِمَامِ إِبِلَ الصَّدَقَةِ بِيَدِهِ

امام کے لیے صدقہ کے اونٹوں کو داغ دینا (درست ہے)

(۷۶۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ غَدَوْتُ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِعَبْدِ اللّٰهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ لِيُحَنِّكَهُ فَوَافَيْتُهُ فِي يَدِهِ الْمِيسَمُ يَسِمُ إِبِلَ الصَّدَقَةِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں (ایک دن) صبح کے وقت سیدنا ابو طلحہ رضی اللہ عنہ کے نومولود بیٹے عبداللہ کو لے کر رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا تاکہ آپ ﷺ اسے گھٹی لگائیں یعنی کھجور چبا کر اس کے منہ میں ڈال دیں تو میں نے آپ ﷺ کو اس حالت میں پایا کہ آپ ﷺ کے ہاتھ میں داغ دینے کا آلہ تھا اور آپ ﷺ اس سے صدقہ کے اونٹوں کو داغ رہے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَبْوَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کے بیان میں

بَابُ فَرْضِ صَدَقَةِ الْفِطْرِ

صدقۂ فطر کی مقدار کا بیان

(٧٦٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ زَكَاةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ عَلَى الْعَبْدِ وَالْحُرِّ وَالذَّكَرِ وَالأُنْثَى وَالصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ مِنَ الْمُسْلِمِينَ وَ أَمَرَ بِهَا أَنْ تُؤَدَّى قَبْلَ خُرُوجِ النَّاسِ إِلَى الصَّلاَةِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے صدقۂ فطر کے لیے کھجوروں کا یا "جو" کا ایک صاع مسلمانوں میں سے ہر غلام اور آزاد اور مرد اور عورت اور بچے اور بڑے سب پر فرض فرمایا اور لوگوں کو نماز (عید) کے لیے نکلنے سے پہلے اسے ادا کر دینے کا حکم دیا ہے۔

بَابُ الصَّدَقَةِ قَبْلَ الْعِيدِ

نماز عید سے پہلے صدقہ (فطر دے دینا چاہیے)

(٧٦٧) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُخْرِجُ فِي عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ يَوْمَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ طَعَامٍ وَ قَالَ أَبُوسَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَ كَانَ طَعَامَنَا الشَّعِيرُ وَالزَّبِيبُ وَالأَقِطُ وَالتَّمْرُ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے عہد میں عید الفطر کے دن ایک صاع کھانا (محتاجوں کو) دیا کرتے تھے اور ہمارا کھانا "جو، خشک انگور، پنیر اور کھجور تھا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ صَدَقَةِ الْفِطْرِ عَلَى الْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ

صدقۂ فطر، آزاد اور غلام دونوں پر واجب ہے

(۷۶۸) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ فَرَضَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ صَدَقَةَ الْفِطْرِ صَاعًا مِنْ شَعِيرٍ أَوْ صَاعًا مِنْ تَمْرٍ عَلَى الصَّغِيرِ وَالْكَبِيرِ وَالْحُرِّ وَالْمَمْلُوكِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ صدقۂ فطر، ایک صاع کھجوریں یا ایک صاع جو، نبی ﷺ نے ہر مسلمان مرد، عورت، آزاد اور غلام سب پر فرض کر دیا ہے۔

كِتَابُ الْحَجِّ

حج کے بیان میں

بَابُ وُجُوبِ الْحَجِّ وَفَضْلِهِ

حج کے واجب ہونے اور اس کی فضیلت کا بیان

(۷۶۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ الْفَضْلُ رَدِيفَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَجَاءَتِ امْرَأَةٌ مِنْ خَثْعَمَ فَجَعَلَ الْفَضْلُ يَنْظُرُ إِلَيْهَا وَ تَنْظُرُ إِلَيْهِ وَ جَعَلَ النَّبِيُّ ﷺ يَصْرِفُ وَجْهَ الْفَضْلِ إِلَى الشِّقِّ الآخَرِ فَقَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ فَرِيضَةَ اللّٰهِ عَلَى عِبَادِهِ فِي الْحَجِّ أَدْرَكَتْ أَبِي شَيْخًا كَبِيرًا لا يَثْبُتُ عَلَى الرَّاحِلَةِ أَفَأَحُجُّ عَنْهُ قَالَ نَعَمْ وَ ذَلِكَ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (میرے بھائی) فضل رسول اللہ ﷺ کے ہم رکاب تھے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کہ (قبیلہ) خثعم کی ایک عورت آئی تو فضل اس کی طرف دیکھنے لگے اور وہ فضل کی طرف دیکھنے لگی تو نبی ﷺ نے فضل کا منہ دوسری طرف پھیر دیا۔ اس عورت نے کہا کہ یا رسول اللہ! اللہ کے فرض نے جو ادائے حج کے سلسلے میں اس کے بندوں پر ہے میرے بوڑھے اور ضعیف باپ کو پالیا ہے (یعنی حج کرنا ان پر ضرور ہو گیا ہے لیکن) وہ سواری پر نہیں جم سکتے پس کیا میں ان کی طرف سے حج کر لوں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں کر لے۔" اور یہ (واقعہ) حجۃ الوداع میں ہوا تھا۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿يَأْتُوكَ رِجَالاً وَعَلَى كُلِّ ضَامِرٍ يَأْتِينَ مِنْ كُلِّ فَجٍّ عَمِيقٍ لِيَشْهَدُوا مَنَافِعَ لَهُمْ﴾

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ حج میں) فرمانا کہ "لوگ تمہارے پاس پیادہ پا اور دبلے اونٹوں پر سوار ہو کر آئیں گے، دور دراز راہوں سے اس لیے کہ اپنے فوائد حاصل کریں۔"

(۷۷۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَرْكَبُ رَاحِلَتَهُ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ يُهِلُّ حَتَّى تَسْتَوِيَ بِهِ قَائِمَةً *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوتے تھے اس کے بعد جب وہ سیدھی کھڑی ہو جاتی تھی تو لبیک کہتے تھے۔

بَابُ الْحَجِّ عَلَى الرَّحْلِ

سواری پر سوار ہو کر حج کے لیے جانا مسنون ہے

(۷۷۱) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ : أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ حَجَّ عَلَى رَحْلٍ وَ كَانَتْ زَامِلَتَهُ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (اونٹنی کے) پالان پر سوار ہو کر حج کیا اور اسی اونٹنی پر آپ ﷺ کا سامان بھی تھا۔

بَابُ فَضْلِ الْحَجِّ الْمَبْرُورِ

حج مبرور کی فضیلت کا بیان

(۷۷۲) عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُولَ اللّٰهِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نَرَى الْجِهَادَ أَفْضَلَ الْعَمَلِ أَفَلاَ نُجَاهِدُ قَالَ لاَ لَكِنَّ أَفْضَلَ الْجِهَادِ حَجٌّ مَبْرُورٌ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہوں نے پوچھا کہ یارسول اللہ! ہم جہاد کو بہت بڑی عبادت سمجھتے ہیں پس کیا ہم لوگ جہاد نہ کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! بلکہ عمدہ جہاد "حج مبرور" ہے۔"

(۷۷۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ مَنْ حَجَّ لِلَّهِ فَلَمْ يَرْفُثْ وَ لَمْ يَفْسُقْ رَجَعَ كَيَوْمِ وَلَدَتْهُ أُمُّهُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جو شخص اللہ کے لیے حج کرے پھر (حج کے دوران) کوئی فحش بات کرے اور نہ گناہ کرے تو وہ حج کر کے اس طرح بے گناہ واپس لوٹے گا گویا کہ آج ہی اس کی ماں نے اسے (بے گناہ اور معصوم) جنم دیا ہے۔"

بَابُ مُهَلِّ أَهْلِ الْيَمَنِ

یمن والے احرام کہاں سے باندھیں؟

(۷۷۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ وَقَّتَ لِأَهْلِ الْمَدِينَةِ ذَا الْحُلَيْفَةِ وَ لِأَهْلِ الشَّأْمِ الْجُحْفَةَ وَ لِأَهْلِ نَجْدٍ قَرْنَ الْمَنَازِلِ وَ لِأَهْلِ الْيَمَنِ يَلَمْلَمَ هُنَّ لَهُنَّ وَ لِكُلِّ آتٍ أَتَى عَلَيْهِنَّ مِنْ غَيْرِهِمْ مِمَّنْ أَرَادَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ فَمَنْ كَانَ دُونَ ذَلِكَ فَمِنْ حَيْثُ أَنْشَأَ حَتَّى أَهْلُ مَكَّةَ مِنْ مَكَّةَ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے مدینہ والوں کے لیے ذوالحلیفہ کو میقات قرار دیا تھا اور شام والوں کے لیے جحفہ اور نجد والوں کے لیے قرن المنازل اور یمن والوں کے لیے یلملم۔ یہ مقامات یہاں کے رہنے والوں کے لیے بھی میقات ہیں۔ اور جو شخص حج یا عمرہ کے ارادہ سے غیر مقام کا رہنے والا ان (مقامات) کی طرف سے ہو کر آئے، اس کی بھی میقات ہیں پھر جو شخص ان مقامات سے مکہ کی طرف کا رہنے والا ہو تو وہ جہاں سے نکلے احرام باندھ لے اسی طرح مکہ والے مکہ ہی سے احرام باندھ لیں۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابٌ : ((باب))

(۷۷۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنَاخَ بِالْبَطْحَاءِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ فَصَلّٰى بِهَا وَ كَانَ عَبْدُاللّٰهِ بْنُ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَفْعَلُ ذٰلِكَ *

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ذوالحلیفہ کے میدان میں اپنے اونٹ کو بٹھایا پھر آپ ﷺ نے وہاں نماز پڑھی اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ بھی ایسا ہی کیا کرتے تھے۔

بَابُ خُرُوجِ النَّبِيِّ ﷺ عَلٰى طَرِيقِ الشَّجَرَةِ

نبی ﷺ کا شجرہ کے راستے سے حج کے لیے جانا ثابت ہے

(۷۷۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ مِنْ طَرِيقِ الشَّجَرَةِ وَ يَدْخُلُ مِنْ طَرِيقِ الْمُعَرَّسِ وَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا خَرَجَ إِلٰى مَكَّةَ يُصَلِّي فِي مَسْجِدِ الشَّجَرَةِ وَ إِذَا رَجَعَ صَلّٰى بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي وَ بَاتَ حَتّٰى يُصْبِحَ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ حج کے لیے جاتے وقت شجرہ کے راستے سے جاتے تھے اور معرس کے راستے سے واپس آتے تھے اور بیشک رسول اللہ ﷺ جب مکہ کی طرف جاتے تھے تو مسجد شجرہ میں نماز پڑھتے تھے اور جب واپس آتے تو ذوالحلیفہ میں نماز پڑھتے جو کہ وادی کے درمیان واقع ہے اور پھر آپ ﷺ صبح تک وہیں رہ کر رات گزارتے تھے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ الْعَقِيقُ وَادٍ مُبَارَكٌ

نبی ﷺ کا فرمانا کہ عقیق نامی وادی ایک مبارک وادی ہے

(۷۷۷) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ بِوَادِي الْعَقِيقِ يَقُولُ أَتَانِي اللَّيْلَةَ آتٍ مِنْ رَبِّي فَقَالَ صَلِّ فِي هٰذَا الْوَادِي الْمُبَارَكِ وَ قُلْ عُمْرَةٌ فِي حَجَّةٍ *

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو وادیٔ عقیق میں یہ فرماتے ہوئے سنا: ”آج

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

شب کو میرے پروردگار کی طرف سے ایک آنے والا آیا اور اس نے (مجھ سے) کہا کہ اس مبارک وادی (یعنی عقیق) میں نماز پڑھو اور کہو کہ "میں نے حج اور عمرہ دونوں کا احرام باندھا (کیونکہ عمرہ حج میں داخل ہو گیا ہے۔ ایام حج میں بھی عمرہ کیا جا سکے گا)۔"

(۷۷۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ رُئِيَ وَ هُوَ فِي مُعَرَّسِ بِذِي الْحُلَيْفَةِ بِبَطْنِ الْوَادِي قِيلَ لَهُ إِنَّكَ بِبَطْحَاءَ مُبَارَكَةٍ*

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ کو اخیر شب میں جب آپ ﷺ معرس کے قریب ذوالحلیفہ میں مقیم تھے، وادیٔ عقیق میں یہ خواب دکھایا گیا اور آپ ﷺ سے کہا گیا کہ اس وقت آپ ﷺ ایک مبارک وادی میں ہیں (یاد رہے کہ نبی ﷺ کے خواب بھی وحی میں شامل ہیں)۔

بَابُ غَسْلِ الْخَلُوقِ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ مِنَ الثِّيَابِ

اگر کپڑوں میں خوشبو لگی ہوئی ہو تو احرام باندھنے سے پہلے ان کو تین مرتبہ دھونا چاہیے

(۷۷۹) عَنْ يَعْلَى بْنِ أُمَيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ لِعُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَرِنِي النَّبِيَّ ﷺ حِينَ يُوحَى إِلَيْهِ قَالَ فَبَيْنَمَا النَّبِيُّ ﷺ بِالْجِعْرَانَةِ وَ مَعَهُ نَفَرٌ مِنْ أَصْحَابِهِ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ كَيْفَ تَرَى فِي رَجُلٍ أَحْرَمَ بِعُمْرَةٍ وَ هُوَ مُتَضَمِّخٌ بِطِيبٍ فَسَكَتَ النَّبِيُّ ﷺ سَاعَةً فَجَاءَهُ الْوَحْيُ فَأَشَارَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ إِلَى يَعْلَى فَجَاءَ يَعْلَى وَ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ ثَوْبٌ قَدْ أُظِلَّ بِهِ فَأَدْخَلَ رَأْسَهُ فَإِذَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مُحْمَرُّ الْوَجْهِ وَ هُوَ يَغِطُّ ثُمَّ سُرِّيَ عَنْهُ فَقَالَ أَيْنَ الَّذِي سَأَلَ عَنِ الْعُمْرَةِ فَأُتِيَ بِرَجُلٍ فَقَالَ اغْسِلِ الطِّيبَ الَّذِي بِكَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَانْزِعْ عَنْكَ الْجُبَّةَ وَاصْنَعْ فِي عُمْرَتِكَ كَمَا تَصْنَعُ فِي حَجَّتِكَ *

سیدنا یعلیٰ بن امیہ رضی اللہ عنہ نے سیدنا عمر رضی اللہ عنہ سے کہا کہ مجھے نبی ﷺ کو اس حالت میں دکھا دیجیے کہ آپ ﷺ پر وحی نازل ہو رہی ہو تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا اچھا۔ یعلیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حالت میں کہ نبی ﷺ مقام جعرانہ میں تھے کہ ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ یا رسول اللہ! آپ اس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

شخص کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں جس نے عمرہ کا احرام باندھا ہو حالانکہ وہ خوشبو سے تر ہو؟ تو نبی ﷺ نے کچھ دیر سکوت فرمایا۔ پھر آپ ﷺ پر وحی نازل ہونے لگی تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے یعلیٰ رضی اللہ عنہ کی طرف اشارہ کیا تو وہ آئے اور اس وقت رسول اللہ ﷺ کے اوپر ایک کپڑا تنا ہوا تھا اس سے آپ ﷺ پر سایہ کیا گیا تھا تو یعلیٰ رضی اللہ عنہ نے اپنا سر اس کپڑے کے اندر ڈالا تو کیا دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کا چہرۂ مبارک سرخ ہے اور آپ ﷺ خراٹے لے رہے ہیں پھر وہ حالت آپ ﷺ سے زائل ہو گئی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص کہاں ہے جس نے عمرہ کی بابت سوال کیا تھا؟" وہ شخص لایا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو خوشبو تجھے لگی ہو گی اس کو تین مرتبہ دھو ڈالو اور اپنا جبہ اپنے جسم سے اتار دو اور عمرہ میں بھی اسی طرح اعمال کرو جس طرح اپنے حج میں کرتے ہو۔"

بَابُ الطِّيبِ عِنْدَ الإِحْرَامِ وَ مَا يَلْبَسُ إِذَا أَرَادَ أَنْ يُحْرِمَ

احرام باندھنے کے وقت خوشبو لگانا کیسا ہے؟ اور جب احرام باندھنے کا ارادہ کرے تو کیا پہنے؟

(۷۸۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ كُنْتُ أُطَيِّبُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِإِحْرَامِهِ حِينَ يُحْرِمُ وَ لِحِلِّهِ قَبْلَ أَنْ يَطُوفَ بِالْبَيْتِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (نبی ﷺ کی بیوی) کہتی ہیں کہ میں رسول اللہ ﷺ کو احرام باندھتے وقت خوشبو لگاتی، اسی طرح جب آپ ﷺ احرام کھولتے طواف زیارت سے پہلے (تو اس وقت بھی آپ ﷺ کو خوشبو لگا دیتی تھی)۔

بَابُ مَنْ أَهَلَّ مُلَبِّدًا

جس نے بالوں کو جما کر احرام باندھا

(۷۸۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يُهِلُّ مُلَبِّدًا *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں دیکھا کہ آپ ﷺ بالوں کو جمائے ہوئے لبیک پکار رہے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الإِهْلاَلِ عِنْدَ مَسْجِدِ ذِي الْحُلَيْفَةِ

مسجد ذوالحلیفہ کے پاس (احرام باندھ کر) لبیک پکارنا مسنون ہے

(۷۸۲) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِلاَّ مِنْ عِنْدِ الْمَسْجِدِ يَعْنِي مَسْجِدَ ذِي الْحُلَيْفَةِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے احرام باندھ کر تلبیہ (یعنی لبیک) نہیں پکارا مگر مسجد کے پاس سے یعنی ذوالحلیفہ کی مسجد (کے قریب) سے۔

بَابُ الرُّكُوبِ وَالإِرْتِدَافِ فِي الْحَجِّ

حج میں (تنہا) یا کسی کے ساتھ سوار ہونا

(۷۸۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ أُسَامَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ رِدْفَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ عَرَفَةَ إِلَى الْمُزْدَلِفَةِ ثُمَّ أَرْدَفَ الْفَضْلَ مِنَ الْمُزْدَلِفَةِ إِلَى مِنًى قَالَ فَكِلاهُمَا قَالَ لَمْ يَزَلِ النَّبِيُّ ﷺ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ عرفہ سے مزدلفہ تک سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ کے ہمرکاب تھے۔ پھر آپ ﷺ نے مزدلفہ سے منیٰ تک فضل بن ابی طالب رضی اللہ عنہ کو ہمرکاب کر لیا تھا۔ سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ دونوں (صحابیوں) نے بیان کیا کہ نبی ﷺ برابر لبیک کہتے رہے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے جمرۃ العقبہ کی رمی کی۔

بَابُ مَا يَلْبَسُ الْمُحْرِمُ مِنَ الثِّيَابِ وَالأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ

محرم کس قسم کے کپڑے اور چادر اور تہہ بند پہنے؟

(۷۸۴) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ انْطَلَقَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ الْمَدِينَةِ بَعْدَ مَا تَرَجَّلَ وَادَّهَنَ وَلَبِسَ إِزَارَهُ وَ رِدَاءَهُ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ فَلَمْ يَنْهَ عَنْ شَيْءٍ مِنَ الأَرْدِيَةِ وَالأُزُرِ تُلْبَسُ إِلاَّ الْمُزَعْفَرَةَ الَّتِي تَرْدَعُ عَلَى الْجِلْدِ فَأَصْبَحَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكِبَ رَاحِلَتَهُ حَتَّى اسْتَوَى عَلَى الْبَيْدَاءِ أَهَلَّ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ وَ قَلَّدَ بَدَنَتَهُ وَ ذَلِكَ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ فَقَدِمَ مَكَّةَ لأَرْبَعٍ لَيَالٍ خَلَوْنَ مِنْ ذِي الْحِجَّةِ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ سَعَى بَيْنَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ لَمْ يَحِلَّ مِنْ أَجْلِ بُدْنِهِ لِأَنَّهُ قَلَّدَهَا ثُمَّ نَزَلَ بِأَعْلَى مَكَّةَ عِنْدَ الْحَجُونِ وَ هُوَ مُهِلٌّ بِالْحَجِّ وَ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتَّى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ وَ أَمَرَ أَصْحَابَهُ أَنْ يَطُوفُوا بِالْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ يُقَصِّرُوا مِنْ رُءُوسِهِمْ ثُمَّ يَحِلُّوا وَ ذَلِكَ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ بَدَنَةٌ قَلَّدَهَا وَ مَنْ كَانَتْ مَعَهُ امْرَأَتُهُ فَهِيَ لَهُ حَلَالٌ وَالطِّيبُ وَالثِّيَابُ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ، کنگھی کرنے اور تیل ڈالنے اور چادر اوڑھنے اور تہہ بند پہننے کے بعد مدینہ سے چلے، پھر آپ ﷺ نے کسی قسم کی چادر اور تہہ بند کے پہننے سے منع نہیں فرمایا سوائے زعفران سے رنگے ہوئے کپڑے کے جس سے بدن پر زعفران جھڑے۔ پھر صبح کو آپ ﷺ ذوالحلیفہ میں اپنی سواری پر سوار ہوئے یہاں تک کہ جب (مقام) بیداء میں پہنچے تو آپ ﷺ کے صحابہ نے لبیک کہا اور اپنے قربانی کے جانوروں کے گلے میں ہار ڈالے اور اس وقت ذیقعد مہینے کے پانچ دن باقی تھے۔ پھر آپ ﷺ چوتھی ذی الحجہ کو مکہ پہنچے اور آپ ﷺ نے کعبہ کا طواف کیا اور صفا مروہ کے درمیان سعی کی اور آپ ﷺ اپنی قربانی کے جانوروں کی وجہ سے احرام سے باہر نہیں ہوئے کیونکہ آپ ﷺ ان کے گلے میں ہار ڈال چکے تھے۔ پھر آپ ﷺ مکہ کی بلندی پر (مقام) حجون کے پاس اترے اور آپ ﷺ حج کا احرام باندھے ہوئے تھے، طواف کرنے کے بعد آپ ﷺ کعبہ کے قریب بھی نہ گئے یہاں تک کہ عرفہ سے لوٹ آئے۔ اور آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ وہ کعبہ کا اور صفا مروہ کا طواف کریں، اس کے بعد اپنے بال کتروا ڈالیں اور احرام کھول دیں۔ مگر یہ حکم اسی شخص کے لیے تھا جس کے ہمراہ قربانی کا جانور ہو اور نہ اس نے اس جانور کے گلے میں ہار ڈالا ہو اور بال کتروانے کے بعد جس کے ہمراہ اس کی بیوی ہو اس سے صحبت کرنا، خوشبو لگانا اور کپڑے پہننا سب جائز ہو گیا۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ

تلبیہ یعنی لبیک کس طرح کہتے ہیں؟

(۷۸۵) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ تَلْبِيَةَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لَبَّيْكَ اللّٰهُمَّ لَبَّيْكَ لَبَّيْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ لَبَّيْكَ إِنَّ الْحَمْدَ وَالنِّعْمَةَ لَكَ وَالْمُلْكَ لاَ شَرِيكَ لَكَ*

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کا تلبیہ یہ تھا: "اے اللہ! میں تیرے دروازہ پر بار بار حاضر ہوں اور تیرے بلانے کا جواب دیتا ہوں تیرا کوئی شریک نہیں، ہر طرح کی تعریف اور احسان تیرا ہی ہے اور بادشاہی تیری ہی ہے کوئی تیرا شریک نہیں۔"

بَابُ التَّحْمِيدِ وَالتَّسْبِيحِ وَالتَّكْبِيرِ قَبْلَ الإِهْلاَلِ عِنْدَ الرُّكُوبِ عَلَى الدَّابَّةِ

لبیک کہنے سے پہلے سواری پر سوار ہوتے وقت تحمید اور تسبیح اور تکبیر کہنا مسنون ہے

(۷۸۶) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ صَلَّى رَسُولُ اللَّهِ ﷺ وَ نَحْنُ مَعَهُ بِالْمَدِينَةِ الظُّهْرَ أَرْبَعًا وَالْعَصْرَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ بَاتَ بِهَا حَتَّى أَصْبَحَ ثُمَّ رَكِبَ حَتَّى اسْتَوَتْ بِهِ عَلَى الْبَيْدَاءِ حَمِدَ اللَّهَ وَ سَبَّحَ وَ كَبَّرَ ثُمَّ أَهَلَّ بِحَجٍّ وَ عُمْرَةٍ وَ أَهَلَّ النَّاسُ بِهِمَا فَلَمَّا قَدِمْنَا أَمَرَ النَّاسَ فَحَلُّوا حَتَّى كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ قَالَ وَ نَحَرَ النَّبِيُّ ﷺ بَدَنَاتٍ بِيَدِهِ قِيَامًا وَ ذَبَحَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْمَدِينَةِ كَبْشَيْنِ أَمْلَحَيْنِ ۔

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مدینہ میں ظہر کی چار رکعتیں پڑھیں اور ہم لوگ آپ ﷺ کے ہمراہ تھے اور عصر کی ذوالحلیفہ میں پہنچ کر دو رکعتیں پڑھیں پھر آپ ﷺ رات بھر ذوالحلیفہ میں رہے یہاں تک کہ صبح ہو گئی پھر آپ ﷺ سوار ہوئے یہاں تک کہ جب آپ ﷺ کی سواری بیداء میں پہنچی تو آپ ﷺ نے اللہ کی حمد بیان کی اور تسبیح پڑھی اور تکبیر کہی۔ اس کے بعد آپ ﷺ نے حج اور عمرہ دونوں کی لبیک پکاری اور لوگوں نے بھی حج و عمرہ دونوں کی لبیک کہی پھر جب ہم لوگ (مکہ میں) پہنچے تو آپ ﷺ نے لوگوں کو (احرام کھولنے کا) حکم دیا چنانچہ وہ احرام سے باہر ہو گئے یہاں تک کہ ترویہ کا دن آیا تو لوگوں نے حج کا احرام باندھا۔ سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کئی اونٹ، کھڑے ہو کر اپنے ہاتھ سے نحر (قربان) کیے اور مدینہ میں سینگوں والے دو مینڈھے رسول اللہ ﷺ نے قربان کیے تھے۔

بَابُ الإِهْلاَلِ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

قبلہ رو ہو کے احرام باندھنا مسنون ہے

(۷۸۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يُلَبِّي مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ فَإِذَا بَلَغَ الْحَرَمَ أَمْسَكَ حَتَّى إِذَا جَاءَ ذَا طُوًى بَاتَ بِهِ حَتَّى يُصْبِحَ فَإِذَا صَلَّى

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْغَدَاةَ اغْتَسَلَ وَ زَعَمَ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ فَعَلَ ذٰلِكَ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ ذوالحلیفہ سے تلبیہ (لبیک) کہنا شروع کر دیتے اور حرم میں پہنچ کر رک جاتے، ذی طویٰ مقام پر پہنچ کر صبح ہونے تک رات بسر کرتے، پھر جب نماز فجر پڑھ لیتے تو غسل فرماتے اور کہتے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

بَابُ التَّلْبِيَةِ إِذَا انْحَدَرَ فِي الْوَادِي

وادی میں اترتے ہوئے تلبیہ کہنا

(۷۸۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ أَمَّا مُوسَى كَأَنِّي أَنْظُرُ إِلَيْهِ إِذِ انْحَدَرَ فِي الْوَادِي يُلَبِّي *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے موسیٰ علیہ السلام کے بارے میں فرمایا: "گویا میں (اس وقت) ان کو دیکھ رہا ہوں جب کہ وہ نشیب میں لبیک کہتے ہوئے اتر رہے تھے۔"

بَابُ مَنْ أَهَلَّ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ

جس شخص نے نبی ﷺ کے عہد میں نبی ﷺ کے مثل احرام باندھا

(۷۸۹) عَنْ أَبِي مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَعَثَنِي النَّبِيُّ ﷺ إِلَى قَوْمٍ بِالْيَمَنِ فَجِئْتُ وَ هُوَ بِالْبَطْحَاءِ فَقَالَ بِمَا أَهْلَلْتَ قُلْتُ أَهْلَلْتُ كَإِهْلَالِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ هَلْ مَعَكَ مِنْ هَدْيٍ قُلْتُ لَا فَأَمَرَنِي فَطُفْتُ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ ثُمَّ أَمَرَنِي فَأَحْلَلْتُ فَأَتَيْتُ امْرَأَةً مِنْ قَوْمِي فَمَشَطَتْنِي أَوْ غَسَلَتْ رَأْسِي فَقَدِمَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ إِنْ نَأْخُذْ بِكِتَابِ اللّٰهِ فَإِنَّهُ يَأْمُرُنَا بِالتَّمَامِ قَالَ اللّٰهُ ﴿ وَ أَتِمُّوا الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لِلّٰهِ ﴾ وَ إِنْ نَأْخُذْ بِسُنَّةِ النَّبِيِّ ﷺ فَإِنَّهُ لَمْ يَحِلَّ حَتَّى نَحَرَ الْهَدْيَ *

سیدنا ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے میری قوم کی طرف یمن بھیجا تھا پس میں (لوٹ کر ایسے وقت) آیا کہ آپ ﷺ بطحاء میں تھے، آپ ﷺ نے (مجھ سے) دریافت کیا کہ تم نے کونسا احرام باندھا ہے؟ میں نے عرض کی کہ میں نے نبی ﷺ کے احرام کے مثل احرام باندھا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہارے ہمراہ قربانی کا جانور ہے؟" میں نے عرض کی نہیں۔ پس آپ ﷺ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نے مجھے حکم دیا کہ میں کعبہ کا طواف کروں چنانچہ میں نے کعبہ کا اور صفا مروہ کا طواف کیا پھر آپ ﷺ نے مجھے (احرام کھولنے کا) حکم دیا چنانچہ میں احرام سے باہر ہو گیا پھر میں اپنی قوم کی کسی عورت کے پاس گیا اور اس نے مجھے کنگھی کی یا میرا سر دھویا پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ خلیفہ ہوئے (اور یہ حدیث میں نے ان سے بیان کی تو) انہوں نے کہا کہ (یہ حدیث ہم نہیں جانتے کہ کیسی ہے) اگر ہم اللہ کی کتاب پر عمل کریں تو وہ ہمیں (حج و عمرہ کے) پورا کرنے کا حکم دیتی ہے اللہ تعالیٰ نے (سورۂ بقرہ آیت نمبر ۱۹۶ میں) فرمایا ہے: "اور حج اور عمرہ کو پورا کرو اللہ کی رضامندی حاصل کرنے کے لیے" اور اگر ہم رسول اللہ ﷺ کی سنت پر عمل کریں تو آپ ﷺ بھی احرام سے باہر نہیں ہوئے یہاں تک کہ آپ ﷺ نے قربانی کر لی۔

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ اَلْحَجُّ اَشْهُرٌ مَّعْلُوْمَاتٌ ﴾

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ بقرہ میں یہ) فرمانا کہ "حج کے چند معین مہینے ہیں"

(۷۹۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا حَدِيْثُهَا فِي الْحَجِّ قَدْ تَقَدَّمَ قَالَتْ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ : خَرَجْنَا مَعَ رَسُوْلِ اللّٰهِ ﷺ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ وَ لَيَالِي الْحَجِّ وَ حُرِّمَ الْحَجُّ فَنَزَلْنَا بِسَرِفَ قَالَتْ فَخَرَجَ إِلَى أَصْحَابِهِ فَقَالَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ مَعَهُ هَدْيٌ فَأَحَبَّ أَنْ يَجْعَلَهَا عُمْرَةً فَلْيَفْعَلْ وَ مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَلَا قَالَتْ فَالْآخِذُ بِهَا وَالتَّارِكُ لَهَا مِنْ أَصْحَابِهِ قَالَتْ فَأَمَّا رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ وَ رِجَالٌ مِنْ أَصْحَابِهِ فَكَانُوا أَهْلَ قُوَّةٍ وَ كَانَ مَعَهُمُ الْهَدْيُ فَلَمْ يَقْدِرُوا عَلَى الْعُمْرَةِ وَ ذَكَرَ بَاقِيَ الْحَدِيْثِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حج کے بارے میں حدیث گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث: ۲۰۳) اور یہاں اس روایت میں کہتی ہیں کہ ہم حج کے مہینے میں حج کی راتوں میں حج کے احرام کے ساتھ (مدینے سے) نکلے پھر ہم (مقام) سرف میں اترے۔ پھر آپ ﷺ اپنے صحابہ کے پاس تشریف لائے اور فرمایا: "تم میں سے جس شخص کے ہمراہ قربانی کا جانور نہ ہو اور وہ چاہے کہ اس احرام سے عمرہ کرے تو وہ ایسا کر لے اور جس شخص کے ہمراہ جانور ہو وہ ایسا نہ کرے۔ ام المومنین فرماتی ہیں تو آپ ﷺ کے اصحاب میں سے بعض نے اس حکم پر عمل کیا اور بعض نے نہ کیا۔ مزید کہتی ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ کے چند صحابہ استطاعت و حوصلہ کے مالک تھے اور جن کے ہمراہ قربانی بھی تھی وہ عمرہ پر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

قادر نہ ہوئے (یعنی عمرہ کر کے احرام نہ کھول سکے) اور پھر بقیہ حدیث بیان کی۔

بَابُ التَّمَتُّعِ وَالإِقْرَانِ وَالإِفْرَادِ بِالْحَجِّ وَ فَسْخِ الْحَجِّ لِمَنْ لَمْ يَكُنْ مَعَهُ هَدْيٌ

تمتع، قران اور حج مفرد کا بیان اور جس کے پاس قربانی نہ ہو اسے حج فسخ کر کے عمرہ بنا دینے کی اجازت ہے

(۷۹۱) وَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ وَ لاَ نُرَى إِلاَّ أَنَّهُ الْحَجُّ فَلَمَّا قَدِمْنَا تَطَوَّفْنَا بِالْبَيْتِ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ أَنْ يَحِلَّ فَحَلَّ مَنْ لَمْ يَكُنْ سَاقَ الْهَدْيَ وَ نِسَاؤُهُ لَمْ يَسُقْنَ فَأَحْلَلْنَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فَحِضْتُ فَلَمْ أَطُفْ بِالْبَيْتِ فَلَمَّا كَانَتْ لَيْلَةُ الْحَصْبَةِ قَالَتْ يَارَسُولَ اللّٰهِ يَرْجِعُ النَّاسُ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ وَ أَرْجِعُ أَنَا بِحَجَّةٍ قَالَ وَ مَا طُفْتِ لَيَالِيَ قَدِمْنَا مَكَّةَ قُلْتُ لاَ قَالَ فَاذْهَبِي مَعَ أُخْتِكِ إِلَى التَّنْعِيمِ فَأَهِلِّي بِعُمْرَةٍ ثُمَّ مَوْعِدُكِ كَذَا وَ كَذَا قَالَتْ صَفِيَّةُ مَا أُرَانِي إِلاَّ حَابِسَتَهُمْ قَالَ عَقْرَى حَلْقَى أَوَ مَا طُفْتِ يَوْمَ النَّحْرِ قَالَتْ قُلْتُ بَلَى قَالَ لاَ بَأْسَ انْفِرِي*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک روایت میں ہے کہ ہم نبی ﷺ کے ساتھ مدینہ سے چلے اور ہمیں صرف حج کا خیال تھا (یعنی حج کا احرام باندھا تھا) پھر جب ہم مکہ پہنچے اور کعبہ کا طواف کر چکے تو نبی ﷺ نے حکم دیا کہ جس کے ساتھ قربانی نہیں وہ (حج کے) احرام سے باہر ہو جائے پس جن لوگوں کے پاس قربانی نہیں تھی وہ احرام سے باہر ہو گئے اور آپ ﷺ کی ازواج کے پاس بھی قربانی نہیں تھی لہٰذا وہ احرام سے باہر ہو گئیں۔ ام المومنین عائشہ فرماتی ہیں کہ میں حائضہ ہو جانے کی وجہ سے بیت اللہ کا طواف نہ کر سکی جب محصب کی رات آئی تو میں نے کہا یا رسول اللہ! لوگ تو عمرہ اور حج دونوں کر کے لوٹیں گے اور میں صرف حج کر کے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "تو جب مکہ آئی تھی تو طواف نہیں کیا تھا؟" میں نے کہا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تو اپنے بھائی کے ساتھ تنعیم تک جا، وہاں سے عمرے کا احرام باندھ لے پھر عمرے سے فارغ ہو کر فلاں جگہ پر ہمیں ملنا۔" ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ میں اپنے آپ کو تم سب کا روکنے والا سمجھتی ہوں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "بانجھ، کیا تم نے قربانی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

والے دن طواف نہیں کیا؟" صفیہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں میں نے عرض کی ہاں کیا تھا تو آپ ﷺ نے فرمایا پھر کچھ حرج نہیں چلو۔

(۷۹۲) وَ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ أُخْرٰى قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ عَامَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ فَمِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِعُمْرَةٍ وَ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِحَجَّةٍ وَ عُمْرَةٍ وَ مِنَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ وَ أَهَلَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِالْحَجِّ فَأَمَّا مَنْ أَهَلَّ بِالْحَجِّ أَوْ جَمَعَ الْحَجَّ وَالْعُمْرَةَ لَمْ يَحِلُّوا حَتّٰى كَانَ يَوْمُ النَّحْرِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ایک دوسری روایت میں ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ حجۃ الوداع کے سال (مکہ کی طرف) چلے تو ہم میں سے بعض لوگوں نے عمرہ کا احرام باندھا تھا اور بعض لوگوں نے عمرہ اور حج دونوں کا احرام باندھا تھا اور بعض لوگوں نے صرف حج کا احرام باندھا تھا اور رسول اللہ ﷺ نے حج کا احرام باندھا تھا پس جس نے حج کا احرام باندھا تھا یا حج و عمرہ دونوں کا احرام باندھا وہ احرام سے باہر نہیں ہوا، یہاں تک کہ قربانی کا دن آ گیا۔

(۷۹۳) عَنْ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ نَهٰى عَنِ الْمُتْعَةِ وَ أَنْ يُجْمَعَ بَيْنَهُمَا فَلَمَّا رَأٰى عَلِيٌّ أَهَلَّ بِهِمَا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ قَالَ مَا كُنْتُ لِأَدَعَ سُنَّةَ النَّبِيِّ ﷺ لِقَوْلِ أَحَدٍ *

سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ (اپنی خلافت میں) تمتع اور قران (حج اور عمرہ اکٹھا) کرنے سے منع کرتے تھے چنانچہ جب سیدنا علی رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو حج و عمرہ دونوں کا احرام ایک ساتھ باندھا اور کہا لَبَّيْكَ بِعُمْرَةٍ وَ حَجَّةٍ (یعنی قران کیا) اور کہا کہ میں نبی ﷺ کی سنت کسی کے کہنے سے ترک نہیں کر سکتا۔

(۷۹۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانُوا يَرَوْنَ أَنَّ الْعُمْرَةَ فِي أَشْهُرِ الْحَجِّ مِنْ أَفْجَرِ الْفُجُورِ فِي الْأَرْضِ وَ يَجْعَلُونَ الْمُحَرَّمَ صَفَرًا وَ يَقُولُونَ إِذَا بَرَا الدَّبَرُ وَ عَفَا الْأَثَرُ وَانْسَلَخَ صَفَرٌ حَلَّتِ الْعُمْرَةُ لِمَنِ اعْتَمَرَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ وَ أَصْحَابُهُ صَبِيحَةَ رَابِعَةٍ مُهِلِّينَ بِالْحَجِّ فَأَمَرَهُمْ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً فَتَعَاظَمَ ذٰلِكَ عِنْدَهُمْ فَقَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ أَيُّ الْحِلِّ قَالَ حِلٌّ كُلُّهُ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ (دور جاہلیت میں) لوگ یہ سمجھتے تھے کہ حج کے دنوں میں عمرہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کرنا تمام دنیا کی برائیوں سے بڑھ کر ہے اور وہ لوگ ماہ محرم کو ماہ صفر قرار دے لیتے تھے اور کہتے تھے کہ جب اونٹ کی پیٹھ کا زخم (جو سفر حج میں اس پر کجاوا باندھنے سے اکثر آجاتا ہے) اچھا ہو جائے اور نشان بالکل مٹ جائے اور صفر گزر جائے تو اس وقت عمرہ حلال ہے اس شخص کے لیے جو عمرہ کرنا چاہے۔ پس جب نبی ﷺ اور صحابہ ذی الحجہ کی چوتھی تاریخ کی صبح کو حج کا احرام باندھے ہوئے مکہ تشریف لائے تو آپ ﷺ نے صحابہ کو حکم دیا کہ اس احرام کو (توڑ کر اس کی بجائے) عمرہ (کا احرام) کر لیں پس یہ بات ان لوگوں کو بری معلوم ہوئی اور وہ لوگ کہنے لگے کہ یا رسول اللہ! کونسی بات احرام سے باہر ہونے کی کریں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سب باتیں۔"

(۷۹۵) عَنْ حَفْصَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا قَالَتْ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ مَا شَأْنُ النَّاسِ حَلُّوا بِعُمْرَةٍ وَ لَمْ تَحِلَّ أَنْتَ مِنْ عُمْرَتِكَ قَالَ إِنِّي لَبَّدْتُ رَأْسِي وَ قَلَّدْتُ هَدْيِي فَلَا أَحِلُّ حَتّٰى أَنْحَرَ ۞

ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! لوگوں کا کیا حال ہے کہ وہ عمرہ کر کے احرام سے باہر ہو گئے اور آپ ﷺ عمرہ کر کے احرام سے باہر نہیں ہوئے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "میں نے اپنے سر کے بال جمائے اور اپنی قربانی کے گلے میں ہار ڈال دیا، لہٰذا میں جب تک قربانی نہ کر لوں احرام سے باہر نہیں آسکتا۔"

(۷۹۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ التَّمَتُّعِ وَ قَالَ نَهَانِي نَاسٌ عَنْهُ فَأَمَرَهُ بِهِ قَالَ الرَّجُلُ فَرَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنَّ رَجُلًا يَقُوْلُ لِي حَجٌّ مَبْرُوْرٌ وَ عُمْرَةٌ مُتَقَبَّلَةٌ فَأَخْبَرْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَ سُنَّةُ النَّبِيِّ ﷺ ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک آدمی نے ان سے تمتع کے بارے میں پوچھا اور کہا کہ لوگوں نے مجھے اس سے منع کیا پس سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اسے حکم دیا کہ تم اطمینان سے تمتع کرو۔ اس آدمی نے کہا کہ پس میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا کوئی شخص مجھ سے کہہ رہا ہے کہ "حج بھی عمدہ ہے اور عمرہ بھی مقبول ہے" پس میں نے یہ خواب سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بیان کیا تو انہوں نے کہا کہ یہ نبی ﷺ کی سنت ہے (شوق سے کرو)۔

(۷۹۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ حَجَّ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ وَ قَدْ أَهَلُّوا بِالْحَجِّ مُفْرَدًا فَقَالَ لَهُمْ أَحِلُّوا مِنْ إِحْرَامِكُمْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بِطَوَافِ الْبَيْتِ وَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ قَصِّرُوا ثُمَّ أَقِيمُوا حَلَالاً حَتَّى إِذَا كَانَ يَوْمُ التَّرْوِيَةِ فَأَهِلُّوا بِالْحَجِّ وَاجْعَلُوا الَّتِي قَدِمْتُمْ بِهَا مُتْعَةً فَقَالُوا كَيْفَ نَجْعَلُهَا مُتْعَةً وَ قَدْ سَمَّيْنَا الْحَجَّ فَقَالَ افْعَلُوا مَا أَمَرْتُكُمْ فَلَوْلاَ أَنِّي سُقْتُ الْهَدْيَ لَفَعَلْتُ مِثْلَ الَّذِي أَمَرْتُكُمْ وَ لَكِنْ لاَ يَحِلُّ مِنِّي حَرَامٌ حَتَّى يَبْلُغَ الْهَدْيُ مَحِلَّهُ فَفَعَلُوا *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کیا جب کہ آپ ﷺ اپنے ہمراہ قربانی لے گئے تھے اور سب صحابہ نے حج مفرد کا احرام باندھا تھا تو آپ ﷺ نے ان سے فرمایا: "تم لوگ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے احرام سے باہر آ جاؤ اور بال کتروا ڈالو پھر احرام سے باہر ہو کر ٹھہرے رہو یہاں تک کہ جب آٹھویں تاریخ ہو تو تم لوگ حج کا احرام باندھ لینا اور یہ احرام جس کے ساتھ تم آئے ہو اس کو تمتع کر دو۔" تو صحابہ نے عرض کی کہ ہم اس کو تمتع کر دیں حالانکہ ہم حج کا نام لے چکے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو کچھ میں تم کو حکم دیتا ہوں وہی کرو اگر میں قربانی نہ لایا ہوتا تو میں بھی ویسا ہی کرتا جس طرح تم کو حکم دیتا ہوں لیکن اب مجھ سے احرام علیحدہ نہیں ہو سکتا جب تک کہ قربانی اپنی اپنی قربان گاہ پر نہ پہنچ جائے۔"

بَابُ التَّمَتُّعِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ

نبی ﷺ کے عہد میں تمتع کا ہونا ثابت ہے

(۷۹۸) عَنْ عِمْرَانَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ تَمَتَّعْنَا عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَنَزَلَ الْقُرْآنُ قَالَ رَجُلٌ بِرَأْيِهِ مَا شَاءَ *

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے عہد میں (حج) تمتع کیا ہے اور قرآن میں یہی حکم اس کی بابت نازل ہوا مگر ایک شخص نے اپنی رائے سے جو چاہا کہہ دیا۔

بَابُ مِنْ أَيْنَ يَدْخُلُ مَكَّةَ

مکہ میں کس مقام سے داخل ہونا مسنون ہے؟

(۷۹۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَدْخُلُ مِنَ الثَّنِيَّةِ الْعُلْيَا وَ يَخْرُجُ مِنَ الثَّنِيَّةِ السُّفْلَى *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں کداء کی طرف سے یعنی اونچی گھاٹی کی طرف سے جو بطحاء میں ہے داخل ہوتے اور نچلی گھاٹی کی طرف سے مکہ سے (جاتے وقت) نکلتے تھے۔

بَابُ فَضْلِ مَكَّةَ وَ بُنْيَانِهَا

مکہ اور اس کی عمارتوں کی فضیلت

(۸۰۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ سَأَلْتُ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الْجَدْرِ أَ مِنَ الْبَيْتِ هُوَ قَالَ نَعَمْ قُلْتُ فَمَا لَهُمْ لَمْ يُدْخِلُوهُ فِي الْبَيْتِ قَالَ إِنَّ قَوْمَكِ قَصَّرَتْ بِهِمُ النَّفَقَةُ قُلْتُ فَمَا شَأْنُ بَابِهِ مُرْتَفِعًا قَالَ فَعَلَ ذٰلِكَ قَوْمُكِ لِيُدْخِلُوا مَنْ شَاءُوا وَ يَمْنَعُوا مَنْ شَاءُوا وَ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثٌ عَهْدُهُمْ بِالْجَاهِلِيَّةِ فَأَخَافُ أَنْ تُنْكِرَ قُلُوبُهُمْ أَنْ أُدْخِلَ الْجَدْرَ فِي الْبَيْتِ وَ أَنْ أُلْصِقَ بَابَهُ بِالْأَرْضِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے حطیم دیوار کی بابت پوچھا کہ کیا وہ بھی کعبہ میں سے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں۔" میں نے عرض کی کہ پھر ان لوگوں نے اس کو کعبہ میں کیوں نہ داخل کیا؟ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تمہاری قوم کے پاس خرچ کم ہو گیا تھا (اس سبب سے انہوں نے داخل نہیں کیا)۔" میں نے عرض کی کہ دروازہ کی کیا کیفیت ہے؟ اس قدر اونچا کیوں ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ تمہاری قوم نے اس لیے کیا کہ جس کو چاہیں کعبہ کے اندر داخل کریں اور جس کو چاہیں روک دیں اور اگر تمہاری قوم کا زمانہ جاہلیت سے قریب تر نہ ہوتا اور مجھے اس بات کا خوف نہ ہوتا کہ ان کے دلوں کو برا معلوم ہوگا تو میں ضرور حطیم کو کعبہ میں داخل کر دیتا اور اس کا دروازہ زمین سے ملا دیتا (یعنی چوکھٹ نیچی کر دیتا)۔"

(۸۰۱) وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهَا رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ لَهَا يَا عَائِشَةُ لَوْلَا أَنَّ قَوْمَكِ حَدِيثُ عَهْدٍ بِجَاهِلِيَّةٍ لَأَمَرْتُ بِالْبَيْتِ فَهُدِمَ فَأَدْخَلْتُ فِيهِ مَا أُخْرِجَ مِنْهُ وَأَلْزَقْتُهُ بِالْأَرْضِ وَ جَعَلْتُ لَهُ بَابَيْنِ بَابًا شَرْقِيًّا وَ بَابًا غَرْبِيًّا فَبَلَغْتُ بِهِ أَسَاسَ إِبْرَاهِيمَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا ہی سے ایک روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "اے عائشہ (رضی اللہ عنہا) اگر تمہاری قوم کا دور، جاہلیت سے قریب نہ ہوتا تو میں کعبہ کے منہدم کر دینے کا حکم دیتا اور جو

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حصہ اس میں سے خارج کر دیا گیا ہے اس کو دوبارہ اسی میں شامل کر دیتا اور اس کو زمین سے ملا دیتا اور اس میں دو دروازے بناتا، ایک شرقی دروازہ اور ایک غربی دروازہ اور میں اس کو ابراہیم علیہ السلام کی بنیادوں کے موافق کر دیتا۔

بَابُ تَوْرِيثِ دُورِ مَكَّةَ وَبَيْعِهَا وَشِرَائِهَا وَأَنَّ النَّاسَ فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ سَوَاءٌ

مکہ کے گھروں میں وراثت جاری ہونا اور ان کی خرید و فروخت درست ہے اور لوگ مسجد حرام میں برابر کا حق رکھتے ہیں

(۸۰۲) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قَالَ يَا رَسُولَ اللَّهِ أَيْنَ تَنْزِلُ فِي دَارِكَ بِمَكَّةَ فَقَالَ وَهَلْ تَرَكَ عَقِيلٌ مِنْ رِبَاعٍ أَوْ دُورٍ وَكَانَ عَقِيلٌ وَرِثَ أَبَا طَالِبٍ هُوَ وَطَالِبٌ وَلَمْ يَرِثْهُ جَعْفَرٌ وَلَا عَلِيٌّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ شَيْئًا لِأَنَّهُمَا كَانَا مُسْلِمَيْنِ وَكَانَ عَقِيلٌ وَطَالِبٌ كَافِرَيْنِ *

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے حجۃ الوداع میں جاتے وقت عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ، مکہ میں اپنے گھر کے کس مقام میں تشریف فرما ہوں گے؟ تو نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "عقیل نے کوئی جائداد یا مکانات (ہمارے لیے) چھوڑے ہی کب ہیں" اور عقیل اور طالب ابو طالب کے وارث ہوئے تھے، نہ سیدنا جعفر رضی اللہ عنہ ان کی کسی چیز کے وارث ہوئے تھے اور نہ سیدنا علی رضی اللہ عنہ۔ کیونکہ یہ دونوں مسلمان تھے اور عقیل اور طالب (اس وقت تک) کافر تھے۔

بَابُ نُزُولِ النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وسلم مَكَّةَ

نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا مکہ میں اترنا ثابت ہے

(۸۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وسلم مِنَ الْغَدِ يَوْمَ النَّحْرِ وَهُوَ بِمِنًى نَحْنُ نَازِلُونَ غَدًا بِخَيْفِ بَنِي كِنَانَةَ حَيْثُ تَقَاسَمُوا عَلَى الْكُفْرِ يَعْنِي ذَلِكَ الْمُحَصَّبَ وَذَلِكَ أَنَّ قُرَيْشًا وَكِنَانَةَ تَحَالَفَتْ عَلَى بَنِي هَاشِمٍ وَبَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ أَوْ بَنِي الْمُطَّلِبِ أَنْ لَا يُنَاكِحُوهُمْ وَلَا يُبَايِعُوهُمْ حَتَّى يُسْلِمُوا إِلَيْهِمُ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے قربانی سے اگلے دن یعنی گیارہ ذوالحجہ کو فرمایا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اور اس وقت آپ منیٰ میں تھے: "ہم کل ان شاء اللہ خیف بنی کنانہ میں اتریں گے جہاں مشرکوں نے کفر پر باہم معاہدہ کیا تھا یعنی محصب میں اتریں گے اور یہ واقعہ (کفر پر معاہدہ کا) اس طرح ہوا تھا کہ قریش نے اور کنانہ نے بنی ہاشم اور بنی عبدالمطلب (یا راوی نے کہا کہ) بنی مطلب کے خلاف یہ معاہدہ کیا تھا کہ ان کے ساتھ مناکحت (رشتہ ناطہ) نہ کریں گے اور نہ ان کے ہاتھ کوئی چیز فروخت کریں گے، یہاں تک کہ بنی ہاشم نبی ﷺ کو ان کے حوالے کر دیں۔"

بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کا منہدم ہونا

(٨٠٤) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا ایک حبشی (قیامت کے قریب) کعبہ کو منہدم کر دے گا۔"

بَاب قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ جَعَلَ اللّٰهُ الْكَعْبَةَ الْبَيْتَ الْحَرَامَ قِيَامًا لِلنَّاسِ وَالشَّهْرَ الْحَرَامَ .....﴾

اللہ تعالیٰ کا (سورۂ مائدہ میں یہ) فرمانا کہ "اللہ نے کعبے، حرمت والے گھر کو لوگوں کے لیے مرکز بنایا اور حرمت والے مہینے کو بھی....."

(٨٠٥) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانُوا يَصُومُونَ عَاشُورَاءَ قَبْلَ أَنْ يُفْرَضَ رَمَضَانُ وَ كَانَ يَوْمًا تُسْتَرُ فِيهِ الْكَعْبَةُ فَلَمَّا فَرَضَ اللّٰهُ رَمَضَانَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ شَاءَ أَنْ يَصُومَهُ فَلْيَصُمْهُ وَ مَنْ شَاءَ أَنْ يَتْرُكَهُ فَلْيَتْرُكْهُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ (ہم) رمضان کے روزے فرض ہونے سے پہلے عاشورے کا روزہ رکھا کرتے تھے اور وہ ایک ایسا دن تھا کہ اس میں کعبہ پر غلاف بھی ڈالا جاتا تھا پھر جب اللہ تعالیٰ نے رمضان کو فرض فرمایا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "(اب) جو شخص عاشورے کا روزہ رکھنا چاہے رکھ لے اور جو نہ رکھنا چاہے وہ نہ رکھے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۸۰۶) عَنْ أَبِي سَعِيدِ نِالْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيُحَجَّنَّ الْبَيْتُ وَ لَيُعْتَمَرَنَّ بَعْدَ خُرُوجِ يَأْجُوجَ وَ مَأْجُوجَ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "یاجوج ماجوج کے خروج کے بعد بھی کعبہ کا حج و عمرہ کیا جائے گا۔"

بَابُ هَدْمِ الْكَعْبَةِ

کعبہ کے گرانے کی ممانعت کا بیان

(۸۰۷) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ كَأَنِّي بِهِ أَسْوَدَ أَفْحَجَ يَقْلَعُهَا حَجَرًا حَجَرًا *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "گویا کہ میں اس پتلی ٹانگوں والے سیاہ فام (یعنی حبشی) شخص کو دیکھ رہا ہوں جو کعبے کا ایک ایک پتھر اکھیڑ ڈالے گا۔"

بَابُ مَا ذُكِرَ فِي الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ

حجر اسود کے بارے میں کیا بیان کیا گیا ہے؟

(۸۰۸) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ جَاءَ إِلَى الْحَجَرِ الْأَسْوَدِ فَقَبَّلَهُ فَقَالَ إِنِّي أَعْلَمُ أَنَّكَ حَجَرٌ لَا تَضُرُّ وَ لَا تَنْفَعُ وَ لَوْلَا أَنِّي رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُقَبِّلُكَ مَا قَبَّلْتُكَ *

امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ (طواف میں) حجر اسود کے پاس آئے پھر اس کو بوسہ دیا اور کہا کہ بے شک میں جانتا ہوں کہ تو ایک پتھر ہے نہ (کسی کو) نقصان پہنچا سکتا ہے اور نہ فائدہ دے سکتا ہے اور اگر میں نے نبی ﷺ کو تجھے بوسہ دیتے ہوئے نہ دیکھا ہوتا تو میں تجھے کبھی بوسہ نہ دیتا۔"

بَابُ مَنْ لَمْ يَدْخُلِ الْكَعْبَةَ

جو شخص حج کے دوران کعبہ کے اندر نہیں گیا

(۸۰۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَطَافَ بِالْبَيْتِ وَ صَلَّى خَلْفَ الْمَقَامِ رَكْعَتَيْنِ وَ مَعَهُ مَنْ يَسْتُرُهُ مِنَ النَّاسِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَ دَخَلَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْكَعْبَةَ قَالَ لَا *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کیا پھر کعبہ کا طواف کیا اور مقام ابراہیم کے پیچھے دو رکعت نماز پڑھی (اس وقت) آپ ﷺ کے ہمراہ ایک آدمی تھا جو آپ ﷺ کو لوگوں سے چھپائے ہوئے تھا پھر ایک شخص نے عبداللہ بن ابی اوفیٰ رضی اللہ عنہ سے پوچھا کہ کیا رسول اللہ ﷺ کعبہ کے اندر تشریف لے گئے تھے؟ تو انہوں نے کہا "نہیں۔"

بَابُ مَنْ كَبَّرَ فِي نَوَاحِي الْكَعْبَةِ

جس شخص نے کعبہ کے گرد تکبیر کہی

(۸۱۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لَمَّا قَدِمَ أَبَى أَنْ يَدْخُلَ الْبَيْتَ وَ فِيهِ الْآلِهَةُ فَأَمَرَ بِهَا فَأُخْرِجَتْ فَأَخْرَجُوا صُورَةَ إِبْرَاهِيمَ وَ إِسْمَاعِيلَ فِي أَيْدِيهِمَا الْأَزْلَامُ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَاتَلَهُمُ اللّٰهُ أَمَا وَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمُوا أَنَّهُمَا لَمْ يَسْتَقْسِمَا بِهَا قَطُّ فَدَخَلَ الْبَيْتَ فَكَبَّرَ فِي نَوَاحِيهِ وَ لَمْ يُصَلِّ فِيهِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ جب (حج کرنے) تشریف لائے تو آپ ﷺ نے کعبہ کے اندر داخل ہونے سے انکار کیا اور (وجہ یہ تھی کہ) اس میں بت رکھے ہوئے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے حکم دیا تو وہ بت وہاں سے نکال دیے گئے پھر لوگوں نے ابراہیم و اسمٰعیل علیہما السلام کی تصویریں (بت) اس کے اندر سے نکالیں، ان دونوں کے ہاتھ میں فال نکالنے کے تیر تھے تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ ان لوگوں کو ہلاک کرے حالانکہ اللہ کی قسم! انہیں معلوم ہے کہ ابراہیم اور اسمٰعیل علیہما السلام نے کبھی تیر سے فال کبھی نہیں نکالی۔" پھر آپ ﷺ نے کعبہ کے گرد تکبیر کہی اور اس میں نماز نہیں پڑھی۔

بَابُ كَيْفَ كَانَ بَدْءُ الرَّمَلِ

رمل کی ابتدا طواف میں کس طرح ہوئی؟

(۸۱۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَ أَصْحَابُهُ فَقَالَ الْمُشْرِكُونَ إِنَّهُ يَقْدَمُ عَلَيْكُمْ وَ قَدْ وَ هَنَهُمْ حُمَّى يَثْرِبَ فَأَمَرَهُمُ النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ الثَّلَاثَةَ وَ أَنْ يَمْشُوا مَا بَيْنَ الرُّكْنَيْنِ وَ لَمْ يَمْنَعْهُ أَنْ يَأْمُرَهُمْ أَنْ يَرْمُلُوا الْأَشْوَاطَ كُلَّهَا إِلَّا الْإِبْقَاءُ عَلَيْهِمْ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور صحابہ جب (حج کرنے مکہ) تشریف لائے تو مشرکوں نے (آپ ﷺ کے آنے سے پہلے باہم) یہ چہ چا کیا کہ اب ہمارے پاس ایک ایسا گروہ آنے والا ہے جس کو یثرب کے بخار نے کمزور کر دیا ہے پس (اس بات کی اطلاع پا کر) نبی ﷺ نے انہیں حکم دیا کہ تین چکروں میں رمل کریں اور دونوں یمانی رکنوں کے درمیان معمولی چال سے چلیں اور آپ ﷺ کو اس حکم کے دینے سے کہ لوگ تمام چکروں میں رمل نہ کریں یہ منظور تھا کہ لوگوں پر سہولت ہو، اس کے علاوہ اور کوئی وجہ نہ تھی۔

بَابُ اسْتِلاَمِ الْحَجَرِ الأَسْوَدِ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ وَ يَرْمُلُ ثَلاثًا

مکہ آکر پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دینا اور تین چکروں میں رمل کرنا مسنون ہے

(٨١٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ حِينَ يَقْدَمُ مَكَّةَ إِذَا اسْتَلَمَ الرُّكْنَ الأَسْوَدَ أَوَّلَ مَا يَطُوفُ يَخُبُّ ثَلاَثَةَ أَطْوَافٍ مِنَ السَّبْعِ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ مکہ تشریف لاتے تو پہلے طواف میں حجر اسود کو بوسہ دیتے اور سات چکروں میں سے تین میں رمل کرتے۔

بَابُ الرَّمَلِ فِي الْحَجِّ وَالْعُمْرَةِ

حج و عمرہ دونوں میں رمل کرنا

(٨١٣) عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ فَمَا لَنَا وَ لِلرَّمَلِ إِنَّمَا كُنَّا رَاءَيْنَا بِهِ الْمُشْرِكِينَ وَ قَدْ أَهْلَكَهُمُ اللَّهُ ثُمَّ قَالَ شَيْءٌ صَنَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ فَلاَ نُحِبُّ أَنْ نَتْرُكَهُ *

امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں رمل سے کیا مطلب تھا، بات صرف یہ تھی کہ ہم نے مشرکوں کو اپنا زور دکھایا تھا اور (اب) اللہ تعالیٰ نے انہیں ہلاک کر دیا۔ پھر کہا کہ جس کام کو رسول اللہ ﷺ نے کیا ہے ہم نہیں چاہتے کہ اس کو ترک کر دیں۔

(٨١٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ مَا تَرَكْتُ اسْتِلاَمَ هَذَيْنِ الرُّكْنَيْنِ فِي شِدَّةٍ وَ لاَ رَخَاءٍ مُنْذُ رَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَسْتَلِمُهُمَا *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے ان دونوں یمانی رکنوں کا چھونا خواہ سخت حالات ہوں یا نرم (غرض کسی حال) میں ترک نہیں کیا جب سے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو ان کو چھوتے ہوئے دیکھا۔

بَابُ اسْتِلَامِ الرُّكْنِ بِالْمِحْجَنِ

حجر اسود کو لاٹھی سے بوسہ دینا

(٨١٥) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ طَافَ النَّبِيُّ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ عَلَى بَعِيرٍ يَسْتَلِمُ الرُّكْنَ بِمِحْجَنٍ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے حجۃ الوداع میں اپنے اونٹ پر سوار ہو کر طواف کیا اور لاٹھی سے آپ ﷺ نے حجر اسود کو بوسہ دیا۔ (یعنی حجر اسود کو لاٹھی لگا کر اسے چوم لیا)۔

بَابُ تَقْبِيلِ الْحَجَرِ

حجر اسود کو بوسہ دینا مسنون ہے

(٨١٦) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ عَنِ اسْتِلَامِ الْحَجَرِ فَقَالَ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَ يُقَبِّلُهُ قَالَ قُلْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ زُحِمْتُ أَرَأَيْتَ إِنْ غُلِبْتُ قَالَ اجْعَلْ أَرَأَيْتَ بِالْيَمَنِ رَأَيْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَسْتَلِمُهُ وَ يُقَبِّلُهُ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے ایک شخص نے حجر اسود کو بوسہ دینے کی بابت پوچھا تو انہوں نے فرمایا میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو چھوتے اور بوسہ دیتے ہوئے دیکھا ہے۔ اس شخص نے کہا "اچھا بتایئے اگر اژدحام زیادہ ہو جائے، (یا) اگر لوگ مجھ پر غالب آجائیں تو میں کس طرح حجر اسود کو بوسہ دوں؟" تو انہوں نے کہا کہ یہ اگر مگر کو یمن میں رکھو، میں نے رسول اللہ ﷺ کو اس کو بوسہ دیتے ہوئے اور اس کو چومتے ہوئے دیکھا ہے۔

بَابُ مَنْ طَافَ بِالْبَيْتِ إِذَا قَدِمَ مَكَّةَ قَبْلَ أَنْ يَرْجِعَ إِلَى بَيْتِهِ

جس شخص نے مکہ میں آتے ہی کعبہ کا طواف کیا قبل اس کے کہ اپنے مکان میں جائے

(٨١٧) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ أَوَّلَ شَيْءٍ بَدَأَ بِهِ حِينَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَنَّهُ تَوَضَّأَ ثُمَّ طَافَ ثُمَّ لَمْ تَكُنْ عُمْرَةً ثُمَّ حَجَّ أَبُو بَكْرٍ وَعُمَرُ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا مِثْلَهُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ سب سے پہلا کام جو رسول اللہ ﷺ نے مکہ میں آتے ہی کیا یہ تھا کہ آپ ﷺ نے وضو کیا، پھر طواف کیا پھر صرف طواف کرنے سے کوئی عمرہ نہیں ہوا تھا۔ پھر امیر المومنین ابو بکر صدیق اور سیدنا عمر فاروق رضی اللہ عنہما نے بھی اسی طرح حج کیا۔

(۸۱۸) عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا حَدِيثُ طَوَافِ النَّبِيِّ ﷺ تَقَدَّمَ قَرِيبًا وَ زَادَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ : أَنَّهُ كَانَ يَسْجُدُ سَجْدَتَيْنِ بَعْدَ الطَّوَافِ ثُمَّ يَطُوفُ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے مروی طواف کے بارے میں حدیث ابھی گزری ہے (دیکھیے حدیث: ۸۱۲) یہاں اس روایت میں اتنا زیادہ کہا کہ طواف کے بعد دو رکعتیں پڑھتے تھے پھر صفا اور مروہ کے درمیان طواف کرتے تھے۔

بَابُ الْكَلَامِ فِي الطَّوَافِ

حالت طواف میں کلام کرنا درست ہے

(۸۱۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ مَرَّ وَ هُوَ يَطُوفُ بِالْكَعْبَةِ بِإِنْسَانٍ رَبَطَ يَدَهُ إِلَى إِنْسَانٍ بِسَيْرٍ أَوْ بِخَيْطٍ أَوْ بِشَيْءٍ غَيْرِ ذَلِكَ فَقَطَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ بِيَدِهِ ثُمَّ قَالَ قُدْهُ بِيَدِهِ*

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کعبہ کا طواف کرتے ہوئے نبی ﷺ کا گزر ایک شخص پر ہوا جس نے اپنا ہاتھ تسمہ سے یا رسی سے یا کسی اور چیز سے باندھ دیا تھا اور ایک دوسرا شخص اس کو اس کے ذریعہ کھینچ رہا تھا تو نبی ﷺ نے اس رسی کو اپنے ہاتھ سے توڑ دیا پھر فرمایا: "اسے اس کے ہاتھ سے پکڑ کر لے چل۔"

بَابُ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ وَ لَا يَحُجُّ مُشْرِكٌ

کوئی شخص برہنہ ہو کر کعبہ کا طواف نہ کرے اور نہ ہی کوئی مشرک حج کرے

(۸۲۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ الصِّدِّيقَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَعَثَهُ فِي الْحَجَّةِ الَّتِي أَمَّرَهُ عَلَيْهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلَ حَجَّةِ الْوَدَاعِ يَوْمَ النَّحْرِ فِي رَهْطٍ يُؤَذِّنُ فِي النَّاسِ أَلَا لَا يَحُجُّ بَعْدَ الْعَامِ مُشْرِكٌ وَ لَا يَطُوفُ بِالْبَيْتِ عُرْيَانٌ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے اس حج میں جس میں انہیں رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع سے پہلے امیر بنایا تھا مجھ کو قربانی کے دن چند آدمیوں کے ہمراہ لوگوں میں اس امر کا اعلان کرنے کے لیے بھیجا کہ "اس سال کے بعد کوئی مشرک حج نہ کرے نیز کوئی برہنہ شخص بھی کعبہ کا طواف نہ کرے۔"

بَابُ مَنْ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ وَ لَمْ يَطُفْ حَتّٰى يَخْرُجَ إِلٰى عَرَفَةَ وَ يَرْجِعَ بَعْدَ الطَّوَافِ الْأَوَّلِ

جو شخص پہلا طواف یعنی طواف قدوم کر کے پھر کعبہ کے قریب نہ گیا اور اس نے دوبارہ طواف نہ کیا یہاں تک کہ عرفات تک ہو آیا۔

(۸۲۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ فَطَافَ وَ سَعٰى بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَ لَمْ يَقْرَبِ الْكَعْبَةَ بَعْدَ طَوَافِهِ بِهَا حَتّٰى رَجَعَ مِنْ عَرَفَةَ *

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ مکہ میں تشریف لائے اور آپ ﷺ نے طواف کیا اور صفا و مروہ کے درمیان سعی کی اور اس طواف کے بعد آپ ﷺ کعبہ کے قریب نہیں گئے یہاں تک کہ آپ ﷺ عرفات سے لوٹے (پھر کعبہ کے قریب گئے)۔

بَابُ سِقَايَةِ الْحَاجِّ

حاجیوں کو پانی پلانا

(۸۲۲) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ اسْتَأْذَنَ الْعَبَّاسُ بْنُ عَبْدِالْمُطَّلِبِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَنْ يَبِيتَ بِمَكَّةَ لَيَالِيَ مِنًى مِنْ أَجْلِ سِقَايَتِهِ فَأَذِنَ لَهُ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ سیدنا عباس بن عبدالمطلب رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ ﷺ سے منیٰ کی راتوں میں حاجیوں کو پانی پلانے کے لیے مکہ میں رہنے کی درخواست کی تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی۔

(۸۲۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ جَاءَ إِلَى السِّقَايَةِ فَاسْتَسْقَى فَقَالَ الْعَبَّاسُ يَا فَضْلُ اذْهَبْ إِلَى أُمِّكَ فَأْتِ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ بِشَرَابٍ مِنْ عِنْدِهَا فَقَالَ اسْقِنِي قَالَ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ إِنَّهُمْ يَجْعَلُوْنَ أَيْدِيَهُمْ فِيهِ قَالَ اسْقِنِي فَشَرِبَ مِنْهُ ثُمَّ أَتَى زَمْزَمَ وَ هُمْ يَسْقُوْنَ وَ يَعْمَلُوْنَ فِيهَا فَقَالَ اعْمَلُوا فَإِنَّكُمْ عَلَى عَمَلٍ صَالِحٍ ثُمَّ قَالَ لَوْلَا أَنْ تُغْلَبُوا لَنَزَلْتُ حَتَّى أَضَعَ الْحَبْلَ عَلَى هٰذِهِ يَعْنِي عَاتِقَهُ وَ أَشَارَ إِلَى عَاتِقِهِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ سقایہ کے پاس تشریف لائے اور آب زم زم طلب فرمایا تو سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے (اپنے بیٹے سے) کہا کہ اے فضل! اپنی ماں کے پاس جاؤ اور رسول اللہ ﷺ کے لیے پانی لے آؤ۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "مجھے یہی پانی پلا دو۔" سیدنا عباس رضی اللہ عنہ نے عرض کی یا رسول اللہ! لوگ اس میں اپنے ہاتھ ڈالتے ہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم مجھے اسی میں سے پلا دو۔" چنانچہ آپ ﷺ نے اسی میں سے پانی پیا پھر آب زمزم کے پاس تشریف لائے اور وہاں لوگ کنویں سے پانی کھینچ کھینچ کر پلا رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر یہ بات نہ ہوتی کہ تم مغلوب ہو جاؤ گے (یعنی پانی پلانے کا کام تمہارے ہاتھ سے نکل جائے گا) تو بے شک میں اتر تا اور رسی اس پر اپنے کاندھے کی طرف اشارے کر کے کہا یعنی اپنے کاندھے پر رکھ لیتا (اور پانی بھر تا مگر یہی خیال ہے کہ مجھے دیکھ کر جذبۂ اطاعت میں دوسرے لوگ بھی ایسا کریں گے اور پھر تم مغلوب ہو جاؤ گے)۔"

(۸۲۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَقَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ مِنْ زَمْزَمَ فَشَرِبَ وَ هُوَ قَائِمٌ وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ أَنَّهُ مَا كَانَ يَوْمَئِذٍ إِلَّا عَلَى بَعِيرٍ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو زمزم کا پانی پلایا تو آپ ﷺ نے کھڑے ہو کر نوش فرمایا۔ ایک اور روایت میں سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اس دن اونٹ پر سوار تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ وُجُوبِ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفاومروہ (کے درمیان سعی) کا واجب ہونا

(۸۲۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سَأَلَهَا ابْنُ أُخْتِهَا عُرْوَةُ ابْنُ الزُّبَيْرِ عَنْ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ فَمَنْ حَجَّ الْبَيْتَ أَوِ اعْتَمَرَ فَلَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ يَطَّوَّفَ بِهِمَا ﴾ قَالَ: فَوَاللّٰهِ مَا عَلَى أَحَدٍ جُنَاحٌ أَنْ لَا يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ قَالَتْ بِئْسَ مَا قُلْتَ يَا ابْنَ أُخْتِي إِنَّ هٰذِهِ لَوْ كَانَتْ كَمَا أَوَّلْتَهَا عَلَيْهِ كَانَتْ لَا جُنَاحَ عَلَيْهِ أَنْ لَا يَتَطَوَّفَ بِهِمَا وَلٰكِنَّهَا أُنْزِلَتْ فِي الْأَنْصَارِ كَانُوا قَبْلَ أَنْ يُسْلِمُوا يُهِلُّونَ لِمَنَاةَ الطَّاغِيَةِ الَّتِي كَانُوا يَعْبُدُونَهَا عِنْدَ الْمُشَلَّلِ فَكَانَ مَنْ أَهَلَّ يَتَحَرَّجُ أَنْ يَطُوفَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَلَمَّا أَسْلَمُوا سَأَلُوا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنْ ذٰلِكَ قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّا كُنَّا نَتَحَرَّجُ أَنْ نَطُوفَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ فَأَنْزَلَ اللّٰهُ تَعَالَى ﴿ إِنَّ الصَّفَا وَالْمَرْوَةَ مِنْ شَعَائِرِ اللّٰهِ ﴾ الْآيَةَ قَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا وَ قَدْ سَنَّ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا فَلَيْسَ لِأَحَدٍ أَنْ يَتْرُكَ الطَّوَافَ بَيْنَهُمَا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے ان کے بھانجے عروہ بن زبیر رحمہ اللہ نے اللہ تعالیٰ کے قول: ''بے شک صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں پھر جو شخص کعبہ کا حج کرے یا عمرہ کرے تو اس پر کچھ گناہ نہیں کہ وہ صفا اور مروہ کے درمیان سعی کرے۔'' (سورۂ بقرہ:۱۵۸) کے بارے میں دریافت کیا اور کہا کہ واللہ! اس سے تو (معلوم ہوتا ہے کہ) کسی پر کچھ گناہ نہیں، اگر وہ صفا و مروہ کی سعی نہ کرے؟ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اے بھانجے! تم نے بہت برا مطلب بیان کیا اگر یہی مطلب ہوتا جو تم نے بیان کیا تو آیت یوں ہوتی: بے شک کسی پر کچھ گناہ نہ تھا کہ ان کے درمیان سعی نہ کرتا''۔ بلکہ یہ آیت انصار کے بارے میں نازل ہوئی ہے، وہ لوگ مسلمان ہونے سے پہلے مشلل کے پاس رکھے ہوئے ''مناۃ'' (بت) کے لیے احرام باندھا کرتے تھے اور لوگ اس کی عبادت کیا کرتے تھے اور انصار کے جو لوگ حج یا عمرہ کا احرام باندھتے وہ صفا مروہ کے درمیان سعی کرنے کو گناہ سمجھتے تھے لہٰذا جب وہ مسلمان ہوگئے تو انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں دریافت کیا اور کہا کہ یا رسول اللہ! ہم صفا و مروہ کی سعی میں حرج سمجھتے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تھے پس اللہ تعالیٰ نے یہ آیت نازل فرمائی: "بیشک صفا اور مروہ دونوں اللہ کی نشانیوں میں سے ہیں..... آخر آیت تک۔" ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے کہا کہ بے شک رسول اللہ ﷺ نے ان دونوں کے درمیان سعی کو جاری فرمایا پس کسی شخص کو یہ اختیار نہیں ہے کہ ان دونوں کے درمیان سعی کو ترک کر دے۔

بَابُ مَا جَاءَ فِي السَّعْيِ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

صفا و مروہ کے درمیان سعی کرنے کے بارے میں کیا وارد ہوا ہے؟

(۸۲۶) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا طَافَ الطَّوَافَ الْأَوَّلَ خَبَّ ثَلَاثًا وَ مَشٰى أَرْبَعًا وَ كَانَ يَسْعٰى بَطْنَ الْمَسِيْلِ إِذَا طَافَ بَيْنَ الصَّفَا وَالْمَرْوَةِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب پہلا طواف کرتے تھے تو تین مرتبہ رمل (یعنی دوڑ کر چلا) کرتے تھے اور چار مرتبہ مشی (یعنی معمولی چال سے چلا) کرتے تھے اور صفا و مروہ کے درمیان طواف کرتے وقت نالے کے نشیب میں سعی کرتے تھے۔

بَابُ تَقْضِي الْحَائِضُ الْمَنَاسِكَ كُلَّهَا إِلَّا الطَّوَافَ بِالْبَيْتِ ۔

حائضہ عورت کو چاہیے کہ وہ تمام افعال حج ادا کرے سوائے طواف کعبہ کے

(۸۲۷) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أَهَلَّ النَّبِيُّ ﷺ هُوَ وَ أَصْحَابُهُ بِالْحَجِّ وَ لَيْسَ مَعَ أَحَدٍ مِنْهُمْ هَدْيٌ غَيْرَ النَّبِيِّ ﷺ وَ طَلْحَةَ وَ قَدِمَ عَلِيٌّ مِنَ الْيَمَنِ وَ مَعَهُ هَدْيٌ فَقَالَ أَهْلَلْتُ بِمَا أَهَلَّ بِهِ النَّبِيُّ ﷺ فَأَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ أَصْحَابَهُ أَنْ يَجْعَلُوهَا عُمْرَةً وَ يَطُوفُوا ثُمَّ يُقَصِّرُوا وَ يَحِلُّوا إِلَّا مَنْ كَانَ مَعَهُ الْهَدْيُ فَقَالُوا نَنْطَلِقُ إِلٰى مِنًى وَ ذَكَرُ أَحَدِنَا يَقْطُرُ مَنِيًّا فَبَلَغَ النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ لَوِ اسْتَقْبَلْتُ مِنْ أَمْرِي مَا اسْتَدْبَرْتُ مَا أَهْدَيْتُ وَ لَوْلَا أَنَّ مَعِي الْهَدْيَ لَأَحْلَلْتُ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے اصحاب نے حج کا احرام باندھا اور ان میں سے کسی کے پاس قربانی نہ تھی سوائے نبی ﷺ اور سیدنا طلحہ رضی اللہ عنہ کے اور سیدنا علی رضی اللہ عنہ یمن سے

آئے اور ان کے ہمراہ قربانی تھی پس انہوں نے کہا کہ میں نے بھی اسی چیز کا احرام باندھا ہے جس کا نبی ﷺ نے احرام باندھا ہے۔ پھر نبی ﷺ نے اپنے اصحاب کو یہ حکم دیا: "اس احرام کو عمرہ کا احرام کر دیں اور طواف کر کے بال کتروا دیں اور احرام سے باہر ہو جائیں سوائے اس شخص کے کہ جس کے ہمراہ قربانی ہو۔" پھر صحابہ رضی اللہ عنہم نے کہا کہ ہم منیٰ کیونکر جائیں؟ حالانکہ ہمارے عضو مخصوص سے منی ٹپک رہی ہو گی۔ یہ خبر نبی ﷺ کو پہنچی تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کاش! اگر میں پہلے سے اس بات کو جان لیتا جس کو میں نے اب جانا ہے تو میں اپنے ہمراہ قربانی نہ لاتا اور اگر میرے ساتھ قربانی نہ ہوتی تو میں احرام سے باہر ہو جاتا۔"

بَابُ أَيْنَ يُصَلِّي الظُّهْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ

آٹھویں ذوالحجہ کے دن ظہر کی نماز کہاں پڑھے؟

(۸۲۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ فَقَالَ لَهُ أَخْبِرْنِي بِشَيْءٍ عَقَلْتَهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَيْنَ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ يَوْمَ التَّرْوِيَةِ قَالَ بِمِنًى قُلْتُ فَأَيْنَ صَلَّى الْعَصْرَ يَوْمَ النَّفْرِ قَالَ بِالأَبْطَحِ ثُمَّ قَالَ افْعَلْ كَمَا يَفْعَلُ أُمَرَاؤُكَ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے ایک شخص (عبدالعزیز بن رفیع) نے پوچھا کہ مجھے کوئی ایسی بات بتایئے جو آپ کو نبی ﷺ سے یاد ہو کہ آپ ﷺ نے ظہر اور عصر کی نماز آٹھویں ذوالحجہ کے دن کہاں پڑھی؟ تو انہوں نے کہا "منیٰ میں" اس شخص نے دوبارہ پوچھا کہ کوچ کے دن (بارہویں تاریخ کو) عصر کی نماز کہاں پڑھی؟ تو انہوں نے کہا "ابطح میں۔" پھر سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ تم ویسا ہی کرو جس طرح تمہارے سردار لوگ کریں۔

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ عَرَفَةَ

عرفہ (نویں ذوالحجہ) کے دن کا روزہ رکھنا ضروری ہے یا نہیں؟

(۸۲۹) عَنْ أُمِّ الْفَضْلِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ : شَكَّ النَّاسُ يَوْمَ عَرَفَةَ فِي صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ فَبَعَثْتُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِشَرَابٍ فَشَرِبَهُ *

ام فضل رضی اللہ عنہا (نبی کی چچی) کہتی ہیں کہ عرفہ کے دن لوگوں کو نبی ﷺ کے روزہ میں شک تھا تو میں نے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نبی ﷺ کی خدمت میں کوئی چیز پینے کی بھیجی تو اس کو آپ ﷺ نے نوش فرما لیا (تو معلوم ہو گیا کہ آپ ﷺ روزہ سے نہیں)۔

بَابُ التَّهْجِيرِ بِالرَّوَاحِ يَوْمَ عَرَفَةَ

عرفہ کے دن (مقام نمرہ سے موقف کی طرف) دوپہر کے وقت جانا

(۸۳۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ : جَاءَ يَوْمَ عَرَفَةَ حِينَ زَالَتِ الشَّمْسُ فَصَاحَ عِنْدَ سُرَادِقِ الْحَجَّاجِ فَخَرَجَ وَ عَلَيْهِ مِلْحَفَةٌ مُعَصْفَرَةٌ فَقَالَ مَا لَكَ يَا أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ فَقَالَ الرَّوَاحَ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ قَالَ هٰذِهِ السَّاعَةَ قَالَ نَعَمْ قَالَ فَانْظِرْنِي حَتّٰى أُفِيضَ عَلٰى رَأْسِي ثُمَّ أَخْرُجَ فَنَزَلَ حَتّٰى خَرَجَ الْحَجَّاجُ فَسَارَ بَيْنِي وَ بَيْنَ أَبِي فَقُلْتُ إِنْ كُنْتَ تُرِيدُ السُّنَّةَ فَاقْصُرِ الْخُطْبَةَ وَ عَجِّلِ الْوُقُوفَ فَجَعَلَ يَنْظُرُ إِلٰى عَبْدِاللّٰهِ فَلَمَّا رَأٰى ذٰلِكَ عَبْدُاللّٰهِ قَالَ صَدَقَ وكان عَبْدُالْمَلِكِ قد كَتَبَ إِلَى الْحَجَّاجِ أَنْ لَا يُخَالِفَ ابْنَ عُمَرَ فِي الْحَجِّ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ نے عرفہ کے دن زوال آفتاب کے بعد حجاج کے خیمے کے قریب آکر بلند آواز دی تو حجاج باہر نکل آیا اور اس کے جسم پر کسم سے رنگی ہوئی ایک چادر تھی۔ حجاج نے (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) سے عرض کی کہ اے ابو عبدالرحمٰن! کیا بات ہے؟ تو انہوں نے کہا کہ اگر تو سنت (کی پیروی) چاہتا ہے تو (تجھے وقوف کے لیے) چلنا چاہیے۔ حجاج نے عرض کی کیا اسی وقت؟ انہوں نے کہا ہاں۔ حجاج نے کہا کہ مجھے اتنی مہلت دیجیے کہ میں اپنے سر پر پانی ڈال لوں پھر چلوں۔ پس سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سواری سے اتر پڑے (اور انتظار کرتے رہے) یہاں تک کہ حجاج نکلا پس وہ میرے (سالم بن عبداللہ) اور میرے والد محترم (عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ) کے درمیان چلیں لگا۔ (سالم بن عبداللہ کہتے ہیں) میں نے حجاج سے کہا کہ اگر تو سنت کی پیروی چاہتا ہے تو خطبہ مختصر پڑھنا اور وقوف میں عجلت کرنا تو وہ حجاج عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھنے لگا جب عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے یہ دیکھا تو کہا کہ وہ (سالم) صحیح کہتے ہیں اور عبدالملک (شام کے بادشاہ) نے حجاج کو (جو گورنر تھا اور مکہ بھی اسی کے زیر اقتدار تھا) یہ لکھ بھیجا تھا کہ حج میں عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کی مخالفت نہ کرنا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ التَّعْجِيلِ إِلَى الْمَوْقِفِ

عرفات میں ٹھہرنے کے لیے جلدی جانا

اس عنوان کے تحت گزشتہ حدیث مذکور (۷۳۰) کے پیش نظر کوئی اور حدیث نقل نہیں کی گئی۔

بَابُ الْوُقُوفِ بِعَرَفَةَ

عرفات میں ٹھہرنا چاہیے نہ کہ مزدلفہ میں

(۸۳۱) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَضْلَلْتُ بَعِيرًا لِي فَذَهَبْتُ أَطْلُبُهُ يَوْمَ عَرَفَةَ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ وَاقِفًا بِعَرَفَةَ فَقُلْتُ هَذَا وَاللَّهِ مِنَ الْحُمْسِ فَمَا شَأْنُهُ هَا هُنَا *

سیدنا جبیر بن مطعم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (اسلام لانے سے پہلے) عرفہ کے دن میرا ایک اونٹ کھو گیا، میں اس کو ڈھونڈھنے کے لیے نکلا تو میں نے نبی ﷺ کو عرفات میں وقوف کرتے ہوئے دیکھا تو میں نے اپنے دل میں کہا کہ اللہ کی قسم یہ تو قوم حمس (سخت قوم یعنی قریش) میں سے ہیں پھر یہاں ان کا کیا کام ہے؟

بَابُ السَّيْرِ إِذَا دَفَعَ مِنْ عَرَفَةَ

عرفات سے روانہ ہونے کا بیان

(۸۳۲) عَنْ أُسَامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سُئِلَ عَنْ سَيْرِ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ حِينَ دَفَعَ قَالَ كَانَ يَسِيرُ الْعَنَقَ فَإِذَا وَجَدَ فَجْوَةً نَصَّ قَالَ الرَّاوِي وَالنَّصُّ فَوْقَ الْعَنَقِ *

سیدنا اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ جب رسول اللہ ﷺ حجۃ الوداع میں عرفات سے روانہ ہوئے تو کس طرح چل رہے تھے؟ تو سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہجوم میں بھی تیز تیز چل رہے تھے اور جب میدان صاف ہوتا تو اور بھی تیز چلتے۔ راوی (ہشام بن عروہ) کہتے ہیں کہ نص (زیادہ تیز چلنا ہوتا ہے) عنق (تیز چلنے) سے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ أَمْرِ النَّبِيِّ ﷺ بِالسَّكِينَةِ عِنْدَ الإِفَاضَةِ وَ إِشَارَتِهِ إِلَيْهِمْ بِالسَّوْطِ

عرفات سے واپسی پر نبی ﷺ کا سکون واطمینان سے چلنے کا حکم دینا اور آپ ﷺ کا کوڑے سے اشارہ فرمانا

(۸۳۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ دَفَعَ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ عَرَفَةَ فَسَمِعَ النَّبِيُّ ﷺ وَرَاءَهُ زَجْرًا شَدِيدًا وَ ضَرْبًا وَ صَوْتًا لِلإِبِلِ فَأَشَارَ بِسَوْطِهِ إِلَيْهِمْ وَ قَالَ أَيُّهَا النَّاسُ عَلَيْكُمْ بِالسَّكِينَةِ فَإِنَّ الْبِرَّ لَيْسَ بِالإِيضَاعِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ عرفہ کے دن رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ (عرفات سے واپسی پر) چلے (وہ کہتے ہیں کہ) نبی ﷺ نے اپنے پیچھے بہت زیادہ شور اور اونٹوں کو مارنے کی آواز سنی تو آپ ﷺ نے اپنے کوڑے سے ان کی طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "اے لوگو! سکون کو قائم رکھو، کیونکہ اونٹوں کا دوڑانا کوئی نیکی نہیں ہے۔"

بَابُ مَنْ قَدَّمَ ضَعَفَةَ أَهْلِهِ بِلَيْلٍ فَيَقِفُونَ بِالْمُزْدَلِفَةِ وَ يَدْعُونَ وَ يُقَدِّمُ إِذَا غَابَ الْقَمَرُ ۔

جس شخص نے عورتوں اور بچوں کو رات کے وقت روانہ کر دیا تاکہ وہ مزدلفہ میں ٹھہریں اور دعا کریں اور چاند ڈوبتے ہی چل دیں۔

(۸۳۴) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهَا نَزَلَتْ لَيْلَةَ جَمْعٍ عِنْدَ الْمُزْدَلِفَةِ فَقَامَتْ تُصَلِّي فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ لاَ فَصَلَّتْ سَاعَةً ثُمَّ قَالَتْ يَا بُنَيَّ هَلْ غَابَ الْقَمَرُ قُلْتُ نَعَمْ قَالَتْ فَارْتَحِلُوا فَارْتَحَلْنَا وَ مَضَيْنَا حَتَّى رَمَتِ الْجَمْرَةَ ثُمَّ رَجَعَتْ فَصَلَّتِ الصُّبْحَ فِي مَنْزِلِهَا فَقُلْتُ لَهَا يَا هَنْتَاهْ مَا أُرَانَا إِلاَّ قَدْ غَلَّسْنَا قَالَتْ يَا بُنَيَّ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ أَذِنَ لِلظُّعُنِ *

اسماء بنت ابی بکر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ شب مزدلفہ میں مزدلفہ کے پاس اتریں اور نماز پڑھنے کھڑی ہو گئیں پھر تھوڑی دیر نماز پڑھ کر پوچھا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ (عبداللہ بیٹے نے)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کہا نہیں پس وہ تھوڑی دیر تک نماز پڑھتی رہیں۔ اس کے بعد پوچھا کہ اے بیٹے! کیا چاند غروب ہو گیا؟ (عبداللہ نے) کہا کہ ہاں، تو کہنے لگیں کہ چلو اب چلیں۔ چنانچہ ہم کوچ کر کے چل دیے یہاں تک کہ اسماء رضی اللہ عنہا نے منیٰ پہنچ کر کنکریاں ماریں پھر صبح کی نماز اپنے مقام پر آ کر پڑھی۔ میں (عبداللہ) نے ان سے کہا کہ جناب! ہمیں ایسا خیال ہے کہ ہم نے عجلت کی۔ اسماء رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اے بیٹے! رسول اللہ ﷺ نے عورتوں کے لیے (اس بات کی) اجازت پہلے ہی سے دے رکھی ہے۔"

(۸۳۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ نَزَلْنَا الْمُزْدَلِفَةَ فَاسْتَأْذَنَتِ النَّبِيَّ ﷺ سَوْدَةُ أَنْ تَدْفَعَ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَ كَانَتِ امْرَأَةً بَطِيئَةً فَأَذِنَ لَهَا فَدَفَعَتْ قَبْلَ حَطْمَةِ النَّاسِ وَ أَقَمْنَا حَتّٰى أَصْبَحْنَا نَحْنُ ثُمَّ دَفَعْنَا بِدَفْعِهِ فَلَأَنْ أَكُونَ اسْتَأْذَنْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَمَا اسْتَأْذَنَتْ سَوْدَةُ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ مَفْرُوحٍ بِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم مزدلفہ میں اترے تو ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا نے نبی ﷺ سے اجازت مانگی کہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں اور وہ ایک بھاری بھر کم بدن کی خاتون تھیں تو آپ ﷺ نے انہیں اجازت دے دی اور وہ لوگوں کے ہجوم سے پہلے چل دیں اور ہم لوگ ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ صبح ہو گئی۔ پھر ہم رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ روانہ ہوئے (مگر مجھے اس قدر تکلیف ہوئی کہ میں تمنا کرتی تھی کہ) کاش! میں نے بھی رسول اللہ ﷺ سے اجازت لے لی ہوتی جس طرح کہ سودہ نے لے لی تھی تو مجھے ہر خوشی کی بات سے زیادہ پسند ہوتا۔

بَابُ مَتَى يُصَلِّي الْفَجْرَ بِجَمْعٍ

مزدلفہ میں فجر کی نماز کس وقت پڑھے؟

(۸۳۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَدِمَ جَمْعًا فَصَلَّى الصَّلَاتَيْنِ كُلَّ صَلَاةٍ وَحْدَهَا بِأَذَانٍ وَ إِقَامَةٍ وَالْعَشَاءُ بَيْنَهُمَا ثُمَّ صَلَّى الْفَجْرَ حِينَ طَلَعَ الْفَجْرُ قَائِلٌ يَقُولُ طَلَعَ الْفَجْرُ وَ قَائِلٌ يَقُولُ لَمْ يَطْلُعِ الْفَجْرُ ثُمَّ قَالَ إِنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ هَاتَيْنِ الصَّلَاتَيْنِ حُوِّلَتَا عَنْ وَقْتِهِمَا فِي هَذَا الْمَكَانِ الْمَغْرِبُ وَالْعِشَاءُ فَلَا يَقْدَمُ النَّاسُ جَمْعًا حَتّٰى يُعْتِمُوا وَصَلَاةَ الْفَجْرِ هَذِهِ السَّاعَةَ ثُمَّ وَقَفَ حَتّٰى أَسْفَرَ ثُمَّ قَالَ لَوْ أَنَّ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَفَاضَ الْآنَ أَصَابَ السُّنَّةَ فَمَا أَدْرِي أَقَوْلُهُ كَانَ أَسْرَعَ أَمْ دَفْعُ عُثْمَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يَزَلْ يُلَبِّي حَتَّى رَمَى جَمْرَةَ الْعَقَبَةِ يَوْمَ النَّحْرِ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ سب لوگوں کے ہمراہ مزدلفہ گئے پس (وہاں) عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے دو نمازیں ایک ساتھ پڑھیں (مغرب اور عشاء کی)۔ ہر نماز کے صرف فرض پڑھے، اذان واقامت کے ساتھ اور دونوں نمازوں کے درمیان کھانا کھایا۔ اس کے بعد جب صبح کا آغاز ہوا تو فوراً فجر کی نماز پڑھ لی۔ اس وقت ایسا اندھیرا تھا کہ کوئی تو کہتا تھا کہ فجر ہو گئی اور کوئی کہتا تھا کہ ابھی فجر نہیں ہوئی۔ نماز سے فراغت پانے کے بعد سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے کہا کہ بے شک رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے: "یہ دونوں نمازیں اس مقام یعنی مزدلفہ میں اپنے وقت سے ہٹا دی گئی ہیں مغرب اور عشاء۔ پس لوگوں کو چاہیے کہ جب تک عشاء کا وقت نہ ہو جائے مزدلفہ میں نہ آئیں اور فجر کی نماز صبح صبح اسی وقت پڑھیں۔" پھر عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ٹھہر گئے یہاں تک کہ خوب سفیدی پھیل گئی۔ اس کے بعد کہا کہ اگر امیر المومنین عثمان رضی اللہ عنہ اب منیٰ کی طرف چل دیتے تو سنت کے موافق کرتے (امیر المومنین نے کوچ کر دیا تو راوی عبدالرحمٰن کہتے ہیں کہ) میں نہیں جانتا کہ سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ کا قول پہلے ہوا یا امیر المومنین سیدنا عثمان رضی اللہ عنہ کا کوچ پہلے ہوا۔ پھر سیدنا ابن مسعود رضی اللہ عنہ برابر تلبیہ کرتے رہے یہاں تک کہ قربانی کے دن جمرۃ العقبہ کو کنکریاں ماریں۔ (اس وقت تلبیہ موقوف کر دیا)۔

بَابُ مَتَى يُدْفَعُ مِنْ جَمْعٍ

مزدلفہ سے کس وقت کوچ کرے؟

(۸۳۷) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ صَلَّى بِجَمْعٍ الصُّبْحَ ثُمَّ وَقَفَ فَقَالَ إِنَّ الْمُشْرِكِينَ كَانُوا لَا يُفِيضُونَ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَ يَقُولُونَ أَشْرِقْ ثَبِيرُ وَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ خَالَفَهُمْ ثُمَّ أَفَاضَ قَبْلَ أَنْ تَطْلُعَ الشَّمْسُ *

امیر المومنین سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فجر کی نماز مزدلفہ میں پڑھی پھر ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد فرمایا: "مشرک لوگ جب تک آفتاب طلوع نہ ہوتا یہاں سے کوچ نہ کرتے تھے اور کہا کرتے تھے: "اے ثبیر! (ایک پہاڑ کا نام ہے) آفتاب کی کرنوں سے چمک جا۔" اور بے شک نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کی مخالفت فرمائی۔ اس کے بعد سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے آفتاب کے نکلنے سے پہلے ہی کوچ کر دیا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ رُكُوبِ الْبُدْنِ

قربانی کے جانور (اونٹ وغیرہ) پر سوار ہونا جائز ہے

(۸۳۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ رَأَى رَجُلاً يَسُوقُ بَدَنَةً فَقَالَ ارْكَبْهَا فَقَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ فَقَالَ ارْكَبْهَا قَالَ إِنَّهَا بَدَنَةٌ قَالَ ارْكَبْهَا وَيْلَكَ فِي الثَّالِثَةِ أَوْ فِي الثَّانِيَةِ*

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک شخص کو دیکھا کہ وہ قربانی کے جانور کو ہانک رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر سوار ہو جا۔" اس نے عرض کی کہ (یارسول اللہ!) یہ تو قربانی کا جانور ہے (اس پر کیونکر سوار ہو سکتا ہوں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس پر سوار ہو جا۔" اس نے پھر کہا یہ تو قربانی کا جانور ہے۔ تو پھر دوسری بار یا تیسری بار آپ ﷺ نے فرمایا: "تیری خرابی ہو، اس پر سوار ہو جا۔"

بَابُ مَنْ سَاقَ الْبُدْنَ مَعَهُ

جو شخص اپنے ساتھ قربانی کا جانور لے کر چلے

(۸۳۹) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ تَمَتَّعَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّةِ الْوَدَاعِ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ وَ أَهْدَى فَسَاقَ مَعَهُ الْهَدْيَ مِنْ ذِي الْحُلَيْفَةِ وَ بَدَأَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فَأَهَلَّ بِالْعُمْرَةِ ثُمَّ أَهَلَّ بِالْحَجِّ فَتَمَتَّعَ النَّاسُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْعُمْرَةِ إِلَى الْحَجِّ فَكَانَ مِنَ النَّاسِ مَنْ أَهْدَى فَسَاقَ الْهَدْيَ وَ مِنْهُمْ مَنْ لَمْ يُهْدِ فَلَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ قَالَ لِلنَّاسِ مَنْ كَانَ مِنْكُمْ أَهْدَى فَإِنَّهُ لاَ يَحِلُّ لِشَيْءٍ حَرُمَ مِنْهُ حَتَّى يَقْضِيَ حَجَّهُ وَ مَنْ لَمْ يَكُنْ مِنْكُمْ أَهْدَى فَلْيَطُفْ بِالْبَيْتِ وَ بِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ وَلْيُقَصِّرْ وَلْيَحْلِلْ ثُمَّ لِيُهِلَّ بِالْحَجِّ فَمَنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا فَلْيَصُمْ ثَلاَثَةَ أَيَّامٍ فِي الْحَجِّ وَسَبْعَةً إِذَا رَجَعَ إِلَى أَهْلِهِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے حجۃ الوداع میں عمرہ اور حج کے ساتھ تمتع فرمایا اور قربانی لائے پس ذوالحلیفہ سے قربانی اپنے ہمراہ لی اور سب سے پہلے رسول اللہ ﷺ نے عمرہ کا احرام

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

باندھا، اس کے بعد حج کا احرام باندھا پس اور لوگوں نے بھی نبی ﷺ کے ہمراہ (آپ ﷺ کی متابعت کی غرض سے) عمرہ اور حج کے ساتھ تمتع کیا اور ان میں سے بعض لوگ تو قربانی ساتھ لائے تھے اور بعض نہ لائے تھے۔ پس جب نبی ﷺ مکہ میں تشریف لے آئے تو لوگوں سے فرمایا: "تم میں سے جو شخص قربانی ساتھ لایا ہو وہ احرام میں جن چیزوں سے پرہیز کرتا ہے حج مکمل ہونے تک پرہیز کرے اور جو نہیں لایا اسے چاہیے کہ کعبہ کا طواف اور صفا مروہ کی سعی کر کے بال کتروالے اور احرام کھول دے۔ اس کے بعد سات یا آٹھ ذوالحجہ کو صرف حج کا احرام باندھے (پھر حج کرے اور قربانی کرے)۔ پھر جسے قربانی میسر نہ ہو تو تین روزے حج کے دنوں میں رکھے اور سات روزے اس وقت رکھے جب اپنے گھر واپس لوٹ کر جائے۔"

بَابُ مَنْ أَشْعَرَ وَ قَلَّدَ بِذِي الْحُلَيْفَةِ ثُمَّ أَحْرَمَ

جس شخص نے ذی الحلیفہ پہنچ کر قربانی کے گلے میں ہار ڈالا اور جانور کو تھوڑا سا زخم لگا کر خون نکال دیا اس کے بعد احرام باندھا

(٨٤٠) عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا وَ مَرْوَانَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالاَ خَرَجَ النَّبِيُّ ﷺ زَمَنَ الْحُدَيْبِيَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ فِي بِضْعِ عَشْرَةَ مِائَةً مِنْ أَصْحَابِهِ حَتَّى إِذَا كَانُوا بِذِي الْحُلَيْفَةِ قَلَّدَ النَّبِيُّ ﷺ الْهَدْيَ وَ أَشْعَرَ وَ أَحْرَمَ بِالْعُمْرَةِ *

سیدنا مسور بن مخرمہ اور مروان رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ صلح حدیبیہ میں ایک ہزار سے زائد صحابہ کے ہمراہ روانہ ہوئے یہاں تک کہ جب ذوالحلیفہ پہنچے تو نبی ﷺ نے قربانی کے جانور کے گلے میں ہار ڈالا اور چھری سے تھوڑا سا زخم لگا کر نشان لگایا اور عمرہ کا احرام باندھا۔

بَابُ مَنْ قَلَّدَ الْقَلاَئِدَ بِيَدِهِ

جس نے اپنے ہاتھ سے قلادہ پہنایا

(٨٤١) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهُ بَلَغَهَا : أَنَّ عَبْدَاللّٰهِ بْنَ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ : مَنْ أَهْدَى هَدْيًا حَرُمَ عَلَيْهِ مَا يَحْرُمُ عَلَى الْحَاجِّ حَتَّى يُنْحَرَ هَدْيُهُ فَقَالَتْ عَائِشَةُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا لَيْسَ كَمَا قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

أَنَا فَتَلْتُ قَلَائِدَ هَدْيِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيَّ ثُمَّ قَلَّدَهَا رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بِيَدَيْهِ ثُمَّ بَعَثَ بِهَا مَعَ أَبِي فَلَمْ يَحْرُمْ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ شَيْءٌ أَحَلَّهُ اللّٰهُ لَهُ حَتَّى نُحِرَ الْهَدْيُ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ انہیں یہ بات پہنچی کہ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو شخص کعبہ میں قربانی کا جانور روانہ کرے اس پر تمام وہ چیزیں حرام ہو جاتی ہیں جو حج کرنے والے پر حرام ہو جاتی ہیں جب تک کہ اس کی قربانی نہ کر دی جائے۔ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما نے یہ جو کہا وہ صحیح نہیں ہے کیونکہ میں نے رسول اللہ ﷺ کی قربانی کے ہار خود اپنے ہاتھ سے بٹے تھے۔ پھر رسول اللہ ﷺ نے اپنے ہاتھ سے جانوروں کو وہ ہار پہنائے پھر ان جانوروں کو میرے والد (ابو بکر رضی اللہ عنہ) کے ہمراہ روانہ کیا مگر کوئی چیز جو اللہ نے رسول اللہ ﷺ کے لیے حلال فرمائی تھی وہ جانوروں کی قربانی تک حرام نہیں ہوئی۔

بَاب تَقْلِيدِ الْغَنَمِ

(بیت اللہ میں قربانی کے لیے) قربانی کی بکریوں کو ہار پہنانا مسنون ہے

(٨٤٢) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي الرِّوَايَةِ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَهْدَى غَنَمًا وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهَا قَلَّدَ الْغَنَمَ وَ أَقَامَ فِي أَهْلِهِ حَلَالاً *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت میں منقول ہے کہ نبی ﷺ نے بکریاں، قربانی کے لیے روانہ کی تھیں۔ اور ایک روایت میں یوں ہے کہ آپ ﷺ بکریوں کو قلادہ پہنا کر روانہ کر دیتے تھے اور خود اپنے گھر میں اس حال میں مقیم تھے کہ آپ ﷺ حلال تھے۔

بَابُ الْقَلَائِدِ مِنَ الْعِهْنِ

روئی کے بنے ہوئے ہار کا بیان

(٨٤٣) عَنْ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ فَتَلْتُ قَلَائِدَهَا مِنْ عِهْنٍ كَانَ عِنْدِي *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میں نے قربانی کے جانوروں کے لیے ہار اس روئی کے بنائے تھے جو میرے پاس تھی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْجِلَالِ لِلْبُدْنِ وَ التَّصَدُّقِ بِهَا

قربانی کے جانوروں کو جھول پہنانا اور ان کا صدقہ کر دینا

(۸۴۴) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَنْ أَتَصَدَّقَ بِجِلَالِ الْبُدْنِ الَّتِي نَحَرْتُ وَبِجُلُودِهَا *

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے رسول اللہ ﷺ نے یہ حکم فرمایا تھا کہ جو جانور قربانی کیے گئے ہیں ان کے جھولوں اور ان کی کھالوں کو خیرات کر دوں۔

بَابُ ذَبْحِ الرَّجُلِ الْبَقَرَ عَنْ نِسَائِهِ مِنْ غَيْرِ أَمْرِهِنَّ

اپنی عورتوں کی طرف سے ان کی اجازت کے بغیر قربانی کر دینا درست ہے

(۸۴۵) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ خَرَجْنَا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ لِخَمْسٍ بَقِينَ مِنْ ذِي الْقَعْدَةِ تَقَدَّمَ وَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ زِيَادَةٌ : فَدُخِلَ عَلَيْنَا يَوْمُ النَّحْرِ بِلَحْمِ بَقَرٍ فَقُلْتُ مَا هٰذَا قَالَ نَحَرَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنْ أَزْوَاجِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم ذیقعدہ کی ۲۵ تاریخ کو مدینہ سے روانہ ہوئے..... یہ حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث ۷۹۲، ۷۹۱) یہاں اس روایت میں یہ زیادہ کہا کہ قربانی کے دن ہمارے سامنے گائے کا گوشت لایا گیا تو میں نے کہا کہ یہ گوشت کیسا ہے؟ تو (لانے والے نے) جواب دیا کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنی ازواج کی طرف سے قربانی کی تھی۔

بَابُ النَّحْرِ فِي مَنْحَرِ النَّبِيِّ ﷺ بِمِنًى

منیٰ میں نبی ﷺ کے قربانی کے مقام پر قربانی کرنا افضل ہے۔

(۸۴۶) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَنْحَرُ فِي الْمَنْحَرِ يَعْنِي مَنْحَرَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ منحر میں یعنی رسول اللہ ﷺ کی قربانی کرنے کی جگہ پر قربانی کیا کرتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ نَحْرِ الإِبِلِ مُقَيَّدَةً

اونٹ کا پیر باندھ کر نحر (قربانی) کرنا

(۸۴۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ أَتَى عَلَى رَجُلٍ قَدْ أَنَاخَ بَدَنَتَهُ يَنْحَرُهَا قَالَ ابْعَثْهَا قِيَامًا مُقَيَّدَةً سُنَّةَ مُحَمَّدٍ ﷺ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ کا گزر ایک ایسے شخص پر ہوا جس نے اپنے جانور (اونٹ) کو نحر کرنے کے لیے بٹھا رکھا تھا تو انہوں نے کہا کہ اس کو کھڑا کر کے اس کا پاؤں باندھ دے (اور اس کو نحر کر) کیونکہ یہی محمد ﷺ کی سنت ہے۔

بَابُ لاَ يُعْطَى الْجَزَّارُ مِنَ الْهَدْيِ شَيْئًا

قصاب کی اجرت میں قربانی کی کوئی چیز گوشت یا کھال وغیرہ نہ دے

(۸۴۸) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ أَمَرَنِي النَّبِيُّ ﷺ أَنْ أَقُومَ عَلَى الْبُدْنِ وَ لاَ أُعْطِيَ عَلَيْهَا شَيْئًا فِي جِزَارَتِهَا *

امیر المومنین سیدنا علی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ نے حکم دیا تھا کہ میں قربانی کے اونٹوں کی نگرانی کروں اور قصاب کو ان کی کوئی چیز بطور اجرت نہ دوں۔

بَابُ مَا يَأْكُلُ مِنَ الْبُدْنِ وَ مَا يَتَصَدَّقُ

قربانی کے جانور میں سے کیا کھائے اور کیا صدقہ کرے

(۸۴۹) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ كُنَّا لاَ نَأْكُلُ مِنْ لُحُومِ بُدْنِنَا فَوْقَ ثَلاَثٍ مِنًى فَرَخَّصَ لَنَا النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ كُلُوا وَ تَزَوَّدُوا فَأَكَلْنَا وَ تَزَوَّدْنَا *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم لوگ قربانی کا گوشت تین دن سے زیادہ نہ کھاتے تھے اور وہ بھی صرف منیٰ میں (منیٰ سے باہر گوشت لے جانے کی ممانعت تھی) اس کے بعد نبی ﷺ نے ہمیں اجازت عنایت کی اور فرمایا: "کھاؤ اور ساتھ لے جاؤ، پس ہم نے کھایا اور ساتھ لے آئے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْحَلْقِ وَالتَّقْصِيرِ عِنْدَ الإِحْلاَلِ

احرام کھولتے وقت بالوں کا منڈوا لینا یا کتروا لینا

(۸۵۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ حَلَقَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي حَجَّتِهِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کہا کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے اپنے حج میں سر کے بالوں کو منڈوا ڈالا تھا۔

(۸۵۱) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْحَمِ الْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَالْمُقَصِّرِينَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ وَالْمُقَصِّرِينَ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر اپنی رحمت فرما۔" صحابہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! بال کتروانے والوں پر (بھی رحمت کی دعا فرمایے) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! سر منڈوانے والوں پر رحمت نازل فرما۔" صحابہ نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! بال کتروانے والوں پر بھی (رحمت کی دعا فرمایے تو آپ ﷺ نے تیسری بار) فرمایا: "بال کتروانے والوں پر بھی (رحمت فرما)۔"

(۸۵۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِلْمُحَلِّقِينَ قَالُوا وَ لِلْمُقَصِّرِينَ قَالَهَا ثَلاَثًا قَالَ وَ لِلْمُقَصِّرِينَ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو معاف کردے۔" صحابہ نے کہا: "بال کتروانے والوں کو بھی۔" آپ نے دوبارہ فرمایا: "اے اللہ! سر منڈوانے والوں کو معاف فرمادے۔" صحابہ نے کہا: "بال کتروانے والوں کو بھی۔" تو آپ ﷺ نے تیسری بار فرمایا: "بال کتروانے والوں کی بھی مغفرت فرما۔"

(۸۵۳) عَنْ مُعَاوِيَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَصَّرْتُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ بِمِشْقَصٍ *

سیدنا معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کے بال ایک قینچی سے کتر دیے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ

جمروں کو کنکریاں مارنا یعنی رمی کرنا ضروری ہے

(٨٥٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ سَأَلَهُ رَجُلٌ مَتَى أَرْمِي الْجِمَارَ قَالَ إِذَا رَمَى إِمَامُكَ فَارْمِهْ فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ الْمَسْأَلَةَ قَالَ كُنَّا نَتَحَيَّنُ فَإِذَا زَالَتِ الشَّمْسُ رَمَيْنَا *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ایک آدمی نے پوچھا کہ میں جمروں کو کنکریاں کس وقت ماروں تو انہوں نے فرمایا: "جس وقت تمہارا امام مارے اسی وقت تم بھی مارو۔ اس نے دوبارہ ان سے یہی مسئلہ پوچھا تو انہوں نے فرمایا: "ہم انتظار کرتے رہتے پس جب آفتاب ڈھل جاتا تو اس وقت ہم کنکریاں مارتے۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي

وادی کے نشیب سے جمروں کو کنکریاں مارنا

(٨٥٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ رَمَى مِنْ بَطْنِ الْوَادِي فَقِيلَ لَهُ إِنَّ نَاسًا يَرْمُونَهَا مِنْ فَوْقِهَا فَقَالَ وَالَّذِي لاَ إِلَهَ غَيْرُهُ هٰذَا مَقَامُ الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ (ﷺ) *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے وادی کے نشیب سے کنکریاں ماریں تو ان سے پوچھا گیا کہ کچھ لوگ تو وادی کے اوپر سے مارتے ہیں تو عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ نے جواب دیا کہ قسم اس کی کہ جس کے سوا کوئی سچا معبود نہیں! یہ اس شخص (یعنی محمد ﷺ کے رمی کرنے) کی جگہ ہے جن پر سورۂ بقرہ نازل کی گئی تھی۔

بَابُ رَمْيِ الْجِمَارِ بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ

تمام جمروں کو سات سات کنکریاں مارنا

(٨٥٦) وَ عَنْهُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ انْتَهَى إِلَى الْجَمْرَةِ الْكُبْرَى جَعَلَ الْبَيْتَ عَنْ يَسَارِهِ وَ مِنًى عَنْ يَمِينِهِ وَ رَمَى بِسَبْعٍ وَ قَالَ هٰكَذَا رَمَى الَّذِي أُنْزِلَتْ عَلَيْهِ سُورَةُ الْبَقَرَةِ (ﷺ) *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے ہی روایت ہے کہ وہ جب بڑے جمرے کے پاس پہنچے تو انہوں نے کعبہ کو اپنی بائیں جانب کر لیا اور منیٰ کو اپنی داہنی طرف اور سات کنکریوں سے رمی کی اور کہا کہ اسی طرح اس شخص نے رمی کی جس پر سورۂ بقرہ نازل گئی تھی (صلی اللہ علیہ وسلم)۔

بَابُ إِذَا رَمَى الْجَمْرَتَيْنِ يَقُومُ وَ يُسْهِلُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ

جب دونوں جمروں کی رمی کرے تو چاہیے کہ قبلہ رو ہو کر نرم ہموار زمین پر کھڑا ہو

(۸۵۷) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَرْمِي الْجَمْرَةَ الدُّنْيَا بِسَبْعِ حَصَيَاتٍ يُكَبِّرُ عَلَى إِثْرِ كُلِّ حَصَاةٍ ثُمَّ يَتَقَدَّمُ حَتّٰى يُسْهِلَ فَيَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلاً وَ يَدْعُو وَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ ثُمَّ يَرْمِي الْوُسْطٰى ثُمَّ يَأْخُذُ ذَاتَ الشِّمَالِ فَيَسْتَهِلُ وَ يَقُومُ مُسْتَقْبِلَ الْقِبْلَةِ فَيَقُومُ طَوِيلاً وَ يَدْعُو وَ يَرْفَعُ يَدَيْهِ وَ يَقُومُ طَوِيلاً ثُمَّ يَرْمِي جَمْرَةَ ذَاتِ الْعَقَبَةِ مِنْ بَطْنِ الْوَادِي وَ لاَ يَقِفُ عِنْدَهَا ثُمَّ يَنْصَرِفُ فَيَقُولُ هٰكَذَا رَأَيْتُ النَّبِيَّ صلى الله عليه وسلم يَفْعَلُهُ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ پہلے جمرے کو سات کنکریاں مارتے تھے ہر کنکری کے بعد تکبیر کہتے تھے، اس کے بعد آگے بڑھ جاتے تھے یہاں تک کہ نرم ہموار زمین میں پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور دیر تک کھڑے رہتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے پھر درمیان والے جمرہ کی رمی کرتے اس کے بعد بائیں جانب چلے جاتے اور نرم ہموار زمین پر پہنچ کر قبلہ رو کھڑے ہو جاتے اور ہاتھ اٹھا کر دعا مانگتے اور یونہی کھڑے رہتے۔ پھر وادی کے نشیب سے جمرہ عقبہ کو کنکریاں مارتے اور اس کے پاس نہ ٹھہرتے بلکہ واپس آ جاتے تھے اور کہتے تھے کہ میں نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کو ایسا کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ طَوَافِ الْوَدَاعِ

طواف وداع کا بیان

(۸۵۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ أُمِرَ النَّاسُ أَنْ يَكُونَ آخِرُ عَهْدِهِمْ بِالْبَيْتِ إِلاَّ أَنَّهُ خُفِّفَ عَنِ الْحَائِضِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف سے لوگوں کو یہ حکم دیا گیا تھا کہ ان کا آخری وقت کعبہ کے ساتھ ہو (یعنی مکہ سے واپسی کے وقت کعبہ کا طواف کر کے جائیں) مگر

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حائضہ عورت کو یہ معاف کر دیا گیا تھا۔

(۸۵۹) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ صَلَّى الظُّهْرَ وَالْعَصْرَ وَالْمَغْرِبَ وَالْعِشَاءَ ثُمَّ رَقَدَ رَقْدَةً بِالْمُحَصَّبِ ثُمَّ رَكِبَ إِلَى الْبَيْتِ فَطَافَ بِهِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مقام) محصب میں ظہر، عصر، مغرب اور عشاء کی نماز پڑھی، اس کے بعد تھوڑی دیر تک نیند فرمائی۔ پھر کعبہ کی طرف سوار ہو کر گئے اور اس کا طواف کیا۔

بَابُ إِذَا حَاضَتِ الْمَرْأَةُ بَعْدَ مَا أَفَاضَتْ

جب کسی عورت کو طواف افاضہ کرنے کے بعد حیض آجائے

(۸۶۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ رُخِّصَ لِلْحَائِضِ أَنْ تَنْفِرَ إِذَا أَفَاضَتْ - قَالَ وَ سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا يَقُولُ إِنَّهَا لَا تَنْفِرُ ثُمَّ سَمِعْتُهُ يَقُولُ بَعْدُ : إِنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَخَّصَ لَهُنَّ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جو عورت طواف افاضہ کے بعد حائضہ ہوئی ہو اس کے لیے جائز ہے کہ وہ مکہ سے چلی جائے۔ (طاؤس) کہتے ہیں کہ میں نے سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ مکہ سے نہ جائے پھر آخر میں میں نے سنا کہ وہ کہتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ نے حائضہ عورتوں کو چلے جانے کی اجازت دے دی تھی۔

بَابُ الْمُحَصَّبِ

مقام محصب میں اترنے کا بیان

(۸۶۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَيْسَ التَّحْصِيبُ بِشَيْءٍ إِنَّمَا هُوَ مَنْزِلٌ نَزَلَهُ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ محصب میں اترنا (حج کے ارکان میں سے نہیں ہے اور نہ ہی) کوئی عبادت نہیں ہے وہ تو صرف ایک منزل ہے جہاں رسول اللہ ﷺ (یونہی) ٹھہرا کرتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ النُّزُولِ بِذِي طُوًى قَبْلَ أَنْ يَدْخُلَ مَكَّةَ وَالنُّزُولِ بِالْبَطْحَاءِ الَّتِي بِذِي الْحُلَيْفَةِ إِذَا رَجَعَ مِنْ مَكَّةَ

مکہ میں داخل ہونے سے پہلے (مقام) ذی طویٰ میں جو کہ مکہ کیساتھ متصل ہے اور مکہ سے مدینہ لوٹتے وقت اس کنکریلے میدان (بطحاء) میں ٹھہرنا جو ذوالحلیفہ میں ہے

(٨٦٢) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ إِذَا أَقْبَلَ بَاتَ بِذِي طُوًى حَتّٰى إِذَا أَصْبَحَ دَخَلَ وَ إِذَا نَفَرَ مَرَّ بِذِي طُوًى وَ بَاتَ بِهَا حَتّٰى يُصْبِحَ وَ كَانَ يَذْكُرُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَفْعَلُ ذٰلِكَ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب وہ مکہ جاتے تو ذی طویٰ میں اترتے، یہاں تک کہ صبح ہو جاتی پھر مکہ میں داخل ہوتے اور جب مکہ سے واپس ہوتے تب بھی ذی طویٰ میں اترتے اور رات بھر وہاں ٹھہرتے یہاں تک کہ صبح ہو جاتی اور بیان کرتے تھے کہ رسول اللہ ﷺ اسی طرح کرتے تھے۔

كِتَابُ الْعُمْرَةِ

عمرہ کے بیان میں

بَابُ وُجُوبِ الْعُمْرَةِ وَفَضْلِهَا

عمرہ کا واجب ہونا اور اس کی فضیلت و بزرگی

(٨٦٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الْعُمْرَةُ إِلَى الْعُمْرَةِ كَفَّارَةٌ لِمَا بَيْنَهُمَا وَالْحَجُّ الْمَبْرُورُ لَيْسَ لَهُ جَزَاءٌ إِلَّا الْجَنَّةُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک ان تمام گناہوں کے لیے کفارہ ہے جو دونوں عمروں کے درمیان ہو گئے ہوں اور حج مبرور کا نعم البدل اللہ تعالیٰ کی تیار کردہ جنت کے سوا اور کچھ نہیں۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ مَنِ اعْتَمَرَ قَبْلَ الْحَجِّ

جس نے حج کرنے سے قبل عمرہ کر لیا

(٨٦٤) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ الْعُمْرَةِ قَبْلَ الْحَجِّ فَقَالَ لَا بَأْسَ وَ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے حج کرنے سے پہلے عمرہ کی بابت پوچھا گیا تو انھوں نے کہا کہ کچھ حرج نہیں۔ مزید کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے حج سے پہلے عمرہ ادا فرمایا تھا۔

بَاب كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ

نبی ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے ہیں؟

(٨٦٥) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ قِيْلَ لَهُ كَمِ اعْتَمَرَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ أَرْبَعًا إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَ السَّائِلُ : فَقُلْتُ لِعَائِشَةَ يَا أُمَّاهُ أَلَا تَسْمَعِيْنَ مَا يَقُوْلُ أَبُو عَبْدِالرَّحْمٰنِ قَالَتْ مَا يَقُوْلُ قَالَ يَقُوْلُ إِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ اعْتَمَرَ أَرْبَعَ عُمَرَاتٍ إِحْدَاهُنَّ فِي رَجَبٍ قَالَتْ يَرْحَمُ اللّٰهُ أَبَا عَبْدِالرَّحْمٰنِ مَا اعْتَمَرَ عُمْرَةً إِلَّا وَهُوَ شَاهِدُهُ وَمَا اعْتَمَرَ فِي رَجَبٍ قَطُّ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے پوچھا گیا کہ نبی ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے؟ تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے جواب دیا کہ چار۔ ان میں سے ایک رجب میں۔ پس سائل نے کہا کہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا سے میں نے پوچھا کہ کیا آپ کو خبر ملی کہ ابو عبدالرحمٰن (ابن عمر رضی اللہ عنہما) کیا کہہ رہے ہیں؟ ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے پوچھا کہ کیا کہتے ہیں؟ اس نے کہا کہ وہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے چار عمرے ادا فرمائے جن میں سے ایک رجب میں تھا۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے جواب دیا کہ اللہ ابو عبدالرحمٰن پر رحم فرمائے جب رسول اللہ ﷺ نے عمرہ ادا فرمایا تو وہ ضرور آپ ﷺ کے ہمراہ تھے لیکن (اس کے باوجود بھول گئے) آپ ﷺ نے کبھی بھی رجب میں عمرہ ادا نہیں فرمایا۔

(٨٦٦) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سُئِلَ كَمِ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ قَالَ أَرْبَعَ عُمْرَةُ الْحُدَيْبِيَةِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَدَّهُ الْمُشْرِكُوْنَ وَعُمْرَةً مِنَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْعَامِ الْمُقْبِلِ فِي ذِي الْقَعْدَةِ حَيْثُ صَالَحَهُمْ وَعُمْرَةُ الْجِعْرَانَةِ إِذْ قَسَمَ غَنِيمَةَ أُرَاهُ حُنَيْنٍ قُلْتُ كَمْ حَجَّ قَالَ وَاحِدَةً *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ نے کتنے عمرے ادا فرمائے تو انھوں نے کہا، چار۔ ایک عمرۂ حدیبیہ ذیقعدہ میں کیا جہاں پر مشرکوں نے آپ ﷺ کو واپس کر دیا تھا اور ایک عمرہ قضا ذیقعدہ ہی میں آئندہ سال کیا جب کہ آپ ﷺ نے مشرکوں سے صلح کی تھی اور عمرہ جعرانہ (آپ ﷺ نے) اس وقت (کیا) جب کہ آپ ﷺ نے (شاید حنین کا) مال غنیمت تقسیم کیا۔ راوی کہتا ہے کہ میں نے پوچھا کہ آپ ﷺ نے کس قدر حج ادا فرمائے؟ تو سیدنا انس رضی اللہ عنہ نے کہا کہ صرف ایک ہی (یعنی حجۃ الوداع)۔

(٨٦٧) وَ فِي رِوَايَةٍ أَنَّهُ قَالَ اعْتَمَرَ النَّبِيُّ ﷺ حَيْثُ رَدُّوهُ وَمِنَ الْقَابِلِ عُمْرَةَ الْحُدَيْبِيَةِ وَعُمْرَةً فِي ذِي الْقَعْدَةِ وَعُمْرَةً مَعَ حَجَّتِهِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ ہی کی ایک روایت میں کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک عمرہ اس وقت ادا فرمایا جب آپ ﷺ کو مشرکوں نے واپس کر دیا تھا اور ایک عمرۂ حدیبیہ سال آئندہ میں اور ایک عمرہ ذیقعدہ میں اور ایک عمرہ اپنے حج (حجۃ الوداع) کیساتھ ادا فرمایا تھا۔

(٨٦٨) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَمَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فِي ذِي الْقَعْدَةِ قَبْلَ أَنْ يَحُجَّ مَرَّتَيْنِ *

سیدنا براء بن عازب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حج کرنے سے پہلے ذیقعدہ میں دو مرتبہ عمرہ ادا فرمایا تھا۔

بَابُ عُمْرَةِ التَّنْعِيمِ

تنعیم سے عمرے کا احرام باندھنا

(٨٦٩) عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَخْبَرَهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَمَرَهُ أَنْ يُرْدِفَ عَائِشَةَ وَيُعْمِرَهَا مِنَ التَّنْعِيمِ وَأَنَّ سُرَاقَةَ بْنَ مَالِكِ بْنِ جُعْشُمٍ لَقِيَ النَّبِيَّ ﷺ وَهُوَ بِالْعَقَبَةِ وَهُوَ يَرْمِيهَا فَقَالَ أَلَكُمْ هَذِهِ خَاصَّةً يَا رَسُولَ اللَّهِ قَالَ لَا بَلْ لِلأَبَدِ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبدالرحمٰن بن ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے انھیں حکم دیا تھا کہ وہ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کے ہمراہ چلے جائیں اور انھیں تنعیم سے عمرہ کروا لائیں۔ اور سیدنا سراقہ بن مالک بن جعشم رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے جمرہ عقبہ کے پاس اس وقت ملے جب آپ ﷺ اس پر کنکریاں مار رہے تھے تو انھوں نے عرض کی یا رسول اللہ! کیا یہ حج کو فسخ کر کے عمرہ کر دینا خاص آپ ہی کے لیے ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! بلکہ ہمیشہ کے لیے یہ بات جائز ہے۔"

بَابُ الْإِعْتِمَارِ بَعْدَ الْحَجِّ بِغَيْرِ هَدْيٍ

حج کے بعد بغیر قربانی کے جانور کے عمرہ کرنا

(۸۷۰) حَدِيْثُ عَائِشَةَ فِي الْحَجِّ تَكَرَّرَ كَثِيْرًا وَ تَقَدَّمَ بِتَمَامِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کی حدیث حج کے بارے میں بہت دفعہ تکرار کے ساتھ گزر اور مکمل بیان ہو چکی ہے (دیکھیے حدیث ۷۹۱، ۷۹۲، ۸۶۹)

بَابُ أَجْرِ الْعُمْرَةِ عَلَى قَدْرِ النَّصَبِ

عمرے میں جتنی تکلیف ہو اتنا ہی زیادہ ثواب ہے

(۸۷۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا فِي رِوَايَةٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لَهَا فِي الْعُمْرَةِ : وَلٰكِنَّهَا عَلٰى قَدْرِ نَفَقَتِكِ أَوْ نَصَبِكِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے اس روایت میں منقول ہے کہ نبی ﷺ نے ان سے عمرہ کے بارے میں فرمایا: "لیکن اس کا ثواب بقدر تمہارے خرچ کے یا بقدر تمہاری مشقت کے ملے گا۔" (حدیث ۲۱۵ بھی دیکھیے)

بَاب مَتَى يَحِلُّ الْمُعْتَمِرُ

عمرہ کرنے والا احرام کس وقت کھولے؟

(۸۷۲) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا حَدَّثَتْهُ أَنَّهَا كَانَتْ كُلَّمَا مَرَّتْ بِالْحَجُوْنِ تَقُوْلُ : صَلَّى اللّٰهُ عَلٰى رَسُوْلِهِ مُحَمَّدٍ لَقَدْ نَزَلْنَا مَعَهُ هَا هُنَا وَنَحْنُ يَوْمَئِذٍ خِفَافٌ قَلِيلٌ ظَهْرُنَا قَلِيلَةٌ أَزْوَادُنَا فَاعْتَمَرْتُ أَنَا وَأُخْتِي عَائِشَةُ وَالزُّبَيْرُ وَفُلَانٌ وَفُلَانٌ فَلَمَّا مَسَحْنَا الْبَيْتَ أَحْلَلْنَا ثُمَّ أَهْلَلْنَا مِنَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْعَشِيِّ بِالْحَجِّ *

سیدہ اسماء بنت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہا جب کبھی مقام حجون میں سے گزرتیں تو کہتیں کہ اللہ اپنے رسول (ﷺ) پر رحمت نازل فرمائے بے شک ہم آپ ﷺ کے ہمراہ اس مقام میں اترے تھے اور اس وقت ہم ہلکے پھلکے تھے، ہماری سواریاں بھی کم تھیں اور ہمارے پاس زادِ راہ بھی کم تھا پس میں نے اور میری بہن ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا نے اور زبیر نے اور فلاں فلاں شخص نے (حج کو فسخ کر کے) عمرہ کیا پس ہم کعبہ کا طواف کر کے احرام سے باہر ہو گئے پھر ہم نے تیسرے پہر شام کو حج کا احرام باندھ لیا۔

بَابُ مَا يَقُولُ إِذَا رَجَعَ مِنَ الْحَجِّ أَوِ الْعُمْرَةِ أَوِ الْغَزْوِ ○

جب کوئی شخص حج یا عمرہ یا جہاد سے لوٹے تو وہ کیا کہے؟

(۸۷۳) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ إِذَا قَفَلَ مِنْ غَزْوٍ أَوْ حَجٍّ أَوْ عُمْرَةٍ يُكَبِّرُ عَلَى كُلِّ شَرَفٍ مِنَ الْأَرْضِ ثَلَاثَ تَكْبِيرَاتٍ ثُمَّ يَقُولُ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ آيِبُونَ تَائِبُونَ عَابِدُونَ سَاجِدُونَ لِرَبِّنَا حَامِدُونَ صَدَقَ اللّٰهُ وَعْدَهُ وَنَصَرَ عَبْدَهُ وَهَزَمَ الْأَحْزَابَ وَحْدَهُ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ جب جہاد سے یا حج سے یا عمرہ سے لوٹتے تو ہر بلند زمین پر تین مرتبہ تکبیر کہتے تھے، اس کے بعد کہتے: "اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اس کا کوئی شریک نہیں، اسی کی بادشاہت ہے اور اسی کو سزاوار ہے ہر طرح کی تعریف اور وہ ہر بات پر قادر ہے۔ (ہم حج سے) واپس ہو رہے ہیں توبہ کرتے ہوئے، سجدہ کرتے ہوئے، اپنے پروردگار کی تعریف کرتے ہوئے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنا وعدہ سچا کیا اور اپنے بندے کی مدد کی اور کفار کی جماعتوں کو اسی اکیلے نے بھگا دیا۔"

بَابُ اسْتِقْبَالِ الْحَاجِّ الْقَادِمِينَ وَالثَّلَاثَةِ عَلَى الدَّابَّةِ

حاجیوں کا استقبال کرنا مسنون ہے اور تین آدمیوں کا ایک سواری پر بیٹھنا (جائز ہے)

(۸۷۴) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ مَكَّةَ اسْتَقْبَلَتْهُ أُغَيْلِمَةُ بَنِي عَبْدِالْمُطَّلِبِ فَحَمَلَ وَاحِدًا بَيْنَ يَدَيْهِ وَآخَرَ خَلْفَهُ*

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب مکہ میں تشریف لائے تو بنی عبدالمطلب کے چند لڑکے آپ ﷺ کے استقبال کو گئے ان میں سے ایک کو آپ ﷺ نے اپنے سامنے بٹھالیا اور ایک کو اپنے پیچھے۔

بَابُ الدُّخُولِ بِالْعَشِيِّ

سہ پہر کے بعد گھر واپس آنے کا بیان

(۸۷۵) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ لاَ يَطْرُقُ أَهْلَهُ كَانَ لاَ يَدْخُلُ إِلاَّ غُدْوَةً أَوْ عَشِيَّةً *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ اپنے گھر والوں کے پاس سفر سے رات کے وقت تشریف فرما نہ ہوتے یا تو صبح کے وقت تشریف لاتے یا زوال کے بعد۔

(۸۷۶) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللَّهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ أَنْ يَطْرُقَ أَهْلَهُ لَيْلاً*

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے رات کے وقت اپنے گھر والوں کے پاس جانے سے منع فرمایا ہے۔

بَابُ مَنْ أَسْرَعَ نَاقَتَهُ إِذَا بَلَغَ الْمَدِينَةَ

جس شخص نے مدینہ پہنچ کر اپنی اونٹنی کو تیز کر دیا

(۸۷۷) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ إِذَا قَدِمَ مِنْ سَفَرٍ فَأَبْصَرَ دَرَجَاتِ الْمَدِينَةِ أَوْضَعَ نَاقَتَهُ وَإِنْ كَانَتْ دَابَّةً حَرَّكَهَا وَزَادَ فِي رِوَايَةٍ مِنْ حُبِّهَا *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب کسی سفر سے مدینہ واپس تشریف لاتے اور مدینہ کی راہوں کو دیکھتے تو اپنی اونٹنی کو تیز کر دیتے اور اگر کوئی دوسری سواری ہوتی تو اس کو بھی تیز کر دیتے۔ دوسری روایت میں ہے کہ بوجہ مدینہ کی محبت کے آپ ﷺ سواری کو تیز کر دیتے تھے۔

بَابٌ : السَّفَرُ قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ

سفر بھی گویا ایک قسم کا عذاب ہے

(۸۷۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ السَّفَرُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

قِطْعَةٌ مِنَ الْعَذَابِ يَمْنَعُ أَحَدَكُمْ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَنَوْمَهُ فَإِذَا قَضَى نَهْمَتَهُ فَلْيُعَجِّلْ إِلَى أَهْلِهِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "سفر کیا ہے گویا ایک قسم کا عذاب ہے۔ آدمی کو کھانا، پینا اور سونا آرام سے نہیں ملتا۔ لہٰذا جب ضرورت پوری ہو جائے تو چاہیے کہ اپنے گھر والوں کے پاس جلد واپس آ جائے۔"

كِتَابُ الْمُحْصَرِ

حج وعمرہ سے روکے جانا

بَابُ إِذَا أُحْصِرَ الْمُعْتَمِرُ

جب عمرہ کرنے والا اگر روکا جائے تو کیا کرے؟

(۸۷۹) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدْ أُحْصِرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَحَلَقَ رَأْسَهُ وَجَامَعَ نِسَاءَهُ وَنَحَرَ هَدْيَهُ حَتَّى اعْتَمَرَ عَامًا قَابِلًا *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ (حدیبیہ کے سال مکہ جانے اور) عمرے سے روک دیے گئے تو آپ ﷺ نے (حدیبیہ میں ہی) اپنا سر منڈوا ڈالا اور اپنی بیویوں کے ساتھ صحبت فرمائی اور قربانی کے جانوروں کو ذبح کیا پھر آئندہ سال میں (اس کے بدلے کا) عمرہ کیا۔

بَابُ الإِحْصَارِ فِي الْحَجِّ

حج سے روکے جانے کا بیان

(۸۸۰) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّهُ كَانَ يَقُولُ أَلَيْسَ حَسْبُكُمْ سُنَّةَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ إِنْ حُبِسَ أَحَدُكُمْ عَنِ الْحَجِّ طَافَ بِالْبَيْتِ وَبِالصَّفَا وَالْمَرْوَةِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ثُمَّ حَلَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ حَتَّى يَحُجَّ عَامًا قَابِلًا فَيُهْدِي أَوْ يَصُومُ إِنْ لَمْ يَجِدْ هَدْيًا *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ وہ کہا کرتے تھے کہ کیا تمہیں رسول اللہ ﷺ کی سنت کافی نہیں ہے؟ اگر تم میں سے کوئی شخص حج سے روک لیا جائے تو اسے چاہیے کہ کعبہ کا اور صفا مروہ کا طواف کرے پھر احرام کی ہر بات سے باہر ہو جائے یہاں تک کہ آئندہ سال حج کرے اور قربانی کرے اور اگر قربانی میسر نہ ہو تو روزے رکھے (احادیث ۸۳۹، ۸۶۶، ۸۶۷ کو بھی پڑھیں)۔

بَابُ النَّحْرِ قَبْلَ الْحَلْقِ فِي الْحَصْرِ

جب حج وعمرہ سے روک دیا جائے تو پہلے قربانی کرے پھر سر منڈوائے

(۸۸۱) عَنِ الْمِسْوَرِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ نَحَرَ قَبْلَ أَنْ يَحْلِقَ وَأَمَرَ أَصْحَابَهُ بِذَلِكَ *

سیدنا مسور رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے (جس سال آپ ﷺ کو عمرہ سے روکا گیا تھا) سر منڈوانے سے پہلے قربانی کی تھی اور اپنے صحابہ کو بھی اسی بات کا حکم دیا تھا۔

بَابُ قَوْلِ اللَّهِ تَعَالَى ﴿ أَوْ صَدَقَةٍ ﴾ وَهِيَ إِطْعَامُ سِتَّةِ مَسَاكِينَ

اللہ تعالیٰ نے "صدقہ" کرنے کا جو حکم دیا ہے اس سے مراد چھ مسکینوں کو کھانا کھلانا ہے

(۸۸۲) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ قَالَ وَقَفَ عَلَيَّ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ بِالْحُدَيْبِيَةِ وَرَأْسِي يَتَهَافَتُ قَمْلًا فَقَالَ يُؤْذِيكَ هَوَامُّكَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَاحْلِقْ رَأْسَكَ أَوْ قَالَ احْلِقْ قَالَ فِيَّ نَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ ﴿ فَمَنْ كَانَ مِنْكُمْ مَرِيضًا أَوْ بِهِ أَذًى مِنْ رَأْسِهِ ﴾ إِلَى آخِرِهَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صُمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ أَوْ تَصَدَّقْ بِفَرَقٍ بَيْنَ سِتَّةٍ أَوِ انْسُكْ بِمَا تَيَسَّرَ *

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ حدیبیہ میں رسول اللہ ﷺ میرے پاس کھڑے ہوئے تھے اور میرے سر سے جوئیں گر رہی تھیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تمہاری جوئیں تمہیں تکلیف دیتی ہیں؟" میں نے عرض کی جی ہاں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنا سر منڈوا لو۔" (کعب رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ میرے ہی حق میں یہ آیت نازل ہوئی: "جو کوئی تو میں سے بیمار ہو یا اس کے سر میں کوئی تکلیف ہو اور وہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اپنا سر منڈوا لے تو....." (البقرہ:۱۹۶) تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تم تین روزے رکھ لو یا چھ مسکینوں کو کھانا کھلا دو یا جو قربانی میسر ہو وہ کر دینا۔"

بَابُ الإِطْعَامُ فِي الْفِدْيَةِ نِصْفُ صَاعٍ

فدیہ میں نصف صاع کھانا کھلانا چاہیے

(۸۸۳) عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ نَزَلَتْ فِيَّ خَاصَّةً وَهِيَ لَكُمْ عَامَّةً *

سیدنا کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ دوسری ایک روایت میں کہتے ہیں کہ یہ آیت خاص کر میرے ہی حق میں نازل ہوئی ہے اور وہ تم سب لوگوں کے لیے عام ہے۔

كِتَابُ جَزَءِ الصَّيْدِ

شکار کی جزا کا بیان

بَابُ إِذَا صَادَ الْحَلَالُ فَأَهْدَى لِلْمُحْرِمِ الصَّيْدَ أَكَلَهُ

اگر بغیر احرام کے آدمی شکار کرے اور احرام والے کو ہدیتاً دے تو احرام والے کے لیے اس کا کھانا جائز ہے

(۸۸۴) عَنْ أَبِي قَتَادَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ انْطَلَقْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ عَامَ الْحُدَيْبِيَةِ فَأَحْرَمَ أَصْحَابُهُ وَلَمْ أُحْرِمْ فَأُنْبِئْنَا بِعَدُوٍّ بِغَيْقَةَ فَتَوَجَّهْنَا نَحْوَهُمْ فَبَصُرَ أَصْحَابِي بِحِمَارٍ وَحْشٍ فَجَعَلَ بَعْضُهُمْ يَضْحَكُ إِلَى بَعْضٍ فَنَظَرْتُ فَرَأَيْتُهُ فَحَمَلْتُ عَلَيْهِ الْفَرَسَ فَطَعَنْتُهُ فَأَثْبَتُّهُ فَاسْتَعَنْتُهُمْ فَأَبَوْا أَنْ يُعِينُونِي فَأَكَلْنَا مِنْهُ ثُمَّ لَحِقْتُ بِرَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَخَشِينَا أَنْ نُقْتَطَعَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فَطَلَبْتُ النَّبِيَّ ﷺ أَرْفَعُ فَرَسِي شَأْوًا وَأَسِيرُ عَلَيْهِ شَأْوًا فَلَقِيتُ رَجُلاً مِنْ بَنِي غِفَارٍ فِي جَوْفِ اللَّيْلِ فَقُلْتُ أَيْنَ تَرَكْتَ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ فَقَالَ تَرَكْتُهُ بِتَعْهِنَ وَهُوَ قَائِلُ السُّقْيَا فَلَحِقْتُ بِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حَتَّى أَتَيْتُهُ فَقُلْتُ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أَصْحَابَكَ أَرْسَلُوا يَقْرَءُونَ عَلَيْكَ السَّلاَمَ وَرَحْمَةَ اللَّهِ وَبَرَكَاتِهِ وَإِنَّهُمْ قَدْ خَشُوا أَنْ يَقْتَطِعَهُمُ الْعَدُوُّ دُونَكَ فَانْظُرْهُمْ فَفَعَلَ فَقُلْتُ يَا رَسُولَ اللَّهِ إِنَّا اصْطَدْنَا حِمَارَ وَحْشٍ وَإِنَّ عِنْدَنَا فَاضِلَةً فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ كُلُوا وَهُمْ مُحْرِمُونَ *

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حدیبیہ کے سال نبی ﷺ کے ہمراہ چلے تو آپ ﷺ کے صحابہ نے (جلدی سے) احرام باندھ لیا اور میں نے (اس وقت تک) احرام نہیں باندھا تھا پھر ہمیں خبر دی گئی کہ (مقام) عقیق میں دشمن ہے جو کہ لڑنا چاہتا ہے۔ نبی ﷺ چلے اور میں (ابو قتادہ) بھی آپ ﷺ کے اصحاب کے ساتھ تھا۔ پھر میرے ساتھیوں نے ایک گورخر (جنگلی گدھا) دیکھا تو وہ ایک دوسرے کی طرف دیکھ کر ہنسنے لگے (میں سمجھ گیا کہ کسی شکار کو دیکھ کر ہنس رہے ہیں) پھر میں نے بھی نظر اٹھائی تو گورخر کو دیکھ لیا، میں نے گھوڑا اس کے پیچھے دوڑا دیا۔ اسے تیر مار کر گرا دیا پھر میں نے ان لوگوں سے مدد چاہی تو انھوں نے میری مدد کرنے سے انکار کر دیا (بالآخر میں نے ہی اس کو ذبح کیا) پھر ہم سب نے اس کا گوشت کھایا اس کے بعد میں اپنا گھوڑا سرپٹ دوڑا کر نبی ﷺ کو ڈھونڈنے لگا۔ ہمیں یہ خوف ہو گیا تھا کہ ہم نبی ﷺ سے چھوٹ جائیں گے پھر (راستہ میں) بنی غفار کے ایک شخص سے ملاقات ہوئی، میں نے پوچھا کہ تم نے رسول اللہ ﷺ کو کہاں چھوڑا ہے؟ تو اس نے کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو تَعْهِنَ کو نامی چشمہ پر چھوڑا تھا اور آپ ﷺ کا ارادہ تھا کہ مقام سُقیا میں قیلولہ کریں (یہ پوچھ کر میں چل دیا) اور رسول اللہ ﷺ سے جا ملا، جب میں آپ ﷺ کے پاس پہنچا تو میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! صحابہ نے مجھے بھیجا ہے، انھوں نے آپ ﷺ پر سلام اور اللہ کی رحمت عرض کی ہے اور انھیں یہ خوف ہے کہ دشمن انھیں آپ سے جدا کر دے گا پس آپ ان کا انتظار کیجیے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے (ایسا ہی) کیا پھر میں نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! ہم نے ایک گورخر کو شکار کیا ہے اور ہمارے پاس اس کا کچھ بچا ہوا گوشت ہے تو رسول اللہ ﷺ نے اپنے صحابہ (رضی اللہ عنہم) سے فرمایا: "کھاؤ۔" حالانکہ وہ سب احرام میں تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ لاَ يُعِينُ الْمُحْرِمُ الْحَلاَلَ فِي قَتْلِ الصَّيْدِ

احرام والے شخص کو چاہیے کہ وہ شکار کرنے میں کسی غیر احرام والے شخص کی اعانت نہ کرے

(۸۸۵) وَ عَنْهُ فِي رِوَايَةٍ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ بِالْقَاحَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ عَلَى ثَلاَثٍ وَمِنَّا الْمُحْرِمُ وَمِنَّا غَيْرُ الْمُحْرِمِ فَذَكَرَ الْحَدِيثَ *

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ ہی ایک روایت میں کہتے ہیں کہ ہم لوگ نبی ﷺ کے ہمراہ مقام قاحہ میں مدینہ سے تین میل کے فاصلے پر تھے اور ہم میں سے کچھ لوگ احرام کی حالت میں تھے اور کچھ بغیر احرام کے تھے اور پھر پوری حدیث: ۸۸۴) بیان کی۔

بَابُ لاَ يُشِيرُ الْمُحْرِمُ إِلَى الصَّيْدِ لِكَيْ يَصْطَادَهُ الْحَلاَلُ

احرام والے کو چاہیے کہ شکار کی طرف اشارہ نہ کرے، اس مقصد سے کہ غیر احرام والا اس کو شکار کرے

(۸۸۶) وَعَنْهُ فِي رِوَايَةٍ : فَلَمَّا أَتَوْا رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ أَمِنْكُمْ أَحَدٌ أَمَرَهُ أَنْ يَحْمِلَ عَلَيْهَا أَوْ أَشَارَ إِلَيْهَا قَالُوا لاَ قَالَ فَكُلُوا مَا بَقِيَ مِنْ لَحْمِهَا *

سیدنا ابو قتادہ رضی اللہ عنہ سے دوسری روایت میں منقول ہے کہ جب وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آئے تو آپ ﷺ نے صحابہ سے دریافت فرمایا: "کیا تم میں سے کسی شخص نے ابو قتادہ کو اس شکار پر حملہ کرنے کے لیے کہا تھا؟" انھوں نے عرض کی کہ نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تو پھر کچھ حرج نہیں ہے اس کا باقی گوشت کھاؤ۔"

بَاب إِذَا أَهْدَى لِلْمُحْرِمِ حِمَارًا وَحْشِيًّا حَيًّا لَمْ يَقْبَلْ

جب کوئی شخص احرام والے شخص کو زندہ گورخر ہدیتاً دے تو اسے چاہیے کہ قبول نہ کرے

(۸۸۷) عَنْ عَبْدِاللَّهِ بْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا عَنِ الصَّعْبِ بْنِ جَثَّامَةَ اللَّيْثِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّهُ أَهْدَى لِرَسُولِ اللَّهِ ﷺ حِمَارًا وَحْشِيًّا وَهُوَ بِالأَبْوَاءِ أَوْ بِوَدَّانَ فَرَدَّهُ عَلَيْهِ فَلَمَّا رَأَى مَا فِي وَجْهِهِ قَالَ إِنَّا لَمْ نَرُدَّهُ عَلَيْكَ إِلاَّ أَنَّا حُرُمٌ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ سیدنا صعب بن جثامہ لیثی رضی اللہ عنہ نے ایک گورخر رسول اللہ ﷺ کو ہدیتاً دیا اور اس وقت آپ ﷺ مقام ابواء یا مقام ودان میں تھے، تو آپ ﷺ نے اسے واپس کر دیا پھر جب ان کے چہرے پر رنج کا اثر دیکھا تو فرمایا: "ہم نے صرف اسی وجہ سے واپس کیا کہ ہم احرام باندھے ہوئے ہیں۔"

بَابُ مَا يَقْتُلُ الْمُحْرِمُ مِنَ الدَّوَابِّ

ایک شخص احرام میں کن کن جانوروں کو مار سکتا ہے

(۸۸۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ خَمْسٌ مِنَ الدَّوَابِّ كُلُّهُنَّ فَاسِقٌ يُقْتَلْنَ فِي الْحَرَمِ الْغُرَابُ وَالْحِدَأَةُ وَالْعَقْرَبُ وَالْفَأْرَةُ وَالْكَلْبُ الْعَقُورُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "پانچ موذی جانور ایسے ہیں کہ وہ احرام میں بھی مار دیے جائیں وہ کوا، چیل، بچھو، چوہا، کاٹنے والا کتا ہیں۔"

(۸۸۹) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَارٍ بِمِنًى إِذْ نَزَلَ عَلَيْهِ وَالْمُرْسَلَاتِ وَإِنَّهُ لَيَتْلُوهَا وَإِنِّي لَأَتَلَقَّاهَا مِنْ فِيهِ وَإِنَّ فَاهُ لَرَطْبٌ بِهَا إِذْ وَثَبَتْ عَلَيْنَا حَيَّةٌ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ اقْتُلُوهَا فَابْتَدَرْنَاهَا فَذَهَبَتْ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وُقِيَتْ شَرَّكُمْ كَمَا وُقِيتُمْ شَرَّهَا *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ اس حال میں کہ ہم منیٰ میں کہ رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ ایک غار میں تھے کہ اتنے میں آپ ﷺ پر سورۂ مرسلات نازل ہوئی تو آپ ﷺ اس کی تلاوت کرنے لگے اور میں اس کو آپ ﷺ سے (سن کر) یاد کرنے لگا۔ آپ ﷺ ابھی تک اس کی تلاوت کر رہے تھے کہ اچانک ایک سانپ ہم لوگوں پر کودا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اس کو مار دو۔" چنانچہ ہم اس پر لپکے مگر وہ چلا گیا تو نبی ﷺ نے فرمایا: "وہ تمہارے ضرر سے بچا لیا گیا جس طرح تم اس کے ضرر سے بچا لیے گئے۔"

(۸۹۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ لِلْوَزَغِ فُوَيْسِقٌ وَلَمْ أَسْمَعْهُ أَمَرَ بِقَتْلِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا نبی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے چھپکلی کے بارے میں فرمایا: "یہ موذی ہے۔" مگر میں نے اس کو مارنے کا حکم دیتے ہوئے آپ ﷺ کو نہیں سنا۔ (لیکن

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اس کو مار دینا چاہیے)۔

بَابُ لاَ يَحِلُّ الْقِتَالُ بِمَكَّةَ

مکہ میں جنگ جائز نہیں

(۸۹۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ يَوْمَ افْتَتَحَ مَكَّةَ لاَ هِجْرَةَ وَلَكِنْ جِهَادٌ وَنِيَّةٌ وَإِذَا اسْتُنْفِرْتُمْ فَانْفِرُوا *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے جس دن مکہ فتح کیا یہ فرمایا: "اب ہجرت باقی نہیں رہی، ہاں جہاد اور نیت (کا ثواب اب بھی ہے) پس جس وقت تم لوگ جہاد کے لیے طلب کیے جاؤ تو (فوراً) نکل کھڑے ہو۔"

بَابُ الْحِجَامَةِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے شخص کو پچھنے لگوانا جائز ہے

(۸۹۲) عَنِ ابْنِ بُحَيْنَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ احْتَجَمَ النَّبِيُّ ﷺ وَهُوَ مُحْرِمٌ بِلَحْيِ جَمَلٍ فِي وَسَطِ رَأْسِهِ *

سیدنا ابن بحینہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے (مقام) لحی جمل میں بحالت احرام اپنے سر کے بیچ میں پچھنے لگوائے۔

بَابُ تَزْوِيجِ الْمُحْرِمِ

احرام والے شخص کا نکاح کرنا

(۸۹۳) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ تَزَوَّجَ مَيْمُونَةَ وَهُوَ مُحْرِمٌ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا سے بحالت احرام نکاح کیا۔

فائدہ: ام المومنین میمونہ رضی اللہ عنہا نے خود اپنے نکاح کا قصہ بیان کرتے ہوئے فرمایا: "آپ اس وقت حلال تھے یعنی احرام میں نہیں تھے۔ (مسلم) ام المومنین عائشہ اور ابو ہریرہ رضی اللہ عنہما سے بھی ایسے ہی مروی ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کو اطلاع اس وقت ملی جب آپ ﷺ احرام میں تھے تو وہ یہی سمجھے کہ شاید نکاح ابھی ہوا ہے۔ (فتح الباری)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الإِغْتِسَالِ لِلْمُحْرِمِ

احرام والے شخص کا غسل کرنا (درست ہے)

(۸۹۴) عَنْ أَبِي أَيُّوبَ الأَنْصَارِيِّ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ كَيْفَ كَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَغْسِلُ رَأْسَهُ وَهُوَ مُحْرِمٌ فَوَضَعَ أَبُو أَيُّوبَ يَدَهُ عَلَى الثَّوْبِ فَطَأْطَأَهُ حَتَّى بَدَا لِي رَأْسُهُ ثُمَّ قَالَ لِإِنْسَانٍ يَصُبُّ عَلَيْهِ اصْبُبْ فَصَبَّ عَلَى رَأْسِهِ ثُمَّ حَرَّكَ رَأْسَهُ بِيَدَيْهِ فَأَقْبَلَ بِهِمَا وَأَدْبَرَ وَقَالَ هَكَذَا رَأَيْتُهُ ﷺ يَفْعَلُ *

سیدنا ابوایوب انصاری رضی اللہ عنہ سے پوچھا گیا کہ رسول اللہ ﷺ بحالت احرام اپنا سر مبارک کس طرح دھوتے تھے تو سیدنا ابوایوب رضی اللہ عنہ نے (جو کہ کپڑے کی آڑ کئے ہوئے غسل کر رہے تھے۔ راوی کہتا ہے کہ) اپنا ہاتھ کپڑے پر رکھا اور اس کو نیچے کیا حتیٰ کہ میں ان کا سر دیکھنے لگا۔ پھر ایک شخص سے کہا کہ پانی ڈال اس نے ان کے سر پر پانی ڈالا پھر انھوں نے اپنا سر اپنے دونوں ہاتھوں سے ہلایا آگے (کی طرف) بھی ملا پیچھے (کی طرف) بھی ملا، اس کے بعد کہا کہ میں نے نبی ﷺ کو ایسا ہی کرتے دیکھا ہے۔

بَابُ دُخُولِ الْحَرَمِ وَمَكَّةَ بِغَيْرِ إِحْرَامٍ

حرم کے اندر اور مکہ میں بغیر احرام کے داخل ہونا

(۸۹۵) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ دَخَلَ عَامَ الْفَتْحِ وَعَلَى رَأْسِهِ الْمِغْفَرُ فَلَمَّا نَزَعَهُ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ إِنَّ ابْنَ خَطَلٍ مُتَعَلِّقٌ بِأَسْتَارِ الْكَعْبَةِ فَقَالَ اقْتُلُوهُ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ فتح مکہ کے سال مکہ میں داخل ہوئے تو آپ ﷺ کے سر مبارک پر اس وقت ایک خود تھا پھر جب آپ ﷺ نے اس کو اتارا تو ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے کہا کہ ابن خطل نامی بدبخت کافر کعبہ کے پردے پکڑ کر لٹک رہا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو وہیں قتل کر دو۔"

بَابُ الْحَجِّ وَالنُّذُورِ عَنِ الْمَيِّتِ وَالرَّجُلُ يَحُجُّ عَنِ الْمَرْأَةِ

میت کی طرف سے حج اور نذر کا ادا کرنا اور مرد کا عورت کی طرف سے حج کرنا

(۸۹۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ امْرَأَةً مِنْ جُهَيْنَةَ جَاءَتْ إِلَى النَّبِيِّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ﷺ فَقَالَتْ إِنَّ أُمِّي نَذَرَتْ أَنْ تَحُجَّ فَلَمْ تَحُجَّ حَتَّى مَاتَتْ أَفَلْحُجُّ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ حُجِّي عَنْهَا أَرَأَيْتِ لَوْ كَانَ عَلَى أُمِّكِ دَيْنٌ أَكُنْتِ قَاضِيَةً اقْضُوا اللَّهَ فَاللَّهُ أَحَقُّ بِالْوَفَاءِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ قبیلہ جہینہ کی ایک عورت نبی ﷺ کے پاس آئی اور اس نے عرض کی کہ میری ماں نے یہ نذر مانی تھی کہ وہ حج کرے گی مگر حج نہ کرنے پائی تھی کہ مر گئی، لہٰذا کیا میں اس کی طرف سے حج کر لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں تم اس کی طرف سے حج کر لو، بتاؤ! اگر تمہاری ماں پر کچھ قرض ہوتا تو کیا تم اسے ادا کرتی کہ نہیں؟ پس اللہ تعالیٰ کا قرض ادا کرو کیونکہ اللہ تعالیٰ اس بات کا سب سے زیادہ حقدار ہے کہ اس کا قرض ادا کیا جائے۔

بَابُ حَجِّ الصِّبْيَانِ

بچوں کا حج کرنا (بھی درست ہے)

(۸۹۷) عَنِ السَّائِبِ بْنِ يَزِيدَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حُجَّ بِي مَعَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ وَأَنَا ابْنُ سَبْعِ سِنِينَ *

سیدنا سائب بن یزید رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے نبی ﷺ کے ہمراہ حج کرایا گیا تھا اور میں سات برس کا تھا۔

بَابُ حَجِّ النِّسَاءِ

عورتوں کا حج کرنا

(۸۹۸) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ لَمَّا رَجَعَ النَّبِيُّ ﷺ مِنْ حَجَّتِهِ قَالَ لِأُمِّ سِنَانٍ الْأَنْصَارِيَّةِ مَا مَنَعَكِ مِنَ الْحَجِّ قَالَتْ أَبُو فُلَانٍ تَعْنِي زَوْجَهَا كَانَ لَهُ نَاضِحَانِ حَجَّ عَلَى أَحَدِهِمَا وَالْآخَرُ يَسْقِي أَرْضًا لَنَا قَالَ فَإِنَّ عُمْرَةً فِي رَمَضَانَ تَقْضِي حَجَّةً مَعِي *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ نبی ﷺ جب اپنے حج سے واپس آئے تو ام سنان انصاریہ سے فرمایا: "تم کو حج سے کس چیز نے روکا؟" انھوں نے عرض کی کہ فلاں شخص نے (اپنے شوہر کی نسبت کہا) ہمارے پاس دو اونٹ پانی بھرنے والے تھے، ایک پر تو وہ حج کرنے چلے گئے اور دوسرا ہماری زمین کو سیراب کرتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا تم عمرہ کر لو اس لیے کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔"

(۸۹۹) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ وَقَدْ غَزَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثِنْتَيْ عَشْرَةَ غَزْوَةً قَالَ أَرْبَعٌ سَمِعْتُهُنَّ مِنْ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ أَوْ قَالَ يُحَدِّثُهُنَّ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَعْجَبْنَنِي وَآنَقْنَنِي أَنْ لاَ تُسَافِرَ امْرَأَةٌ مَسِيرَةَ يَوْمَيْنِ لَيْسَ مَعَهَا زَوْجُهَا أَوْ ذُو مَحْرَمٍ وَلاَ صَوْمَ يَوْمَيْنِ الْفِطْرِ وَالأَضْحَى وَلاَ صَلاَةَ بَعْدَ صَلاَتَيْنِ بَعْدَ الْعَصْرِ حَتَّى تَغْرُبَ الشَّمْسُ وَبَعْدَ الصُّبْحِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ وَلاَ تُشَدُّ الرِّحَالُ إِلاَّ إِلَى ثَلاَثَةِ مَسَاجِدَ مَسْجِدِ الْحَرَامِ وَمَسْجِدِي وَمَسْجِدِ الأَقْصَى *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جنہوں نے نبی ﷺ کے ساتھ بارہ غزوات میں شریک ہوئے، کہتے تھے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے چار باتیں سنی ہیں، وہ مجھے اچھی معلوم ہوئیں اور بھلی لگیں (وہ باتیں یہ ہیں): "کوئی عورت بغیر اپنے شوہر یا محرم کے دو دن کا سفر نہ کرے اور دو دنوں میں یعنی عید الفطر اور عید الاضحیٰ میں روزہ نہ رکھنا چاہیے اور دو نمازوں کے بعد یعنی عصر کی نماز کے بعد غروب آفتاب تک اور صبح کی نماز کے بعد طلوع آفتاب تک کوئی نماز نہیں پڑھنی چاہیے اور سفر نہ کرنا چاہیے مگر تین مسجدوں کی طرف مسجد حرام (یعنی کعبہ) اور میری مسجد یعنی مسجد نبوی اور مسجد اقصیٰ یعنی بیت المقدس۔

بَابُ مَنْ نَذَرَ الْمَشْيَ إِلَى الْكَعْبَةِ

جو شخص کعبہ تک پیدل جانے کی منت مانے

(۹۰۰) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ رَأَى شَيْخًا يُهَادَى بَيْنَ ابْنَيْهِ قَالَ مَا بَالُ هَذَا قَالُوا نَذَرَ أَنْ يَمْشِيَ قَالَ إِنَّ اللَّهَ عَنْ تَعْذِيبِ هَذَا نَفْسَهُ لَغَنِيٌّ وَأَمَرَهُ أَنْ يَرْكَبَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے ایک بوڑھے آدمی کو دیکھا کہ وہ اپنے دو بیٹوں کے درمیان چلایا جا رہا تھا تو آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: "اس کو کیا ہوا ہے؟" لوگوں نے عرض کی کہ اس نے پیدل جانے کی نذر مانی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ اس کی جان کو تکلیف دینے سے بے نیاز ہے۔" اور اس بوڑھے کو حکم دیا کہ سوار ہو کر چلے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۹۰۱) عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَذَرَتْ أُخْتِي أَنْ تَمْشِيَ إِلَى بَيْتِ اللّٰهِ وَأَمَرَتْنِي أَنْ أَسْتَفْتِيَ لَهَا النَّبِيَّ ﷺ فَاسْتَفْتَيْتُهُ فَقَالَ ﷺ لِتَمْشِ وَلْتَرْكَبْ *

سیدنا عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میری بہن نے بیت اللہ تک پیدل جانے کی نذر مانی اور مجھ سے کہا کہ میں اس بارے میں نبی ﷺ سے دریافت کروں۔ چنانچہ میں نے نبی ﷺ سے دریافت کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اس کو چاہیے کہ تھوڑا پیدل بھی چلے اور سوار بھی ہو۔"

كِتَابُ فَضَائِلِ الْمَدِينَةِ

فضائل مدینہ کے بیان میں

بَابُ حَرَمِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے حرم کا بیان

(۹۰۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مِنْ كَذَا إِلَى كَذَا لَا يُقْطَعُ شَجَرُهَا وَلَا يُحْدَثُ فِيهَا حَدَثٌ مَنْ أَحْدَثَ حَدَثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللّٰهِ وَالْمَلَائِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "مدینہ یہاں (جبل عیر) سے وہاں (ثور) تک حرم ہے یہاں کا درخت نہ کاٹا جائے اور نہ یہاں کسی ظلم و بدعت کا ارتکاب کیا جائے۔ جو شخص یہاں ظلم و بدعت کی کوئی بات ایجاد کرے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت ہو (ایک روایت میں ہے کہ جو بدعتی کو جگہ دے اس پر بھی)۔"

(۹۰۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ حَرَّمَ مَا بَيْنَ لَابَتَيِ الْمَدِينَةِ عَلَى لِسَانِي قَالَ وَأَتَى النَّبِيُّ ﷺ بَنِي حَارِثَةَ فَقَالَ أَرَاكُمْ يَا بَنِي

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

حَارِثَةَ قَدْ خَرَجْتُمْ مِنَ الْحَرَمِ ثُمَّ الْتَفَتَ فَقَالَ بَلْ أَنْتُمْ فِيهِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "مدینہ کے دونوں پتھریلے کناروں کے درمیان جو زمین ہے وہ میری زبان پر حرم ٹھہرائی گئی۔" (مزید) کہتے ہیں کہ نبی ﷺ قبیلہ بنی حارثہ کے پاس تشریف لے گئے تو فرمایا: "میں خیال کرتا ہوں کہ تم لوگ حرم سے باہر ہو گئے ہو۔" پھر آپ ﷺ نے ادھر ادھر دیکھا اور فرمایا: "نہیں! تم حرم کے اندر ہو۔"

(۹۰٤) عَنْ عَلِيٍّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ مَا عِنْدَنَا شَيْءٌ إِلاَّ كِتَابُ اللَّهِ وَهَذِهِ الصَّحِيفَةُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ الْمَدِينَةُ حَرَمٌ مَا بَيْنَ عَائِرٍ إِلَى كَذَا مَنْ أَحْدَثَ فِيهَا حَدَثًا أَوْ آوَى مُحْدِثًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ وَقَالَ ذِمَّةُ الْمُسْلِمِينَ وَاحِدَةٌ فَمَنْ أَخْفَرَ مُسْلِمًا فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ وَمَنْ تَوَلَّى قَوْمًا بِغَيْرِ إِذْنِ مَوَالِيهِ فَعَلَيْهِ لَعْنَةُ اللَّهِ وَالْمَلاَئِكَةِ وَالنَّاسِ أَجْمَعِينَ لاَ يُقْبَلُ مِنْهُ صَرْفٌ وَلاَ عَدْلٌ *

سیدنا علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس میں انھوں نے کہا کہ ہمارے پاس کچھ نہیں ہے سوائے کتاب اللہ کے اور اس صحیفہ کے جو نبی ﷺ سے منقول ہے (اس میں یہ مضمون بھی ہے): "مدینہ عائر (نامی پہاڑ) سے لے کر فلاں مقام (ثور) تک حرم ہے۔ جو شخص یہاں بدعت ایجاد کرے، اس پر عمل کرے یا بدعتی کو پناہ دے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت۔ اس کی نہ کوئی نفل عبادت قبول ہو گی اور نہ کوئی فرض عبادت۔" اور فرمایا: "تم مسلمانوں میں سے کسی ایک کا بھی عہد کافی ہے پھر جو کوئی کسی بھی مسلمان کا عہد توڑے اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت۔ اس کی نہ تو کوئی نفل عبادت ہی مقبول ہو گی اور نہ ہی کوئی فرض عبادت اور جو کوئی (غلام) اپنے مالک کو چھوڑ کر، بغیر اس کی اجازت کے کسی دوسرے کو مالک بنائے تو اس پر اللہ کی اور فرشتوں کی اور سب انسانوں کی لعنت۔ نہ اس سے کوئی نفل عبادت مقبول ہو گی نہ کوئی فرض عبادت۔"

بَابُ فَضْلِ الْمَدِينَةِ وَأَنَّهَا تَنْفِي النَّاسَ

مدینہ کی فضیلت و عظمت اور یہ کہ وہ برے لوگوں کو نکال دیتا ہے

(۹۰۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ أُمِرْتُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بِقَرْيَةٍ تَأْكُلُ الْقُرَى يَقُولُونَ يَثْرِبُ وَهِيَ الْمَدِينَةُ تَنْفِي النَّاسَ كَمَا يَنْفِي الْكِيرُ خَبَثَ الْحَدِيدِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے (ہجرت سے پہلے) فرمایا: "مجھے ایک ایسی بستی میں جانے کا حکم ہوا ہے جو تمام بستیوں پر غالب ہے اس کو "یثرب" کہتے ہیں وہ مدینہ ہے (برے) آدمیوں کو اس طرح نکال دیتا ہے جیسے بھٹی لوہے کے میل کو نکال دیتی ہے۔"

بَابُ الْمَدِينَةُ طَابَةٌ

مدینہ کا ایک نام طابہ (یعنی پاک مقام) ہے

(۹۰۶) عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ (السَّاعِدِيِّ) رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَقْبَلْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ مِنْ تَبُوكَ حَتَّى أَشْرَفْنَا عَلَى الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَذِهِ طَابَةٌ *

سیدنا ابو حمید ساعدی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تبوک سے واپس آئے تو جب مدینہ کے قریب پہنچے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ "طابہ" ہے۔" (یعنی "مدینہ" کو "طابہ" ارشاد فرمایا)۔

بَابُ مَنْ رَغِبَ عَنِ الْمَدِينَةِ

جو شخص مدینے سے نفرت کرے اس کا کیا حال ہوگا؟

(۹۰۷) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ يَقُولُ يَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لاَ يَغْشَاهَا إِلاَّ الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهَا وُحُوشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "(قیامت کے قریب ایک وقت ایسا آنے والا ہے کہ) لوگ مدینہ کو بہت عمدہ حالت میں چھوڑ دیں گے وہاں سوائے جنگلی جانوروں، پرندوں اور درندوں کے کوئی نہ رہے گا اور سب سے آخر میں (قبیلہ) مزینہ کے دو چرواہے مدینہ آئیں گے تاکہ بکریاں ہانک کر لے جائیں تو وہ مدینہ کو جنگلی جانوروں اور درندوں سے بھرا ہوا پائیں گے یہاں تک کہ جب وہ ثنیۃ الوداع میں پہنچ جائیں گے تو اپنے منہ کے بل گر پڑیں گے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(یعنی مر جائیں گے اور قیامت قائم ہو گی)۔"

(۹۰۸) عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الشَّامُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ *

سیدنا سفیان بن ابو زہیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا: "(آئندہ دور میں) یمن فتح ہو جائے گا تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنی سواریاں دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور گھر والوں کو اور ان لوگوں کو جو ان کا کہا مانیں گے، مدینہ سے یمن لے جائیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہو گا اگر وہ غور کریں اور ملک شام فتح ہو گا تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنی سواریاں دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں کو اور ان لوگوں کو جو ان کا کہا مانیں گے، مدینہ سے شام میں منتقل کر دیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہو گا اگر وہ غور کریں اور عراق فتح ہو گا تو کچھ لوگ ایسے ہوں گے جو اپنی سواریاں دوڑاتے ہوئے لائیں گے اور اپنے گھر والوں اور ان لوگوں کو جو ان کا کہا مانیں گے مدینہ سے عراق میں منتقل کر دیں گے حالانکہ مدینہ ان کے لیے بہتر ہو گا اگر وہ غور کریں۔"

بَابُ الإِيمَانُ يَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ

قرب قیامت میں ایمان مدینہ کی طرف سمٹ آئے گا

(۹۰۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِنَّ الإِيمَانَ لَيَأْرِزُ إِلَى الْمَدِينَةِ كَمَا تَأْرِزُ الْحَيَّةُ إِلَى جُحْرِهَا *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان مدینہ کی طرف اس طرح سمٹ آئے گا جس طرح سانپ اپنے بل کی طرف سمٹ جاتا ہے۔"

بَاب إِثْمِ مَنْ كَادَ أَهْلَ الْمَدِينَةِ

اس شخص کا گناہ جو اہل مدینہ سے فریب کرے

(۹۱۰) عَنْ سَعْدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ لاَ يَكِيدُ أَهْلَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

الْمَدِينَةِ أَحَدٌ إِلاَّ انْمَاعَ كَمَا يَنْمَاعُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ *

فاتح فارس وایراں سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ سے سنا: "جو شخص اہل مدینہ کے ساتھ فریب کرے گا وہ اس طرح گھل جائے گا جس طرح نمک پانی میں گھل جاتا ہے۔

بَابُ آطَامِ الْمَدِينَةِ

مدینہ کے ٹیلوں کا بیان

(٩١١) عَنْ أُسَامَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُطُمٍ مِنْ آطَامِ الْمَدِينَةِ فَقَالَ هَلْ تَرَوْنَ مَا أَرَى إِنِّي لَأَرَى مَوَاقِعَ الْفِتَنِ خِلاَلَ بُيُوتِكُمْ كَمَوَاقِعِ الْقَطْرِ *

سیدنا اسامہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) نبی ﷺ مدینہ کے ٹیلوں میں سے کسی ٹیلے پر چڑھے تو فرمایا: "کیا تم وہ کچھ دیکھتے ہو جو میں دیکھ رہا ہوں؟ بے شک میں تمہارے گھروں کے درمیان فتنوں کے نازل ہونے کی جگہ دیکھ رہا ہوں (وہ اس کثرت سے ہوں گے) جیسے زوردار بارش کے قطرات۔"

بَابُ لاَ يَدْخُلُ الدَّجَّالُ الْمَدِينَةَ

دجال مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا

(٩١٢) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ رُعْبُ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوَابٍ عَلَى كُلِّ بَابٍ مَلَكَانِ *

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مدینہ میں مسیح دجال کا رعب داخل نہ ہوگا اس وقت مدینہ کے سات دروازے ہوں گے اور ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہوں گے۔"

(٩١٣) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ عَلَى أَنْقَابِ الْمَدِينَةِ مَلاَئِكَةٌ لاَ يَدْخُلُهَا الطَّاعُونُ وَلاَ الدَّجَّالُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "مدینہ کے دروازوں پر فرشتے پہرہ دیں گے وہاں نہ طاعون کی بیماری آئے گی اور نہ ہی دجال مدینہ میں داخل ہو سکے گا۔"

(٩١٤) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لَيْسَ مِنْ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَلَدٍ إِلاَّ سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ إِلاَّ مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ لَيْسَ لَهُ مِنْ نِقَابِهَا نَقْبٌ إِلاَّ عَلَيْهِ الْمَلاَئِكَةُ صَافِّينَ يَحْرُسُونَهَا ثُمَّ تَرْجُفُ الْمَدِينَةُ بِأَهْلِهَا ثَلاَثَ رَجَفَاتٍ فَيُخْرِجُ اللَّهُ كُلَّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دجال دنیا کے ہر شہر کو ضرور روندے گا سوائے مکہ اور مدینہ کے۔ ان دونوں کے ہر راستے پر فرشتے صف بستہ پہرہ دیں گے پھر مدینہ اپنے لوگوں کو تین بار خوب زور سے ہلا دے گا پس اللہ ہر کافر و منافق کو (جو اس وقت مدینہ میں موجود ہوگا) نکال دے گا۔''

(۹۱۵) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثًا طَوِيلاً عَنِ الدَّجَّالِ فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا بِهِ أَنْ قَالَ يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي بِالْمَدِينَةِ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ فَيَقُولُ أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا عَنْكَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَرَأَيْتَ إِنْ قَتَلْتُ هَذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ فَيَقُولُونَ لاَ فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ وَاللَّهِ مَا كُنْتُ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ أَقْتُلُهُ فَلاَ يُسَلَّطُ عَلَيْهِ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ایک بہت طویل قصہ بیان فرمایا تھا تو مجملہ اس کے جو آپ ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا کچھ یہ تھا: ''دجال مدینہ کی کھاری زمین پر آکر اترے گا لیکن اس پر مدینہ کے اندر آنا حرام کر دیا گیا ہے۔ تو اس وقت ایک شخص جو تمام انسانوں میں سب سے بہتر اور نیک ہوگا، دجال کے پاس جائے گا اور کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ تو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے حدیث بیان فرما دی تھی تو دجال لوگوں سے کہے گا کہ بتاؤ! اگر میں اس شخص کو قتل کر کے پھر زندہ کر دوں تو کیا تم لوگ پھر بھی (میرے) معاملہ میں شک کرو گے؟ تو لوگ جواب دیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ دجال پہلے تو اس نیک شخص کو قتل کرے گا پھر زندہ کر دے گا۔ وہ نیک شخص زندہ ہو کر کہے گا کہ اللہ کی قسم! اب تو مجھے پورا یقین ہو گیا ہے کہ تو وہی دجال ہے تو دجال پھر اس نیک شخص کو قتل کرنا چاہے گا مگر نہ کر سکے گا۔''

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْمَدِينَةُ تَنْفِي الْخَبَثَ

مدینہ برے آدمی کو نکال دیتا ہے

(٩١٦) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ جَاءَ أَعْرَابِيٌّ النَّبِيَّ ﷺ فَبَايَعَهُ عَلَى الإِسْلاَمِ فَجَاءَهُ مِنَ الْغَدِ مَحْمُومًا فَقَالَ أَقِلْنِي فَأَبَى ثَلاَثَ مِرَارٍ فَقَالَ الْمَدِينَةُ كَالْكِيرِ تَنْفِي خَبَثَهَا وَيَنْصَعُ طَيِّبُهَا *

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک اعرابی نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے آپ ﷺ سے اسلام پر بیعت کی پھر وہ دوسرے دن بخار میں مبتلا ہو کر آیا اور کہنے لگا کہ آپ اپنی بیعت واپس لے لیجیے نبی ﷺ نے تین مرتبہ انکار فرمایا اس کے بعد فرمایا: "مدینہ مثل بھٹی کے ہے جو میل کچیل کو نکال دیتی ہے اور عمدہ اور خالص رکھ لیتی ہے۔"

بَابٌ : ((**باب**))

(٩١٧) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ اللّٰهُمَّ اجْعَلْ بِالْمَدِينَةِ ضِعْفَيْ مَا جَعَلْتَ بِمَكَّةَ مِنَ الْبَرَكَةِ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "اے اللہ! جس قدر برکت تو نے مکہ میں رکھی ہے اس سے دگنی مدینہ میں کر دے۔"

بَابٌ : ((**باب**))

(٩١٨) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمَّا قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْمَدِينَةَ وُعِكَ أَبُو بَكْرٍ وَبِلاَلٌ فَكَانَ أَبُو بَكْرٍ إِذَا أَخَذَتْهُ الْحُمَّى يَقُولُ :

كُلُّ امْرِئٍ مُصَبَّحٌ فِي أَهْلِهِ

وَالْمَوْتُ أَدْنَى مِنْ شِرَاكِ نَعْلِهِ

وَكَانَ بِلاَلٌ إِذَا أُقْلِعَ عَنْهُ الْحُمَّى يَرْفَعُ عَقِيرَتَهُ يَقُولُ :

أَلاَ لَيْتَ شِعْرِي هَلْ أَبِيتَنَّ لَيْلَةً

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بِوَادٍ وَحَوْلِي إِذْخِرٌ وَجَلِيلُ
وَهَلْ أَرِدَنْ يَوْمًا مِيَاهَ مَجَنَّةٍ
وَهَلْ يَبْدُوَنْ لِي شَامَةٌ وَطَفِيلُ

قَالَ اللّٰهُمَّ الْعَنْ شَيْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَعُتْبَةَ بْنَ رَبِيعَةَ وَأُمَيَّةَ بْنَ خَلَفٍ كَمَا أَخْرَجُونَا مِنْ أَرْضِنَا إِلَى أَرْضِ الْوَبَاءِ ثُمَّ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ اللّٰهُمَّ حَبِّبْ إِلَيْنَا الْمَدِينَةَ كَحُبِّنَا مَكَّةَ أَوْ أَشَدَّ اللّٰهُمَّ بَارِكْ لَنَا فِي صَاعِنَا وَفِي مُدِّنَا وَصَحِّحْهَا لَنَا وَانْقُلْ حُمَّاهَا إِلَى الْجُحْفَةِ قَالَتْ وَقَدِمْنَا الْمَدِينَةَ وَهِيَ أَوْبَأُ أَرْضِ اللّٰهِ قَالَتْ فَكَانَ بُطْحَانُ يَجْرِي نَجْلًا تَعْنِي مَاءً آجِنًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رسول اللہ ﷺ (ہجرت کر کے) مدینہ تشریف لے گئے تو سیدنا ابو بکر اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کو بخار ہو گیا تو سیدنا ابو بکر رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو بخار چڑھتا تھا تو وہ یہ کہتے تھے کہ:

"ہر شخص اپنے گھر میں صبح کو اٹھتا ہے اور (وہ نہیں جانتا کہ) موت اس کی جوتی کے تسمہ سے بھی زیادہ قریب ہے۔"

اور سیدنا بلال رضی اللہ عنہ کی یہ حالت تھی کہ جب ان کو بخار چڑھتا تھا تو وہ اپنی آواز بلند کرتے تھے کہ:

"اے کاش مجھے معلوم ہو جاتا کہ کیا پھر میں کبھی ایسے میدان میں شب بسر کروں گا کہ میرے گرداگرد خر اور جلیل (نامی گھاس) ہو گی اور کیا میں اب کبھی مجنہ کے چشموں پر پہنچوں گا اور کیا اب کبھی مجھے شامہ اور طفیل (نامی پہاڑ) دکھائی دیں گے؟"

(پھر یہ دعا بھی مانگتے): "اے اللہ! لعنت فرما شیبہ بن ربیعہ، عتبہ بن ربیعہ اور امیہ بن خلف پر، جیسا کہ انھوں نے ہم کو ہمارے وطن (مکہ) سے ایک وبائی زمین (مدینہ) کی طرف نکال دیا۔" یہ سن کر رسول اللہ ﷺ نے یوں دعا فرمائی: "اے اللہ! مدینہ کی محبت ہمارے دلوں میں ڈال دے جس طرح کہ ہم مکہ سے محبت رکھتے ہیں بلکہ اس سے بھی زیادہ۔ اے اللہ! ہمارے صاع اور ہمارے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مد میں برکت عطا فرما اور مدینہ کی آب و ہوا ہمارے لیے درست کر دے اور اس کا بخار جحفہ (کے مشرکوں) کی طرف لے جا۔ (ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا) کہتی ہیں جب ہم مدینہ میں آئے تو وہ اللہ کی سب سے زیادہ وبائی زمین تھی۔ نیز کہتی ہیں کہ اس وقت وادیٔ بطحان میں نجل یعنی بدبودار پانی بہا کرتا تھا۔

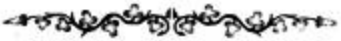

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ الصَّوْمِ

روزے کے بیان میں

بَابُ فَضْلِ الصَّوْمِ

روزے کی فضیلت وعظمت کا بیان

(۹۱۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الصِّيَامُ جُنَّةٌ فَلَا يَرْفُثْ وَ لَا يَجْهَلْ وَإِنِ امْرُؤٌ قَاتَلَهُ أَوْ شَاتَمَهُ فَلْيَقُلْ إِنِّي صَائِمٌ مَرَّتَيْنِ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَخُلُوفُ فَمِ الصَّائِمِ أَطْيَبُ عِنْدَ اللّٰهِ تَعَالَى مِنْ رِيحِ الْمِسْكِ يَتْرُكُ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ وَشَهْوَتَهُ مِنْ أَجْلِي الصِّيَامُ لِي وَأَنَا أَجْزِي بِهِ وَالْحَسَنَةُ بِعَشْرِ أَمْثَالِهَا *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''روزہ (عذاب الٰہی کے لیے) ڈھال ہے پس روزہ دار کو چاہیے کہ فحش بات نہ کہے اور جہالت کی باتیں (مثلاً مذاق، جھوٹ، چیخنا چلانا اور شور وغل مچانا وغیرہ) بھی نہ کرے اور اگر کوئی شخص اس سے لڑے یا اسے گالی دے تو اسے چاہیے کہ دو مرتبہ کہہ دے کہ میں روزہ دار ہوں۔ قسم اس ذات کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے کہ روزہ دار کے منہ کی خوشبو اللہ کے نزدیک مشک کی خوشبو سے بھی زیادہ عمدہ ہے (اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ) روزہ دار اپنا کھانا پینا اور اپنی خواہش وشہوت میرے لیے چھوڑ دیتا ہے۔ (تو) روزہ میرے ہی لیے ہے اور میں ہی اس کا بدلہ دوں گا اور ہر نیکی کا ثواب دس گنا ملتا ہے (لیکن روزہ کا ثواب اس سے کہیں زیادہ ملے گا)۔''

بَابٌ : الرَّيَّانُ لِلصَّائِمِينَ

روزہ داروں کے لیے (جنت کا دروازہ) ''ریان'' ہے

(۹۲۰) عَنْ سَهْلٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِنَّ فِي الْجَنَّةِ بَابًا يُقَالُ لَهُ الرَّيَّانُ يَدْخُلُ مِنْهُ الصَّائِمُونَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ لَا يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

غَيْرُهُمْ يُقَالُ أَيْنَ الصَّائِمُونَ فَيَقُومُونَ لاَ يَدْخُلُ مِنْهُ أَحَدٌ غَيْرُهُمْ فَإِذَا دَخَلُوا أُغْلِقَ فَلَمْ يَدْخُلْ مِنْهُ أَحَدٌ *

سیدنا سہل رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ نے فرمایا: "جنت میں ایک دروازہ ہے جسے "ریان" کہتے ہیں، اس دروازہ سے قیامت کے دن روزہ دار داخل ہوں گے، ان کے سوا کوئی (بھی اس دروازے سے) داخل نہ ہوگا۔ کہا جائے گا روزہ دار کہاں ہیں؟ پس وہ اٹھ کھڑے ہوں گے، ان کے سوا کوئی اس دروازہ سے داخل نہ ہوگا پھر جس وقت وہ داخل ہو جائیں گے تو دروازہ بند کر لیا جائے گا غرض اس دروازہ سے کوئی داخل نہ ہوگا۔"

(۹۲۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ أَنْفَقَ زَوْجَيْنِ فِي سَبِيلِ اللَّهِ نُودِيَ مِنْ أَبْوَابِ الْجَنَّةِ يَا عَبْدَ اللَّهِ هَذَا خَيْرٌ فَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّلاَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّلاَةِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الْجِهَادِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الْجِهَادِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصِّيَامِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الرَّيَّانِ وَمَنْ كَانَ مِنْ أَهْلِ الصَّدَقَةِ دُعِيَ مِنْ بَابِ الصَّدَقَةِ فَقَالَ أَبُو بَكْرٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ بِأَبِي أَنْتَ وَأُمِّي يَا رَسُولَ اللَّهِ مَا عَلَى مَنْ دُعِيَ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ مِنْ ضَرُورَةٍ فَهَلْ يُدْعَى أَحَدٌ مِنْ تِلْكَ الأَبْوَابِ كُلِّهَا قَالَ نَعَمْ وَأَرْجُو أَنْ تَكُونَ مِنْهُمْ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص اللہ کی راہ میں دو جوڑے (کپڑے یا کوئی سی بھی دو چیزیں) تقسیم کرے وہ جنت کے دروازوں سے بلایا جائے گا (فرشتے کہیں گے کہ) اے اللہ کے بندے! یہ دروازہ اچھا ہے (اس میں سے آجا) پھر جو کوئی نماز قائم کرنے والوں میں سے ہوگا تو وہ نماز کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو کوئی جہاد کرنے والوں میں سے ہوگا تو وہ جہاد کے دروازے سے پکارا جائے گا اور جو کوئی روزہ داروں میں سے ہوگا تو وہ "باب الریان" سے پکارا جائے گا اور جو کوئی صدقہ دینے والوں میں سے ہوگا وہ صدقہ کے دروازے سے پکارا جائے گا تو سیدنا ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر فدا ہوں جو شخص ان تمام دروازوں سے پکارا جائے تو اس کو پھر کوئی حاجت ہی نہ رہے گی تو کیا کوئی شخص ان تمام دروازوں سے بھی پکارا جائے گا؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں! میں امید رکھتا ہوں کہ تم انھیں میں سے ہو گے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(۹۲۲)عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ إِذَا جَاءَ رَمَضَانُ فُتِحَتْ أَبْوَابُ الْجَنَّةِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان آتا ہے تو جنت کے دروازے کھل جاتے ہیں۔"

(۹۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ إِذَا دَخَلَ شَهْرُ رَمَضَانَ فُتِّحَتْ أَبْوَابُ السَّمَاءِ وَغُلِّقَتْ أَبْوَابُ جَهَنَّمَ وَسُلْسِلَتِ الشَّيَاطِينُ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ دوسری ایک روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جب رمضان آتا ہے تو آسمان (یعنی جنت) کے دروازے کھل جاتے ہیں اور دوزخ کے دروازے بند ہو جاتے ہیں اور شیاطین مضبوط ترین زنجیروں سے جکڑ دیے جاتے ہیں۔"

بَابُ هَلْ يُقَالُ رَمَضَانُ أَوْ شَهْرُ رَمَضَانَ وَمَنْ رَأَى كُلَّهُ

رمضان یا ماہ رمضان کیا کہا جائے اور اس شخص کی دلیل جو دونوں طرح کہنا درست جانتا ہے

(۹۲۴) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ إِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَاقْدُرُوا لَهُ يَعْنِي هِلَالَ رَمَضَانَ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزے رکھنا شروع کر دو اور جب تم (عید الفطر کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھنا ترک کر دو پھر اگر تمہارا مطلع ابر آلود ہو (یعنی بادل چھا جائیں) تو تم اس کے لیے اندازہ کر لو (یعنی ۳۰ پورے کر لو)۔"

بَابُ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فِي الصَّوْمِ

جس نے روزے میں جھوٹ بولنا اور لغو کام کرنا نہ چھوڑا

(۹۲۵) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ مَنْ لَمْ يَدَعْ قَوْلَ الزُّورِ وَالْعَمَلَ بِهِ فَلَيْسَ لِلّٰهِ حَاجَةٌ فِي أَنْ يَدَعَ طَعَامَهُ وَشَرَابَهُ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص جھوٹ بولنا اور دغابازی کرنا نہ چھوڑے تو اللہ تعالیٰ کو اس بات کی کچھ بھی پروا نہیں کہ وہ (روزہ کا نام کر کے) اپنا کھانا پینا چھوڑ دے۔"

بَابُ هَلْ يَقُولُ إِنِّي صَائِمٌ إِذَا شُتِمَ

کیا جب کسی روزہ دار کو گالی دی جائے تو وہ یہ کہے کہ میں روزہ دار ہوں

(۹۲۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَالَ اللّٰهُ كُلُّ عَمَلِ ابْنِ آدَمَ لَهُ إِلاَّ الصِّيَامَ فَإِنَّهُ لِي وَ أَنَا أَجْزِي بِهِ وَ قَالَ فِي الْخِرِهِ: لِلصَّائِمِ فَرْحَتَانِ يَفْرَحُهُمَا إِذَا أَفْطَرَ فَرِحَ وَ إِذَا لَقِيَ رَبَّهُ فَرِحَ بِصَوْمِهِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ ابن آدم کے تمام اعمال اسی کے لیے ہوتے ہیں سوائے روزہ کے کہ وہ میرے لیے ہے اور میں خود اس کا بدلہ دوں گا۔" اور (حدیث کے) آخر میں ارشاد فرمایا: "روزہ دار کو دو خوشیاں حاصل ہوتی ہیں ایک اس وقت جب وہ افطار کرتا ہے (تو دلی) خوشی محسوس کرتا ہے اور دوسرے جب وہ اپنے پروردگار سے ملاقات کرے گا تو روزے کا ثواب دیکھ کر خوش ہوگا۔"

بَابُ الصَّوْمِ لِمَنْ خَافَ عَلَى نَفْسِهِ الْعُزْبَةَ

مجرد شخص اگر زنا میں مبتلا ہو جانے کا خوف رکھتا ہو تو وہ روزے رکھے

(۹۲۷) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَنِ اسْتَطَاعَ الْبَاءَةَ فَلْيَتَزَوَّجْ فَإِنَّهُ أَغَضُّ لِلْبَصَرِ وَأَحْصَنُ لِلْفَرْجِ وَمَنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَعَلَيْهِ بِالصَّوْمِ فَإِنَّهُ لَهُ وِجَاءٌ *

سیدنا عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص نکاح کی قدرت رکھتا ہو وہ تو نکاح کر لے اس لیے کہ نکاح اس کی نظر کو (غیر محرم پر پڑنے سے) خوب روکے گا اور اس کی شرم گاہ کی (زنا سے) حفاظت کرے گا اور جو شخص نکاح کرنے پر قدرت نہ رکھتا ہو اس پر روزے رکھنا لازم ہے کیونکہ روزے اس کی شہوت کو توڑ دیتے ہیں۔" (یہ روزے فرض نہیں البتہ مستحب ہیں اور حدیث میں اسی استحباب کی تاکید کی گئی ہے)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ إِذَا رَأَيْتُمُ الْهِلَالَ فَصُومُوا وَإِذَا رَأَيْتُمُوهُ فَأَفْطِرُوا

نبی ﷺ کا فرمان "جب تم (رمضان کا) چاند دیکھو تو روزہ رکھو اور جب (شوال کا) چاند دیکھو تو رکھنا موقوف کر دو"

(۹۲۸) عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ الشَّهْرُ تِسْعٌ وَعِشْرُونَ لَيْلَةً فَلَا تَصُومُوا حَتّٰى تَرَوْهُ فَإِنْ غُمَّ عَلَيْكُمْ فَأَكْمِلُوا الْعِدَّةَ ثَلَاثِينَ *

سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مہینہ (کم از کم) انتیس دن کا ہوتا ہے پس تم جب تک چاند نہ دیکھ لو روزہ نہ رکھو پھر اگر مطلع ابر آلود ہو جائے (یعنی آسمان پر بادل چھا جائیں اور تم چاند نہ دیکھ سکو) تو تیس دن کا شمار پورا کر لو۔"

(۹۲۹) عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ آلَى مِنْ نِسَائِهِ شَهْرًا فَلَمَّا مَضَى تِسْعَةٌ وَعِشْرُونَ يَوْمًا غَدَا أَوْ رَاحَ فَقِيلَ لَهُ إِنَّكَ حَلَفْتَ أَنْ لَا تَدْخُلَ شَهْرًا فَقَالَ إِنَّ الشَّهْرَ يَكُونُ تِسْعَةً وَعِشْرِينَ يَوْمًا *

ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک بار نبی ﷺ نے اپنی ازواج مطہرات سے ایک مہینہ کا ایلاء کیا (یعنی ترک تعلق کی قسم کھائی) پھر جب انتیس دن گزر گئے تو صبح کے وقت یا دوپہر کے بعد آپ ﷺ (اپنی بیویوں کے پاس) تشریف لے گئے۔ کسی نے آپ ﷺ سے کہا کہ آپ ﷺ نے تو قسم کھائی تھی کہ میں ایک مہینہ تک (بیویوں کے پاس) نہ جاؤں گا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "مہینہ انتیس دن کا (بھی ہوتا) ہے۔"

بَابُ شَهْرَا عِيدٍ لَا يَنْقُصَانِ

عید کے دونوں مہینے کم نہیں ہوتے

(۹۳۰) عَنْ أَبِي بَكْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ شَهْرَانِ لَا يَنْقُصَانِ شَهْرَا عِيدٍ رَمَضَانُ وَذُو الْحِجَّةِ *

سیدنا ابو بکرہ رضی اللہ عنہ، نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دو مہینے ایسے ہیں کہ کم نہیں ہوتے دونوں مہینے عید کے ہیں (۱) رمضان (۲) ذی الحجہ۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فائدہ: اسلاف سے اس کے دو مشہور مفہوم ہیں (۱) اگر ایک انتیس کا ہوگا تو دوسرا تیس کا یا دونوں تیس کے ہوں گے۔ دونوں انتیس کے نہیں ہوں گے۔ (۲) ثواب کے اعتبار سے ان میں کمی نہیں ہو گی، تعداد کے اعتبار کمی ہو سکتی ہے یعنی انتیس کے ہو سکتے ہیں۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لاَ نَكْتُبُ وَ لاَ نَحْسُبُ

نبی ﷺ کا فرمانا: "ہم لوگ نہ لکھنا جانتے ہیں نہ حساب جانتے ہیں۔"

(۹۳۱) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ إِنَّا أُمَّةٌ أُمِّيَّةٌ لاَ نَكْتُبُ وَلاَ نَحْسُبُ الشَّهْرُ هٰكَذَا وَهٰكَذَا يَعْنِي مَرَّةً تِسْعَةً وَ عِشْرِينَ وَمَرَّةً ثَلاثِينَ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ہم امی (ان پڑھ) لوگ ہیں، حساب کتاب نہیں جانتے، (پھر انگلیوں کے اشارے سے بیان فرمایا کہ) مہینہ اس طرح اور کبھی اس طرح ہوتا ہے یعنی کبھی انتیس دن کا اور کبھی تیس دن کا۔"

بَابُ لاَ يَتَقَدَّمُ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ وَ لاَ يَوْمَيْنِ

رمضان سے ایک یا دو دن پہلے روزہ نہیں رکھنا چاہیے

(۹۳۲) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ لاَ يَتَقَدَّمَنَّ أَحَدُكُمْ رَمَضَانَ بِصَوْمِ يَوْمٍ أَوْ يَوْمَيْنِ إِلاَّ أَنْ يَكُونَ رَجُلٌ كَانَ يَصُومُ صَوْمَهُ فَلْيَصُمْ ذٰلِكَ الْيَوْمَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "تم میں سے کوئی شخص رمضان سے ایک دو دن پہلے روزہ نہ رکھے۔ ہاں اگر کسی شخص کے روزے رکھنے کا دن آجائے کہ جس دن وہ ہمیشہ روزہ رکھا کرتا تھا تو اس دن روزہ رکھ لے۔ (خاص طور پر استقبال رمضان کے لیے روزہ رکھنا جائز نہیں ہے)۔"

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ جَلَّ ذِكْرُهُ ﴿أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ هُنَّ لِبَاسٌ لَكُمْ وَأَنْتُمْ لِبَاسٌ لَهُنَّ﴾

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللہ تعالیٰ کا فرمانا کہ "تمہارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے تم اپنی بیویوں کے لباس ہو اور وہ تمہارا لباس ہیں....."

(۹۳۳) عَنِ الْبَرَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ أَصْحَابُ مُحَمَّدٍ ﷺ إِذَا كَانَ الرَّجُلُ صَائِمًا فَحَضَرَ الإِفْطَارُ فَنَامَ قَبْلَ أَنْ يُفْطِرَ لَمْ يَأْكُلْ لَيْلَتَهُ وَلاَ يَوْمَهُ حَتَّى يُمْسِيَ وَإِنَّ قَيْسَ بْنَ صِرْمَةَ الأَنْصَارِيَّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ كَانَ صَائِمًا فَلَمَّا حَضَرَ الإِفْطَارُ أَتَى امْرَأَتَهُ فَقَالَ لَهَا أَعِنْدَكِ طَعَامٌ قَالَتْ لاَ وَلَكِنْ أَنْطَلِقُ فَأَطْلُبُ لَكَ وَكَانَ يَوْمَهُ يَعْمَلُ فَغَلَبَتْهُ عَيْنَهُ فَجَاءَتْهُ امْرَأَتُهُ فَلَمَّا رَأَتْهُ قَالَتْ خَيْبَةً لَكَ فَلَمَّا انْتَصَفَ النَّهَارُ غُشِيَ عَلَيْهِ فَذُكِرَ ذَلِكَ لِلنَّبِيِّ ﷺ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الآيَةُ ﴿ أُحِلَّ لَكُمْ لَيْلَةَ الصِّيَامِ الرَّفَثُ إِلَى نِسَائِكُمْ ﴾ فَفَرِحُوا بِهَا فَرَحًا شَدِيدًا وَنَزَلَتْ ﴿ وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتَّى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الأَسْوَدِ ﴾ *

سیدنا براء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ محمد رسول اللہ ﷺ کے اصحاب کا یہ دستور تھا کہ جب کوئی روزہ دار ہوتا اور افطار کے وقت افطار کرنے سے پہلے سو جاتا تو پھر باقی رات میں کچھ نہ کھاتا اور نہ (اگلے) دن میں یہاں تک کہ (پھر) شام ہو جاتی اور سیدنا قیس بن صرمہ انصاری رضی اللہ عنہ روزہ دار تھے تو جب افطار کا وقت آیا تو وہ اپنی بیوی کے پاس گئے اور ان سے پوچھا کہ کیا کچھ کھانے کو ہے؟ تو انھوں نے کہا نہیں مگر میں جاتی ہوں اور کچھ ڈھونڈ کر لاتی ہوں۔ اور قیس بن صرمہ رضی اللہ عنہ تمام دن محنت کیا کرتے تھے، ان پر نیند غالب آگئی (اور وہ سو گئے پھر) جب ان کی بیوی (کھانا لے کر) آئیں اور ان کو (سوتا ہوا) دیکھا تو کہنے لگیں کہ تمہاری خرابی آگئی۔ دوسرے دن جب دوپہر ہوئی تو وہ بے ہوش ہو گئے۔ یہ واقعہ نبی ﷺ سے ذکر کیا گیا تو اس موقع پر یہ آیت نازل ہوئی:

"تمہارے لیے روزوں کی رات میں اپنی بیویوں سے صحبت کرنا حلال کر دیا گیا ہے۔"

پس صحابہ بے انتہا خوش ہوئے تو اسی آیت کے یہ الفاظ بھی نازل ہوئے:

"کھاؤ اور پیو، یہاں تک کہ تم کو (صبح کی) سفید دھاگہ (یعنی فجر کی سفیدی) رات کی سیاہ دھاری سے نمایاں نظر آنے لگے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿وَكُلُوا وَاشْرَبُوا حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ مِنَ الْفَجْرِ.....﴾

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان "کھاؤ اور پیو یہاں تک کہ تمھیں شب کی سیاہ دھاری سے سپیدۂ سحر کی دھاری نمایاں نظر آئے" (البقرہ:۱۸۷)

(۹۳۴) عَنْ عَدِيِّ بْنِ حَاتِمٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا نَزَلَتْ ﴿حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَكُمُ الْخَيْطُ الْأَبْيَضُ مِنَ الْخَيْطِ الْأَسْوَدِ﴾ عَمَدْتُ إِلَى عِقَالٍ أَسْوَدَ وَإِلَى عِقَالٍ أَبْيَضَ فَجَعَلْتُهُمَا تَحْتَ وِسَادَتِي فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ فِي اللَّيْلِ فَلَا يَسْتَبِينُ لِي فَغَدَوْتُ عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَذَكَرْتُ لَهُ ذٰلِكَ فَقَالَ إِنَّمَا ذٰلِكَ سَوَادُ اللَّيْلِ وَبَيَاضُ النَّهَارِ *

سیدنا عدی بن حاتم رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب آیت: "یہاں تک کہ سفید دھاری سے تمہارے لیے واضح ہو جائے۔" (سورۃ البقرۃ:۱۸۷) نازل ہوئی تو میں نے ایک سیاہ رسی اور ایک سفید رسی لے لی اور ان دونوں کو اپنے تکیہ کے نیچے رکھ لیا اور رات کو (اٹھ اٹھ کر ان کو) دیکھتا رہا مگر مجھے کچھ معلوم نہ ہوا تو صبح کو میں رسول اللہ ﷺ کے پاس گیا اور آپ ﷺ سے اس کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ (سیاہ دھاگا) تو رات کی سیاہی اور (سفید دھاگا) صبح کی سفیدی ہے۔"

بَابُ قَدْرِ كَمْ بَيْنَ السَّحُورِ وَصَلَاةِ الْفَجْرِ

سحری کھانے میں اور نماز فجر میں کتنا وقت ہونا چاہیے؟

(۹۳۵) عَنْ زَيْدِ بْنِ ثَابِتٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ تَسَحَّرْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ ثُمَّ قَامَ إِلَى الصَّلَاةِ قُلْتُ كَمْ كَانَ بَيْنَ الْأَذَانِ وَالسَّحُورِ قَالَ قَدْرُ خَمْسِينَ آيَةً *

سیدنا زید بن ثابت رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ سحری کھائی پھر آپ ﷺ نماز کے لیے کھڑے ہو گئے۔ (سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے ان سے) پوچھا کہ اذان اور سحری کے درمیان کتنا وقت تھا؟ تو انھوں نے کہا کہ جتنے وقت میں پچاس آیتوں کی تلاوت کی جا سکے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ بَرَكَةِ السَّحُورِ مِنْ غَيْرِ إِيجَابٍ

سحری کھانے میں برکت ہونا ثابت ہے مگر وہ واجب نہیں ہے

(۹۳۶) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَسَحَّرُوا فَإِنَّ فِي السَّحُورِ بَرَكَةً *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "(اے لوگو!) سحری کھاؤ، اس لیے کہ سحری کھانے میں برکت ہوتی ہے۔ (رسول اللہ ﷺ کے حکم پر عمل کرنے سے عملی فائدہ بھی ہے اور آخرت کا ثواب بھی)۔"

بَابُ إِذَا نَوَى بِالنَّهَارِ صَوْمًا

جب دن میں روزے کی نیت کی جائے تو؟

(۹۳۷) عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الْأَكْوَعِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ بَعَثَ رَجُلًا يُنَادِي فِي النَّاسِ يَوْمَ عَاشُورَاءَ إِنَّ مَنْ أَكَلَ فَلْيُتِمَّ أَوْ فَلْيَصُمْ وَمَنْ لَمْ يَأْكُلْ فَلَا يَأْكُلْ *

سیدنا سلمہ بن اکوع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ (ایک مرتبہ) عاشورہ کے دن نبی ﷺ نے ایک شخص کو اس امر کا اعلان کرنے کے لیے مقرر فرمایا: "(آج) جس شخص نے کچھ کھا لیا وہ اب نہ کھائے اور جس نے نہ کھایا ہو وہ (روزہ کی نیت کر لے یعنی) روزہ رکھ لے۔"

بَابُ الصَّائِمِ يُصْبِحُ جُنُبًا

روزہ دار کا صبح کو جنابت کی حالت میں اٹھنا

(۹۳۸) عَنْ عَائِشَةَ وَأُمِّ سَلَمَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ كَانَ يُدْرِكُهُ الْفَجْرُ وَهُوَ جُنُبٌ مِنْ أَهْلِهِ ثُمَّ يَغْتَسِلُ وَيَصُومُ *

ام المومنین عائشہ اور ام سلمہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ کبھی کبھی رسول اللہ ﷺ کو اس حالت میں صبح ہو جایا کرتی تھی کہ آپ ﷺ اپنی بیویوں سے جنبی ہوتے تھے پھر غسل فرما لیتے اور روزہ رکھتے تھے۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْمُبَاشَرَةِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا (اپنی عورت سے) ملنا

(۹۳۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يُقَبِّلُ وَيُبَاشِرُ وَهُوَ صَائِمٌ وَكَانَ أَمْلَكَكُمْ لِإِرْبِهِ *

ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ روزہ کی حالت میں (اپنی ازواج مطہرات کو) بوسہ دے لیا کرتے تھے اور مباشرت (یعنی گلے لگا) لیا کرتے تھے مگر آپ ﷺ اپنی خواہش پر تم سے زیادہ قابو رکھتے تھے۔ (ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا ہی فرماتی ہیں کہ روزہ دار کے لیے عورت کی شرمگاہ حرام ہے۔ یہاں مباشرت سے مراد معانقہ کرنا اور جسم سے جسم ملانا ہے)۔

بَاب الصَّائِمِ إِذَا أَكَلَ أَوْ شَرِبَ نَاسِيًا

روزہ دار اگر بھول کر کھا پی لے تو روزہ نہیں ٹوٹتا

(۹۴۰) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ إِذَا نَسِيَ فَأَكَلَ وَشَرِبَ فَلْيُتِمَّ صَوْمَهُ فَإِنَّمَا أَطْعَمَهُ اللّٰهُ وَسَقَاهُ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "جب کوئی شخص بھول کر کھا پی لے تو وہ اپنا روزہ کو پورا کرلے کیونکہ یہ تو اللہ نے اس کو کھلا پلا دیا ہے۔"

بَابُ إِذَا جَامَعَ فِي رَمَضَانَ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ شَيْءٌ فَتُصُدِّقَ عَلَيْهِ فَلْيُكَفِّرْ

جب کوئی شخص رمضان میں جماع کرلے اور اس کے پاس کچھ نہ ہو پھر اس کو صدقہ ملے تو اسے چاہیے کہ (اسی صدقہ سے) کفارہ دے دے

(۹۴۱) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ بَيْنَمَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ إِذْ جَاءَهُ رَجُلٌ فَقَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ هَلَكْتُ قَالَ مَا لَكَ قَالَ وَقَعْتُ عَلَى امْرَأَتِي وَأَنَا صَائِمٌ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هَلْ تَجِدُ رَقَبَةً تُعْتِقُهَا قَالَ لَا قَالَ فَهَلْ تَسْتَطِيعُ أَنْ تَصُومَ شَهْرَيْنِ مُتَتَابِعَيْنِ قَالَ لَا فَقَالَ فَهَلْ تَجِدُ إِطْعَامَ سِتِّينَ مِسْكِينًا قَالَ لَا قَالَ فَمَكَثَ النَّبِيُّ ﷺ فَبَيْنَا نَحْنُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عَلَى ذَلِكَ أُتِيَ النَّبِيُّ ﷺ بِعَرَقٍ فِيهَا تَمْرٌ وَالْعَرَقُ الْمِكْتَلُ قَالَ أَيْنَ السَّائِلُ ؟ فَقَالَ أَنَا قَالَ خُذْهَا فَتَصَدَّقْ بِهِ فَقَالَ الرَّجُلُ أَ عَلَى أَفْقَرَ مِنِّي يَارَسُولَ اللَّهِ فَوَاللَّهِ مَا بَيْنَ لَابَتَيْهَا يُرِيدُ الْحَرَّتَيْنِ أَهْلُ بَيْتٍ أَفْقَرَ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي فَضَحِكَ النَّبِيُّ ﷺ حَتَّى بَدَتْ أَنْيَابُهُ ثُمَّ قَالَ أَطْعِمْهُ أَهْلَكَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ (ایک دن) اس حال میں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، ایک شخص آپ ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! میں تو برباد ہو گیا، آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا ہوا؟" اس نے عرض کی کہ میں نے روزہ کی حالت میں اپنی بیوی سے ہم بستری کر لی۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو ایک غلام آزاد کر سکتا ہے؟" تو اس نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو پے در پے دو مہینے کے روزے رکھ سکتا ہے؟" تو اس نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تو ساٹھ مسکینوں کو کھانا کھلا سکتا ہے؟" تو اس نے عرض کی کہ نہیں۔ (سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ پھر نبی ﷺ نے توقف کیا۔ ہم اسی حال میں تھے کہ کوئی شخص نبی ﷺ کے پاس کھجوروں سے بھرا ہوا خرمے کی چھال کا ایک ٹوکرا لایا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "سائل کہاں ہے؟" تو اس نے عرض کی کہ میں حاضر ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: "اس ٹوکرے کو لے لے اور خیرات کر دے۔" اس نے عرض کی کہ یارسول اللہ! کیا اپنے سے زیادہ محتاج کو خیرات دوں تو اللہ کی قسم! مدینہ کے دونوں پتھریلے میدانوں کے درمیان کوئی گھر میرے گھر سے زیادہ محتاج نہیں ہے۔ یہ سن کر رسول اللہ ﷺ اتنا ہنسے کہ آپ ﷺ کے دانت مبارک نظر آنے لگے پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا! پھر اپنے ہی گھر والوں کو کھلا دے۔"

بَابُ الْحِجَامَةِ وَالْقَيْءِ لِلصَّائِمِ

روزہ دار کا پچھنے لگوانا اور قے کرنا (کیسا ہے)

(٩٤٢) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ احْتَجَمَ وَهُوَ مُحْرِمٌ وَاحْتَجَمَ وَهُوَ صَائِمٌ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے احرام کی حالت میں بھی پچھنے لگوائے ہیں اور روزے کی حالت میں بھی (پچھنے لگوائے ہیں)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الصَّوْمِ فِي السَّفَرِ وَالإِفْطَارِ

سفر میں روزہ رکھنا اور افطار کرنا (دونوں جائز ہیں؟)

(۹۴۳) عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَقَالَ لِرَجُلٍ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي قَالَ يَارَسُولَ اللّٰهِ الشَّمْسُ قَالَ انْزِلْ فَاجْدَحْ لِي فَنَزَلَ فَجَدَحَ لَهُ فَشَرِبَ ثُمَّ رَمَى بِيَدِهِ هَاهُنَا ثُمَّ قَالَ إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ *

سیدنا عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم کسی سفر میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھے (جب شام ہو گئی) تو آپ ﷺ نے ایک شخص سے فرمایا: "اترو اور میرے لیے ستو گھول دو۔" اس نے عرض کی یا رسول اللہ! ابھی آفتاب موجود ہے۔ آپ ﷺ نے دوبارہ فرمایا: "اترو اور میرے لیے ستو گھول دو۔" اس نے پھر عرض کی کہ یا رسول اللہ! ابھی تو آفتاب موجود ہے۔ چنانچہ آپ ﷺ نے پھر فرمایا: "اترو اور میرے لیے ستو گھول دو۔" چنانچہ وہ اونٹ سے اترے اور آپ ﷺ کے لیے ستو گھول دیے پس آپ ﷺ نے پیے اور اپنے ہاتھ سے اس طرف اشارہ کیا اور فرمایا: "جب تم رات کو دیکھو کہ اس طرف سے آگئی تو روزہ دار روزہ افطار کر لے۔"

(۹۴۴) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ حَمْزَةَ بْنَ عَمْرٍو الأَسْلَمِيَّ قَالَ لِلنَّبِيِّ ﷺ أَ أَصُومُ فِي السَّفَرِ وَكَانَ كَثِيرَ الصِّيَامِ فَقَالَ إِنْ شِئْتَ فَصُمْ وَإِنْ شِئْتَ فَأَفْطِرْ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا (زوجۂ نبی ﷺ) سے روایت ہے کہ حمزہ بن عمرو اسلمی رضی اللہ عنہ نے نبی ﷺ سے عرض کی کہ کیا میں سفر میں روزہ رکھوں؟ اور وہ اکثر روزہ رکھا کرتے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر چاہو تو روزہ رکھو اور چاہو تو نہ رکھو۔"

بَاب إِذَا صَامَ أَيَّامًا مِنْ رَمَضَانَ ثُمَّ سَافَرَ

جب رمضان میں کچھ دنوں کے روزے رکھنے کے بعد سفر کرے

(۹۴۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ إِلَى مَكَّةَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

فِي رَمَضَانَ فَصَامَ حَتّٰى بَلَغَ الْكَدِيدَ أَفْطَرَ فَأَفْطَرَ النَّاسُ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ (ایک مرتبہ) رمضان میں مکہ کی طرف تشریف لے چلے تو آپ ﷺ نے متواتر روزے رکھے یہاں تک کہ جب مقام "کدید" پر پہنچے تو آپ ﷺ نے روزہ رکھنا چھوڑ دیا تو لوگوں نے بھی روزہ رکھنا چھوڑ دیا۔

بَابٌ : ((**باب**))

(٩٤٦) عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ خَرَجْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي بَعْضِ أَسْفَارِهِ فِي يَوْمٍ حَارٍّ حَتّٰى يَضَعَ الرَّجُلُ يَدَهُ عَلٰى رَأْسِهِ مِنْ شِدَّةِ الْحَرِّ وَمَا فِينَا صَائِمٌ إِلَّا مَا كَانَ مِنَ النَّبِيِّ ﷺ وَابْنِ رَوَاحَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ *

سیدنا ابو درداء رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم گرمی کے موسم میں نبی ﷺ کے ہمراہ کسی سفر میں نکلے، ایسی سخت گرمی تھی کہ آدمی شدت گرمی سے اپنے سر پر ہاتھ رکھ لیتا تھا اور کوئی شخص ہم میں سے روزہ دار نہ تھا سوائے نبی ﷺ اور عبداللہ ابن رواحہ رضی اللہ عنہ کے۔

بَابُ قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ لِمَنْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ وَاشْتَدَّ الْحَرُّ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ

نبی ﷺ کا اس شخص کے لیے جس پر سایہ کیا گیا تھا یہ فرمانا: "(اس طرح) سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔"

(٩٤٧) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ فِي سَفَرٍ فَرَأٰى زِحَامًا وَرَجُلًا قَدْ ظُلِّلَ عَلَيْهِ فَقَالَ مَا هٰذَا فَقَالُوا صَائِمٌ فَقَالَ لَيْسَ مِنَ الْبِرِّ الصَّوْمُ فِي السَّفَرِ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ کسی سفر (غزوۂ فتح) میں تھے تو آپ ﷺ نے ایک ہجوم دیکھا اور ایک شخص کو دیکھا کہ اس پر سایہ کیا گیا تھا۔ فرمایا: "اس کو کیا ہوا؟" تو لوگوں نے عرض کی کہ یہ شخص روزہ دار ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اس حالت میں) سفر میں روزہ رکھنا اچھا نہیں ہے۔" (کیونکہ اس مسئلہ میں رکھنے اور نہ رکھنے کا اختیار ہے دیکھیے حدیث: ٩٤٤)

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ لَمْ يَعِبْ أَصْحَابُ النَّبِيِّ ﷺ بَعْضُهُمْ بَعْضًا فِي الصَّوْمِ وَالإِفْطَارِ

صحابۂ کرام رضی اللہ عنہم حالت سفر میں روزہ رکھنے، نہ رکھنے غرض کسی بات پر تنقید یا ملامت نہ کرتے تھے

(۹۴۸) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُسَافِرُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فَلَمْ يَعِبِ الصَّائِمُ عَلَى الْمُفْطِرِ وَلا الْمُفْطِرُ عَلَى الصَّائِمِ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہم نبی ﷺ کے ہمراہ سفر کیا کرتے تھے تو ہم نے دیکھا کہ روزہ رکھنے والا روزہ نہ رکھنے والے کو برا نہیں سمجھتا تھا اور روزہ نہ رکھنے والا بھی روزہ دار کو برا نہیں سمجھتا تھا۔

بَابُ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صَوْمٌ

جو شخص فوت ہو جائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو.....؟

(۹۴۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ مَنْ مَاتَ وَعَلَيْهِ صِيَامٌ صَامَ عَنْهُ وَلِيُّهُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "جو شخص مر جائے اور اس پر روزوں کی قضا واجب ہو تو اس کا وارث اس کی طرف سے روزے رکھ لے۔

(۹۵۰) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ جَاءَ رَجُلٌ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ يَارَسُولَ اللَّهِ إِنَّ أُمِّي مَاتَتْ وَعَلَيْهَا صَوْمُ شَهْرٍ أَفَأَقْضِيهِ عَنْهَا قَالَ نَعَمْ قَالَ فَدَيْنُ اللَّهِ أَحَقُّ أَنْ يُقْضَى *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ایک شخص نبی ﷺ کے پاس آیا اور اس نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! میری والدہ فوت ہو گئی ہے اور ان پر ایک مہینے کے روزے باقی ہیں، کیا میں ان کی طرف سے (ان کے) قضا (روزے) رکھ لوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "ہاں، اللہ کا قرض ادا کر دینا سب سے زیادہ استحقاق رکھتا ہے۔"

بَابُ مَتَى يَحِلُّ فِطْرُ الصَّائِمِ

روزہ دار کو کس وقت افطار کرنا چاہیے؟

(۹۵۱) حَدِيثُ ابْنِ أَبِي أَوْفَى رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ وَ قَوْلُ النَّبِيِّ ﷺ تَقَدَّمَ قَرِيبًا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

وَقَالَ فِي هَذِهِ الرِّوَايَةِ : إِذَا رَأَيْتُمُ اللَّيْلَ أَقْبَلَ مِنْ هَا هُنَا فَقَدْ أَفْطَرَ الصَّائِمُ وَأَشَارَ بِإِصْبَعِهِ قِبَلَ الْمَشْرِقِ*

سیدنا ابن ابی اوفی کی حدیث اور نبی ﷺ کا ارشاد کہ "افطار اور میرے لیے ستو گھول دو" گزر چکا ہے (دیکھیے حدیث: ۹۴۳) اور اس روایت میں (سیدنا ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا) ہے: "جب تم دیکھو کہ اس طرف سے آثار شب نمودار ہو گئے ہیں تو روزہ افطار کر دو۔" اور آپ ﷺ نے اپنی انگلی سے مشرق کی طرف اشارہ فرمایا۔

بَابُ تَعْجِيلِ الإِفْطَارِ

افطار میں جلدی کرنا افضل ہے

(۹۵۲) عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ ﷺ قَالَ لاَ يَزَالُ النَّاسُ بِخَيْرٍ مَا عَجَّلُوا الْفِطْرَ *

سیدنا سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لوگ ہمیشہ نیکی پر رہیں گے جب تک کہ وہ جلد افطار کرنے میں جلدی کیا کریں گے۔"

بَابُ إِذَا أَفْطَرَ فِي رَمَضَانَ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ

جب کوئی شخص رمضان میں افطار کر لے اسکے بعد آفتاب ظاہر ہو جائے تو اسے کیا کرنا چاہیے؟

(۹۵۳) عَنْ أَسْمَاءَ بِنْتِ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَتْ أَفْطَرْنَا عَلَى عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ يَوْمَ غَيْمٍ ثُمَّ طَلَعَتِ الشَّمْسُ *

سیدہ اسماء بنت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ ہم نے نبی ﷺ کے دور میں ایک دفعہ بادل والے دن میں روزہ افطار کر لیا (کیونکہ وقت کا صحیح اندازہ نہ ہو سکا تھا تو) اس کے بعد آفتاب نکل آیا۔

فائدہ: بعد میں قضاء ہو گی یا نہیں، اس میں اسلاف کا اختلاف ہے۔ فتح الباری میں سیدنا عمر رضی اللہ عنہ کا قول ابن ابی شیبہ کے حوالے سے مروی ہے کہ آپ نے فرمایا تھا "ہم قضاء نہیں کریں گے اور اس نماز پر قیاس کیا جائے کہ صحابہ کرام تو بحالت نماز جب علم ہوا کہ قبلہ تبدیل ہو گیا ہے تو انھوں نے دو رکعت نہیں لوٹائی تھی جو پڑھ چکے تھے۔ تو اس سے بھی ترک قضاء والے قول کو تقویت ملتی ہے واللہ اعلم بالصواب۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ صَوْمِ الصِّبْيَانِ

بچوں کا روزہ رکھنا

(٩٥٤) عَنِ الرُّبَيِّعِ بِنْتِ مُعَوِّذٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ أَرْسَلَ النَّبِيُّ ﷺ غَدَاةَ عَاشُورَاءَ إِلَى قُرَى الأَنْصَارِ مَنْ أَصْبَحَ مُفْطِرًا فَلْيُتِمَّ بَقِيَّةَ يَوْمِهِ وَمَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا فَلْيَصُمْ قَالَتْ فَكُنَّا نَصُومُهُ بَعْدُ وَنُصَوِّمُ صِبْيَانَنَا وَنَجْعَلُ لَهُمُ اللُّعْبَةَ مِنَ الْعِهْنِ فَإِذَا بَكَى أَحَدُهُمْ عَلَى الطَّعَامِ أَعْطَيْنَاهُ ذَاكَ حَتَّى يَكُونَ عِنْدَ الإِفْطَارِ *

ربیع بنت معوذ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ نے عاشورہ کی صبح کو انصار کی بستیوں میں یہ کہلا بھیجا: ''جس نے بغیر روزہ کے صبح کی ہو وہ اپنے باقی دن میں کچھ کھائے نہ کچھ پیے۔ اور جس شخص نے روزہ کی حالت میں صبح کی ہو وہ روزہ رکھے۔'' ربیع رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ اس کے بعد ہم برابر عاشورہ کا روزہ رکھتے اور اپنے بچوں کو بھی رکھواتے اور ان کے لیے روئی کی کے کھلونے بنالیا کرتے تھے کہ جب کوئی ان میں سے کھانے کے لیے روتا تو ہم وہی کھلونا اس کو دے دیتے یہاں تک کہ افطار کا وقت آجاتا۔

بَابُ الْوِصَالِ إِلَى السَّحَرِ

سحری تک کچھ نہ کھانا پینا

(٩٥٥) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَمِعَ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ لاَ تُوَاصِلُوا فَأَيُّكُمْ أَرَادَ أَنْ يُوَاصِلَ فَلْيُوَاصِلْ حَتَّى السَّحَرِ *

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ''(اے لوگو!) مسلسل (بلا سحری و افطاری) روزے نہ رکھو اور جو تم میں سے کوئی ایسا کرنا ہی چاہتا ہے تو وہ سحری تک ایسا کر سکتا ہے۔''

بَابُ التَّنْكِيلِ لِمَنْ أَكْثَرَ الْوِصَالَ

جو شخص مسلسل (بلا سحری وافطاری) زیادہ روزے رکھے اسے تنبیہ کرنا

(٩٥٦) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ نَهَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الْوِصَالِ فِي الصَّوْمِ فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ إِنَّكَ تُوَاصِلُ يَا رَسُولَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اللّٰهِ قَالَ وَأَيُّكُمْ مِثْلِي إِنِّي أَبِيتُ يُطْعِمُنِي رَبِّي وَيَسْقِينِ فَلَمَّا أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا عَنِ الْوِصَالِ وَاصَلَ بِهِمْ يَوْمًا ثُمَّ يَوْمًا ثُمَّ رَأَوُا الْهِلَالَ فَقَالَ لَوْ تَأَخَّرَ لَزِدْتُكُمْ كَالتَّنْكِيلِ لَهُمْ حِينَ أَبَوْا أَنْ يَنْتَهُوا وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْهُ قَالَ لَهُمْ فَاكْلَفُوا مِنَ الْعَمَلِ مَا تُطِيقُونَ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے مسلسل (بلا سحری وافطاری) کے روزوں سے منع فرمایا تو مسلمانوں میں سے ایک شخص نے عرض کی کہ یارسول اللہ! آپ تو وصال کرتے ہیں (یعنی طے کے روزے رکھتے ہیں) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم میں سے کون شخص میرے مثل ہے؟ میں رات کو سوتا ہوں تو میرا پروردگار مجھے کھلا پلا دیتا ہے مگر جب وہ لوگ باز نہ آئے تو آپ ﷺ نے ان کے ساتھ ایک دن وصال کیا (یعنی کچھ نہ کھایا پیا) دوسرے دن پھر وصال کیا (یعنی کچھ نہ کھایا پیا) کئی دن طے کے روزے رکھے، اس کے بعد (عید کا) چاند نکل آیا۔ آپ ﷺ نے ان کے نہ ماننے پر بطور خفگی کے فرمایا: "اگر ابھی چاند نہ نکلتا تو میں اور زیادہ روزے تم سے رکھواتا۔" اور ایک دوسری روایت میں سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے ہی مروی ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم اسی قدر عبادت اپنے ذمہ لو جس کی تمہیں طاقت ہو۔"

بَابُ مَنْ أَقْسَمَ عَلَى أَخِيهِ لِيُفْطِرَ فِي التَّطَوُّعِ

اگر کوئی شخص اپنے بھائی کو نفل روزہ توڑنے کے لیے قسم دلائے تو.....؟

(۹۵۷) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ آخَى النَّبِيُّ ﷺ بَيْنَ سَلْمَانَ وَأَبِي الدَّرْدَاءِ فَزَارَ سَلْمَانُ أَبَا الدَّرْدَاءِ فَرَأَى أُمَّ الدَّرْدَاءِ مُتَبَذِّلَةً فَقَالَ لَهَا مَا شَأْنُكِ قَالَتْ أَخُوكَ أَبُو الدَّرْدَاءِ لَيْسَ لَهُ حَاجَةٌ فِي الدُّنْيَا فَجَاءَ أَبُو الدَّرْدَاءِ فَصَنَعَ لَهُ طَعَامًا فَقَالَ كُلْ قَالَ فَإِنِّي صَائِمٌ قَالَ مَا أَنَا بِآكِلٍ حَتَّى تَأْكُلَ قَالَ فَأَكَلَ فَلَمَّا كَانَ اللَّيْلُ ذَهَبَ أَبُو الدَّرْدَاءِ يَقُومُ قَالَ نَمْ فَنَامَ ثُمَّ ذَهَبَ يَقُومُ فَقَالَ نَمْ فَلَمَّا كَانَ مِنْ آخِرِ اللَّيْلِ قَالَ سَلْمَانُ قُمِ الآنَ فَصَلَّيَا فَقَالَ لَهُ سَلْمَانُ إِنَّ لِرَبِّكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِنَفْسِكَ عَلَيْكَ حَقًّا وَلِأَهْلِكَ عَلَيْكَ حَقًّا فَأَعْطِ كُلَّ ذِي حَقٍّ حَقَّهُ فَأَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَذَكَرَ ذَلِكَ لَهُ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ صَدَقَ سَلْمَانُ *

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے سیدنا سلمان اور سیدنا ابو الدرداء رضی اللہ عنہما کے درمیان بھائی چارا کرادیا تھا۔ اس وجہ سے (ایک دن) سلمان، ابو الدرداء (رضی اللہ عنہ) سے ملاقات کو گئے تو انھوں نے ام الدرداء کو بہت خستہ حالت میں پایا اور ان سے کہا کہ تمہارا کیا حال ہے؟ وہ بولیں کہ تمہارے بھائی ابو الدرداء کو اب دنیا کی کچھ ضرورت نہیں رہی۔ اتنے میں ابو الدرداء بھی آگئے اور انھوں نے سلمان کے لیے کھانا تیار کیا اور (سلمان سے) کہا کہ تم کھاؤ میں تو روزہ دار ہوں سلمان نے جواب دیا کہ میں نہ کھاؤں گا تاوقتیکہ تم بھی کھاؤ۔ بالآخر ابو الدرداء نے (روزہ توڑ دیا اور سلمان کیساتھ) کھانا کھایا پھر جب رات ہوئی تو ابو الدرداء نماز پڑھنے کھڑے ہوگئے۔ سلمان نے کہا کہ ابھی سو جاؤ چنانچہ وہ سوگئے پھر تھوڑی دیر کے بعد وہ اٹھنے لگے تو سلمان نے کہا کہ ابھی سو جاؤ۔ پھر جب اخیر رات ہوئی تو سلمان نے کہا کہ اب اٹھو! چنانچہ دونوں نے نماز پڑھی پھر ابو الدرداء سے سلمان نے کہا کہ بے شک تمہارے پروردگار کا بھی تم پر حق ہے، تمہاری جان کا بھی تم پر حق ہے اور تمہاری بیوی کا بھی تم پر حق ہے پس تم ہر صاحب حق کا حق ادا کرو۔ پھر ابو الدرداء نبی ﷺ کے پاس آئے اور آپ ﷺ سے یہ تمام (واقعہ) بیان کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: "سلمان نے سچ کہا۔" (صحیح بخاری)

بَابُ صَوْمِ شَعْبَانَ

شعبان میں روزے رکھنے کا بیان

(۹۵۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَصُومُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يُفْطِرُ وَيُفْطِرُ حَتّٰى نَقُولَ لَا يَصُومُ فَمَا رَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ اسْتَكْمَلَ صِيَامَ شَهْرٍ إِلَّا رَمَضَانَ وَمَا رَأَيْتُهُ أَكْثَرَ صِيَامًا مِنْهُ فِي شَعْبَانَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ نبی ﷺ جب نفلی روزے رکھتے تو اس قدر رکھتے تھے کہ ہم خیال کرتے کہ اب آپ ﷺ روزہ ترک نہ فرمائیں گے اور جب چھوڑتے تو اس قدر چھوڑتے کہ ہم کو خیال ہوتا تھا اب کبھی آپ ﷺ روزہ نہ رکھیں گے اور میں نے رسول اللہ ﷺ کو رمضان کے سوا کسی اور مہینہ میں پورے روزے رکھتے نہیں دیکھا اور میں نے آپ ﷺ کو شعبان سے زیادہ اور کسی مہینہ میں روزہ رکھتے نہیں دیکھا۔

(۹۵۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ لَمْ يَكُنِ النَّبِيُّ ﷺ يَصُومُ شَهْرًا أَكْثَرَ مِنْ شَعْبَانَ فَإِنَّهُ كَانَ يَصُومُ شَعْبَانَ كُلَّهُ وَكَانَ يَقُولُ خُذُوا مِنَ الْعَمَلِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مَا تُطِيقُونَ فَإِنَّ اللّٰهَ لَا يَمَلُّ حَتّٰى تَمَلُّوا وَأَحَبُّ الصَّلَاةِ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ مَا دُووِمَ عَلَيْهِ وَإِنْ قَلَّتْ وَكَانَ إِذَا صَلّٰى صَلَاةً دَاوَمَ عَلَيْهَا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ شعبان سے بڑھ کر کسی اور مہینہ میں (نفلی) روزے نہ رکھتے تھے بلکہ یوں سمجھیں کہ شعبان تقریباً روزوں میں ہی گزارتے تھے اور مزید کہتی ہیں کہ آپ ﷺ فرمایا کرتے تھے: "اے لوگو! اسی قدر عبادت اپنے ذمہ لو جن کی تم برداشت کر سکو، اس لیے کہ اللہ تعالیٰ (ثواب دینے سے) نہیں تھکتا یہاں تک کہ تم عبادت کرنے سے تھک جاؤ اور عمدہ نماز نبی ﷺ کے نزدیک وہ تھی جس پر مداومت کی جائے اگرچہ وہ تھوڑی ہی ہو اور جب آپ ﷺ کوئی نماز پڑھتے تو اس پر ہمیشگی اختیار کرتے تھے۔

بَابُ مَا يُذْكَرُ مِنْ صَوْمِ النَّبِيِّ ﷺ وَإِفْطَارِهِ

نبی ﷺ کے روزہ رکھنے اور نہ رکھنے کا ذکر

(٩٦٠) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ وَقَدْ سُئِلَ عَنْ صِيَامِ النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ مَا كُنْتُ أُحِبُّ أَنْ أَرَاهُ مِنَ الشَّهْرِ صَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مُفْطِرًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مِنَ اللَّيْلِ قَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا نَائِمًا إِلَّا رَأَيْتُهُ وَلَا مَسِسْتُ خَزَّةً وَلَا حَرِيرَةً أَلْيَنَ مِنْ كَفِّ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ وَلَا شَمِمْتُ مِسْكَةً وَلَا عَبِيرَةً أَطْيَبَ رَائِحَةً مِنْ رَائِحَةِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے نبی ﷺ کے روزے کے بارے میں سوال کیا گیا تو انھوں نے بتایا کہ میں جب چاہتا کہ کسی مہینہ میں آپ ﷺ کو روزہ رکھتا ہوا دیکھ لوں تو آپ ﷺ کو روزہ رکھتا ہوا دیکھ لیتا اور جب آپ ﷺ کو بغیر روزہ رکھے دیکھنا چاہتا تو بھی دیکھ لیتا اور جب کبھی رات کو نماز پڑھتا ہوا دیکھنا چاہتا تو نماز پڑھتا ہوا دیکھ لیتا اور جب (سوتا ہوا دیکھنا چاہتا تو) سوتا ہوا دیکھ لیتا اور میں نے کسی سمور اور ریشمی کپڑے کو رسول اللہ ﷺ کے دست مبارک سے زیادہ نرم نہیں دیکھا اور نہ میں نے کبھی مشک و عنبر کو رسول اللہ ﷺ (کے پسینہ) کی خوشبو سے زیادہ خوشبودار پایا۔

(٩٦١) عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ تَقَدَّمَ *

سیدنا عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ کی حدیث پہلے گزر چکی ہے (دیکھیے حدیث:٥٩٦)۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ حَقِّ الْجِسْمِ فِي الصَّوْمِ

روزہ رکھنے میں اپنے جسم کے حق کی بھی رعایت کرنا چاہیے

(٩٦٢) وَقَالَ فِي هٰذِهِ الرِّوَايَةِ : فَكَانَ عَبْدُاللّٰهِ يَقُولُ بَعْدَ مَا كَبِرَ يَا لَيْتَنِي قَبِلْتُ رُخْصَةَ النَّبِيِّ ﷺ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ اس روایت میں کہتے ہیں کہ سیدنا عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ جب بوڑھے ہو گئے تو کہا کرتے تھے کہ اے کاش! میں نے نبی ﷺ کی (ہر ماہ میں تین روزے رکھنے کی) اجازت قبول کر لی ہوتی۔

بَابُ حَقِّ الْأَهْلِ فِي الصَّوْمِ

روزہ رکھنے میں بیوی کے حق کی بھی رعایت کرنا چاہیے

(٩٦٣) وَ فِي رِوَايَةٍ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ لَمَّا ذَكَرَ صِيَامَ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ قَالَ ..... وَلَا يَفِرُّ إِذَا لَاقَى قَالَ مَنْ لِي بِهٰذِهِ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ قَالَ وَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَامَ مَنْ صَامَ الْأَبَدَ مَرَّتَيْنِ *

عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ سے ایک روایت میں ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے داؤد علیہ السلام کے روزہ کا ذکر کیا تو فرمایا: "ایک دن روزہ رکھتے اور ایک دن نہ رکھتے اور جب دشمن سے میدان جنگ میں مقابلہ کرتے تو بھاگتے نہ تھے۔" عبداللہ رضی اللہ عنہ نے عرض کی، یا رسول اللہ! کوئی ہے جو میری طرف سے (بھی داؤد علیہ السلام کی) اسی بات (یعنی عمل) کی ذمہ داری قبول کر لے (یعنی میں بھی یہی عمل کروں) تو نبی ﷺ نے فرمایا: "جو شخص ہمیشہ روزہ رکھے اس نے روزہ ہی نہیں رکھا۔" دو مرتبہ آپ ﷺ نے یہی فرمایا۔ (عطاء کہتے ہیں کہ پتہ نہیں یہاں صوم دہر کا ذکر کس طرح ہوا البتہ انہیں اتنا یاد تھا کہ آپ ﷺ نے دو مرتبہ یہی فرمایا)

بَابُ مَنْ زَارَ قَوْمًا فَلَمْ يُفْطِرْ عِنْدَهُمْ

جب کوئی روزہ دار کسی سے ملنے گیا اور وہاں روزہ نہ توڑا

(٩٦٤) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ دَخَلَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَى أُمِّ سُلَيْمٍ فَأَتَتْهُ بِتَمْرٍ وَسَمْنٍ قَالَ أَعِيدُوا سَمْنَكُمْ فِي سِقَائِهِ وَتَمْرَكُمْ فِي وِعَائِهِ فَإِنِّي صَائِمٌ ثُمَّ قَامَ إِلَى نَاحِيَةٍ مِنَ الْبَيْتِ فَصَلَّى غَيْرَ الْمَكْتُوبَةِ فَدَعَا لِأُمِّ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

سُلَيْمٍ وَأَهْلِ بَيْتِهَا فَقَالَتْ أُمُّ سُلَيْمٍ يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ لِي خُوَيْصَةً قَالَ مَا هِيَ قَالَتْ خَادِمُكَ أَنَسٌ فَمَا تَرَكَ خَيْرَ آخِرَةٍ وَ لاَ دُنْيَا إِلاَّ دَعَا لِي بِهِ قَالَ اللّٰهُمَّ ارْزُقْهُ مَالاً وَوَلَدًا وَبَارِكْ لَهُ فِيهِ فَإِنِّي لَمِنْ أَكْثَرِ الأَنْصَارِ مَالاً وَحَدَّثَتْنِي ابْنَتِي أُمَيْنَةُ أَنَّهُ دُفِنَ لِصُلْبِي مَقْدَمَ حَجَّاجٍ الْبَصْرَةَ بِضْعٌ وَعِشْرُونَ وَمِائَةٌ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک دن نبی ﷺ ام سلیم کے پاس تشریف لائے تو ام سلیم نے آپ ﷺ کے سامنے کھجور اور گھی رکھ دیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "گھی واپس اس کے ڈبے میں اور کھجوریں اس کے برتن میں رکھ دو، اس لیے کہ میں روزہ سے ہوں۔" پھر آپ ﷺ گھر کے ایک گوشہ میں کھڑے ہو گئے اور آپ ﷺ نے نفل نماز پڑھی اور ام سلیم کے لیے اور ان کے گھر والوں کے لیے دعا فرمائی۔ ام سلیم نے عرض کی کہ یا رسول اللہ! آپ نے صرف میرے ہی لیے دعا فرمائی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "اور کیا۔" تو ام سلیم نے عرض کی کہ اپنے خادم انس (رضی اللہ عنہ) کے لیے (بھی دعا کیجیے) پس آپ ﷺ نے دنیا و آخرت کی کوئی بھلائی ایسی نہ چھوڑی جس کی میرے لیے دعا نہ کی ہو، اس طرح کہ: "اے اللہ! اسے مال و اولاد عطا فرما اور اسے برکت عطا فرما دے۔" تو دیکھ لو کہ انصار میں سے میں سب سے زیادہ مالدار ہوں اور مجھ سے میری بیٹی امینہ بیان کرتی تھیں کہ جس وقت حجاج بصرہ آیا تو اس وقت تک ایک سو بیس سے کچھ زیادہ میرے حقیقی بچے دفن ہو چکے تھے۔

بَابُ الصَّوْمِ مِنْ آخِرِ الشَّهْرِ

اخیر مہینہ میں روزہ رکھنا (مسنون ہے)

(٩٦٥) عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَأَلَ النَّبِيُّ ﷺ رَجُلاً فَقَالَ يَا أَبَا فُلاَنٍ أَمَا صُمْتَ سَرَرَ هَذَا الشَّهْرِ قَالَ الرَّجُلُ لاَ يَا رَسُولَ اللّٰهِ قَالَ فَإِذَا أَفْطَرْتَ فَصُمْ يَوْمَيْنِ وَفِي رواية قَالَ مِنْ سَرَرِ شَعْبَانَ *

سیدنا عمران بن حصین رضی اللہ عنہ روایت کرتے ہیں کہ نبی ﷺ نے کسی شخص سے پوچھا: "اے فلاں کے باپ! کیا تم نے اس مہینے کے آخر میں روزے نہیں رکھے؟" تو اس نے عرض کی کہ نہیں یا رسول اللہ! آپ ﷺ نے فرمایا: "جب تم (رمضان کے) روزوں سے فارغ ہو جاؤ تو دو روزے رکھ لینا۔" دوسری روایت میں ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "شعبان کے اخیر میں دو روزے نہیں رکھے؟"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ

جمعہ کے دن کا روزہ

(۹۶۶) عَنْ جَابِرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ قِيلَ لَهُ أَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ صَوْمِ يَوْمِ الْجُمُعَةِ قَالَ نَعَمْ *

سیدنا جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ان سے پوچھا گیا کہ کیا نبی ﷺ نے جمعہ کے دن روزہ رکھنے سے منع فرمایا ہے؟ تو انھوں نے جواب دیا کہ ہاں منع فرمایا ہے۔

(۹۶۷) عَنْ جُوَيْرِيَةَ بِنْتِ الْحَارِثِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ دَخَلَ عَلَيْهَا يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَهِيَ صَائِمَةٌ فَقَالَ أَ صُمْتِ أَمْسِ قَالَتْ لاَ قَالَ تُرِيدِينَ أَنْ تَصُومِي غَدًا قَالَتْ لاَ قَالَ فَأَفْطِرِي *

ام المومنین جویریہ بنت حارث رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ جمعہ کے دن ان کے ہاں تشریف لائے اور وہ روزہ سے تھیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم نے کل روزہ رکھا تھا؟" انھوں نے عرض کی کہ نہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم کل روزہ رکھنا چاہتی ہو؟" تو انھوں نے پھر عرض کی کہ نہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "(اگر نہیں) تو تم (آج بھی) روزہ نہ رکھو یعنی توڑ دو۔"

بَابُ هَلْ يَخُصُّ شَيْئًا مِنَ الأَيَّامِ

کیا روزے کے لیے چند دنوں کی تخصیص کرنا جائز ہے؟

(۹۶۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّهَا سُئِلَتْ : هَلْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يَخْتَصُّ مِنَ الأَيَّامِ شَيْئًا قَالَتْ لاَ كَانَ عَمَلُهُ دِيمَةً وَأَيُّكُمْ يُطِيقُ مَا كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ يُطِيقُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے پوچھا گیا کہ کیا رسول اللہ ﷺ (عبادت کے لیے) چند دنوں کی تخصیص فرمالیا کرتے تھے؟ تو انھوں نے کہا نہیں، آپ ﷺ کی عبادت دائمی ہوتی تھی اور تم میں کون شخص اس چیز کی طاقت رکھتا ہے جس کی رسول اللہ ﷺ طاقت رکھا کرتے تھے۔

بَابُ صِيَامِ أَيَّامِ التَّشْرِيقِ

ایام تشریق میں روزہ رکھنا کیسا ہے؟

(۹۶۹) عَنْ عَائِشَةَ وَ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ قَالاَ لَمْ يُرَخَّصْ فِي أَيَّامِ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

التَّشْرِيقِ أَنْ يُصَمْنَ إِلاَّ لِمَنْ لَمْ يَجِدِ الْهَدْيَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ اور سیدنا عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم سے روایت ہے کہ ان دونوں نے کہا کہ ایام تشریق میں روزہ رکھنے کی اجازت نہیں دی گئی مگر اس شخص کو جس کے پاس قربانی نہ ہو۔

فائدہ: یعنی جس شخص نے حج تمتع ادا کیا اس پر قربانی واجب ہو جاتی ہے۔ اب اگر وہ کسی شرعی عذر کی بنا پر قربانی نہیں کر پاتا تو اسے دس روزے رکھنا ہوتے ہیں۔ تین ایام حج میں اور سات واپسی پر (سورۃ البقرۃ) تو روایت میں انھیں تین روزوں کی طرف اشارہ کیا گیا ہے۔

بَابُ صِيَامِ يَوْمِ عَاشُورَاءَ

عاشورہ کے دن روزہ رکھنا کیسا ہے؟

(۹۷۰) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ يَوْمُ عَاشُورَاءَ تَصُومُهُ قُرَيْشٌ فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَكَانَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ يَصُومُهُ فَلَمَّا قَدِمَ الْمَدِينَةَ صَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ فَلَمَّا فُرِضَ رَمَضَانُ تَرَكَ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَمَنْ شَاءَ صَامَهُ وَمَنْ شَاءَ تَرَكَهُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ دور جاہلیت میں قریش عاشورہ کے دن روزہ رکھا کرتے تھے اور رسول اللہ ﷺ بھی اس دن کا روزہ رکھتے تھے پھر جب آپ ﷺ مدینہ تشریف فرما ہوئے تب بھی آپ ﷺ نے یہ روزہ رکھا اور لوگوں کو بھی اس کا حکم دیا۔ پھر جب رمضان کے روزے فرض ہوئے تو عاشورے کا روزہ چھوڑ دیا جس کا جی چاہا اس نے عاشورے کا روزہ رکھ لیا اور جس نے چاہا اس نے نہ رکھا۔

(۹۷۱) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُمَا قَالَ قَدِمَ النَّبِيُّ ﷺ الْمَدِينَةَ فَرَأَى الْيَهُودَ تَصُومُ يَوْمَ عَاشُورَاءَ فَقَالَ مَا هَذَا قَالُوا هَذَا يَوْمٌ صَالِحٌ هَذَا يَوْمٌ نَجَّى اللَّهُ بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنْ عَدُوِّهِمْ فَصَامَهُ مُوسَى قَالَ فَأَنَا أَحَقُّ بِمُوسَى مِنْكُمْ فَصَامَهُ وَأَمَرَ بِصِيَامِهِ *

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ جب نبی ﷺ مدینہ میں تشریف لائے تو آپ ﷺ نے یہودیوں کو دیکھا کہ وہ عاشورے کے دن روزہ رکھتے ہیں تو آپ ﷺ نے ان سے پوچھا کہ: "یہ کیا (وجہ ہے کہ تم عاشورے کا روزہ رکھتے ہو؟)۔" انھوں نے کہا کہ یہ ایک عمدہ دن ہے، یہ وہ دن ہے کہ جس میں اللہ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تعالیٰ نے بنی اسرائیل کو ان کے دشمن سے نجات دی تھی لہٰذا موسیٰ علیہ السلام اس دن روزہ رکھتے تھے۔ تو نبی ﷺ نے فرمایا: "میں تم سے زیادہ موسیٰ علیہ السلام کا حق دار ہوں۔" پس آپ ﷺ نے اس دن کا روزہ رکھا اور اس کے رکھنے کا حکم دیا۔

كِتَابُ صَلَاةِ التَّرَاوِيحِ

نماز تراویح کے بیان میں

بَابُ فَضْلِ مَنْ قَامَ رَمَضَانَ

اس شخص کی فضیلت جس نے رمضان کا قیام کیا

(۹۷۲) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ خَرَجَ لَيْلَةً مِنْ جَوْفِ اللَّيْلِ فَصَلَّى فِي الْمَسْجِدِ وَصَلَّى رِجَالٌ بِصَلَاتِهِ تَقَدَّمَ هٰذَا الْحَدِيثُ فِي كِتَابِ الصَّلَاةِ وَبَيْنَهُمَا مُخَالَفَةٌ فِي اللَّفْظِ وَقَالَ فِي آخِرِ هٰذِهِ الرِّوَايَةِ: فَتُوُفِّيَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ وَالْأَمْرُ عَلَى ذٰلِكَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک رات نصف شب کو باہر تشریف لائے اور مسجد میں نماز پڑھی تو کچھ دوسرے لوگوں نے بھی آپ ﷺ کے پیچھے نماز پڑھی (یہ حدیث کتاب الصلاۃ میں گزر چکی ہے ان دونوں حدیثوں میں کچھ لفظ مختلف ہیں۔ اس لیے احادیث نمبر ۴۲۳ اور ۴۲۴ کو بھی ملاحظہ فرمائیں)۔ اس حدیث کے آخر میں کہتی ہیں کہ پس رسول اللہ ﷺ کی وفات تک یہی کیفیت رہی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

كِتَابُ لَيْلَةِ الْقَدْرِ

شب قدر کا بیان

بَابُ الْتِمَاسِ لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ

لیلۃ القدر کو رمضان کی آخری سات راتوں میں تلاش کرنا

(۹۷۳) عَنِ ابْنِ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رِجَالاً مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ أُرُوا لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي الْمَنَامِ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ أَرَى رُؤْيَاكُمْ قَدْ تَوَاطَأَتْ فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ فَمَنْ كَانَ مُتَحَرِّيهَا فَلْيَتَحَرَّهَا فِي السَّبْعِ الأَوَاخِرِ *

سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ کے اصحاب میں سے کچھ لوگوں کو لیلۃ القدر رمضان کی آخری سات راتوں میں خواب میں دکھائی گئی تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں دیکھتا ہوں کہ تمہارے خواب آخری سات راتوں پر متفق ہو گئے ہیں پس جو کوئی لیلۃ القدر کا متلاشی ہو تو وہ اس کو آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔"

(۹۷٤) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اعْتَكَفْنَا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ الْعَشْرَ الأَوْسَطَ مِنْ رَمَضَانَ فَخَرَجَ صَبِيحَةَ عِشْرِينَ فَخَطَبَنَا وَقَالَ إِنِّي أُرِيتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ ثُمَّ أُنْسِيتُهَا أَوْ نَسِيتُهَا فَالْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ فِي الْوِتْرِ وَإِنِّي رَأَيْتُ أَنِّي أَسْجُدُ فِي مَاءٍ وَ طِينٍ فَمَنْ كَانَ اعْتَكَفَ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَلْيَرْجِعْ فَرَجَعْنَا وَمَا نَرَى فِي السَّمَاءِ قَزَعَةً فَجَاءَتْ سَحَابَةٌ فَمَطَرَتْ حَتَّى سَلَ سَقْفُ الْمَسْجِدِ وَكَانَ مِنْ جَرِيدِ النَّخْلِ وَ أُقِيمَتِ الصَّلاَةُ فَرَأَيْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَسْجُدُ فِي الْمَاءِ وَالطِّينِ حَتَّى رَأَيْتُ أَثَرَ الطِّينِ فِي جَبْهَتِهِ *

سیدنا ابو سعید رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ہم نے نبی ﷺ کے ہمراہ رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

کیا پھر آپ ﷺ بیسویں تاریخ کی صبح کو باہر تشریف لائے اور ہم سب سے مخاطب ہو کر فرمایا: "مجھے لیلۃ القدر خواب میں دکھائی گئی تھی مگر میں اسے بھول گیا۔" یا یہ فرمایا: "بھلا دیا گیا۔ پس اب تم اسے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو اور میں نے (خواب میں) ایسا دیکھا ہے گویا میں کیچڑ میں سجدہ کر رہا ہوں، لہٰذا جس شخص نے رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اعتکاف کیا ہے وہ (اس آخری عشرہ میں) پھر اعتکاف کرے۔" چنانچہ ہم سب نے اعتکاف کیا اور اس وقت ہم آسمان پر ابر کا نشان بھی نہ دیکھتے تھے کہ یکایک ایک بادل آیا اور برسنے لگا یہاں تک کہ مسجد کی چھت ٹپکنے لگی اور وہ کھجور کی شاخوں سے بنائی گئی تھی اس کے بعد نماز قائم کی گئی تو میں نے رسول اللہ ﷺ کو کیچڑ پر سجدہ کرتے ہوئے دیکھا، یہاں تک کہ میں نے آپ ﷺ کی پیشانی پر مٹی کا دھبہ نماز کے بعد بھی دیکھا۔

بَابُ تَحَرِّي لَيْلَةِ الْقَدْرِ فِي الْوِتْرِ مِنَ الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ فِيهِ عَنْ عُبَادَةَ

لیلۃ القدر کا آخری دس طاق راتوں میں ڈھونڈنا۔ اس باب میں عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ کی روایت ہے

(۹۷۵) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ الْتَمِسُوهَا فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ لَيْلَةَ الْقَدْرِ فِي تَاسِعَةٍ تَبْقَى فِي سَابِعَةٍ تَبْقَى فِي خَامِسَةٍ تَبْقَى ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "لیلۃ القدر کو رمضان کے آخری عشرہ میں تلاش کرو جب نو، سات، یا پانچ راتیں باقی رہ جائیں، (یعنی اکیسویں، تیئسویں اور پچیسویں رات کو)

(۹۷۶) عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فِي رِوَايَةٍ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هِيَ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ هِيَ فِي تِسْعٍ يَمْضِينَ أَوْ فِي سَبْعٍ يَبْقَيْنَ يَعْنِي لَيْلَةَ الْقَدْرِ ۞

سیدنا ابن عباس رضی اللہ عنہما اسی طرح دوسری ایک روایت میں کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "لیلۃ القدر آخری عشرہ میں ہوتی ہے، جب نو راتیں گزر جائیں (یعنی ۲۹ ویں) یا سات راتیں باقی رہیں (یعنی ۲۳ ویں)۔" آپ ﷺ کی مراد شب قدر سے تھی۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الْعَمَلِ فِي الْعَشْرِالأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے آخری عشرہ میں زیادہ عبادت کرنا

(۹۷۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ جب رمضان کا آخری عشرہ آتا تو نبی ﷺ عبادت کے لیے کمربستہ ہو جاتے اور (ان راتوں میں آپ ﷺ خود بھی) خوب شب بیداری فرماتے اور اپنے گھر والوں کو بھی بیدار رکھتے۔

كِتَابُ الإِعْتِكَافِ

اعتکاف کے بیان میں

بَابُ الإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الأَوَاخِرِ وَالإِعْتِكَافِ فِي الْمَسَاجِدِ كُلِّهَا

(رمضان کے) آخری عشرہ میں اعتکاف کرنا (مسنون ہے) اور اعتکاف سب مسجدوں میں ہو سکتا ہے

(۹۷۸) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَعْتَكِفُ الْعَشْرَ الأَوَاخِرَ مِنْ رَمَضَانَ حَتَّى تَوَفَّاهُ اللّٰهُ ثُمَّ اعْتَكَفَ أَزْوَاجُهُ مِنْ بَعْدِهِ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا زوجۂ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ نبی ﷺ رمضان کے آخری عشرہ میں برابر اعتکاف کیا کرتے، یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وفات دی پھر آپ کی ازواج نے آپ ﷺ کے بعد اعتکاف کیا۔

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ

معتکف بغیر ضرورت اپنے گھر نہ جائے

(۹۷۹) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَتْ وَإِنْ كَانَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ لَيُدْخِلُ عَلَيَّ رَأْسَهُ وَهُوَ فِي الْمَسْجِدِ فَأُرَجِّلُهُ وَكَانَ لاَ يَدْخُلُ الْبَيْتَ إِلاَّ لِحَاجَةٍ إِذَا كَانَ مُعْتَكِفًا *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ بے شک رسول اللہ ﷺ اپنا سر میری طرف جھکا دیتے تھے اس حال میں کہ آپ مسجد میں (معتکف) ہوتے تھے پس میں آپ کے کنگھی کر دیتی تھی اور جب آپ معتکف ہوتے تھے تو گھر میں بغیر ضرورت کے تشریف نہ لاتے تھے۔

بَابُ الاِعْتِكَافِ لَيْلاً

(صرف) رات میں اعتکاف کرنا

(۹۸۰) عَنْ عُمَرَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ كُنْتُ نَذَرْتُ فِي الْجَاهِلِيَّةِ أَنْ أَعْتَكِفَ لَيْلَةً فِي الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ قَالَ فَأَوْفِ بِنَذْرِكَ *

امیر المومنین سیدنا عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انھوں نے نبی ﷺ سے پوچھا کہ میں نے زمانہ جاہلیت میں یہ نذر کی تھی کہ ایک رات کعبہ میں اعتکاف کروں گا (تو آیا اس نذر کو پورا کروں یا نہیں؟) تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اپنی نذر کو پورا کرو۔"

بَابُ الأَخْبِيَةِ فِي الْمَسْجِدِ

مسجد میں خیمے (نصب کرنا درست ہے)

(۹۸۱) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ فَلَمَّا انْصَرَفَ إِلَى الْمَكَانِ الَّذِي أَرَادَ أَنْ يَعْتَكِفَ إِذَا أَخْبِيَةٌ خِبَاءُ عَائِشَةَ وَخِبَاءُ حَفْصَةَ وَخِبَاءُ زَيْنَبَ فَقَالَ أَلْبِرَّ تَقُولُونَ بِهِنَّ ؟ ثُمَّ انْصَرَفَ فَلَمْ يَعْتَكِفْ حَتَّى اعْتَكَفَ عَشْرًا مِنْ شَوَّالٍ*

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ نبی ﷺ نے اعتکاف کا ارادہ کیا پھر جب آپ اس

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

مقام پر پہنچے جہاں آپ اعتکاف کرنے کا ارادہ رکھتے تھے تو آپ نے چند خیمے دیکھے۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ اور ام المومنین حفصہ رضی اللہ عنہا کا خیمہ اور ام المومنین زینب رضی اللہ عنہا کا خیمہ تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم اس میں نیکی سمجھتی ہو؟" اس کے بعد آپ ﷺ واپس ہو گئے اور آپ ﷺ نے اعتکاف نہیں کیا اور (اس کے عوض) شوال میں دس دن اعتکاف کیا۔

بَابُ هَلْ يَخْرُجُ الْمُعْتَكِفُ لِحَوَائِجِهِ إِلَى بَابِ الْمَسْجِدِ

کیا (یہ جائز ہے کہ) معتکف اپنی ضروریات کے (پورا کرنے کے) لیے مسجد کے دروازے تک نکل آئے

(۹۸۲) عَنْ صَفِيَّةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهَا جَاءَتْ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ تَزُورُهُ فِي اعْتِكَافِهِ فِي الْمَسْجِدِ فِي الْعَشْرِ الْأَوَاخِرِ مِنْ رَمَضَانَ فَتَحَدَّثَتْ عِنْدَهُ سَاعَةً ثُمَّ قَامَتْ تَنْقَلِبُ فَقَامَ النَّبِيُّ ﷺ مَعَهَا يَقْلِبُهَا حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ بَابَ الْمَسْجِدِ عِنْدَ بَابِ أُمِّ سَلَمَةَ مَرَّ رَجُلَانِ مِنَ الْأَنْصَارِ فَسَلَّمَا عَلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَقَالَ لَهُمَا النَّبِيُّ ﷺ عَلَى رِسْلِكُمَا إِنَّمَا هِيَ صَفِيَّةُ بِنْتُ حُيَيٍّ فَقَالَا سُبْحَانَ اللّٰهِ يَا رَسُولَ اللّٰهِ وَكَبُرَ عَلَيْهِمَا فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ يَبْلُغُ مِنَ الْإِنْسَانِ مَبْلَغَ الدَّمِ وَإِنِّي خَشِيتُ أَنْ يَقْذِفَ فِي قُلُوبِكُمَا شَيْئًا *

ام المومنین صفیہ رضی اللہ عنہا زوجہ نبی ﷺ کا بیان ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کے پاس آپ کے اعتکاف میں آپ کی زیارت کے لیے مسجد میں آئیں، رمضان کے آخری عشرہ میں اور تھوڑی دیر آپ ﷺ کے پاس بیٹھ کر انھوں نے باتیں کیں، اس کے بعد اٹھ کر جانے لگیں تو رسول اللہ ﷺ ان کو پہنچانے کے لیے ان کے ساتھ اٹھے یہاں تک کہ جب وہ مسجد کے دروازے پر اور ام المومنین ام سلمہ رضی اللہ عنہا کے دروازہ کے قریب پہنچ گئیں تو انصار کے دو آدمی ادھر سے گزرے انھوں نے رسول اللہ ﷺ کو سلام کیا تو ان دونوں سے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم دونوں ٹھہر جاؤ! یہ صفیہ بنت حیی تھیں۔" ان دونوں نے عرض کی سبحان اللہ! یا رسول اللہ! (کیا ہم آپ کی طرف بدگمانی کر سکتے تھے؟) اور ان دونوں پر یہ بات شاق گزری تو نبی ﷺ نے فرمایا: "شیطان خون کی طرح انسان کے بدن میں گردش کرتا رہتا ہے اور مجھے اندیشہ ہوا کہ مبادا وہ تمہارے دلوں میں کچھ وسوسہ ڈالے۔"

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

بَابُ الإِعْتِكَافِ فِي الْعَشْرِ الأَوْسَطِ مِنْ رَمَضَانَ

رمضان کے درمیانی عشرہ میں اعتکاف کرنا (بھی منقول ہے)

(۹۸۳) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كَانَ النَّبِيُّ ﷺ يَعْتَكِفُ فِي كُلِّ رَمَضَانَ عَشْرَةَ أَيَّامٍ فَلَمَّا كَانَ الْعَامُ الَّذِي قُبِضَ فِيهِ اعْتَكَفَ عِشْرِينَ يَوْمًا *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ ہر رمضان میں دس دن اعتکاف کیا کرتے تھے پھر جب وہ سال آیا جس میں آپ ﷺ کی وفات ہوئی تھی تو آپ ﷺ نے بیس دن اعتکاف کیا۔

كِتَابُ الْبُيُوعِ

خرید و فروخت کے بیان میں

بَاب مَا جَاءَ فِي قَوْلِ اللّٰهِ تَعَالَى ﴿ فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلَاةُ فَانْتَشِرُوا فِي الْأَرْضِ ﴾

اللہ تعالیٰ کا (سورۃ الجمعہ میں) یہ فرمانا کہ "پھر جب نماز (جمعہ) مکمل ہو جائے تو زمین میں پھیل جاؤ اور....."

(۹۸٤) عَنْ عَبْدِالرَّحْمَنِ بْنِ عَوْفٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ لَمَّا قَدِمْنَا الْمَدِينَةَ آخَى رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ بَيْنِي وَ بَيْنَ سَعْدِ بْنِ الرَّبِيعِ فَقَالَ سَعْدُ بْنُ الرَّبِيعِ إِنِّي أَكْثَرُ الْأَنْصَارِ مَالاً فَأَقْسِمُ لَكَ نِصْفَ مَالِي وَانْظُرْ أَيَّ زَوْجَتَيَّ هَوِيتَ نَزَلْتُ لَكَ عَنْهَا فَإِذَا حَلَّتْ تَزَوَّجْتَهَا قَالَ فَقَالَ لَهُ عَبْدُالرَّحْمَنِ لَا حَاجَةَ لِي فِي ذٰلِكَ هَلْ مِنْ سُوقٍ فِيهِ تِجَارَةٌ قَالَ سُوقُ قَيْنُقَاعٍ قَالَ فَغَدَا إِلَيْهِ عَبْدُالرَّحْمَنِ فَأَتَى بِأَقِطٍ وَ سَمْنٍ قَالَ ثُمَّ تَابَعَ الْغُدُوَّ فَمَا لَبِثَ أَنْ جَاءَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

عَبْدُالرَّحْمٰنِ عَلَيْهِ أَثَرُ صُفْرَةٍ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ تَزَوَّجْتَ قَالَ نَعَمْ قَالَ وَ مَنْ قَالَ امْرَأَةً مِنَ الْأَنْصَارِ قَالَ كَمْ سُقْتَ قَالَ زِنَةَ نَوَاةٍ مِنْ ذَهَبٍ أَوْ نَوَاةً مِنْ ذَهَبٍ فَقَالَ لَهُ النَّبِيُّ ﷺ أَوْلِمْ وَ لَوْ بِشَاةٍ *

سیدنا عبدالرحمٰن بن عوف رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ جب ہم مدینہ میں آئے تو رسول اللہ ﷺ نے میرے اور سعد بن ربیع (رضی اللہ عنہ) کے درمیان بھائی چارہ کرایا، لہٰذا سعد بن ربیع نے (مجھ سے) کہا کہ "میں تمام انصار کی نسبت زیادہ مالدار ہوں (لہٰذا) میں تمھیں اپنا نصف مال دے دوں گا اور تم میری دونوں بیویوں میں سے جس کو پسند کرو، میں اسے تمہارے لیے طلاق دے دوں گا پھر جب وہ عدت پوری کر چکے تو تم اس سے نکاح کر لینا" (ابراہیم بن عبد الرحمٰن راوی نے کہا) پس عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) نے جواب دیا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے (تم یہ بتاؤ) یہاں کوئی بازار بھی ہے جس میں تجارت ہوتی ہو؟ جواب دیا کہ ہاں قینقاع نامی ایک بازار ہے (چنانچہ) صبح کو عبدالرحمٰن اس بازار میں گئے اور وہاں سے کچھ پنیر اور گھی لے آئے (راوی) کہتا ہے پھر تو انھوں نے روزانہ جانا شروع کیا۔ تھوڑے ہی دنوں بعد عبدالرحمٰن (رضی اللہ عنہ) (رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں) آئے تو ان (کے لباس) پر زردی کا نشان تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے ان سے فرمایا: "کیا تم نے نکاح کیا ہے؟" عرض کی جی ہاں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "کس سے؟" انھوں نے کہا ایک انصاری خاتون سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم نے اس کو کس قدر مہر دیا؟" انھوں نے عرض کی ایک گٹھلی کے برابر سونا یا یہ کہا کہ ایک سونے کی گٹھلی پھر ان سے نبی ﷺ نے فرمایا: "ولیمہ کرو اگرچہ ایک بکری کا ہی۔"

بَابُ : الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا مُشَبَّهَاتٌ

حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی اور ان دونوں کے درمیان کچھ شبہ کی چیزیں ہیں

(۹۸۵) عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْحَلَالُ بَيِّنٌ وَالْحَرَامُ بَيِّنٌ وَ بَيْنَهُمَا أُمُورٌ مُشْتَبِهَةٌ فَمَنْ تَرَكَ مَا شُبِّهَ عَلَيْهِ مِنَ الْإِثْمِ كَانَ لِمَا اسْتَبَانَ أَتْرَكَ وَ مَنِ اجْتَرَأَ عَلَى مَا يَشُكُّ فِيهِ مِنَ الْإِثْمِ أَوْشَكَ أَنْ يُوَاقِعَ مَا اسْتَبَانَ وَالْمَعَاصِي حِمَى اللّٰهِ مَنْ يَرْتَعْ حَوْلَ الْحِمَى يُوشِكُ أَنْ يُوَاقِعَهُ *

سیدنا نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "حلال بھی ظاہر ہے اور حرام بھی ظاہر ہے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اور ان کے درمیان شبہ کی چیزیں ہیں تو جس شخص نے اس چیز کو ترک کر دیا جس میں اس کو گناہ کا شبہ ہو تو وہ اس کو بھی چھوڑ دے گا جو صاف، صریح اور کھلا ہوا گناہ ہو اور جو شخص اس بات پر جرأت کرے گا جس کے گناہ ہونے میں شک ہو تو عنقریب وہ صریح گناہ میں بھی مبتلا ہو جائے گا اور معاصی (یعنی گناہ) اللہ تعالیٰ کی چراگاہیں ہیں جو اس چراگاہ (یعنی گناہ) کے گرد چرے گا تو عنقریب وہ اس چراگاہ میں بھی پہنچ جائے گا۔"

بَابُ تَفْسِيرِ الْمُشْبِهَاتِ

شبہات (یعنی ملتی جلتی چیزوں) کی تفسیر

(۹۸۶) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ عُتْبَةُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ عَهِدَ إِلَى أَخِيهِ سَعْدِ بْنِ أَبِي وَقَّاصٍ أَنَّ ابْنَ وَلِيدَةِ زَمْعَةَ مِنِّي فَاقْبِضْهُ قَالَتْ فَلَمَّا كَانَ عَامَ الْفَتْحِ أَخَذَهُ سَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ وَ قَالَ ابْنُ أَخِي قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَامَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ فَقَالَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَتَسَاوَقَا إِلَى النَّبِيِّ ﷺ فَقَالَ سَعْدٌ يَا رَسُولَ اللّٰهِ ابْنُ أَخِي كَانَ قَدْ عَهِدَ إِلَيَّ فِيهِ فَقَالَ عَبْدُ بْنُ زَمْعَةَ أَخِي وَابْنُ وَلِيدَةِ أَبِي وُلِدَ عَلَى فِرَاشِهِ فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ هُوَ لَكَ يَا عَبْدُ بْنَ زَمْعَةَ ثُمَّ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ الْوَلَدُ لِلْفِرَاشِ وَلِلْعَاهِرِ الْحَجَرُ ثُمَّ قَالَ لِسَوْدَةَ بِنْتِ زَمْعَةَ زَوْجِ النَّبِيِّ ﷺ احْتَجِبِي مِنْهُ لِمَا رَأَى مِنْ شَبَهِهِ بِعُتْبَةَ فَمَا رَآهَا حَتَّى لَقِيَ اللّٰهَ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ عتبہ بن ابی وقاص نے اپنے بھائی (فاتح ایران) سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ کو یہ وصیت کی تھی کہ زمعہ کی لونڈی کا لڑکا میرا ہی ہے لہٰذا تم اس کو اپنے قبضہ میں لے لینا۔ ام المومنین عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں کہ پھر جب فتح مکہ کا سال آیا تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے اسے لے لیا اور کہا کہ یہ میرا بھتیجا ہے، مجھے میرے بھائی نے اس کے بارے میں وصیت کی تھی۔ چنانچہ عبد بن زمعہ کھڑے ہو گئے اور انھوں نے کہا کہ یہ میرا بھائی ہے اور میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے۔ پھر وہ دونوں نبی ﷺ کے پاس آئے تو سیدنا سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ نے کہا یا رسول اللہ یہ میرا بھتیجا ہے مجھے میرے بھائی نے اس کی بابت وصیت کی تھی (اور) عبد بن زمعہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میرا بھائی ہے، میرے باپ کی لونڈی کا بیٹا ہے اس کے بستر پر پیدا ہوا ہے تو نبی ﷺ نے

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ارشاد فرمایا: "اے عبد بن زمعہ! وہ لڑکا تمھی کو ملے گا۔" اس کے بعد نبی ﷺ نے فرمایا: "بچہ اسی کا ہوتا ہے جو جائز شوہر یا مالک ہو، جس کے بستر پر وہ پیدا ہوا ہو اور زنا کرنے والے کو پتھر ملیں گے۔" اس کے بعد آپ ﷺ نے ام المومنین سودہ بنت زمعہ رضی اللہ عنہا (اپنی بیوی) سے فرمایا: "تم اس سے پردہ کرو۔" کیونکہ آپ ﷺ نے (اس بچہ) میں کچھ مشابہت عتبہ کی بھی دیکھی۔ چنانچہ ام المومنین سودہ رضی اللہ عنہا کو اس لڑکے نے نہیں دیکھا یہاں تک کہ وہ اللہ عزوجل سے مل گئیں۔

بَابُ مَنْ لَمْ يَرَ الْوَسَاوِسَ وَنَحْوَهَا مِنَ الشُّبُهَاتِ

بعض لوگوں نے وسوسوں کو شبہات میں شمار نہیں کیا اس کا بیان

(۹۸۷) عَنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهَا قَالَتْ إِنَّ قَوْمًا قَالُوا يَا رَسُولَ اللّٰهِ إِنَّ قَوْمًا يَأْتُونَنَا بِاللَّحْمِ لَا نَدْرِي أَ ذَكَرُوا اسْمَ اللّٰهِ عَلَيْهِ أَمْ لَا فَقَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ سَمُّوا اللّٰهَ عَلَيْهِ وَ كُلُوهُ *

ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ کچھ لوگوں نے عرض کی کہ یارسول اللہ! ہمارے پاس کچھ آدمی گوشت (بیچنے) لاتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ انھوں نے بسم اللہ اس پر پڑھی یا نہیں تو آپ ﷺ نے فرمایا: "تم اس پر بسم اللہ پڑھ کر کھا لیا کرو۔"

بَابُ مَنْ لَمْ يُبَالِ مِنْ حَيْثُ كَسَبَ الْمَالَ

جس نے کچھ پروا نہ کی جہاں سے چاہا مال کما لیا

(۹۸۸) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا أَخَذَ مِنْهُ أَ مِنَ الْحَلَالِ أَمْ مِنَ الْحَرَامِ *

سیدنا ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "لوگوں پر ایک وقت ایسا آئے گا کہ آدمی کو اس بات کی کچھ بھی پروا نہ ہوگی کہ حلال طریقہ سے مال حاصل کیا ہے یا حرام طریقہ سے۔"

بَابُ التِّجَارَةِ فِي الْبَزِّ

کپڑے وغیرہ کی تجارت کرنا کیسا ہے؟

(۹۸۹) عَنِ الْبَرَاءِ بْنِ عَازِبٍ وَ زَيْدِ بْنِ أَرْقَمَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا فَقَالَا كُنَّا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

تَاجِرَيْنِ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ فَسَأَلْنَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ عَنِ الصَّرْفِ فَقَالَ إِنْ كَانَ يَدًا بِيَدٍ فَلَا بَأْسَ وَ إِنْ كَانَ نَسِيئًا فَلَا يَصْلُحُ *

سیدنا براء بن عازب اور زید بن ارقم رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے دور میں تجارت کیا کرتے تھے تو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے صرف کے بارے میں دریافت کیا (مثلاً روپیہ روپے کے بدلے بیچنا) تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اگر ہاتھوں ہاتھ (یعنی نقد) ہو تو جائز ہے اور اگر ادھار ہو تو جائز نہیں۔"

فائدہ: روایت مذکورہ میں اگرچہ صراحتاً باب کے ساتھ مناسب نہیں تاہم عموماً مباح کاروباروں میں سے ایک کپڑے کا کاروبار بھی ہے اس لیے کپڑے کا ذکر کیا گیا ہے۔ (فتح الباری) مزید یہ کہ بخاری کے بعض نسخوں میں باب (میں "وَغَيْرِهِ" یعنی) کپڑے وغیرہ کا ذکر ہے۔

بَابُ الْخُرُوجِ فِي التِّجَارَةِ

تجارت کے لیے سفر کرنا کیسا ہے؟

(۹۹۰) عَنْ أَبِي مُوسَى الْأَشْعَرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ اسْتَأْذَنْتُ عَلَى عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَلَمْ يُؤْذَنْ لِي وَ كَأَنَّهُ كَانَ مَشْغُولاً فَرَجَعَ أَبُو مُوسَى رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَفَرَغَ عُمَرُ فَقَالَ أَلَمْ أَسْمَعْ صَوْتَ عَبْدِاللّٰهِ بْنِ قَيْسٍ ائْذَنُوا لَهُ قِيلَ قَدْ رَجَعَ فَدَعَانِي فَقُلْتُ كُنَّا نُؤْمَرُ بِذٰلِكَ فَقَالَ تَأْتِينِي عَلَى ذٰلِكَ بِالْبَيِّنَةِ فَانْطَلَقْتُ إِلَى مَجْلِسِ الْأَنْصَارِ فَسَأَلَهُمْ فَقَالُوا لَا يَشْهَدُ لَكَ عَلَى هٰذَا إِلَّا أَصْغَرُنَا أَبُو سَعِيدٍ الْخُدْرِيُّ فَذَهَبْتُ بِأَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَقَالَ عُمَرُ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَخَفِيَ هٰذَا عَلَيَّ مِنْ أَمْرِ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ أَلْهَانِي الصَّفْقُ بِالْأَسْوَاقِ يَعْنِي الْخُرُوجَ إِلَى تِجَارَةٍ *

سیدنا ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ نے امیر المومنین عمر رضی اللہ عنہ سے (ملاقات کے لیے) اجازت طلب کی مگر ان کو اجازت نہ ملی (اس وقت) سیدنا عمر رضی اللہ عنہ (کسی کام میں) مشغول تھے۔ پس ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ لوٹ گئے پھر جب سیدنا عمر رضی اللہ عنہ فارغ ہوئے تو کہا کہ میں نے عبداللہ بن قیس (ابو موسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ) کی آواز سنی تھی ان کو اجازت دے دو تو لوگوں نے کہا کہ وہ تو واپس چلے گئے تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے ان کو پھر بلوایا

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

(اور پوچھا کہ تم کیوں لوٹ گئے تھے؟) انھوں نے جواب دیا کہ ہمیں اسی بات کا حکم دیا جاتا تھا۔ سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ تم اس پر کوئی گواہ پیش کرو پس وہ انصار کی مجلس میں آئے اور ان سے پوچھا تو انصار نے کہا کہ اس بات کی گواہی تو سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ جو ہم سب میں چھوٹے ہیں وہی دے دیں گے چنانچہ وہ انھی کو لے گئے (اور انھوں نے شہادت دی کہ رسول اللہ ﷺ کا حکم تھا) تو سیدنا عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ مجھ پر رسول اللہ ﷺ کا یہ حکم پوشیدہ رہ گیا کیونکہ میں بازاروں میں تجارت کے لیے سفر کرنے میں مشغول ہو گیا تھا۔

بَابُ مَنْ أَحَبَّ الْبَسْطَ فِي الرِّزْقِ

جس نے رزق میں وسعت کی خواہش کی

(۹۹۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ مَنْ سَرَّهُ أَنْ يُبْسَطَ لَهُ فِي رِزْقِهِ أَوْ يُنْسَأَ لَهُ فِي أَثَرِهِ فَلْيَصِلْ رَحِمَهُ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ فرماتے تھے: "جس شخص کو یہ اچھا معلوم ہو کہ اس کے رزق میں وسعت ہو جائے یا اس کی عمر بڑھ جائے اسے چاہیے کہ اپنے قرابت والوں کے ساتھ نیک سلوک کرے۔

بَابُ شِرَاءِ النَّبِيِّ ﷺ بِالنَّسِيئَةِ

نبی ﷺ کا ادھار خریدنا ثابت ہے

(۹۹۲) عَنْ أَنَسٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ أَنَّهُ مَشَى إِلَى النَّبِيِّ ﷺ بِخُبْزِ شَعِيرٍ وَ إِهَالَةٍ سَنِخَةٍ وَ لَقَدْ رَهَنَ النَّبِيُّ ﷺ دِرْعًا لَهُ بِالْمَدِينَةِ عِنْدَ يَهُودِيٍّ وَ أَخَذَ مِنْهُ شَعِيرًا لِأَهْلِهِ وَ لَقَدْ سَمِعْتُهُ يَقُولُ مَا أَمْسَى عِنْدَ آلِ مُحَمَّدٍ ﷺ صَاعُ بُرٍّ وَ لَا صَاعُ حَبٍّ وَ إِنَّ عِنْدَهُ لَتِسْعَ نِسْوَةٍ *

سیدنا انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ جو کی روٹی اور چربی، نبی ﷺ کے پاس لے کر گئے اور (اس دور میں) نبی ﷺ نے اپنی ایک زرہ مدینہ میں ایک یہودی کے پاس گروی رکھ دی تھی اور اپنے گھر والوں کے لیے اس سے کچھ جو خریدے تھے (سیدنا انس رضی اللہ عنہ) کہتے ہیں اور بے شک میں نے آپ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا تھا: "آل محمد کے پاس شام کو گندم یا کسی اور غلہ کا ایک صاع بھی نہیں

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

رہتا حالانکہ ان کے پاس نو بیویاں ہیں۔"

بَابُ كَسْبِ الرَّجُلِ وَ عَمَلِهِ بِيَدِهِ

آدمی کا خود کمانا اور اپنے ہاتھ سے کام کرنا

(۹۹۳) عَنِ الْمِقْدَامِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ مَا أَكَلَ أَحَدٌ طَعَامًا قَطُّ خَيْرًا مِنْ أَنْ يَأْكُلَ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ وَ إِنَّ نَبِيَّ اللّٰهِ دَاوُدَ عَلَيْهِ السَّلَامُ كَانَ يَأْكُلُ مِنْ عَمَلِ يَدِهِ *

سیدنا مقدام رضی اللہ عنہ نبی ﷺ سے روایت ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی شخص نے اپنے ہاتھ کی کمائی سے زیادہ پاک کھانا نہیں کھایا اور اللہ کے نبی داؤد علیہ السلام اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھایا کرتے تھے۔"

بَابُ السُّهُولَةِ وَ السَّمَاحَةِ فِي الشِّرَاءِ

خرید وفروخت میں نرمی اور آسانی کرنا بہتر ہے

(۹۹۴) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا أَنَّ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ قَالَ رَحِمَ اللّٰهُ رَجُلًا سَمْحًا إِذَا بَاعَ وَ إِذَا اشْتَرَى وَ إِذَا اقْتَضَى *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ اس شخص پر رحم کرے جو بیچتے وقت اور خریدتے وقت اور تقاضا کرتے وقت نرمی اور فیاضی سے کام لے۔"

بَابُ مَنْ أَنْظَرَ مُوسِرًا

جس نے مالدار کو قرض ادا کرنے کے لیے مہلت دی

(۹۹۵) عَنْ حُذَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ تَلَقَّتِ الْمَلَائِكَةُ رُوحَ رَجُلٍ مِمَّنْ كَانَ قَبْلَكُمْ قَالُوا أَعَمِلْتَ مِنَ الْخَيْرِ شَيْئًا قَالَ كُنْتُ آمُرُ فِتْيَانِي أَنْ يُنْظِرُوا وَ يَتَجَاوَزُوا عَنِ الْمُوسِرِ قَالَ قَالَ فَتَجَاوَزُوا عَنْهُ *

سیدنا حذیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ نبی ﷺ نے فرمایا: "تم سے پہلے لوگوں میں فرشتوں نے ایک شخص کی روح سے ملاقات کی اور کہا کہ کیا تو نے کچھ نیکی کی ہے؟ اس نے کہا کہ (کچھ خاص تو نہیں بس) میں اپنے ملازموں کو یہ حکم دیتا تھا کہ وہ تنگ دست کو ادائے قرض معاف کر دیں اور مالدار سے (تقاضا میں) نرمی اختیار کریں۔" راوی نے بیان کیا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "چنانچہ انھوں نے بھی

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

اس کو چھوڑ دیا۔"

بَاب إِذَا بَيَّنَ الْبَيِّعَانِ وَ لَمْ يَكْتُمَا وَ نَصَحَا

جب بیچنے والا اور خریدار دونوں صاف صاف بیان کر دیں

(۹۹۶) عَنْ حَكِيمِ بْنِ حِزَامٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ الْبَيِّعَانِ بِالْخِيَارِ مَا لَمْ يَتَفَرَّقَا أَوْ قَالَ حَتّٰى يَتَفَرَّقَا فَإِنْ صَدَقَا وَ بَيَّنَا بُورِكَ لَهُمَا فِي بَيْعِهِمَا وَ إِنْ كَتَمَا وَ كَذَبَا مُحِقَتْ بَرَكَةُ بَيْعِهِمَا •

سیدنا حکیم بن حزام رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "بیچنے والے اور خریدار دونوں کو اختیار ہے جب تک کہ جدا نہ ہوں" یا یہ فرمایا "یہاں تک کہ علیحدہ ہو جائیں، پس دونوں گر وہ سچ بولیں اور عیب و ہنر اس کا ظاہر کر دیں تو انھیں ان کی اس خرید و فروخت میں برکت دی جائے گی اور اگر جھوٹ بولیں گے اور عیب پوشی کریں گے تو ان کی تجارت میں سے برکت ختم کر دی جائے گی۔"

بَابُ بَيْعِ الْخِلْطِ مِنَ التَّمْرِ

کھجوروں کی مختلف قسموں کا ایک ہی جگہ ملا کر بیچنا کیسا ہے؟

(۹۹۷) عَنْ أَبِي سَعِيدٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنَّا نُرْزَقُ تَمْرَ الْجَمْعِ وَ هُوَ الْخِلْطُ مِنَ التَّمْرِ وَ كُنَّا نَبِيعُ صَاعَيْنِ بِصَاعٍ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ لَا صَاعَيْنِ بِصَاعٍ وَ لَا بِرْهَمَيْنِ بِدِرْهَمٍ •

سیدنا ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ہمیں مختلف اقسام کی ملی جلی کھجوریں ملا کرتی تھیں تو ہم ان کے دو صاع ایک صاع (ایک ہی قسم کی اچھی کھجور) کے عوض فروخت کر دیتے تو نبی ﷺ نے فرمایا: "دو صاع، ایک صاع کے عوض فروخت نہ کرو اور نہ دو درہم ایک درہم کے عوض (کیونکہ یہ سود ہے)۔"

بَابُ مُوكِلِ الرِّبَا

سود کھلانے والے کا گناہ

(۹۹۸) عَنْ أَبِي جُحَيْفَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ رَأَيْتُ أَبِي اشْتَرَى عَبْدًا حَجَّامًا فَأَمَرَ بِمَحَاجِمِهِ فَكُسِرَتْ فَسَأَلْتُهُ فَقَالَ نَهَى النَّبِيُّ ﷺ عَنْ ثَمَنِ الْكَلْبِ وَ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

ثَمَنِ الدَّمِ وَ نَهٰى عَنِ الْوَاشِمَةِ وَالْمَوْشُومَةِ وَ آكِلِ الرِّبَا وَ مُوكِلِهِ وَ لَعَنَ الْمُصَوِّرَ *

سیدنا ابو جحیفہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے اپنے باپ کو دیکھا کہ انھوں نے ایک غلام خریدا جو پچھنے لگاتا تھا پھر اس کے پچھنے لگانے کے اوزار کو انھوں نے توڑ دیا تو میں نے ان سے (اس کا سبب) پوچھا تو انھوں نے کہا کہ نبی ﷺ نے کتے کی قیمت اور خون کی قیمت لینے سے منع فرمایا ہے اور آپ ﷺ نے داغ لگانے والی اور داغ لگوانے والی (یعنی بازو وغیرہ پر سرے یا نیل کے ساتھ نام لکھنا، لکھوانا یا پھول وغیرہ بنانا، بنوانا) اور سود لینے اور سود دینے سے بھی منع فرمایا ہے اور مصور پر آپ ﷺ نے لعنت فرمائی ہے۔

بَابُ يَمْحَقُ اللّٰهُ الرِّبَا وَ يُرْبِي الصَّدَقَاتِ

اللہ تعالیٰ کا یہ فرمانا کہ "اللہ تعالیٰ صدقات کو بڑھاتا اور سود کو ختم کرتا ہے"

(۹۹۹) عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ يَقُولُ الْحَلِفُ مَنْفَقَةٌ لِلسِّلْعَةِ مَمْحَقَةٌ لِلْبَرَكَةِ *

سیدنا ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے نبی ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: "جھوٹی قسم مال کو کھوٹا کر دیتی ہے اور برکت کو مٹا دیتی ہے۔"

بَابُ ذِكْرِ الْقَيْنِ وَالْحَدَّادِ

لوہار کے پیشے کا ذکر

(۱۰۰۰) عَنْ خَبَّابٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ كُنْتُ قَيْنًا فِي الْجَاهِلِيَّةِ وَ كَانَ لِي عَلَى الْعَاصِ ابْنِ وَائِلٍ دَيْنٌ فَأَتَيْتُهُ أَتَقَاضَاهُ قَالَ لَا أُعْطِيكَ حَتّٰى تَكْفُرَ بِمُحَمَّدٍ ﷺ فَقُلْتُ لَا أَكْفُرُ حَتّٰى يُمِيتَكَ اللّٰهُ ثُمَّ تُبْعَثَ قَالَ دَعْنِي حَتّٰى أَمُوتَ وَ أُبْعَثَ فَسَأُوتَى مَالًا وَ وَلَدًا فَأَقْضِيكَ فَنَزَلَتْ ﴿أَفَرَأَيْتَ الَّذِي كَفَرَ بِآيَاتِنَا وَ قَالَ لَأُوتَيَنَّ مَالًا وَ وَلَدًا أَطَّلَعَ الْغَيْبَ أَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا﴾ *

سیدنا خباب رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں دور جاہلیت میں لوہار تھا اور عاص بن وائل پر میرا کچھ قرض تھا،

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

میں اس کے تقاضے کے لیے عاص کے پاس آیا کرتا تھا۔ عاص نے (مجھ سے ایک مرتبہ کہا) کہ میں تمہیں نہ دوں گا تاوقتیکہ تم محمد ﷺ کی نبوت کا انکار کر جاؤ۔ میں نے کہا اگر اللہ تجھے موت دے اور مرنے کے بعد تو پھر زندہ کیا جائے۔ تب بھی میں محمد ﷺ (کی نبوت) کا انکار نہ کروں گا۔ عاص نے کہا کہ پھر تم مجھے چھوڑ دو تاکہ میں مر جاؤں اور پھر زندہ کیا جاؤں کیونکہ اس وقت مجھے مال بھی ملے گا اور اولاد بھی ملے گی، میں تمہارا قرض ادا کر دوں گا۔ اس پر (سورۂ مریم: ۷۷، ۷۸ کی) یہ آیات نازل ہوئیں:

"اے نبی! کیا تم نے اس شخص کو بھی دیکھا جو ہماری آیتوں کا انکار کرتا ہے اور کہتا ہے کہ بیشک ضرور (اگر میں مرنے کے بعد زندہ کیا جاؤں گا تو) مجھ کو مال اور اولاد ملے گی۔"

بَابُ ذِكْرِ الْخَيَّاطِ

درزی کے پیشہ کا بیان

(۱۰۰۱) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ إِنَّ خَيَّاطًا دَعَا رَسُولَ اللّٰهِ ﷺ لِطَعَامٍ صَنَعَهُ قَالَ أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ فَذَهَبْتُ مَعَ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ إِلَى ذٰلِكَ الطَّعَامِ فَقَرَّبَ إِلَى رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ خُبْزًا وَ مَرَقًا فِيهِ دُبَّاءٌ وَ قَدِيدٌ فَرَأَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَتَتَبَّعُ الدُّبَّاءَ مِنْ حَوَالَيِ الْقَصْعَةِ قَالَ فَلَمْ أَزَلْ أُحِبُّ الدُّبَّاءَ مِنْ يَوْمِئِذٍ *

سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک درزی نے رسول اللہ ﷺ کو کھانا کھلانے کے لیے بلایا جو اس نے آپ ﷺ کے لیے تیار کیا تھا تو میں بھی رسول اللہ ﷺ کے ہمراہ اس کھانے پر گیا تو رسول اللہ ﷺ کے سامنے روٹی اور شوربا جس میں ہرا گھیا (لمبا کدو) اور سوکھا ہوا گوشت تھا، رکھ دیا پس میں نے رسول اللہ ﷺ کو دیکھا کہ پیالے میں ادھر ادھر سے کدو کو ڈھونڈتے تھے لہٰذا میں اس دن سے کدو کو اچھا سمجھتا ہوں۔

بَابُ شِرَاءِ الدَّوَابِّ وَالْحُمُرِ

جانوروں اور گدھوں وغیرہ کی خریداری درست ہے

(۱۰۰۲) عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمَا قَالَ كُنْتُ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ فِي غَزَاةٍ فَأَبْطَأَ بِي جَمَلِي وَ أَعْيَا فَأَتَى عَلَيَّ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ جَابِرٌ فَقُلْتُ

www.wkrf.net (Tahafuz-e-Hadees Foundation)

نَعَمْ قَالَ مَا شَأْنُكَ قُلْتُ أَبْطَأَ عَلَيَّ جَمَلِي وَ أَعْيَا فَتَخَلَّفْتُ فَنَزَلَ يَحْجُنُهُ بِمِحْجَنِهِ ثُمَّ قَالَ ارْكَبْ فَرَكِبْتُ فَلَقَدْ رَأَيْتُهُ أَكُفُّهُ عَنْ رَسُولِ اللّٰهِ ﷺ قَالَ تَزَوَّجْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ بِكْرًا أَمْ ثَيِّبًا قُلْتُ بَلْ ثَيِّبًا قَالَ أَ فَلَا جَارِيَةً تُلَاعِبُهَا وَ تُلَاعِبُكَ قُلْتُ إِنَّ لِي أَخَوَاتٍ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَتَزَوَّجَ امْرَأَةً تَجْمَعُهُنَّ وَ تَمْشُطُهُنَّ وَ تَقُومُ عَلَيْهِنَّ قَالَ أَمَّا إِنَّكَ قَادِمٌ فَإِذَا قَدِمْتَ فَالْكَيْسَ الْكَيْسَ ثُمَّ قَالَ أَ تَبِيعُ جَمَلَكَ قُلْتُ نَعَمْ فَاشْتَرَاهُ مِنِّي بِأُوقِيَّةٍ ثُمَّ قَدِمَ رَسُولُ اللّٰهِ ﷺ قَبْلِي وَ قَدِمْتُ بِالْغَدَاةِ فَجِئْنَا إِلَى الْمَسْجِدِ فَوَجَدْتُهُ عَلَى بَابِ الْمَسْجِدِ قَالَ أَ الْآنَ قَدِمْتَ قُلْتُ نَعَمْ قَالَ فَدَعْ جَمَلَكَ فَادْخُلْ فَصَلِّ رَكْعَتَيْنِ فَدَخَلْتُ فَصَلَّيْتُ فَأَمَرَ بِلَالًا أَنْ يَزِنَ لَهُ أُوقِيَّةً فَوَزَنَ لِي بِلَالٌ فَأَرْجَحَ لِي فِي الْمِيزَانِ فَانْطَلَقْتُ حَتَّى وَلَّيْتُ فَقَالَ ادْعُ لِي جَابِرًا قُلْتُ الْآنَ يَرُدُّ عَلَيَّ الْجَمَلَ وَ لَمْ يَكُنْ شَيْءٌ أَبْغَضَ إِلَيَّ مِنْهُ قَالَ خُذْ جَمَلَكَ وَ لَكَ ثَمَنُهُ *

سیدنا جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ میں کسی جہاد میں نبی ﷺ کے ہمراہ تھا تو میرے اونٹ نے مجھے لے کر چلنے میں سستی کی اور تھک گیا پھر نبی ﷺ میرے پاس تشریف لائے اور مجھے پکارا: "جابر!" میں نے عرض کی جی۔ فرمایا: "تمہارا کیا حال ہے؟" میں نے عرض کی کہ میرا اونٹ چلنے میں سستی کرتا ہے اور تھک گیا ہے، اس سبب سے میں پیچھے رہ گیا ہوں۔ پس آپ ﷺ اترے اور اسے اپنی لاٹھی سے مارا اس کے بعد مجھ سے فرمایا: "اب سوار ہو جاؤ۔" چنانچہ میں سوار ہو گیا (وہ اونٹ اس وقت ایسا تیز ہو گیا کہ) بے شک میں اس کو رسول اللہ ﷺ (کے برابر ہو جانے) سے روکتا تھا۔ پھر نبی ﷺ نے پوچھا: "کیا تم نے نکاح کیا ہے؟" میں نے عرض کی جی ہاں، فرمایا: "کنواری عورت سے نکاح کیا ہے یا شادی شدہ سے؟" میں نے عرض کی بیاہی سے تو آپ ﷺ نے فرمایا: "کسی نو عمر کنواری سے نکاح کیوں نہیں کیا کہ تم اس سے کھیلتے اور وہ تم سے کھیلتی؟" میں نے عرض کی کہ میری (کچھ کم عمر) بہنیں ہیں لہٰذا میں نے یہ چاہا کہ ایک ایسی عورت سے نکاح کروں جو ان سب کو سمیٹ لے اور ان کے کنگھی کر دیا کرے اور ان کی خبر گیری کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "اچھا اب تم اپنی بیوی کے پاس پہنچو گے تو خوب خوب (صحبت کے) مزے اٹھانا۔" پھر آپ ﷺ نے فرمایا: "کیا تم اپنا اونٹ فروخت کرو گے؟"